(۵۱۱) جب عورت رمضان میں ... دن کی ... بیمار — ۵۰۲

(۶۱۴) محرم کو [illegible] درست ہے

بعونہٖ تعالیٰ

الحمد للہ علیٰ احسانہ وتوفیقہ کہ جلد اول کتاب مستطاب دُرّ بے بہا از تالیف لطیف یگانہ زمان مولوی وحید الزمان
خلف مولوی مسیح الزمان صاحب مرحوم مسمے

روض الربیٰ

من

ترجمۃ المجتبیٰ

یعنی

سنن النسائی

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب شہر لاہور بازار کشمیری قد اسد ایتا تا کاملاً بماہ رمضان المبارک
سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ در مطبع صدیقی واقع لاہور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی صحاح نعمہ لا تحصی وحسان منتہ لا تستقصی ومشاہیر الطافہ لا تخفی وغرائب اعطافہ لا تعفی

ومعارف فضلہ لا تنسی ومناکیر جہلہ لا تکسی وفقنا اقتداء کلامہ المجتبی وقفانا آثار رسولہ

المصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ المرتضی بعد من التقط من احادیثہ البشری والتفت الی سنتہ الصغری

والکبری ورضی عن اصحابہ الذین ہم اعلام الہدی نہوا عن المنکر وامروا بالتقوی وقووا

الضعیف ولم یعدوا واعدوا وعن تابعیہم واتباعہم اولی المعروف والنہی بعد

حمد و صلوٰۃ کے عرض کرتا ہے فقیر حقیر خادم اہل الحدیث والقرآن وحید الزمان ابن مولوی مسیح الزمان مرحوم غفرلہما الرحمن کہ اللہ جل جلالہ و عز شانہ کے فضل سے اوائل سنہ ۱۲۹۵ ہجری میں سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ کے ترجمے سے فراغت حاصل ہوئی۔ اب منجملہ صحاح ستہ کی تین کتابوں کا ترجمہ باقی رہا صحیحین اور سنن نسائی شریف۔ ہرچند کہ اکثر احباب کی خواہش اور میری بھی تمنا یہی تھی کہ اب صحیحین کا ترجمہ شروع کیا جاوے اور سنن نسائی کو صحیحین کے فراغت کے بعد رکھا جاوے لیکن بوجہ پریشانی سفر اور قلت سامان کے مناسب یہی معلوم ہوا کہ پہلے سنن نسائی کا ترجمہ کر دیا جاوے کیونکہ یہ چاروں کتابیں یعنی موطا امام مالک اور سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی اور سنن نسائی علاوہ مختصر ہونے کے چنداں شروح اور حواشی کی احتیاج نہیں رکھتیں اور صحیحین علاوہ کثیر الحجم ہونے کے شروح اور حواشی اور کثرت سامان اور اطمینان قلب کو چاہتی ہیں اور جناب فیضمآب محیی السنۃ قامع البدعۃ نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر دام مجدہم کا بھی منشا اسی کو مقتضی ہوا اس لیے اللہ پر توکل کر کے سنن نسائی کا ترجمہ شروع کیا یا اللہ جیسی تو نے مجھ ضعیف ناتوان کے ہاتھ سے

ہو جاتا اور سنن ابی داود کو تمام کرایا۔ اسی طرح اس کتاب کو بھی تمام کرا دے اور میری سعی کو قبول کر اپنے راہ مین اور پیغمبر کی
پیغمبر کو صرف کرا دے حدیث اور قرآن کی خدمت مین اور میرا خاتمہ بخیر کر دے آمین یا رب العالمین۔

سنن نسائی کے مؤلف کا بیان

نام اونکا احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار ہی اور کنیت اونکی ابو عبد الرحمن ہی۔ پیدایش انکی سنہ ۲۱۴ یا سنہ ۲۱۵ ہجری مین ہے۔ حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب مین لکھا ہے کہ نسائی نے کہا پیدایش میری سنہ ۲۱۵ مین ہوگی۔ کیونکہ پہلی بار جو مین قتیبہ بن سعید پاس علم حدیث حاصل کرنیکو گیا تہا۔ تو سنہ ۲۳۰ مین گیا تہا اور ایک سال دو مہینے اون کے پاس رہا اس صورت مین اونکی عمر اوسوقت بیس برس کی ہوگی لیکن ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین لکھا ہے کہ وہ قتیبہ پاس علم حدیث حاصل کرنیکو سنہ ۲۳۰ ہجری مین گئے اور اوسوقت اونکی عمر پندرہ برس کی تھی اس حساب سے تو پیدایش اونکی سنہ ۲۱۵ مین معلوم ہوتی ہی بہرحال اونکی سنہ ولادت مین اختلاف ہی اور نسائی اونکی نسبت ہی نسا کیطرف جو ایک شہر تہا خراسان مین اور کبھی اس نسبت مین نسوی بھی کہتے ہین۔ کیونکہ ہمزہ واو سے بدل جاتا ہی نسبت مین لیکن مشہور نسائی ہی ساتھ ہمزہ کے اب اختلاف ہی کہ نسائی بلا مد ہی یا بالف ممدودہ ہی نسائی ملا علی قاری نے مرقاۃ کے مقدمہ مین لکھا ہے کہ نسائی بفتح نون اور مد کے ساتھ ہی جیسے صاحب جامع الاصول نے لکھا ہی یا بغیر مد جیسے طبقات فقہا مین ہی۔ لیکن اہل حدیث کے زبانون پر یہ لفظ بغیر مد کے سنا گیا ہی پھر ملا علی قاری نے لکھا کہ نسا ایک شہر ہی خراسان مین مرو کے پاس اور ابن حجر نے جو لکھا ہے کہ نسا مضافات نیشاپور سے ہی یا فارس کے ملک مین ہی تو یہ صحیح نہین ہی اور سمعانی نے انساب مین لکھا ہی کہ نسائی بفتح نون اور سین نسبت ہی نسا کیطرف جو ایک شہر ہی خراسان مین اور مشہور نسبت اس شہر کی طرف نسوی ہی اور نسائی اور مین نے اسمعیل بن محمد بن فضل حافظ سے سنا اصفہان مین وہ کہتے تھے مین نے سنا امام مظفر محمد بن احمد ابیوردی سے کہ صحیح نسبت نسائی ہی ہمزہ کے ساتھ اور اونہون نے ایک رسالہ لکھا ہے نسا اور ابیورد کی تاریخ مین اور مین نسا مین گیا اور وہان چالیس دن تک تخمیناً رہا اور بہت لوگون سے حدیث لکھی اور مین نے وہان کے لوگون سے سنا کہ اس شہر کا نام نسا اس لیے ہوا کہ ابتدا اسلام مین جب مسلمان اوس شہر کو فتح کرنے گئے تو وہان کے مرد غائب تھے نری عورتین ہی عورتین تہین اونہون نے غازیون کا مقابلہ کیا لیکن غازیون نے یہ دیکھکر لڑائی موقوف کی اور کہا ہم نے اس شہر کو نسا مین رکھا یعنی تاخیر مین نسا تاخیر اور مہلت کو بھی کہتے ہین اسیواسطے اودہار کو بھی نسیہ بولتے ہین کیونکہ اوس کے وصول مین دیر اور مہلت ہوتی ہی مطلب یہ تہا کہ ہم اس شہر مین لڑائی نہ کرینگے۔ جب یہان کے مرد لوٹ کر نہ آئین جب سے اوس شہر کا نام نسا ہو گیا۔ اور بعضون نے کہا اوس شہر کا نام نسا اس لیے ہوا کہ جو کوئی اوس مین جاتا تہا وہان جا کر اپنے وطن کو بہول جاتا تو نسا ماخوذ ہی نسیان سے واللہ اعلم۔ پھر سمعانی نے کہا اس شہر کیطرف بہت بڑے بڑے لوگ منسوب ہین اور اون مین سے مین ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان نسائی جو مصنف

میں کتاب سنن کے اور وہ ہمیں اپنے زمانہ کے مصر میں امام حدیث کے تھے اور ان کی تصانیف بہت ہیں اور انہوں نے حدیث کی

روایت قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر وغیرہ سے کی وفات انکی سنہ ۳۰۳ میں رملہ میں ہوئی کہتے ہیں بعض نے کہا مکہ میں

حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار نسائی نے جنکی کنیت

ابو عبد الرحمن ہے اور وہ قاضی اور حافظ تھے جنہوں نے کتاب سنن کی لکھی اور انہوں نے بہت لوگوں سے جنکی گنتی نہیں

ہو سکتی حدیث سنی شمار لوگوں کا بیان اس کتاب میں ہے اور روایت کیا انہوں نے احمد بن نصر نیساپوری اور ابو شعیب سے

سے اور ان سے روایت کیا ان کے بیٹے عبد الکریم اور ابو بکر احمد بن محمد بن محمد بن اسحاق بن سنی نے اور ابو علی حسن بن خضر

سیوطی نے اور حسن بن رشیق عسکری نے اور ابو القاسم حمزہ بن محمد بن علی کنانی حافظ نے اور ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن

زکریا بن حیوۃ نے اور محمد بن معاویہ بن احمر نے اور محمد بن قاسم اندلسی نے اور علی بن ابی جعفر الطحاوی اور ابو بکر احمد بن محمد بن

المہندس نے اور ان لوگوں نے روایت کیا ان سے کتاب السنن کو اور روایت کیا ان سے ابو بشر دولابی نے جو ان کے ہمعصر

تھے اور ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں اور ابو جعفر طحاوی اور ابو بکر بن الحداد الفقیہ اور ابو جعفر عقیلی اور ابو علی بن ہارون اور

ابو علی نیساپوری حافظ نے اور بہت لوگوں نے جنکا شمار دشوار ہے اور ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے کہ نسائی نے

سنا حدیث کو قتیبہ بن سعید اور اسحاق بن راہویہ اور ہشام بن عمار اور عیسی بن حماد اور محمد بن نصر مروزی اور ابو کریب اور

سوید بن النضر اور ان کے برابر والے لوگوں سے خراسان اور حجاز اور عراق اور مصر اور شام اور جزیرہ میں اور بہت عمدہ ہوئے اس

فن میں اور یکتا تھے معرفت اور اتقان میں اور اسناد کی بلندی میں اور وطن بنایا انہوں نے مصر کو روایت کی ان سے ابو بشر

دولابی اور ابو علی حسین بن محمد نیساپوری اور حمزہ کنانی اور حسن بن خضر اسیوطی اور ابو بکر بن السنی اور ابو القاسم طبرانی

اور محمد بن معاویہ بن احمر اندلسی اور حسن بن رشیق اور محمد بن عبد اللہ بن حیوۃ اور بہت لوگوں نے انتہی اور ملا علی قاری نے

مقدمہ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ امام نسائی حدیث کے حافظوں میں سے ایک حافظ ہیں اور امام ہیں سنا انہوں نے اسحاق بن راہویہ

اور سلیمان بن اشعث اور محمود بن غیلان اور قتیبہ بن سعید اور محمد بن بشار اور علی بن حجر اور ابو داؤد اور اور لوگوں سے بہت

شہروں اور ملکوں میں اور ان سے بہت لوگوں نے روایت کیا جیسے طبرانی اور طحاوی اور ابن السنی نے انتہی +

امام نسائی کی تعریف جو اور محدثین نے کی ہے

حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ ابن عدی نے کہا میں نے منصور فقیہ اور احمد بن محمد بن سلامۃ طحاوی سے سنا

یہ دونوں کہتے تھے کہ ابو عبد الرحمن (یعنی نسائی) ایک امام ہیں مسلمانوں کے اماموں میں سے اور محمد بن سعید بارودی نے کہا میں نے

نسائی کا ذکر کیا قاسم مطرز کے سامنے انہوں نے کہا وہ امام ہیں اور لائق ہیں امامت کے ابو علی نیساپوری نے کہا میں نے نسائی

سے پوچھا جو مسلمانوں کے اماموں میں سے تھے انکو جگہ کہا کہ نسائی جو امام ہیں حدیث کے بلا مزاحمت اور انکو دیکھا میں نے حدیث کے

اماموں میں سے جو دو کو سوں کو اپنے وطن اور سفروں میں دیکھا دو تو نیساپور میں محمد بن اسحاق اور ابراہیم بن ابی طالب اور ایک مصر

نسائی کا اقرار ہوا ہمین عبدان اور مامون مصری نے کہا ہم طرطوس کو گئے وہان حدیث کے حافظون مین سے بہت لوگ جمع تھے عبد اللہ بن احمد اور مربع اور ابو الاذان اور کیلجہ وغیرہم اون سبنے نسائی کو پسند کیا ابو الحسین بن مظفر نے کہا مین نے اپنے مشایخ سے سنا مصر مین وہ اقرار کرتے تھے نسائی کے مقدم ہونیکا اور اونکی امامت کا اور تعریف کرتے تھے اونکے زہد اور عبادت کی رات دن اور اونکی مداومت کی حج اور جہاد اور سنتون کے جاری کرنے پر اور بادشاہ کی صحبت سے پرہیز کرنے پر اور ایسا ہی حال اونکا رہا یہانتک کہ وہ شہید ہوے (خارجیون کے ہاتھ سے) حاکم نے کہا مین نے علی بن عمر حافظ سے سنا کئی بار وہ کہتے تھے ابو عبد الرحمن مقدم ہین ہر اس شخص پر جو مصر والون مین سے جو ذکر کیے جاتے ہین ساتھ معرفت حدیث کے اور ایکبار مین نے علی بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے نسائی مصر کے سب مشائخ مین زیادہ فقیہ تھے اور سب سے زیادہ پہچانتے تھے صحیح اور سقیم (ضعیف) حدیث کو اور سب سے زیادہ جانتے تھے حدیث کے راویونکو جب وہ اسقدر رتبہ کو پہونچے تو لوگون کو اون سے حسد ہوا وہ رملہ مین گئے وہان اون سے سوال ہوا معاویہ کے فضائل کا اونہون نے معاویہ کے فضائل بیان نہین کیے تو مارا اونکو جامع مسجد مین اونہون نے کہا مجھکو مکے مین لیچلو لوگ لیچلے مگر وہ بیمار ہو گئے تھے آخر اونہون نے انتقال کیا اور وہ قتل ہوئے اور شہید ہوئے راضی ہو اون سے اللہ تعالے دارقطنی نے کہا مین نے ابو طالب حافظ سے سنا وہ کہتے تھے کون صبر کر سکتا ہے ابو عبد الرحمن کے برابر اونکے پاس ابن لہیعہ کی ایک ایک روایت موجود تھی مگر اونہون نے بیان نہ کی کیونکہ اون کے نزدیک ابن لہیعہ کی حدیث بیان کرنا اور اوس سے روایت کرنا اچھا نہ تھا دارقطنی نے کہا ابو بکر حداد فقیہ بہت حدیث جانتے تھے لیکن اونہون نے کسی سے روایت نہ کی سوا ابو عبد الرحمن نسائی کے اور کہا کہ مین راضی ہوا اونکی حجت ہونے پر اپنے اور اللہ تعالی کے بیچ مین۔ ابن یونس نے کہا وہ مصر مین بہت پہلے آئے اور وہان حدیثین لکھین لوگون سے اور ان سے لکھین اور لوگون نے اور وہ امام تھے حدیث مین اور ثقہ (معتبر) اور ثبت (بہت پکے) اور حافظ تھے انتہی اور یافعی نے مرآۃ الجنان اور عبرۃ الیقظان فی معرفۃ حوادث الزمان مین سنہ ۳۰۳ کے وقایع مین لکھا ہے کہ اس سال مین وفات پائی حافظ امام احد الائمۃ الاعلام صاحب المصنفات ابو عبد الرحمن احمد بن علی نسائی نے جو اپنے زمانے کے امام تھے حدیث مین اور اونکی کتاب السنن مشہور ہے مصر مین ہے اور وہان اونکی تصانیف پھیلین اور اون سے لوگون نے روایتین کین وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے باوجود اس کے قوت باہ رکھتے تھے اور کثرت جماع سے موصوف تھے اونکی چار بیبیان تہین اور لونڈیان بھی تہین سب بیبیونکے پاس باری باری رہتے تھے انتہی مختصرا۔ اور امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین لکھا کہ نسائی حافظ امام شیخ الاسلام تھے اونہون نے سفر کیا قتیبہ کی طرف سنہ ۲۳۰ ہجری مین اوسوقت اون کا سن پندرہ برس کا تہا وہان ایک سال اور دو مہینے رہے اور وہ رہا کرتے تھے زقاق القنادیل مین جو ایک محلہ تہا مصر کا اور اون کے چہرے پر بڑی ملاحت تہی اور خون کی سرخی اونکے بدن پر نمایان تہی اور باوجود کبر سن کے سبز چادرین پہنتے تھے اونکی چار بیبیان تہین ہر ایک کے پاس باری باری رہتے اور اوس کے ساتھ لونڈیان بھی تہین اور کثرت سے بڑے مرغ کہایا کرتے تھے وہ

[illegible]

... جن کے لیے وہ پہنچ جاتے ... ایک بار ... [illegible]

... ایک شخص نے ... [illegible]

[illegible] ... انہوں نے ... [illegible]

[illegible]

... حدیث ... [illegible]

... روایت ... [illegible] ... انہوں نے ... [illegible]

... رسول اللہ صلعم ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... ابن عمر ... [illegible]

[illegible]

... روایت کی کہ رسول اللہ صلعم نے ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

... انہوں نے ... کی کتاب الخصائص ... [illegible]

... انہوں نے ... [illegible]

... آنحضرت ... [illegible]

... آنحضرت ... [illegible]

[illegible] ... حدیث ... [illegible]

... آنحضرت صلعم نے ... [illegible]

[illegible] ... تہذیب ... [illegible]

... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ... [illegible]

[illegible]

... تہذیب التہذیب ... [illegible]

احادیث کو سنن کبریٰ میں روایت کیا صرف یہ نہیں کہ جو کہ نسائی نے انکو روایت کیا انتہی معہ زیادۃ حافظ جلال الدین
سیوطی نے زہر الربی علی المجتبیٰ کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ حافظ ابو الفضل بن طاہر نے شروط الائمہ میں لکھا
کہ ابو داؤد اور نسائی کی حدیثیں تین طرح کی ہیں۔ ایک وہ صحیح حدیثیں جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں
دوسری وہ صحیح حدیثیں جو صحیحین میں نہیں ہیں۔ لیکن بخاری مسلم کی شرط پر ہیں اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے
کہا کہ ابو داؤد اور نسائی کی شرط یہ ہے کہ اون لوگوں کی حدیثوں کو نقل کرتے ہیں جنکو چھوڑ دینے پر محدثین کا اتفاق نہیں
ہوا۔ لیکن یہ ہے کہ وہ حدیث صحیح ہو یعنی سند اوسکی متصل ہو نہ اوسمیں انقطاع ہو نہ ارسال (یعنی کوئی راوی بیچ میں سے
یا اخیر میں سے چھوٹ گیا ہو) تو یہ قسم بھی صحیح میں داخل ہے مگر اوس طریق پر نہیں ہے جو بخاری اور مسلم کا طریق ہے بلکہ یہ دوسرا
طریقہ ہے کیونکہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ بخاری اور مسلم نے بہت صحیح حدیثوں کو چھوڑ دیا ہے جنکو وہ جانتے تھے ف اسوجہ سے
کہ وہ اونکی شرطونکے موافق نہ تھیں اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ جو حدیث صحیحین میں یا صحاح ستہ میں نہو وہ صحیح نہیں ہے
نہ بخاری مسلم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہم نے سب صحیح حدیثوں کو جمع کر دیا ہے اور جو حدیث ہماری کتابوں میں نہو وہ صحیح نہیں
پھر جو کوئی حدیث صحیح ہے سوا جامع ترمذی یا سنن ابی داؤد یا سنن نسائی یا سنن ابن ماجہ میں ہو یا انکے سوا اور حدیث
کی کتابوں میں پائی جاوے۔ اور محققین اہلحدیث اوسکو صحیح کہیں تو اوسکو تسلیم کرنا اور اوسپر عمل کرنا ضرور ہے ت
تیسری وہ حدیثیں جنکو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا لیکن اونکی صحت پر یقین نہیں کیا اور اسطرح سے اونکا حال کھول دیا
کہ سمجھنے والے پہچان جاویں اور اس قسم کی حدیثیں ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں اسلیے لکھیں کہ اونکو ایک قوم نے روایت
کیا ہے اور اون سے حجت پکڑی ہے پھر اوسمیں جو کچھ عیب تہا وہ بھی بیان کر دیا تاکہ شبہہ جاتا رہے اور یہ جب ہے کہ سوا اوسکے
اور کوئی صحیح طریقہ اوس حدیث کا اونکو نہیں ملا۔ پس وہ بہتر ہے اون کے نزدیک لوگوں کی قیاس اور رائے سے ابن الصلاح نے
کہا ابو عبد اللہ بن مندہ نے نقل کیا محمد بن سعد باوردی سے وہ کہتے تھے نسائی کا مذہب یہ تھا کہ اوس شخص سے روایت کرتے جسکے
چھوڑ دینے پر اتفاق نہوتا حافظ ابو الفضل عراقی نے کہا یہ مذہب وسیع ہے حافظ ابن حجر نے کہا کہ مراد اس اتفاق سے
ایک اتفاق خاص ہے کیونکہ ہر ایک طبقہ راویوں کے جانچنے والوں کا تشدد اور متوسط سے خالی نہیں ہے۔ مثلا پہلے طبقے میں
سے شعبہ و سفیان ہیں اور شعبہ سخت ہیں سفیان ثوری سے اور دوسرے طبقے میں یحییٰ بن سعید قطان و عبد الرحمن بن
مہدی ہیں اور یحییٰ سخت ہیں عبد الرحمن سے اور تیسرے طبقے میں یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل ہیں اور یحییٰ سخت ہیں احمد سے
اور چوتھے طبقے میں ابو حاتم اور بخاری ہیں اور ابو حاتم سخت ہیں بخاری سے۔ تو نسائی کا یہ مقصود ہے کہ کوئی راوی ایسا نہ
چھوڑا جاوے گا جبتک سب اوسکے چھوڑ دینے پر اتفاق نکریں لیکن جب ثقہ کہیں ایک راوی کو عبد الرحمن بن مہدی
اور ضعیف کہیں اوسکو یحییٰ القطان مثلاً تو وہ نہ چھوڑا جاویگا اس لیے کہ یحییٰ کی سختی معلوم ہے راویوں کے
جانچنے میں اسیطرح جو یحییٰ کے مثل ہے حافظ ابن حجر نے کہا جب یہ بات معلوم ہوئی تو ثابت ہو گیا کہ نسائی کا

نہ ہیں راویوں کے باب مین اسناد صحیح نہین ہے جیسے اور لوگوں کا ہے تو بہت راوی ایسے ہین جن سے ابو داؤد اور ترمذی
نے روایت کی ہے لیکن نسائی نے اون سے پرہیز کیا ہے بلکہ نسائی نے بعضے ایسے راویون سے پرہیز کیا ہے جن سے بخاری
اور مسلم نے روایت کی ہے - ابو الفضل بن طاہر نے نقل کیا کہ سعد بن علی زنجانی نے ایک شخص سے روایت کی اور اوسکو
ثقہ کہا مین نے کہا نسائی نے اوس سے حجت نہین لی اونہون نے کہا شیا ابو عبد الرحمن کے شرط رادیون کے باب
مین بخاری و مسلم کی شرط سے بھی سخت ہے احمد بن محبوب رملی نے کہا مین نے نسائی سے سنا وہ کہتے تھے جب مین نے سنن
جمع کرنے کا قصد کیا تو اسد جل جلالہ سے استخارہ کیا بعض مشایخ سے روایت کرنے مین جنکیطرف سے دل مین کچھ شبہ تہا - تو
استخارہ اونکے چھوڑ دینے پر آیا اسوجہ سے مین بعضی حدیثون مین اوتر گیا اور پہلے بلند تہا اسناد مین ونسے حافظ ابو طالب
احمد بن نصر نے کہا جو شخص تہے دار قطنی کے کہ کون صبر کر سکتا ہے نسائی کے برابر اون کے پاس ابن لہیعہ کی ایک ایک حدیث
موجود تھی مگر اونہون نے کوئی بیان نہین کے حافظ ابن حجر نے کہا نسائی کے پاس الکحیخص تھا جو قتیبہ سے روایت
مین بلند تہا - مگر اونہون نے اوس سے روایت نہ کی سنن مین نہ اور کتابون مین ابو جعفر بن الزبیر نے کہا سب سے بہتر وہ کتابین
ہین جنپر بالاتفاق مسلمانون نے اعتماد کیا اور وہ پانچ کتابین ہین (صحیح بخاری صحیح مسلم سنن ابی داؤد جامع ترمذی سنن
نسائی) اور موطا جو تالیف مین سب پر مقدم ہے اور رتبہ مین ان سے کم نہین ہے اور ان لوگونکے مقاصد مختلف تہے صحیحین
مین اور طرحکی فواید ہین اور ابو داود مین احکام کی حدیثین اتنی جمع ہین جو اور کسی کتاب مین نہین ہین - اور ترمذی مین
فنون اور علوم حدیث ایسے ہین جو اور کتاب مین نہین ہین - اور نسائی نے سب سے باریک اور عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے -
ابو الحسن معافری نے کہا جب تو دیکھے حدیث کی تخریج کیطرف تو جس حدیث کو نسائی نے نکالا وہ صحت کیطرف زیادہ قریب ہے
بہ نسبت اوس کے جسکو سوا نسائی کے اور لوگون نے نکالا امام ابو عبد اللہ بن رشید نے کہا نسائی کی کتاب سب
ہے تمام سنن کی کتابون مین از روی تصنیف و تالیف کے اور اونکی کتاب گویا جامع ہے بخاری اور مسلم کے طریقے کو باوجود بیان
کرنے علتونکے اور حاصل کلام یہ ہے کہ سنن نسائی بعد صحیحین کے ہے اور سب کتابونکی نسبت ضعیف حدیثین کم ہین اسیطرح ضعیف
اور مجروح راوی کم ہین اور قریب ہے اس کتاب کے کتاب ابو داؤد اور ترمذی کی اور مقابل اس کے سنن ابن ماجہ ہے جسمین
وہ احادیث بھی موجود ہین جنکو ایسے لوگون نے روایت کیا کہ اونپر جھوٹ بولنے اور حدیث چورانے کی نسبت کی گیئی اور بعضے
حدیثین ایسی ہین جنکو اسی قسم کے راوی روایت کرتے ہین جیسے حبیب بن ابی حبیب کاتب مالک اور علاء بن زید اور
داود بن المحبر اور عبد الوہاب بن الضحاک اور اسمعیل بن زیاد سکونی اور عبد السلام بن یحیی وغیرہم اور یہ جو
ابن طاہر نے سنن ابن ماجہ کے حق مین ابو زرعہ سے نقل کیا کہ اوس مین تین حدیثین بہی ایسی نہین ہین جو ضعف سے
خالی ہون تو یہ ایک حکایت ہے جسکی سند متصل نہین ہے اور اگر سند ہو بہی تب بہی شاید مراد ابو زرعہ کی اون
حدیثون سے ہوگی جو اوس مین انتہا درجہ کی ساقط ہین - یا اونہون نے اوس کتاب کا ایک ہی جزو دیکھا ہو اور اوس جزو

کا بھی حال ہوا اور ابو زرعہ نے اوسکی بہت سی حدیثون پر حکم کیا ہے باطل اور ساقط اور منکر ہونیکا اور یہ قول اونکا مروی ہے ابو حاتم کی کتاب العلل مین۔ محمد بن معاویہ نے نسائی سے روایت کیا وہ کہتے تھے کہا سنن کبرے کی سب حدیثین صحیح ہین۔ مگر بعض حدیثون مین کچھ علتین ہین (جنکو خود نسائی نے بیان کر دیا ہے) اور اوسکا منتخب جسکا نام مجتبیٰ ہے بالکل صحیح ہے۔ بعضون نے بیان کیا ہے کہ نسائی نے جب سنن کبرے کو تصنیف کیا تو امیر رملہ کو ہدیہ دی اونھون نے پوچھا اس مین سب حدیثین صحیح ہین نسائی نے کہا نہین تو اونہون نے کہا صحیح حدیثین الگ کر دو جب نسائی نے مجتبیٰ کو جمع کیا اور مجتبیٰ بای موحدہ سے ہے زرکشی نے رافعی کی تخریج مین کہا کہ مجتنیٰ نون سے بھی منقول ہے قاضی تاج الدین سبکی نے کہا سنن نسائی جو صحاح ستہ مین منسوب ہے وہ سنن صغرےٰ ہے نہ سنن کبرے اور سنن صغرےٰ ہی سے لوگ نقل کرتے ہین حافظ ابن حجر نے کہا نسائی کی کتاب کو صحیح کہا ابو علی نیسابوری اور ابن عدی اور دارقطنی اور حاکم اور ابن مندہ اور عبد الغنی بن سعید اور ابو یعلی الخلیلی اور ابن السکن اور ابو بکر خطیب وغیرہم نے اور خلیلی نے ارشاد مین بعض راویون کے حال مین لکھا ہے کہ اوس نے ابو بکر بن السنی سے سنا صحیح نسائی کو اور ابن مندہ نے کہا جن لوگون نے صحیح حدیثون کو نکالا وہ یہ ہین۔ بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور سلفی نے کہا پانچ کتابون کی صحت پر اتفاق کیا ہے مشرق اور مغرب کے علما نے نووی نے کہا اس سے مطلب یہ ہے کہ صحیحین کے سوا اور تین کتابون کی بھی اکثر حدیثین حجت لانے کے لائق ہین زرکشی نے کہا ان تین کتابون کو یعنی ابو داؤد اور نسائی اور ترمذی کو صحاح اسوجہ سے کہتے ہین کہ اکثر حدیثین اونکی صحیح ہین اور جو ضعیف ہین وہ بھی قریب قریب حسن کے ہین انتہی کلام السیوطی فی زہر الربی علی المجتبیٰ اور کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون مین ہے کہ ابو علی اور حاکم اور خطیب نے کہا سنن نسائی صحیح ہے اور نسائی کی وہ شرط ہے راویون مین جو مسلم کی شرط سے بھی زیادہ سخت ہے اور حطہ مین ہے کہ ابن الاثیر نے لکھا بعض امرا نے امام نسائی سے پوچھا کہ سنن کبرے کی سب حدیثین صحیح ہین اونہون نے کہا نہین اوس امیر نے کہا تو ہمارے لیے صحیح حدیثونکو الگ کر دیجیے اونہون نے مجتبیٰ کو بنایا سنن کبرے کا خلاصہ کر کے اور جو حدیث سنن کبرے کی ایسی تھی جسکی اسناد مین لوگونکو کلام تھا اوسکو چھوڑ دیا نقل کیا اس کو ابن عساکر نے اور ملا علی قاری نے مقدمہ مرقاۃ مین لکھا کہ تاج الدین سبکی نے اپنے شیخ امام ذہبی سے نقل کیا اور اپنے والد شیخ امام سبکی سے کہ نسائی زیادہ حافظ ہین مسلم سے اور سنن اون کی بعد صحیحین کے اور کتابونکی نسبت ضعیف حدیثین بہت کم رکھتی ہے۔ بلکہ بعض مشایخ نے کہا کہ وہ سب حدیث کی کتابون سے بہتر اور اشرف ہے اور اسلام مین اسکی مثل کوئی کتاب نہین بنا ہے اور ابن مندہ اور ابن السکن اور ابو علی نیسابوری اور ابن عدی اور خطیب اور دارقطنی نے کہا کہ سنن نسائی کی سب حدیثین صحیح ہین لیکن اس قول مین تعنت اور تساہل ہے۔ اور بعض مغرب کے علما نے تعجب کی بات کہی یعنے فضیلت دی اس کتاب

کو صحیح بخاری پر اور شاید یہ فضیلت کسی اور حیثیت سے ہو انتہی خلاصہ کلام یہ ہے کہ علما محققین کے اقوال سے
یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سنن نسائی یعنی یہی سنن صغریٰ جسکو مجتبیٰ کہتے ہین حدیث کی ایک صحیح اور عمدہ کتاب ہے
اور صحیحین کے برابر نہین مگر اسمین کچھ شک نہین ہے کہ بعد صحیحین کے اسی کتاب کا درجہ ہے پھر ابوداود کا پھر ترمذی
کا اور لیکن موطا تو وہ تو اصل ہی صحیحین کے بھی اور برابری نہین کرسکتی اسکی کوئی کتاب تقدم اور اختصار اور علو اسناد مین

امام نسائی کی شہادت کا بیان

کچھ حال تو بالاجمال اوپر ابن حجر کی تحریر سے معلوم ہوا ۔ اور مفصل قصہ انکی شہادت کا یہ ہے کہ جب امام نسائی
کتاب الخصائص کی تصنیف سے فارغ ہوئے جسمین فضائل اور مناقب جناب امیر علیہ السلام کے جمع کیے تھے تو اونہون نے
چاہا کہ اس کتاب کو دمشق کی جامع مسجد مین سناوین جہان خارجیون کا زور زیادہ تھا اور مروان و بنی امیہ کی حکومت اور سلطنت
سے کوئی دقیقہ جناب امیر کے بغض اور توہین مین باقی نہین رکھتے تھے ۔ چنانچہ امام نسائی اس کتاب کو لیکر جامع مسجد
مین گئے اور وہان بیان شروع کیا تھوڑا سا بیان کیا تھا کہ اتنے مین ایک شخص بولا تم نے امیر المومنین معاویہ کی فضیلت
مین بھی کچھ لکھا ہے اونھون نے کہا معاویہ کو یہی کافی ہے کہ وہ نجات پا جاوین انکے فضائل کا کیا ذکر ۔ اور ایک روایت
مین یہ ہے کہ امام نسائی نے کہا مین تو انکی کوئی فضیلت نہین جانتا سوا اس حدیث کے کہ لا اشبع اللہ بطنہ یعنی
اللہ اوسکا پیٹ نہ بھرے یہ سنکر عوام نے کہا یہ شیعہ ہے اور لاتون سے اونکو مارنا شروع کیا یہانتک کہ چند ضربین اون کے
بغل اور پسلی مین یا فوطون مین لگین جنکی وجہ سے وہ نیم جان ہو گئے اون کے خادم نے اونکو وہان سے اوٹھایا اور مسجد سے
نکالکر گھر مین لائے امام نسائی نے کہا مجھے اسی وقت مکہ معظمہ روانہ کرو تاکہ مین مکے مین مرون یا مکے جاتے مرون منقول ہے کہ
وفات آپ کی مکے مین ہوئی اور صفا اور مروہ کے درمیان مین دفن ہوئے وفات اونکی دوشنبہ ۱۳ صفر یا ۱۳ شعبان
سنہ ۳۰۳ ہجری مین ہوئی دارقطنی نے کہا کہ انہون نے شہادت پائی اور مکے مین انتقال کیا اور بعضون نے
کہا رملہ مین مرے جو فلسطین ملک ہے اور نعش اونکی رملے مین سے مکے لے گئے امام یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا
کہ امام نسائی دمشق کیطرف گئے وہان اون سے پوچھی گئی فضائل معاویہ کے تو اونہون نے کہا کیا معاویہ اس پر راضی نہین
ہین کہ نجات پاوین فضائل کا کیا ذکر ایک روایت مین ہے یہ بھی کہا کہ مین اونکی کوئی فضیلت نہین جانتا سوا لا
اشبع اللہ بطنہ کے اور امام نسائی کی مزاج مین تشیع تھا ف اگلے زمانے مین جب خوارج کا زور تھا اور وہ اہلبیت
نبوی سے عداوت رکھتے تھے اور معاذ اللہ انکی برائی کرتے تھے تو اہل سنت جماعت جو اہل بیت سے محبت رکھتے ہین اور
اونکی تعظیم کرتے ہین شیعہ کہلاتے ۔ اور ایسا تشیع محمود ہے جسمین محبت رسول اور آل رسول کی ہو نہ وہ تشیع جسکو رفض
کہتے ہین اور وہ باعث ہوتا ہے سب صحابہ اور بزرگان دین کا ف تو لوگون نے انکو مارنا شروع کیا لاتون سے انکے
فوطون پر یہانتک کہ اونکو مسجد کے باہر کر دیا اور ایک روایت مین ہے کہ پہلے انکے فوطون پر مارا پھر اونکو کوٹا اور روندا لوگ

لوگ رملے مین اونکو وہان کرنے لگے اور وہین اونکا انتقال ہوا۔ حافظ ابو الحسن دارقطنی نے کہا کہ نسائی کا امتحان ہوا دمشق
مین اونہون نے کہا مجھے لیچلو مکے مین لوگ لیگئے اونہون نے وفات پائی مکے مین اور دفن ہوئے درمیان صفا و مروہ
کے حافظ ابو نعیم نے کہا جب اونکو دمشقمین مارا وہ اوس تکلیف سے مرگئے اور وہ مقتول مرے اونہون نے ایک کتاب
لکھی خصائص حضرت علی رض کی فضیلت مین لوگون نے اون سے کہا تم نے کوئی کتاب صحابہ کی فضیلت مین نہین لکھی
اونہون نے کہا مین دمشقمین گیا وہان کے لوگون کو حضرت علی رض سے منحرف پایا تو مین نے چاہا کہ اللہ اونکو ہدایت کرے
اس کتاب سے انتہے کلام الیافعی۔ اور تاریخ ابن خلکان مین ہے کہ امام نسائی کی مزاج مین تشیع تہا لوگون نے
اونکو مارنا شروع کیا بغل سے پسلی تک یہانتک کہ مسجد کے باہر کر دیا آخر ایک روایت مین یہہ ہے کہ اون کے فوطون مین
مارا اور اونکو رملہ لیچلے پہر وہ رملے مین گئے وہان اونہون نے انتقال کیا اور ملا علی قاری رح نے مرقاۃ مین لکہا کہ امام
نسائی دمشق مین گئے اون سے سوال ہوا معاویہ کا تو اونہون نے علی رض کو فضیلت دی معاویہ پر لوگون نے اونکو مسجد سے
نکال دیا پہر وہ رملے مین اوٹہا کر لائے گئے اور وہان اونکا انتقال ہوا۔ بعضون نے کہا مکے مین لائے گئے اور صفا و مروہ کے درمیان
مدفون ہوئے اور بعض حفاظ نے کہا کہ اہل شام کی لاتونکی مار کہا کر مرے اہل شام نے اون سے فضائل معاویہ کے پوچہے تو اونہون نے
کہا معاویہ کو نجات پا جانا کافی نہین ہے فضیلت کیا اور ایک روایت مین ہے کہ اونہون نے یہہ بہی کہا اونکی کوئی فضیلت مجہے
معلوم نہین سوا لا اشبع اللہ بطنہ کے لوگون نے یہ سنکر اونکو لاتون سے مارا اور مسجد سے نکال دیا پہر وہ مکے مین اوٹہا کر
لائے گئے اور وہین اونکا انتقال ہوا اور وہ مقتول اور شہید ہوئے اور عبدری نے کہا وہ رملے مین مرے جو فلسطین کا ایک
شہر ہے اور دفن ہوئے بیت المقدس مین اور سن شریف اونکا اوسوقت اٹہاسی برس کا تہا ایسا ہی کہا ذہبی نے لیکن صحیح
یہ ہے کہ وہ مکے مین مرے سنہ ۳۰۳ مین اور وہین مدفون ہوئے سمعانی نے انساب مین کہا کہ اونہون نے وفات پائی سنہ ۳۰۳ مین
مکے مین اور بعضون نے کہا رملے مین اور حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب مین لکہا کہ وفات پائی اونہون
نے فلسطین مین پیر کے روز ۱۳ صفر سنہ ۳۰۳ مین اور ذہبی نے اپنی مختصر مین لکہا کہ وہ اٹہاسی برس جیے اور یہ مبنی ہے اوس حساب
پر جو ذہبی نے لکہا ہے کہ ولادت اونکی سنہ ۲۱۵ مین ہوئی اور جو ولادت اونکی سنہ ۲۱۴ مین ہو تو عمر اونکی وقت وفات کی ۸۹ برس کی
ہوگی اور اللہ خوب جانتا ہے اصل حال کو اور ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین لکہا کہ نسائی اخیر عمر مین دمشق کو گئے وہان
سوال ہوا اون سے معاویہ کے فضائل کا اونہون نے کہا معاویہ کو نجات اچہا اور برابر برابر اوترنا کافی ہے فضائل کیا ذکر ہے
لوگون نے مکے مارنا شروع کیا یہانتک کہ مسجد سے نکال دیا پہر وہ بخت آکر مکے مین لائے گئی وہان اونہون نے وفات پائی اس روایت
کے موافق مقام وفات اون کا مکہ معلوم ہوتا ہے اور صحیح یہہ ہے کہ مقام وفات رملہ ہے۔ لیکن دارقطنی نے
کہا کہ وہ حج کو نکلے تہے لوگون نے اونکا امتحان لیا دمشق مین اونہون نے شہادت حاصل کی اور کہا مجہے مکے لیچلو
پہر مکے مین لائے گئے اور وہان وفات پائی اور دفن ہوئے درمیان صفا و مروہ کے اور وفات اون کی شعبان مین ہوئی

مہینے میں سنہ ۲۱۵ میں ولی اور فقیہ تھے اپنے زمانے کے مشایخ میں اور سب سے زیادہ جانتے تھے حدیث اور رجال کو ابو سعید بن یونس نے
اپنی تاریخ میں کہا کہ نسائی امام حافظ ثبت تھے مصر سے نکلے ذیقعدہ کے مہینے میں سنہ ۳۰۲ میں اور وفات پائی فلسطین میں
پیر کے روز ۱۳ صفر سنہ ۳۰۳ میں واللہ اعلم وعلمہ احکم ۔ **مترجم کی سند اس کتاب کے مؤلف تک**
پہنچتی ہے اجازت دی مجھکو اس کتاب کی میرے شیخ علامہ عالم موحد متبع سنت شیخ احمد بن ابراہیم بن عیسی حنبلی
شرقی نے اونکو اجازت دی شیخ المشایخ عبد الرحمن بن حسن نے اونکو اجازت دی شیخ عبد الرحمن جبرتی
نے اونکو اجازت دی شیخ مرتضی حسینی نے اونکو اجازت دی شیخ عمر بن احمد بن عقیل اور شیخ احمد جوہری نے
اور وہ دونو روایت کرتے ہیں شیخ عبد اللہ بن سالم بصری سے اور وہ روایت کرتے ہیں ابی عبد اللہ محمد بن
علاء الدین بابلی سے اور وہ شیخ سالم سنہوری سے اور وہ شیخ نجم الدین غیطی سے اور وہ شیخ الاسلام زکریا انصاری
سے اور وہ امام حافظ الاسلام شیخ احمد بن علی بن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری سے پھر حافظ ابن حجر
رحمہ اللہ تعالی روایت کرتے ہیں اس کتاب کو برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن عبد الواحد تنوخی
سے اور وہ روایت کرتے ہیں ابو العباس احمد بن ابی طالب الحجار سے اور وہ شیخ عبد اللطیف قبیطی سے اور وہ
ابو زرعہ طاہر بن محمد طاہر مقدسی سے اور وہ ابو محمد عبد الرحمن بن احمد دونی سے اور وہ ابو نصر احمد بن الحسین
قاضی دینوری سے جنکا لقب کسار مشہور ہے اور وہ روایت کرتے ہیں حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق قاضی
دینوری سے جو مشہور ہیں ساتھ ابن السنی کے وہ کہتے ہیں خبر دی مجھکو اس کتاب کی اوس کے مؤلف حافظ امام احمد
بن شعیب بن علی نسائی نے جنکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے راضی ہو اللہ ان سب مشایخ اور بزرگواروں سے اور مغفرت کرے انکی
ہمارے پیر اور میرے والد مولوی حاجی محمد مسیح الزمان مرحوم و مغفور کے جنہوں نے وفات پائی ۹ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۲ ہجری روز دوشنبہ کو
مکہ معظمہ میں اور دفن ہوئے جنۃ المعلی میں اور میرے بھائیوں کی اور میرے عزیزوں کی اور میرے مشایخ اور استادوں اور بزرگواروں کے اور تمام
مسلمان بھائیوں کے آمین یا رب العالمین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الرُّحْلَةُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ الصَّمَدَانِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ
بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ النَّسَائِيُّ کہا شیخ امام عالم والے پیشوا حافظ حجت اللہ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی نے
تاویل قولہ عز وجل إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ تفسیر اللہ جل جلالہ کی اس
قول کی جب تم کھڑے ہو نماز کے لیے تو دھو ڈالو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک ۔ ف ظاہر اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جب نماز
کے لیے کھڑے ہو تو وضو کرو حالانکہ یہ حکم نہیں ہے اگر وضو ہو تو پھر وضو کرنا ضرور نہیں تو مؤلف نے آیت کی تفسیر حدیث سے
کی یعنی مقصود یہ ہے کہ جب سو کر نماز کے لیے اٹھو تو وضو کرو ۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ

لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے سو کر جاگے تو اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں نہ ڈالے جب تک اوسکو تین بار دھو نہ لے اس لیے کہ کوئی تم میں سے نہیں جانتا کہاں رہا ہاتھ رات کو

بَابُ السِّوَاكِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ رات کو اوٹھکر مسواک کرنا

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اوٹھتے تو اپنا منہ صاف کرتے مسواک سے

بَابُ كَيْفَ يَسْتَاكُ مسواک کیونکر کرے

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ عَاعَا ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ مسواک کر رہے تھے اور کنارہ مسواک کا آپ کے زبان پر تھا اور عاعا کی آواز نکل رہی تھی (یعنے حلق صاف کر رہے تھے)

بَابُ هَلْ يَسْتَاكُ الْإِمَامُ بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهِ امام اپنی رعیت کے سامنے مسواک کرے

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا يَسْأَلُ الْعَمَلَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ نَبِيًّا بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ فَقَالَ إِنَّا لَا أَوْ لَنْ نَسْتَعِينَ عَلَى الْعَمَلِ مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَرْدَفَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتھ اشعر (ایک قبیلہ ہے) کے دو شخص اور تھے ایک داہنی اور ایک بائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے دونوں نے آپ سے خدمت مانگی (یعنے نوکری قاضی یا عامل کی) میں نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا اونھوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی نہ مجھے معلوم تھا کہ وہ خدمت چاہتے ہیں گویا میں اسوقت آپ کی مسواک کو دیکھہ رہا ہوں وہ آپ کے ہونٹ کے تلے تھی اور اوپر کا ہونٹ اوٹھ گیا تھا آپ نے فرمایا ہم کبھی اوسکو خدمت نہیں دیتے جو اوس کی درخواست کرے لیکن تو جا اے ابوموسے (یعنے تجھکو خدمت دینگے) پھر آپ نے ابوموسے کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور اون کے ساتھ معاذ بن جبل کو کر دیا (اس حدیث سے یہ نکلا کہ امام اپنی رعیت کے سامنے مسواک کر سکتا ہے)

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي السِّوَاكِ مسواک کی فضیلت کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک مونھ کے پاک کرنے والی ہے اور اللہ تعالی کی خوشنودی کا سبب ہے (یعنی مسواک کرنے والے کا مونھ پاک اور اللہ اوس سے خوش ہوتا ہے)

بَابُ الْإِكْثَارِ فِي السِّوَاكِ

مسواک کی بڑی تاکید کا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بہت بیان کیا تم سے مسواک کے بیان میں ف یعنی بہت رغبت دلائی تم کو مسواک کرنے کی اور اکثرت بصیغہ مجہول بھی منقول ہے یعنی مجھ پر بہت حکم ہوا مسواک کے لیے حکم دینے کا اور اکثرتم علی اور اکثرت علی بھی منقول ہے

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السِّوَاكِ بِالْعَشِيِّ لِلصَّائِمِ تیسرے پہر کو روزہ دار مسواک کر سکتا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر شاق نہ جانتا تو میں ان کو ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم کرتا یعنی واجب کر دیتا سنت تو اب بھی ہے کہ ہر نماز یا وضو پر مسواک کرے جب ہر نماز پر مسواک سنت ہوئی تو روزہ دار کو تیسرے پہر میں مسواک کرنا جائز ہوا اس لیے کہ ظہر اور عصر تیسرے پہر میں پڑھی جاتی ہے

اَلسِّوَاكُ فِيْ كُلِّ حِيْنٍ ہر وقت مسواک کرنے کا بیان

عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکان میں داخل ہوتے تو کون سی چیز کے ساتھ آپ شروع کرتے تھے حضرت عائشہ نے کہا آپ مسواک کرنا شروع کرتے ف یعنی جب حضرت گھر میں تشریف لاتے تو پہلے مسواک کرتے یہ باعث مزاج شریف کے کمال لطافت کی تھی کہ بہت خاموشی یا کثرت کلام سے کچھ منہ میں تغیر آیا ہو تو وہ دور ہو جاوے

ذِكْرُ الْفِطْرَةِ اَلْاِخْتِتَانُ پیدائشی سنتوں کا بیان جیسے ختنہ کرنا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْاِخْتِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں پیدائشی سنت ہیں ایک تو ختنہ کرنا دوسرے زیر ناف کے بال مونڈنا تیسری مونچھ کے بال کم کرنا چوتھی ناخن کاٹنا پانچویں بغل کے بال دور کرنا یہ پرانی سنتیں ہیں جو اگلے انبیا سے برابر چلی آتی ہیں

تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ ناخن کاٹنا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں پیدائشی سنت ہیں ایک تو مونچھ کترنا دوسری بغل کے بال اکھاڑنا تیسری ناخن کاٹنا چوتھی زیر ناف کے بال مونڈنا پانچویں ختنہ کرنا

نَتْفُ الْاِبِطِ بغل کے بال اکھیڑنا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ اَلْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَ

نتف الابط وتقليم الاظفار واخذ الشارب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پانچ چیزیں ہیں تو پیدائشی سنت ہیں ایک تو ختنہ کرنا۔ اور دوسری زیر ناف کے بال مونڈنا۔ تیسری بغل
کے بال اکھاڑنا۔ چوتھی ناخن تراشنا۔ پانچویں مونچھ کے بال لینا۔ یعنے مونڈنا یا کترنا اگرچہ سلف کے نزدیک
مونڈنا مونچھ کا بہتر ہے اور بعض علما کے نزدیک کترنا بہتر ہے **حلق العانة** زیر ناف کے بال لینا **عن**
ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الفطرة قص الاظفار واخذ الشارب وحلق العانة ترجمہ
ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیدائشی سنت ہے ناخن تراشنا اور مونچھ کترنا اور زیر ناف
کے بال لینا (یعنے مونڈنا اونکا بہتر ہے) **قص الشارب** مونچھ کترنے کا بیان **عن** زيد بن ارقم
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم ياخذ من شاربه فليس منا ترجمہ زید بن ارقم سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مونچھ کے بال نہ لیوے وہ ہم میں سے نہیں ہے **التوقيت**
في ذلك ان چیزوں کی مدت کا بیان **عن** انس بن مالك قال وقت لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
في قص الشارب وتقليم الاظفار وحلق العانة ونتف الابط ان لا نترك اكثر من اربعين يوما
وقال مرة اخرى اربعين ليلة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد
مقرر کر دی ہمارے لیے مونچھ کے کم کرنے میں اور ناخن تراشنے میں اور زیر ناف کے بال مونڈنے میں اور بغل کے بال اکھیڑنے
میں یہ کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں یا چالیس رات سے زیادہ (غرض اور اس مدت سے کم میں افضل ہے) **احفاء**
الشارب واعفاء اللحى مونچھ کے بال دور کرنا اور داڑھیوں کو چھوڑ دینا **عن** ابن عمر رضي الله عنه عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال احفوا الشوارب واعفوا اللحى ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مونچھوں کو کم کرو اور داڑھیوں کو چھوڑ دو (کم کرو یعنی بالکل نکال دو جیسے اکثر علما کا قول ہے اور بعضوں کے نزدیک
لب سے جس قدر زیادہ ہو وہ سکوت کرنا) **الابعاد عند ارادة الحاجة** حاجت کے لیے دور جانے کا بیان
عن عبد الرحمن بن ابي قراد قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الخلاء وكان اذا
اراد الحاجة ابعد ترجمہ عبد الرحمن بن ابی قراد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں پاخانہ
کو گیا (جنگل میں بستی کے باہر) اور جب آپ پاخانے کے لیے تشریف لیجانے کا ارادہ کرتے تو دور جاتے (تاکہ لوگوں کی
نظر نہ پڑے) **عن** المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا ذهب المذهب ابعد
قال فذهب لحاجته وهو في بعض اسفاره فقال ائتني بوضوء فاتيته بوضوء فتوضا ومسح
على الخفين ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے کو
جاتے تو دور تشریف لیجاتے ایک روز کسی سفر میں آپ حاجت کو تشریف لے گئے

صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو جاتے تو دور تشریف لیجاتے تھے ایک روز کسی سفر مین آپ حاجت کو تشریف لیگئے تو مجھ سے فرمایا پانی لیکر آ وضو کا مین وضو کا پانی لیکے گیا آپ نے وضو کیا اور موزون پر مسح کیا **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اگر جنگل مین حاجت کو جاوے اور وہان آڑ نہ ہو تو دور جانا بہتر ہے تاکہ کسی کی نظر نہ پڑے اور جو آڑ یا پردہ ہو تو نزدیک جانے مین بھی کچھ قباحت نہین ہے **الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ ذَالِكَ** حاجت کے لیے دور نہ جانیکا بیان **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَدَعَانِي وَكُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ

ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین مین چلا جاتا تھا یہانتک کہ آپ ایک قوم کے گھورے پر پہونچے تو آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا (تاکہ گھورے کی نجاست بیٹھنے مین لگ نہ جاوے) مین آپ سے ہٹ گیا آپ نے مجھے بلایا تو مین آپ کے ایڑیون کے پاس کھڑا رہا تھا یہانتک کہ آپ فارغ ہوئے پھر وضو کیا اور موزون پر مسح کیا **ف** آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا اسوجہ سے کہ آپ کی پشت مین درد تھا اور قاضی حسین نے اپنی تعلیق مین کہا کہ اہل ہرات نے اس کی عادت کرلی ہے کہ ہر سال ایکبار کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہین اس سنت پر عمل کرنیکے لیے اور ایک قول یہہ ہے جو بیہقی نے روایت کیا کہ آپ کے گھٹنون مین کوئی مرض تھا اسوجہ سے کھڑے ہوکر پیشاب کیا حافظ ابن حجر نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو سب توجیہون سے بے پروائی ہوگی لیکن ضعیف کیا اوسکو دارقطنی اور بیہقی نے اور ایک قول یہہ ہے کہ وہان جگہ نہ تھی بیٹھنے کی لسپر لاچاری سے آپ کھڑے رہے۔ کیونکہ سامنے کا کنارہ گھورے کا اونچا ہوگا اور دوسری اور قاضی عیاض نے کہا کہ آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا تاکہ دوسری جانب سے حدث نہ نکلنے پر اطمینان ہو اور یہ اطمینان بیٹھنے مین نہین ہوتا۔ اور نووی نے کہا آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا تاکہ معلوم ہو کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا درست ہے اور ابن حجر نے اسی کو ترجیح دی۔ اور منذری نے ایک چھٹی توجیہ کی وہ یہ ہے کہ وہان گیلی نجاست ہوگی اور گرم آپ کو خوف ہوا کہ بیٹھکر پیشاب کرنے مین وہ اپنے اوپر نہ اوڑے ابن سید الناس نے شرح ترمذی مین کہا کہ کھڑے ہوکر بھی یہ خوف تھا بلکہ زیادہ تھا اور یہ وجہ تیسری وجہ کیطرف رجوع کرتی ہے اور ابو عوانہ اور ابن شاہین نے کہا یہہ منسوخ ہے واللہ اعلم (زہر الربی علی المجتبی للسیوطی رح) **القَوْلُ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ** پاخانے جاتی وقت کیا کہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کے لیے تشریف لیجاتے تو فرماتے یا اللہ مین تجھ سے پناہ مانگتا ہون بھوتون اور چڑیلون سے (دونو شیطان کی قسم ہین) **النَّهْيُ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ** پاخانہ یا پیشاب کیوقت قبلہ کیطرف منہ کرنیکی ممانعت **عَنْ** أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَابِيسِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذهب احدکم الی الغائط والبول فلا یستقبل القبلة ولا یستدبرها
ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے جب وہ مصر میں تھے تو کہتے تھے قسم خدا کی میں نہیں جانتا کیا کروں ان
پاخانوں کو وہ پاخانے بنائے گئے ہیں قبلہ کی طرف اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں
سے کوئی پاخانہ یا پیشاب کے لیے جاوے تو قبلہ کی طرف موںھ نہ کرے اور نہ پیٹھ کرے اور یہ ممانعت خواہ شہر میں ہو یا
جنگل میں یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ایک روایت امام احمد کا) النہی عن استقبال القبلة عند الحاجة
پیشاب پاخانے کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی ممانعت کا بیان عن ابی ایوب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها لغائط او بول ولکن شرقوا او غربوا ترجمہ ابو ایوب انصاری
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قبلہ کی طرف موںھ کرو اور نہ اس طرف پیٹھ کرو پاخانہ پیشاب کی حالت
میں مگر پورب یا پچھم کی طرف موںھ کرلو ف یہ حکم مدینہ منورہ والوں سے خاص ہے اس لیے کہ وہاں پر قبلہ دکھن کی طرف ہے
ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف ہے تو یہاں اتر یا دکھن بیٹھنا چاہیے الامر باستقبال المشرق والمغرب عند
الحاجة پاخانہ یا پیشاب کے وقت پورب یا پچھم کی طرف موںھ کرنے کا حکم عن ابی ایوب الانصاری قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلة ولکن لیشرق او لیغرب
ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جا ضرور کو جاوے تو
قبلہ کے سامنے نہ بیٹھے بلکہ پورب یا پچھم کی طرف بیٹھے ف مدینہ کا قبلہ اس طرف نہیں ہے اور جہاں کا قبلہ پچھم ہو وہاں
اتر یا دکھن کی طرف بیٹھنا چاہیے الرخصة فی ذلک فی البیوت گھروں کے اندر حاجت کے وقت قبلہ کی طرف
موںھ یا پیٹھ کرنا درست ہے عن عبد اللہ بن عمر قال لقد ارتقیت علی ظہر بیتنا فرأیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی لبنتین مستقبل بیت المقدس لحاجته ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں اپنے گھر
کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے حاجت کر رہے اور موںھ آپکا بیت المقدس
کی طرف تھا تو پیٹھ کعبہ کی طرف ہوگی اس لیے کہ بیت المقدس مدینہ سے جانب شمال میں ہے۔ اسی حدیث سے امام شافعی نے دلیل پکڑی
اور کہا گھروں میں حاجت کے وقت کعبہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع نہیں ہے باب النہی عن مس الذکر
بالیمین عند الحاجة حاجت کے وقت ذکر کو داہنے ہاتھ سے چھونا منع ہے بلکہ بائیں ہاتھ سے چھوئے عن ابی قتادة
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا بال احدکم فلا یأخذ ذکره بیمینه ترجمہ ابو قتادہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے نہ تھامے دوسری روایت
میں یوں ہے عن ابی قتادة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم
الخلاء فلا یمس ذکره بیمینه ترجمہ یہی فرمایا آپ نے جب تم میں سے کوئی پاخانہ میں جاوے تو اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے

الرخصة في البول في الصحراء قائماً کھڑے ہو کر پیشاب کرنا درست ہے عن حذیفۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی سباطۃ قوم فبال قائماً ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑے پر تشریف لائے اور وہاں پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا عن حذیفۃ قال ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی سباطۃ قوم فبال قائماً ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک قوم کے کوڑے پر تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا عن حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم مشی الی سباطۃ قوم فبال قائماً ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے
کوڑے پر گئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا اصلیان نے اتنا زیادہ کیا کہ مسح کیا اپنے موزوں پر البول فی
البیوت جالساً گھروں میں بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہیے عن عائشۃ قالت من حدثکم ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بال قائماً فلا تصدقوہ ما کان یبول الا جالساً ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے
روایت ہے جو کوئی تم سے بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اسے سچا نہ جانو۔
اس لیے کہ آپ کبھی بیٹھے بغیر پیشاب نہ کرتے تھے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ روایت سب سے
بہتر ہے اس باب میں اور صحیح ہے اور حاکم نے کہا کہ صحیح ہے شیخین کی شرط پر مگر شیخ ولی الدین نے کہا کہ شریک اس کے اسناد
میں ضعیف ہے البول الی السترۃ یستتر بہا کسی چیز کو سامنے رکھ کر اوس کی آڑ میں پیشاب کرنے کا بیان
عن عبد الرحمن بن حسنۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدہ کہیئۃ
الدرقۃ فوضعہا ثم جلس خلفہا فبال الیہا فقال بعض القوم انظروا یبول کما تبول
المرأۃ فسمعہ فقال او ما علمت ما اصاب صاحب بنی اسرائیل کانوا اذا اصابہم شیء
من البول قرضوہ بالمقاریض فنہاہم صاحبہم فعذب فی قبرہ ترجمہ عبد الرحمن
بن حسنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلے (یعنی تشریف لائے) اور آپ کے ہاتھ میں
ڈھال کی طرح ایک چیز تھی تو آپ نے اوس کو رکھا (یعنی اپنے سامنے) اور اوس کے پیچھے بیٹھ کر اوسی کی طرف آپ نے
پیشاب کیا تو قوم کے بعض شخصوں نے کہا کہ انکی طرف تو دیکھو یہ عورتوں کا سا پیشاب کرتے ہیں (یعنی
بیٹھ کر اور عورتوں کی طرح حیا سے پردہ کرتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کیا تو اوس چیز
کو نہیں جانتا جو بنی اسرائیل کے رفیق کو پہونچی (یعنی بنی اسرائیل میں ایک شخص کو جیسے باعث ہوا وہ کہتے
کے سبب سے عذاب پہونچا) بنی اسرائیل کی عادت تھی کہ جہاں کہیں ان کو پیشاب لگ جاتا
تو اوتنے بدن کو قینچی سے کتر ڈالتے (یعنی چھیل ڈالتے) تو اون کے ساتھی نے انہیں
منع کیا تو وہ اپنی قبر میں

عذاب کیا گیا ف بنی اسرائیل کی شریعت میں تھا کہ اگر بدن کو نجاست لگ جاتی تو اوتنا گوشت کاٹ ڈالتے اور کپڑے میں
لگ جاتی تو اوتنا کپڑا بھی کاٹ ڈالتی اگرچہ یہہ بات اونکی شریعت میں پسندیدہ تھی مگر ظاہر میں خلاف عقل معلوم ہوتی
تھی کہ اوسمیں ضرر جان اور مال دونوں کا ہے پھر جب ایسی بات کے منع کرنے پر وہ عذاب کیا گیا تو پیشاب کے منع کرنے
میں بطریق اولی عذاب کے لائق ہیں کیونکہ پردہ اور حیا کرنی شریعت اور عقل دونوں کی راہ سے بہتر ہے عن ابن
عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا
يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هَذَا فَإِنَّهُ كَانَ يَمْشِي بِ
النَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ
يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر تشریف لیگئے
اور فرمایا یہہ دونو قبر کے مردے عذاب کیے جاتے ہیں اور ایسی کچھ بہت بڑی بات کے لیے ان پر عذاب نہیں ہوتا ایک
یہہ تو پیشاب سے نہ بچتا تھا اور یہہ یعنی دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ نے ایک کھجور کی تازہ ڈالی منگوائی اور اسکو
دو حصوں آدہ سے چیرا اور ہر ایک کے قبر پر ایک ایک شاخ گاڑ دی اور فرمایا کہ شاید کہ جب تک یہہ خشک نہ ہوں تب تک
ان دونوں سے عذاب میں تخفیف ہو ف یہہ آپکو وحی سے معلوم ہوا ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ جب تک درخت ہرا رہتا ہے
وہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے تو تسبیح کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگی خطابی نے کہا یہہ کام اور کسی کا نہیں ہوسکتا کہ قبروں پر
شاخیں گاڑ دے بلکہ یہہ خاصہ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا باب البول فی الاناء برتن میں پیشاب
کرنیکا بیان عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ
يَبُولُ فِيهِ وَيَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيرِ ترجمہ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے ایک لکڑی کا پیالہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے تھا آپ اوس میں پیشاب کرتے اور تخت کے نیچے رکھ دیتے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر میں برتن کے اندر پیشاب
کرنا درست ہے البول فی الطست طشت کے اندر پیشاب کرنیکا بیان عن عائشة قالت يقولون إن
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُولَ فِيهَا فَانْخَنَثَتْ
نَفْسُهُ وَمَا أَشْعُرُ فَإِلَى مَنْ أَوْصَى ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی حضرت علی کو (یعنی علی کو اپنا وصی بنایا مرض موت میں) حالانکہ آپ نے طشت منگوایا
اوسمیں پیشاب کرنیکے لئے پھر آپکا بدن ڈھیلا ہوگیا اور آپکو خبر نہ ہوئی (بیماری کی شدت سے) پھر بھلا کسکو وصیت کی (یعنی
آپکو ہوش کہاں تھا وصیت کرنیکو) باب كراهية البول في الجحر سوراخ میں پیشاب کرنیکی ممانعت عن
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ قَالُوا
لِقَتَادَةَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ ترجمہ عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے

وعلى هذا واحدا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص تم میں سے سوراخ میں پیشاب نہ کرے لوگوں نے کہا قتادہ سے کہا کیا
وجہ ہے جو سوراخ میں پیشاب کرنا مکروہ ہوا انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں سوراخوں میں جن رہتے ہیں ف سوراخ
میں پیشاب کرنا اسلیے منع ہوا کہ سانپ بچھو وغیرہ سوراخ سے نکلکر ایذا نہ پہونچا دیں بعضوں نے کہا کہ سوراخ میں جن
بھی رہا کرتے ہیں چنانچہ سعد بن عبادہ کو اسی حدث سے ایک جن نے مار ڈالا **اَلنَّهْيُ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ**
ٹھیرے ہوئے پانی کے اندر پیشاب کرنا منع ہے **عَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى
عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ٹھہرے
پانی میں پیشاب کرنے سے یعنے جو پانی بہتا نہو اوس میں پیشاب نہ کرنا چاہیے ایسا نہو کہ پانی اوس نے میں پیشاب کا نہ
میں آجاوے **كَرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ** غسل خانے میں پیشاب کرنیکی ممانعت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ
مِنْهُ ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غسل خانہ میں
پیشاب نہ کیا کرے اس لیے کہ اکثر اسی سے وسواس پیدا ہوتی ہیں دل میں خیال آتا ہے کہ یہاں پیشاب کیا تھا نہانے
میں چھینٹیں اوڑیں ہونگی پھر نہانا چاہیے **اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ يَبُوْلُ** جو شخص پیشاب کر رہا ہو اور اوسکو کوئی سلام
کرے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ
فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا
آپ پیشاب کر رہے تھے اوسنے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا جب استنجے کر کے وضو سے فارغ ہوئے تو سلام کا جواب
دیا **رَدُّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ** وضو کر کے سلام کا جواب دینا **عَنِ** الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهُ سَلَّمَ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتّٰى تَوَضَّاَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ
رَدَّ عَلَيْهِ ترجمہ مہاجر بن قنفذ سے روایت ہے اوس نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ پیشاب کر رہے
تھے آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا یہانتک کہ وضو کیا پھر جب وضو سے فارغ ہوئے تو اوسکے سلام کا جواب دیا **اَلنَّهْيُ**
عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالْعَظْمِ ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَسْتَطِيْبَ اَحَدُكُمْ بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثٍ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید کے ساتھ استنجا کرنے سے کیونکہ ہڈی جنوں
کی خوراک ہے اور لید گوبر اون کے جانوروں کی خوراک ہے **اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالرَّوْثِ** لید سے استنجا
کرنیکی ممانعت **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ
اُعَلِّمُكُمْ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْخَلَاءِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَ

وَلَا يَسْتَنْجِيَ بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَيَنْهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ میں تمہارے لیے بمنزلہ باپ کے ہوں (یعنے تعلیم اور نصیحت کے باب میں) تو میں تمہیں سکھائے دیتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی پاخانے کے لیے جاوے تو قبلہ کے سامنے نہ منہ کرے اور نہ پیٹھ اوس طرف کرے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور آپ ہمیں تین پتھروں کا حکم فرماتے (یعنے تین پتھروں سے استنجا کرنے کے لیے) اور لید اور ہڈی اور پید سے استنجا کرنے کو آپ منع فرماتے تھے کیونکہ لید خود نجس ہے اور ہڈی کھانے کی چیز ہے

النَّهْيُ عَنِ الِاكْتِفَاءِ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

تین ڈھیلوں سے کم لینا استنجا میں منع ہے (کہ شاید اوس میں سے کم میں صفائی نہ ہو سکے اور جو ہو جاوے تو درست ہے) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ صَاحِبَكُمْ لَيُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا أَوْ نَكْتَفِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ ترجمہ سلمان سے روایت ہے ایک شخص نے اون سے کہا تمہارے صاحب نے تم کو سب چیزیں سکھائیں یہاں تک کہ پاخانہ کرنا بھی سکھلایا (یہ ایک کافر نے کہا سلمان سے جو تحقیر کی نیت سے کہتا تھا) سلمان نے جواب دیا بیشک سکھلایا ہم کو پاخانہ پھرنا منع کیا ہمیں پاخانے پیشاب کی حالت میں قبلہ کی طرف منہ کرنے سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے اور تین پتھر سے کم میں استنجا کرنے سے اوس کافر نے تمسخر کے طور سے سلمان پر طعن کیا سلمان نے حکیمانہ جواب دیا اور اوس کے ٹھٹھے کی طرف خیال نہیں کیا

الرُّخْصَةُ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ

دو ڈھیلوں سے استنجا کرنے کی اجازت عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ وَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هَذِهِ رِكْسٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرِّكْسُ طَعَامُ الْجِنِّ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کے لیے تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا کہ تین پتھر لے آ (یعنے استنجا کے لیے) تو مجھے دو پتھر ملے اور تیسرا پتھر ڈھونڈھا مگر نہ ملا تو میں ایک گوبر کا ٹکڑا اوس کے ساتھ میں لے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں پتھر تو لے لیے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور فرمایا یہ رکس ہے (یعنے ناپاک ہو گیا بعد پاکی کے کیونکہ پہلے کھانا تھا اب گوبر ہو گیا نسائی نے کہا رکس سے مراد جنوں کا کھانا ہے)

باب الرُّخْصَةِ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِحَجَرٍ وَاحِدٍ

ایک پتھر سے استنجا کرنے کی اجازت عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ ترجمہ سلمہ بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب استنجا کرے تو چاہیے کہ طاق ڈھیلے لیوے (یعنے ایک یا تین یا پانچ ظاہر حدیث سے نکلا کہ ایک ڈھیلا بھی کفایت کرتا ہے)

الِاجْتِزَاءُ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِالْحِجَارَةِ دُونَ غَيْرِهَا

اگر فقط ڈھیلوں سے استنجا کر لیوے تو کافی ہے پانی لینا بہتر ہے مگر ضرور نہیں عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَلْيَسْتَطِبْ
بِهَا فَاِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں
سے کوئی شخص حاجت ضرور کے لیے جاوے تو چاہیے کہ استنجے کے لیے تین پتھر ساتھ لیجاوے اس لیے کہ یہی تین پتھر اوس کو
استنجے کے لیے بس کرتے ہیں ف پھر اگر پانی نہ لیوے تب بھی کافی ہے بشرطیکہ نجاست نے مخرج سے تجاوز نہ کیا ہو
ورنہ پانی سے دھونا ضرور ہے

اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ پانی سے استنجا کرنے کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ اَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ مَعِيْ نَحْوِيْ اِدَاوَةً مِنْ
مَاءٍ فَيَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے کو جاتے تو میں
اور میرا ہمجولی ایک لڑکا ایک ڈول پانی کا اوٹھا کر لے چلتے آپ پانی سے استنجا کرتے ف یعنی بعد ڈھیلوں کے
بعضوں نے کہا یہ قول عطا کا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے صحیح یہ ہے کہ یہ انس کا قول ہے رضی اللہ عنہ عَنْ عَائِشَةَ
اَنَّهَا قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْهِمْ مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا (عورتوں سے)
تم حکم کرو اپنے خاوندوں کو پانی سے استنجا کرنے کا کیونکہ مجھے شرم آتی ہے اون سے یہ بات کہتے ہیں اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا کیا کرتے تھے (یعنی پاخانہ پھر کر ڈھیلے لیتے تھے پھر پانی سے دھوتے تھے یہ افضل ہے اور فقط
پانی یا ڈھیلوں پر بھی اکتفا درست ہے)

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِيْ اِنَائِهِ
وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پیوے تو چاہیے کہ پھونک نہ مارے اپنے برتن میں [illegible]
نکل کر پانی میں نہ گرے اور جب پاخانے کو جاوے تو اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے نہ داہنے ہاتھ سے پونچھے ف پیشاب
کرتے وقت یا بعد پیشاب کے بعضوں نے کہا یہ نہی اوس وقت ہے پیشاب کرتے وقت نووی نے کہا یہ نہی عام ہے اور مقصود تخصیص
سے یہ ہے کہ جب اس نہی میں [illegible] وقت داہنے ہاتھ سے ذکر کا چھونا منع ہوا تو بعد استنجا کے بطریق اولیٰ منع ہوگا
عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ وَاَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ
وَاَنْ يَسْتَطِيْبَ بِيَمِيْنِهِ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن میں پھونکنے سے
اور داہنے ہاتھ سے ذکر کو چھونے سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے

[illegible] قَالَ الْمُتَرْجِمُ [illegible]

إِنَّا لَنَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمُ الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ نَهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ ترجمہ مشرکون نے سلمان سے کہا ہم دیکھتے ہین تمہارے صاحب یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تم کو پاخانہ پھرنا سکہاتے ہین سلمان نے کہا ہان بیشک منع کیا آپ نے ہم کو داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے اور استنجا کیوقت قبلہ کیطرف مونہہ کرنے سے اور فرمایا نہ استنجا کرے کوئی تم مین سے تین ڈھیلون سے کم مین **ف** ابن حزم ظاہری نے کہا کہ دون اس حدیث مین بمعنی اقل ہے بمعنی غیر کے ہے تو تین ڈھیلون سے کم بھی لینا درست نہین ہے اور زیادہ بھی لینا درست نہین ہے اسلیے کہ ایک معنی پر اقتصار کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے پس زیادتی تین ڈھیلون پر نا درست ہوگی مگر جو زیادتی نص مین وارد ہوئے جیسے پانی سے دہونا بعد ڈھیلون کے ابن فوز نے کہا یہ خطا ہے لغت مین اسواسطے کہ دون بمعنی اقل مراد ہے جیسے لیس فیما دون خمس من الابل صدقة ولیس فیما دون خمس اواق صدقة اور دون کو غیر کے معنے مین یہان لینا بالاجماع غلط ہے (زہر الربی)

بَابُ دَلْكِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ الِاسْتِنْجَاءِ استنجا کے بعد ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر دہونا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَلَمَّا اسْتَنْجَى دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر جب استنجا کیا تو اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑا **ف** تاکہ ہاتھ بخوبی صاف ہو جاوے اور اثر نجاست کا بالکل جاتا رہے طبرانی نے کہا اس حدیث کو ابو زرعہ سے کسی نے روایت نہین کیا سوا ابراہیم بن جریر کے اور ابراہیم بن جریر سے کسی نے روایت نہین کیا سوا شریک کے ابن القطان نے کہا اس حدیث مین دو علتین ہین ایک تو شریک کی روایت جو مشہور ہے ساتھ نقصان حفظ اور تدلیس کے دوسرے ابراہیم بن جریر جسکا حال معلوم نہین لیکن ہو ذکر کیا گیا یہاں اسوجہ سے کہ ابن حبان نے ذکر کیا اسکو ثقات مین شیخ ولی الدین نے کہا کہ نسائی نے اس حدیث کی ضعیف ہونیکی طرف اشارہ کیا آگے دوسری روایت کی ہے (زہر الربی)

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الْخَلَاءَ فَقَضَى الْحَاجَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَرِيرُ هَاتِ طَهُورًا فَأَتَيْتُهُ بِالْمَاءِ فَاسْتَنْجَى بِالْمَاءِ وَقَالَ بِيَدِهِ فَدَلَكَ بِهَا الْأَرْضَ ترجمہ جریر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ پاخانے مین گئے اور حاجت سے فارغ ہوئے پھر کہا اے جریر پانی لاؤ مین پانی لیگیا آپنے پانی سے استنجا کیا اور ہاتھ زمین پر رگڑے **ف** ابوعبدالرحمن نے کہا یہ روایت قریب ہے طرف صواب کی شریک کی روایت سے مگر ابراہیم بن جریر نے اپنے باپ سے نہین سنا یحیی بن معین اور ابو حاتم اور ابو داؤد نے کہا کہ ابراہیم کی روایت اپنے باپ سے مرسل منقطع ہے لیکن ابن خزیمہ نے اسکا کچھ خیال نہین کیا اور اپنی صحیح مین اس روایت کو بیان کیا اور شیخ ولی الدین نے اعتراض کیا کہ نسائی نے جو ترجیح دیا اس روایت کو شریک کی روایت پر یہ کیونکر ہو سکتا ہے اسلیے کہ شریک اعلی ہے اور اوسع اور احفظ ہے ابان بن عبداللہ سے اور روایت کیا مسلم نے اپنی صحیح مین شریک سے نہ ابان سے اور اسپر بھی اختلاف کیا گیا ہے ابان پر اس روایت مین (زہر الربی باختصار)

باب التوقیت فی الماء کسقدر پانی نجاست پڑنے سے نجس نہین ہوتا اوسکی تحدید کا بیان عن
ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الماء وما ينوبه من الدواب والسباع
فقال اذا كان الماء قلتين لم يحمل الخبث ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کسی نے اوس پانی کا حکم پوچھا جسپر چارپائے اور درندے وغیرہ آیا کرتے ہین (یعنی وہ پانی پیا کرتے
ہین یا اوسمین پیشاب وغیرہ کرجاتے ہین) تو آپ نے فرمایا جب دو قلہ پانی ہو تو ناپاکی کو نہین اوٹھاتا یعنی
نجس نہین ہوتا ف جیسے ابوداؤد کی روایت مین ہے اور حاکم کی روایت مین ہے لم ينجسه شيء اوسکو
کوئی چیز ناپاک نہین کرتی یہ تفسیر ہے لم يحمل الخبث کی اور اگر اوسکے معنے ہوتے کہ ناپاکی اوٹھانے کی طاقت نہین
رکھتا یعنی نجس ہوجاتا ہے تو قلتین کی تحدید کیا ضرور تھی بلکہ جو پانی اس سے کم ہو وہ بطریق اولی طاقت نہ
رکھیگا (زہر الربی علی المجتبی) ترک التوقیت فی الماء پانی مین کوئی حد مقرر نہ ہونا عن
ابی سعید الخدری قال قيل يا رسول الله انتوضأ من بئر بضاعة وهي بئر
يلقى فيه الحيض ولحوم الكلاب والنتن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الماء طهور لا ينجسه شيء ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم
وضو کرین بیر بضاعہ سے (ایک کنوئیکا نام ہے مدینہ مین) وہ ایسا کنوان ہے جسمین حیض کے لتے اور مری ہوئی کتے
اور بدبودار چیزین ڈالی جاتی ہین۔ آپ نے فرمایا پانی پاک ہے اوسکو کوئی چیز ناپاک نہین کرتی ف اگرچہ وہ
مقدار مین قلیل ہو یا کثیر دو قلے یا اوس سے بھی کم بشرطیکہ نجاست پڑنے سے اوسکا رنگ یا بو یا مزہ بدل نجاوے یہ
حدیث مطلق ہے اسمین کوئی حد پانی کی مقرر نہین کی گئی اور اولی ہے ساتھ عمل کے بہ نسبت اور حدیثون کے
کہ اسباب مین وارد ہوئین ہین یہ حدیث نسائی کی مطبوعہ نسخون مین اس مقام پر نہین ہے حالانکہ ہونا اس
حدیث کا اس باب مین ضرور ہے ورنہ ترجمہ باب ترک التوقیت فی الماء کسیطرح بن نہین سکتا اور شیخ جلال الدین
سیوطی نے زہر الربی مین اسی مقام پر اس حدیث کو ذکر کیا ہے عن انس ان اعرابيا بال في المسجد
فقام اليه بعض القوم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوه ولا تزرموه
فلما فرغ دعا بدلو فصبه عليه قال ابو عبد الرحمن يعني لا تقطعوا عليه ترجمہ
انس سے روایت ہے ایک گنوار نے پیشاب کردیا مسجد کے اندر لوگ اوسکیطرف جھپٹے (اوسکو مارنے کو یا ہٹانے کو)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑدو اوسکو اور مت بند کرو پیشاب اوسکا جب وہ پیشاب کرچکا تو آپ نے
ایک ڈول پانی کا منگوایا اور اوس جگہہ بہا دیا ف آپ نے منع کیا اوسکو مارنے یا ہٹانے سے اسمین بہت
مصلحتین تھین ایک تو یہ اگر اوسکو مارتے یا ہٹاتے تو وہ پیشاب کرتا ہوا جاتا اور ساری مسجد نجس ہوجاتی

اور لوگون پر بھی پیشاب پڑتا دوسری یہ کہ اگر وہ پیشاب دفعۃً روک لیتا تو احتمال تہا کہ اوسکو کوئی حاجت آ
جاتا تیسری یہ کہ وہ گھبرا جاتا اور مسلمانون کو بدخلق سمجھکر خوف تہا کہ اسلام سے پہر جاتا چوتھی یہ کہ جو نصیحت آپ
نے اوسکو بعد پیشاب کرنیکے فرمائی اور وہ دوسری روایتون مین ہے کہ مسجدین اس کام کے لیے نہین بنی ہین وہ نصیحتا
اوس تک نہ پہنچتی اور ڈر کے مارے وہ بہاگ جاتا پانچوین یہ کہ تعلیم نہ ہوتی امت کو کہ اگر وہ کوئی کام خلاف شرع
دیکھین تو پہلے نرمی اور ملایمت سے منع کرین نہ سختی اور درشتی سے واللہ اعلم عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک گنوار نے مسجد مین پیشاب کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک
ڈول پانی کا لیکر وہ اوس جگہہ ڈالدیا گیا عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتْرُكُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ أَمَرَ بِدَلْوٍ فَصُبَّ
عَلَيْهِ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک گنوار مسجد مین آیا اوس نے پیشاب کر دیا تو لوگ چلائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو لوگون نے چھوڑ دیا یہانتک کہ وہ پیشاب کر چکا پھر آپ نے حکم کیا ڈول پانی کے لیے وہ اوس
جگہہ بہا دیا گیا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ
لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ
فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار کہڑا ہوا اوس
نے مسجد مین پیشاب کر دیا لوگون نے اوسکو پکڑنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو اور جہان
اوس نے پیشاب کیا ہے وہان ایک ڈول پانی کا ڈالدو کیونکہ تم بھیجے گئے ہو آسانی کرنے کو اور نہین بھیجے گئے ہو دشواری
کرنے کو ف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے تہے اللہ کیطرف سے امت پر آسانی کرنیکو اور خطاب صحابہ کیطرف
مجازًا ہے یا صحابہ آپ کیطرف سے بہیجے گئے تہے اور بھیجنے سے مراد پیدا کرنا ہے جیسے فرمایا كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ از مرقاۃ مع الزیادۃ

بَابُ الْمَاءِ الدَّائِمِ ٹھہرے ہوئے پانی کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ
ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت پیشاب کرے کوئی
تم مین سے ٹھہرے ہوئے پانی مین پھر وضو کرے اوس سے دوسری روایت مین ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ ترجمہ
نیچ پھر نہاوے اوس سے کیونکہ احتمال ہے کہ پیشاب پھر ہاتھہ مین آجاوے برخلاف بہتے پانی کے اوس مین نجاست ٹھہر نہین سکتی

بَابٌ فِي مَاءِ الْبَحْرِ سمندر کے پانی کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا
بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ
مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو کہا
یارسول اللہ ہم سمندر مین سوار ہوتے ہین اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی (پینے کے لیے) رکھ لیتے ہین پھر اگر ہم اوس سے وضو
کرین تو پیاسے رہین کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرین۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک
کرنیوالا ہے اور مردہ اوسکا حلال ہے ف اگرچہ سائل نے صرف سمندر کے پانی کا حال پوچھا تھا مگر آپ نے سمندر کے
کھانے کا بھی حال بیان کر دیا کیونکہ جیسے وہان پانی کی کمی ہوتی ہے ایسے ہی کبھی کھانے کی بھی کمی ہو جاتی ہے
حلال ہے مردہ اوسکا یعنی جتنے جانور سمندر مین رہتے ہین جنکی زندگی بغیر پانی کے نہین ہو سکتی وہ سب حلال ہین اگرچہ
مچھلی کی صورت پر نہ ہون لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس حدیث مین مردہ سے مچھلی مراد ہے نہ اور جانور سمندر
کے مگر اس تخصیص پر کوئی صریح دلیل قرآن اور حدیث سے موجود نہین ہے اور یہ حدیث مطلق ہے اور کلام اللہ شریف
کی آیت احل لکم صید البحر وطعامہ بھی مطلق ہے یعمری نے کہا یہ دونو حکم عام ہین اور دونون ایک مرتبہ مین نہین
ہین اسلیے کہ پہلا یعنے الطھور ماءہ تو سوال کے جواب مین واقع ہے اور دوسرا بطریق استقلال کے وارد ہوا ہے
تو اوسکے عموم مین خلاف نہین ہو سکتا اور جو یون کہا جاوے کہ سوال سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا تھا اور جواب
عام ہے وضو کو اور ہر طہارت کو تو پہلا حکم بھی عام ہو سکتا ہے زرقانی نے موطا کی شرح مین لکھا کہ یہ حدیث ایک بڑی
اصل ہے اسلام کے اصول مین سے تمام ایمہ نے اسکو قبول کیا ہے اور فقہا نے اونکے ساتھ تمسک کیا ہے ہر زمانے مین اور ہر
ملک مین اور روایت کیا اس حدیث کو بڑے بڑے اماموں نے مثل مالک اور شافعی اور احمد اور اصحاب سنن اربعہ اور دار قطنی
اور بیہقی اور حاکم وغیرہم نے طرق متعددہ سے اور صحیح کہا اوسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور ابن منده نے اور ترمذی
نے حسن صحیح کہا اور کہا کہ پوچھا مین نے بخاری سے تو اونہون نے بھی صحیح کہا سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کا بھی حال بیان کر دیا اسلیے کہ جب سائل کو اوسکے پانی مین تردد تھا تو کھانے
مین بطریق اولی تردد ہو گا جسکا حکم مخفی ہے اور اون لوگون نے شک کیا سمندر کے پانی مین اسوجہ سے کہ اوسکا رنگ
بدلا ہوا ہے اور اوسکا مزہ کھاری ہے اور وضو اس پانی سے ہونا چاہیے جو خالی ہو تمام عوارض سے اور باقی ہو اپنی حالت
اصلی پر اور دوسرا سبب یہ تھا کہ وہ سمجھے سمندر مین سیکڑون جانور مر جاتے ہین اور مردہ نجس ہے پس پانی بھی نجس
ہو گا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ پانی اوسکا پاک ہے اور مردہ بھی اوسکا پاک ہے اور حلال ہے اور سمندر کے مردونکا حکم
خشکی کے مردونکا سا نہین واللہ اعلم باب فی الوضوء بالثلج برف سے وضو کرنا درست ہے (جب وہ
پگھلکر پانی ہو جاوے) عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ
فِي سُكُوْتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُوْلُ - اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ
كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ
وَالْبَرَدِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو تہوڑی دیر تک چپ
رہتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے آپ کیا کہتے ہیں اس سکتے میں جو درمیان تکبیر اور
قرات کے ہوتا ہے آپ نے فرمایا میں یہ دعا پڑہتا ہوں اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ
بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ
اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ یا اللہ دور کر دے درمیان میرے اور میرے گناہوں کے جیسی تو نے
دوری کی ہے درمیان پورب اور پچہم کے یا اللہ پاک کر دے مجہکو میری خطاؤں سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا
میل سے یا اللہ دہو ڈال مجہکو میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولوں سے ف اس دعا سے مصنف نے استنباط
کیا کہ برف سے وضو کرنا درست ہے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی برف سے گناہ دہونے کی اور ظاہر ہے
کہ گناہ طہارت سے دہوئے جاتے ہیں یعنی وضو سے پس برف سے وضو کرنا درست ہوا نووی نے کہا یہ استعارہ ہے
بطریق مبالغہ کے گناہوں سے پاک ہونے میں ورنہ گرم پانی زیادہ صاف کرتا ہے بہ نسبت برف اور اولے اور ٹہنڈے
پانی کے اور اصل یہہ ہے کہ گناہ کا میل بالکل ظاہری میل کچیل کیطرح نہیں ہے جو گرم پانی سے زیادہ صاف ہو بلکہ اوس
میل میں ایک قسم کی حرارت اور عفونت ہے جسکو ٹہنڈا پانی اور برف زیادہ مفید ہے اور کہیں یہی ٹہنڈا پانی
اور برف حقیقتا نہیں ہیں - خطابی نے کہا یہ مثال ہیں ان سے مسمیات کی حقائق مراد نہیں ہیں - بلکہ مراد تاکید
ہے طہارت میں اور مبالغہ ہے گناہوں کے محو اور دور کرنے میں اور برف اور اولے دو قسم کے پانی ہیں جو بالکل پاک
ہیں کبہی ناپاک نہیں ہوتے نہ اونکو گنہگاروں کے ہاتہ لگے نہ وہ مستعمل ہوئے اور ان کی تمثیل زیادہ تر فائدہ دیگی
تاکید طہارت کا کرمانی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہوں کو جہنم کی آگ مقرر کیا اسوجہ سے کہ گناہ لیجاتی
ہیں جہنم میں پہر تعبیر کیا اون کے مٹنے سے ساتہہ ٹہنڈی حرارت کے جیسے دہونے سے آگ کی حرارت جاتی رہتی ہے
اور مبالغہ کیا اوس میں سبردات کے ذکر سے مثل برف اور اولے کے (زہر الربے) بَابُ الْوُضُوْءِ
بِمَاءِ الثَّلْجِ برف کے پانی سے وضو کرنیکا بیان عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا
نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے
تہے یا اللہ دہو ڈال میرے گناہوں کو برف کے پانی اور اولوں سے اور صاف کر دے میرا دل گناہوں سے جیسے صاف کیا تو نے

كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقني من خطاياي ١٢

سفید کپڑا میل سے **باب الوضوء بماء الثلج والبرد** اولوں کے پانی سے وضو کرنیکا بیان **عن** عوف بن مالک یقول

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على ميت فسمعت من دعائه وهو يقول اللهم اغفر له

وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله واوسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه

من الخطايا كما ينقى الثوب الابيض من الدنس **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے سنا آپ ایک جنازے پر نماز پڑہتے تھے تو دعا کی آپ نے یا اللہ بخش دے اوسکو اور رحم کر اوسپر اور سلامت رکھ اوسکو اور درگزر کر

اوس سے اور اچھی طرح مہمانی اوسکی اور کشادہ کر جگہ اوسکی یعنے قبر اور دہو ڈال اوسکو پانی اور برف اور اولوں سے اور صاف کر دے

اوسکو گناہوں سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے **سؤر الكلب** کتے کے جھوٹے کا بیان **عن**

ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا شرب الكلب في اناء احدكم فليغسله

سبع مرات **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن سے پی لیوے تو اوسکو

سات بار دہو دے **ف** صحیح صحیح روایتوں میں سات بار دہونا منقول ہے اور تین بار دہونے کی روایت معتبر نہیں ہے اور کتے

کی نجاست اس باب میں اور نجاستوں سے ممتاز ہے باقی نجاستوں میں تین بار دہونا کافی ہے اور جس شخص نے قیاس کیا اس

نجاست کا اور نجاستوں پر اور تین بار دہونے کا حکم دیا اسمیں اوس نے مخالفت کی نص کی قیاس سے یا مخالفت کی صحیح حدیث

کی ضعیف حدیث سے اور دونوں امر نادرست ہیں **شرح السنة** میں ہے کہ اکثر محدثین کا یہ مذہب ہے کہ جب کتا منہ ڈالدے پانی

میں یا کسی رقیق چیز میں تو وہ بہا دیا جاوے اور اوسکا برتن سات بار دہویا جاوے ایک بار مٹی ملکر دہویا جاوے انتہی اور یہی مذہب

ہے امام شافعی کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک تین بار دہویا جاوے مثل اور نجاستوں کی کیونکہ دارقطنی نے روایت کیا ابوہریرہ سے

اوسمیں یہ ہے کہ فرمایا آپ نے دہویا جاوے تین بار یا پانچ بار یا سات بار مگر متفرد ہوا ساتھ اسکے عبد الوہاب اور وہ متروک ہے

واللہ اعلم **عن** ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولغ الكلب في اناء

احدكم فليغسله سبع مرات **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے

کسی کے برتن میں مونہہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے تو اوس برتن کو سات بار دہو دے **الامر** باراقة ما في الاناء اذا ولغ فيه

الكلب جب کتا کسی برتن میں مونہہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے تو جو کچھہ اوس میں ہے وہ بہا دیا جاوے **عن** ابي هريرة قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولغ الكلب في اناء احدكم فليرقه ثم ليغسله سبع

مرات **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے

تو جو کچھہ اوس برتن میں ہو بہا دیوے پھر سات بار اوس برتن کو دہو ڈالے ابو عبد الرحمن نے کہا فلیرقہ کسی نے نہیں بیان کیا سوا

علی بن مسہر کے عمرو کنانے لی کہا یہ زیادت محفوظ نہیں ہے ابن عبد البر نے کہا اس روایت کو حدیث کے حافظوں نے نہیں بیان کیا

اعمش کے اصحاب میں سے جیسے ابو معاویہ اور شعبہ نے ابن مندہ نے کہا یہ زیادت رسول اللہ صلعم سے نہیں پہچانی جاتی مگر علی بن مسہر

کی روایت سے حافظ ابن حجر نے کہا ہے اور تیز کا حکم دوسری روایت میں بھی آیا ہے علماء کو طرق سے اوس نے ابو ہریرہ
سے ابن عدی کی روایت میں لیکن اوسکو مرفوع ہونے میں بعض نے اعتراض کیا ہے صحیح یہہ ہے کہ وہ موقوف ہے اسطرح ذکر کیا ہے
بیہقی نے کہ حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ سے موقوفاً اور اسناد اوسکا صحیح ہے
روایت کیا اوسکو دارقطنی وغیرہ نے (زہر الربی علی المجتبی)

باب تعفیر الاناء الذی ولغ فیہ الکلب بالتراب جس برتن میں کتا منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیئے اوسکو مٹی سے مانجھنے کا بیان

عن عبد اللہ بن مغفل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب ورخص فی کلب الصید والغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات وعفروہ الثامنۃ بالتراب

ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنیکا حکم فرمایا مگر شکاری کتے اور بکریوں کے ریوڑ کا نگاہبان کتے کے پالنے کی اجازت دی اور آپ نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے تو سات بار اوس برتن کو دہو ڈالو اور آٹھویں بار اوسکو مٹی سے مانجکر دہوو۔ **ف** ظاہر روایت سے یہہ نکلتا ہے کہ آٹھویں بار دہونا واجب ہے اور یہی قول ہے حسن بصری اور احمد بن حنبل کا جو حرب نے نقل کیا اونسے اور شافعی سے منقول ہے کہ اس حدیث کی صحت سے مجھ کو وقوف نہیں ہوا۔ لیکن یہہ حدیث صحیح ہے مسلم وغیرہ کی روایت سے بعضوں نے کہا ابو ہریرہ کی حدیث کو اسپر ترجیح ہے مگر یہہ رد کیا گیا اسطرح پر کہ ترجیح جب دیجاتی ہے جب تعارض ہو اور یہاں تو ابن مغفل کی حدیث پر عمل کرنے سے ابو ہریرہ کی حدیث پر بھی عمل ہو جاتا ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث پر عمل کرنے سے ابن مغفل کی حدیث پر عمل ہونا ضرور نہیں (زہر الربی)

سؤر الہرۃ بلی کے جوٹھے کا بیان

عن کبشۃ بنت کعب بن مالک ان ابا قتادۃ دخل ثم ذکرت کلمۃ معناھا فسکبت لہ وضوءا فجاءت ہرۃ فشربت منہ فاصغی لہا الاناء حتی شربت قالت کبشۃ فرآنی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بنجس انما ہی من الطوافین علیکم والطوافات

ترجمہ کبشہ بنت کعب سے روایت ہے کہ ابو قتادہ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کہی جسکے معنے تھے میں نے اون کیلیے وضو کا پانی ڈالا اتنے میں بلی آکر اوس پانی سے پینے لگی سو ابو قتادہ اوسکی پینے کیلیے پانی کا برتن ٹیڑھا کر دیا یہانتک کہ اوس نے خوب طرح پی لیا کبشہ نے کہا کہ پھر مجھکو جو دیکھا تو میں اون کیطرف دیکھ رہی ہوں تو مجھسے کہا اے میری بھتیجی کیا تو تعجب کرتی ہے میں نے کہا کہ ہاں تو کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ تو ناپاک نہیں ہے اسلیے کہ وہ تمہارے گرد گھومنے والوں میں سے ہے (اگر نر ہے) یا گھومنے والیوں میں سے ہے (اگر مادہ ہے) یعنی رات دن گھروں میں پھرتی رہتی ہے اسلیے پاک کر دی گئی۔

باب سؤر الحمار گدہے کے جوٹھے کا بیان

عن انس قال اتانا منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ورسولہ ینہیانکم عن

لحوم الحمر فانها رجس ترجمہ انس سے روایت ہے ہمارے پاس منادی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا اور کہا بیشک اللہ اور رسول تم کو منع کرتے ہیں گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے ف یعنی حرام ہے جس
گدھے کا گوشت پلید اور حرام ٹھہرا تو اسکا جھوٹا بھی ناپاک ہوگا **باب سؤر الحائض** حائضہ عورت کا جھوٹا
کیسا ہے **عن** عائشة قالت كنت اتعرق العرق فيضع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاه
حيث وضعت وانا حائض وكنت اشرب من الاناء فيضع فاه حيث وضعت وانا
حائض ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے میں چوستی تھی ہڈی کو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُسی
جگہہ اپنا منہ رکھکر چوستے تھے جہاں میں نے رکھا تھا حالانکہ میں حیض کیحالت میں ہوتی اور میں برتن سے پانی پیتی پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوسی جگہہ اپنا منہ لگا کر پانی پیتے جہاں میں نے لگایا تھا حالانکہ میں حیض سے ہوتی پس معلوم ہوا کہ
حائضہ کا جھوٹا پاک ہے **باب وضوء الرجال والنساء جميعا** مرد اور عورت سب ملکر وضو کریں تو کیسا ہے
عن ابن عمر قال كان الرجال والنساء يتوضئون في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم
جميعا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں اور مرد اکٹھے وضو کیا کرتے تھے یعنی ایک
برتن سے **باب الجنب** جنب کے غسل سے جو پانی بچے وہ کیسا ہے **عن** عائشة انها اخبرته انها كانت
تغتسل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاناء الواحد ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی برتن میں نہایا کرتیں یعنی پانی ایک ہی برتن سے دونوں لیا کرتے تو
ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا **باب القدر الذي يكتفي به الرجل من الماء للوضوء** کس قدر پانی
وضو کے لیے کافی ہے **عن** انس بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ
بمكوك ويغتسل بخمسة مكاكي ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے
وضو کرتے تھے اور پانچ مکوک سے غسل کرتے تھے ف مکوک ایک پیمانہ ہے جسمیں ایک مد پانی آتا ہے پس یہ حدیث موافق ہوگی
حدیث کے جسکو روایت کیا بخاری اور مسلم نے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ساتھ مد کے اور غسل
کرتے تھے ساتھ صاع کے اور بعضوں نے کہا کہ مکوک ایک پیمانہ ہے جسمیں ڈیڑھ صاع پانی آتا ہے لیکن بغوی نے کہا کہ مراد مکوک سے یہاں
مد ہے اور صاحب نہایہ اور قرطبی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور دلیل اوسکی یہی ہے کہ دوسری روایت میں بتصریح موجود ہے انتہٰی
اہل حجاز کے نزدیک ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے اور اہل عراق کے نزدیک دو رطل کا اور اسی حساب سے صاع چار مد کا ہوتا ہے
تو اہل حجاز کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک تہائی رطل ہوگا اور اہل عراق کے نزدیک آٹھ رطل کا ہوگا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا صاع پانچ رطل کا تھا اور یہی تیسرا ہے **عن** ام عمارة بنت كعب ان النبي صلى الله عليه وسلم
توضأ فاتي بماء في اناء قدر ثلثي المد قال شعبة فاحفظ انه غسل ذراعيه فجعل

يَدْلُكُهُمَا وَيُمِرُّ أُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَلَا أَحْفَظُ أَنَّهُ مَسَحَ ظَاهِرَهُمَا ترجمہ ام عمارہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک برتن پانی کا لایا گیا جسمین دو تہائی مد پانی تہا شعبہ کے
روایت مین ہے کہ آپ نے اپنی دونون ہاتہونکو دہویا اور اون کو ملا اور کانون کے اندر مسح کیا اور مجھے یہہ یاد نہین ہے کہ آپنے
کانون کے اوپر کیجانب مسح کیا

بَابُ النِّيَّةِ فِي الْوُضُوءِ وضو مین نیت کا بیان

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ترجمہ حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عملونکا اعتبار نیتون سے ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اوس نے نیت کی ہے (یعنے کوئی عمل بدون نیت کے ٹہیک اور ثواب کے لائق نہین) سو جسکی ہجرت اللہ کے لیے اور اوسکے رسول کے لیے ہوئی تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کیواسطے ہو چکی (یعنے اوسکا ثواب پاویگا) اور جسکی ہجرت دنیا کے لیے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کیواسطے جو وہ اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسی کیواسطے ہے جسکے واسطے اوس نے ہجرت کی یعنے دنیا اور عورت ف ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کیواسطے جسکا نام ام قیس تہا مدینہ کیطرف ہجرت کی لوگون نے یہہ حال حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے ایسی ہجرت کا کچہہ ثواب نہین جو نیت خالص نہو۔ نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچہہ حاجت نہین۔ مثلاً نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلی یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچہہ مضایقہ نہین پکار کے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست نہین لیکن اس مین اختلاف ہے کہ زبان سے بہی کہنا درست ہے یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل اور زبان دونو موافق ہو جاوین اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اس واسطے کہ آنحضرت سے ثابت نہین ہے ہجرت دین مین نہایت ہی عمدہ عبادت ہے لیکن بدون خالص نیت کے اوسکی بہی کچہہ حقیقت نہین اسیطرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے، اگر محض خدا کے واسطے ہے تو سبحان اللہ اور نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجہا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بہی ثواب ہوتا ہے جیسے کہانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اور اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا جدا جدا ثواب پاوے۔ مثلاً مسجد مین بیٹہنا ایک عمل ہے لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہے ایک تو یہہ کہ دوسرے نماز کا انتظار کرنا دوسری یہہ کہ آنکہہ اور کان کو گناہون سے روکنا تیسری اعتکاف کرنا چوتہی حضرت پر درود اور سلام بہیجنا پانچوین علم سیکہنا غیر کو سکہلانا نیک بات بتلانا بری کام سے روکنا۔ غرض کہ یہہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہے اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہے اسیواسطے اکثر فقہا

کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنے والون کو سرسے نیت درست ہو جاوے
خدا ہی کیواسطے علم حدیث پڑہین دنیا کا کسی طرح لگاؤ نہ رکہین امام شافعی سے روایت ہے کہ اس حدیث کو دین مین
ستر جگہہ دخل ہے مراد کثرت ہے یعنی ہر جگہہ پر اسکا دخل ہے عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین علما کے
حدیث اسکی صحت پر متفق ہین اور بعضے اوسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم (تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار)

الوضوء من الاناء برتن سے وضو کرنیکا بیان **عن** انس قال رایت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وحانت صلوۃ العصر فالتمس الناس الوضوء فلم یجدوہ فاتی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بوضوء فوضع یدہ فی ذلک الاناء وامر الناس ان یتوضؤا فرایت
الماء ینبع من تحت اصابعہ حتی توضؤا من عند اخرہم **ترجمہ** انس سے روایت ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا عصر کی نماز کا وقت آگیا لوگون نے وضو کیلیے پانی ڈھونڈا کہین نہ پایا
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کا پانی لایا گیا آپ نے اپنا ہاتہہ اوس برتن مین رکہہ دیا اور لوگون کو
حکم کیا وضو کرنیکا تو مین نے اپنی آنکھہ سے دیکہا کہ پانی آپ کی اونگلیون سے نکل رہا تہا یہانتک کہ جو شخص سب سے آخر
مین تہا اوس نے بھی وضو کر لیا **ف** یہ ایک معجزہ تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسری روایت مین ہے
کہ سب تین سو آدمی تھے اور ایک روایت مین ہے کہ ایک ہزار پانسو تھے واللہ اعلم **عن** عبد اللہ بن مسعود
قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجدوا ماء فاتی بتور فادخل یدہ فلقد
رایت الماء یتفجر من بین اصابعہ ویقول حی علی الطہور والبرکۃ من اللہ عزوجل
قال الاعمش فحدثنی سالم بن ابی الجعد قال قلت لجابر کم کنتم یومئذ قال
الف وخمس مائۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تھے لوگون
کو پانی نہ ملا آپ پاس ایک کٹورہ سی پانی کی لائی گئی آپ نے اپنا ہاتہہ اوسمین ڈالدیا تو مین نے اپنی آنکھہ سے دیکہا کہ پانی
آپ کی اونگلیون سے پہوٹ کر نکل رہا تہا اور آپ فرماتے جاتے تھے آؤ پاک پانی پر اور اللہ کی برکت پر اعمش نے کہا مجھہ سے
سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا کہ مین نے جابر سے کہا تم کتنے آدمی تھے اوسدن انہون نے کہا ہزار پانسو **باب**
التسمیۃ عند الوضوء وضو کے وقت بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** انس قال طلب بعض اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضوءا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل مع احد منکم
ماء فوضع یدہ فی الماء ویقول توضؤا بسم اللہ فرایت الماء یخرج من بین اصابعہ
حتی توضؤا من عند اخرہم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے صحابہ نے
وضو کا پانی مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کسی کے پاس پانی ہے پھر آپ نے اپنا ہاتہہ پانی مین رکہا

رکہا اور فرمایا وضو کرو اللہ کا نام لیکر تو دیکھا میں نے پانی کو نکل رہا تھا آپ کی گھائیوں میں سے یہانتک کہ وضو کر لیا سب
لوگوں نے کوئی باقی نہ رہا ۔ ثابت جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے انس سے کہتے ہیں میں نے انس سے پوچھا تمہارے
نزدیک سب کتنے لوگ تھے انہوں نے کہا ستر آدمیوں کو قریب ﴿**صب الخادم الماء على الرجل للوضوء**﴾
خدمت گار وضو کا پانی ڈالتا جاوے تو کیسا ہے عن المغيرة قال سكبت على رسول الله صلى الله عليه
وسلم حين توضأ في غزوة تبوك فمسح على الخفين ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے میں نے تبوک میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کیا تو میں نے پانی ڈالا پھر آپ نے دونوں موزوں پر مسح کر لیا ف اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت گار سے وضو کروانا درست ہے اور اس میں کراہت نہیں ہے **الوضوء مرة مرة**
وضو میں ہر ایک عضو کو ایک بار دہونے کا بیان عن ابن عباس قال الا اخبركم بوضوء رسول الله
صلى الله عليه وسلم فتوضأ مرة مرة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا میں تمہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے خبردار نہ کروں پھر وضو کیا انہوں نے ایک ایک بار سب اعضا کو دہویا **باب الوضوء**
ثلثا ثلثا وضو میں تین تین بار کرنے کا بیان عن المطلب بن عبد الله بن حنطب ان عبد الله بن عمر
توضأ ثلثا ثلثا يسند ذلك الى النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے وضو کیا
تین تین بار ہر عضو کو دہویا اور کہا ایسا ہی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **صفة الوضوء غسل**
الكفين وضو کی ترکیب ۔ دونوں پہونچوں کا دہونا عن المغيرة قال كنا مع النبي صلى الله عليه
وسلم في سفر فقرع ظهري بعصا كانت معه فعدل وعدلت معه حتى اتى كذا وكذا
من الارض فاناخ ثم انطلق قال فذهب حتى توارى عني ثم جاء فقال امعك
ماء ومعي سطيحة لي فاتيته بها فافرغت عليه فغسل يديه ووجهه وذهب
ليغسل ذراعيه وعليه جبة شامية ضيقة الكمين فاخرج يده من تحت الجبة فغسل
وجهه وذراعيه وذكر من ناصيته شيئا وعمامته شيئا قال ابن عون لا احفظ كما
اريد ثم مسح على خفيه ثم قال حاجتك قلت يا رسول الله ليست لي حاجة فجئنا
وقد ام الناس عبد الرحمن بن عوف وقد صلى بهم ركعة من صلوة الصبح فذهبت
لاوذنه فنهاني فصلينا ما ادركنا وقضينا ما سبقنا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں آپ نے میری پیٹھ میں لکڑی کونچی پھر آپ مڑ گئے راستے سے اور
میں بھی آپ کے ساتھ مڑا یہانتک کہ ایک زمین میں آئے جو ایسی ویسی تھی وہاں پر آپ نے اونٹ بٹھایا پھر آپ چلے گئے
یہانتک کہ میری نظر سے غائب ہو گئے پھر آئے اور پوچھا تیرے پاس پانی ہے میرے پاس ایک چھاگل تھی میں وسکو لیکر آیا

اور آپ پر پانی ڈالا آپ نے دونوں پہونچے دھوئے اور منہ دھویا پھر دونوں ہاتھ دھونے کا قصد کیا لیکن آپ ایک جبہ پہنے ہوئے تھے شامی تنگ آستینوں کا جس کی آستینیں تنگ تھیں اسوجہ سے آستینیں نہ چڑھ سکیں تو آپ نے اپنا ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکال لیا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر بیان کیا مغیرہ نے پیشانی اور عمامے کا کچھ حال (یعنی پیشانی اور عمامے پر آپ نے مسح کیا) لیکن ابن عون (جو روایت کرتے ہیں اس حدیث کو مغیرہ سے) نے کہا مجھے خوب یاد نہیں ہے جیسا میں چاہتا ہوں (کہ مغیرہ نے پیشانی اور عمامے کا کیا حال بیان کیا) پھر آپ نے مسح کیا موزوں پر بعد اوسکے فرمایا اب تو حاجت سے فارغ ہو میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے حاجت نہیں ہے پھر ہم آئے تو لوگوں کے امام عبد الرحمن بن عوف تھے اور ایک رکعت فجر کی پڑھ چکے تھے میں نے قصد کیا کہ عبد الرحمن کو آگاہ کر دوں (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں) لیکن آپ نے منع کیا پھر جسقدر نماز ہم کو جماعت کے ساتھ ملی اوسکو پڑھا اور جو پہلے ہو چکی تھی اوسکو پورا کیا (یعنی بعد سلام کے پڑھ لی)

کم یغسلان پہونچوں کو کتنی بار دھونا چاہیے عن ابن ابی اوس عن جدہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوکف ثلاثا ترجمہ ابن ابی اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا آپ نے اپنے دونوں پہونچوں پر تین بار پانی ٹپکایا

المضمضۃ والاستنشاق کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنے کا بیان عن حمران بن ابان قال رأیت عثمان بن عفان توضأ فافرغ علی یدیہ ثلاثا فغسلھما ثم تمضمض واستنشق ثم غسل وجھہ ثلاثا ثم غسل یدہ الیمنی الی المرفق ثلاثا ثم الیسری مثل ذلک ثم مسح برأسہ ثم غسل قدمہ الیمنی ثلاثا ثم الیسری مثل ذلک ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ نحو وضوئی ثم قال من توضأ نحو وضوئی ھذا ثم صلی رکعتین لا یحدث نفسہ فیھما بشیء غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ حمران بن ابان سے روایت ہے دیکھا میں نے عثمان بن عفان کو وضو کیا انہوں نے تو تین بار اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالکر ان کو دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا پھر مونھ دھویا اپنا تین بار پھر کہنی تک اپنا داہنا ہاتھ تین بار دھویا پھر ویسا ہی بایاں بھی پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر تین بار اپنا داہنا پاوں دھویا پھر ویسا ہی بایاں بھی دھویا پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے اس میری وضو کا سا وضو کیا پھر فرمایا جو میری طرح وضو کرے جیسے میں نے یہ وضو کیا ہے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور دل میں وہ اپنے کچھ بھی خیال نہ کرے تو اوسکے اگلے گناہ سب معاف ہو جاوینگے ف یعنی صغایر اور کبائر بھی اگر خدا چاہے وہ غفور اور رحیم ہے

بای الیدین یتمضمض کس ہاتھ میں پانی لیکر کلی کرے داہنے ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں عن حمران انہ رأی عثمان دعا بوضوء فافرغ علی یدیہ من انائہ فغسلھما ثلاث مرات ثم ادخل یمینہ فی الوضوء فتمضمض واستنشق ثم غسل وجھہ ثلاثا ویدیہ الی المرفقین ثلاث مرات ثم مسح برأسہ ثم غسل کل رجل من رجلیہ ثلاث مرات ثم قال رأیت

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي
هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ حمران
سے روایت ہے میں نے حضرت عثمان کو دیکھا انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دونوں
ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر داہنا ہاتھ پانی میں ڈالکر کلی کی اور ناک صاف کی پھر آپ نے تین بار اپنا مونھ دھویا اور
دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور ہر ایک پاؤں کو تین تین بار دھویا پھر حضرت عثمان نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ ایسا ہی آپ نے وضو کیا جیسا میں نے یہہ وضو کیا اور آپ نے فرمایا جو میرے
طرح سے وضو کرے جیسے میں نے وضو کیا ہے پھر کھڑے ہو کر حضور دل سے نماز پڑھے اور نماز کے اندر دنیا ہی خیال
وسوسہ نہ لاوے تو اسکے اگلے گناہ سب معاف ہو جاوینگے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ داہنے ہاتھ سے پانی لیکر کلی کرے
اور ناک میں پانی پہونچاوے **اِتِّخَاذُ الْاِسْتِنْثَارِ** ایک ہی بار ناک چھنکنے کا بیان **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي اَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی
ڈالے پھر ناک چھنکے ڈالے (دوسری روایت میں ہے تین بار چھنکے کیونکہ شیطان اسکے بانسے پر رات کو رہتا ہے
اَلْمُبَالَغَةُ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ ناک میں زور سے پانی ڈالنا چاہیے **عَنْ** لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُونَ صَائِمًا
ترجمہ لقیط بن صبرہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتلائیے وضو کرنا آپ نے فرمایا تو پورا کیا کر وضو کو
(یعنی سب اعضا کو اچھی طرح دھویا کر کہیں سوکھا نہ رہے) اور ناک میں پانی زور سے ڈال مگر جب تو روزہ دار ہو تو آہستہ
پانی ڈال ہو ایسا نہ ہو کہ پانی اندر چلا جاوے اور روزہ ٹوٹ جاوے **اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِنْثَارِ** ناک میں پانی ڈالنے اور سنکنے
کا حکم **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ
فَلْيُوتِرْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے تو ناک سنکے اور جو ڈھیلے لیوے
تو طاق لیوے (یعنی تین یا پانچ یا سات) **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتَنْثِرْ وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ ترجمہ سلمہ بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تو وضو کرے تو ناک سنک اور جب تو ڈھیلے لیوے تو طاق لے **باب** اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِنْثَارِ عِنْدَ
الْاِسْتِيقَاظِ مِنَ النَّوْمِ جب کہ اوٹھے تو ناک سنکنا چاہیے (یعنی وضو میں) **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کوئی اپنی نیند سے جاگی پھر وضو کری تو تین بار ناک جھاڑی اسواسطی کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ مین رہتا ہے **ف** سوتے مین بلغم دماغ سے اوتر کر ناک کی جڑ مین جمع ہوتا ہے اوسکی سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہے سو فرمایا کہ تین بار چھنک ڈالے تاکہ سستی دور ہو جاوے بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اسواسطی کہ اوس سے سستی اور غفلت ہوتی ہے عبادت مین سو یہ بھی شیطان کی بات ہے فی الحقیقت شیطان ہی رات کو وہان رہتا ہے اللہ خوب جانتا ہے

بَابُ بِاَيِّ الْيَدَيْنِ يَسْتَنْثِرُ

کس ہاتھ سے ناک سنکنا چاہیے

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَفَعَلَ هٰذَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُوْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے اونہون نے وضو کرنی پانی منگوایا کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور بائین ہاتھ سے ناک سنکی اسی طرح تین بار کیا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی وضو ہے (یعنی اونکی وضو کے مانند) اس سے معلوم ہوا کہ ناک بائین ہاتھ سے سنکے

بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ

منہ دھونے کا بیان

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ اَتَيْنَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَقَدْ صَلّٰى فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ وَقَدْ صَلّٰى مَا يُرِيْدُ اِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَاُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ فَاَفْرَغَ مِنَ الْاِنَاءِ عَلٰى يَدِهٖ فَغَسَلَهَا ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا مِنَ الْكَفِّ الَّذِيْ يَاْخُذُ بِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا وَيَدَهُ الشِّمَالَ ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا وَرِجْلَهُ الشِّمَالَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّعْلَمَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هٰذَا ترجمہ عبد خیر سے روایت ہے ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالب پاس آئے اور وہ نماز پڑھ چکی تھے انہون نے وضو کا پانی منگوایا ہم نے کہا (اپنے دلون مین یا آپس مین) یہہ وضو کا پانی کیا کرینگے نماز تو پڑھ چکی مین ضرور ہم کو سکھلانیکے لیے پانی منگوایا ہوگا خیر اون کے پاس ایک برتن آیا جسمین پانی تھا اور ایک طشت آیا اونہون نے برتن سے پانی اپنے ہاتھ پر ڈالا اور اوسکو تین بار دھویا پھر کلی کی اور ناک مین تین بار پانی ڈالا اوسی ہاتھ سے جس سے پانی لیتے تھے (یعنی داہنی ہاتھ سے) پھر منہ کو تین بار دھویا اور داہنی ہاتھ کو تین بار دھویا اور بائین ہاتھ کو تین بار دھویا اور سر پر ایکبار مسح کیا پھر داہنی پیر کو تین بار دھویا اور بائین پیر کو تین بار دھویا بعد اوسکی کہا جسکو خوشی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو معلوم کرنیکی تو وہ یہی ہے (جیسے مین نے کیا) دوسری روایت مین یون ہے کہ آپ نے کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور یہی قول ہے شافعیہ کے نزدیک اور حنفیہ کے نزدیک جدا جدا چلو لینا بہتر ہے

عَدَدُ غَسْلِ الْوَجْهِ

منہ کو کتنی بار دھووے

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ اُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ فِيْهِ مَاءٌ فَكَفَاَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَاَخَذَ مِنَ الْمَاءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاَشَارَ شُعْبَةُ مَرَّةً مِّنْ نَّاصِيَتِهٖ اِلٰى مُؤَخَّرِ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا اَدْرِيْ اَرَدَّهُمَا اَمْ لَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ

أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا طُهُورُهُ ۔ ترجمہ عبد خیر سے روایت ہے
حضرت علیؓ پاس ایک کرسی لائی گئی وہ اوس پر بیٹھے پھر ایک برتن منگوایا جسمیں پانی تھا اور تین بار اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا برتن
جھکاکر پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین بار اور منہ دھویا تین بار اور دونوں ہاتھ دھوئے تین تین بار
پھر پانی لیا اور سر پر مسح کیا شعبہ (جو اس حدیث کے راوی ہیں) نے بتلایا مسح کو اسطرح کہ پیشانی سے شروع کیا گدی تک
پھر کہا مجھے معلوم نہیں کہ گدی سے پھر پیشانی تک لائے ہاتھوں کو یا نہیں اور دونوں پاؤں دھوئے تین تین بار بعد اسکے
کہا جسکو خوشی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے دیکھنے کی تو یہی وضو تھا آپکا ۔ **غسل الیدین**
دونوں ہاتھوں کا دھونا ۔ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا دَعَا بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ
فِي تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا
وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ غَمَسَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ
سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا وُضُوءُهُ ۔ ترجمہ عبد خیر سے
روایت ہے میں حضرت علیؓ پاس آیا انہوں نے ایک کرسی منگوائی اور اوس پر بیٹھے پھر پانی منگوایا ایک برتن میں اور دونوں
ہاتھوں کو دھویا تین بار پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین بار پھر منہ دھویا تین بار اور دونوں ہاتھ
دھوئے تین تین بار پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈبوکر سر پر مسح کیا پھر دونوں پاؤں کو دھویا تین تین بار بعد اسکے کہا جسکو خوشی
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھنے کی تو دیکھ لیوے اسکو یہی وضو تھا آپ کا ۔ **باب صِفَةِ
الْوُضُوءِ** وضو کی ترکیب ۔ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ دَعَانِي أَبِي عَلِيٌّ بِوَضُوءٍ فَقَرَّبْتُهُ لَهُ فَبَدَأَ فَغَسَلَ
كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي وَضُوئِهِ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ
وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى كَذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ
مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى كَذَلِكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا
فَقَالَ نَاوِلْنِي فَنَاوَلْتُهُ الْإِنَاءَ الَّذِي فِيهِ فَضْلُ وَضُوئِهِ فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ قَائِمًا
فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ لَا تَعْجَبْ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَبَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا
رَأَيْتَنِي صَنَعْتُ يَقُولُ لِوُضُوئِهِ هَذَا وَشُرْبِ فَضْلِ وَضُوئِهِ قَائِمًا ۔ ترجمہ حضرت امام حسین سے
روایت ہے میرے والد علی بن ابی طالب نے مجھ سے وضو کا پانی مانگا میں نے وضو کا پانی لاکر دیا انہوں نے وضو شروع کیا
تو پہلے دونوں پہونچوں کو تین بار دھویا پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک سنکی پھر منہ کو تین بار
دھویا پھر داہنے ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھویا پھر بائیں ہاتھ کو اسیطرح دھویا پھر سر پر ایک بار مسح کیا پھر داہنے پاؤں
کو ٹخنوں تک تین بار دھویا پھر بائیں پاؤں کو اسیطرح دھویا پھر کھڑے ہوگئے اور کہا مجھے پانی دو میں نے وہی برتن دیدیا

حسین وضو کا بچا ہوا پانی تھا انہون نے کہڑے کہڑے اوسمین سے پانی پیا میں نے تعجب کیا انہون نے کہا تعجب مت کر
اسلیے کہ مین نے تیرے باپ یعنی نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا وہ بہی ایسا ہی کرتے تھے جیسے مین نے کیا
اسی طرح وضو کرتے تھے اور وضو کا پانی بچا ہوا کھڑے ہوکر پیتے تھے **حَدُّ غَسْلِ الْيَدَيْنِ** ہاتہون کو کتنی بار
دہوے **عَنْ** اَبِیْ حَيَّةَ وَهُوَ ابْنُ قَيْسٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا
ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ
ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ
اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ طَهُوْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابی حیہ سے روایت ہے مین نے حضرت علیؓ کو
دیکہا انہون نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونو پہونچے دہوے یہانتک کہ صاف کیا اون کو پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک
مین پانی ڈالا اور منہ تین بار دہویا اور دونون ہاتھ تین تین بار دہوئے پھر سر پر مسح کیا پھر دونون پانون دہوئے ٹخنون تک
پھر کہڑے ہوئے اور وضو کا بچا ہوا پانی کہڑے کہڑے پیا پھر کہا مین نے یہ چاہا کہ تم کو دکھلاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیونکر وضو کرتے تھے **بَابُ** صِفَةِ الْغَسْلِ دہونیکے حد **عَنْ** عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ
لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى
هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ
نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهٖ فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا
ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ
بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ
بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ **ترجمہ** عمرو بن یحیی مازنی سے روایت ہے اوسنے سنا اپنے باپ یحیی بن عمارہ بن ابی حسن سے
اوس نے کہا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے جو صحابی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دادا ہین عمرو بن یحیی کے **ف**
یہ غلطی ہے راوی کی بلکہ عبد اللہ بن زید عمرو بن یحیی کے نہ دادا ہین نہ نانا صحیح یہ ہے کہ ایک شخص نے پوچہا عبد اللہ بن
زید سے اور وہ شخص عمارہ بن ابی حسن تہا جو دادا ہے عمرو بن یحیی کا **ف** کیا تم مجہکو دکہا سکتے ہو کسطرح وضو کرتے تہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہون نے کہا ہان تو منگوایا وضو کا پانی اور ڈالا اوسکو اپنے ہاتہ پر اور دہویا دونون
ہاتہونکو دو دو بار پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار پہر منہ دہویا تین بار پہر دونو ہاتھ دہوئے دو دو بار کہنیون
تک پہر مسح کیا سر کا دونون ہاتہون سے آگے سے لے گئے اور پیچہے سے لے آئے یعنی شروع کیا آگے سے اور سر کے پیچہے
تک لیگئے پہر دونون ہاتہون کو پیچہے سے لے آئے وہین تک جہان سے شروع کیا تہا پہر دونون پانون دہوئے **بَابُ**
صِفَةِ مَسْحِ الرَّاْسِ سر پر مسح کیونکر کرے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ

[illegible]

بن عاصم وهو جد عمرو بن يحيى هل تستطيع أن تريني كيف كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يتوضأ قال عبد الله بن زيد نعم فدعا بوضوء فأفرغ على يديه اليمنى فغسل يديه
مرتين ثم تمضمض واستنشق ثلاثا ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يديه مرتين مرتين إلى
المرفقين ثم مسح رأسه بيديه فأقبل بهما وأدبر بدأ بمقدم رأسه ثم ذهب بهما إلى
قفاه ثم ردهما حتى رجع إلى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجليه **ترجمہ** عمرو بن یحییٰ سے روایت
ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن زید بن عاصم سے جو دادا تھے عمرو بن یحییٰ کے کیا تم مجھ کو دکھا سکتے
ہو کیونکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے عبداللہ بن زید نے کہا ہاں انہوں نے پانی منگوایا اور اپنے داہنے ہاتھ
پر ڈالا پھر دونوں ہاتھوں کو دو بار دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار پھر منہ کو دھویا تین بار پھر دونوں ہاتھ
دھوئے دو دو بار کہنیوں تک پھر مسح کیا سر کا دونوں ہاتھوں سے آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے پہلے آگے سے
شروع کیا اور پیچھے تک لے گئے پھر پیچھے سے وہیں لائے جہاں سے شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں دھوئے **عدد** مسح الرأس
پھر کتنی بار مسح کرے **عن** عبد الله بن زيد الذي أري النداء قال رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم توضأ فغسل وجهه ثلاثا ويديه مرتين وغسل رجليه مرتين ومسح برأسه مرتين
ترجمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی **ف** یہ غلطی ہے سفیان کی عبداللہ بن زید
بن عبد ربہ جنہوں نے اذان نقل کی ہے وہ اور صحابی ہیں اور عبداللہ بن زید بن عاصم ہیں جو وضو کی روایت کرتے
ہیں **ف** کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو منہ کو تین بار دھویا اور دونوں ہاتھوں کو دو
دھویا اور دونوں پاؤں کو دو بار دھویا اور سر پر دو بار مسح کیا **باب** مسح المرأة رأسها عورت اپنے سر پر مسح
کرے **عن** أبي عبد الله سالم سبلان قال وكانت عائشة تستعجب بأمانته وتستأجره
فأرتني كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فتمضمضت واستنثرت ثلاثا
وغسلت وجهها ثلاثا ثم غسلت يدها اليمنى ثلاثا واليسرى ثلاثا ووضعت يدها في مقدم
رأسها ثم مسحت رأسها مسحة واحدة إلى مؤخره ثم أمرت يديها بأذنيها ثم مرت
على الخدين قال سالم كنت آتيها مكاتبا ما تختفي مني فتجلس بين يدي وتتحدث معي حتى
جئتها ذات يوم فقلت ادعي لي بالبركة يا أم المؤمنين قالت وما ذاك قلت أعتقني الله
قالت بارك الله لك وأرخت الحجاب دوني فلم أرها بعد ذلك اليوم **ترجمہ** ابو عبداللہ سے روایت ہے
جسکا نام سالم تھا اور سبلان کر کے مشہور تھا حضرت عائشہؓ اسکی امانت پر تعجب کرتی تھیں اور اس سے کام لیا کرتیں
تھیں اجرت پر کہا حضرت عائشہ نے مجھ کو دکھلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے تو انہوں نے کلی

کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور منہ دہویا تین بار پھر داہنا ہاتھ دہویا تین بار اور بایان ہاتھ بھی تین بار اور اپنا ہاتھ
سر کے آگے رکھکر پیچھے تک مسح کیا ایک بار پھر اپنے ہاتھون کو دونون کانون پر پھیرا پھر گالون پر سالم نے کہا مین
حضرت عائشہ پاس کتابت کیحالت مین جایا کرتا تہا یعنے مین غلام تہا مجھکو میرے مولی نے مکاتب کر دیا تہا مکاتب اوس
غلام کو کہتے ہین جس سے مولی کچہ روپیہ قسط بقسط ٹھہرا لے اور کہدے کہ جب تو اتنا روپیہ ادا کر دیگا تو آزاد ہے) تو وہ مجھسے پردہ
نہ کرتی تہین (اسلیے کہ غلامون سے اور رات دن کے گہر دان سے پردہ کرنا ضرور نہین ہے حضرت عائشہ کا یہی مذہب تہا)
بلکہ میرے سامنے آکر بیٹھ جاتین اور مجھسے باتین کرتین ایک دن جو مین ونکے پاس گیا تو مینے کہا میرے لیے دعا کرو برکت کے
انہون نے پوچھا کیا ہوا مین نے کہا اللہ نے مجھے آزاد کر دیا (یعنے بدل کتابت ادا کر دیا) انہون نے کہا اللہ تجھپر برکت دیوے
ذرا دیسی وقت میرے سامنے پردہ لٹکا لیا پھر اوس روز سے مین نے اونکو نہین دیکھا **مسح الاذنین** کانون کے مسح
کا بیان **عن** ابن عباس قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فغسل یدیہ ثم
مضمض واستنشق من غرفۃ واحدۃ وغسل وجہہ وغسل یدیہ مرۃ مرۃ ومسح براسہ
واذنیہ مرۃ قال عبد العزیز واخبرنی من سمع من ابن عجلان یقول فی ذلک وغسل رجلیہ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے وضو کیا تو دونو ہاتھون کو دہویا
پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور منہ دہویا اور دونون ہاتھ دہوئے ایک ایک بار اور مسح کیا سر اور کانون کا
ایکبار دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے اور دونون پاؤن دہوئے **باب** مسح الاذنین مع الراس لیستدل
بہ علی انہما من الراس کانونکا مسح سر کے ساتھ کرنا اور کانون کے سر مین شریک ہونیکی دلیل **عن** ابن عباس
انہ توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغرف غرفۃ فتمضمض واستنشق ثم غرف غرفۃ
فغسل وجہہ ثم غرف غرفۃ فغسل یدہ الیمنی ثم غرف غرفۃ فغسل یدہ الیسری ثم مسح
براسہ واذنیہ باطنہما بالسباحتین وظاہرہما بابہامیہ ثم غرف غرفۃ فغسل رجلہ
الیمنی ثم غرف غرفۃ فغسل رجلہ الیسری **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے وضو کیا تو ایک چلو لیا اور کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پھر چلو لیا اور منہ دہویا پھر چلو لیا اور داہنا ہاتھ دہویا
پھر چلو لیا اور بایان ہاتھ دہویا پھر مسح کیا سر اور دونون کانون پر کانون کے اندر کا کلمہ کی انگلیون سے اور باہر دونون
انگوٹھون سے پھر ایک چلو لیا اور داہنا پاؤن دہویا پھر چلو لیا اور بایان پاؤن دہویا **عن** عبد اللہ الصنابحی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ العبد المؤمن فتمضمض خرجت الخطایا
من فیہ فاذا استنثر خرجت الخطایا من انفہ فاذا غسل وجہہ خرجت الخطایا من وجہہ
حتی تخرج من تحت اشفار عینیہ فاذا غسل یدیہ خرجت الخطایا من یدیہ حتی تخرج

مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهُ نَافِلَةً لَهُ ترجمہ عبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت وضو کرتا ہے بندہ مومن پھر کلی کرتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکی منہ سے پھر جسوقت ناک میں پانی ڈالتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکی ناک سے پھر جسوقت منہ دھوتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکی منہ سے یہانتک کہ نکلجاتی ہیں پپوٹون سے پھر جسوقت ہاتھ دہوتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکی دونون ہاتہون سے یہانتک کہ نکلجاتے ہین دونو ہاتھ کی ناخونون کے تلے سے پھر جسوقت مسح کرتا ہے سر کا نکلجاتے ہیں اوسکی دونون کانون سے پھر جسوقت پانون دہوتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اوسکی دونون پانون سے یہانتک کہ نکلجاتے ہیں اوسکی دونون پانون کی ناخونون سے پھر چلنا اوسکا مسجد کیطرف اور نماز الگ ہے یعنے اوسکا ثواب علیحدہ ہوگا اوسکی لیے **ف** گناہون سے مراد صغائر ہیں نہ کبائر تو جس شخص کے سب گناہ صغائر ہیں اوسکو بالکل معاف ہوجاتے ہیں اور جسکے صغائر و کبائر دونون ہیں تو صغائر عفو ہوجاتے ہیں اور جسکے سب گناہ کبائر ہیں تو اون میں تخفیف ہوجاتی ہے بقدر صغائر اور جسکے پاس نہ صغائر ہیں نہ کبائر اوسکی نیکیون میں ترقی ہوتی ہے ایسا ہی بیان کیا علمانے احادیث کی شرح میں مگر ظاہر حدیث مطلق ہے شامل ہے صغائر اور کبائر کو

باب الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ عمامہ پر مسح کرنیکا بیان

عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ ترجمہ بلال سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مسح کرتے موزون اور عمامے پر دوسری روایت میں یون ہے رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے تھے موزون کے ایک روایت میں ہے عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ یعنے عمامے اور موزون پر **ف** اکثر اہل حدیث کے نزدیک مسح عمامہ اور سربند پر پر درست ہے اور یہ ثابت ہے عمرو بن امیہ اور مغیرہ اور انس کے روایت سے اور بعضون کے نزدیک عمامے پر مسح درست نہیں ہے جبتک ہاتھ سر سے نہ لگے

باب الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ پیشانی اور عمامے پر مسح کرنا

عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَعِمَامَتَهُ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو مسح کیا پیشانی اور عمامے پر اور موزون پر

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ قَالَ اَمَعَكَ مَاءٌ فَاَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر میں) لوگون کی پیچھے رہ گئے میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو مجھسے پوچھا تیرے پاس ہے میں ایک بدھنا پانی کا لیکر آیا آپ نے اپنا ہاتھ دھویا اور مونھہ دہویا پھر اپنے ہاتھ

آستینون سے نکالنے لگے تو وہ تنگ نکلین یعنے جبہ کی آستینین تنگ تہین ہاتھ آستین سے نکل نہ سکا آپ نے جبہ کو نیچے کر
پر ڈال لیا اور ہاتھ نیچے سے نکال لیے پہر دونو ہاتھ دہوئے اور مسح کیا پیشانی پر اور عمامے پر اور موزون پر **باب**
كَيْفَ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ عمامے پر کس طرح مسح کرے **عَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا أَسْأَلُ
عَنْهُمَا أَحَدًا بَعْدَ مَا شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ
ثُمَّ جَاءَ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ عِمَامَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ وَصَلٰوةُ الْإِمَامِ خَلْفَ
الرَّجُلِ مِنْ رَعِيَّتِهِ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ
فَاحْتَبَسَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَقَدَّمُوا ابْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى بِهِمْ
فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ
عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى مَا سُبِقَ بِهِ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے دو باتین ہین
مین انکو کسی سے نہ پوچہونگا جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین دیکھ چکا ہون اول باتون کو کرتے ہوئے)
ہم آپ کے ساتھ تھے سفر مین آپ حاجت کو نکلے پہر آن کر وضو کیا اور مسح کیا پیشانی پر اور عمامے کے دونون کنارون پر
اور مسح کیا موزون پر (اب اس بات مین کسو سے پوچہنے کی ضرورت نہین) دوسری امام نماز پڑہے اپنی رعیت مین سے کسی کے
پیچہے یہ درست ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ چکا ہون آپ سفر مین تھے نماز کا وقت آگیا لیکن آپ تشریف نلائے
تو صحابہ نے نماز شروع کر دی اور عبد الرحمن بن عوف کو آگے کیا انہون نے نماز پڑہانا شروع کی اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم آگئے اور نماز پڑہی آپ نے عبد الرحمن بن عوف کے پیچہے جتنی باقی تہی جب ابن عوف نے سلام پہیرا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور جسقدر نماز ہو چکی تھی اوسکو ادا کیا **باب** إِيجَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ پانون دہونا واجب ہے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْعَقِبِ مِنَ النَّارِ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہے ایڑی کی جہنم کے عذاب سے یعنی اگر وضو مین خشک رہ
گئی تو قیامت مین عذاب ہوگا (اس حدیث سے پانون کا دہونا واجب معلوم ہوتا ہے اور اس سے رد ہوگیا اون لوگون پر جو پانون
کے مسح کو کافی سمجہتے ہین) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَوَضَّؤُونَ
فَرَأٰى أَعْقَابَهُمْ تَلُوحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ
صلعم نے کچہ لوگون کو دیکہا جو وضو کر رہے ہین اور اونکے ایڑیان چمکتی ہین خشکی سے اون پر پانی نہین پہونچا آپ نے فرمایا
خرابی ہے ایڑیون کی جہنم کے عذاب سے پورا کرو وضو کو **باب** بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ يُبْدَأُ بِالْغَسْلِ پہلے کس پانو کو دہووے
عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي
طُهُورِهِ وَنَعْلِهِ وَتَرَجُّلِهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سے شروع کرنیکو پسند کرتے

تنے جہاں تک ہوسکتا طہارت میں اور جوتا پہنے میں اور کنگہی کرنیمیں **غسل الرجلین بالیدین** دونوں پاؤں کو
دونوں ہاتھوں سے دہونا عن القیسی انه کان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فاتي
بماء فقال على يديه من الاناء فغسلهما مرة وغسل وجهه وذراعيه مرة مرة وغسل
رجليه بيمينه كلتيهما ترجمہ عبد الرحمن بن ابی قراد قیسی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تھے ایک سفر میں آپ پاس پانی آیا آپ نے برتن جہکا کر پانی دونوں ہاتھ پر ڈالا اور ان کو دہویا ایک بار
اور منہ دہویا اور دونوں ہاتھ دہوئے ایک ایک بار اور دونوں پاؤں دہوئے دونوں ہاتھوں سے **الامر**
بتخليل الاصابع انگلیوں میں خلال کرنیکا حکم عن لقيط بن صبرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذا توضأت فاسبغ الوضوء وخلل بين الاصابع ترجمہ لقیط بن صبرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو پورا کر وضو کو اور تو خلال کر انگلیوں میں تاکہ کہیں پانی
سوکھی نرہ جاوے **عدد غسل الرجلين** پاؤں کتنی بار دہووے عن ابي حية الوادعي قال رايت
عليا توضأ فغسل كفيه ثلثا وتمضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا وذراعيه
ثلثا ثلثا ومسح براسه وغسل رجليه ثلثا ثلثا ثم قال هذا وضوء رسول الله صلى
الله عليه وسلم ترجمہ ابو حیہ وادعی سے روایت ہے میں نے حضرت علی کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو دونوں
پہونچوں کو تین بار دہویا اور تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار اور منہ دہویا تین بار اور دونوں ہاتھ دہوئے
تین تین بار اور مسح کیا سر پر اور دونوں پاؤں دہوئے تین تین بار پہر کہا یہی وضو تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا **باب حد الغسل** دہونے کی حد یعنی ہاتھ اور پاؤں کہاں تک دہووے عن حمران مولى
عثمان ان عثمان دعا بوضوء فتوضأ فغسل كفيه ثلاث مرات ثم تمضمض واستنشق
ثم غسل وجهه ثلث مرات ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلث مرات ثم غسل يده اليسرى
مثل ذلك ثم مسح براسه ثم غسل رجله اليمنى الى الكعبين ثلث مرات ثم غسل رجله
اليسرى مثل ذلك ثم قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ نحو وضوئي
هذا ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ نحو وضوئي هذا ثم قام
فركع ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ حمران سے روایت ہے جو مولیٰ (غلام
آزاد) تہا عثمان بن عفان کا کہ میں نے دیکھا حضرت عثمان کو انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا اور
دونوں ہاتھوں کو تین بار دہویا پہر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پہر منہ دہویا تین بار پہر داہنا ہاتھ دہویا کہنی تک تین بار
پہر بایاں ہاتھ دہویا اسیطرح (یعنی کہنی تک تین بار) پہر سر پر مسح کیا پہر داہنا پاؤں دہویا ٹخنوں تک تین بار

پہر بایان پانون دہویا اسی طرح یعنے ٹخنون تک تین بار پہر کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ نے وضو کیا اسطرح جیسے مین نے وضو کیا پہر کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسطرح وضو کرے جیسے مین نے کیا ہے پہر کہڑے ہوکر دو رکعتین پڑہے اور دل مین کسی طرح کے وسوسے نہ لاوے تو اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَتَتَوَضَّأُ فِيهَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا ترجمہ عبید بن جریج سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمر سے کہا مین تمہین دیکہتا ہون یہ چمڑے کی جوتیان پہنی ہوئے اور اوسی کو پہنے پہنے وضو کرتے ہوئے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ ایسی جوتیان پہنتے تھے اور اون مین وضو کرتے تھے

باب اَلْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ موزون پر مسح کرنے کا بیان ف اجماع کیا ہے علما نے موزون کے مسح درست ہونے پر سفر اور حضر مین اور انکار کیا ہے اوسکا شیعہ اور خوارج نے اور روایت کیا ہے موزون پر مسح کو ایک جماعت صحابہ نے حسن بصری نے کہا مجہہ سے ستر آدمیون نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے کہ آپ موزون پر مسح کرتے تھے لیکن اختلاف کیا ہے علما نے کہ مسح کرنا موزون پر افضل ہے یا پانون دہونا اکثر علما کے نزدیک پانون دہونا افضل ہے اور ایک جماعت تابعین کے نزدیک مسح افضل ہے

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ لَهُ أَتَمْسَحُ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ وَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يُعْجِبُهُمْ قَوْلُ جَرِيرٍ وَكَانَ إِسْلَامُ جَرِيرٍ قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَسِيرٍ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہون نے وضو کیا اور مسح کیا موزون پر لوگون نے کہا کیا تم مسح کرتے ہو موزون پر جریر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا موزون پر مسح کرتے ہوئے عبد اللہ کے لوگون کو جریر کی یہہ حدیث نہایت پسند تہی کیونکہ اسلام جریر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تہوڑے دنون پیشتر تہا ف پس یہہ جو بعض لوگون نے گمان کیا کہ موزون پر مسح کرنا آیت مائدہ کے اترنے سے پیشتر درست تہا اور جب سورہ مائدہ مین یہہ آیت اتری فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ تو موزون کا مسح موقوف ہوا اور پانون دہونا ضرور ہوا یہہ گمان صحیح نہو گا اس لیے کہ جریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چند ہی روز پیشتر مسلمان ہوئے اور انہون نے آپ کو موزون پر مسح کرتے دیکہا تو معلوم ہو گیا کہ آیت مائدہ سے موزون کا مسح موقوف نہین ہوا پس آیت مائدہ مین جو حکم پانون دہونے کا ہے وہ خاص ہے اوس حالت سے جب پانون مین موزے نہون اگر موزے ہون تو حدیث کے رو سے اون پر مسح درست ہے

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ الْأَسْوَاقَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ أُسَامَةُ فَسَأَلْتُ
تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ترجمہ جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے انہون

انہون نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا موزون پر عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِلَالًا مَا صَنَعَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بلال دونوں اسواف میں گئے (اسواف مدینہ کے حرم کو کہتے ہیں جسکی حد بندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے پھر نکلے تو اسامہ نے کہا میں نے بلال سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بلال نے کہا آپ حاجت کو گئے پھر وضو کیا تو منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزوں پر **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں پر مسح کرنے میں کچھ قباحت نہیں ہے **عَنْ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتْ بِهِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لیگئے جب لوٹ کر آنے لگے تو میں پانی لیکر پہنچا ایک لوٹے میں اور میں نے پانی ڈالا آپ کے اوپر آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر منہ دھویا پھر آپ دونوں بانہیں دھونا چاہتے تھے لیکن جبہ تنگ نکلا اور آستینیں اوپر چڑھ نہ سکیں آپ نے دونوں ہاتھوں کو جبے کے تلے سے نکال لیا اور ان کو دھویا اور مسح کیا موزوں پر پھر نماز پڑھی ہمارے ساتھ **ف** اس حدیث سے مدد لینے کا جواز ثابت ہوا وضو میں اور اسامہ بن زید کی حدیث سے بھی ثابت ہے انہوں نے پانی ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آپ لوٹ کر آئے تھے عرفات سے اور کئی حدیثوں میں وضو میں مدد لینے کی ممانعت آئی ہے پر وہ حدیثیں ثابت نہیں ہیں **عَنْ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لیگئے تو پیچھے آپ کے مغیرہ بھی تھے ایک لوٹا پانی لیکر گئے پھر آپ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ آپ فارغ ہو گئے حاجت سے **ف** مسلم کی روایت میں یوں ہے فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ یعنی پانی ڈالا آپ پر جب آپ حاجت سے فارغ ہو چکے تھے اور مسلم کی ایک روایت میں اور نسائی کی روایت میں حَتّٰى فَرَغَ ہے پس اسکے معنے یوں ہوں گے کہ پانی ڈالا آپ پر یہاں تک کہ آپ فارغ ہوئے حاجت سے یعنی تو مراد حاجت سے وضو ہوگا تا درست اور صحیح یہ ہے کہ حَتّٰى سہو ہے راوی سے چونکہ اور سب روایتوں

یہی ثابت ہوتا ہے کہ مغیرہ نے پانی ڈالا جب آپ حاجت سے فارغ ہو چکے تھے اور جو حاجت سے جنہوں نے مراد لی جیسے نووی نے تاویل
کی ہے تو اس صورت میں فتوضأ اس کے بعد بے موقع ہو گا **باب المسح علی الجوربین والنعلین** پاتابوں
اور جوتوں پر مسح کرنے کا بیان **ف** یہ باب مع اس حدیث کے جو اس باب میں مذکور ہے اگلے نسخوں میں نہیں ہے

عن المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الجوربین والنعلین

ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا پاتابوں اور جوتوں پر ابو عبد الرحمن نے
کہا میں نہیں جانتا کسی کو کہ اوس نے متابعت کی ہو ابو قیس کی اس روایت میں اور صحیح مغیرہ سے یہی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزوں پر **باب المسح علی الخفین فی السفر** سفر میں موزوں پر مسح کرنے کا بیان

عن المغیرۃ بن شعبۃ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فقال تخلف یا
مغیرۃ وامضوا ایہا الناس فتخلفت ومعی اداوۃ من ماء ومضی الناس فذہب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ فلما رجع ذہبت اصب علیہ وعلیہ جبۃ رومیۃ
ضیقۃ الکمین فاراد ان یخرج یدہ منہا فضاقت علیہ فاخرج یدہ من تحت الجبۃ
فغسل وجہہ ویدیہ ومسح براسہ ومسح علی خفیہ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں آپ نے فرمایا پیچھے رہ جا اے مغیرہ اور لوگوں سے کہا چلو آگے جاؤ میں پیچھے رہ
گیا میرے ساتھ ایک لوٹا پانی تھا لوگ چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے جب لوٹ کر آئے
تو میں آپ پر پانی ڈالنے لگا آپ ایک جبہ پہنے تھے روم کا بنا ہوا تنگ آستینوں کا آپ نے اوس میں سے ہاتھ نکالنا
چاہا وہ تنگ ہوئے تب آپ نے جبے کے تلے سے ہاتھ نکال لیا اور منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور
موزوں پر مسح کیا **باب التوقیت فی المسح علی الخفین للمسافر** مسافر کو موزے پر مسح کرنے کی کتنی مدت ہے

عن صفوان بن عسال قال رخص لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنا مسافرین ان
لا ننزع خفافنا ثلثۃ ایام ولیالیہن **ترجمہ** صفوان بن عسال سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے رخصت دی ہم کو جب ہم سفر میں ہوں اپنے موزے نہ اوتاریں تین دن تین رات تک **ف** مگر جب جنابت ہو تو اوتارنا
پڑیگا اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کہ مدت مسح کی مقیم کو ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لیے تین دن تین رات اور یہی
قول ہے ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد کا اور مالک سے مشہور روایت یہ ہے کہ مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں جب تک چاہے مسح کرے
اور یہی قول قدیم تھا شافعی کا اور دلیل اسکی حدیث ہے ابی بن عمارہ کی جسکو ابو داود نے نقل کیا لیکن وہ ضعیف ہے باتفاق
اہل حدیث پھر یہ مدت حدث کے وقت سے معتبر ہو گی یعنے جب موزے پہنے وضو کر کے تو اب جو وضو جب ٹوٹے گا اوس وقت سے
مدت کا حساب ہو گا نہ مسح کے وقت سے اور نہ پہننے کے وقت سے (نووی باختصار) عن زر قال سألت

قال سألت صفوان بن عسال عن المسح على الخفين فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يأمرنا إذا كنا مسافرين أن نمسح على خفافنا ولا ننزعها ثلثة أيام من غائط وبول ونوم
إلا من جنابة ترجمہ زر سے روایت ہے میں نے صفوان بن عسال سے پوچھا موزون پر مسح کرنیکو انہون نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ہم کو جب ہم مسافر ہون کہ مسح کرین اپنے موزون پر اور نہ اوتارین انکو
تین دن تک پیشاب اور پاخانے اور سونے سے مگر جنابت سے البتہ اوتارنا ضرور ہے **التوقيت**
في المسح على الخفين للمقيم مقیم موزون پر مسح کرنے کی کیا مدت ہے عن علي رض قال جعل رسول الله
صلى الله عليه وسلم للمسافر ثلثة أيام ولياليهن ويوما وليلة للمقيم يعني في المسح ترجمہ
حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتین
مقرر کین اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات یعنی موزون پر مسح کرنے کے لیے عن شريح بن هانئ قال
سألت عائشة عن المسح على الخفين فقالت ائت عليا فإنه أعلم بذلك مني فأتيت عليا
فسألته عن المسح فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا أن يمسح المقيم يوما
وليلة والمسافر ثلثا ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا موزون پر
مسح کرنی کی مدت کو انہون نے کہا علی رض پاس جاؤ اور اون سے پوچھو وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہین میں انکے پاس گیا اور پوچھا
حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ہم کو کہ مقیم ایک دن رات تک مسح کرے اور مسافر تین دن
رات تک **صفة الوضوء من غير حدث** اگر کسی کا وضو ٹوٹا نہ ہو تو وہ تازہ وضو کیونکر کرے عن
النزال بن سبرة قال رأيت عليا صلى الظهر ثم قعد لحوائج الناس فلما حضرت العصر
أتي بتور من ماء فأخذ منه كفا فمسح به وجهه وذراعيه ورأسه ورجليه ثم
أخذ فضله فشرب قائما وقال إن ناسا يكرهون هذا وقد رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يفعله وهذا وضوء من لم يحدث ترجمہ نزال بن سبرہ سے روایت ہے میں نے حضرت
علی رض کو دیکھا انہون نے نماز پڑھی ظہر کی پھر لوگون کے کامون مین مصروف ہے جب عصر کا وقت آیا تو ایک برتن مین
پانی لایا گیا آپ نے اوس مین سے ایک چلو لیکر منہ اور دونون ہاتھون اور سر اور دونو پاؤن پہ مسح کیا پھر تھوڑا سا بچا ہوا
پانی لیکر کھڑے ہوکر پیا اور کہا کہ لوگ برا جانتے ہین اسکو یعنی اس طرح وضو کرنیکو جس مین تمام اعضا پر مسح کیا جاوے
حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایسا کرتے ہوے اور جسکو حدث نہ ہوا ہو اسکا یہی وضو ہے
یعنی اگر کوئی شخص با وضو ہو اور نماز کا وقت آجاوے اور وہ شخص ثواب کے واسطے تازہ وضو کرنا چاہے تو اسی طرح کفایت کرتا
ہے کہ تھوڑا سا پانی لیکر سب اعضا کو چپڑ لیوے یہ بھی وضو کرنا اور پانی بہانا ضرور نہین ہے **الوضوء لكل صلاة**

ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا ضرور نہیں ہے جب وضو ہو عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِإِنَاءٍ
صَغِيرٍ فَتَوَضَّأَ قُلْتُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتُمْ
قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ مَا لَمْ نُحْدِثْ قَالَ وَقَدْ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چھوٹا برتن لایا گیا آپ نے وضو کیا عمرو بن عامر نے کہا میں نے انس سے پوچھا کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا اور تم انہوں نے کہا ہم تو کئی نمازیں پڑھا
کرتے تھے جب تک وضو نہ ٹوٹتا یا ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ
إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلٰوةِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے سے نکلے تو آپ کے سامنے
کھانا رکھا گیا لوگوں نے عرض کیا کیا وضو کا پانی لاویں آپ نے فرمایا وضو کا حکم مجھے اس وقت ہوا ہے جب نماز کو کھڑا ہوں
(اور پاخانے سے نکل کر کچھ وضو ضرور نہیں ہے) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ
لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَعَلْتَ شَيْئًا
لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهُ يَا عُمَرُ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے
تھے جب مکے کے فتح کا دن آیا تو آپ نے سب نمازوں کو ایک ہی وضو سے پڑھا حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے
آج ایسا کام کیا جو کبھی نہیں کرتے تھے (یعنی ہمیشہ آپ ہر ایک نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے اور آج کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں)
آپ نے فرمایا میں نے قصداً ایسا کیا ہے اے عمر ف تاکہ میری امت کو مسئلہ معلوم ہو جاوے کہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو
کرنا افضل ہے اور ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا درست ہیں یہ مسئلہ اتفاقی اور اجماعی ہے مگر ابو جعفر طحاوی اور ابن بطال نے
نقل کیا کہ ایک طائفہ علما کے نزدیک ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا واجب ہے اگرچہ وضو ہو اور دلیل لاتے ہیں اللہ کے اس قول سے
إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ نووی نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ یہ کسی کا مذہب ہو اور شاید مراد اس طائفہ کی استحباب وضو کا
ہو ہر نماز کے لیے اور وہ صحیح ہے بلا خلاف اور دلیل جمہور کی احادیث صحیحہ ہیں جو اس باب میں بیان ہوئیں اور آیۂ کریمہ میں إِذَا
قُمْتُمْ مِنَ النَّوْمِ یا إِذَا قُمْتُمْ مُحْدِثِينَ ہے یا وہ منسوخ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے مگر یہ قول ضعیف ہے باب
النضح پانی چھڑکنے کا بیان عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ
أَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَقَالَ بِهَا هٰكَذَا وَوَصَفَ شُعْبَةُ نَضَحَ بِهِ فَرْجَهُ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ
فَأَعْجَبَهُ ترجمہ حکم بن سفیان سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو ایک لپ
پانی کا لیکر اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیتے (تاکہ قطرے کا وسوسہ بالکل مٹ جاوے) اس حدیث کا راوی حکم بن سفیان ہے یا سفیان بن
حکم اسکے نام میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا یہ صحابی ہے ابن عبد البر نے کہا اس سے یہی ایک حدیث مروی ہے وضو کے باب میں

اور مضطرب ہے عن الحکم بن سفیان قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ونضح فرجہ
قال احمد فنضح فرجہ ترجمہ حکم بن سفیان سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور
پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر یا وضو کیا پھر پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر ف اکثر نسخوں میں یہ حدیث اسی طرح ہے اور بعض نسخوں میں
عن الحکم بن سفیان عن ابیہ ہے **باب الانتفاع بفضل الوضوء** وضو کا بچا ہوا پانی کام میں لانا عن ابی
حیۃ قال رأیت علیا توضأ ثلاثا ثلاثا ثم قام فشرب فضل وضوئہ وقال صنع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کما صنعت ترجمہ ابوحیہ سے روایت ہے میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا آپ نے وضو کیا تین
تین بار پھر کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی پیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا جیسا میں نے کیا ہے
عن ابی جحیفۃ قال شہدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبطحاء فاخرج بلال فضل وضوئہ
فابتدرہ الناس فنلت منہ شیئا ورکزت لہ العنزۃ فصلی بالناس والحمر والکلاب
والمرأۃ یمرون بین یدیہ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا بطحا میں بلال
نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا لوگ اسکو لینے کو لپکے میں نے بھی تھوڑا سا پایا اور آپ کے لیے ایک لکڑی گاڑی (سترہ
کر لی) پھر آپ نے نماز پڑھائی لوگوں کو اور گدھے اور کتے اور عورتیں آپ کے سامنے سے گزرتی تھیں عن جابر یقول مرضت
فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر یعودانی فوجدانی قد اغمی علی فتوضأ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصب علی وضوءہ ترجمہ جابر سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور ابوبکر صدیق میری دیکھنے کو آئے انہوں نے مجھے بیہوش پایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا پانی
میرے اوپر ڈالا ف یعنی جو پانی وضو سے بچ رہا تھا اور یہ تفسیر ترجمہ باب کے مناسب ہے یا جو پانی وضو میں صرف ہوا تھا
اوسی کو اکٹھا کر کے ڈالا یعنی جب وضو کے پانی سے نفع اوٹھانا درست ہوا تو جو پانی وضو سے بچ رہے گا اوس سے بطریق اولیٰ
نفع اوٹھانا درست ہوگا **باب فرض الوضوء** وضو کا فرض ہونا عن ابی الملیح عن ابیہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ صلوۃ بغیر طہور ولا صدقۃ من غلول ترجمہ
بفتح الطاء وضمہا ۱۲
ابوالملیح نے (جسکا نام عامر ہے یا زید یا زیاد) روایت کیا اپنے باپ سے (اسامہ بن عمیر سے) کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہیں قبول کرتا ہے اللہ نماز بغیر وضو کے اور نہ صدقہ چوری کے مال سے ف یعنی مال غنیمت میں سے چرا کر صدقہ دیوے
تو وہ صدقہ قبول نہ ہوگا بلکہ اور عذاب ہوگا یہی حکم ہے ہر مال حرام کا **الاعتداء فی الوضوء** وضو میں
زیادتی کرنا منع ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یسألہ عن الوضوء فاراہ الوضوء ثلاثا ثلاثا ثم قال ھکذا الوضوء فمن زاد
علی ھذا فقد اساء وتعدی وظلم ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا وضو کی ترکیب پوچھتا تھا تو آپ نے تین تین بار وضو کرکے اوسکو بتلایا پہر فرمایا وضو اس
طرح ہی اب جو کوئی اسپر زیادتی کرے اوس نے برا کیا اور حد سے بڑھ گیا اور ظلم کیا ف وضو میں ہر عضو کا ایک بار یا دو بار
یا تین بار دہونا درست ہے اور تین سے زیادہ مکروہ ہے اس لیے کہ خلاف ہے سنت کے اور اسراف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع بہتر ہے اور اپنی عقل سے گھٹانا بڑھانا و کرنا بدعت اور مذموم ہے الامر
باسباغ الوضوء وضو پورا کرنے کا حکم عن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس قال کنا جلوسا الی عبد اللہ
بن عباس فقال واللہ ما خصنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیء دون الناس الا بثلث
اشیاء فانہ امرنا ان نسبغ الوضوء ولا ناکل الصدقة ولا ننزی الحمر علی الخیل
ترجمہ عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عباس پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا قسم خدا
کی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یعنی بنی ہاشم کو) خاص نہیں کیا کسی بات سے (یعنی دین کی باتیں جیسے سب کو بتائیں
ویسی ہی ہم کو بتائیں) مگر تین باتوں سے ایک تو حکم کیا ہم کو وضو پورا کرنے کا دوسری زکوۃ نہ کھانے کا تیسری گدہے کو
گھوڑیوں پر نہ کودوانے کا ف ان باتوں کی بنی ہاشم کو زیادہ تاکید فرمائی لیکن پہلی بات یعنی وضو کا پورا کرنا تو وہ
سب مسلمانوں کے لیے ہے اور زکوۃ کا حرام ہونا بنی ہاشم اور بنی مطلب سے خاص ہے اور گدہونکا گھوڑیوں پر کودانا عموما مکروہ ہے
اسلیے کہ گھوڑے کی نسل کم ہوگی حالانکہ گھوڑے کی نسل بڑہانا چاہیے کیونکہ وہ آلہ جہاد ہے عن عبد اللہ بن عمرو قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسبغوا الوضوء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو وضو کو باب الفضل فی ذلک وضو پورا کرنے کی فضیلت عن ابی ہریرة
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ
الدرجات اسباغ الوضوء علی المکارہ وکثرة الخطا الی المساجد وانتظار الصلوة بعد
الصلوة فذلکم الرباط فذلکم الرباط ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو نہ بتاؤں وہ چیز جو مٹا دے گناہونکو اور بلند کرے درجوں کو وہ کیا ہے
پورا کرنا وضو کا تکلیف کے وقت (جیسے سردی ہو) اور بہت سے قدم ہونا مسجد تک اور انتظار کرنا دوسری نماز کا ایک نماز
کے بعد یہی رباط ہے یہی رباط ہے ف جسکا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے اس آیت میں یا ایہا الذین امنوا
اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ثواب من توضأ کما
امر موافق حکم کے وضو کرنیکا ثواب عن عاصم بن سفیان الثقفی انہم غزوا غزوة السلاسل
ففاتہم الغزو فرابطوا ثم رجعوا الی معاویة وعندہ ابو ایوب وعقبة بن عامر فقال
عاصم یا ابا ایوب فاتنا الغزو العام وقد اخبرنا انہ من صلی فی المساجد الاربعة غفر

لہ ذنبہ فقال یا ابن اخی ادلک علی ایسر من ذلک انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من توضأ کما امر وصلی کما امر غفر لہ ما قدم من عمل اکذلک یا عقبۃ قال نعم
ترجمہ عاصم بن سفیان ثقفی سے روایت ہے ہم لوگ جہاد کو نکلے سلاسل کیطرف (جو ایک پانی کا نام ہے) لیکن جہاد نہ ملا
پھر ہم مستعد رہے یہانتک کہ لوٹ کر معاویہ کے پاس آئے اور اون کے پاس ابو ایوب اور عقبہ بن عامر تھے عاصم نے
کہا اے ابا ایوب اس سال ہم کو جہاد نہ ملا اور ہم نے سنا ہے کہ جو شخص نماز پڑھے چار مسجدوں میں اوس کے گناہ بخشے
جاوینگے ابو ایوب نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے ہم تجھکو اس سے سہل بتا دین میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص وضو کرے حکم کیموافق اور نماز پڑھے حکم کیموافق (یعنی سب شرائط اور ارکان کو اچھی طرح سے
ادا کرے) تو وہ بخشدیا جاویگا جو پہلے عمل کر چکا ہو عاصم نے کہا اے عقبہ کیا ایسا ہی ہے عقبہ نے کہا ہاں عن
عثمان یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اتم الوضوء کما امرہ اللہ
عز وجل فالصلوات الخمس کفارات لما بینھن ترجمہ عثمان سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص پورا کرے وضو کو جیسا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے تو پانچون نمازیں کفارہ
ہوجاوینگی اون گناہون کی جو اون کے درمیان میں سرزد ہون عن عثمان قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من امرئ یتوضأ فیحسن وضوءہ ثم یصلی الصلوۃ الا غفر
لہ ما بینہ وبین الصلوۃ الاخری حتی یصلیھا ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اچھی طرح سے وضو کرے پھر نماز پڑھے مگر اللہ اوس کو بخشدیتا ہے دوسری
نماز تک جب تک اوسکو پڑھے (یعنی دونوں نمازوں کے بیچ میں جتنے گناہ اوس سے ہوتے ہیں سب معاف ہوجاتے ہیں) عن
عمرو بن عبسۃ یقول قلت یا رسول اللہ کیف الوضوء قال اما الوضوء فانک اذا توضأت
فغسلت کفیک فانقیتھما خرجت خطایاک من بین اظفارک وانامِلک فاذا مضمضت
واستنشقت منخریک وغسلت وجھک ویدیک الی المرفقین ومسحت رأسک وغسلت
رجلیک الی الکعبین اغتسلت من عامۃ خطایاک فان انت وضعت وجھک للہ عز وجل
خرجت من خطایاک کیوم ولدتک امک قال ابو امامۃ فقلت یا عمرو بن عبسۃ انظر
ما تقول اکل ھذا یعطی فی مجلس واحد قال اما واللہ لقد کبرت سنی ودنا اجلی وما
بی من فقر فاکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولقد سمعتہ اذنای ووعاہ
قلبی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
وضو کا کیا ثواب ہے آپ نے فرمایا وضو جب تو نے کیا اور دونوں پہنچے دھوئے صاف کر کے تو تیرے گناہ نکل گئے

علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے وہیں تک وضو کرنا بہتر ہے اور مراد حدیث سے یہ ہے کہ مسلمان کو زیور اوس حد تک پہنایا جاویگا جہانتک وضو میں پانی پہونچتا ہے یعنی ہاتھوں کا زیور کہنیوں تک اور پانوں کا ٹخنوں تک اور منہ کا کانوں تک واللہ اعلم

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون وددت انی قد رأیت اخواننا قالوا یا رسول اللہ السنا اخوانک قال بل انتم اصحابی واخوانی الذین لم یأتوا بعد وانا فرطہم علی الحوض قالوا یا رسول اللہ کیف تعرف من یأتی بعدک من امتک قال ارأیت لو کان لرجل خیل غر محجلۃ فی خیل بہم دہم الا یعرف خیلہ قالوا بلی قال فانہم یأتون یوم القیامۃ غرا محجلین من الوضوء وانا فرطہم علی الحوض ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبرہ (بقیع) کیطرف نکلے اور فرمایا سلامتی ہو تمہاری گھر والو مسلمان یا سلامتی ہو تم پر گھر کے مسلمان لوگو تمہارا اور ہم خدا چاہے تو تم سے ملنے والے ہیں یعنی اگر خدا چاہے تو خاتمہ ہمارا ایمان پر ہوگا اور ہم مومنین سے ملینگے مجھے آرزو ہے اپنے بھائیوں کو دیکھوں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں آپنے فرمایا (تمہارا درجہ تو اس سے زیادہ ہے) تم صحابہ ہو میرے (اور صحابی کا درجہ برادر ایمانی سے زیادہ ہے اسلیے کہ بھائی تو سب مسلمان ہیں بموجب آیۂ کریمہ انما المومنون اخوۃ اور صحابیت کا درجہ اوس سے زیادہ ہے) اور میرے بھائی (جو صحابہ نہیں ہیں) وہ لوگ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے میں قیامت کے روز اونکا فرط ہونگا (فرط اوس شخص کو کہتے ہیں جو ساتھیوں سے آگے بڑھکر چلا جاتا ہے اون کے کھانے اور پینے کے سامان کو لیے) حوض کوثر پر (یعنی پہلے ہی سے جاکر اونکی راحت کا سامان کرونگا اور اون کے آنے کا منتظر رہونگا حوض کوثر پر) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اون لوگوں کو کیونکر پہچانیں گے قیامت میں جو دنیا میں آپکے بعد اونگے آپ نے فرمایا دیکھو اگر کسی شخص کے سفید منہ اور سفید پانوں کے گھوڑے خالص سیاہ مشکی گھوڑوں میں مل جاویں تو وہ اپنے گھوڑوں کو نہ پہچانیگا صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں پہچانیگا آپنے فرمایا اسیطرح وہ بھائی میرے قیامت کے روز آوینگے اور اون کے منہ اور ہاتھ پانوں چمکتے ہونگے وضو سے اور میں اونکا فرط ہونگا حوض کوثر پر

باب ثواب من احسن الوضوء ثم صلی رکعتین جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے اوسکا ثواب کیا ہے

عن عقبۃ بن عامر الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم صلی رکعتین یقبل علیہما بقلبہ ووجہہ وجبت لہ الجنۃ ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے منہ اور دل سے متوجہ ہو کے (یعنی اودھر اودھر منہ سے نہ دیکھے قبلہ کیطرف دیکھتا رہے اور دل بھی لگا دے ویسے ہی خیال دل میں نہ لاوے) تو واجب ہو جاویگی جنت اوسکے لیے

باب ما ینقض الوضوء وما لا ینقض الوضوء من المذی مذی سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان عن علی

عبد الرحمن قال علی کنت رجلا مذاء وکانت ابنة النبی صلی اللہ علیہ وسلم تحتی
فاستحییت ان اسأله فقلت لرجل جالس الی جنبی سله فسأله فقال فیه الوضوء ترجمہ
ابو عبد الرحمن سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھ مذی بہت آیا کرتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی
(فاطمہ زہرا) میرے نکاح میں تھیں تو مجھے شرم آئی آپ سے یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے میں نے ایک شخص سے کہا جو میرے پاس بیٹھا تھا
تو پوچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلے کو اس نے پوچھا آپ نے فرمایا مذی میں وضو ہے یعنی مذی نکلنے سے غسل کرنا
ضرور نہیں ہے صرف وضو کافی ہے (مذی وہ پانی ہے جو ابتدائی شہوت میں نکلتا ہے اوسکے نکلنے سے شہوت تیز ہوتی ہے)

عن علی قال قلت للمقداد اذا بنی الرجل باهله فامذی ولم یجامع فسل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عن ذلک فانی استحیی ان اسأله عن ذلک وابنته تحتی فسأله فقال یغسل
مذاکیره ویتوضأ وضوءه للصلوة ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے مقداد بن الاسود سے کہا جب
کوئی شخص اپنے عورت پاس بیٹھے اور اوسکی مذی نکل آوے لیکن وہ جماع نہ کرے تم اس مسئلے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اس لیے
کہ مجھے شرم آتی ہے یہ مسئلہ آپ سے پوچھتے ہوئے اور صاحبزادی آپ کی میرے نکاح میں ہیں مقداد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا آپ نے فرمایا اپنے ذکر کو دھو ڈالے اور وضو کرلے جیسے نماز کے لیے وضو کرتا ہے

عن عائش بن انس ان علیا قال
کنت رجلا مذاء فامرت عمار بن یاسر یسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اجل ابنته
عندی فقال یکفی من ذلک الوضوء ترجمہ عائش بن انس سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھ مذی بہت
آتی تھی تو میں نے عمار بن یاسر کو کہا تم یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اس وجہ سے کہ میرے پاس آپکی صاحبزادی ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے وضو جب مذی نکلے

عن رافع بن خدیج ان علیا امر عمارا ان
یسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المذی فقال یغسل مذاکیره ویتوضأ ترجمہ
رافع بن خدیج سے روایت ہے حضرت علی نے حکم کیا عمار کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ پوچھیں آپ نے فرمایا
دھو ڈالے ذکر کو اور وضو کرلے

عن المقداد بن الاسود ان علیا امره ان یسأل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا دنا من اهله فخرج منه المذی ماذا علیه فان عندی
ابنته وانا استحیی ان اسأله فسألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اذا
وجد احدکم ذلک فلینضح فرجه ویتوضأ وضوءه للصلوة ترجمہ مقداد بن الاسود سے روایت ہے
حضرت علی نے اونکو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھنے کو جب کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس بیٹھے اور اوسکی مذی
نکل آوے تو اوسپر کیا واجب ہے (وضو یا غسل) اور کہا میرے پاس آپ کی صاحبزادی ہیں اس سبب سے میں شرم کرتا ہوں اس مسئلے کو پوچھنے
میں مقداد نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ایسا ہو تو اپنی شرمگاہ

کر دہو والے اور نماز کے لیے جیسے وضو کرتے ہیں ویسی ہی وضو کر لیوے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ
فِيهِ الْوُضُوءُ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم کی مذی کے مسئلہ پوچھنے میں
بسبب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے تو حکم کیا میں نے مقداد کو پوچھنے کا انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اوسمیں وضو ہے

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ پیشاب یا پاخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ قَالَ أَتَيْتُ رَجُلًا يُدْعَى صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ فَقَعَدْتُ عَلَى بَابِهِ فَخَرَجَ
فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا
يَطْلُبُ فَقَالَ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ تَسْأَلُ قُلْتُ عَنِ الْخُفَّيْنِ قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَنْزِعَهُ ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ ترجمہ زر
بن حبیش سے روایت ہے میں ایک شخص پاس گیا جسکو صفوان بن عسال کہتے تھے تو میں اوس کے دروازے پر بیٹھا جب وہ نکلا
تو پوچھنے لگا کیا کام ہے میں نے کہا میں علم چاہتا ہوں اوس نے کہا فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں طالب علم کیواسطے خوشی سے
پھر کہا تو کیا پوچھتا ہے میں نے کہا موزون کا مسئلہ پوچھتا ہوں اوس نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے
سفر میں تو آپ ہمکو حکم کرتے موزے نہ اوتارنے کا تین دن تک مگر جنابت سے (یعنی اگر نہانے کی حاجت ہوتی تو موزے اوتار کر غسل کرے) لیکن پاخانے یا پیشاب یا سوکر اوٹھنے سے موزے اوتارنے
کا حکم نکرتے (بلکہ وضو کا حکم کرتے اور وضو میں موزوں پر مسح کرنیکی اجازت تھی)

الْوُضُوءُ مِنَ الْغَائِطِ پاخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَفَرٍ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَنْزِعَهُ ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ ترجمہ صفوان
بن عسال نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے سفر میں تو آپ حکم کرتے ہم کو موزے نہ اوتارنے کا
مگر جنابت سے لیکن پیشاب یا پاخانے یا سوکر اوٹھنے سے نہ اوتارتے

الْوُضُوءُ مِنَ الرِّيحِ جب ریح نکلے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي
الصَّلَاةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَجِدَ رِيحًا أَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس شکایت ہوئی کہ ایک شخص کو نماز میں وہم ہوتا ہے (یعنی ریح نکلنے کا مگر یقین نہیں کہ نکلی) آپ نے فرمایا
وہ نماز چھوڑ کر نہ نکلے جبتک بدبو نہ سونگھے یا آواز نہ سنے (یعنی جب تک یقین نہ ہو جاوے ریح نکلنے کا اوس وقت تک
نماز توڑے اور وضو کرے وہم کا کچھ خیال نہ کرے)

الْوُضُوءُ مِنَ النَّوْمِ سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا
يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ ترجمہ ابو ہریرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے سوکر اٹھے تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جبتک اوسپر تین بار پانی نہ ڈال لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہاں رہا ہاتھ اوسکا **ف** شاید ہاتھ دیر پر پڑا ہوا اور پسینے وغیرہ سے نجاست لگ جاوے کیونکہ عربوں کی عادت تھی کہ وہ صرف ڈھیلوں سے استنجا کرکے سو رہتے اور گرمی کی شدت سے پسینہ آتا تھا یہ نہی تنزیہی ہے اکثر علما کے نزدیک اور تحریمی ہے بعض علما کے نزدیک امام احمد سے منقول ہے کہ اگر رات کو سوکر اوٹھے تو کراہت تحریمی ہے اور جو دن کو سوکر اوٹھے تو کراہت تنزیہی ہے یہ جب ہے کہ شک ہو جاوے ہاتھ کی نجاست میں اور جب یقین ہو اوسکی طہارت کا تو مکروہ نہیں ہے ہاتھ ڈالنا پانی میں دھونے سے پہلے اور بعضوں نے کہا ہر حال میں مکروہ ہے واللہ اعلم - جب سونیکے بعد ہاتھ دہونے کا حکم ہوا تو اس سے معلوم ہو گیا کہ سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

بَابُ النُّعَاسِ اونگھنے کا بیان عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنْصَرِفْ لَعَلَّهُ يَدْعُو عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ لَا يَدْرِي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اونگھے نماز پڑھتے میں تو نماز چھوڑ دے ایسا نہو بد دعا کرنے لگے اپنے لیے اور نہ سمجھے

اَلْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ ذکر کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُوْنُ مِنْهُ الْوُضُوْءُ فَقَالَ مَرْوَانُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ الْوُضُوْءُ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ اَخْبَرَتْنِيْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے میں گیا مروان بن الحکم پاس تو ذکر کیا ہم نے اون چیزوں کا جن سے وضو لازم آتا ہے مروان نے کہا ذکر چھونے سے بھی وضو لازم آتا ہے عروہ نے کہا مجھے نہیں معلوم ہے مروان نے کہا خبر دی مجھکو بسرہ بنت صفوان نے اوس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص تم میں سے چھوئے اپنے ذکر کو تو وضو کرے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ ذَكَرَ مَرْوَانُ فِيْ اِمَارَتِهٖ عَلَى الْمَدِيْنَةِ اَنَّهٗ يُتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اِذَا اَفْضٰى اِلَيْهِ الرَّجُلُ بِيَدِهٖ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَا وُضُوْءَ عَلٰى مَنْ مَسَّهٗ فَقَالَ مَرْوَانُ اَخْبَرَتْنِيْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمْ اَزَلْ اُمَارِيْ مَرْوَانَ حَتّٰى دَعَا رَجُلًا مِنْ حَرَسِهٖ فَاَرْسَلَهٗ اِلٰى بُسْرَةَ فَسَاَلَهَا عَمَّا حَدَّثَتْ مَرْوَانَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بُسْرَةُ بِمِثْلِ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْهَا مَرْوَانُ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے مروان جب امیر تھا مدینہ کا تو اوس نے بیان کیا کہ ذکر کے چھونے سے وضو لازم آتا ہے جب آدمی پکڑتا ہے ہاتھ سے اوسکو جھوٹے میں نے اسکا انکار کیا اور کہا جو کوئی ذکر کو چھوئے تو اوسپر وضو لازم نہیں ہے مروان نے کہا مجھ سے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا اوس نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے بیان فرمایا اون چیزون کا جن سے وضو کرنا چاہیے تو فرمایا کہ وضو کرے ذکر کے
چہونے سے عروہ نے کہا مین برابر جہگڑتا رہا مروان سے یہانتک کہ بہرین نے اپنے سپاہیون سے ایک شخص کو بلایا اور بسرہ پاس اسکو
بہیجا اوس سپاہی نے بسرہ سے پوچہا جو اوسے مروان سے بیان کیا تہا تو بسرہ نے اوس سے وہی کہلا بہیجا جو مروان نے مجہسے
بیان کیا تہا ۔ **بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ ذٰلِكَ** ذکر کے چہونے سے وضو نہین ٹوٹتا عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ
قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ
فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَاءَ رَجُلٌ كَاَنَّهٗ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهٗ
فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِّنْكَ اَوْ بَضْعَةٌ مِّنْكَ ترجمہ طلق بن علی سے روایت
ہے ہم نکلی اپنی قوم کیطرف سے یہانتک کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیعت کی آپ سے اور نماز پڑہی آپکے ساتہہ
جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص آیا جنگل کا رہنے والا اور بولا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اوس شخص کے باب مین جو اپنے
ذکر کو نماز مین چہولے آپ نے فرمایا ذکر کیا چیز ہے وہ بہی تو ایک ٹکڑا ہے گوشت کا تیرے بدن سے ف یعنی جیسے اور بدن کے
چہونے سے وضو نہین جاتا ویسے ہی ذکر کے چہونے سے بہی نہین جاتا حنفیہ نے اسی حدیث کے ساتہہ تمسک کیا ہے مگر شافعیہ کہتے ہین یہ حدیث
منسوخ ہے اسوجہ سے کہ ابوہریرہ اسلام لائے ہین طلق کے آنے کے بعد اور وہ روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی تم مین سے اپنا ہاتہہ اپنے ذکر تک پہونچاوے اور درمیان مین کوئی چیز (کپڑا وغیرہ) حائل نہو تو وضو کرے حنفیہ جواب دیتے ہین
کہ ابوہریرہ کے بعد اسلام لانے سے یہ لازم نہین آتا کہ اونکا سماع بہی طلق کے سماع کے بعد ہو بلکہ ہوسکتا ہے کہ طلق نے بعد ابوہریرہ کے
سنا ہو مگر یہ احتمال غلط ہے اسوجہ سے کہ نسائی کی روایت مین یہ تصریح موجود ہے کہ طلق نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اوسوقت سنی جب وہ آئے تہے اور ظاہر ہے کہ ابوہریرہ بہت دنون بعد اوسکے مسلمان ہوئے تو اونکا سماع طلق کے سماع کے بعد ہوگا
تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَّسِّ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ اگر بغیر شہوت کے مرد اپنی عورت کو چہوئے تو وضو
نہین جاتا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّيْ وَاِنِّيْ لَمُعْتَرِضَةٌ
بَيْنَ يَدَيْهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ مَسَّنِيْ بِرِجْلِهٖ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اور مین آپکے سامنے لیٹی رہتی تہی جنازے کیطرح جب آپ وتر پڑہنے لگتے تو اپنے پاؤن
سے مجہکو چہوتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُمُوْنِيْ مُعْتَرِضَةً بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِيْ فَضَمَمْتُهَا
اِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے انہون نے کہا تم نے دیکہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی
رہتی اور آپ نماز پڑہا کرتے جب سجدہ کرنے لگتے تو میرا پاؤن دابتے مین پاؤن سمیٹ لیتی پہر آپ سجدہ کرتے عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ

غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتے اور میرے پانون آپ کے سامنے قبلہ کی طرف ہوتے تو آپ جب سجدہ
کرتے میرے پانون دبا دیتے مین پانون سمیٹ لیتی پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو مین پانون پھیلا لیتی ان دنون چراغ گھر مین
نہ تھا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ
فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِي فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ
أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً
عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک رات مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو نہ پایا تو مین اپنے ہاتھ سے آپ کو ٹٹولنے لگی میرا ہاتھ آپ کے پانون پر پڑا آپ پانون کھڑے کیے ہوئے تھے سجدہ کر رہے تھے
آپ فرماتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہون تیری رضامندی کی تیرے غصہ سے اور تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا
ہون مین تجھ سے (یعنی تیرے عذاب کی پناہ کہین نہین ہے سوا تیرے) مین تیری تعریف نہین کر سکتا تو ایسا ہی ہے جیسے
تو نے اپنی تعریف کی ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ مرد عورت کو چھوئے تو وضو نہین ٹوٹتا بَابُ تَرْكِ
الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ مرد اپنی عورت کو چومے تو وضو نہین جاتا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیون مین سے کسی کو پیار کرتے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے ف امام نسائی نے کہا اس باب
مین اس سے بہتر کوئی حدیث نہین اگرچہ یہ مرسل ہے (کیونکہ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ سے نہین سنا) اور روایت کیا اس
حدیث کو اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے انہون نے عروہ سے انہون نے عائشہ سے لیکن یحییٰ القطان نے کہا کہ حبیب کی
یہ حدیث اور ایک دوسری حدیث عروہ کی عائشہ سے کہ نماز پڑھے وہ عورت جسکو استحاضہ ہو اگرچہ خون بوریے پر ٹپکے کوئی
چیز نہین ہے (یعنی قابل اعتماد کے نہین ہین) بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ آگ کی پکی ہوئی چیز کھا
کر وضو کرنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّئُوا
مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے وضو کرو ان
چیزون کو کھا کر جو آگ سے پکی ہون ف جمہور صحابہ و تابعین اور ائمہ اربعہ اسکے خلاف ہین وہ کہتے ہین یہ حدیث اور
جو اسکے موافق حدیثین آئی ہین وہ منسوخ ہین دوسرے باب کی حدیثون سے اور ایک طائفہ علما اس طرف ہین کہ وضو کرنا
چاہیے ان چیزون کو کھانے سے جو آگ سے پکی ہون اور یہی قول ہے عمر بن عبد العزیز اور حسن بصری اور زہری اور ابو قلابہ
اور ابو مجلز کا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّئُوا
مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وضو کرو

اون چیزون سے جو آگ سے پکی ہون یعنی آگ سے پکی ہوئی چیزون کو کہانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی عن عبد الله بن ابراهيم
بن قارظ قال رأيت أبا هريرة يتوضأ على ظهر المسجد فقال أكلت أثوار أقط فتوضأت
منها إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بالوضوء مما مست النار ترجمہ عبد اللہ
بن ابراہیم بن قارظ سے روایت ہی مین نے ابو ہریرہ کو دیکھا مسجد کی اوپر وضو کرتے ہوئے انہون نے کہا مین نے پنیر کے ٹکڑے
کہائے اسلیے وضو کیا کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ حکم کرتے تھے وضو کرنیکا اون چیزون کو کہانے
سے جو آگ سے پکی ہون عن المطلب بن عبد الله بن حنطب يقول قال ابن عباس أتوضأ من طعام
أجده في كتاب الله حلالا لأن النار مسته فجمع أبو هريرة حصى فقال أشهد عدد هذا
الحصى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال توضؤوا مما مست النار ترجمہ مطلب بن عبد اللہ
بن حنطب سے روایت ہی ابن عباس نے کہا کیا وضو کرون اوس کہانے کو کہا کر جسکو اللہ کی کتاب مین حلال پاتا ہون اسوجہ
سے کہ وہ آگ سے پکا ہے ابو ہریرہ نے یہ سنکر کنکریان جمع کین اور کہا مین گواہی دیتا ہون ان کنکریون کے شمار سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اون چیزون سے جو آگ سے پکی ہون عن أبي هريرة أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال توضؤوا مما مست النار ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے وضو کرو اون چیزونکو کہا کر جو آگ سے پکی ہون عن أبي أيوب قال قال النبي صلى الله عليه
وسلم توضؤوا مما غيرت النار ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو
اون چیزونکو کہا کر جنکو آگ نے بدلا ہو یعنی آگ کا اسمین عمل اور تصرف ہوا ہو) عن أبي طلحة أن النبي صلى
الله عليه وسلم قال توضؤوا مما غيرت النار ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وضو کرو اون چیزون کو کہا کر جنکو آگ نے بدلا ہو عن أبي طلحة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال
توضؤوا مما أنضجت النار ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اون
چیزونکو کہا کر جسکو آگ نے پکایا ہو عن زيد بن ثابت قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول توضؤوا مما مست النار ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
سنا آپ فرماتے تھے وضو کرو اون چیزونکو کہا کر جن مین آگ لگی ہو عن أبي سفيان بن سعيد بن الأخنس
بن شريق أنه دخل على أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي خالته فسقته سويقا
ثم قالت له توضأ يا ابن أختي فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال توضؤوا مما
مست النار ترجمہ ابو سفیان بن سعید بن اخنس بن شریق سے روایت ہی وہ ام حبیبہ پاس گئی جو بی بی تہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خالہ تہین ابو سفیان کی انہون نے ابو سفیان کو ستو پلایا پہر اون سے کہا وضو کر اے بہانجے میرے

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی وضو کرو اون چیزون کو کہا کر جنکو آگ لگی ہو عن ابی سفیان بن
سعید بن الاخنس ان ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لہ وشرب سویقا
یا ابن اختی توضأ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول توضؤا مما مست
النار ترجمہ ابو سفیان بن سعید بن اخنس سے روایت ہے انہون نے ستو پیا تو ام المؤمنین ام حبیبہ نے اون سے کہا اے
بہانجے میرے وضو کر اسلیے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے وضو کرو اون چیزون سے جن کو
آگ لگی ہو

باب ترک الوضوء مما غیرت النار آگ سے پکی ہوئی چیزون کو کہا کر وضو نہ کرنیکا بیان

عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتفا فخرج الی الصلوۃ ولم یمس
ماء ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت کہایا پہر نماز کو گئے اور پانی
کو ہاتہہ بہی نہین لگایا عن سلیمان بن یسار قال دخلت علی ام سلمۃ فحدثتنی ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصبح جنبا من غیر احتلام ثم یصوم وحدثنا مع ھذا
الحدیث انہا حدثتہ انہا قربت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جنبا مشویا فاکل منہ ثم قام
الی الصلوۃ ولم یتوضأ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے مین ام المؤمنین ام سلمہ پاس گیا انہون نے مجہ سے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو جنب اوٹہتے تہے احتلام سے نہین (بلکہ جماع اور صحبت سے) پہر روزہ رکہتے تہے
اور ایک اور حدیث بیان کی کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک پسلی بہنی ہوئی رکہی آپ نے اوس
مین سے کہایا پہر نماز کو کہڑے ہو گئے اور وضو نہین کیا عن ابن عباس قال شہدت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اکل خبزا ولحما ثم قام الی الصلوۃ ولم یتوضأ ترجمہ ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا آپ نے روٹی
اور گوشت کہایا پہر نماز کو کہڑے ہوئے اور وضو نہ کیا عن جابر بن عبد اللہ
قال کان آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک الوضوء مما مست النار
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے دونون باتون مین یعنی آگ سے پکی ہوئی چیز کہا کر وضو کرنا اور نہ کرنا اخیر بات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی آگ کی پکی ہوئی چیز کہا کر وضو نہ کرنا اور یہی مختار ہے اکثر ائمہ اور علما کا

المضمضۃ من السویق ستو کہا کر کلی کرنیکا بیان

عن سوید بن النعمان انہ خرج
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر حتی اذا کانوا بالصہباء وھی من ادنی خیبر
صلی العصر ثم دعا بالازواد فلم یؤت الا بالسویق فامر بہ فثری فاکل واکلنا ثم قام
الی المغرب فمضمض ومضمضنا ثم صلی ولم یتوضأ ترجمہ سوید بن النعمان سے روایت ہے وہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال خیبر کی لڑائی ہوئی جب صہبا میں پہونچے جو ایک موضع ہے نزدیک خیبر کیجانب خیبر سے
مدینہ کیطرف اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور توشے منگوائے تو فقط ستو سامنے آیا آپنے فرمایا اسکو گہولو وہ گہولا
گیا پہر آپنے کہایا اور ہم لوگون نے بہی کہایا بعد اوسکے آپ مغرب کے نماز کو کہڑے ہوئے اور کلی کی ہم لوگون نے بہی کلی
کی آپنے نماز پڑہی اور وضو نہین کیا **اَلْمَضْمَضَةُ مِنَ اللَّبَنِ** دودہ پی کر کلی کرنا **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا **ترجمہ**
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا پہر پانی منگوا کر کلی کی اور فرمایا اس مین
چکنائی ہوتی ہے **ذِكْرُ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَمَا لَا يُوجِبُهُ** کن چیزون سے غسل واجب ہوتا ہے اور کن سے
واجب نہین ہوتا **عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ** أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ
بِمَاءٍ وَسِدْرٍ **ترجمہ** قیس بن عاصم سے روایت ہے وہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اون کو
غسل کرنیکا پانی اور بیری کے پتون سے **ف** یہ غسل مستحب ہے اکثر علما کے نزدیک اور بعضون کے نزدیک واجب ہے
تَقْدِيمُ غُسْلِ الْكَافِرِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُسْلِمَ جب کافر مسلمان ہونیکا قصد کرے تو غسل کرے **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ ثُمَامَةَ بْنَ أُثَالٍ الْحَنَفِيَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ
ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ
مَا كَانَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ
كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ مُخْتَصَرٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ثمامہ بن اثال حنفی مسجد نبوی کے
پاس ایک کہجور کے درخت کے تلے گئے اور غسل کیا پہر مسجد مین آئے اور کہا مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ نہین ہے کوئی
لائق پوجنے کی سوا اللہ کے اور بیشک حضرت محمد اوس کے بندے ہین اور بہیجے ہوئے ہین اے محمد قسم خدا کی ساری زمین پر
تمہارے منہ سے زیادہ مجہکو کوئی منہ ناپسند نہ تہا اب تمہارا منہ سب مونہون سے زیادہ مجہکو پسند ہو گیا تمہارے سوارون
نے مجہکو پکڑ لیا اور مین قصد کرتا تہا عمرہ کا تو اب کیا فرماتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو خوشخبری دی
اور حکم کیا عمرہ ادا کرنے کا **الْغُسْلُ مِنْ مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ** مشرک کو گاڑنے سے غسل واجب ہونا **عَنْ**
عَلِيٍّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ مَاتَ فَقَالَ اذْهَبْ فَوَارِهِ
قَالَ إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا قَالَ اذْهَبْ فَوَارِهِ فَلَمَّا وَارَيْتُهُ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي اغْتَسِلْ **ترجمہ**
حضرت علی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا کہ ابو طالب گزر گئے آپ نے فرمایا جاؤ اون کو
گاڑ دو مین نے کہا وہ تو مشرک مرے ہین پس اونکا دفن کرنا کیا ضرور ہے آپنے فرمایا جاؤ گاڑ دو جب مین اونکو

کہ آپ نے پاس تو آپ نے فرمایا غسل کر **باب وجوب الغسل اذا التقى الختانان** جب مرد کا ختنہ عورت
کے ختنہ سے ملجاوے (یعنی دخول ہو جاوے) تو غسل واجب ہو جاویگا اگرچہ انزال نہ ہو عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جلس بین شعبها الاربع ثم اجتهد فقد وجب الغسل
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کی چار شاخوں (یعنی دونوں پنڈلیاں
اور دونوں رانوں) میں بیٹھے پھر زور کرے (یعنی ذکر کو فرج میں داخل کر دے) تو غسل واجب ہو گیا عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قعد بین شعبها الاربع ثم اجتهد فقد وجب
الغسل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کی چاروں کونوں میں
بیٹھے ف یعنی دونوں ہاتھ اور پاؤں کے بیچ میں یا دونوں پاؤں اور رانوں کے بیچ میں یا فرج کے چاروں کونوں
میں ف پھر زور کرے تو غسل واجب ہو گیا **الغسل من المنی** جب منی نکلے تو غسل کرنا چاہیے عن
علی قال کنت رجلا مذاء فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیت المذی
فاغسل ذکرک وتوضأ وضوءک للصلوۃ واذا فضخت الماء فاغتسل ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے مجھ کو مذی بہت آتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تو مذی دیکھے تو ذکر دھو ڈال اور
جیسے نماز کیلیے وضو کرتے ہیں ویسے وضو کر لے اور جب پانی کودتا ہوا نکالے (یعنی منی) تو غسل کر عن علی رضی اللہ عنہ قال کنت
رجلا مذاء فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذا رأیت المذی فتوضأ واغسل
ذکرک واذا رأیت فضخ الماء فاغتسل ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے مجھ کو بہت مذی آتی تھی تو میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا جب تو مذی دیکھے تو وضو کر اور ذکر دھو ڈال اور جب کودتا ہوا پانی دیکھے
(یعنی منی) تو غسل کر **غسل المرأۃ ترى في منامها ما يرى الرجل** عورت کو احتلام ہو تو کیا حکم ہے
عن انس ان ام سلیم سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المرأۃ ترى في منامها
ما يرى الرجل قال اذا انزلت الماء فلتغتسل ترجمہ انس سے روایت ہے ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا اگر عورت سوتے میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی احتلام) آپ نے فرمایا اگر پانی نکلے تو غسل کرے (جیسے مرد پانی نکلے
تو غسل کرے) خالی خواب سے غسل نہ ہو گا عن عائشۃ ان ام سلیم كلمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائشۃ
جالسة فقالت له یا رسول اللہ ان اللہ لا یستحیی من الحق ارأیت المرأۃ ترى في النوم ما يرى
الرجل افتغتسل من ذلک فقال لها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قالت عائشۃ فقلت
لها اف لک اوترى المرأۃ ذلک فالتفت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تربت
یمینک فمن این یکون الشبہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر

عائشہ بیٹھی ہوئی تہین یارسول اللہ اللہ نہین شرم کرتا ہی حق بات سے جب عورت خواب مین دیکھے جو مرد دیکھتا ہے کیا وہ غسل کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان غسل کرے عائشہ نے کہا افسوس ہے تجہپر کیا عورت بہی ایسا دیکھے ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا خاک لگی تیرے ہاتہہ کو پہر صورت کیسی ملتی ہے یعنی اگر عورت کو انزال نہین ہوتا تو بچہ عورت کی صورت پر کیون ہوتا ہے دوسری حدیث مین ہے جب مرد کی منی غالب ہوتی ہے تو بچہ باپ کی شکل پر ہوتا ہے اور جب عورت کی منی غالب ہوتی ہے تو مان کی شکل پر ہوتا ہے) عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ ھَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَضَحِکَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ فَقَالَتْ اَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفِیْمَ یُشْبِھُھَا الْوَلَدُ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رض سے روایت ہے ایک عورت نے کہا یارسول اللہ اللہ نہین شرم کرتا ہے سچی بات سے (یعنی سچی بات کہنے سے نہین رکتا ہے یا سچی بات کہنے مین شرم کو جائز نہین رکہتا ہے) کیا عورت کو غسل کرنا ہوگا جب اوسکو احتلام ہو آپ نے فرمایا ہان جب پانی دیکھے یہ سنکر ام سلمہ ہنس پڑین اور کہنے لگین کیا عورت کو بہی احتلام ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اگر انزال نہین ہوتا تو) صورت کہان سے ملتی ہے **ف** اور جب انزال ہونا ثابت ہوا تو احتلام ہونا بہی ممکن ہے عَنْ خَوْلَۃَ بِنْتِ حَکِیْمٍ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَۃِ تَحْتَلِمُ فِیْ مَنَامِھَا فَقَالَ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ ترجمہ خولہ بنت حکیم سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عورت کو سوتے مین احتلام ہو تو کیا کرے آپ نے فرمایا جب پانی دیکھے تو غسل کرے

بَابُ الَّذِیْ یَحْتَلِمُ وَلَا یَرَی الْمَاءَ

کسی شخص کو احتلام ہو مگر تری نہ دیکھے عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ترجمہ ابوایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی سے ہوگا **ف** یعنی نہانا پانی نکلنے سے (منی سے) لازم ہوگا اگر خالی احتلام ہو اور تری نہ دیکھے تو غسل لازم نہ ہوگا۔ یہ حدیث انما الماء من الماء محمول ہے حالت احتلام پر یا منسوخ ہے اگر مطلق مراد ہو کیونکہ دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ انزال نہ ہو جیسے اوپر گذرا

بَابُ مَاءِ الرَّجُلِ وَمَاءِ الْمَرْاَۃِ

مرد اور عورت کی منی کا بیان عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاءُ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَاءُ الْمَرْاَۃِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَاَیُّھُمَا سَبَقَ کَانَ الشَّبَہُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی مرد کی (بحالت صحت مین) غلیظ اور سفید ہوتی ہے اور منی عورت کی پتلی زرد ہوتی ہے جو کوئی آگے نکلے بچہ اوسی کی مشابہہ ہوتا ہے

ذِکْرُ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْحَیْضِ

حیض سے غسل کرنیکا بیان عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ مِنْ بَنِیْ اَسَدِ قُرَیْشٍ اَنَّھَا اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ اَنَّھَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا ذٰلِکِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَۃُ فَدَعِیْ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْکِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّیْ ترجمہ فاطمہ بنت قیس جو قریش بنی اسد مین سے تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

آئی اور عرض کیا مجھ کو استحاضہ ہے (استحاضہ کہتے ہیں خون ہر وقت آنیکو اور وہ ایک رگ سے آتا ہے جسکو عاذل کہتے ہیں اور حیض کا
خون رحم کی اندر سے نکلتا ہے) آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض کے دن گزر جاویں تو
خون دھو ڈال پھر نماز پڑھ اگرچہ استحاضہ کا خون آیا کرے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَاتْرُکِی الصَّلٰوةَ فَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِیْ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض کے دن ختم ہو جاویں تو غسل کر ف
حیض سے پاک ہونیکا پھر غسل نہ کرے ہر نماز کے لیے اگرچہ استحاضے کا خون آیا کرے بلکہ وضو کرے ہر نماز کے لیے اور یہی مذہب ہے
جمہور علماء سلف اور خلف کا اور بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ ہر روز
ایکبار غسل کرے اور ابن مسیب اور حسن سے منقول ہے کہ ظہر سے لیکر عصر تک غسل کرے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِیْضَتْ
اُمُّ حَبِیْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِیْنَ فَاشْتَکَتْ ذٰلِكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهٖ لَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ وَلٰکِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِیْ ثُمَّ
صَلِّیْ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ رہا سات برس تک انہوں نے شکایت کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ کا خون ہے تو غسل کر لے پھر نماز پڑھ عَنْ عَائِشَةَ
۱۳ قَالَتْ اسْتُحِیْضَتْ اُمُّ حَبِیْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ امْرَاَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَهِیَ اُخْتُ زَیْنَبَ بِنْتِ
جَحْشٍ قَالَتْ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهٖ لَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ وَلٰکِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاِذَا اَدْبَرَتِ الْحَیْضَةُ فَاغْتَسِلِیْ وَصَلِّیْ
وَاِذَا اَقْبَلَتْ فَاتْرُکِیْ لَهَا الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَکَانَتْ تَغْتَسِلُ لِکُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّیْ وَکَانَتْ
تَغْتَسِلُ اَحْیَانًا فِیْ مِرْکَنٍ فِیْ حُجْرَةِ اُخْتِهَا زَیْنَبَ وَهِیَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِنَّ
حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا یَمْنَعُهَا ذٰلِكَ
مِنَ الصَّلٰوةِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو جو عبد الرحمن بن عوف کی بی بی تھیں اور ام
المؤمنین زینب بنت جحش کی بہن تھیں استحاضہ ہوا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپنے فرمایا یہ
حیض نہیں ہے۔ بلکہ ایک رگ ہے جس سے یہ خون آتا ہے تو جب حیض کے دن گزر جاویں غسل کر اور نماز پڑھ اور جب
پھر حیض کے دن آویں تو نماز چھوڑ دے حضرت عائشہ نے کہا پھر وہ ام حبیبہ غسل کرتیں تھیں ہر نماز کے لیے اور نماز پڑھتیں
ف امام شافعی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے یہ فرمایا تھا کہ جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر اور نماز پڑھ
اور یہ حکم نہیں دیا تھا کہ ہر نماز کے لیے غسل کریں پس غسل انکا ہر نماز کے لیے بطریق نفل ہوگا ف اور کبھی غسل
کرتیں تھیں ایک ٹب میں اپنی بہن زینب کی کوٹھری میں جو رسول اللہ صلعم کے پاس تھیں تو سرخی خون کی پانی کے

اوپر آجاتی پہر وہ نکلکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہتین اور یہ خون انکو نماز سے نہ روکتا عَنْ عَائِشَةَ
اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ خَتَنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ
سَبْعَ سِنِينَ اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
ہے ام حبیبہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور عبد الرحمن بن عوف کی بی بی تہین انکو سات برس تک
استحاضہ آیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپنے فرمایا یہ حیض نہین ہے ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز
پڑہ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اُسْتَحَاضُ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ
صَلٰوةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو کہا مجھے
استحاضہ ہے آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز پڑہ پہر وہ غسل کیا کرتین تہین ہر نماز کے لیے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ
اُمَّ حَبِيبَةَ سَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَاَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْاٰنَ
دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ
اغْتَسِلِي ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے ام حبیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا خون کا مسئلہ (یعنی جب ہمیشہ خون
آیا کرے تو کیا کرنا چاہیے) حضرت عائشہ نے کہا مینے انکا پانی کا کٹرہ دیکھا خون سے بہرا ہوا تہا (یعنی اس قدر کثرت سے خون
آتا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ٹہری رہ (یعنی نماز روزہ نہ کر) حساب سے اوتنے دنون جتنے دنون تجہے حیض آیا
کرتا تہا (اس بیماری سے پہلے) پہر غسل کر لے اور نماز پڑہ اگرچہ خون آیا کرے) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ تَعْنِي اَنَّ امْرَاَةً
كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْاَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ
قَبْلَ اَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ
فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ لِتُصَلِّي ترجمہ ایک عورت کا خون بہا کرتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
مین تو فتوی پوچہا اوسکے واسطے ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے شمار کر لے اون دنون اور راتون کا جنمین
حیض آیا کرتا تہا اس بیماری سے پہلے تو چہوڑ دے نماز کو اوتنے دنون ہر مہینے مین پہر جب اتنے دن گزر جاوین تو غسل کرے پہر
لنگوٹ باندہے (ایک کپڑا مار دے کا بہایا فرج پر رکہکر) پہر نماز پڑہے ذکر الاقراء (قرء کسکو کہتے ہین حیض
کو یا حیض سے پاک ہونیکو) اسکا بیان عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ عَوْفٍ وَاَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَاْنُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِّنَ الرَّحِمِ فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش جو عبد الرحمن بن عوف کی بی بی تھین اونکو استحاضہ ہو گیا کسیطرح پاک ہوتی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکا ذکر آیا آپنے فرمایا یہ حیض نہین ہے بلکہ ایک چوٹ ہے رحم کی تو دیکھہ لیوے شمار اپنی قرؤ کا جتنے دنون اوسکو حیض آتا تہا پہر چھوڑ دے نماز اون دنون مین بعد اوسکے غسل کرے ہر نماز پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرء حیض کو کہتے ہین ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک قرء سے طہر مراد ہے

عن عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ تہا سات برس تک انہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپنے فرمایا یہ حیض نہین ہے بلکہ ایک رگ ہے پہر حکم کیا آپنے اونکو نماز چھوڑ دینے کا اپنے قرء یعنی حیض کے دنون تک پھر غسل کرکے نماز پڑہنے کا تو وہ غسل کیا کرتین ہر نماز کے لیے

عن فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قَرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ قَرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقَرْءِ إِلَى الْقَرْءِ ترجمہ فاطمہ بنت ابی جبش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور شکایت کی خون آنیکی آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو دیکہتی رہ جب تیرا قرء یعنی حیض آوے تو نماز مت پڑہ پہر جب چلا جاوے اور تو پاک ہو جاوے حیض کے خون سے تو نماز پڑہ دوسرے حیض تک (پھر جب دوسرا حیض آوے تو چھوڑ دے)

عن عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی جبش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور عرض کیا مجھے استحاضہ رہتا ہے تو پاک نہین ہوتے کیا نماز چھوڑ دون آپنے فرمایا نہین یہ رگ ہے حیض نہین ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پہر جب حیض کے دن گزر جاوین تو خون دہو ڈال اور نماز پڑہ

ذکر اغْتِسَالِ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کے غسل کا بیان

عن عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ فَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت مستحاضہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے

جو بند نہیں ہوتی اور حکم کیا گیا اسکو ظہر میں دیر کریگی اور عصر میں جلدی کریگی اور دونون نمازون کو لیے ایک غسل کریگی
پھر مغرب کے لیے ایک غسل کریگی **بَابُ** الْاِغْتِسَالِ مِنَ النِّفَاسِ نفاس کے بعد غسل کرنیکا بیان (نفاس وہ خون کو کہتے
ہیں جو بعد جننے کے عورت کو آتا ہے) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ حَدِیْثِ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ حِیْنَ نُفِسَتْ بِذِی
الْحُلَیْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ مُرْهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ ترجمہ جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے اسماء بنت عمیس کے حال میں جب انکو نفاس آیا ذو الحلیفہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق سے
کہا حکم کرو انکو غسل کرینگی اور احرام باندھینگی **بَابُ** الْفَرْقِ بَیْنَ الْحَیْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ حیض کے خون اور استحاضے
کے خون میں کیا فرق ہے **عَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِیْ حُبَیْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَیْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ یُعْرَفُ فَاَمْسِكِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ
الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِیْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے انکو استحاضہ ہو گیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے انسے فرمایا جب حیض کا خون آوے اور وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے تو نماز چھوڑ دے پھر جب دوسری طرح کا خون آوے
تو وضو کر کیونکہ وہ ایک رگ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ حُبَیْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ دَمَ الْحَیْضِ دَمٌ اَسْوَدُ یُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَاَمْسِكِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ
الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِیْ وَصَلِّیْ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے جب ایسا خون آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب دوسری طرح کا
خون آوے تو وضو کر اور نماز پڑھ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اُسْتُحِیْضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ فَسَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَدَعِی الصَّلٰوةَ
وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ اَثَرَ الدَّمِ وَتَوَضَّئِیْ فَاِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ قِیْلَ لَهُ
فَالْغُسْلُ قَالَ ذٰلِكَ لَا یَشُكُّ فِیْهِ اَحَدٌ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش کو
استحاضہ ہوا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ مجھکو استحاضہ ہو گیا پاک ہی نہیں
ہوتی کیا نماز چھوڑ دون آپنے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آیا کرے تو نماز چھوڑ دیا کر پھر جب حیض ختم
ہو تو خون کا دھبا دھو اور وضو کر کیونکہ یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے کسے نے کہا کیا غسل نہ کرے انہون نے کہا غسل میں
کیا شک ہے کسی کو اسمین شک نہیں (یعنی حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل تو کرنا ضرور ہے) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ
فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَدَعِی الصَّلٰوةَ فَاِذَا ذَهَبَ

قَدْرَهَا فَاغْتَسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش نے کہا یارسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا چھوڑ دوں نماز کو فرمایا آپ نے یہ خون ایک رگ کا ہے اور حیض نہیں ہے تو جب حیض آوے (یعنی وہ دن آویں جن دنوں میں قبل اس بیماری کے حیض آیا کرتا تھا) چھوڑ دے نماز کو پھر جب وہ مدت گزر جاوے تو خون دھو کر نماز پڑھ (یعنی بعد غسل کے جیسا کہ بخاری کی روایت میں مصرح ہے) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَتْرُكُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے ابو حبیش کی بیٹی نے کہا یارسول اللہ میں پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض رخصت ہو تو خون دھو ڈال (اور غسل کر) اور نماز پڑھ

باب النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ تھمے ہوئے پانی میں جنب (جسکو نہانے کی حاجت ہو) کو نہانا منع ہے (یعنی پانی کے اندر گھسکر بلکہ باہر کھڑے ہو کر پانی لیکر نہاوے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ غسل کرے کوئی تم میں سے تھمے ہوئے پانی میں جبکہ جنب ہو ف یہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی پھر اگر وہ پانی کثیر ہے (یعنی دو قلے شافعیہ کے نزدیک اور دہ در دہ حنفیہ کے نزدیک) تو اندر گھسکر نہانے سے نجس نہ ہوگا نہ مستعمل ورنہ نجس یا مستعمل ہو جاویگا۔ اور اہل حدیث کے نزدیک پانی قلیل ہو یا کثیر کسیطرح نجس نہ ہوگا جبتک اوس کا مزہ یا رنگ یا بو نہ بدلے۔ اس حدیث سے نکلتا ہے کہ اگر پانی جاری ہو یا نہانے والا جنب نہ ہو تو اندر گھسکر نہانا منع نہیں ہے

باب النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَالِاغْتِسَالِ مِنْهُ تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا پھر اوس پانی سے نہانا منع ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے بند پانی میں پھر غسل کرے اوس سے ف کیونکہ بند پانی اگر قلیل ہے تو پیشاب کرنے سے نجس ہو جاویگا اور جو کثیر ہو تب بھی خراب ہوگا اور اوسکی بو سے لوگوں کو ضرر پہونچیگا اسی واسطے یہ نہی تحریمی ہے اکثر علما کے نزدیک جب پانی قلیل ہو اور تنزیہی ہے جب پانی کثیر ہو

باب ذِكْرِ الِاغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ اول رات میں غسل کرنے کا بیان عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ أَيَّ اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ آخِرَهُ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً ترجمہ غضیف بن حارث سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول رات میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں حضرت عائشہ نے کہا کبھی اول رات میں غسل کرتے کبھی اخیر رات میں میں نے کہا شکر ہے اوس پروردگار کا جس نے گنجایش رکھی عَنْ

غُضَيفِ بنِ الحارِثِ قال دخلتُ على عائشةَ فسألتُها قلتُ أكانَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم
يَغتسِلُ مِن أوّلِ اللّيلِ أو مِن آخِرِه قالت كلَّ ذلكَ رُبّما اغتسلَ مِن أوّلِه وربّما اغتسلَ مِن آخرِه
قلتُ الحمدُ للهِ الّذي جعلَ في الأمرِ سعةً **ترجمہ** غضیف بن الحارث سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت
عائشہ پاس گیا اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں انہوں نے
کہا سب طرح کرتے تھے کبھی اول رات میں کبھی اخیر رات میں میں نے کہا شکر ہے اوس پروردگار کا جسنے گنجایش رکھی **باب**
ذِكرُ الاستتارِ عندَ الاغتسالِ غسل کے وقت آڑ کر لینا **عن** أبي السَّمحِ قال كنتُ أخدُمُ رسولَ اللهِ
صلّى اللهُ عليه وسلّم فكانَ إذا أرادَ أن يغتسلَ قال ولِّني قفاكَ فأولّيه قفاي فأسترُه
به **ترجمہ** ابو السمح سے روایت ہے میں خدمت کیا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ جب غسل کا ارادہ کرتے تو
مجھ سے فرماتے پیٹھ پھیر کر کھڑا ہو میں پیٹھ پھیر کر کھڑا ہوتا آپ کو چھپا لیتا **عن** أمِّ هانئٍ أنّها ذهبت إلى النّبيِّ
صلّى اللهُ عليه وسلّم يومَ الفتحِ فوجدَتْه يغتسِلُ وفاطمةُ تسترُه بثوبٍ فسلّمتُ فقال
مَن هذا قلتُ أمُّ هانئٍ فلمّا فرغَ مِن غُسلِه قامَ فصلّى ثمانيَ ركعاتٍ في ثوبٍ مُلتحِفًا به
ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئیں آپ کو دیکھا غسل کرتے ہو اور
فاطمہ زہرا ایک کپڑے کی آڑ کیے ہوئی تھیں آپ پر میں نے سلام کیا آپنے فرمایا کون ہے میں نے کہا ام ہانی ہے جب آپ غسل
سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں ایک کپڑے میں جسکو لپیٹے ہوئے تھے **باب** ذِكرُ القدرِ الّذي
يكتفي به الرّجلُ مِنَ الماءِ للغُسلِ کتنے پانی میں غسل ہو سکتا ہے **عن** موسى الجُهَنيِّ قال أُتيَ مجاهدٌ
بقدحٍ حزرتُه ثمانيةَ أرطالٍ فقال حدّثتني عائشةُ أنّ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم
كانَ يغتسِلُ بمثلِ هذا **ترجمہ** موسی جہنی سے روایت ہے مجاہد ایک کٹورا لیکر آئے میں نے اوسکا اندازہ کیا تو اوس
میں آٹھ رطل پانی آتا ایک صاع جو قریب چار سیر کے ہوتا ہے پھر حدیث بیان کی مجھ سے انہوں نے سنا حضرت عائشہ
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اسقدر پانی سے **ف** غسل اور وضو میں کوئی اندازہ پانی کا مقرر
نہیں جس سے زیادتی یا کمی نادرست ہو مگر اسراف ربیفایدہ پانی لنڈھانا منع ہے **عن** أبي سلمةَ قال دخلتُ
على عائشةَ وأخوها مِنَ الرّضاعةِ فسألها عن غُسلِ النّبيِّ صلّى اللهُ عليه وسلّم فدعَتْ
بإناءٍ فيه ماءٌ قدرُ صاعٍ فسترَتْ سترًا فاغتسلَتْ فأفرغَتْ على رأسِها ثلاثًا **ترجمہ** ابو سلمہ سے
روایت ہے میں اور حضرت عائشہ کا دودھ بھائی دونوں حضرت عائشہ پاس گئے اوس نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کیونکر غسل کرتے تھے انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع پانی تھا پھر ایک پردہ ڈالکر غسل کیا تو سر پر تین بار
پانی ڈالا **عن** عائشةَ أنّها قالت كانَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم يغتسِلُ في القدحِ هو

ص ابو السمح خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقال اسمہ ایاد له حدیث واحد ۱۲ قطعه بعضهم تقریب

الفَرَقُ وَكُنتُ اَغتَسِلُ اَنَا وَهُوَ فِی اِنَاءٍ وَّاحِدٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے
غسل کرتے جسمین ایک فرق پانی آتا (فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے جو قریب آٹھ سیر کے ہوا) اور مین اور آپ دونون ملکر ایک برتن
سے غسل کرتے یعنی دونون اوسمین ہاتھ ڈالکر پانی لیتے جاتے۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ایک مکوک سے اور غسل کرتے تھے پانچ مکوک سے (مکوک سے مراد ایک مد ہے جو ایک رطل اور تہائی
رطل ہوتا ہے اہل حجاز کے نزدیک اور دو رطل اہل عراق کے نزدیک لیکن صاع سب کے نزدیک چار مد کا ہوتا ہے تو صاع عراقی آٹھ
رطل کا ہے اور صاع حجازی پانچ رطل اور ایک ثلث رطل کا احادیث مین سب جگہہ صاع اور مد سے صاع اور مد حجازی مراد ہے
لیکن غسل کے باب مین بعضون نے کہا صاع عراقی مراد ہے واللہ اعلم) عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ قَالَ تَمَارَيْنَا فِی الْغُسْلِ عِنْدَ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ جَابِرٌ يَكْفِی مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ مِّنْ مَّاءٍ قُلْنَا مَا يَكْفِی صَاعٌ وَّلَا صَاعَانِ
قَالَ جَابِرٌ قَدْ كَانَ يَكْفِی مَنْ كَانَ خَيْرًا مِّنْكُمْ وَاَكْثَرَ شَعْرًا ترجمہ ابو جعفر سے روایت ہے ہم نے بحث کی
غسل کے باب مین جابر بن عبد اللہ پاس تو جابر نے کہا کافی ہے غسل جنابت کے لیے ایک صاع پانی ہم نے کہا ایک صاع دو صاع تو
کافی نہین ہو سکتا جابر نے کہا کافی ہوتا تھا اون شخص کو جو تم سے بہتر تھے اور تم سے زیادہ بال رکھتے تھے (مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہین)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلَالَةِ عَلٰى اَنَّهٗ لَا وَقْتَ فِی ذٰلِكَ غسل کے لیے کوئی مقدار پانی معین نہ ہونا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّهُوَ قَدْرُ الْفَرَقِ ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک برتن سے جسمین ایک فرق پانی آتا ف یعنی سولہ رطل اور اوپر کی روایتون
مین ہے کہ آنحضرت غسل کرتے تھے پانچ مکوک مین یعنی پانچ مد مین اور ایک روایت مین ہے کہ ایک صاع سے پس ان سب روایتون کو ملانے سے
معلوم ہوا کہ غسل کے پانی کی کوئی حد مقرر نہین ہے بلکہ جتنے پانی مین طہارت ہو جاوے اور سب بدن پر پانی بہہ جاوے وہ کافی ہے

بَابُ ذِكْرِ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِنْ نِّسَائِهٖ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مرد اپنی عورت کے ساتھ ایک برتن سے غسل کر سکتا ہے
عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ وَاَنَا مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ
جَمِيعًا ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مین دونون ملکر ایک برتن سے غسل کرتے تھے
یعنی دونون اوسمین سے چلو لیتے تھے (ہاتھ ڈالکر) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون
غسل کرتے تھے جنابت کا ایک برتن سے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِی اُنَازِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْاِنَاءَ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْهُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
برتن مین جھگڑتے تھے یعنی مین بھی اوسمین سے پانی لیتی تھی اور آپ بھی اوسمین سے لیتے تو مین چاہتی کہ مین لے لون آپ چاہتے

کہ مین لون کیونکہ مین اور آپ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تہے عن عائشة قالت كنت اغتسل انا ورسول الله
صلى الله عليه وسلم من اناء واحد ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
برتن سے غسل کرتے تہے عن ابن عباس قال اخبرتني خالتي ميمونة انها كانت تغتسل ورسول
الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے مجھ سے میری خالہ میمونہ نے
بیان کیا کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تہے عن ناعم مولى ام سلمة ان ام
سلمة سئلت اتغتسل المرأة مع الرجل قالت نعم اذا كانت كيسة رأيتني ورسول الله صلى
الله عليه وسلم نغتسل من مركن واحد نفيض على ايدينا حتى ننقيها ثم نفيض عليها الماء
قال الاعرج لا تذكر فرجا ولا تباليه ترجمہ ناعم سے روایت ہے جو مولی تہا ام سلمہ کا کہ ام المومنین ام
کسی نے پوچھا کیا عورت مرد کے ساتھ غسل کرے انہون نے کہا ہان جب عقل رکہتی ہو تم دیکھو مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دونو ایک کونڈے سے غسل کرتی تہی ہم اپنے ہاتہون پر پانی ڈالتے یہانتک کہ انکو صاف کرتے پہر ان پر پانی ڈالتے (یعنی
ہاتہ پانی مین ڈالکر پانی نکالتی) اعرج نے کہا کہ ام المومنین ام سلمہ نے شرمگاہ کا ذکر نہین کیا نہ اسکی پرواہ کی باب
ذکر النهي عن الاغتسال بفضل الجنب جنب کے نہانے سے جو پانی بچ رہے اوس سے نہانا منع ہے عن حميد
بن عبد الرحمن قال لقيت رجلا صحب النبي صلى الله عليه وسلم كما صحبه ابو هريرة اربع
سنين قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يمتشط احدنا كل يوم او يبول في مغتسله
او يغتسل الرجل بفضل المرأة او المرأة بفضل الرجل وليغترفا جميعا ترجمہ حمید بن عبد الرحمن
سے روایت ہے مین ایک شخص سے ملا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہا تہا چار برس تک جیسے ابو ہریرہ رہے تہے اوس نے
کہا منع کیا رسول اللہ صلعم نے ہر روز کنگہی کرنے سے (بلکہ ایک دن بیچ کرنا بہتر ہے) اور جہان نہاتا ہو وہان پیشاب کرنے سے اور منع کیا
اس بات سے کہ غسل کرے مرد عورت کے (غسل سے) بچے ہوئے پانی سے یا عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے بلکہ دونون ساتہ ہی پانی
لیتے جاوین (اگر ایک ہی برتن ہو یہ نہی تنزیہی ہے اور بطور ادب کے ہے صحیح مسلم مین ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا میمونہ کے بچے ہوئے پانی سے) باب الرخصة في ذلك اس امر کی اجازت عن
عائشة قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد يبادرني
وابادره حتى يقول دعي لي واقول انا دع لي قال سويد يبادرني وابادره فاقول دع
لي دع لي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون ایک برتن سے غسل کرتے تہے
آپ چاہتے تہے جلدی سے غسل کر لینا مین چاہتی تہی مین جلدی سے کر لون تو آپ فرماتے تہے میرے لیے پانی چہوڑ دے اور
مین کہتی تہی میرے لیے چہوڑ دیجیے سوید کی روایت مین یہ ہے کہ آپ مجھ سے جلدی کرتے تہے اور مین آپ پر جلدی کرتی

تھی تو مین کہنے لگتی تھی میرے لیے پانی چھوڑ دیجیے میرے لیے پانی چھوڑ دیجیے **ف** پھر جب ایک غسل کر چکتا تو دوسرا اوسکے بچے ہوئے پانی سے اپنا غسل پورا کرتا پس اس حدیث سے اجازت نکلی جنب کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی **باب**

ذِكْرُ الاِغْتِسَالِ فِي الْقَصْعَةِ ایک کونڈے سے غسل کرنا عَنْ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ فِي قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ **ترجمہ** ام ہانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ (آپ کی بی بی) نے غسل کیا ایک کونڈے سے جس مین آٹے کا نشان تھا

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پاک شے پانی مین ملجانے سے کچھ ضرر نہین ہے **باب** ذِكْرُ تَرْكِ الْمَرْاَةِ نَقْضَ ضَفْرِ رَاْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ جب عورت غسل کرے جنابت کا تو اپنی سر کی چوٹیان کہولنا ضرور نہین ہے عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي امْرَاَةٌ شَدِيْدَةُ ضَفْرِ رَاْسِي اَفَاَنْقُضُهَا عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلٰى جَسَدِكِ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مین اپنے سر کی چوٹیان مضبوط باندہتی ہون (یعنے بال خوب مضبوطی سے گوندہتی ہون) کیا غسل جنابت کیوقت اوسکو کہولون آپنے فرمایا تجہکو کافی ہے سر پر تین چلو ڈال لینا پانی کے (تاکہ پانی بالون کی جڑ تو مین پہونچ جاوے) پھر ساری بدن پر پانی ڈالنا **باب** ذِكْرُ الْاَمْرِ بِذٰلِكَ لِلْحَائِضِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ لِلْاِحْرَامِ جب عورت حائضہ حج کا احرام باندہا چاہے اور اوسکے لیے غسل کرے تو چوٹی کہولنا ضرور ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِيْ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نکلے حجۃ الوداع مین تو مین نے عمرے کا احرام باندہا (میقات سے تمتع کی نیت سے) جب مین مکہ پہونچی تو حیض مین تھی پس نہ طواف کیا مینے خانہ کعبہ کا اور نہ سعی کی صفا اور مروے کے بیچ مین (یعنے عمرہ ادا نہین کر سکی بوجہ حیض کے) مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی (کہ حج آن پہونچا اور ابھی عمرہ ہے ادا نہین ہوا حیض کیوجہ سے تو میرا حج جاتا رہیگا) آپنے فرمایا اپنا سر کہولڈال اور کنگہی کر لی اور حج کا احرام باندہ اور عمرہ چہوڑ دے مین نے ایسا ہی کیا جب حج ادا کر چکی تو آپ نے مجھے عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کو بھیجا مینے عمرے کا احرام باندہا اور آپنے فرمایا یہہ جگہہ ہے تیرے عمرے کی (یعنے یہان سے عمرے کا احرام باندہ سکتی ہے) ذِكْرُ غُسْلِ الْجُنُبِ يَدَهُ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهَا الْاِنَاءَ

جب برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے بتانا یہ ہو یعنی عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
اذا اغتسل من الجنابة وضع له الاناء فيصب على يديه قبل ان يدخلهما الاناء حتى اذا
غسل يديه ادخل يده اليمنى في الاناء ثم صب باليمنى وغسل فرجه باليسرى حتى اذا فرغ
صب باليمنى على اليسرى فغسلهما ثم تمضمض واستنشق ثلاثا ثم يصب على رأسه ملء
كفيه ثلاث مرات ثم يفيض على جسده ۔ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب غسل کرتے تھے جنابت کا تو آپ کے لیے برتن میں پانی رکھا جاتا آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالتے برتن میں ہاتھ
ڈالنے سے پہلے جب دونوں ہاتھوں کو دھو چکتے تو داہنا ہاتھ کو برتن میں ڈالتے اور پانی لیکر بائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ
کو دھوتے جب اس سے فارغ ہوتے تو داہنے ہاتھ سے پانی بائیں ہاتھ پر ڈالتے اور دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر کلی کرتے اور
ناک میں پانی ڈالتے تین بار پھر سر پر پانی ڈالتے دونوں ہتھیلیاں بھر کر تین بار پھر سارے بدن پر پانی بہاتے **باب**
ذكر عدد غسل اليدين قبل ادخالهما الاناء ہاتھوں کو کتنی بار دھوئے برتن میں ڈالنے سے پہلے عن
ابي سلمة قال سألت عائشة عن غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجنابة فقالت
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفرغ على يديه ثلاثا ثم يغسل فرجه ثم يغسل
يديه ثم يمضمض ويستنشق ثم يفرغ على رأسه ثلاثا ثم يفيض على سائر جسده ۔ ترجمہ
ابو سلمہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کیونکر کرتے تھے انہوں نے
کہا رسول اللہ صلعم پہلے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالتے پھر شرمگاہ دھوتے پھر دونوں ہاتھ دھوتے پھر کلی کرتے
اور ناک میں پانی ڈالتے پھر سر پر تین بار پانی ڈالتے پھر سارے بدن پر پانی بہاتے **ازالة الجنب الاذى**
عن جسده بعد غسل يديه دونوں ہاتھ دھو کر بدن کی ناپاکی کو دور کرنا عن ابي سلمة انه دخل على
عائشة فسألها عن غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجنابة فقالت كان النبي
صلى الله عليه وسلم يؤتى بالاناء فيصب على يديه ثلاثا فيغسلهما ثم يصب بيمينه على
شماله فيغسل ما على فخذيه ثم يغسل يديه ويتمضمض ويستنشق ويصب على رأسه
ثلاثا ثم يفيض على سائر جسده ۔ ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے وہ حضرت عائشہؓ پاس گئے اور ان سے پوچھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کیونکر کرتے تھے انہوں نے کہا آپ پاس ایک برتن آتا پانی کا آپ دونوں
ہاتھوں پر تین بار پانی ڈال کے انکو دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالکر رانوں کو دھوتے (اور شرمگاہ کو
جہاں نجاست معلوم ہوتی) پھر دونوں ہاتھ دھوتے اور کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے اور سر پر تین بار پانی اپنے
پھر سارے بدن پر پانی بہاتے **باب اعادة الجنب غسل يديه بعد ازالة الاذى عن جسده**

ناپاکی کو دھوکر پھر دونوں ہاتھ دھوے عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن قال وصفت عائشۃ غسل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم من الجنابۃ قالت کان یغسل یدیہ ثلثا ثم یفیض بیدہ الیمنی علی الیسری فیغسل
فرجہ وما اصابہ قال عمر ولا اعلمہ الا قال یفیض بیدہ الیمنی علی الیسری ثلث مرات ثم
یتمضمض ثلثا ویستنشق ثلثا ویغسل وجہہ ثلثا ثم یفیض علی راسہ ثلثا ثم یصب علیہ الماء ترجمہ ابو سلمہ
بن عبد الرحمن سے روایت ہے ام المومنین عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا حال بیان کیا تو کہا پہلے
آپ اپنا ہاتھ تین بار دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے پھر شرمگاہ دھوتے اور جو اس میں لگا ہوتا۔ عمر بن عبید
نے کہا میں سمجھتا ہوں عائشہ نے یوں کہا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے تین بار پھر کلی کرتے تین بار اور ناک
میں پانی ڈالتے تین بار اور منہ دھوتے تین بار پھر سر پر پانی ڈالتے تین بار پھر سارے بدن پر پانی بہاتے ف اس روایت
سے اور اوپر کی روایت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہاتھ دو بار دھوئے ایک تو شروع میں دوسرے بعد صاف کرنے نجاست کے

ذکر وضوء الجنب قبل الغسل غسل سے پہلے وضو کرنا عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان اذا اغتسل من الجنابۃ بدأ فغسل یدیہ ثم توضأ کما یتوضأ للصلوۃ ثم یدخل
اصابعہ الماء فیخلل بہا اصول شعرہ ثم یصب علی راسہ ثلث غرف ثم یفیض الماء علی
جسدہ کلہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے پہلے دونوں ہاتھ
دھوتے پھر وضو کرتے جس طرح نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے پھر
تین چلو ڈالتے اپنے سر پر پھر سارے بدن پر بہاتے

باب تخلیل الجنب راسہ جنب اپنے سر کے بالوں میں خلال کرے
عن عروۃ قال حدثتنی عائشۃ عن غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الجنابۃ انہ کان
یغسل یدیہ ویتوضأ ویخلل راسہ حتی یصل الی شعرہ ثم یفرغ علی سائر جسدہ ترجمہ
عروہ سے روایت ہے مجھ سے حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل جنابت بیان کیا اس طرح کہ پہلے دونوں
ہاتھ دھوتے اور وضو کرتے اور خلال کرتے سر میں تاکہ پانی بالوں میں پہنچے پھر سارے بدن پر پانی بہاتے عن عائشۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یشرب راسہ ثم یحثی علیہ ثلثا ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تر کر لیتے تھے سر کو پھر تین لپ بھر کر پانی ڈالتے سر پر

باب جبیر بن مطعم قال تماروا فی الغسل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعض القوم انی لا
غسل کذا وکذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فافیض علی راسی ثلث اکف
ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے لوگوں نے بحث کی غسل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی نے کہا میں اس طرح غسل
کرتا ہوں آپ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتا ہوں

باب ذکر العمل فی الغسل من الحیض حیض سے

پاک ہو کیونکر غسل کرے عن عائشة ان امرأة سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن غسلها
من الحيض فاخبرها كيف تغتسل ثم قال خذي فرصة من مسك فتطهري بها قالت و
كيف اتطهر بها فاستتر كذا ثم قال سبحان الله تطهري بها قالت عائشة فجذبت المرأة
وقلت تتبعين بها اثر الدم ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ایک عورت (اسماء بنت شکل) نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض سے کیونکر غسل کرنا چاہیے آپ نے بتلایا کہ اس طرح غسل کرنا چاہیے پھر فرمایا (غسل کے بعد) ایک ٹکڑا
لے کر کپڑے یا روئی یا اون کا جس میں مشک لگی ہو اور اس سے طہارت کر وہ عورت بولی میں کیونکر اوس سے طہارت کرون
آپ نے اپنے منہ پر (ہاتھ کی) آڑ کر لی (شرم سے) اور فرمایا (تعجب سے) سبحان اللہ طہارت کر اوس سے حضرت عائشہؓ نے کہا
میں نے اوس عورت کو پکڑ کر کھینچا اور (چپکے سے) کہا خون کے مقام پر اوسکو رکھ ف یعنی شرمگاہ میں اس کپڑے کو رکھ تا کہ
بدبوئی رفع ہو اور خوشبو پیدا ہو یہ حکم بطریق استحباب کے ہے ہر عورت کے لیے جو پاک ہو حیض یا نفاس سے کہ بعد غسل کے اسے اگر کرے
اور جو مشک نہ ملے تو اور خوشبو استعمال کرے باب ترك الوضوء من بعد الغسل غسل کے بعد وضو کی حاجت
نہیں عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتوضأ بعد الغسل ترجمہ ام
المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو نہیں کرتے تھے غسل کے بعد باب غسل الرجلين
في غير المكان الذي يغتسل فيه جہاں غسل کرے وہاں سے ہٹ کر اور جگہ پاؤں دھوئے عن ميمونة قالت
ادنيت لرسول الله صلى الله عليه وسلم غسله من الجنابة فغسل كفيه مرتين او ثلثا ثم ادخل
يمينه في الاناء فافرغ بها على فرجه ثم غسله بشماله ثم ضرب بشماله الارض فدلكها
دلكا شديدا ثم توضأ وضوءه للصلوة ثم افرغ على راسه ثلث حثيات ملء كفيه ثم
غسل سائر جسده ثم تنحى عن مقامه فغسل رجليه قالت ثم اتيته بالمنديل فرده ترجمہ ام
المومنین میمونہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل جنابت کے واسطے پانی رکھا آپ نے دونوں
ہاتھوں کو دو بار یا تین بار دھویا پھر داہنا ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی لیا اپنی شرمگاہ پر پانی بہایا پھر شرمگاہ کو دھویا
بائیں ہاتھ سے بعد اوس کے بائیں ہاتھ کو زمین پر مارا اور خوب زور سے رگڑا پھر وضو کیا جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر
دونو چلو بھر بھر کر تین بار پانی سر پر ڈالا پھر ساری بدن کو دھویا پھر اوس جگہ سے سرک گئے اور دونوں پاؤں دھوئے میمونہؓ نے
کہا پھر میں کپڑا لائی پانی پونچھنے کا آپ نے اوسکو نہیں لیا باب ترك المنديل بعد الغسل غسل کے بعد کپڑے سے
نہ پونچھنا عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اغتسل فاتي بمنديل فلم يمسه وجعل
يقول بالماء هكذا ترجمہ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا تو آپ پاس کپڑا لایا گیا
بدن پونچھنے کو آپ نے اوسکو نہیں لیا اور پانی جھٹکنے لگے ف نووی نے کہا ہمارے اصحاب نے اختلاف کیا ہے کہ وضو اور غسل کے

تعقیبات

بعد بدن کا پونچھنا کیسا ہی سب مین مشہور یہ قول ہی کہ نہ پونچھنا مستحب ہے اور یہ نہین کہہ سکتے کہ پونچھنا مکروہ ہی۔ دوسرا قول یہ ہی کہ پونچھنا مکروہ ہی۔ تیسرا یہ کہ مباح ہی اوسکا کرنا نہ کرنا برابر ہی چوتہا قول یہ ہی کہ مستحب ہے کیونکہ پونچھنے سی بدن صاف ہوجاتا ہی میل وغیرہ سے۔ پانچوین یہ کہ مکروہ ہے گرمی مین نہ جاڑے مین۔ اور صحابہ رضی اللہ عنھم کے اسمین تین قول ہین ایک تو یہ ہی کہ پونچھنے مین کچھ قباحت نہین وضو کی بعد ہو یا غسل کے یہی مذہب ہے انس بن مالک اور سفیان ثوری کا دوسرا یہ کہ مکروہ ہی دونون کے بعد اور یہ ابن عمر اور ابن ابی لیلی کا قول ہی تیسرا یہ کہ مکروہ ہی وضو کی بعد نہ غسل کے اھ، یہ ابن عباس کا قول ہے اور نہ پونچھنے مین ایک یہ حدیث ہی اور ایک دوسری صحیح حدیث ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کی نکلے اور آپکے سر سے پانی ٹپک رہا تہا لیکن پونچھنا یہ نکلا تو نقل کیا ہی اوسکو ایک جماعت صحابہ نے و لیکن سندین اون کی ضعیف ہین ترمذی نے کہا رسول اللہ صلعم سے اس باب مین کچھ صحیح نہین ہی اب رہا پانی کا جھٹکنا بدن سے تو یہ صحیح حدیث سے ثابت ہی اور بعضون نے اسکو مکروہ کہا مگر وہ صحیح نہین ہی بلکہ صحیح اوسکی اباحت ہی انتہی مختصرًا

بَابُ وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ جنب جب کہانیکا قصد کری (اور غسل کا موقع نہ ہو) تو وضو کر لی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ زَادَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهٖ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت مین جب کہانے یا سونے کا قصد کرتی تو وضو کرتی جیسی نماز کی لیے وضو کرتے

بَابُ اِقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اگر جنب کہانی کا قصد ہو اور فقط ہاتھ سی دہو لے تو بھی کافی ہی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت مین سونے کا قصد کرتے تو وضو کر لیتے اور جو کہانے کا قصد کرتی تو دونون ہاتھ دہو لیتے

بَابُ اِقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ جنب جب کہانی یا پینے کا قصد کری تو فقط ہاتھ دہو لینا ہی کافی ہی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت مین سونے کا قصد کرتے تو وضو کر لیتے اور جو کہانے یا پینے کا ارادہ کرتی تو دونون ہاتھ دہو لیتے پہر کہاتے پیتے

بَابُ وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ جنب جب سونی کا ارادہ کری (اور غسل کا موقع نہ ہو) تو وضو کر لیوی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتی اور جنب ہوتی تو وضو کر لیتے جیسے نماز کی لیے وضو کرتے سونے سے پہلے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

ان عمر قال يا رسول الله أينام أحدنا وهو جنب قال إذا توضأ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی سو سکتا ہے حالت جنابت میں آپ نے فرمایا ہاں جب وضو کر لیوے باب
وضوء الجنب وغسل ذكره إذا أراد أن ينام جنب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر لے اور اپنی شرمگاہ کو دھو لے

عن ابن عمر قال ذكر عمر لرسول الله صلى الله عليه وسلم أنه تصيبه الجنابة من الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغسل ذكرك ثم نم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ مجھ کو جنابت ہوتی ہے رات کو اور اس وقت نہانے کا موقع نہیں ہوتا آپ نے فرمایا وضو کر لی اور ذکر دھو ڈال پھر سو رہ باب في الجنب إذا لم يتوضأ جنب جب وضو نہ کرے تو کیا ہوگا

عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولا جنب ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہو یا کتا یا جنب ہو (مراد فرشتے رحمت کے ہیں) باب في الجنب إذا أراد أن يعود اگر جنب دوبارہ کا قصد کرے تو کیا کرے

عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أراد أحدكم أن يعود توضأ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قصد کرے دوبارہ جماع کرنے کا (اور وہ جنب ہو) تو وضو کر لیوے باب إتيان النساء قبل إحداث الغسل کئی عورتوں سے جماع کرنا ایک ہی غسل سے

عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف على نسائه في ليلة بغسل واحد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں پاس گئے ایک ہی غسل سے یعنی سب سے صحبت کی اور پھر اخیر میں غسل کر لیا

عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يطوف على نسائه في غسل واحد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھیرا کرتے تھے اپنی عورتوں پر ایک ہی غسل سے باب حجب الجنب من قراءة القرآن جنب کو قرآن پڑھنا درست نہیں ہے

عن عبد الله بن سلمة قال أتيت عليا أنا ورجلان فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من الخلاء فيقرأ القرآن ويأكل معنا اللحم ولم يكن يحجبه عن القرآن شيء ليس الجنابة ترجمہ عبد اللہ بن سلمہ سے روایت ہے میں اور دو آدمی اور حضرت علی پاس گئے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے سے نکل کر قرآن پڑھتے اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر گوشت کھاتے اور قرآن پڑھنے کو کوئی چیز آپ کو نہ روکتی سوا جنابت کے یعنی جب جنب ہوتے تو قرآن نہ پڑھتے جب تک غسل نہ کر لیتے

عن علي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ القرآن على كل حال إلا الجنابة ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو پڑھا کرتے ہر وقت اور ہر حالت میں سوا جنابت کی باب مماسة الجنب ومجالسته جنب کے ساتھ بیٹھنا اور اس کو چھونا

چھونا کیسا ہی عن حذیفۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقی الرجل من اصحابہ
ماسحہ ودعا لہ قال فرأیتہ یوما بکرۃ فحدت عنہ ثم اتیتہ حین ارتفع النہار فقال
انی رأیتک فحدت عنی فقلت انی کنت جنبا فخشیت ان تمسنی فقال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان المسلم لا ینجس ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت
یہ تھی جب کسی اپنے صحابی سے ملتے تو اوسپر ہاتھ پھیرتے اور اوسکے لیے دعا کرتے ایک روز صبح کو مین نے آپ کو دیکھا تو مین کترا
گیا (یعنی الگ ہوکر چلا گیا) پھر دن چڑھے مین آپ پاس آیا آپ نے فرمایا مین نے تجھے دیکھا تو الگ ہوکر چلا گیا مین نے
عرض کیا یارسول اللہ مین جنب تھا مین ڈرا کہین آپ مجھکو چھو نہ لین آپ نے فرمایا مسلمان ناپاک نہین ہوتا (جنابت
سے کیونکہ جنابت ایک نجاست حکمی ہے اور مسلمان کی طہارت حقیقی ہے البتہ اگر نجاست حقیقی لگی ہے تو اوسکی وجہ سے ناپاک
ہوجاویگا مگر اپنی ذات سے پاک ہے گا) عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ وھو جنب
فاھوی الی فقلت انی جنب فقال ان المسلم لا ینجس ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مجھسے ملے اور مین جنب تھا آپ میری طرف جھکے مین نے عرض کیا مین جنب ہون آپ نے فرمایا مسلمان
ناپاک نہین ہوتا عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ فی طریق من طرق المدینۃ
وھو جنب فانسل عنہ فاغتسل ففقدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما جاء قال این
کنت یا ابا ھریرۃ قال یارسول اللہ انک لقیتنی وانا جنب فکرھت ان اجالسک
حتی اغتسل فقال سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اونسے ملے مدینے کے ایک راستے مین اور وہ جنب تھے تو چھپکے نکل گئے اور غسل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونکو دیکھا تو نہ پایا جب لوٹ کر آئے پوچھا تو کہان تھا اے ابا ہریرہ ابوہریرہ نے کہا یارسول اللہ جب آپ مجھسے ملے تھے تو مین
جنب تھا مجھے برا معلوم ہوا آپکے پاس بیٹھنا جبتک غسل نہ کرون آپ نے فرمایا سبحان اللہ مومن ناپاک نہین ہوتا باب
استخدام الحائض حائضہ عورت سے کام لینا کیسا ہے عن ابی ھریرۃ بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی المسجد اذ قال یا عائشۃ ناولینی الثوب فقالت انی لا اصلی قال انہ لیس فی یدک
فناولتہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے تھے آپ نے کہا اے عائشہ مجھکو کپڑا اٹھا دے
وہ بولین مین نماز نہین پڑھتی یعنی حیض آنے کا آپ نے فرمایا وہ تیرے ہاتھ مین نہین ہے اخیر انھون نے کپڑا اوٹھا دیا (یعنی حیض
سے آدمی سارا بدن نجس نہین ہوتا ہے کہ کسی چیز مین ہاتھ نہ لگا سکے نہ کوئی کام کر سکے) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرۃ من المسجد قالت انی حائض فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیست حیضتک فی یدک ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مسجد میں سے مجھے بوریا اوٹھا دے مین نے کہا حائضہ ہون آپنے فرمایا تیرا حیض ہاتھہ مین تھوڑی رکھا ہے **ف** مطلب یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تھے اور حضرت عائشہ اپنے حجرے مین تھین آپنے بوریہ مانگا تو حضرت عائشہ نے خیال کیا کہ حالت حیض مین مین اپنا ہاتھہ مسجد مین کیونکر بڑہاؤن آپنے فرمایا کہ ہاتھہ بڑہا کر دیدے کچھ قباحت نہین کیونکہ حیض ہاتھہ مین نہین دہرا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حائضہ کو ہاتھہ بڑہا کر مسجد مین کوئی چیز رکھہ دینا یا مسجد سے کوئی چیز لے لینا درست ہے **باب** یَبْسُطُ الْحَائِضُ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ حائضہ عورت مسجد مین بوریا بچھاوے تو کیا ہے **عن** مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِالْخُمْرَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر ہم مین سے کسی کی گود مین رکھکر قرآن پڑہا کرتے اور وہ عورت حائضہ ہوتی اور ہم مین سے کوئی اوٹھکر مسجد مین بوریا بچھا دیتے اور وہ حائضہ ہوتی (یعنے باہر سے کھڑی ہوکر ہاتھہ بڑہا کر بوریا بچھا دیتی) **باب** فِي الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ کوئی شخص اپنے بی بی کی گود مین سر رکھکر قرآن شریف پڑہے اور وہ حائضہ ہو تو کیا ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَأْسُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْآنَ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم مین سے کسی کی گود مین ہوتا اور وہ حائضہ ہوتی آپ قرآن پڑہتے **باب** غَسْلُ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دہووے تو کیا ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُومِئُ إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف جھکا دیتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے مین آپکا سر دہوتی اور مین حائضہ ہوتی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مسجد کے باہر نکال لیتے اور آپ اعتکاف مین ہوتے مین اوسکو دہو دیتی حالانکہ مین حائضہ ہوتی **باب** مُؤَاكَلَةُ الْحَائِضِ وَالشُّرْبُ مِنْ سُؤْرِهَا حائضہ عورت کو ساتھہ کھلانا اور اوسکا جھوٹا پینا درست ہے **عن** شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ سَأَلْتُهَا هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ وَكَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ **ترجمہ** ابن شریح سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا عورت اپنے خاوند کے ساتھہ کہا وے حیض کی حالت مین انہون نے کہا ہان کہا وے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو بلاتے تھے مین

آپ کے ساتھ کھاتی اور مین حیض سے ہوتی آپ ہڈی اوٹھاتے اور میرا حصہ بھی اوسمین لگاتے پہلے مین اوسکو چوستی پھر رکھ دیتی
بعد اوسکے آپ اوسکو چوستے اور وہین منہ لگاتے جہان مین نے لگایا تھا ہڈی پر آپ پانی منگواتے اوسمین بھی میرا حصہ لگاتے
پہلے مین لیکر پیتی پھر رکھ دیتی پھر آپ اوسکو اوٹھا کر پیتے اور پیالی پر وہین منہ لگاتے جہان مین نے لگایا تھا **عن** عائشۃ قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع فاہ علی الموضع الذی اشرب منہ فیشرب من فضل
سؤری وانا حائض **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ برتن مین اوسی
جگہ لگاتے جہان سے مین نے لگا کر پیا تھا اور میرا جھوٹا پانی پیتے حالانکہ مین حائضہ ہوتی **باب** الانتفاع بفضل
الحائض حائضہ عورت کا جھوٹا پانی پینا درست ہے **عن** عائشۃ تقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یناولنی الاناء فاشرب منہ وانا حائض ثم اعطیہ فیتحری موضع فمی فیضعہ علی فیہ
ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے برتن دیتے مین اوسمین سے پانی پیتی اور مین حیض سے
ہوتی پھر مین وہ برتن آپ کو دیتی آپ ڈھونڈھ کر اوسی جگہ منہ لگاتے جہان مین نے منہ لگایا تھا **عن** عائشۃ قالت
کنت اشرب وانا حائض واناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فی فیشرب و
اتعرق العرق وانا حائض واناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع فاہ علی موضع فی **ترجمہ** حضرت
عائشہ رض سے روایت ہے مین پانی پیتی تھی حیض کی حالت مین پھر وہ برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی آپ اپنا منہ
اوسی مقام پر لگاتے جہان مین نے لگایا تھا اور مین ہڈی چوستی حیض کی حالت مین پھر وہ ہڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی
آپ اپنا منہ اوسی مقام پر لگاتے جہان مین نے لگایا تھا (ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کا پسینا اور اوسکا جھوٹا پاک ہے
اسی طرح لعاب اوسکے منہ کا) **باب** مضاجعۃ الحائض حائضہ عورت کو ساتھ لٹانا درست ہے **عن** ام سلمۃ
قالت بینما انا مضطجعۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمیلۃ اذ حضت فانسللت فاخذت
ثیاب حیضتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفست قلت نعم فدعانی فاضطجعت
معہ فی الخمیلۃ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رض سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی ایک
چادر مین اتنے مین مجھکو حیض آگیا تو مین نکل گئی اور اپنے حیض کے کپڑے اوٹھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
تجھکو حیض آگیا مین نے کہا ہان آپ نے مجھے بلایا مین آپکے ساتھ لیٹی چادر مین **عن** عائشۃ قالت کنت انا و
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد وانا طامث او حائض فان اصابہ
منی شیء غسل مکانہ ولم یعدہ وصلی فیہ ثم یعود فان اصابہ منی شیء فعل مثل
ذلک ولم یعدہ وصلی فیہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے انہون نے کہا مین اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک لحاف مین سوتے تھے اور مین حائضہ ہوتی تو اگر میرے بدن سے کچھ آپ کے کپڑے مین لگجاتا آپ اوسی مقام کو دھو ڈالتے

اوس سے زیادہ نہ دہوتے پہر نماز پڑہتے بعد اوسکے پہر لیٹتے پھر اگر لگ جاتا تو ایسا ہی کرتے ریعنے اوسی مقام کو جہان خون لگ گیا خواہ
اوتنی ہی کپڑے کو دہو ڈالتی) اوس سے زیادہ نہ دہوتی پہر نماز پڑہتی اوس کپڑے مین **باب** مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ حائضہ کے
ساتھ لیٹنا اور مساس کرنا درست ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ
إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تہے ہم مین سے کسیکو جب وہ حائضہ ہوتی کہ تہبند لیوے پہر آپ مباشرت کرتے اوس سے (مباشرت
کے معنی لیٹنا اور پیار کرنا اور ساتھ سونا سب باتین کرنا سوا جماع کے) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین سے جو حائضہ ہوتی اوسکو
حکم کرتے تہبند باندہنے کا پہر اوس سے مباشرت کرتے **عَنْ** مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَ
الرُّكْبَتَيْنِ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مُحْتَجِزَةً بِهِ **ترجمہ** ام المؤمنین میمونہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مباشرت کرتے تہے اپنی عورتون مین کسی عورت سے اور وہ حائضہ ہوتی بشرطیکہ ایک ازار پہنی ہوتی جو رانون کے نصف اور
گہٹنون تک پہونچتی (یعنی ناف سے شروع ہوتے اور نصف رانون یا گہٹنون تک ہوتی) لیث کی روایت مین ہے کہ اوس ازار کو خوب
مضبوط باندہے ہوتی) **ف** علما نے اتفاق کیا ہے کہ مباشرت حائضہ کے ساتھ درست ہے بشرطیکہ ناف کے نیچے سے گہٹنون تک اوسکے
بدن پر کوئی کپڑا ہو اور بعضون کے نزدیک صرف فرج پر کپڑا ہونا کافی ہے **باب** تَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْأَلُونَكَ
عَنِ الْمَحِيضِ آیہ کریمہ ویسألونک عن المحیض کی تفسیر **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ
لَمْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَلَمْ يُشَارِبُوهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ
وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے یہودیون مین جب کسی عورت کو
حیض آتا تو اوسکو اپنے ساتھ نہ کہلاتے نہ پلاتے نہ ایک گہر مین اونکو ساتھ رکہتے تو صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس باب مین پوچہا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری ویسألونک عن المحیض اخیر تک یعنی پوچہتے ہین تجہسے حیض کا حکم تو کہہ
حیض ایک پلیدی ہے تو جدا رہو عورتون سے حیض مین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صحابہ کو کہ کہلادین اور
پلادین اونکو اپنے ساتھ اور ایک گہر مین اون کے ساتھ رہین اور سب باتین کرین سوا جماع کے **باب** مَا يَجِبُ عَلٰى مَنْ
أَتٰى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضَتِهَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ وَطْئِهَا جو شخص اپنی عورت سے حیض کی حالت مین

جماع کرے اور وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے تو اوسکا کفارہ کیا ہے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی الرجل یاتی امراته وهی حائض یتصدق بدینار او بنصف دینار ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس شخص کو جو جماع کرے اپنی عورت سے حیض کی حالت مین کہ صدقہ دیوے ایک دینار یا
آدھا دینار

باب ما تفعل المحرمة اذا حاضت جو عورت احرام باندھے ہو اور اوسکو حیض آجاوے

عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نرى الا الحج فلما كان بسرف حضت فدخل
على رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا ابكي فقال ما لك انفست فقلت نعم قال هذا امر
كتبه الله عز وجل على بنات آدم فاقضي ما يقضي الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت وضحى رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن نسائه بالبقر ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ نکلے حج کے ارادے سے جب سرف مین (سرف ایک مقام ہے مکے کے قریب) پہونچے تو مجھے حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے پاس آئے اور مین رو رہی تھی آپنے پوچھا کیا ہوا تجھکو کیا حیض آگیا مینے کہا ہان آپنے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو لکھدی ہے
اللہ نے آدم کی بیٹیون پر اب کرتی جا سب کام حاجی کے مگر طواف نہ کر خانہ کعبہ کا (وہ حیض سے پاک ہو کر کیجیو) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قربانی کی اپنی عورتون کی طرف سے ایک گائے کی

باب ما تفعل النفساء عند الاحرام احرام باندھتے وقت عورتین کیا کرین

عن جعفر بن محمد قال حدثني ابي قال اتينا جابر بن عبد الله فسألناه عن
حجة النبي صلى الله عليه وسلم فحدثنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج لخمس بقين
من ذي القعدة وخرجنا معه حتى اذا اتى ذا الحليفة ولدت اسماء بنت عميس محمد بن ابي بكر
فارسلت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف اصنع قال اغتسلي واستثفري ثم اهلي
ترجمہ حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے مجھسے بیان کیا میرے والد امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ ہم جابر بن عبد اللہ انصاری
پاس آئے اور اون سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر حج کیا انہون نے کہا آپ نکلے (مدینہ سے حج کے لیے) جب
پانچ روز ذیقعدہ کے باقی ہے ہم بھی آپکے ساتھ نکلے جب آپ ذوالحلیفہ مین پہونچے تو اسماء بنت عمیس (ابوبکر صدیقؓ کی بی بی)
نے محمد بن ابی بکر کو جنا تو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسی کو بھیجا اور دریافت کیا کہ اب مین کیا کرون آپنے
فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندھ لے پھر لبیک پکار

باب دم الحيض يصيب الثوب حیض کا خون اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے

عن ام قيس بنت محصن انها سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
دم الحيض يصيب الثوب قال حكيه بضلع واغسليه بماء وسدر ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت
ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کھرچ ڈال اوسکو
ایک پھٹی (لکڑی کی چھپٹی) سے اور دھو ڈال بیری کی پتی اور پانی سے عن اسماء بنت ابي بكر ان امراة استفتت

نہ دہو ڈالے اور یہ حدیث نسخہ مترجم میں نہین ہے مطبع نظامی کے نسخہ سے دیکھکر لکھی گئی ہے ۱۲

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَیْضِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّیْہِ ثُمَّ اقْرُصِیْہِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِیْہِ وَصَلِّیْ فِیْہِ ترجمہ اسما بنت ابی بکر سے روایت ہی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ حیض کا خون کپڑے مین بہر جاوے تو کیا کرنا چاہیے آپنے فرمایا کہرچ ڈال اوسکو پہر ملکر دہو پانی سے پہر دہو ڈال اور نماز پڑہ اوسمین **ف** نووی نے کہا اس حدیث مین دلیل ہے کہ نجاست پانی سے دہونا چاہیے اور جو شخص دہووے نجاست کو اور کسی اور چیز سے جیسے سرکہ وغیرہ تو کافی نہ ہوگا اسلیے کہ پانی کا حکم ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ خون نجس ہے اور نجاست دہونے مین کوئی شمار مقرر نہین بلکہ صاف کرنا کافی ہے اگر نجاست حکمی ہے یعنے آنکہہ سے نہین دکہتی جیسے پیشاب وغیرہ تو اوسکا ایک بار دہونا واجب ہے اور دوسری تیسری بار دہونا مستحب ہے اور جو نجاست عینی ہے یعنے آنکہہ سے محسوس ہوتی ہے جیسے خون وغیرہ تو اوسکا زائل کرنا واجب ہے اور جو ایک دفعہ کے دہونے مین زائل ہوجاوے تو دوسری تیسری بار دہونا مستحب ہے اور کپڑا نچوڑنا ہر بار ضروری ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ ضرور نہین ہے اور جب نجاست عینی کو دہو ڈالے لیکن اوسکا رنگ باقی رہے تو کچہہ ضرر نہین کیونکہ طہارت حاصل ہوگئی البتہ اگر مزہ باقی رہے تو کپڑا نجس ہے اوس مزہ کو دور کرنا چاہیے اور جو بو باقی ہے تو اوس مین اختلاف ہے شافعی کے دو قول مین مگر صحیح یہہ ہے کہ پاک ہوجاویگا۔ انتہی مختصرا

بَابُ الْمَنِیِّ یُصِیْبُ الثَّوْبَ

منی اگر کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے

عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ اَنَّہٗ سَاَلَ اُمَّ حَبِیْبَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِی الثَّوْبِ الَّذِیْ کَانَ یُجَامِعُ فِیْہِ قَالَتْ نَعَمْ اِذَا لَمْ یَرَ فِیْہِ اَذًی ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے انہون نے پوچہا ام المؤمنین ام حبیبہ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اوس کپڑے مین جسکو پہنکر جماع کرتے تہے انہون نے کہا ہان جب اوسمین نجاست معلوم نہ ہوتی

بَابُ غَسْلِ الْمَنِیِّ مِنَ الثَّوْبِ

کپڑے مین منی لگجاوے تو اوسکو دہونا چاہیے

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَۃَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِیْ ثَوْبِہٖ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دہوتی پہر آپ نماز کو جاتے اور پانی کے نشان آپکے کپڑے مین ہوتے **ف** اختلاف کیا ہے علمانے آدمی کی منی مین مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک وہ نجس ہے لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک اوسکا مل ڈالنا کافی ہے اگر سوکہہ جاوے اور غلیظ ہو اور مالک کے نزدیک ہر حال مین دہونا ضرور ہے اور اکثر علما کے نزدیک منی پاک ہے اور یہی مروی ہے علی اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور عائشہ سے اور یہی قول ہے داؤد اور احمد اور شافعی اور اصحاب الحدیث کا

بَابُ فَرْکِ الْمَنِیِّ مِنَ الثَّوْبِ

مل ڈالنا بہی کافی ہے

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْرُکُ الْجَنَابَۃَ وَقَالَتْ مَرَّۃً اُخْرٰی الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین مل ڈالتی تہی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جب وہ خشک ہوجاتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منی کا دہونا ضرور نہین ہے

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْرُکُہٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا میں خود مل ڈالتی تھی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے (اور
جونکہ وہ غلیظ اور خشک ہوتی تو ملنے سے چھوٹ جاتی اور کپڑا صاف ہو جاتا) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَرَاہُ فِیْ
ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَحُکُّہٗ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں دیکھتی تھی منی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں تو کھرچ ڈالتی تھی اوسکو عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَفْرُکُ الْجَنَابَۃَ مِنْ
ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے اسود سے کہا تو نے دیکھا ہوتا میں
مل ڈالتی تھی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَجِدُہٗ فِیْ ثَوْبِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَحُتُّہٗ مِنْہُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اسود سے تو نے دیکھا ہوتا میں
پاتی تھی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں تو چھیل ڈالتی تھی اسکو **بَابُ بَوْلِ الصَّبِیِّ الَّذِیْ لَمْ یَاْکُلِ
الطَّعَامَ** جو لڑکا کہانا نہ کہاتا ہو اوسکا پیشاب کیسا ہے عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّہَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّہَا صَغِیْرٍ لَمْ
یَاْکُلِ الطَّعَامَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ
حِجْرِہٖ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِہٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَہٗ وَلَمْ یَغْسِلْہُ ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے وہ اپنی چہوٹے لڑکے
کو لیکر آئیں جو ابھی کہانا نہ کہاتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے اوسکو اپنی گود میں بٹھایا اوس کے نے پیشاب کر دیا
آپ کے کپڑے پر آپ نے پانی منگوا کر اوس پر چھڑک دیا یا بہا دیا اور دہویا نہیں ف نووی نے کہا چھڑکنے سے یہ نہیں نکلتا کہ ایسی
کم سن لڑکی کا پیشاب پاک ہے بلکہ تخفیف کے لیے ایسا کیا اور اختلاف کیا ہے علمانے اسباب میں بعضوں کے نزدیک پانی چھڑکنا لڑکے
کے پیشاب کو دہونا چاہیے اور بعضوں کے نزدیک دونوں کو چھڑکنا کافی ہے اور بعضوں کے نزدیک دونوں کو دہونا ضرور ہے عَنْ
عَائِشَۃَ قَالَتْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَبِیٍّ فَبَالَ عَلَیْہِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَہٗ اِیَّاہُ ترجمہ
حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک لڑکا آیا اوس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے اوس مقام پر پانی بہا
دیا **بَابُ بَوْلِ الْجَارِیَۃِ** لڑکی کے پیشاب کا بیان عَنْ اَبِی السَّمْحِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُغْسَلُ
مِنْ بَوْلِ الْجَارِیَۃِ وَیُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ ترجمہ ابو السمح سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دہویا
جاوے کپڑا لڑکی کے پیشاب سے اور پانی چہڑک دیا جاوے لڑکے کے پیشاب سے **بَابُ بَوْلِ مَا یُؤْکَلُ لَحْمُہٗ** جن جانوروں
کا گوشت حلال ہے اونکا پیشاب پاک ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ اُنَاسًا اَوْ رِجَالًا مِّنْ عُکْلٍ قَدِمُوْا عَلٰی
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَکَلَّمُوْا بِالْاِسْلَامِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا اَہْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ
نَکُنْ اَہْلَ رِیْفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِیْنَۃَ فَاَمَرَ لَہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ
وَاَمَرَہُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا فِیْہَا فَیَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِہَا وَاَبْوَالِہَا فَلَمَّا صَحُّوْا وَکَانُوْا بِنَاحِیَۃِ الْحَرَّۃِ
کَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِہِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِیَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِیَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ عَلَى حَالِهِمْ حَتَّى مَاتُوا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی چند آدمی عکل کے (عکل ایک قبیلہ ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور زبان سے اسلام قبول کیا پھر کہنے لگے یا رسول اللہ ہم جانور والے ہین (جنکا گذر دودھ پر ہوتا ہے) کھیتی باڑی والے نہین ہین اور موافق نہ آئی اونکو ہوا مدینے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے کئی اونٹ اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور اونسے کہا تم مدینے سے باہر جاکر رہو اور ان جانورونکا دودھ اور موت پیو (وہ گئی اور باہر جاکر رہی) جب اچھی ہوگئی اور وہ حرہ کے ایک جانب تھی (حرہ ایک زمین ہی پتھریلی مدینے سے تھوڑے فاصلے پر) تو کافر ہوگئی مسلمان ہوکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کرکے اونٹ ہنکا لگئی جب یہہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے ڈہونڈہنے والونکو اونکے پیچھے بھیجا وہ لوگ گرفتار ہوکر آئے تو اون کی آنکھین پھوڑی گئین (سلائی پھیر کر) اور اونکے ہاتھہ اور پانون کاٹے گئے پھر چھوڑ دیا آپ نے اونکو حرہ مین (جو جلتی پتھریلی زمین تھی) اپنی حالت پر یہانتک کہ مرگئی (تڑپ تڑپ کر) ف آپنے ایسی سخت سزا اسلیے دی کہ انہون نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو اسیطرح مارا تھا جیسا مسلم کی روایت مین ہی - دوسری یہہ کہ انہون نے جرم بھی ایسا ہی سخت کیا تھا علاوہ اسلام سے پھر جانے کی عوض احسان اور سلوک کے یہہ حرکت پس ایسے احسان فراموش لوگون کی یہی سزا ہی - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن جانورونکا گوشت حلال ہی اونکا موت اور گوہ پاک ہی یہی قول ہی مالک اور احمد کا اور جو لوگ اسکو نجس کہتے ہین وہ دوا کے لیے ایسی چیزونکا استعمال جائز کہتے ہین جب سوا اسکی اور کوئی دوا نہ ہو اور حکیم حاذق اسکو بتلاوے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أَعْرَابٌ مِنْ عُرَيْنَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ حَتَّى اصْفَرَّتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُونُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لِقَاحٍ لَهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِأَنَسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ بِكُفْرٍ أَمْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی چند لوگ عرینہ (ایک قبیلہ ہے) کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اسلام قبول کیا اون کو مدینے کی ہوا موافق نہ ہوئی اونکے رنگ زرد ہوگئے اور پیٹ بڑہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اونٹنی دودھ والی دیکر حکم کیا کہ اوسکا دودھ اور موت پئین (انہون نے پینا شروع کیا) یہانتک کہ اچھے ہوگئے تو چرواہے کو قتل کرکے اونٹ ہانک لیگئے آپنے لوگون کو اون کی گرفتاری کے لیے بھیجا وہ گرفتار ہوکر آئے تو اون کے ہاتھہ اور پانون کاٹے اور آنکھون مین سلائیان پھیرین عبدالملک بن مروان نے جو امیر تہا مسلمانونکا انس سے اس حدیث کی بیان کرتے وقت پوچھا آپنے یہہ سزا کفر کی وجہ سے دی یا قصور کی وجہ سے انس نے کہا کفر کی وجہ سے (یعنی علاوہ اس قصور کے کہ چرواہے کو قتل کیا تہا اور اونٹ ہانک لیگئی یہہ کتنا بڑا جرم کیا کہ مسلمان ہوکر پہلے اسلام سے پھر گئے جسکی سزا سوا قتل کے اور کچھہ نہیں)

باب فرث ما یؤکل لحمہ یصیب الثوب جس جانور کا گوشت کہانا درست ہے اوسکا گوبر کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا

باب عن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند البیت وملأ من قریش جلوس وقد نحروا جزورا فقال بعضھم ایکم یاخذ ھذا الفرث بدمہ ثم یمھلہ حتی یضع وجھہ ساجدا فیضعہ یعنی علی ظھرہ قال عبد اللہ فانبعث اشقاھا فاخذ الفرث فذھب بہ ثم امھلہ فلما خر ساجدا وضعہ علی ظھرہ فاخبرت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی جاریۃ فجاءت تسعی فاخذتہ من ظھرہ فلما فرغ من صلوتہ قال اللھم علیک بقریش ثلث مرات اللھم علیک بابی جھل بن ھشام وشیبۃ بن ربیعۃ وعتبۃ بن ربیعۃ وعقبۃ بن ابی معیط حتی عد سبعۃ من قریش قال عبد اللہ فوالذی انزل علیہ الکتاب لقد رایتھم صرعی یوم بدر فی قلیب واحد **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تہے کعبے کے پاس اور ایک جماعت قریش کے لوگون کی بیٹھی تہی انہون نے ایک اونٹ کاٹا تہا اون مین سے کسی نے کہا اور وہ ابو جہل تہا تم مین سے کون ایسا ہے جو اس لیدی کو دینے اونٹ کی مینگنیونکو لیکر ٹھہرا رہے جب یہ شخص یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرین تو اون کی پیٹ پر رکہدے ایک بدبخت اون مین سے اوٹھہ کہڑا ہوا اور لیدی لیکر ٹہہرا رہا جب آپ سجدے مین گئے تو اوس بدبخت نے وہ لیدی آپ کی پشت مبارک پر رکہدی یہہ خبر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو جو اوسدن نے مین لڑکی نابالغ تہین ہوپنچی وہ دوڑتی ہوئی آئین اور لیدی آپ کی پیٹ سے اوٹہالی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یا اللہ تو قریش سے سمجہ لے تین بار یا اللہ تو ابو جہل بن ہشام اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اسی طرح سات آدمیون کا قریش مین سے نام لیا ان سے سمجہ لے عبد اللہ نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپ پر قرآن اوتارا مین نے اون سب لوگون کو بدر کے دن ایک اندہے کنوئین مین گرا ہوا پایا **ف** اللہ تعالی نے آپ کی یہہ دعا قبول کی اور یہ سب بدبخت جنگ بدر مین بکمال ذلت اور خواری مارے گئے مصنف نے اس حدیث سے یہہ نکالا کہ اونٹ کی مینگنی نجس نہین ہے ورنہ آپ نماز توڑ دیتے اسی طرح اور جانورون کی جنکا گوشت حلال ہے

البزاق یصیب الثوب کپڑے مین تہوک لگجاوے تو کیا ہے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ طرف ردائہ فبصق فیہ فرد بعضہ علی بعض **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے کونے مین تہوکا پہر اولٹ پلٹ کر اوسکو مل ڈالا عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلا یبزق بین یدیہ ولا عن یمینہ ولکن عن یسارہ او تحت قدمہ والا فبزق النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا فی ثوبہ ودلکہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی نماز پڑہتا ہو تو اپنے سامنے نہ تہوکے نہ داہنی طرف بلکہ بائین طرف یا پانون کے تلے تہوک لیوے نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسطرح تہوکتے تہے اوسطرح تہوکے وہ یہ ہے کہ اپنی کپڑے

میں تھو گئے اور اوسکو ملی ڈالتے **باب بدء التیمم** تیمم کس طرح شروع ہوا عن عائشة قالت خرجنا مع رسول
الله صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره حتی اذا کنا بالبیداء او ذات الجیش انقطع عقد لی فاقام رسول
الله صلی الله علیه وسلم علی التماسه واقام الناس معه ولیسوا علی ماء ولیس معهم ماء فاتی الناس
ابا بکر فقالوا الا تری ما صنعت عائشة اقامت برسول الله صلی الله علیه وسلم وبالناس و
لیسوا علی ماء ولیس معهم ماء فجاء ابو بکر ورسول الله صلی الله علیه وسلم واضع راسه علی فخذی
وقد نام فقال حبست رسول الله صلی الله علیه وسلم والناس ولیسوا علی ماء ولیس معهم ماء
قالت عائشة فعاتبنی ابو بکر وقال ما شاء الله ان یقول وجعل یطعن بیده فی خاصرتی فما
منعنی من التحرک الا مکان رسول الله صلی الله علیه وسلم علی فخذی فنام رسول الله صلی الله علیه
وسلم حتی اصبح علی غیر ماء فانزل الله عز وجل آیة التیمم فقال اسید بن حضیر ما هی باول برکتکم
یا آل ابی بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیه فوجدنا العقد تحته **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے کسی سفر میں جب بیدا یا ذات الجیش میں پہنچے (دونوں مقام کے نام ہیں
درمیان میں مدینے اور خیبر کے) تو میرا گلوبند ٹوٹ کر گر پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے ڈھونڈھنے کے لیے ٹھہر گئے اور لوگ بھی
آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن وہاں پانی نہ تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا لوگ ابو بکر صدیق پاس آئے اور اون سے کہا دیکھتے ہو تم
عائشہ نے کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپکے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرا دیا ایسے مقام پر جہاں پانی نہیں ہے نہ اون کے
پاس پانی ہے یہ سنکر ابو بکر رض آئے اوس وقت رسول اللہ صلعم میری ران پر سر رکھکے سو گئے تھے اونہوں نے کہا تو نے روک دیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو ایسے مقام پر جہاں پانی نہیں ہے نہ اون کے ساتھ پانی ہے اور غصے ہوئے مجھپر اور اپنا ہاتھ میری
کوکھ میں کچوکنے لگے لیکن میں نے ہل چل نہیں کی صرف اسی وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا
آپ سوتے رہے جب صبح کو اوٹھے تو پانی نہ تھا (بعض صحابہ نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی جیسے دوسری روایت میں ہے) تب اللہ
تعالی نے تیمم کی آیت اوتاری اسید بن حضیر نے کہا یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے اے ابو بکر کے گھر والو یعنی تمہاری وجہ سے بہت
سی برکتیں اوتر چکی ہیں مسلمانوں کو سوئی ہیں) حضرت عائشہ نے کہا پھر ہم نے اپنا اونٹ اوٹھایا جسپر میں سوار تھی تو گلوبند اوسکے
تلے سے پایا **باب التیمم فی الحضر** بغیر سفر کے تیمم کرنیکا بیان عن عمیر مولی ابن عباس یقول اقبلت انا
وعبد الله بن یسار مولی میمونة حتی دخلنا علی ابی جهیم بن الحارث بن الصمة الانصاری
فقال ابو جهیم اقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم من نحو بئر الجمل ولقیه رجل فسلم
علیه فلم یرد رسول الله صلی الله علیه وسلم علیه حتی اقبل علی الجدار فمسح بوجهه
ویدیه ثم رد علیه السلام **ترجمہ** عمیر سے روایت ہے جو مولی تھا ابن عباس کا میں اور عبد اللہ بن یسار جو مولی تھا میمونہ

کا دونون ابوجہیم بن حارث پاس گئے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل (یہ ایک مقام کا نام ہے) سے تشریف لائے
راہ مین ایک شخص ملا اوس نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا جواب نہین دیا یہانتک کہ آپ دیوار پاس گئے اور
منہ اور دونون ہاتھون پر مسح کیا پھر سلام کا جواب دیا **ف** نووی نے کہا یہ حدیث محمول ہے اسبات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسوقت پانی نہ پایا کیونکہ پانی ہوتے ہوئے تیمم درست نہین جب وہ اوسکے استعمال پر قادر ہو اگرچہ نماز کا وقت تنگ
ہو اور ایسی ہی نماز جنازہ اور عید مین یہ ہمارا اور جمہور علما کا مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک پانی ہوتے ہوئے تیمم جائز
ہے عید کی یا جنازے کی نماز کے لیے جب وضو کرنے مین اونکی قضا ہو جانیکا خوف ہو اور بغوی نے ہمارے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے
کہ جب فرض نماز کے قضا ہو جانیکا خوف ہو وقت کی تنگی کیوجہ سے تو تیمم کر کے پڑھ لیوے پھر وضو کر کے اوسکی قضا کر لیوے اور اس حدیث
مین دلیل ہے دیوار پر تیمم درست ہونیکی جب اوس پر غبار ہو اور یہ ہمارے نزدیک درست ہے اور جمہور سلف اور خلف کا یہی قول ہے اور حسن بن شعیر
فی سوا مٹی کے اور چیزون پر تیمم جائز کہا ہے اوس نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن اوسکا جواب یہ ہے کہ اس دیوار پر مٹی ہوگی اور یہ حدیث
دلیل ہے تیمم جائز ہونیکی واسطے نوافل اور فضائل جیسے سجدہ تلاوت اور شکر اور مس مصحف اور جواب سلام کے لیے جیسے درست ہے فرائض کے
لیے اور یہی مذہب ہے اکثر علما کا مگر ایک قول شاذ یہ ہے کہ تیمم سوا فرض نماز کے اور کسی چیز کے لیے درست نہین ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم
ہوا کہ جو شخص پاخانے یا پیشاب یا استنجا مین مشغول ہو اوسکو سلام نہ کرنا چاہیے اور جو کوئی کرے تو اوسکو جواب دینا فرض نہین ہے انتہی

مختصراً

التیمم فی الحضر بغیر سفر کے تیمم کرنیکا بیان

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَجُلًا اَتٰی عُمَرَ
فَقَالَ اِنِّیْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ قَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَمَا تَذْكُرُ
اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِی التُّرَابِ
فَصَلَّيْتُ فَاَتَيْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ فَضَرَبَ النَّبِیُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ وَسَلَمَةُ
شَكَّ لَا يَدْرِیْ فِيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اَوْ اِلَى الْكَفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّيْكَ مَا تَوَلَّيْتَ

ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایکشخص حضرت عمرؓ پاس آیا اور پوچھا کہ مین جنب ہوا اور پانی نہ پایا حضرت عمرؓ نے کہا نماز نہ پڑھ (یعنی قضا
کر دے جب پانی ملے اوسوقت غسل کر کے پڑھ) عمار نے کہا اے امیر المومنین تمکو یاد نہین ہے جب مین اور تم دونون ایک لشکر مین
تھے اور ہم کو جنابت ہوئی تھی اور پانی نہ ملا تھا تو تم نے تو نماز ہی نہین پڑھی تھی اور مین نے مٹی مین لوٹ کر نماز پڑھ لی تھی جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا (مٹی مین لوٹنا کیا ضرور تھا) تجھکو کافی تھا اور آپ نے
اپنے دونون ہاتھ زمین پر مارے پھر اونکو پھونکا اور منہ اور دونوں ہاتھون پر پھیرے سلمہ نے شک کی ہے کہ ہاتھون کا مسح دونون پہونچون تک
کیا یا دونون کہنیون تک (مسلم کی روایت مین دونون پہونچون تک مسح ہے) حضرت عمرؓ نے کہا ہم تمہارے ہی سپرد کرتے ہین جو تم نے بیان
کیا **ف** یعنی تم ہی اسپر عمل کرو حضرت عمرؓ اور عبد اللہ بن مسعود کا یہی قول تھا کہ جنب کو تیمم درست نہین ہے مگر سوا اون کے

تو صحیح ہو اور اکثر علماء اور مجتہدین کا یہ قول ہو کہ تیمم محدث اور جنب دونون کو لیے ہے اور اسکی تائید مین کئی حدیثین صحیح مشہور حضرت عمار کی
مین وہ حدیثین ان کی کہ حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود نے اس قول سے رجوع کیا واللہ اعلم عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَجْنَبْتُ
وَأَنَا فِي الْإِبِلِ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ تَمَعُّكَ الدَّابَّةِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ التَّيَمُّمُ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہو
مجھے نہانے کی حاجت ہوئی اور مین اونٹون مین تھا تو مجھے پانی نہ ملا مین مٹی مین لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہی پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا کافی تھا تجھے تیمم کرنا

بَابُ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ سفر مین تیمم کرنیکا بیان

عَنْ عَمَّارٍ قَالَ عَرَّسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ زَوْجَتُهُ
فَانْقَطَعَ عِقْدُهَا مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ فَحُبِسَ النَّاسُ فِي ابْتِغَاءِ عِقْدِهَا ذَلِكَ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ
النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
رُخْصَةَ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ قَالَ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمُ
الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَنْفُضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ
إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْآبَاطِ ترجمہ عمار سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اترے
اولات الجیش مین (ایک مقام کا نام ہے) اور آپکے ساتھ تھین بی بی آپکے ام المومنین عائشہ رض اونکا گلوبند جزع ظفار کے نگون کا (یمنی نگونکا)
تھا ٹوٹ کر گر پڑا (ظفار ایک موضع ہی سواحل یمن مین وہان کے نگ یعنے دانے اچھے ہوتے ہین) لوگ اوس گلوبند کے ڈہونڈہنے
مین اٹک گئے یہانتک کہ فجر کی روشنی ہو گئی اور لوگون پاس پانی نہ تہا تو ابوبکر صدیق رض حضرت عائشہ پر غصہ ہوئے اور کہا تونے
اٹکا دیا لوگون کو اور اون کے ساتھ پانی نہین ہی جب اللہ تعالے نے مٹی پر تیمم کرنیکی اجازت اوتاری اوسوقت مسلمان کھڑے
ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور زمین پر ہاتھ مارے پھر ہاتھ اوٹھا لیے اور مٹی کو جھٹکا نہین اور مسح کیا اپنے مونہون
اور ہاتھون پر مونڈھون تک اور اندر کیطرف سے بغلون تک

الْاِخْتِلَافُ فِي كَيْفِيَّةِ التَّيَمُّمِ تیمم کیونکر کرے

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحْنَا بِوُجُوهِنَا وَأَيْدِينَا
إِلَى الْمَنَاكِبِ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا تو مسح کیا مونہون پر
اور ہاتھون پر مونڈہون تک ف اختلاف کیا ہی علماء نے تیمم کی ترکیب مین تو شافعیہ اور حنفیہ اور اکثر علماء کا یہ قول ہی کہ دو بار
ہاتھ مارنا چاہیے ایک بار مونہہ کے لیے دوسری دونون ہاتھون کے لیے کہنیون تک اور ایک طائفہ یہ کہتا ہی کہ ایک بار مارنا کافی
ہی مونہہ اور دونون ہاتھون کے لیے اور یہی مذہب ہے عطا اور مکحول اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور ابن منذر اور اکثر اہل حدیث کا
اور زہری سے منقول ہے کہ ہاتھون کا مسح بغلون تک چاہیے اور ابن سیرین سے منقول ہی کہ تین بار مارنا چاہیے ایک بار مونہہ کے
لیے دوسری دونون ہاتھون کے لیے تیسرے دونون بانہون کے لیے

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ وَالنَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ تیمم کی

دوسری ترکیب میں ہے ہاں کر غبار پر ہوسکے کا ذکر ہے عن عبد الرحمن بن ابزی قال کنا عند عمر فاتاه رجل فقال
یا امیر المؤمنین ربما نمکث الشهر والشهرین ولا نجد الماء فقال عمر اما انا اذا لم اجد الماء لم
اکن لاصلی حتی اجد الماء فقال عمار بن یاسر اتذکر یا امیر المؤمنین حیث کنت بمکان کذا
وکذا ونحن نرعی الابل فتعلم انا اجنبنا قال نعم قال اما انا فتمرغت فی التراب فاتینا النبی
صلی الله علیه وسلم فضحك فقال ان كان الصعيد لكافيك وضرب بكفيه الى الارض
ثم نفخ فيهما ثم مسح وجهه وبعض ذراعيه فقال اتق الله يا عمار فقال يا امير المؤمنين
ان شئت لم اذكره قال لا ولكن نوليك من ذلك ما توليت ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ہم
حضرت عمر کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا اے امیر المؤمنین کبھی ایک ایک دو مہینے تک ہم کو پانی (وضو یا غسل کیلئے)
نہیں ملتا حضرت عمر نے کہا مجھ کو پانی نہ ملے تو میں نماز نہ پڑھوں جب تک پانی نہ پاؤں عمار بن یاسر نے کہا اے امیر المؤمنین تم کو
یاد ہے جب ہم تم فلاں مقام پر تھے اور اونٹ چراتے تھے تم جانتے ہو ہم کو نہانے کی حاجت ہوئی تھی میں مٹی میں لوٹا تھا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور آپ سے بیان کیا) آپ ہنسے اور فرمایا مٹی تجھے کافی تھی اور پھر دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں پھر ان کو
پھونکا اور مسح کیا منہ پر اور تھوڑی بانہوں پر۔ حضرت عمر نے کہا خدا سے ڈر اے عمار (کہ تو حدیث بیان کرتا ہے بے کھٹکے شاید تو بھول گیا ہو
یا تجھے دھوکا ہو گیا ہو) عمار نے کہا اے امیر المؤمنین اگر تم چاہو تو میں اس حدیث کو بیان نہ کروں گا حضرت عمر نے کہا نہیں بلکہ جو تم بیان
کرو گے اس کو ہم تمہاری ہی سپرد کریں گے (یعنی تم خود ہی اس پر عمل کرنا ہم نہ کریں گے جب تک دوسرے شخص کی گواہی بھی نہ پہنچے حضرت عمر کا
قاعدہ تھا کہ حدیث کی روایت میں بہت احتیاط کرتے اور ایک شخص کی روایت کو کافی نہ سمجھتے جب تک دوسرا شخص اس کی تصدیق نہ کرتا
مقصود یہ تھا کہ لوگ جھوٹی حدیثیں نہ بنالیں اور حدیث کے بیان کرنے میں بے احتیاطی نہ چھوڑ دیں ورنہ حضرت عمر عمار یا ابو موسی کو جھوٹا نہیں
سمجھتے تھے اور خاص تیمم کے بارے میں حضرت عمر کی یہی رائے تھی کہ جنب کو تیمم درست نہیں مگر اور صحابہ اس کے مخالف تھے اور حدیثیں صحیح اس کے
خلاف وارد ہوئیں پس عمل کیا مجتہدین نے اوپر اقوال اکثر صحابہ اور احادیث صحیحہ کے اور چھوڑ دیا قول حضرت عمر کا اور نہ خیال کیا
اوس پر) نوع آخر من التیمم اور ایک طرح کا تیمم عن عبد الرحمن بن ابزی ان رجلا سأل عمر بن الخطاب
عن التيمم فلم يدر ما يقول فقال عمار اتذكر حيث كنا في سرية فاجنبت فتمعكت في التراب
فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال انما يكفيك هكذا وضرب شعبة بيديه على ركبتيه
ونفخ في يديه ومسح بهما وجهه وكفيه مرة واحدة ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایک شخص نے
حضرت عمر سے پوچھا تیمم کا مسئلہ وہ جواب دے سکے عمار نے کہا تم کو یاد ہے جب ہم تم ایک لشکر میں تھے اور مجھ کو نہانے کی حاجت ہوئی تھی
میں مٹی میں لوٹا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا تجھے کافی تھا اس طرح اور مارا شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو
دونوں گھٹنوں پر پھر پھونکا ان کو اور مسح کیا منہ اور دونوں پہنچوں پر ایک بار عن عبد الرحمن بن ابزی قال الجنب جاء

فأتى عمر فقال إني أجنبت فلم أجد ماء قال لا تصل قال له عمار أما تذكر أنا كنا في سرية
فأجنبنا فأما أنت فلم تصل وأما أنا فإني تمعكت فصليت ثم أتيت النبي صلى الله عليه وسلم
فذكرت ذلك له فقال إنما كان يكفيك وضرب شعبة بكفيه ضربة ونفخ فيهما ثم دلك
إحداهما بالأخرى ثم مسح بهما وجهه فقال عمر شيئا لا أدري ما هو فقال إن شئت لا
حدثته وذكر شيئا سلمة في هذا الإسناد عن أبي مالك وزاد سلمة قال بل نوليك من
ذلك ما توليت ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایک شخص کو نہانے کی حاجت ہوئی وہ حضرت عمر پاس آیا
اور کہا کہ میں جنب ہوا اور مجھکو پانی نہ ملا تو کیا کروں حضرت عمر رض نے کہا نماز نہ پڑھ عمار نے کہا کیا تم کو یاد نہیں ہے جب ہم
ایک لشکر میں تھے پھر ہم کو نہانے کی حاجت ہوئی تم نے تو نماز نہیں پڑھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ کر نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کافی تھا تجھ کو یہ اور مارے شعبہ نے اپنی ایک ہتھیلی زمین پر پھر دونوں کو پھونکا
پھر دونوں ہتھیلیوں کو ملا ایک کو دوسری سے پھر مسح کیا اپنے منہ پر حضرت عمر نے کہا مجھے نہیں معلوم عمار نے کہا خیر اگر تمہاری مرضی نہ ہو
تو میں یہ حدیث کو بیان نہ کروں حضرت عمر نے کہا نہیں بلکہ جو تم بیان کرو گے وہ تمہارے ہی اوپر رہے گا

نوع آخر

ایک اور طرح کا تیمم عن عبد الرحمن بن أبزى أن رجلا جاء إلى عمر رض فقال إني أجنبت فلم أجد
الماء فقال عمر لا تصل فقال عمار أما تذكر يا أمير المؤمنين إذ أنا وأنت في سرية فأجنبنا
فلم نجد ماء فأما أنت فلم تصل وأما أنا فتمعكت في التراب ثم صليت فلما أتينا رسول الله
صلى الله عليه وسلم ذكرت ذلك له فقال إنما يكفيك وضرب النبي صلى الله عليه وسلم
بيديه إلى الأرض ثم نفخ فيهما ثم مسح بهما وجهه وكفيه شك سلمة وقال لا أدري فيه إلى المرفقين
أو الكفين قال عمر نوليك من ذلك ما توليت قال شعبة كان يقول الكفين والوجه والذراعين
فقال له منصور ما تقول فإنه لا يذكر الذراعين أحد غيرك فشك سلمة فقال لا أدري ذكر
الذراعين أم لا ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایک شخص حضرت عمر رض پاس آیا اور کہنے لگا میں جنب ہوا اور پانی نہ
تو کیا کروں حضرت عمر نے کہا نماز نہ پڑھ عمار نے کہا کیا تم کو یاد نہیں ہے اے امیر المومنین جب ہم اور تم ایک لشکر میں تھے پھر ہم کو جنابت
ہوئی اور پانی نہ ملا تم نے تو نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹا پھر نماز پڑھ لی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان
کیا آپ نے فرمایا تجھ کو کافی تھا اس طرح اور مارا اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر پھر پھونکا ان کو پھر مسح کیا منہ اور دونوں پہنچوں پر شک کیا سلمہ
نے اس حدیث میں اور کہا مجھے یاد نہیں ہے کہنیوں تک کہا یا صرف پہنچوں تک حضرت عمر نے کہا جو تم نے بیان کیا اس کا ذمہ تم ہی پر ہے شعبہ
نے کہا پہلے سلمہ اس حدیث میں دونوں پہنچوں اور منہ اور دونوں بانہوں کا مسح بیان کرتے تھے منصور نے ان سے کہا کیا کہتے ہو بانہوں
کا ذکر کوئی راوی نہیں کرتا سوا تمہارے جب انہوں نے شک کیا اور کہا مجھے یاد نہیں ہے کہ بانہوں کا ذکر کیا یا نہیں

باب

تیمم الجنب جنب کو تیمم درست ہی عن شقیق قال کنت جالسا مع عبد اللہ و ابی موسی فقال ابو موسی او
لم تسمع قول عمار لعمر بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ فاجنبت فلم اجد الماء فتمرغت
بالصعید ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال انما کان یکفیک ان تقول
ھکذا و ضرب بیدیہ علی الارض ضربۃ فمسح کفیہ ثم نفضہما ثم ضرب بشمالہ علی یمینہ و
بیمینہ علی شمالہ علی کفیہ و وجہہ فقال عبد اللہ او لم تر عمر لم یقنع بقول عمار ترجمہ شقیق سے
روایت ہے میں عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسی کے پاس بیٹھا تھا ابو موسی نے کہا عبد اللہ بن مسعود سے کیا تم نے عمار کا قول نہیں سنا جب
انہوں نے عمر سے کہا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے لیے بھیجا وہاں مجھے نہانے کی حاجت ہوئی اور پانی نہ ملا تو میں
مٹی میں لوٹا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا کافی تھا تجھکو اس طرح کرنا اور مارے آپنے دونوں ہاتھ
زمین پر ایکبار اور مسح کیا دونوں ہتھیلیوں پر پھر جھٹکا اون کو پھر مارا بایاں ہاتھ داہنے پر اور داہنا بائیں پر اپنے دونوں پہونچوں پر
اور منہ پر مسح کیا عبد اللہ نے کہا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر نے قناعت نہیں کی عمار کے کہنے پر باب فی التیمم
بالصعید مٹی سے تیمم کرنا عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا معتزلا
لم یصل مع القوم فقال یا رسول اللہ اصابتنی جنابۃ ولا ماء قال علیک بالصعید فانہ یکفیک
ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا لوگوں سے الگ نماز میں شریک نہیں
ہوا آپنے فرمایا کیوں رے تو نماز میں شریک نہیں ہوا لوگوں کے ساتھ اوس نے کہا یا رسول اللہ مجھے جنابت ہوئی ہے اور پانی نہیں
ہے آپنے فرمایا لازم کر لے تو اپنے اوپر مٹی کو وہ کافی ہے تجھکو (جب پانی نہ ملے تو تیمم کر لے ادسیر) باب الصلوات بتیمم
واحد ایک تیمم سے کئی نمازیں پڑھنے کا بیان عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الصعید الطیب وضوء المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی وضو ہے مسلمان کے لیے (یعنی تیمم کرنا پاک مٹی سے وضو کے قائم مقام ہے اور ایک وضو
سے کئی نمازیں درست ہیں پس ایک تیمم سے بھی کئی نمازیں درست ہونگی) اگرچہ نہ پاوے پانی دس برس تک باب فیمن
لا یجد الماء ولا الصعید جو شخص پانی اور مٹی دونوں نہ پاوے عن عائشۃ قالت بعث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسید بن حضیر و ناسا یطلبون قلادۃ کانت لعائشۃ نسیتہا
فی منزل نزلتہ فحضرت الصلوۃ ولیسوا علی وضوء ولم یجدوا ماء فصلوا بغیر وضوء
فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عز وجل ایۃ التیمم قال اسید
بن حضیر جزاک اللہ خیرا فواللہ ما نزل بک امر تکرہینہ الا جعل اللہ لک وللمسلمین
فیہ خیرا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور کئی آدمیوں کو بھیجا

اونکا گمگشتہ ہار ڈہونڈہنے کو جسکو وہ کسی منزل مین بہول گئین تہین تو نماز کا وقت آگیا اور اون لوگونکو وضو تہا پانی نہ ملا
اونہون نے نماز پڑہ لی بیوضو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تب تیمم کی آیت اوتری اسید بن حضیر نے کہا اللہ
تم کو جزای خیر دیوے جب تمہارے اوپر کوئی ایسی بات آئی جسکو تم برا جانتی تہین تو اللہ نے اوسمین بہتری کر دی تمہارے لیے
اور مسلمانون کے لیے عن طارق ان رجلا اجنب فلم يصل فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك
له فقال اصبت فاجنب رجل آخر فتيمم وصلى فاتاه فقال نحو ما قال للآخر يعني اصبت ترجمہ
طارق سے روایت ہے ایک شخص کو جنابت ہوئی اوس نے نماز نہین پڑہی رہا پانی کی تلاش مین رہا اور پانی ملنے کا انتظار کیا اور وقت نماز
کا باقی تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بیان کیا آپنے فرمایا تو نے اچہا کیا پہر ایک اور شخص کو جنابت ہوئی
اوس نے تیمم کر کے نماز پڑہ لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اوس سے بہی ایسا ہی فرمایا یعنی تو نے
اچہا کیا ف جب نماز کا وقت آجاوے اور پانی نہ ملے تو نمازی کو اختیار ہے چاہے انتظار کرے پانی ملنے کا اخیر وقت تک اور چاہے
انتظار نہ کرے بلکہ تیمم کر کے پڑہ لیوے

كتاب المياه من المجتبى

١ کتاب پانی کے احکام مین جو ایک جز ہے اصل کتاب کے یعنی سنن مجتبی کی ف یہان سے لیکر کتاب الصلوۃ تک اکثر مکرر حدیثین
مذکور ہین جنکا ترجمہ اوپر گزر چکا ہرچند پہر ترجمہ کرنا اون احادیث کا ضرور نہ تہا لیکن مولف علیہ الرحمۃ کے اتباع سے مکرر ترجمہ
کیا قال الله تعالى وانزلنا من السماء ماء طهورا وقال عز وجل وينزل عليكم من
السماء ماء ليطهركم به وقال فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا فرمایا اللہ تعالی نے اوتارا
ہم نے آسمان سے پانی پاک کرنیوالا اور فرمایا اوتارتا ہے تمپر آسمان سے پانی تاکہ پاک کرے تم کو اوس پانی سے اور فرمایا نہ پاو تم پانی
تو تیمم کرو پاک مٹی سے (ان آیتون سے معلوم ہوا کہ طہارت کے لیے پاک پانی ضرور ہے اور سوا پانی کے اور چیزون سے وضو اور
غسل مشروع نہین ہے) عن ابن عباس ان بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم اغتسلت من
الجنابة فتوضأ النبي صلى الله عليه وسلم بفضلها فذكرت ذلك له فقال ان الماء لا ينجسه
شيء ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی نے غسل کیا جنابت سے پہر اوس
بچے ہوئے پانی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اوس بی بی نے آپ سے بیان کیا کہ یہ غسل کا بچا ہوا پانی ہے آپ نے
فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہین کرتی (جبتک اوسکا مزہ یا رنگ یا بو ناپاک چیز کے ملنے سے نہ بدلے خواہ پانی قلیل ہو یا کثیر
یہ مذہب سب مذہبون سے زیادہ قوی اور معتبر ہے)

ذكر بئر بضاعة

بیر بضاعہ (ایک کنوئی کا نام ہے مدینہ طیبہ مین) کا بیان عن ابي سعيد الخدري قال قيل يا رسول الله أنتوضأ من بئر بضاعة و
هي بئر يطرح فيها لحوم الكلاب والحيض والنتن فقال الماء طهور لا ينجسه شيء ترجمہ
ابو سعید خدری سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا وضو کرین ہم بیر بضاعہ کے پانی سے اور اوس کنوئین مین پہینکے

گوشت اور حیض کے لتے اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں آپ نے فرمایا پانی پاک ہے اوسکو کوئی چیز نجس کرتی عن ابی سعید
الخدری قال مررت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یتوضأ من بئر بضاعة فقلت اتتوضأ منھا
وھی یطرح فیھا ما یکرہ من النتن فقال الماء لا ینجسه شیء ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گزرا آپ وضو کر رہے تھے بیر بضاعہ سے میں نے کہا آپ وضو کرتے ہیں اس کنوئیں سے اور ڈالی جاتی ہیں اوس میں
بری بدبودار چیزیں آپ نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی **باب التوقیت فی الماء** پانی کا اندازہ جو نجاست پڑنے
سے ناپاک ہو عن عبد اللہ بن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء وما ینوبه من
الدواب والسباع فقال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پانی کا حال (جانوروں اور درندوں کا بار بار آنا اوسپر (پانی پینے کے لیے) آپ نے فرمایا جب پانی دو قلے
(یعنی دو پکھال جسکو ستوا چہ میں ہوتے ہیں یا بحر میں) ہو تو وہ نجاست کو نہ اوٹھاویگا (یعنی نجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا) عن
انس ان اعرابیا بال فی المسجد فقام الیه بعض القوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزرموہ
فلما فرغ دعا بدلو من ماء فصبه علیه ترجمہ انس سے روایت ہے ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اوس
کیطرف جھپٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بند کرو پیشاب اوسکا جب پیشاب کر چکا تو آپ نے ایک ڈول پانی کا
منگوایا اور وہاں پر بہا دیا عن ابی ہریرة قال قام اعرابی فبال فی المسجد فتناوله الناس فقال
لھم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم دعوہ واھریقوا علی بوله دلوا من ماء فانما بعثتم
میسرین ولم تبعثوا معسرین ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار کھڑا ہوا اوس نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگوں نے
اوسکو پکڑنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو اور جہاں اوس نے پیشاب کیا ہے وہاں پر ایک ڈول پانی کا ڈالدو
کیونکہ تم بھیجے گئے ہو آسانی کے لیے اور نہیں بھیجے گئے ہو دشواری کے لیے **النھی عن اغتسال الجنب فی الماء الدائم**
تھمے ہوئے پانی میں جنب کو غسل کرنیکی ممانعت عن ابی ہریرة یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وھو جنب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہ غسل کرے کوئی تم میں سے تھمے ہوئے پانی میں جب وہ جنب ہو **الوضوء بماء البحر** سمندر کے پانی سے وضو کرنا عن
ابی ہریرة یقول سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب
البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ من ماء البحر فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ھو الطھور ماؤہ الحل میتته ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور تھوڑا پانی (پینے کو) اپنے ساتھ رکھتے ہیں اگر
ہم اوس سے وضو کریں تو پیاسے رہیں کیا سمندر کے پانی سے وضو کریں آپ نے فرمایا سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اوسکا مردہ حلال ہے

باب الوضوء بماء الثلج والبرد برف اور اولے کے پانی سے وضو کرنا عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اغسل خطاياي بالثلج والبرد ونق قلبي من الخطايا كما نقيت الثوب الأبيض من الدنس ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا اللہ دھو ڈال میرے گناہوں کو برف اور اولے سے اور صاف کر دے میرا دل برائیوں سے جیسے صاف کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے عن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اغسلني من خطاياي بالثلج والماء والبرد ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ دھو دے مجھکو میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولے سے ف ہر چند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت کے تمام گناہوں سے محفوظ تھے لیکن قبل نبوت کے محفوظ نہ تھے پس مراد وہ گناہ ہونگے جو نبوت سے پہلے آپ سے سرزد ہوئے بعضوں نے کہا آپ نبوت سے پہلے بھی تمام گناہوں سے محفوظ تھے اور یہ فرمانا آپکا براہ اظہار عبودیت کے اور بطریق تعلیم امت تھا بعضوں نے کہا پیغمبر کبائر سے محفوظ ہیں صغائر سے محفوظ نہیں بعضوں نے کہا صغائر اور کبائر سب سے محفوظ ہیں لیکن بعض وقت ان سے قیاس اور اجتہاد میں لغزش و خطا ہو جاتی ہے اور چونکہ درجہ انکا نہایت بلند ہے پس انکی لغزش و خطا بھی گناہ کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے سنہ وکذا ابنتین حیرانی باب سؤر الكلب کتے کا جوٹھا کیسا ہے عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليرقه ثم ليغسله سبع مرات ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے تو اسکو لنڈھا دے پھر دھو دے سات بار باب تعفير الإناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه مٹی سے مانجنا اس برتن کو جس میں کتا منہ ڈالکر پیے عن عبد الله بن مغفل أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بقتل الكلاب ورخص في كلب الصيد والغنم وقال إذا ولغ الكلب في الإناء فاغسلوه سبع مرات وعفروه الثامنة بالتراب ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کو مار ڈالنے کا مگر اجازت دی شکاری کتے اور گلے کے کتے کی (یعنی جو بکریوں کی حفاظت کیلئے ہو) اور فرمایا جب منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے کتا برتن میں تو دھو اسکو سات بار اور آٹھویں بار مٹی سے مانجھو عن عبد الله بن مغفل قال أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الكلاب قال ما بالهم وبال الكلاب قال ورخص في كلب الصيد وكلب الغنم قال إذا ولغ الكلب في الإناء فاغسلوه سبع مرات وعفروا الثامنة بالتراب خالفه أبو هريرة فقال إحداهن بالتراب ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے حکم کیا کتوں کو مار ڈالنے کا اور فرمایا کیا مطلب ہے انکو کتوں سے اور رخصت دی شکار کے کتے اور بکریوں کی نگہبانی کے کتے میں اور فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے تو اسکو سات بار دھو اور آٹھویں بار مٹی سے دھو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسکے خلاف روایت کیا انہوں نے کہا ایکبار مٹی سے دھو اور بعضوں سات بار میں عن أبي هريرة أن رسول الله صلعم قال إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع مرات أولاهن بالتراب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول صلعم نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے تو اسکو سات بار دھوئے پہلی بار مٹی ملکر دھوئے عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع مرات أولاهن بالتراب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیئے تو اسکو سات بار دھوئے پہلی بار مٹی ملکر دھوئے باب سؤر الهرة بلی کا جھوٹا کیسا ہے عن كبشة بنت كعب بن

مَالِكٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءً ا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ
مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ
عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ ترجمہ کبشہ بنت کعب سے روایت ہے کہ ابو قتادہ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کہی جسکے معنے
یہ تھے میں نے اونکے لیے وضو کا پانی ڈالا اتنے میں بلی آکر اوسمیں سے پینے لگی ابو قتادہ نے برتن اوسکا جھکا دیا یہانتک کہ اوسنے
اچھی طرح پی لیا پھر ابو قتادہ نے جو میری طرف دیکھا تو میں اونکی طرف دیکھ رہی تھی (تعجب سے) ابو قتادہ نے کہا میرے بھائی کی
بیٹیا تو تعجب کرتی ہے میں نے کہا ہاں ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہیں ہے وہ تو رات دن
تمہارے اور گھومنے والوں میں سے ہے **باب** سُؤْرِ الْحَائِضِ حائضہ کا جھوٹا کیسا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
اَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُهُ وَاَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ
اَشْرَبُ مِنَ الْاِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَاَنَا حَائِضٌ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں ہڈی سے چوستی
تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ وہیں لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (اور ہڈی چوستے) اور میں حیض سے ہوتی میں تو
میں سے پانی پیتی پھر آپ وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا اور پانی پیتے) اور میں حیض سے ہوتی **باب** الرُّخْصَةِ
فِیْ فَضْلِ الْمَرْاَةِ عورت کے وضو سے جو پانی بچے اوس سے وضو درست ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ
يَتَوَضَّئُوْنَ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مرد اور عورت
سب ملکر وضو کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو ایک کے بچے ہوئے پانی سے دوسرا وضو کرتا) **باب** النَّهْيِ
عَنْ فَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ اسکی ممانعت **عَنْ** الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ
يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ ترجمہ حکم بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو عورت
کے وضو سے جو پانی بچے اوس سے وضو کرنے سے **الرُّخْصَةُ** فِیْ فَضْلِ الْجُنُبِ جنب کے غسل سے جو پانی بچے اوس سے غسل کرنے کی
اجازت **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ ترجمہ
حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ غسل کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک برتن سے (تو ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی
استعمال کرتا) **باب** الْقَدْرِ الَّذِیْ يَكْتَفِیْ بِهِ الْاِنْسَانُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ کس قدر پانی وضو اور
غسل کو کفایت کرتا ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِمَكُّوْكٍ
وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو کرتے اور پانچ
مکوک سے غسل کرتے ف مکوک ایک پیمانہ ہے جس میں ایک مد پانی آتا ہے اوپر اسکا بیان گزر چکا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِمُدٍّ وَيَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے اور ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرتے تھے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو کرتے تھے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے

كِتَابُ بَدْءِ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ مِنَ الْمُجْتَبٰى

حیض اور استحاضہ کی کتاب سنن مجتبیٰ سے

بَابُ بَدْءِ الْحَيْضِ وَهَلْ يُسَمَّى الْحَيْضُ نِفَاسًا

حیض کا بیان اور حیض کو نفاس کہنا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا لَكِ اَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کے قصد سے جب سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا شاید نفاس (حیض) آگیا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہ تو وہ امر ہے جو لکھ دیا ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر تو سب کام کر جنکو حاجی لوگ کرتے ہیں مگر طواف نہ کر خانہ کعبہ کا

ذِكْرُ الْاِسْتِحَاضَةِ وَاِقْبَالِ الدَّمِ وَاِدْبَارِهٖ

استحاضہ کا بیان اور خون شروع ہونے اور ختم ہونیکا ذکر۔

ف اس باب میں اکثر حدیثیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں مگر مصنف نے انکو مکرر بیان کیا ہم نے بھی ترجمہ انکا مکرر کر دیا لیکن جو فوائد اوپر لکھ چکے تھے وہ دوبارہ طول کے خوف سے نہیں لکھے عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدِ قُرَيْشٍ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ لَهَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ وَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے (جو قبیلہ قریش بنی اسد میں سے تھی) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا مجھے استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو جب حیض آوے نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر اور خون دھو ڈال اور نماز پڑھ (اگرچہ استحاضہ کا خون آیا کرے) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر لے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَقَالَ اِنَّ ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ام حبیبہ بنت جحش نے مسئلہ پوچھا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو غسل کر پھر نماز پڑھ سو وہ غسل کیا کرتی تھیں ہر نماز کے لیے

اَلْمَرْاَةُ يَكُوْنُ لَهَا اَيَّامٌ مَعْلُوْمَةٌ تَحِيْضُهَا

کل تھے جس مدت کی حیض کے دن ہر مہینے میں مقرر ہوں اور اوسکو استحاضہ ہو جاوے عن عائشة قالت ان ام حبيبة
سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدم فقالت عائشة رأيت مركنها ملآن دما فقال لها
رسول الله صلى الله عليه وسلم امكثي قدر ما كانت تحبسك حيضتك ثم اغتسلي ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا خون کا مسئلہ یعنی جب ہمیشہ خون آیا کرے حضرت عائشہ نے کہا میں نے
اونکی ناند کو دیکھا خون سے بھرا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہری رہ جتنے دنوں پہلے روکتا تھا تجھکو حیض تیرا
نماز سے یعنی اس بیماری کے پہلے پھر غسل کر ڈال عن ام سلمة سألت امرأة النبي صلى الله عليه وسلم
قالت انى استحاض فلا اطهر افادع الصلوة قال لا ولكن دعي قدر تلك الايام والليالي التي
كنت تحيضين فيها ثم اغتسلي واستثفري وصلي ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے استحاضہ ہو گیا ہے تو پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نہیں لیکن جتنے دن
اور راتیں پہلے حیض آیا کرتا تھا اونمیں نماز چھوڑ دے پھر غسل کر اور لنگوٹ باندھ اور نماز پڑھ عن ام سلمة ان امرأة
كانت تهراق الدم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم استفتت لها ام سلمة رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال لتنظر عدد الليالي والايام التي كانت تحيض من الشهر قبل ان
يصيبها الذي اصابها فلتترك الصلوة قدر ذلك من الشهر فاذا خلفت ذلك فلتغتسل
ثم لتستثفر بالثوب ثم لتصلي ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ایک عورت کے لیے جسکا خون بہا کرتا تھا تو آپ نے فرمایا شمار رکھے دن اور راتوں کا جنمیں ہر مہینے اوسکو حیض آیا کرتا تھا اس
بیماری سے پہلے پھر اوتنے دنوں نماز چھوڑ دے جب وہ دن گزر جاویں تو غسل کرے اور لنگوٹ باندھے ایک کپڑے کا پھر نماز پڑھے

ذكر الاقراء قرء کا بیان عن عائشة قالت ان ام حبيبة بنت جحش التي كانت
تحت عبد الرحمن بن عوف وانها استحيضت لا تطهر فذكر شأنها لرسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ليست بالحيضة ولكنها ركضة من الرحم لتنظر قدر قرئها التي كانت
تحيض لها فلتترك الصلوة ثم تنظر ما بعد ذلك فلتغتسل عند كل صلوة ترجمہ حضرت عائشہ
سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں اونکو استحاضہ ہو گیا کسی طرح پاک نہ ہوتی تھیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکا ذکر آیا آپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بچہ دان کی ایک چوٹ ہے تو دیکھ لیوے شمار اپنے قرء کا
یعنی حیض کا جتنے دنوں آیا کرتا تھا اونمیں نماز چھوڑ دے پھر بعد اسکے غسل کرے ہر نماز کے لیے عن عائشة ان ابنة
جحش كانت تستحاض سبع سنين فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله
عليه وسلم ليست بالحيضة انما هو عرق فامرها ان تترك الصلوة قدر اقرائها وحيضتها

باب الوضوء بماء الثلج والبرد برف اور اولے کے پانی سے وضو کرنا عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول اللهم اغسل خطاياي بالثلج والبرد ونق قلبي من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس ترجمہ حضرت
عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا اللہ دھو ڈال میرے گناہوں کو برف اور اولے سے اور صاف کر دے میرا دل برائیوں سے
جیسے صاف کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے عن ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اغسلني من
خطاياي بالثلج والماء والبرد ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ دھو دے مجھکو میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولے
سے ف ہرچند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت کے تمام گناہوں سے محفوظ تھے لیکن قبل نبوت کے محفوظ نہ تھے پس مراد وہ گناہ ہونگے جو نبوت سے پہلے آپ سے
سرزد ہوئے ہوں بعضوں نے کہا انبیاء سب کے سب ہی تمام گناہوں سے محفوظ ہیں اور یہ فرمانا آپکا براہ اظہار عبودیت یا ادب یا بطریق تعلیم امت تھا بعضوں نے کہا پیغمبر کبائر سے محفوظ
ہیں صغائر سے محفوظ نہیں ہیں بعضوں نے کہا صغائر اور کبائر سب سے محفوظ ہیں لیکن بعض اوقات اپنے قیاس اور اجتہاد میں لغزش اور خطا ہو جاتی ہے اور چونکہ درجہ انکا بہت
عالی ہے پس انکی لغزش اور خطا بھی گناہ کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے سند دیکھا ابن حیرانی باب سؤر الكلب کتے کا جوٹھا کیسا ہے عن ابی هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولغ الكلب في اناء احدكم فليرقه ثم ليغسله سبع مرات ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے تو اسکو لنڈھا دے پھر دھو دے سات بار باب تعفير
الاناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه مٹی سے مانجنا اس برتن کو جس میں کتا منہ ڈالے عن عبد الله بن مغفل
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتل الكلاب ورخص في كلب الصيد والغنم وقال اذا
ولغ الكلب في الاناء فاغسلوه سبع مرات وعفروه الثامنة بالتراب ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کو مار ڈالنے کا مگر اجازت دی شکاری کتے اور گلہ کے کتے کی یعنی جو بکریوں کی حفاظت
کیلیے ہو اور فرمایا جب منہ ڈالکے چپڑ چپڑ کرے کتا برتن میں تو دھو ڈالو اسکو سات بار اور آٹھویں بار مٹی سے مانجھو عن عبد الله
بن مغفل قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الكلاب قال ما بالهم وبال الكلاب قال ورخص في كلب الصيد
كلب الغنم وقال اذا ولغ الكلب في الاناء فاغسلوه سبع مرات وعفروا الثامنة بالتراب خالفه ابو هريرة فقال احداهن
بالتراب ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے حکم کیا کتوں کو مار ڈالنے کا اور فرمایا کیا مطلب ہے ان کو کتوں سے اور رخصت دی شکاری کتے اور بکریوں کی نگہبان
کتے میں اور فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے تو اسکو سات بار دھو ڈالو اور آٹھویں بار مٹی سے دھو ڈالو ابو ہریرہ رضی نے اسکے خلاف روایت کیا انہوں نے کہا ایکبار مٹی
سے دھو ڈالو یعنی سات بار میں عن ابی هريرة ان رسول الله صلعم قال اذا ولغ الكلب في اناء احدكم فليغسله سبع مرات اولاهن
بالتراب ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول صلعم نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے تو اسکو سات بار دھو ڈالے پہلی بار مٹی ملا کر دھوئے عن ابی هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا ولغ الكلب في اناء احدكم فليغسله سبع مرات اولاهن بالتراب ترجمہ
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے تو اسکو سات بار دھو دے پہلی بار مٹی لگا کر
دھوئے باب سؤر الهرة بلی کا جھوٹا کیسا ہے عن كبشة بنت كعب بن

مالك ان اباقتادة دخل عليها ثم ذكرت كلمة معناها فسكبت له وضوءا فجاءت هرة فشربت
منه فاصغى لها الاناء حتى شربت قالت كبشة فرانى انظر اليه فقال اتعجبين يا ابنة اخى
قلت نعم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انها ليست بنجس انما هي من الطوافين
عليكم والطوافات ترجمہ کبشہ بنت کعب سے روایت ہے کہ ابوقتادہ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کہی جسکے معنے
یہ تھے میں نے اونکے لیے وضو کا پانی ڈالا اتنے میں بلی آکر اوسمیں سے پینے لگی ابوقتادہ نے برتن اوسکو جھکا دیا یہانتک کہ اوس نے
اچھی طرح پی لیا پھر ابوقتادہ نے جو میری طرف دیکھا تو میں اونکی طرف دیکھ رہی تھی (تعجب سے) ابوقتادہ نے کہا میرے بھائی کی
بیٹی تو تعجب کرتی ہے میں نے کہا ہاں ابوقتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہیں ہے وہ تو رات دن
تمہارے اور گھر والوں میں سے ہے باب سور الحائض حائضہ کا جھوٹا کیسا ہے عن عائشة قالت كنت
اتعرق العرق فيضع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاه حيث وضعته وانا حائض وكنت
اشرب من الاناء فيضع فاه حيث وضعت وانا حائض ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں ہڈی چوستی
تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ وہیں لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (اور ہڈی چوستے) اور میں حیض سے ہوتی میں برتن
میں سے پانی پیتی پھر آپ وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (اور پانی پیتے) اور میں حیض سے ہوتی باب الرخصة
في فضل المرأة عورت کے وضو سے جو پانی بچے اوس سے وضو درست ہے عن ابن عمر قال كان الرجال والنساء
يتوضؤن في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مرد اور عورت
سب ملکر وضو کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (تو ایک کے بچے ہوئے پانی سے دوسرا وضو کرتا) باب النهي
عن فضل وضوء المرأة اسکی ممانعت عن الحكم بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان
يتوضأ الرجل بفضل وضوء المرأة ترجمہ حکم بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو عورت
کے وضو سے جو پانی بچے اوس سے وضو کرنیسے الرخصة في فضل الجنب جنب کے غسل سے جو پانی بچے اوس سے غسل کرنے کی
اجازت عن عائشة انها كانت تغتسل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاناء الواحد ترجمہ
حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ غسل کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک برتن سے (تو ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی
استعمال کرتا) باب القدر الذي يكتفي به الانسان من الماء للوضوء والغسل کس قدر پانی وضو اور کس قدر
غسل کو کفایت کرتا ہے عن انس بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ بمكوك
ويغتسل بخمس مكاكي ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو کرتے اور پانچ
مکوک سے غسل کرتے ف مکوک ایک پیمانہ ہے جس میں ایک مد پانی آتا ہے اور اسکا بیان گزر چکا عن عائشة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ بمد ويغتسل بنحو الصاع ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

عن عائشة قالت كان رسول — علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے اور ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرتے تھے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو کرتی تھے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے

کتاب بدء الحیض و الاستحاضة من المجتبی

حیض اور استحاضہ کی کتاب سنن مجتبی سے

کتاب بدء الحیض وهل یسمی الحیض نفاسا

حیض کا بیان اور حیض کو نفاس کہنا عن عائشة قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نری الا الحج فلما کنا بسرف حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال ما لک انفست قلت نعم قال هذا امر کتبه اللہ عز وجل علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کے قصد سے جب سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا شاید تجھے نفاس آگیا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہ تو وہ امر ہے جو لکھ دیا ہے اللہ تعالی نے آدم کی بیٹیوں پر تو سب کام کر جنکو حاجی لوگ کرتے ہیں مگر طواف نہ کر خانہ کعبہ کا

سے لا نری الا انہ الا الحج

ذکر الاستحاضة واقبال الدم وادباره

استحاضہ کا بیان اور خون شروع ہونے اور ختم ہونے کا ذکر

ف اس باب میں اکثر حدیثیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں مگر مصنف نے انکو مکرر بیان کیا ہم نے بھی ترجمہ اور لکھ کر دیا لیکن جو فوائد اوپر لکھ چکے تھے وہ دوبارہ طول کے خوف سے نہیں لکھے

عن فاطمة بنت قیس من بنی اسد قریش انها اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت انها تستحاض فزعمت انه قال لها انما ذلک عرق فاذا اقبلت الحیضة فدعی الصلوة واذا ادبرت فاغتسلی واغسلی عنک الدم ثم صلی ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے (جو قبیلہ قریش بنی اسد میں سے تھی) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا مجھے استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو جب حیض آوے نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر اور خون دھو ڈال اور نماز پڑھ (اگرچہ استحاضہ کا خون آیا کرے)

عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقبلت الحیضة فدعی الصلوة واذا ادبرت فاغتسلی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر لے

عن عائشة قالت استفتت ام حبیبة بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی استحاض فقال ان ذلک عرق فاغتسلی ثم صلی وکانت تغتسل عند کل صلوة ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ام حبیبہ بنت جحش نے مسئلہ پوچھا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو غسل کر پھر نماز پڑھ سو وہ غسل کیا کرتی تھیں ہر نماز کے لیے

الاقراء

تکون لها ایام معلومة تحیضها

كُلِّ شَهْرٍ جس عورت کو حیض کچھ دن ہر مہینے میں مقرر ہوں اور اوسکو استحاضہ ہو جاوے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثِيْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا خون کا مسئلہ یعنے جب ہمیشہ خون آیا کرے حضرت عائشہ نے کہا میں نے اوسکے نہانے کا کٹرہ دیکھا خون سے بھرا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہری رہ جتنے دنوں پہلے روکتا تھا تجھکو حیض تیرا (نماز روزے سے قبل اس بیماری کے) پھر غسل کر ڈال عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّيْ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ دَعِيْ قَدْرَ تِلْكَ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِيْ كُنْتِ تَحِيْضِيْنَ فِيْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ وَصَلِّيْ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے استحاضہ ہو گیا ہے تو پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نہیں لیکن جتنے دن اور رات تجھے پہلے حیض آیا کرتا تھا اونمیں نماز چھوڑ دے پھر غسل کر اور لنگوٹ باندھ اور نماز پڑھ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْتَظِرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْأَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِالثَّوْبِ ثُمَّ لِتُصَلِّ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت کے لیے جسکا خون بہا کرتا تھا تو آپ نے فرمایا شمار رکھے اون دن اور راتوں کا جنمیں ہر مہینے اوسکو حیض آیا کرتا تھا اس بیماری سے پہلے پھر اوتنے دنوں نماز چھوڑ دے جب وہ دن گزر جاویں تو غسل کرے اور لنگوٹ باندھے ایک کپڑے کا پھر نماز پڑھے

ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ قرء کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِيْ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتُحِيْضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَأْنُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِّنَ الرَّحِمِ لِتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمن بن عوف کے نکاح میں تہیں اونکو استحاضہ ہو گیا کسی طرح پاک نہوتی تہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکا ذکر آیا آپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بچہ دان کی ایک چوٹ ہے تو دیکھ لیوے شمار اپنے قرء کا یعنے حیض کا جتنے دنوں آیا کرتا تہا اونمیں نماز چھوڑ دے پھر بعد اسکے غسل کرے ہر نماز کے لیے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا

وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلوٰةٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ رہا
سات برس تک انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا یہہ حیض نہین ہے بلکہ ایک رگ ہے پھر حکم کیا آپنے
انکو نماز چھوڑ دینے کا اپنے قرء یعنی حیض کے دنون تک پھر غسل کرکے نماز پڑھنے کا تو وہ غسل کیا کرتین ہر نماز کے لیے عَنْ فَاطِمَةَ
بِنْتِ اَبِي حُبَيْشٍ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي اِذَا اَتَاكِ قُرْءُكِ فَلَا تُصَلِّي وَاِذَا مَرَّ قُرْءُكِ فَلْتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي
مَا بَيْنَ الْقُرْءِ اِلَى الْقُرْءِ ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور شکایت کی خون کی انہون نے
فرمایا یہہ ایک رگ ہے تو دیکھتی رہ جب تیرا قرء (حیض) آوے تو نماز نہ پڑھ پھر جب چلا جاوے اور تو پاک ہو جاوے حیض کے خون سے
تو نماز پڑھ دوسرے حیض تک عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّي امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ
عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ
الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور عرض
کیا مجھے استحاضہ ہے پاک نہین ہوتی کیا نماز چھوڑ دون آپنے فرمایا نہین یہہ رگ ہے حیض نہین ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر
جب حیض کے دن گزر جاوین تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ

جمع المستحاضة بين الصلوتين وغسلها اِذَا جَمَعَتْ جب مستحاضہ دو نمازونکو جمع کرکے پڑھے تو دونون کے لیے ایک غسل کرے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مُسْتَحَاضَةً
عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهَا اِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَاُمِرَتْ اَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ
وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا
وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت مستحاضہ کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو بند نہین ہوتی اور حکم کیا گیا اسکو ظہر مین دیر کرنیکا
اور عصر مین جلدی کرنیکا اور دونون نمازون کے لیے ایک غسل کرنیکا اسی طرح مغرب مین دیر کرنیکا اور عشا مین جلدی
کرنیکا اور دونون نمازون کے لیے ایک غسل کرنیکا پھر فجر کی نماز کے لیے ایک غسل کرنیکا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ
قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَقَالَ تَجْلِسُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ
وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ وَ
تُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ ترجمہ زینب بنت جحش سے روایت ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مستحاضہ ہے آپنے
فرمایا بیٹھی رہے اپنے حیض کے دنون مین یعنی نماز نہ پڑھے پھر غسل کرے اور ظہر مین دیر کرے اور عصر مین جلدی اور دونونکو
ایک ہی غسل سے پڑھ لے پھر مغرب مین دیر کرے اور عشا مین جلدی اور غسل کرکے دونونکو ایک ساتھ پڑھ لے اور غسل کرے فجر کے لیے

باب الفرق بین دم الحیض والاستحاضة حیض اور استحاضہ کے خون میں کیا فرق ہے **عن** فاطمة بنت
ابی حبیش انها کانت تستحاض فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان دم الحیض فانه
دم اسود یعرف فامسکی عن الصلوة واذا کان الآخر فتوضئی فانما هو عرق **ترجمہ** فاطمہ بنت
ابی جبیش سے روایت ہے اون کو استحاضہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جب حیض کا خون آوے وہ سیاہ ہوتا ہے
پہچان لیا جاتا ہے تو نماز مت پڑھ پھر جب دوسری طرح کا خون آوے تو وضو کر (اور نماز پڑھ) کیونکہ وہ خون ایک رگ کا ہے **عن** عائشة
ان فاطمة بنت ابی حبیش کانت تستحاض فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ان دم الحیض دم اسود
یعرف فاذا کان ذلك فامسکی عن الصلوة واذا کان الآخر فتوضئی وصلی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
روایت ہے فاطمہ بنت ابی جبیش کو استحاضہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے
جب ایسا خون آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب دوسری طرح کا خون آوے تو وضو کر اور نماز پڑھ **عن** عائشة قالت استحیضت
فاطمة بنت ابی حبیش فسألت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله انی استحاض فلا
اطهر افادع الصلوة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما ذلك عرق ولیست بالحیضة
فاذا اقبلت الحیضة فدعی الصلوة واذا ادبرت فاغسلی عنك الدم وصلی وتوضئی فانما
ذلك عرق ولیست بالحیضة قیل له فالغسل قال ذلك لا یشك فیه احد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
روایت ہے فاطمہ بنت ابی جبیش کو استحاضہ ہوا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ ہو گیا
پاک ہی نہیں ہوتی نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض رخصت
ہو تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ اور وضو کر (ہر نماز کے لیے) کیونکہ یہ خون ایک رگ کا ہے حیض کا نہیں ہے کسی نے کہا کیا غسل نہ
کرے فرمایا غسل میں کسی کو شک ہے (یعنی حیض سے پاک ہونے کے وقت ایک مرتبہ تو غسل کرنا ضرور ہے پھر استحاضے میں ہر نماز کے لیے غسل
کرنا ضرور نہیں ہے وضو کرنا کافی ہے) **عن** عائشة ان فاطمة بنت ابی حبیش اتت رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقالت یا رسول الله انی استحاض فلا اطهر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما ذلك عرق
ولیست بالحیضة فاذا اقبلت الحیضة فامسکی عن الصلوة فاذا ادبرت فاغسلی عنك الدم و
صلی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی جبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ
مجھے استحاضہ ہے میں پاک نہیں ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز موقوف
کر پھر جب حیض رخصت ہو تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ **عن** عائشة قالت قالت فاطمة بنت ابی حبیش لرسول
الله صلی الله علیه وسلم لا اطهر افادع الصلوة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما
ذلك عرق ولیست بالحیضة فاذا اقبلت الحیضة فدعی الصلوة واذا ذهب قدرها

فَاغْتَسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ حضرت عائشہؓ نے کہا فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا میں پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دو جب حیض کے
دن گذر جاویں تو خون دھو ڈال (یعنی غسل کر) اور نماز پڑھ باب الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ یعنی زردی یا تیرگی (خاکی رنگ) حیض میں
داخل نہیں ہیں عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا ترجمہ محمد سے روایت
ہے ام عطیہ نے کہا ہم زردی اور تیرگی کو کچھ نہ سمجھتے تھے ف یعنی حیض میں جب سرخی اور سیاہی موقوف ہو جاتی تو سمجھتے کہ حیض سے
پاک ہو گئی اور زردی یا تیرگی خاکی رنگ کا خواہ حیض میں داخل نہ جانتے بعض علما کا یہی قول ہے اور بعض کا قول ہے کہ حیض
کی مدت میں یہ سب رنگ حیض میں داخل ہیں یہاں تک کہ سفیدی خالص کہلائی دیوے اور حضرت عائشہؓ سے یہی منقول ہے

باب مَا يَنَالُ مِنَ الْحَائِضِ وَتَأْوِيلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى
فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ الْآيَةَ حائضہ عورت سے کیا فائدہ اوٹھانا درست ہے اور تفسیر آیہ کریمہ ویسئلونک عن المحیض کی
عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَلَا يُشَارِبُوهُنَّ وَلَا يُجَامِعُوهُنَّ
فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ
قُلْ هُوَ أَذًى الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ
وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ ترجمہ انس سے روایت ہے یہودی
لوگ جب اون میں کسی عورت کو حیض آتا تو اوسکے ساتھ اوسکو نہ کھلاتے اور نہ پلاتے نہ ایک گھر میں اوسکے ساتھ رہتے صحابہ نے
اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری ویسئلونک عن المحیض اخیر تک پھر حکم کیا
اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ کھلانے اور پلانے کا اور ایک گھر میں رہنے کا اور سب باتیں اون سے کرنیکا
(جیسے بوسہ اور کنار وغیرہ) سوا جماع کے

ذکر مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضِهَا مَعَ عِلْمِهِ
بِنَهْيِ اللَّهِ تَعَالَى جو شخص اپنی عورت سے جماع کرے حیض کی حالت میں حالانکہ وہ جانتا ہو کہ اللہ نے منع کیا ہے اس پر تو اوسکا
کفارہ کیا دیوے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ
بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی عورت سے
حیض کی حالت میں تو ایک دینار تصدق کرے یا آدھا دینار

مُضَاجَعَةُ الْحَائِضِ فِي ثِيَابِ حَيْضَتِهَا حائضہ عورت
کو اوسکے حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ لٹانا درست ہے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَفِسْتِ
قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ ترجمہ ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی یکایک نکل گئی اور میں نے اپنے حیض کے کپڑے اوٹھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

گیا مجھکو پس آگیا میں نے کہا ہاں آپ نے مجھے بلایا پھر میں انکے ساتھ لیٹی چادر میں **باب** نوم الرجل مع حليلته في
الشعار الواحد وهي حائض کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ ایک لحاف میں سووے اور وہ حائضہ ہو **عن**
عائشة قالت كنت انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم نبيت في الشعار الواحد وانا طامث حائض
فان اصابه مني شيء غسل مكانه لم يعده وصلى فيه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک لحاف میں تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی اگر آپکے کچھ بھر جاتا تو اتنا ہی دھو ڈالتے اوس سے زیادہ نہ دھوتے اور نماز پڑھتے
اوسی کپڑے میں **مباشرة الحائض** حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور اوسکو بوسہ دینا **عن** عائشة قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يأمر احدنا اذا كانت حائضا ان تشد ازارها ثم يباشرها ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو حکم کرتے مضبوط تہبند باندھنے کا پھر اوس
سے مباشرت کرتے **عن** عائشة قالت احدانا اذا حاضت امرها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
تتزر ثم يباشرها ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم میں سے جب کسی عورت کو حیض آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوسکو حکم کرتے تہبند باندھنے کا پھر مباشرت کرتے اوس سے **ذکر** ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يصنعه اذا حاضت احدى نسائه جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی کو حیض آتا تو آپ کیا کرتے **عن**
جميع بن عمير قال دخلت على عائشة مع امي وخالتي فسألتاها كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم
يصنع اذا حاضت احداكن قالت كان يأمرنا اذا حاضت احدانا ان تتزر بازار واسع ثم
يلتزم صدرها وثدييها ترجمہ جمیع بن عمیر سے روایت ہے میں اپنی ماں اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ پاس
گیا اونہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے جب تم میں سے کسی کو حیض آتا حضرت عائشہ
نے کہا جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو آپ اوسکو حکم کرتے ایسی ہی تہبند باندھنے کا پھر چمٹتے اوسکے سینے اور چھاتیوں سے **عن**
ميمونة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يباشر المرأة من نسائه وهي حائض اذا كان
عليها ازار يبلغ انصاف الفخذين والركبتين محتجزة به ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں میں سے کسی بی بی سے مباشرت کرتے اور وہ حائضہ ہوتی جب وہ ازار پہنی ہوتی جو آدھی ران
یا گھٹنے تک پہونچتی اوسکی آڑ رہتی **باب** مؤاكلة الحائض والشرب من سؤرها حائضہ کو اپنے ساتھ کھلانا
اور اوسکا جوٹھا پانی پینا **عن** شريح انه سأل عائشة هل تأكل المرأة مع زوجها وهي طامث قالت
نعم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعوني فآكل معه وانا عارك كان يأخذ العرق
فيقسم علي فيه فاعترق منه ثم اضعه فيأخذه فيعترق منه ويضع فمه حيث وضعت فمي
من العرق ويدعو بالشراب فيقسم علي فيه من قبل ان يشرب منه فآخذه فاشرب منه

فاها فيأخذه فيشرب منه ويضع فمه حيث وضعت من القدح ترجمہ شریح سے روایت
ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا عورت اپنے خاوند کے ساتھ کھاوے حیض کی حالت میں انہوں نے کہا ہان کھاوے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مجھکو بلاتے تھے میں آپکے پاس کھاتی اور میں حیض سے ہوتی آپ ہڈی اٹھاتے اور پہلے حصہ بھی اس میں دانت لگاتے
پہلے میں اوسکو چوستی پھر رکھدیتی بعد اوس کے آپ اوسکو چوستے اور وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا میں پانی آپ پی
منگواتے اوسمین بھی پہلے حصہ لگاتے پہلے میں لیکر پیتی پھر رکھدیتی پھر آپ اوسکو اٹھا کر پیتے اور پیالی پر وہیں منہ لگاتے جہاں
میں نے لگایا تھا عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع فاه على الموضع الذي
أشرب منه ويشرب من فضل شرابي وأنا حائض ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنا منہ اوسی جگہہ رکھتے جہاں سے میں پیتی اور میرا جھوٹا پانی پیتے اور میں حائضہ ہوتی **الانتفاع بفضل**
الحائض حائضہ کا جھوٹا کام میں لانا درست ہے عن عائشة تقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يناولني الإناء فأشرب منه وأنا حائض ثم أعطيه فيتحرى موضع فمي فيضعه على فيه
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو برتن دیتے میں اوس میں سے پانی پیتی اور میں حیض سے ہوتی
پھر میں وہ برتن آپکو دیتی آپ ڈھونڈھ کر اوسی جگہہ منہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا تھا عن عائشة قالت كنت
أشرب من القدح وأنا حائض فأناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه على موضع فيّ
فيشرب منه وأتعرق من العرق وأنا حائض وأناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه
على موضع فيّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں پانی پیتی حیض کی حالت میں پھر وہ برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیتی آپ اپنا منہ اوسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا اور میں ہڈی چوستی حیض کی حالت میں پھر وہ ہڈی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیتی آپ اپنا منہ اوسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا **باب** الرجل يقرأ القرآن ورأسه
في حجر امرأته وهي حائض ایک شخص اپنی بی بی کی گود میں سر رکھکر قرآن پڑھے اور وہ حائضہ ہو تو کیسا ہے عن
عائشة قالت كان رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجر إحدانا وهي حائض وهو يقرأ القرآن
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں ہوتا اور وہ حائضہ ہوتی آپ قرآن
پڑھا کرتے **باب** سقوط الصلوة عن الحائض حائضہ کے ذمہ سے نماز اوتر جاتی ہے عن معاذة العدوية
قالت سألت امرأة عائشة أتقضي الحائض الصلوة فقالت أحرورية أنت قد كنا نحيض عند
رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا نقضي ولا نؤمر بقضاء ترجمہ معاذہ عدویہ سے روایت ہے ایک عورت نے
حضرت عائشہ سے پوچھا کیا حائضہ نماز کی قضا کرے انہوں نے کہا کیا تو حروریہ ہے **ف** حروری نسبت ہے حروراء کی طرف جو ایک
گاؤں ہے کوفہ سے دو میل پر پہلے خارجی لوگ وہاں جمع ہوئے تھے حضرت عائشہ کا مطلب یہ تھا کیا تو بھی خارجی ہے کیونکہ خارجی لوگ حائضہ

نماز کی قضا واجب جانتی ہین اور یہ خلاف ہے اجماع کے ف ہم کو حیض آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر نماز کی قضا نہ کرتی تھی نہ ہم کو حکم ہوتا تھا قضا کرنے کا

باب استخدام الحائض حائضہ عورت سے کام خدمت لینے کا بیان

عن ابی ہریرۃ بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد اذ قال یا عائشۃ ناولینی الثوب فقالت انی لا اصلی فقال انہ لیس فی یدک فناولتہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے آپنے فرمایا اے عائشہ مجھکو کپڑا اٹھا دو انہوں نے کہا میں نماز نہیں پڑھتی ہوں یعنی حائضہ ہوں یہ عمدہ اشارہ ہے حیض کا) آپنے فرمایا وہ تیری ہاتھ میں نہیں ہے اب انہوں نے کپڑا اوٹھا دیا عن عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرۃ من المسجد فقالت انی حائض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیست حیضتک فی یدک ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بوریا اٹھا دے مسجد میں سے کہا میں حائضہ ہوں آپنے فرمایا تیرا حیض ہاتھ میں نہیں کہا ہے

بسط الحائض الخمرۃ فی المسجد حائضہ عورت مسجد میں بوریا بچھا دے تو کیسا ہے

عن میمونۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع راسہ فی حجر احدنا فیتلو القرآن وہی حائض وتقوم احدنا بخمرتہ الی المسجد فتبسطہا وہی حائض ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں رکھتے اور قرآن پڑھتے اور وہ حائضہ ہوتی اور ہم میں سے کوئی اوٹھ کر مسجد میں بوریا بچھا دیتی اور وہ حائضہ ہوتی

ترجیل الحائض راس زوجہا وہو معتکف فی المسجد حائضہ عورت اپنے خاوند کے سر میں کنگھی کرے اور وہ مسجد میں اعتکاف سے ہو

عن عائشۃ انہا کانت ترجل راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی حائض وہو معتکف فیناولہا راسہ وہی فی حجرتہا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھیں اور حائضہ ہوتیں اور آپ اعتکاف میں ہوتے آپ اپنا سر نکال دیتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتیں یعنی حجرہ تو مسجد سے ملا ہوا تھا آپ مسجد سے سر حجرے کی اندر کر دیتے حضرت عائشہ کنگھی کر دیتیں

غسل الحائض راس زوجہا حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دھوے

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدنی الی راسہ وہو معتکف فاغسلہ وانا حائض ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے تھے میں آپکا سر دھو دیتی اور میں حائضہ ہوتی عن عائشۃ قالت کنت ارجل راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا حائض ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کرتی تھی اور میں حائضہ ہوتی

باب شہود الحیض العیدین ودعوۃ المسلمین حائضہ عورتیں عیدگاہ میں ہین اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں

عن حفصۃ قالت کانت ام عطیۃ لا تذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قالت بابا فقلت اسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کذا وکذا فقالت نعم

بابًا قال لیخرج العواتق وذوات الخدور والحیض فیشهدن الخیر ودعوة المسلمین وتعتزل الحیض المصلّی ترجمہ حفصہ سے روایت ہے ام عطیہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو بابا کہتیں یعنی بابا قسم ہے میرے بابی قسم ہے میرے باپ کی ایمن نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ایسا ایسا فرماتے تھے ام عطیہ نے کہا ہاں بابا یعنی قسم ہے میرے باپ کی آپ نے فرمایا نکلنا چاہیے جوان لڑکیوں اور پردے والیوں اور حیض والی عورتوں کو (عیدگاہ کی طرف تاکہ مسلمانوں کا مجمع زیادہ معلوم ہو اور نماز کی رونق ہو اور خوشی پیدا ہو) تو حاضر ہوں یہ عورتیں نیکی میں اور شریک ہوں مسلمانوں کی دعا میں لیکن حیض والی عورتیں الگ رہیں مسجد سے (یعنی نماز میں شریک نہ ہوں اور مسجد کے اندر نہ آویں مگر باہر سے دعا میں شریک رہیں) ف اس حدیث سے نماز عیدین کے لیے جوان عورتوں کو نکلنے کی اجازت ہوئی بلکہ حکم ہوا بعضوں نے یہ کہا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں کی تعداد کم تھی تو آپ نے عورتوں کو بھی نکلنے کے لیے حکم کیا تھا اس لیے کہ ان کی تعداد زیادہ معلوم ہو اب مسلمان بہت ہو گئے مردوں کا نکلنا کافی ہے عورتوں کا نکلنا ضرور نہیں ہے مگر یہ صرف قیاس ہے نماز عید سے مقصود عبادت الٰہی اور شکر اور اظہار تجمل اور شوکت اسلام ہے اور یہ اوسی صورت میں زیادہ ہو گا جب مجمع زیادہ ہو اس لیے عورتوں کا سب کا نکلنا مناسب ہے مگر عورتیں اچھا ساتر پردہ پوش لباس پہن کر نکلیں جیسے دوسری روایت میں ہے ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ کسی عورت پاس چادر نہیں ہوتی وہ کیونکر نکلے آپ نے فرمایا اوسکو دوسری عورت اپنی فاضل چادر دیدے

المرأة تحیض بعد الافاضة طواف الافاضہ (یعنی طواف الزیارۃ) کے بعد عورت کو حیض آوے تو کیا کرے عن عائشة انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان صفية بنت حيي قد حاضت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلها تحبسنا الم تكن طافت معكن بالبيت قالت بلى قال فاخرجن ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید انہوں نے ہم کو روک رکھا ہے کیا انہوں نے طواف نہیں کیا خانہ کعبہ کا (یعنی طواف الزیارۃ جو رکن ہے حج کا) حضرت عائشہ نے کہا طواف کر چکیں ہیں آپ نے فرمایا تو پھر نکلو ف یعنی طواف الزیارۃ فرض ہے وہ ادا ہو چکا اب طواف الوداع کی لیے حائضہ کو ٹھہرنا ضرور نہیں ہے

ما تفعل النفساء عند الاحرام احرام کے وقت حائضہ عورت کیا کرے عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لابي بكر مرها ان تغتسل وتهل ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اسماء بنت عمیس کو جب نفاس ہوا ذو الحلیفہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کے خاوند) ابو بکر صدیق سے کہا حکم کرو ان کو غسل کر لیں اور احرام باندھیں ف یعنی حیض یا نفاس کا ہو جانا احرام کو مانع نہیں ہے جس عورت کو میقات پر حیض یا نفاس ہو جاوے تو وہ غسل کر کے احرام باندھ لے لبیک کہے لیکن دوگانہ احرام نہ پڑھے نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا باقی سب ارکان ادا کرے

باب الصلوة على النفساء نفاس والی عورت پر نماز جنازہ پڑھی جاوے عن سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ام كعب ماتت في نفاسها فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصلوة في وسطها ترجمہ

سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ام کعب پر اور وہ مر گئیں تھیں نفاس میں تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اون کی کمر کے سامنے **باب** دم الحیض یصیب الثوب حیض کا خون کپڑے میں لگجاوے تو کیا کرنا
چاہیے عن اسماء بنت ابی بکر ان امرأۃ استفتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن دم الحیض یصیب
الثوب فقال حتیہ واقرصیہ وانضحیہ وصلی فیہ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے میں لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے آپنے فرمایا مل ڈال پھر چھیل ڈال پھر دہو ڈال اوسکو اور نماز پڑھ
اوس کپڑے میں عن ام قیس بنت محصن انہا سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن دم الحیض یصیب
الثوب قال حکیہ بضلع واغسلیہ بماء وسدر ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے میں لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے آپنے فرمایا کھرچ ڈال اوسکو ایک پسلی سے اور دہو ڈال پانی
اور بیری سے **کتاب الغسل والتیمم من المجتبی** کتاب غسل اور تیمم کی سنن مجتبی سے **باب ذکر**
نهی الجنب عن الاغتسال فی الماء الدائم جنب کو تھمے ہوئے پانی میں غسل کرنیکی ممانعت عن ابی هریرۃ یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وهو جنب ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ غسل کرے کوئی تم میں سے تھمے ہوئے پانی میں جب وہ جنب ہو عن ابی هریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبولن الرجل فی الماء الدائم ثم یغتسل فیہ او یتوضأ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی شخص تم میں سے تھمے ہوئے پانی میں پھر غسل کرے اوس سے
یا وضو کرے عن ابی هریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی ان یبال فی الماء الدائم ثم یغتسل
فیہ من الجنابۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے
پھر اوس میں غسل جنابت کرنے سے عن ابی هریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی ان یبال فی الماء الراکد
ثم یغتسل منہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے پھر اوس میں
غسل کرنے سے عن ابی هریرۃ قال لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل منہ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے تھمے ہوئے پانی میں جو بہتا نہیں ہے پھر اوس میں غسل کرے
باب الرخصۃ فی دخول الحمام حمام میں جانیکی اجازت عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یدخل الحمام الا بمئزر ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یقین رکھتا ہے اللہ پر اور قیامت کے دن پر وہ حمام میں نہ جاوے بغیر تہبند باندھے ہوئے یعنے
اپنا ستر دوسروں کے سامنے نہ کھولے **ف** پس وہ جو حنفیہ کے بعض فتاوی میں لکھا ہے کہ حمامی کی عورت کھولنا درست ہے غلط اور
لغو ہو گیا **باب** الاغتسال بالثلج والبرد برف اور اولوں سے غسل کرنیکا بیان عن عبید اللہ بن ابی اوفی

يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا اللَّهُمَّ
نَقِّنِي مِنْهَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ ترجمہ
عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ پاک کر دے مجھکو گناہوں سے اور خطاؤں سے
یا اللہ صاف کر دے مجھکو اون سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے یا اللہ پاک کر مجھکو برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی
سے **باب** الاغتسال قبل النوم سونے سے پہلے غسل کرنے کا بیان عن عبد الله بن أبي قيس قال سألت عائشة
كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَابَةِ أَيَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَنَامُ قَبْلَ
أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ ترجمہ عبداللہ بن
ابی قیس سے روایت ہے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں کیونکر سوتے تھے کیا سونے سے
پہلے غسل کر لیتے تھے یا غسل سے پہلے سو جاتے تھے حضرت عائشہ نے کہا سب طرح کرتے تھے کبھی غسل کر کے سوتے تھے کبھی وضو
کر کے سو جاتے (اور غسل نہ کرتے لیکن وضو ضرور کر لیتے) **باب** الاغتسال اول الليل پہلی رات کو غسل کرنا عن
غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ
مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ
قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الأَمْرِ سَعَةً ترجمہ غضیف بن حارث سے روایت ہے میں حضرت عائشہ کے پاس
گیا اور اون سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اول حصے میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں اونہوں نے کہا ہر طرح
سے کرتے کبھی اول رات میں غسل کرتے اور کبھی اخیر رات میں غسل کرتے میں نے کہا شکر ہے اوس خدا کا جس نے دین میں گنجائش
رکھی **باب** الاستتار عند الغسل غسل کے وقت آڑ کرنا عن يعلى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
رَأَى رَجُلاً يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَلِيمٌ
حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ ترجمہ یعلی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نہاتے ہوئے دیکھا سامنے (بغیر آڑ کے) تو آپ منبر پر چڑھے اور اللہ کا شکر کیا اور اوسکی تعریف
بیان کی پھر فرمایا بیشک اللہ حلم اور شرم والا ہے پردے میں رہتا ہے اور دوست رکھتا ہے شرم اور پردے کو تو جب کوئی تم میں سے
غسل کرے تو پردہ کر لے عن يعلى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل ستير
فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ ترجمہ یعلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بیشک اللہ عز وجل بڑا پردے والا ہے تو جب کوئی تم میں سے غسل کرنا چاہے تو چاہیے کہ آڑ کر لے کسی چیز کی عن ميمونة قالت
وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً قَالَتْ فَسَتَرْتُهُ فَذَكَرَتِ الْغُسْلَ قَالَتْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ
بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا ترجمہ میمونہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا نہانے کو اور میں نے

البراز بالفتح الفضاء الواسع

[illegible]

پردہ کیا آپ پر بعد اوسکے غسل کو بیان کیا پھر کہا مین ایک کپڑا لیکر اونکی بدن پونچھنے کو آپنے اوسکا خیال نکیا عن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ایوب علیہ السلام یغتسل عریانا خر علیہ
جراد من ذھب فجعل یحثی فی ثوبہ قال فناداہ ربہ عز وجل یا ایوب الم اکن اغنیتک قال بلی یا رب
ولکن لا غنا بی عن برکاتک ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایوب علیہ السلام ننگے نہاتے
تھے تو مین اون کے اوپر سونے کی ٹڈی گری تو وہ اپنے کپڑے مین سمیٹنے لگے اوسوقت اللہ تعالے نے اونکو پکارا اور فرمایا اے ایوب کیا مین نے
تجھکو غنی نہین کیا ایوب نے عرض کیا کیون نہین اے رب میرے (یعنی تو نے مجھے بیشک غنی کیا ہے) لیکن مین تیری برکتون سے غنی نہین
ہوسکتا (یعنی مین کتنا ہی غنی ہوجاؤن توبھی تیری نعمتونکا محتاج رہونگا) **باب** الدلالۃ علی ان لا توقیت فی الماء
پانی مین کوئی حد مقرر نہونا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل فی الاناء
وھو الفرق وکنت اغتسل انا وھو من اناء واحد ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک برتن سے جو فرق تھا (فرق ایک پیمانہ ہے جس مین سولہ رطل پانی آتا ہے) اور مین اور آپ ایک ہی برتن سے
غسل کرتے (یعنی دونون ہاتھ ڈالکر اوس مین سے پانی لیتے جاتے) **باب** اغتسال الرجل والمرأۃ من نسائہ
مرد اور عورت ملکر غسل کرین عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل وانا من اناء واحد
نغترف منہ جمیعا وقال سوید قالت کنت انا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور مین ایک برتن سے غسل کیا کرتے دونو اوس مین سے چلو لیتے جاتے عن عائشۃ قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من اناء واحد من الجنابۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون
ایک برتن سے غسل کرتے جنابت کا عن عائشۃ قالت لقد رایتنی انازع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الاناء اغتسل انا وھو منہ ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا تو نے مجھے دیکھا ہوتا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
چھینا جھپٹی کرتی برتن مین آپ اور مین دونو ایک برتن سے غسل کرتے **باب** الرخصۃ فی ذلک مرد اور عورت کو
ایک برتن سے غسل کرنیکی اجازت عن عائشۃ قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
اناء واحد ابادرہ ویبادرنی حتی یقول دعی لی قال سوید یبادرنی وابادرہ فاقول دع لی
دع لی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون ایک برتن سے غسل کرتے تھے مین چاہتی
تھی کہ جھٹ پٹ آپ سے پہلے غسل کرلون اور آپ چاہتے تھے کہ جھٹ پٹ مجھ سے پہلے غسل کر لین یہانتک کہ آپ فرماتے تھے میرے لیے پانی
رہنے دو سوید نے کہا آپ چاہتے تھے جلدی غسل کرلین اور مین چاہتی تھی مین جلدی غسل کرلون تو مین کہتی دیکھو میرے لیے پانی
رہنے دو پانی رہنے دو **باب** الاغتسال فی قصعۃ فیھا اثر العجین جس برتن مین آٹا لگا ہوا ہو اوس مین پانی بھر کر
غسل کرنا عن ام ھانی انھا دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ وھو یغتسل قد سترتہ

فَاطِمَةُ بِثَوْبٍ دُونَهُ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ قَالَتْ فَصَلَّى الضُّحَى ثَمَانِيًا مَا أَدْرِي كَمْ صَلَّى حِينَ قَضَى غُسْلَهُ

ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئیں جس دن مکہ فتح ہوا آپ غسل کر رہے تہے اور حضرت فاطمہ پردہ آپ پر آڑ کیے ہوئیں تہیں ایک کپڑے کی اور آپ غسل کر رہے تہے ایک کونڈے سے جس میں آٹے کا لگاؤ تہا پہر آپنے چاشت کی نماز پڑہی لیکن ام ہانی کہتی ہیں مجہے یاد نہیں ہے آپ نے کتنی رکعتیں پڑہیں جب غسل کر چکے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی پاک چیز مین ملجاوے بشرطیکہ پانی کی رقت قائم رہے تو اوس سے وضو اور غسل درست ہے

باب تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ رَأْسِهَا عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ غسل کیوقت عورت کو اپنا سر کہولنا (جب چوٹیاں گندہی ہوئی ہوں) ضرور نہیں ہے

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا فَإِذَا تَوْرٌ مَوْضُوعٌ مِثْلُ الصَّاعِ أَوْ دُونَهُ فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي بِيَدِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا أَنْقُضُ لِي شَعْرًا

ترجمہ عبید بن عمیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا تم نے دیکہا میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں اس برتن سے غسل کرتے تہے وہاں ایک کونڈہ رکہا تہا صاع کے برابر یا اوس سے کم ہم دونوں شروع کرتے تہے ایک ساتہ مگر تو میں اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتی اپنے ہاتہ سے اور بال نہ کہولتی

باب إِذَا تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ اگر کسی شخص نے احرام کے لیے غسل کیا اور خوشبو لگائی پہر بعد احرام کے اوس خوشبو کا اثر رہا تو کیسا ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْتَشِرِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تہے اگر میں گندہک لگا کر صبح کروں تو مجہے بہلا معلوم ہوتا ہے اس سے کہ میں احرام میں ہوں اور صبح کروں اوس حال میں کہ خوشبو پہیلاتا ہوں (یعنی میرے بدن یا کپڑے سے خوشبو آتی ہو) محمد بن المنتشر نے کہا یہ سنکر میں حضرت عائشہ پاس گیا اور اون سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی آپ اپنی عورتوں پاس گئے پہر اوسکی صبح کو احرام باندہا تو خوشبو کا اثر احرام کیحالت میں رہا پس معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عمر کا یہ قول اونکا قیاس تہا اور جس خوشبو کا اثر احرام کے بعد باقی رہے اوسکا لگانا احرام سے پہلے درست ہے

باب إِزَالَةِ الْجُنُبِ الْأَذَى عَنْهُ قَبْلَ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ جنب اپنے سارے بدن پر پانی ڈالنے سے پہلے جو نجاست بدن میں لگی ہو اوسکو دور کرے

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا قَالَتْ هٰذِهِ غُسْلَةٌ مِنَ الْجَنَابَةِ

ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا جیسے نماز کے لیے وضو کرتے تہے لیکن پاؤں نہ دہوئے اور شرمگاہ دہوئی اور جو اوس میں لگا تہا اوسکو دہویا پہر پانی اپنے بدن پر بہایا بعد اوسکے اپنے پاؤں کو وہاں سے سرکایا اور دونوں پاؤں دہوئے میمونہ نے کہا یہ غسل جنابت ہے

باب مَسْحِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ شرمگاہ دہونے کے بعد زمین پر ہاتہ پہیرنا **عن**

ميمونة بنت الحارث زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اغتسل
من الجنابة يبدأ فيغسل يديه ثم يفرغ بيمينه على شماله فيغسل فرجه ثم يضرب بيده على الأرض
ثم يمسحها ثم يغسلها ثم يتوضأ وضوءه للصلوة ثم يفرغ على رأسه وعلى سائر جسده ثم يتنحى
فيغسل رجليه **ترجمہ** میمونہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل کرتے تو پہلے دونوں ہاتھ
دہوتے پہر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرمگاہ کو دہوتے پہر اپنا ہاتھ زمین پر مارتے اور اوسپر رگڑتے پہر اوسکو دہوتے اور جیسے
نماز کا وضو ہوتا ہے ویسی ہی وضو کرتے پہر اپنے سر پر اور سارے بدن پر پانی ڈالتے بعد اوسکے اوس جگہہ سے سرک جاتے اور دونوں پاؤں
دہوتے **باب الابتداء بالوضوء في غسل الجنابة** غسل جنابت وضو سے شروع کرنا **عن** عائشة انها قالت
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اغتسل من الجنابة غسل يديه ثم توضأ وضوءه للصلوة
ثم يغتسل ثم يخلل بيده شعره حتى إذا ظن أنه قد أروى بشرته أفاض عليه الماء ثلث مرات
ثم غسل سائر جسده **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے
تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دہوتے پہر جیسے نماز کا وضو ہوتا ہے ویسی وضو کرتے پہر غسل کرتے پہر اپنے ہاتہوں سے بالوں میں خلال کرتے
جب یقین ہو جاتا کہ جسم میں پانی پہونچگیا اوسوقت تین بار پانی اپنے اوپر ڈالتے پہر سارا بدن دہوتے **باب التيمن**
في الطهور طہارت میں داہنی جانب سے شروع کرنا **عن** عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب
التيمن ما استطاع في طهوره وتنعله وترجله وقال بواسط في شانه كله **ترجمہ** ام المومنین
عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تہے جہانتک ہو سکتا اپنے طہارت میں اور
جوتا پہننے میں اور کنگہی کرنے میں ۔ مسروق جو اس حدیث کے راوی ہیں اُنہوں نے وسط (ایک قریہ ہے مضافات بصرہ میں)
میں اس حدیث کو روایت کرتے وقت اتنا زیادہ کیا کہ آپ ہر کام میں داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تہے **باب ترك**
مسح الرأس في الوضوء من الجنابة جنابت کے غسل میں وضو کرے تو سر پر مسح کرنا ضرور نہیں (کیونکہ سر کو دہونا ضرور ہے
اور وہ کافی ہے) **عن** ابن عمر أن عمر سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الغسل من الجنابة
واتسقت الأحاديث على هذا يبدأ فيفرغ على يده اليمنى مرتين أو ثلثا ثم يدخل يده اليمنى
في الإناء فيصب بها على فرجه ويده اليسرى على فرجه فيغسل ما هنالك حتى ينقيه ثم يضع
يده اليسرى على التراب إن شاء ثم يصب على يده اليسرى حتى ينقيها ثم يغسل يديه ثلثا
ويستنشق ويمضمض ويغسل وجهه وذراعيه ثلثا ثلثا حتى إذا بلغ رأسه لم يمسح وأفرغ
عليه الماء فهكذا كان غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما ذكر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت کو پوچھا (کیونکر کرنا چاہیے) اور بہت روایتیں اسی مضمون کی

اپنے پہلے اپنے داہنے ہاتھ پر دو یا تین بار پانی ڈالے پھر اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالے اور پانی لیکر اپنی شرمگاہ پر بہاوے اور بائیں
ہاتھ سے شرمگاہ دھووے یہانتک کہ جو اوس میں لگا ہو وہ صاف ہو جاوے پھر بائیں ہاتھ کو اگر چاہے مٹی سے رگڑے بعد اوسکے بائیں
ہاتھ پر پانی ڈالے یہانتک کہ صاف ہو جاوے پھر دونوں ہاتھوں کو تین بار دھووے اور کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور منہ دھووے
اور دونوں ہاتھ تین تین بار جب سر کی باری آوے تو اوسپر مسح نہ کرے بلکہ پانی بہا لے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل
حضرت علی نے بیان کیا **باب استبراء البشرة فی الغسل من الجنابة** غسل جنابت میں بدن کو صاف کرنا عن

عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة غسل يديه ثم توضأ
وضوءه للصلوة ثم يخلل رأسه باصابعه حتى اذا خيل اليه انه قد استبرأ البشرة غرف
على رأسه ثلثا ثم غسل سائر جسده **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل
جنابت کرتے تو دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر سر کے بالوں کا خلال کرتے انگلیوں سے یہانتک کہ یقین ہو جاتا
سر کے صاف ہونے کا اوس وقت دونوں چلو بھر کر سر پر تین بار پانی ڈالتے پھر ساری بدن پر پانی ڈالتے عن عائشة قالت
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة دعا بشيء نحو الحلاب فاخذ بكفه
بدأ بشق رأسه الايمن ثم الايسر ثم اخذ بكفيه فقال بهما على رأسه **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت کا تو ایک برتن منگواتے حلاب کے موافق **ف** حلاب بکسر
حاء مہملہ و تخفیف لام ایک برتن ہے جس میں دودھ دوہا جاتا ہے خطابی نے کہا حلاب وہ برتن جسمیں ایک اونٹنی کا دودھ سما جاوے
یہی مشہور ہے اور صحیح ہے روایت میں ازہری نے کہا یہ لفظ جُلاب ہے بضم جیم معجمہ اور تشدید لام مراد اس سے گلاب ہے یعنی خوشبو کے
لیے آپ گلاب منگواتے سر میں لگانے کو اور بخاری نے شاید یہی معنی سمجھے کیونکہ انہوں نے ترجمہ باب یوں کیا ہے باب اوس شخص
کے بیان میں جسنے حلاب اور خوشبو سے غسل شروع کیا بعضوں نے کہا یہ لفظ حلاب ہے بکسر حاء مہملہ بمعنے ظرف اور مراد خوشبو کا
ظرف ہے اور یہی صحیح ہے **ت** اور ہاتھ میں لیکر پہلے داہنی طرف سے سر کے شروع کرتے پھر بائیں طرف پھر دونوں ہاتھوں سے لیتے اور
سر پر ملتے **باب ما يكفي الجنب من افاضة الماء على رأسه** جنب کو سر پر کتنا پانی ڈالنا کافی ہے عن جبير
بن مطعم ان النبي صلى الله عليه وسلم ذكر عنده الغسل فقال اما انا فافرغ على رأسي ثلثا
ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس غسل کا ذکر آیا آپنے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتا
ہوں عن جابر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل افرغ على رأسه ثلثا
ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے تو اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے **باب العمل في
الغسل من الحيض** حیض سے غسل کر تیوقت کیا کرے عن عائشة ان امرأة سألت النبي صلى الله عليه وسلم
قالت يا رسول الله كيف اغتسل عند الطهور قال خذي فرصة ممسكة فتوضئي بها قالت

كيف أتوضأ بها قال توضئي بها قالت كيف أتوضأ بها قالت ثم إن رسول الله صلى
الله عليه وسلم سبح وأعرض عنها ففطنت عائشة لما يريد رسول الله صلى الله عليه وسلم
قالت فأخذتها إلي فأخبرتها بما يريد رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ام المومنین عائشہؓ
سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ میں حیض سے پاک ہو کر کیونکر غسل کروں آپ نے فرمایا ایک
ٹکڑا لے کر کپڑے یا روئی کا جس میں مشک لگی ہو اوس سے طہارت کر وہ عورت بولی یا رسول اللہ میں کیونکر اوس سے طہارت کروں آپ نے
فرمایا طہارت کر اوس سے وہ بولی میں کیونکر طہارت کروں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا اور اوسکی طرف سے
منہ پھیر لیا حضرت عائشہ سمجھ گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کو انہوں نے کہا میں نے اوس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا پھر جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد تھا اوسے بتلا دیا (آپکا مقصد یہ تھا کہ غسل کے بعد اوس مشک کو شرمگاہ میں رکھے تاکہ بدبو نہ
رہے) **باب الغسل مرة واحدة** ایک ہی بار سب بدن کو دھونا غسل میں عن میمونة زوج النبي صلى
الله عليه وسلم قالت اغتسل النبي صلى الله عليه وسلم من الجنابة فغسل فرجه ودلك يده
بالأرض أو الحائط ثم توضأ وضوءه للصلاة ثم أفاض على رأسه وسائر جسده ترجمہ ام
المومنین میمونہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا جنابت کا تو اپنی شرمگاہ کو دھویا اور زمین پر ہاتھ رگڑا یا دیوار پر
پھر نماز کا سا وضو کیا بعد اوس کے سر اور تمام بدن پر پانی ڈالا **باب اغتسال النفساء عند الإحرام** جو عورت
جنی ہو وہ احرام کیونکر باندھے عن جعفر بن محمد عن أبيه قال أتينا جابر بن عبد الله فسألناه عن حجة
الوداع فحدثنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج لخمس بقين من ذي القعدة و
خرجنا معه حتى أتى ذا الحليفة ولدت أسماء بنت عميس محمد بن أبي بكر فأرسلت إلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم كيف أصنع فقال اغتسلي ثم استثفري ثم أهلي ترجمہ امام جعفر صادق
سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے والد ماجد امام محمد باقرؓ سے اونہوں نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ پاس گئے اور اون سے پوچھا
حج وداع کا حال انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلے جب ذی قعدہ کے پانچ روز رہ گئے تھے اور ہم بھی آپ کے
ساتھ نکلے جب ذو الحلیفہ میں پہنچے تو اسما بنت عمیس (ابوبکر صدیق کی بی بی) جنیں محمد بن ابی بکر کو انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسیکو بھیجا کہ اب میں کیا کروں آپ نے فرمایا غسل کر پھر لنگوٹ باندھ لے بعد اوس کے لبیک پکار (یعنی احرام باندھ لے)
باب ترك الوضوء بعد الغسل غسل کے بعد وضو نہ کرنا عن عائشة قالت كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا يتوضأ بعد الغسل ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غسل کے بعد پھر وضو نہ کرتے تھے (اسلیے کہ غسل کافی ہے وضو کے طرف سے بھی) **باب الطواف على النساء في غسل
واحد** کئی عورتوں سے صحبت کرنا پھر ایکبار غسل کر لینا عن عائشة كنت أطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم

يَتَطَوَّفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی
آپ اپنی عورتوں کے پاس ہو آتے پھر صبح کو احرام باندھے ہوتے اور خوشبو آپ میں سے مہکتی ہوتی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کئی عورتوں کے
پاس ہو کر ایک دفعہ غسل کر سکتے ہیں۔ دوسرے یہ نکلا کہ احرام باندھنے کے بعد اگر خوشبو کا اثر رہ جاوے جو قبل احرام کے لگائی ہو تو کچھ
قباحت نہیں ہے **بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ** مٹی پر تیمم کرنا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا
وَطَهُورًا فَأَيْنَمَا أَدْرَكَ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي الصَّلٰوةُ يُصَلِّي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِي وَبُعِثْتُ
إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ باتیں عنایت ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملی تھیں۔ ایک تو مدد کیا گیا میں ساتھ رعب کے ایک مہینے کی راہ
سے (یعنے میں کافروں سے ایک مہینے کی راہ پر ہوتا ہوں لیکن میری ہیبت ان کے دلوں میں پڑ جاتی ہے) دوسری زمین میرے لیے
مسجد بنائی گئی (یعنے ہر جگہ نماز درست ہے) تیسری یہ میرے لیے طہارت بنائی گئی (یعنے تیمم مٹی سے درست ہوا) اب میری
امت میں سے جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آ جاوے نماز پڑھ لے چوتھی مجھکو شفاعت عنایت ہوئی (یعنے شفاعت عظمی جو مخصوص
ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ لوگوں کو راحت اور آرام دینے کے لیے اور طول روز حشر کے خلاصی دینے کے لیے ہوگی)
پانچویں میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا مجھ سے پہلے ہر ایک نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا **بَابُ التَّيَمُّمِ لِمَنْ
يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ** ایک شخص تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر پانی ملے اور وقت باقی ہو عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ
تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا مَاءً فِي الْوَقْتِ فَتَوَضَّأَ أَحَدُهُمَا وَعَادَ لِصَلٰوتِهِ مَا كَانَ فِي الْوَقْتِ وَلَمْ
يُعِدِ الْآخَرُ فَسَأَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ
صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلْآخَرِ أَمَّا أَنْتَ فَلَكَ مِثْلُ سَهْمِ جَمْعٍ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے دو شخصوں نے تیمم کیا اور نماز
پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی پایا ایک نے وضو کیا اور نماز کو لوٹایا اور دوسرے نے نہیں لوٹایا پھر دونوں نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اس شخص سے جس نے نماز نہیں لوٹائی تھی تو سنت پر چلا (یعنے شریعت کا حکم یوں ہی ہے
کہ نماز کا لوٹانا ضرور نہیں) اور تیری نماز ہو گئی اور دوسرے سے فرمایا تیرے لیے دونا حصہ ہے یا تیرے لیے ایک لشکر کا حصہ ہے (یعنے
جیسے لشکر کو مال غنیمت میں سے حصہ ملتا ہے اتنا ثواب تجھکو ہے) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ
ترجمہ عطاء بن یسار سے مرسلا ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری **بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ** مذی سے وضو کرنا
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكَرَ عَلِيٌّ وَالْمِقْدَادُ وَعَمَّارٌ فَقَالَ عَلِيٌّ إِنِّي امْرُؤٌ مَذَّاءٌ وَإِنِّي أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّي فَيَسْأَلُهُ أَحَدُكُمَا فَذَكَرَ لِي أَنَّ أَحَدَهُمَا وَنَسِيتُ
أَيَّهُمَا سَأَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْمَذْيُ إِذَا وَجَدَهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذٰلِكَ مِنْهُ وَلْيَتَوَضَّأْ

وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ اَوْ کَوُضُوْءِ الصَّلٰوۃِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے حضرت علی اور مقداد اور عمار نے آپس میں گفتگو کی تو
حضرت علی نے کہا مجھ کو مذی بہت آتی ہے اور میں شرم کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا مسئلہ پوچھنے میں کیونکہ آپ کے
صاحبزادی میری نکاح میں ہیں لیکن تم دونوں میں سے کوئی پوچھ لے تو میں نے سنا کہ ان دونوں میں سے ایک نے یعنے مقداد اور عمار میں
سے کسی نے آپ سے پوچھا لیکن میں بھول گیا کہ وہ کون تھا یعنی مقداد تھے یا عمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں
سے کسی کو ایسا اتفاق ہو (یعنے مذی نکلے) تو اوسکو دھو ڈالے پھر نماز کا سا وضو کرلے عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ
رَجُلًا فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِیْہِ الْوُضُوْءُ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے مجھ کو بہت مذی آتی
تھی میں نے ایک شخص سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرو اوس نے ذکر کیا آپ نے فرمایا مذی میں وضو کافی ہے عَنْ
عَلِیٍّ اِسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْیِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَۃَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ
فَسَاَلَہٗ فَقَالَ فِیْہِ الْوُضُوْءُ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے شرم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ
پوچھنے میں بسبب فاطمہ زہرا کے تو میں نے مقداد سے کہا انہوں نے پوچھا آپ نے فرمایا اوس میں وضو ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
عَلِیٌّ اَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُہٗ عَنِ الْمَذْیِ فَقَالَ تَوَضَّاْ وَانْضَحْ فَرْجَکَ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے مقداد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا مذی کا مسئلہ پوچھنے کو آپ نے فرمایا وضو کر
ڈال اور شرمگاہ دھو ڈال عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ اَرْسَلَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الْمِقْدَادَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَسْاَلُہٗ عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْمَذْیَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْسِلُ ذَکَرَہٗ ثُمَّ لْیَتَوَضَّاْ
ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے حضرت علی نے مقداد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا مذی کا حکم پوچھنے کو آپ نے فرمایا اپنے
ذکر کو دھو ڈالے پھر وضو کرلیوے عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَمَرَہٗ
اَنْ یَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنَ الْمَرْاَۃِ فَخَرَجَ مِنْہُ الْمَذْیُ فَاِنَّ
عِنْدِیْ بِنْتَہٗ وَاَنَا اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْاَلَہٗ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ
اَحَدُکُمْ ذٰلِکَ فَلْیَنْضَحْ فَرْجَہٗ فَلْیَتَوَضَّاْ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے حضرت علی
نے مقداد بن اسود سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو جب کوئی شخص اپنی عورت کے نزدیک جاتا ہے اور اوسکی مذی نکل آوے
تو کیا کرے میرے پاس آپکی صاحبزادی ہیں اسلیے میں شرم کرتا ہوں آپ سے یہ مسئلہ پوچھنے میں مقداد نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا جب کسی کو تم میں سے ایسا اتفاق ہو تو اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالے پھر وضو کرے جیسے نماز کیلیے کرتا ہے باب
الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ جب سو کر اوٹھے تو وضو کرے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنَ اللَّیْلِ فَلَا یُدْخِلْ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یُفْرِغَ عَلَیْھَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَاِنَّ
اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی

رات کو اوٹھے تو اپنا ہاتھ برتن کے اندر نہ ڈالدے جبتک اوسپر دو یا تین بار پانی نہ بہالے کیونکہ معلوم نہین کہان کہان اوسکا ہاتھ رہا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ وَرَقَدَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُخْتَصَرٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک رات مین نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو مین آپکی بائین طرف کہڑا ہوا آپنے مجہے داہنی طرف کرلیا پہر آپنے نماز پڑہی اور لیٹ کر سو گئے بعد اوسکے موذن آیا آپ نے نماز پڑہائی اور وضو نہ کیا **ف** یہہ خاصہ آپکا تہا کہ آپ سوتے مین بہی ہوشیار رہتے اور سونے سے آپکا وضو نہ جاتا یا صرف آپ لیٹے ہونگے اور سوئے نہ ہون گے ابن عباس یہہ سمجہے کہ سو گئے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَرْقُدْ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم مین سے نماز مین اونگہنے لگے تو چلا جاوے اور سو رہے (اونگہ کیحالت مین نماز پڑہنا بہتر نہین اسلیے کہ معلوم نہین زبان سے کیا نکلے اور اوسکو خبر نہ ہو دعا کی بدلی بد دعا کرنے لگے) **بَابٌ** الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ ذکر کے چہونیسے وضو ٹوٹ جاتا عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ ترجمہ بسرہ بنت صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی شرمگاہ کو چہوے وہ وضو کرے عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْضٰى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلٰى فَرْجِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ ترجمہ بسرہ بنت صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی اپنا ہاتہہ شرمگاہ تک پہونچاوے تو وضو کرے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ الْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِيْهِ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَأَرْسَلَ عُرْوَةُ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ مروان بن الحکم نے کہا ذکر چہونے سے وضو لازم آتا ہے اور کہا مجہسے بسرہ بنت صفوان نے اسکو بیان کیا عروہ نے بسرہ کے پاس کسیکو بہیجا بسرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا اون باتو کا جن سے وضو لازم آتا ہے تو فرمایا ذکر کے چہونیسے بہی وضو لازم آتا ہے عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّي حَتّٰى يَتَوَضَّأَ ترجمہ بسرہ بنت صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص اپنے ذکر کو چہوئے وہ نماز نہ پڑہے جبتک وضو کرلے **ف** یہہ روایت منقطع ہے اسلیے کہ روایت کیا اسکو ہشام نے عروہ سے ابو عبد الرحمن نسائی نے کہا ہشام بن عروہ نے اسحدیث کو اپنے باپ سے نہین سنا

آخِرُ كِتَابِ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ مِنَ الْمُجْتَبٰى

تمام ہوئی کتاب غسل اور تیمم کی سنن مجتبی سے

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

شروع ہوئی کتاب نماز کے بیان میں

فَرْضُ الصَّلٰوةِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ فِي إِسْنَادِ حَدِيْثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ

... عن انس بن مالك ...

النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا عند البيت بين النائم واليقظان إذ أقبل أحد الثلاثة بين الرجلين
فأتيت بطست من ذهب ملآن حكمة وإيمانا فشق من النحر إلى مراق البطن فغسل القلب بماء زمزم ثم
ملئ حكمة وإيمانا ثم أتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ثم انطلقت مع جبريل عليه السلام فأتينا
السماء الدنيا فقيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه مرحبا به و
نعم المجيء جاء فأتيت على آدم عليه السلام فسلمت عليه قال مرحبا بك من ابن ونبي ثم أتينا السماء
الثانية قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد مثل ذلك فأتيت على يحيى وعيسى فسلمت
عليهما فقالا مرحبا بك من أخ ونبي ثم أتينا السماء الثالثة قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك
قال محمد مثل ذلك فأتيت على يوسف فسلمت عليه قال مرحبا بك من أخ ونبي ثم أتينا السماء
الرابعة مثل ذلك فأتيت على إدريس عليه السلام فسلمت عليه فقال مرحبا بك من أخ ونبي ثم أتينا
السماء الخامسة مثل ذلك فأتيت على هارون عليه السلام فسلمت عليه قال مرحبا بك من أخ ونبي
ثم أتينا السماء السادسة مثل ذلك ثم أتيت على موسى عليه السلام فسلمت عليه فقال مرحبا بك من
أخ ونبي فلما جاوزته بكى قيل ما يبكيك قال يا رب هذا الغلام الذي بعثته بعدي يدخل من
أمته الجنة أكثر وأفضل مما يدخل من أمتي ثم أتينا السماء السابعة مثل ذلك فأتيت على
إبراهيم عليه السلام فسلمت عليه فقال مرحبا بك من ابن ونبي ثم رفع لي البيت المعمور فسألت
جبريل فقال هذا البيت المعمور يصلي فيه كل يوم سبعون ألف ملك فإذا خرجوا منه لم
يعودوا فيه آخر ما عليهم ثم رفعت إلى سدرة المنتهى فإذا نبقها مثل قلال هجر وإذا
ورقها مثل آذان الفيلة وإذا في أصلها أربعة أنهار نهران باطنان ونهران ظاهران
فسألت جبريل فقال أما الباطنان ففي الجنة وأما الظاهران فالفرات والنيل ثم فرضت علي
خمسون صلاة فأتيت على موسى فقال ما صنعت قلت فرضت علي خمسون صلاة قال إني أعلم
بالناس منك إني عالجت بني إسرائيل أشد المعالجة وإن أمتك لن يطيقوا ذلك فارجع إلى ربك
فاسأله أن يخفف عنك فرجعت إلى ربي فسألته أن يخفف عني فجعلها أربعين ثم رجعت
إلى موسى عليه السلام فقال ما صنعت قلت جعلها أربعين فقال لي مثل مقالته الأولى
فرجعت إلى ربي عز وجل فجعلها ثلاثين فأتيت على موسى عليه السلام فأخبرته فقال لي مثل
مقالته الأولى فرجعت إلى ربي فجعلها عشرين ثم عشرة ثم خمسة فأتيت على موسى عليه السلام
فقال لي مثل مقالته الأولى فقلت إني أستحيي من ربي عز وجل أن أرجع إليه فنودي أن قد

قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ وَأَجْزِيْ بِالْحَسَنَةِ عَشْرَ أَمْثَالِهَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
انہوں نے سنا مالک بن صعصعہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خانہ کعبہ کے پاس تہا سوتے اور جاگتے کے بیچ میں
اتنے میں ایک شخص دو شخصوں کے بیچ میں آیا (یعنی فرشتہ) اور ایک طشت سونے کا لایا گیا جو بہرا ہوا تہا حکمت اور ایمان سے ف
حکمت کہتے ہیں اوس علم کو جسکی وجہ سے انسان کا قول اور فعل درست اور ٹہیک ہو اوسکی دو قسمیں ہیں ایک حکمت عملیہ دوسری
حکمت نظریہ حکمت عملیہ کے شعبے تدبیر منزل تہذیب اخلاق سیاست مدن وغیرہ حکمت نظریہ کے شعبے الٰہیات ریاضیات طبعیات
آنحضرتؐ دونو قسم کی حکمتوں کی تکمیل کے لیے بہیجے گئے تہے اوسکے ساتہہ ایمان اور یقین بہی اللہ کے احکام پر لگا ہوا تہا جس نے
صرف حکمت اختیار کی اور ایمان چہوڑ دیا وہ بہی گمراہ ہے بڑی حکمت یہہ ہے کہ حکیم مطلق کا کہنا مانے اوسکے احکام بجا لاوے بعضوں نے
کہا ہے کہ مراد حکمت سے وہی علم شریعت اور احکام ہے واللہ اعلم ف تو چاک کیا گیا میرا سینہ حلق سے پیٹ تک اور دہویا گیا دل زمزم
کے پانی سے پہر بہر دیا گیا حکمت اور ایمان سے بعد اوس کے میرے سامنے ایک جانور آیا جو خچر سے چہوٹا اور گدہے سے بڑا تہا اور میں جبرئیلؑ
کے ساتہہ چلا تو پہلے آسمان پر جو دنیا سے دکہلائی دیتا ہے پہونچا وہاں کے دربانوں نے کہا کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں
جبرئیل انہوں نے پوچہا تمہارے ساتہہ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انہوں نے کہا کیا بلائے گئے ہیں مرحبا یہ عرب
کا لفظ ہے جب کوئی مہمان آتا ہے تو کہتے ہیں مرحبا اہلاً وسہلاً یعنی تم اچہی کشادہ وسیع جگہہ میں آگئے) اچہی آمد ہے آئے پہر میں آدمؑ
پاس آیا اور اونکو سلام کیا انہوں نے کہا مرحبا اے بیٹے اور نبی پہر ہم دوسرے آسمان پر گئے وہاں بہی پوچہا گیا کون ہے کہا جبرئیل
پوچہا تمہارے ساتہہ کون ہے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پہر ایسا ہی کہا (یعنی پوچہا کہ وہ بلائے گئے ہیں جبرئیل نے کہا ہاں بلائے
گئے ہیں پہر انہوں نے مرحبا کہا اور کہا اچہا آنا آئے) پہر میں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام پاس آیا اور اون کو سلام کیا انہوں نے
کہا مرحبا اے بہائی اور نبی پہر ہم تیسرے آسمان پر گئے وہاں بہی پوچہا کون ہے کہا جبرئیل کہا تمہارے ساتہہ کون ہے کہا محمد صلعم پہر
ایسا ہی کہا میں یوسف علیہ السلام پاس گیا اور اونکو سلام کیا انہوں نے کہا مرحبا بہائی اور نبی پہر ہم چوتہے آسمان پر گئے وہاں
بہی ایسا ہی ہوا میں ادریس علیہ السلام پاس گیا اور اون کو سلام کیا انہوں نے کہا مرحبا اے بہائی اور نبی پہر ہم پانچویں آسمان پر گئے
وہاں بہی ایسا ہی ہوا اور میں ہارون علیہ السلام پاس گیا اونکو سلام کیا انہوں نے کہا مرحبا اے بہائی اور نبی پہر ہم چہٹے آسمان
پر گئے وہاں بہی ایسا ہی ہوا میں موسیٰ علیہ السلام پاس گیا اور اونکو سلام کیا انہوں نے کہا مرحبا اے بہائی اور نبی جب میں آگے چلا تو وہ
رونے لگے اون سے پوچہا گیا کیوں روتے ہو کہا اے پروردگار یہ لڑکا جسکو تو نے میرے بعد دنیا میں بہیجا اسکی امت میں سے میری
امت سے زیادہ اور بہتر لوگ جنت میں جاوینگے ف یہ رونا حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا بطور حسد کے نہ تہا کیونکہ انبیاء علیہم
السلام حسد سے پاک ہیں بلکہ تاسف اور رنج سے تہا کہ میری امت نے اسقدر میری پیروی نہیں کی اور بہت مخالفت کی اللہ کے احکام
کی ف یہانتک کہ ہم ساتویں آسمان پر پہونچے وہاں بہی ایسا ہی (یعنی ایسا ہی جواب) ہوا پہر میں حضرت ابراہیمؑ پاس گیا اور اونکو سلام کیا
انہوں نے کہا مرحبا اے بیٹے اور نبی پہر دکہایا گیا مجہکو بیت المعمور (آباد گہر) میں نے جبرئیل سے پوچہا یہ کیا ہے جبرئیل نے کہا

یہ بیت معمور ہے اسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہین پھر جب نماز پڑھ کر باہر جاتے ہین تو کبھی اس مین نہین آتے (یعنی ہر روز نئے فرشتے ستر ہزار
آیا کرتے ہین اس سے کثرت فرشتون کی خیال کرنا چاہیے) پھر دکھلایا گیا مجھکو سدرۃ المنتہی (یعنی بیری کا درخت جو ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور
منتہی اوسکو اسلیے کہتے ہین کہ وہان پہنچکر ٹھہر جاتے ہین سب فرشتے اور کوئی اوس سے آگے بڑھ نہین پاتا بدون اجازت الٰہی کے) تو بیر اوسکی جیسے
(ایک شہر ہجر کے) مٹکون کے برابر تھے اور پتے اوسکے ہاتھی کے کانون کے برابر تھے اور اوسکی جڑ سے چار نہرین نکلین تھین دو چھپی ہوئین اور دو کھلی
ہوئین مین نے جبرئیل سے پوچھا انہون نے کہا چھپی ہوئین نہرین تو جنت مین گئین ہین اور کھلی ہوئین نہرین فرات اور نیل ہین ف
یعنی جنت مین بھی دو نہرین کھلی ہین جنکو فرات اور نیل کہتے ہین یا مراد دنیا کی فرات اور نیل ہین اس صورت مین یہ کلام بطریق تشبیہ کے
ہے یعنی ان دو نہرون کا پانی مشابہ ہے جنت کے پانی سے لطافت اور شیرینی مین واللہ اعلم ف پھر مجھ پر پچاس نمازین فرض ہوئین جب
مین لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام پاس آیا تو انہون نے کہا تم نے کیا کیا مین نے بیان کیا کہ مجھ پر پچاس نمازین فرض ہوئین موسیٰ علیہ السلام نے
کہا مین لوگون کا حال تم سے زیادہ جانتا ہون مین نے بہت کوشش کی بنی اسرائیل کے درستی مین اور تمہاری امت اسقدر نمازین ادا نہ کرسکیگی
تو تم پھر جاؤ اپنے پروردگار پاس اور تخفیف چاہو اوس سے مین پھر اپنے پروردگار پاس گیا اور تخفیف چاہی پروردگار نے چالیس نمازین کردین جب
مین لوٹ کر موسیٰ پاس آیا انہون نے پوچھا تم نے کیا کیا مین نے کہا پروردگار نے پچاس کی چالیس نمازین کردین موسیٰ علیہ السلام نے
پھر ویسا ہی کہا یعنی تمہاری امت اتنی نمازین بھی ادا نہ کرسکیگی تم اپنے پروردگار پاس جاؤ اور تخفیف کراؤ مین پھر لوٹ کر اپنے پروردگار پاس گیا
اوس نے تیس نمازین کردین جب مین لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اور اون سے بیان کیا انہون نے پھر ویسا ہی کہا پھر مین لوٹ کر اپنے
پروردگار پاس گیا اوس نے بیس نمازین کردین پھر اسیطرح دس کی پھر پانچ ہوئین تب مین موسیٰ علیہ السلام پاس آیا انہون نے
پھر ویسا ہی کہا یعنی جاؤ اور تخفیف کراؤ مین نے کہا مجھے شرم آتی ہے اب پھر پروردگار پاس جانے مین اوسوقت پکارا گیا پروردگار
کیطرف سے کہ جاری کیا مین نے فرض اپنا اور تخفیف کی مین نے بندون سے اور بدلہ دونگا ایک نیکی کا دس گنا اوسکا تو پانچ نمازون کا
ثواب پچاس نمازون کے برابر ہوگا عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض الله عز
وجل على أمتي خمسين صلاة فرجعت بذلك حتى أمر بموسى عليه السلام فقال ما فرض ربك على
أمتك قلت فرض عليهم خمسين صلاة قال لي موسى فراجع ربك عز وجل فإن أمتك لا تطيق
ذلك فراجعت ربي عز وجل فوضع شطرها فرجعت إلى موسى فأخبرته فقال راجع ربك فإن أمتك لا
تطيق ذلك فراجعت ربي عز وجل فقال هي خمس وهي خمسون لا يبدل القول لدي فرجعت إلى موسى
فقال ارجع ربك فقلت إني استحييت من ربي عز وجل ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے میری امت پر پچاس نمازین فرض کین مین لوٹ کر آیا تو موسیٰ علیہ السلام پاس سے گزرا انہون نے کہا کیا فرض کیا
تمہارے رب نے تمہاری امت پر مین نے کہا پچاس نمازین فرض کین حضرت موسیٰ نے کہا پھر جاؤ اپنے پروردگار پاس کیونکہ امت تمہاری اتنی
نمازون کی طاقت نہ رکھیگی مین اپنے پروردگار پاس گیا اور اوس سے عرض کیا پروردگار نے آدھی معاف کردین پھر مین لوٹ کر

موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اپنے پروردگار پاس کیونکہ تمہاری امت اتنی نمازوں کی طاقت نہ رکھیگی پھر لوٹ آیکر پروردگار پاس گیا اوس نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں اور وہ پچاس کے برابر ہیں میری یہاں بات نہیں بدلتی میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اور ان سے بیان کیا حضرت موسیٰ نے کہا پھر جاؤ اپنے پروردگار پاس میں نے کہا مجھے شرم آتی ہے اپنے پروردگار سے

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیت بدابۃ فوق الحمار ودون البغل خطوھا عند منتہی طرفھا فرکبت ومعی جبرئیل علیہ السلام فسرت فقال انزل فصل ففعلت فقال اتدری این صلیت صلیت بطیبۃ والیہا المہاجر ثم قال انزل فصل فصلیت فقال اتدری این صلیت صلیت بطور سیناء حیث کلم اللہ موسیٰ علیہ السلام ثم قال انزل فصل فصلیت فقال اتدری این صلیت صلیت ببیت لحم حیث ولد عیسیٰ علیہ السلام ثم دخلت الی بیت المقدس فجمع لی الانبیاء علیہم السلام فقدمنی جبرئیل حتی اممتہم ثم صعد بی الی السماء الدنیا فاذا فیہا آدم علیہ السلام ثم صعد بی الی السماء الثانیۃ فاذا فیہا ابنا الخالۃ عیسیٰ ویحییٰ علیہما السلام ثم صعد بی الی السماء الثالثۃ فاذا فیہا یوسف علیہ السلام ثم صعد بی الی السماء الرابعۃ فاذا فیہا ھارون علیہ السلام ثم صعد بی الی السماء الخامسۃ فاذا فیہا ادریس علیہ السلام ثم صعد بی الی السماء السادسۃ فاذا فیہا موسیٰ علیہ السلام ثم صعد بی الی السماء السابعۃ فاذا فیہا ابراھیم علیہ السلام ثم صعد بی فوق سبع سموات فاتینا سدرۃ المنتہیٰ فغشیتنی ضبابۃ فخررت ساجدا فقیل لی انی یوم خلقت السموات والارض فرضت علیک وعلی امتک خمسین صلوۃ فقم بہا انت وامتک فرجعت الی ابراھیم فلم یسألنی عن شیء ثم اتیت علی موسیٰ فقال کم فرض علیک وعلی امتک قلت خمسین صلوۃ قال فانک لا تستطیع ان تقوم بہا انت ولا امتک فارجع الی ربک فاسألہ التخفیف فرجعت الی ربی فخفف عنی عشرا ثم اتیت الی موسیٰ فامرنی بالرجوع فرجعت فخفف عنی عشرا ثم ردت الی خمس صلوات قال فارجع الی ربک فاسألہ التخفیف فانہ فرض علی بنی اسرائیل صلوتین فما قاموا بہما فرجعت الی ربی عزوجل فسألتہ التخفیف فقال انی یوم خلقت السموات والارض فرضت علیک وعلی امتک خمسین صلوۃ فخمس بخمسین فقم بہا انت وامتک فعرفت انہا من اللہ عزوجل صری فرجعت الی موسیٰ علیہ السلام فقال ارجع فعرفت انہا من اللہ صری یقول حتم فلم ارجع

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے بڑا تھا اور خچر سے چھوٹا تھا اوسکا قدم جہاں تک اوسکی نگاہ پہونچتی تھی پڑتا تھا میں اوس پر سوار ہوا اور میرے ساتھ جبرئیل علیہ السلام بھی تو میں چلا

جبرئیل علیہ السلام نے کہا اوترو اور نماز پڑہو میں اوترا اور نماز پڑہی جبرئیل نے کہا تم جانتے ہو تم نے کہاں نماز پڑہی تم نے نماز پڑہی طیبہ (لقب ہے مدینہ منورہ کا) میں اسیطرف ہجرت ہوگی پہر جبرئیل نے کہا اوترو اور نماز پڑہو میں نے نماز پڑہی جبرئیل نے پوچہا تم جانتے ہو تم نے کہاں نماز پڑہی یہ بیت اللحم ہے جہاں پر عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے تہے پہر میں بیت المقدس میں پہونچا وہاں تمام پیغمبر اکٹہا کیے گئے جبرئیل نے مجہے آگے کیا میں سب کا امام بنا پہر جبرئیل مجہکو چڑہا کر پہلے آسمان پر لیگئے وہاں پر آدم علیہ السلام ملے پہر دوسرے آسمان پر لیگئے وہاں پر دونو خالہ زاد بہائی حضرت عیسی اور یحیی علیہما السلام ملے پہر تیسرے آسمان پر لیگئے وہاں پر یوسف ملے پہر چوتہے آسمان پر لیگئے وہاں پر ہارون علیہ السلام ملے پہر پانچویں آسمان پر لیگئے وہاں پر ادریس علیہ السلام ملے پہر چہٹے آسمان پر لیگئے وہاں پر موسی علیہ السلام ملے پہر ساتویں آسمان پر لیگئے وہاں پر ابراہیم علیہ السلام ملے پہر ساتوں آسمانوں کے اوپر لیگئے یہانتک کہ ہم سدرۃ المنتہی کے پاس پہونچے وہاں مجہکو ایک ابر کے ٹکڑے نے ڈہانپ لیا (اوسمیں خاص تجلی الہی تہی) میں سجدہ میں گرا پہر مجہسے فرمایا گیا کہ جسدن میں نے آسمان و زمین پیدا کیا تہا اوسی دن تجہپر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں تہیں اب تو ادا کر اونکو اور تیری امت بہی ادا کرے میں لوٹ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام پاس آیا اونہوں نے مجہسے کچہہ نہیں پوچہا پہر میں حضرت موسی علیہ السلام پاس آیا اونہوں نے کہا کتنی نمازیں فرض ہوئیں تمپر اور تمہاری امت پر میں نے کہا پچاس نمازیں حضرت موسی نے کہا اتنی طاقت نہ تم میں ہے نہ تمہاری امت میں ہے تو پہر لوٹ کر جاؤ اپنے پروردگار پاس اور تخفیف کراؤ میں لوٹ کر اپنے پروردگار پاس آیا اوس نے دس نمازیں کم کردیں پہر موسی علیہ السلام پاس آیا اونہوں نے کہا لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ میں لوٹ گیا پہر پروردگار نے دس کم کردیں یہانتک کہ پانچ نمازیں رہ گئیں موسی علیہ السلام نے کہا لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ کیونکہ بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض ہوئیں تہیں وہ اوسکو ادا نہ کرسکے میں پہر گیا اپنے پروردگار پاس اور اوس سے تخفیف چاہی پروردگار نے فرمایا میں نے جسدن آسمان و زمین پیدا کیا اوسی دن تجہپر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں تہیں اب پانچ پچاس کے برابر ہیں تو اونکو ادا کر اور تیری امت بہی ادا کرے (یعنی پانچ سے کم نہیں ہوسکتیں) اوسوقت میں نے جان لیا کہ اللہ کا یہ حکم قطعی ہے (اسمیں کمی بیشی نہوگی) پہر میں لوٹ کر موسی علیہ السلام پاس آیا اونہوں نے کہا جاؤ پہر جاؤ (اللہ پاس) میں سمجہ چکا تہا کہ یہ حکم قطعی ہے اسلیے نہیں گیا عن عبد اللہ قال لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی بہ الی سدرۃ المنتہی وہی فی السماء السادسۃ والیہا ینتہی ما عرج بہ من تحتہا والیہا ینتہی ما اہبط بہ من فوقہا حتی یقبض منہا قال اذ یغشی السدرۃ ما یغشی قال فراش من ذہب فاعطی ثلثا الصلوات الخمس وخواتیم سورۃ البقرۃ ویغفر لمن مات من امتہ لا یشرک باللہ شیئا المقحمات ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو آپکو سدرۃ المنتہی تک لیگئے اور وہ چہٹے آسمان میں ہے جو چیزیں زمین سے اوپر چڑہتی ہیں وہ وہاں پر تہم جاتے ہیں اسیطرح جو چیزیں اوپر سے اوترتی ہیں وہ بہی وہاں آکر تہم جاتی ہیں یہانتک کہ لی جاتیں ہیں اوس سے (یعنی ملائکہ وہاں سے لیکر جہاں حکم ہوتا ہے وہاں پہونچاتے ہیں) پڑہا عبد اللہ نے اس آیت کو اذ یغشی السدرۃ ما یغشی جب ڈہانپ لیا سدرۃ المنتہی کو اوس چیز نے جسنے ڈہانپا عبد اللہ نے کہا مراد اوس سے

پروانے ہین سونیکی (انوار الٰہی کو تشبیہ دی سونے کے تیترنکیون سے ایک روایت مین ہی جراد مین ذہب یعنی ٹڈیان سونیکی) تو دی گئین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین تین چیزین ایک تو پانچون نمازین دوسری اخیر آیتین سورہ بقر کی یعنی آمن
الرسول سی اخیر تک تیسرے یہ جو شخص آپکی امت مین سی مر جاوی لیکن اللہ کے ساتھ اوس نے کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو اوسکے کبیرہ گناہ
بخشدیے جاوینگے) **بَابُ** اَیْنَ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ نماز کہان پر فرض ہوی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الصَّلَوَاتِ
فُرِضَتْ بِمَكَّةَ وَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَا بِهٖ اِلٰى زَمْزَمَ فَشَقَّا بَطْنَهٗ وَاَخْرَجَا
حَشْوَهٗ فِيْ طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَغَسَلَاهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ كَبَسَا جَوْفَهٗ حِكْمَةً وَّعِلْمًا ترجمہ انس بن مالک سے روایت
ہی نمازین فرض ہوئین مکے مین اور دو فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ کو لیگئے زمزم پر وہان آپکا پیٹ چاک کیا اور
آنتین باہر نکالکر سونے کے طشت مین رکھین پھر اونکو دہویا زمزم کے پانی سے پھر بھر دیا اون کے اندر حکمت اور علم کو **بَابٌ** كَيْفَ
فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ نماز کیونکر فرض ہوی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَكْعَتَيْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ
السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوۃُ الْحَضَرِ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی پہلی نماز دو ہی رکعتین تہین پہر سفر کی نماز پہر
حال پر رہی (یعنی سفر مین دو ہی رکعتین ہین ظہر اور عصر اور عشا اور فجر کی) اور پوری کی گئی حضر کی نماز (یعنی اوس مین چار
رکعتین ظہر اور عصر اور عشا مین لیکن مغرب تو وہ برابر ہی سفر اور حضر مین اسیطرح فجر) **عَنْ** اَبِيْ عَمْرٍو يَعْنِي الْاَوْزَاعِيَّ اَنَّهٗ سَاَلَ
الزُّهْرِيَّ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوۃَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ اُتِمَّتْ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْاُوْلٰى ترجمہ ابو عمرو اوزاعی سی روایت ہی انہون
نی پوچھا ابن شہاب زہری سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہجرت سی پہلے مکے مین کیونکر تھی انہون نے کہا مجھہ سے بیان کیا
عروہ نے انہون نے سنا حضرت عائشہ سی کہ اللہ جل جلالہ نے پہلے اپنے رسول پر دو دو رکعتین فرض کین پھر حضر مین چار پوری کر دین
اور سفر مین وہی دو رکعتین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ وَ
زِيْدَ فِيْ صَلٰوۃِ الْحَضَرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سی روایت ہی نماز کی دو دو رکعتین فرض ہوئین تہین پھر سفر کی نماز اپنی
حال پر رہی اور حضر کی نماز بڑہا دی گئی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً ترجمہ عبد اللہ بن عباس سی روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اللہ تعالیٰ نے حضر مین چار رکعتین فرض کین اور سفر مین دو رکعتین اور خوف مین ایک رکعت **ف**
ایک طائفہ علما نے اس حدیث کے ظاہر پر عمل کیا ہی اور خوف مین ایک ہی رکعت پڑہنا تجویز کیا ہے یہی قول ہی حسن بصری اور ضحاک
اور اسحاق بن راہویہ کا اور شافعی اور مالک اور جمہور علما کے نزدیک صلوۃ الخوف برابر ہی صلوۃ الامن کے رکعتون کی تعداد مین
اور اس حدیث کی تاویل یون کی ہی کہ امام کے ساتھ ایک ہی رکعت پڑہی جاتی ہی **عَنْ** اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ

أُسَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ تَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَإِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانَا وَنَحْنُ ضُلَّالٌ فَعَلَّمَنَا فَكَانَ فِيْمَا عَلَّمَنَا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنَا أَنْ نُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ ترجمہ امیہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا کیونکر قصر کرتے ہو نماز کو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے نہیں گناہ کہ تم قصر کرو نماز اگر خوف ہو تم کو کی نماز قصر فرمایا خوف پر (حالت خوف میں) پس ابن عمر نے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ایسی حالت میں آئے جب ہم گمراہ تھے (دین کی کوئی بات نہ جانتے تھے) آپ نے ہم کو سکھایا از آنجملہ یہ بھی سکھایا کہ اللہ جل جلالہ کا حکم ہے کہ دو رکعتیں پڑھیں سفر میں خواہ خوف ہو یا نہ ہو کلام اللہ سے قصر حالت خوف میں ثابت ہوتا ہے اور حدیث کے رو سے سفر میں قصر ثابت ہوتا ہے جب جیسا عمل حکم اللہ پر ضروری ہے ویسا ہی حدیث شریف پر بھی ضروری ہے

باب کم فرضت في اليوم والليلة

کتنی نمازیں رات دن میں فرض ہیں

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نجد کا رہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جسکے بال پریشان تھے اوسکی آواز کی بھنبھناہٹ ہم سنتے تھے لیکن اوسکی بات نہ سمجھتے تھے یہانتک کہ نزدیک آیا معلوم ہوا کہ اسلام کو پوچھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے پانچ نمازیں پڑھنا دن اور رات میں اوس نے کہا اسکے سوا اور کوئی نماز مجھ پر ضرور تو نہیں ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل پڑھنا چاہے تو پڑھ اور روزے رکھنا رمضان کے اوس نے کہا اوسکے سوا کوئی روزہ تو مجھ پر نہیں ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل تیرا جی چاہے تو رکھ پھر آپ نے زکوٰۃ کو بیان کیا اوس نے کہا اسکے سوا تو اور کچھ مجھکو دینا ضرور نہیں آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل طور سے تیرا جی چاہے تو دے پھر وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا اور کہتا جاتا تھا قسم خدا کی میں اس پر نہ زیادہ کرونگا نہ کم کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجات پائی اس نے اگر سچ بولا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْئًا قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا فَحَلَفَ الرَّجُلُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِ شَيْئًا وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کیں ہیں آپ نے فرمایا اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں وہ شخص بولا یا رسول اللہ ان نمازوں کے آگے یا پیچھے اور کوئی نماز فرض ہے آپ نے فرمایا اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں اوس شخص نے قسم کھائی کہ میں ان نمازوں میں نہ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اوس نے سچ کہا تو جنت میں جاوے گا

بَابُ الْبَیْعَۃِ عَلَی الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ پانچوں نمازوں کے ادا کرنے پر بیعت کرنا

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَدَّدَھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدَّمْنَا اَیْدِیَنَا فَبَایَعْنَاہُ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ بَایَعْنَاکَ فَعَلَامَ قَالَ عَلٰی اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ وَاَسَرَّ کَلِمَۃً خَفِیَّۃً وَلَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَیْئًا **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے تین بار یہی ارشاد فرمایا کیا تم بیعت نہیں کرتے اللہ کے رسول سے ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور آپ سے بیعت کی پھر ہم نے کہا یا رسول اللہ بیعت تو ہم آپسے کر چکے لیکن یہ بیعت کس کام پر ہے آپ نے فرمایا اس بات پر کہ اللہ کو پوجو اوس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اور پانچوں نمازیں ادا کرو پھر آہستہ سے ایک کلمہ کہا کسی سے سوال مت کرو **ف** کیونکہ سوال نہایت ہی ذلت اور مذمت کی بات ہے اپنے ہاتھ سے محنت و مزدوری کر کے کہاوے

بَابُ الْمُحَافَظَۃِ عَلَی الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ پانچوں نمازوں کی محافظت کرنا

عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ کِنَانَۃَ یُدْعَی الْمُخْدَجِیَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ یُکْنٰی اَبَا مُحَمَّدٍ یَقُوْلُ الْوِتْرُ وَاجِبٌ قَالَ الْمُخْدَجِیُّ فَرُحْتُ اِلٰی عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ فَاعْتَرَضْتُ لَہٗ وَھُوَ رَائِحٌ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاَخْبَرْتُہٗ بِالَّذِیْ قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ فَقَالَ عُبَادَۃُ کَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوٰتٍ کَتَبَھُنَّ اللّٰہُ عَلَی الْعِبَادِ مَنْ جَاءَ بِھِنَّ لَمْ یُضَیِّعْ مِنْھُنَّ شَیْئًا اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّھِنَّ کَانَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدٌ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ لَّمْ یَاْتِ بِھِنَّ فَلَیْسَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدٌ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ **ترجمہ** ابن محیریز سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بنی کنانہ میں سے جسکو مخدجی کہتے تھے سنا ایک شخص سے شام میں جسکی کنیت ابو محمد تھی وہ کہتے تھے وتر واجب ہے مخدجی نے کہا میں یہ سنکر عبادہ بن صامت پاس گیا میں ان کے سامنے آگیا وہ مسجد کو جا رہے تھے میں نے ابو محمد کا قول بیان کیا عبادہ نے کہا غلط کہا ابو محمد نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں جنکو اللہ نے فرض کیا ہے بندوں پر جو شخص انکو ادا کریگا اور ان پانچوں نمازوں میں سے کسی کو ہلکا سمجھکر چھوڑیگا تو اللہ جل جلالہ نے اوسکے لیے عہد کر رکھا ہے اوسکو جنت میں لیجاویگا اور جو شخص انکو ادا نہ کرے تو اللہ پاس اوسکا کچھ عہد نہیں ہے چاہے اوسکو عذاب دیوے چاہے جنت میں لیجاوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوگیا کہ وتر واجب نہیں ہے بلکہ نفل ہے مثل اور نوافل کے اور غلط ہو گیا قول ابو محمد کا

بَابُ فَضْلِ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ پانچوں نمازوں کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْہُ کُلَّ

بهم خمس مرات هل یبقی من درنه شیء قالوا لا یبقی من درنه شیء قال فذلك مثل الصلوات الخمس یمحو
الله بهن الخطایا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ مجھکو اگر تم مین سے کسیکے دروازے پر
نہر ہو اور وہ اوسمین ہر روز پانچ بار نہایا کرے کیا اوسپر کچھ میل رہیگا صحابہ نے عرض کیا نہین کچھ میل نہین رہیگا آپنے فرمایا یہی
مثال ہے پانچون نمازون کی اللہ ان سے گناہون کو مٹا دیتا ہے

باب الحکم فی تارك الصلوۃ تارک نماز کا کیا حکم ہے

عن بریدۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العهد الذی بیننا وبینهم الصلوۃ فمن ترکها فقد کفر ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور منافقون کے درمیان جو عہد ہے کہ ہم اونکو قتل نہین کرتے اسلام کے احکام اون پر جاری کرتے ہین
وہ نماز ہے جسنے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوگیا اب اوسکا شمار کافرون مین ہوگا اور اوسکا قتل کرنا درست ہو جاویگا عن
جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس بین العبد وبین الکفر الا ترك الصلوۃ ترجمہ
جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ مین اور کفر مین ملاپ کی کوئی چیز نہین ہے مگر نماز چھوڑ دینا یعنی نماز
ہی آدمی کو کفر تک نہین پہونچنے دیتی جب نماز کو چھوڑ دیا آڑ جاتی رہی کفر سے ملاپ ہوگیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نمازیون کی تکفیر
بوجہ اختلافات کے خوب نہین ہے

باب المحاسبۃ علی الصلوۃ نماز پر محاسبہ ہونا

عن حریث بن قبیصۃ قال قدمت المدینة قال قلت اللهم یسر لی جلیسا صالحا فجلست الی ابی هریرۃ رضی قال فقلت انی
دعوت الله عز وجل ان ییسر لی جلیسا صالحا فحدثنی بحدیث سمعته من رسول الله صلی الله علیه و
سلم لعل الله ان ینفعنی به قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اول ما یحاسب به
العبد بصلوته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر قال همام لا ادری هذا
من کلام قتادۃ او من الروایة فان انتقص من فریضته شیء قال انظروا هل لعبدی من تطوع فیکمل
به ما نقص من الفریضة ثم یکون سائر عمله علی نحو ذلك ترجمہ حریث بن قبیصہ سے روایت ہے مین مدینہ مین آیا
اور مین نے کہا یا اللہ تو عنایت فرما مجھے ایک نیک بخت ہمنشین (نیک بخت مصاحب اور ساتھی) تو مین بیٹھا ابوہریرہؓ پاس اور مین نے
کہا مین نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک بخت ساتھی دیوے پس مجھسے کوئی حدیث بیان کر جو تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنی ہو شاید اللہ اوسکی وجہ سے مجھکو نفع دیوے اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سب سے پہلے
(قیامت کے روز) نماز کا محاسبہ ہوگا اگر نماز اچھی نکلی (یعنی وقت پر شرائط اور ارکان کے ساتھ ادا کی) تو اوسنے چھٹکارا پایا اور مطلب کو
پہونچا اگر نماز بری نکلی تو ٹوٹے مین پڑا اور برباد ہوا اگر فرض نماز مین کچھ کمی ہوگی تو کہا جاویگا دیکھو میرے بندے پاس کچھ نفل نمازین ہین
اون مین سے فرض کو پورا کرینگے پھر باقی اعمال کا بھی یہی حال ہوگا عن ابی هریرۃ ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال ان اول ما یحاسب به العبد یوم القیمة صلوته فان وجدت تامة کتبت تامة وان کان
انتقص منه شیء قال انظروا هل تجدون له من تطوع یکمل له ما ضیع من فریضة من تطوعه ثم

سَائِرُ الْأَعْمَالِ تَجْرِي عَلَى حَسَبِ ذٰلِكَ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے قیامت
کے روز بندہ سے نماز کا حساب لیا جاویگا اگر وہ پوری نکلی تو پوری لکھی جاویگی اور جو ادھوری نکلی تو کہا جاویگا دیکھو پایا اسکے پاس
نفل نماز ہے اور نہیں ہے فرض کا نقصان پورا کیا جاویگا جسے باقی عملوں کا بدلہ بھی اسیطرح ہوگا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ كَانَ اَكْمَلَهَا وَاِلَّا قَالَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُنْظُرُوْا لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَاِنْ وُجِدَ لَهٗ تَطَوُّعٌ قَالَ اَكْمِلُوْا بِهَا الْفَرِيْضَةَ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے بندے کو نماز کا حساب دینا ہوگا اگر وہ پوری ہے تو بہتر نہیں تو پروردگار
فرماویگا دیکھو میرے بندے پاس کچھ نفل نماز ہے پھر اگر نفل نماز ہوگی تو اس سے فرض پوری کیجاویگی **بَابُ ثَوَابِ مَنْ اَقَامَ الصَّلٰوةَ** نماز پڑھنے
والیکا ثواب عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا
كَاَنَّهٗ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ ترجمہ ابوایوب سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتلایئے جو جنت میں لیجاوے تو آپ نے
فرمایا اللہ کو پوج اور کسیکو اوسکا شریک مت بنا اور ادا کر نماز کو اور زکوٰۃ کو اور ملا ناتے کو چھوڑ دے اونٹنی کی باگ کو آپ اپنی اونٹنی پر
سوار تھے ف سفر میں جا رہے تھے اتنے میں ایک اعرابی سامنے آ گیا اور اونٹنی کی باگ تھام کر آپ سے یہ پوچھا جب آپ جواب دے چکے
تو فرمایا باگ چھوڑ دے **بَابُ عَدَدِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي الْحَضَرِ** حضر میں ظہر کے کتنی رکعتیں ہیں عَنْ اَنَسٍ قَالَ
صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ
انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ (جو ایک مقام
ہے مدینہ سے تین کوس پر) میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں یعنے قصر کیا بوجہ سفر کے) **بَابُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ**
سفر میں ظہر کی کتنی رکعتیں ہیں عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ
قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى اِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّاَ وَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ
ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو بطحا کیطرف گئے وہاں آپنے وضو کیا اور ظہر کی دو رکعتیں اور
عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے ایک لکڑی کھڑی تھی (سترے کی) **بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ** عصر کی نماز
کی فضیلت عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَلِجَ
النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ترجمہ عمارہ بن رویبہ ثقفی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کبھی جہنم میں نہ جاویگا وہ شخص جس نے نماز پڑھی آفتاب نکلنے سے پہلے (یعنے فجر کی) اور آفتاب ڈوبنے سے
پہلے (یعنے عصر کی) **بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ** عصر کی نماز کی محافظت عَنْ اَبِي يُوْنُسَ مَوْلٰى
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ

هٰذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابویونس سے روایت ہے جو مولیٰ تھے ام المومنین عائشہ کے عائشہ نے مجھے حکم کیا ایک مصحف لکھنے کا اور کہا جب اس آیت پر پہنچیو حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی تو مجھے خبر کر دیجیو جب میں اس آیت تک پہونچا میں نے کہدیا انہوں نے یون لکھوایا حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین یعنے محافظت کرو نمازون پر اور بیچ والی نماز پر اور عصر کی نماز پر پھر کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے اس آیت کو یون سنا ہے ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بیچ والی نماز عصر کی نماز نہیں ہے بلکہ اور کوئی نماز ہے اور تاکید نکلی عصر کی نماز کی البتہ اگر عطف تفسیری ہو یا بغیر واو کی ہو جیسے بعض روایات میں منقول ہے تو عصر کی نماز مراد ہو سکتی ہے عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَغَلُونَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ ترجمہ امیر المومنین علی مرتضے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خندق میں) فرمایا باز رکھا ہم کو کافرون نے بیچ والی نماز سے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اس حدیث سے نکلا کہ بیچ والی نماز عصر ہے جیسا اکثر علما کا قول ہے

باب مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ

جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ترجمہ ابو الملیح سے روایت ہے ہم بریدہ کے ساتھ تھے ایک دن جس دن ابر تھا تو انہوں نے کہا جلدی کرو نماز میں اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے چھوڑ دی عصر کی نماز اس کے عمال لغو ہو گئے یعنے اور اعمال صالحہ کا بھی ثواب نہ ملیگا معاذ اللہ

باب عَدَدِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِي الْحَضَرِ

حضر عصر کی کتنی رکعتیں ہیں عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ سُورَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام کا اندازہ کیا کرتے تھے ظہر اور عصر میں ایک بار ہم نے آپ کی کھڑے ہونے کا اندازہ کیا ظہر کی نماز میں تو پہلے دو رکعتوں میں تیس ۳۰ آیتوں کے موافق جیسے سورہ سجدہ ہے تھا اور دوسری دو رکعتوں میں اس کا آدھا اور اندازہ کیا ہم نے آپ کے قیام کا عصر میں تو پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کی برابر تھا اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر اور عصر کی حضر میں چار رکعتیں ہیں عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ يَقُومُ فِي الظُّهْرِ فَيَقْرَأُ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَقُومُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں کھڑے ہوتے تو تیس آیتوں کے موافق ہر رکعت میں پڑھتے پھر عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے موافق پڑھتے

باب صلوۃ العصر

فِي السَّفَرِ سفر میں عصر کی نماز کتنی رکعتیں ہیں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ
اَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چار
رکعتیں پڑہیں ظہر کی پھر ذوالحلیفہ میں (جو مدینہ سے تین میل ہے) جاکر عصر کی دو رکعتیں پڑہیں (یعنی قصر کی) عَنْ نَوْفَلِ بْنِ
مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةٌ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ
ترجمہ نوفل بن معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کی ایک نماز جاتی رہے تو گویا اوسکا گھر بار
لٹ گیا۔ اس حدیث کے راوی عراک بن مالک کہتے ہیں اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ یعنی بیان کیا مجھ سے عبد اللہ بن عمرؓ نے انہوں نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس شخص کی عصر کی نماز قضا ہو جاوے تو گویا اوسکا گھر بار لٹ گیا عَنْ
عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِنَ
الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ترجمہ عراک بن مالک سے روایت ہے نوفل بن معاویہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے نماز دن میں ایک نماز ایسی ہے اگر کسی کی وہ نماز قضا ہو جاوے تو گویا اوسکا گھر بار لٹ گیا ابن عمرؓ نے کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وہ عصر کی نماز ہے **بَابُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ** مغرب کی نماز کا بیان عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ رَاَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى يَعْنِي
الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ ترجمہ سلمہ بن کہیل سے روایت ہے میں نے سعید بن جبیر کو
مزدلفہ میں دیکھا انہوں نے تکبیر کہی اور مغرب کی تین رکعتیں پڑہیں پھر تکبیر کہی اور عشا کی دو رکعتیں پڑہیں پھر بیان کیا کہ عبد اللہ
بن عمر نے ایسا ہی کیا تہا اس جگہ میں اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تہا اس جگہ میں (یعنی مزدلفہ میں) **بَابُ
فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ** عشا کی نماز کی فضیلت عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ
اَحَدٌ يُّصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ يُّصَلِّيْ غَيْرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر کی عشا کی نماز میں یہانتک کہ پکارا آپکو حضرت عمرؓ نے انہوں نے کہا سو گئے
بچے اور عورتیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا سوا تمہارے اس نماز کو کوئی نہیں پڑہتا (کیونکہ اوس وقت تک
اسلام پہیلا نہ تہا صرف مدینہ میں تہا) اور ان دنوں میں کہیں کوئی نماز نہیں پڑہتا تہا سوا مدینہ والوں کے **بَابُ صَلٰوةِ
الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ** سفر میں عشا کی نماز کا بیان عَنِ الْحَكَمِ قَالَ صَلّٰى بِنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا

بِاِقَامَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** حکم سے روایت ہے سعید بن جبیر نے ہمارے ساتھ مزدلفہ مین مغرب کی تین
رکعتین پڑھین تکبیر کے ساتھہ پھر سلام پھیر پھر عشا کی دو رکعتین پڑھین پھر بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے ایسا ہی کیا اور انہون نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ
فَاَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصْنَعُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا انہون نے نماز پڑھی مزدلفہ مین تو تکبیر کہی
اور مغرب کی تین رکعتین پڑھین پھر عشا کی دو رکعتین پڑھین بعد اوسکے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس جگہہ ایسا
ہی کرتے تھے **باب** فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ جماعت کی فضیلت **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ
الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ
تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا برابر تمہارے فرشتے آتے جاتے ہین کچھہ رات کو کچھہ دن کو اور اکٹھا ہوجاتے ہین فجر کی نماز مین اور عصر کی نماز مین پھر جو فرشتے
رات کو تمہارے پاس رہے تھے وہ اوپر چڑھہ جاتے ہین جب پروردگار اون سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تمنے میرے بندونکو کس حال مین
چھوڑا وہ کہتے ہین جب ہم نے اونکو چھوڑا تو وہ نماز پڑھہ رہے تھے (فجر کی) اور جب ہم اون کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑھہ رہے تھے
(عصر کی) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلٰوةِ
اَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَيَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَاقْرَءُوْا اِنْ
شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جماعت کی نماز اکیلے کی نماز پر پچیس حصے زیادہ ہوتی ہے **ف** یعنی جماعت مین پچیس گنا ثواب زیادہ ہے ایک روایت مین
ہے کہ ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے **ف** اور رات اور دن کے فرشتے اکٹھا ہوجاتے ہین فجر کی نماز مین اگر تمہارا جی چاہے تو اس
آیت کو پڑھو وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشهودا **ف** پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کھڑی رکھہ نماز سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے
تک اور قرآن پڑھنا فجر کا بیشک قرآن پڑھنا فجر کا ہوتا ہے روبرو (یعنی اوس وقت تمام فرشتے رات اور دن کے جمع ہوتے ہین **عَنْ**
عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَلِجُ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ **ترجمہ** عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص نماز
پڑھا کریگا آفتاب نکلنے سے پہلے (یعنی فجر کی) اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے (یعنی عصر کی) وہ جہنم مین نہ جاویگا **باب** فَرْضِ
الْقِبْلَةِ قبلہ کیطرف منہ کرنا فرض ہے **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ

الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا شَكَّ سُفْيَانُ وَصُرِفَ إِلَى الْقِبْلَةِ ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہے ہم
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی بیت المقدس کی طرف سولہ مہینے تک یا سترہ مہینے تک پھر پھر گئے آپ قبلہ کی طرف یعنی
خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى
نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ إِنَّهُ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ
إِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو بیت
المقدس کی طرف سولہ مہینے تک نماز پڑھا کیے پھر آپ کو حکم ہوا کعبہ کی طرف منہ کرنے کا ایک شخص انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
نماز پڑھ کر انصار کی ایک جماعت پاس گیا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے اوس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو حکم ہو گیا کعبہ کی طرف منہ کرنے کا وہ لوگ اوسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے بَابُ الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ فِيهَا اسْتِقْبَالُ
غَيْرِ الْقِبْلَةِ کس حال میں کعبہ کے سوا اور کسی طرف منہ کر سکتا ہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز اونٹنی پر پڑھا کرتے تھے قبل اس کے کہ کعبہ کی طرف حکم ہوا منہ کرنے کا
اور وتر بھی اوسی پر پڑھ لیتے تھے مگر فرض نہیں پڑھتے تھے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
عَلَى دَابَّتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَفِيهِ أُنْزِلَتْ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ کو آتے تھے تو اپنی جانور پر نماز پڑھ لیتے اور اسی باب میں یہ آیت اتری فَأَيْنَمَا
تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ جدھر تم منہ پھیرو اوسی طرف اللہ کا منہ ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ
عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے تھے سفر میں جدھر وہ
رخ کرتی مالک نے کہا عبد اللہ بن دینار نے کہا ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے بَابُ اسْتِبَانَةِ الْخَطَإِ بَعْدَ الِاجْتِهَادِ
اگر کسی شخص نے سوچ سمجھ کر ایک طرف منہ کیا پھر معلوم ہوا کہ اوس طرف قبلہ نہ تھا تو نماز ہو جاوے گی) عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَيْنَا
النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ
وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک بار لوگ قبا میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر اللہ کا کلام اوترا اور آپ کو حکم ہوا کعبہ کی طرف منہ کرنے کا پس ان لوگوں نے اوسی وقت نماز ہی کی حالت میں کعبہ کی طرف منہ
کر لیا اور پہلے اون کے منہ شام کی طرف تھے سو گھوم گئے کعبہ کی طرف ف مدینہ سے بیت المقدس اوتر کی طرف ہے اور کعبہ دکھن کی طرف تو وہ

عن ابن شہاب **كتاب المواقيت** نماز کے وقتوں کا بیان لوگ اوس سے کہین گے کہو مرتے

اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے عمر بن عبد العزیز نے عصر کی نماز میں دیر کی تو عروہ بن الزبیر نے اونسے کہا تم نہین جانتے کہ جبرئیل ع اوترے اور انہون نے نماز پڑہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے **ف** دو دن تک ایک دن سب نمازین اول وقت پڑہین اور دوسرے دن اخیر وقت پر ہر بیان کر دیا کہ نماز کا وقت ان دونو وقتون کے درمیان مین ہے جیسے ابو داؤد و ترمذی کی روایت مین ہے۔ اگرچہ اس روایت مین وقت کا ذکر نہین ہے مگر چونکہ وہ حدیث مشہور تہے عمر بن عبد العزیز کو بہی معلوم ہو گی اسلیے عروہ نے صرف اوس حدیث کیطرف اشارہ کر دیا اب شبہہ یہ ہے کہ عروہ کا استدلال اس حدیث سے کیونکر پورا ہوگا کیونکہ خود اسی حدیث سے نماز کی تاخیر جائز ہوتی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عصر کی نماز مین دوسرے وقت سے بہی زیادہ دیر کی ہو گی یعنی سایہ دو مثل ہو گیا ہوگا **ف** عمر بن عبد العزیز نے کہا سمجھو اے عروہ کیا کہتے ہو عروہ نے کہا مین نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تہے مین نے ابو مسعود سے سنا وہ کہتے تہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے کہ جبرئیل علیہ السلام اوترے انہون نے میری امامت کی مین نے اون کے ساتھ نماز پڑہی پہر نماز پڑہی دوسری پہر تیسری پہر چوتہی پہر پانچوین آپ نے اپنے او نگلیون پر پانچون نماز کا شمار کیا فقط

اَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ ظہر کا اول وقت کیا ہے عن شُعْبَةَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَسْاَلُ اَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ كَمَا اَسْمَعُكَ السَّاعَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَسْاَلُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ لَا يُبَالِيْ بَعْضَ تَاْخِيْرِهَا يَعْنِي الْعِشَاءَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدُ فَسَاَلْتُهُ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ لَا اَدْرِيْ اَيَّ حِيْنٍ ذَكَرَ ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَاَلْتُهُ قَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ جَلِيْسِهِ الَّذِيْ يَعْرِفُهُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ

ترجمہ شعبہ سے روایت ہے مجھسے بیان کیا سیار بن سلامہ نے انہون نے کہا مین نے سنا اپنے باپ سے وہ پوچہتے تہے ابا برزہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال شعبہ نے کہا مین نے سیار سے کہا تم نے اوسکو سنا انہون نے کہا ہان سنا جیسے مین تم کو سناتا ہون پہر کہا سنا مین نے اپنے باپ سے وہ پوچہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال تو کہا ابو برزہ نے آپ نہین پرواہ کرتے تہے عشا مین کچھ دیر کرنیکی یعنی آدہی رات تک لیکن نہین پسند کرتے تہے سو جانیکو عشا سے پہلے اور نہ عشا کے بعد باتین کرنیکو شعبہ نے

کہا پھر میں سیّار پاس گیا اور ان سے پوچھا انہوں نے کہا آپ ظہر پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر اس وقت پڑھتے کہ آدمی عصر پڑھ
کر مدینہ کے کنارے پہونچ جاتا اور آفتاب زندہ ہوتا (یعنی زرد نہ ہوتا) اور مغرب کا وقت میں نہیں جانتا کیا بیان کیا پھر میں ان
سے ملا اور پوچھا انہوں نے کہا فجر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ نماز پڑھ کر ایک شخص جاتا اپنے دوست کے پاس اور اس کا منہ دیکھتا تو پہچان لیتا اور آپ
میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ
فَصَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس وقت آفتاب ڈھلا پھر نماز پڑھی ان کے ساتھ
ظہر کی **عَنْ** خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قِيْلَ لِاَبِيْ اِسْحَاقَ
فِيْ تَعْجِيْلِهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ خباب سے روایت ہے ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین جلنے کی آپ نے ہم سے لحاظ
نہ کیا (یعنی ظہر میں دیر کرنے کی اجازت نہ دی) **بَابُ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ** سفر میں ظہر جلدی پڑھنا **عَنْ** اَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ
رَجُلٌ وَاِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَاِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب سفر میں کسی مقام پر اترتے تو وہاں سے کوچ نہ کرتے جبتک ظہر پڑھ نہ لیتے ایک شخص نے کہا اگرچہ دوپہر ہوتی انہوں نے کہا اگرچہ
دوپہر ہوتی (یعنی دوپہر ڈھلتے ہی ظہر پڑھ لیتے پھر کوچ کرتے) **تَعْجِيْلُ الظُّهْرِ فِي الْبَرْدِ** جاڑے میں ظہر کی نماز جلدی
پڑھنا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ
وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گرمی ہوتی تو ظہر کو ٹھنڈے وقت
پڑھتے اور جب سردی ہوتی تو جلدی پڑھتے **اَلْاِبْرَادُ بِالظُّهْرِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ** جب گرمی بہت ہو تو ظہر ٹھنڈے وقت
پڑھنا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ
فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی بہت ہو تو
ٹھنڈا کرو نماز کو اسلئے کہ گرمی کا زور جہنم کے جوش مارنے سے ہے **ف** اختلاف کیا ہے علما نے کہ جب گرمی زیادہ ہو تو ظہر کی تاخیر کرنا بہتر ہے
یا جلدی پڑھنا اکثر علما اس طرف ہیں کہ تاخیر بہتر ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے اور بعضوں نے کہا کہ جلدی پڑھنا بہتر ہے لیکن ٹھنڈے
وقت پڑھنا رخصت ہے بدلیل حدیث خباب کے جو اوپر گزری **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى يَرْفَعُهٗ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ الَّذِيْ
تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈے وقت پڑھو ظہر کو
یہ جو تم گرمی دیکھتے ہو جہنم کا جوش ہے **اٰخِرُ وَقْتِ الظُّهْرِ** ظہر کا اخیر وقت کیا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ
طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ رَاَى الظِّلَّ مِثْلَهٗ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ
غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ شَفَقُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَ فَصَلّٰى بِهٖ

الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَ قَلِيْلًا ثُمَّ صَلَّى بِهِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى

الْمَغْرِبَ بِوَقْتٍ وَاحِدٍ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ

قَالَ الصَّلٰوةُ مَا بَيْنَ صَلٰوتِكَ اَمْسِ وَصَلٰوتِكَ الْيَوْمَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل ہیں جو تم کو دین سکھلانے آئے ہیں پھر نماز پڑھی انہوں نے فجر کی جب صبح صادق ہوئی (یعنے ایک عرض روشنی جو مشرق کیطرف آسمان کے کنارے دکھلائی دیتی ہے) اور ظہر کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈھل گیا پھر عصر کی نماز پڑھی جب ہر ایک چیز کا سایہ اوسکے برابر دیکھ لیا (سوا سایہ زوال کے) پھر مغرب کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈوب گیا اور روزہ کھولنے کا وقت آگیا پھر عشا کی نماز پڑھی جب شفق غائب ہو گئی پھر دوسرا دن ہوا تو فجر کی نماز پڑھی جب ذرا اجالا ہو گیا تھا پھر ظہر کی نماز پڑھی جب سایہ ہر چیز کا اوس کے برابر ہوا (سایہ اصلی سمیت) پھر عصر کی نماز پڑھی جب ہر ایک چیز کا سایہ اوسکا دونا ہو گیا پھر مغرب کی نماز اوسی وقت پڑھی جب آفتاب ڈوبا اور روزہ کھولنے کا وقت آگیا پھر عشا کی نماز پڑھی جب ایک حصہ رات کا گزر گیا بعد اوسکے کہا کہ نمازوں کا وقت یہی ہے کل اور آج کی نمازوں کے بیچ میں **ف** تو ہر ایک نماز کا اول اور آخر وقت بتلا دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر کا اخیر وقت ایک مثل سایہ تک ہے سوا سایہ اصلی کے اور یہی قول ہے تمام علما اور صحابہ کرام کا اور نہیں مخالفت کی اسمیں کسینے مگر ایک روایت ہے ابو حنیفہ سے کہ ظہر کا اخیر وقت دو مثل تک ہے اور عصر کا وقت دو مثل کے بعد شروع ہوتا ہے اور دلیل جو ذکر کی ہیں اسکا احادیث صحیحہ پس وہ قابل اعتماد کے نہیں ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ

ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کا اندازہ گرمیوں میں تین قدم سے پانچ قدم تک اور جاڑوں میں پانچ قدم سے سات قدم تک تھا **ف** قدم ساتواں حصہ ہے آدمی کے قد کا اور گرمی میں سایہ کم ہونیکی وجہ یہ ہے کہ سایہ اصلی گرمی میں کم پڑتا ہے کیونکہ آفتاب قریب سمت الراس کے ہوتا ہے گرمیوں میں اون ملکوں میں جو اقلیم دوم میں واقع ہیں جیسے مکہ معظمہ وغیرہ میں اور جاڑوں میں سمت الراس سے ہٹا ہوا ہے پس سایہ اصلی جاڑوں میں زیادہ ہو گا اسوجہ سے جاڑے اور گرمی کی ظہر ایک ہی وقت میں قریب قریب ہو گی اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ آپ ظہر جاڑے اور گرمی میں ہر چیز کا سایہ اوسکے برابر ہو جانے سے پہلے پڑھتے تھے اور یہ امر باعتبار بعد و قرب کے ہے خط استوا سے اور اقالیم میں اسکا لحاظ نہیں ہو سکتا کیونکہ اقلیم سوم یا چہارم میں جاڑے کے دنوں میں جب آفتاب قوس یا جدی میں ہو سایہ اصلی ۸ یا ۹ قدم کے برابر ہوتا ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر اقلیم یا ملک کا سایہ اصلی دریافت کر کے جب دو قدم یا تین قدم اوس سے زیادہ سایہ ہو تو نماز ظہر کی پڑھیں اس صورت میں حدیث کی پیروی ہو جاویگی کیونکہ مکے میں سایہ اصلی کے مقدار کم سے کم گرمیوں میں نصف قدم تک ہو جاتی ہے بلکہ اوس روز سرطان کو معدوم ہو جاتا ہے اور آپ تین قدم سایہ تک نماز پڑھتے تو ۲ یا ۳ یا ۲ قدم زیادہ سایہ پر پڑھتے اسیطرح جاڑوں میں کم سے کم مقدار سایہ اصلی کے مکے میں ۳ قدم ہوتی ہے اور آپ پانچ قدم پر نماز پڑھتے پس اگر اول وقت پڑھے تو سایہ اصلی سے دو قدم پر پڑھے اور جو دیر کرے تو چار پانچ قدم تک دیر کر سکتا ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ سوا سایہ اصلی کے ایک مثل سے زیادہ دیر کرے اگر اتنی دیر کریگا تو عصر کا وقت

اخبار کیا **اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ** عصر کا اول وقت کیا ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ مَعِيْ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَهُ وَالْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَيْهِ وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ كَانَ قُبَيْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ فِي الْعِشَاءِ اُرٰى اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز کے وقتونکو آپ نے فرمایا میرے ساتھ نماز پڑھ پھر آپ نے ظہر کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈھل گیا اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ ہر چیز کا اوسکے برابر ہوگیا (سوا سایہ اصلی کے جو عین دوپہر کو ہوتا ہے) اور مغرب کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈوب گیا اور عشا کی نماز پڑھی جب شفق ڈوب گئی راوی نے کہا پھر دوسری روز آپنے ظہر کی نماز پڑھی جب آدمی کا سایہ اوس کے برابر ہوگیا (تو سایہ اصلی سمیت ایک مثل پر پڑھی) اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ آدمی کا اوسکا دونا ہوگیا (سایہ اصلی سمیت تو ایک مثل سایہ کے بعد پڑھی) اور مغرب کی نماز پڑھی شفق ڈوبنے سے کچھ پہلے عبد اللہ بن الحارث نے کہا میں سمجھتا ہوں راوی نے کہا عشا کی نماز پڑھی جب تہائی رات گزر گئی **ف** تو عصر کی نماز میں یہ فرق ہوا کہ پہلے روز سوا سایہ اصلی کے جب ایک مثل سایہ ہوگیا تو پڑھی فرض کریں کہ گرمیوں میں ایک قدم سایہ اصلی تہا تو جب آٹھ قدم سایہ ہوگیا اوسوقت عصر کی نماز پڑھی اور دوسرے روز جب چودہ قدم سایہ ہوگیا تو پڑھی **تَعْجِيْلُ الْعَصْرِ** عصر کی نماز جلدی پڑھنا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اور دہوپ حجرے کے اندر تہی ابہی سایہ حجرے سے اوپر دیوار پر نہیں چڑہا تہا **ف** نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ جلدی نماز پڑھے عصر کی یعنے اول وقت میں جب سایہ ایک مثل ہوا سوا سایہ زوال کے کیونکہ حجرے کی اندر کی زمین تنگ تہی اور اوسکی دیواریں بہی چھوٹی تہیں اسقدر کہ دیوار کا طول زمین سے کچھ کم تہا پس جب دیوار کا سایہ اوسکے برابر ہوگیا تو عصر کا وقت آگیا اوسوقت دہوپ زمین کے کنارے پر ہوگی اور سایہ مشرقی دیوار پر چڑھا نہوگا

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلٰى قُبَاءٍ فَيَأْتِيْهِمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ اَوْ يَأْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے پھر جانیوالا قبا کو جاتا اور وہاں کے لوگوں سے ملتا تو وہ نماز پڑھتے ہوتے یا آفتاب بلند ہوتا حالانکہ قبا مدینے سے تین میل کے فاصلے پر ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ چکتے اور آفتاب بلند اور روشن ہوتا اور جانیوالا جاتا (نماز پڑھ کر) عوالی کو اور آفتاب بلند رہتا **ف** یعنے جانیوالا عوالی کو پہونچ جاتا اور آفتاب بلند رہتا جیسے بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے عوالی جمع ہے عالیہ کی مراد ان

سے دو گانوؤں اور دیہات میں جو مدینے سے بلندی پر واقع ہیں تو وہی نے کہا ان گانوؤں اور دیہات میں دور سے دور چھ میل پر ہیں
مدینہ سے اور نزدیک سے نزدیک دو میل پر ہیں اور بعضے تین میل پر ہیں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے اور آفتاب سفید اور بلند ہوتا عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ
عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ قُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ
الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرَ وَهٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كُنَّا نُصَلِّيْ
ترجمہ ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے وہ کہتے تھے ہمنے نماز پڑھی ظہر کی عمر بن عبد العزیز کے ساتھ پھر گیا میں انس بن مالک
پاس دیکھا تو وہ عصر پڑھ رہے ہیں میں نے کہا اے چچا یہ تم نے کونسی نماز پڑھی انہوں نے کہا عصر کی اور یہی وقت ہے اس نماز کا جس
وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثُمَّ
انْصَرَفْنَا اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّيْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا اَصَلَّيْتُمْ قُلْنَا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ
قَالَ اِنِّيْ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ فَقَالُوْا لَهٗ عَجَّلْتَ فَقَالَ اِنَّمَا اُصَلِّيْ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ يُصَلُّوْنَ ترجمہ ابوسلمہ سے
روایت ہے ہم نے عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں نماز پڑھی پھر ہم گئے انس بن مالک پاس ان کو نماز پڑھتے دیکھا جب وہ پڑھ چکے تو انہوں نے
پوچھا تم نماز پڑھ چکے ہم نے کہا ہاں ظہر پڑھ چکے انہوں نے کہا میں عصر پڑھ چکا لوگوں نے کہا آپ نے جلدی پڑھی انہوں نے کہا
میں تو اسی وقت پڑھتا ہوں جس وقت اپنے ساتھیوں کو پڑھتے دیکھا (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) **بَابُ التَّشْدِيْدِ فِيْ
تَاْخِيْرِ الْعَصْرِ** عصر کی نماز میں دیر کرنا کیسا ہے عَنِ الْعَلَاءِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ
انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ اَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ قُلْنَا لَا اِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ
مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ جَلَسَ يَرْقُبُ الْعَصْرَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ
اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا ترجمہ علا بن عبد الرحمن سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس بصرہ
میں ان کے گھر پر گئے ظہر کی نماز سے فارغ ہو چکے تھے اور انکا گھر مسجد سے ملا تھا تو جب انس پاس پہنچے انہوں نے کہا تم نے عصر کی نماز
پڑھی ہم نے کہا نہیں ابھی تو ہم ظہر پڑھ کر آئے ہیں انس نے کہا تو عصر کی نماز پڑھ لو ہم کھڑے ہوئے اور عصر کی نماز پڑھی جب پڑھ چکے
تو انس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا انتظار کرتا ہے عصر کا یہانتک کہ
کر رہا ہے سورج کا جب سورج شیطان کے دونوں سینگوں میں ہو گیا **ف** یعنی غروب کیوقت شیطان آفتاب پاس جاتا ہے اور اپنا سر
رکھتا ہے تو آفتاب اسکے سر کے دونوں کناروں یا دونوں سینگوں یعنی بیچ میں آجاتا ہے اب جو لوگ آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں گویا شیطان کو
سجدہ کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا مراد شیطان سے خود وہی شخص ہے جو آفتاب کو پوجتا ہے اسلئے کہ آفتاب پوجنے والا غروب کے قریب

اوسکی پرستش کرتا ہے اور اوسوقت آفتاب اوسکی زلفون کے یعنی سر کے دونو کنارون کے درمیان مین ہوتا ہے پھر **ت** تو اوٹھا اور چار ٹھونگین لگالیں
یعنی جلدی سے چار رکعتین پڑھ لین اور دو سجدون کے درمیان اچھی طرح سے بیٹھا بھی نہین تو ہر ایک رکعت مین گویا ایک ہی سجدہ
ہوا اور پھر ہر ایک سجدے مین ٹھہرا بھی نہین تو سجدہ کیا ہوا جانور کی ٹھونگ ہوئی اللہ کی یاد نہین کیے اون مین مگر تھوڑی **عن**
ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی تفوتہ صلوۃ العصر فکانما وتر اھلہ ومالہ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز جاتی رہے گویا اوسکا گھر بار لٹ گیا

اٰخر وقت العصر

عصر کا اخیر وقت کیا ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان جبریل اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلمہ مواقیت الصلوۃ فتقدم جبریل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الظہر حین زالت الشمس واتاہ حین
کان الظل مثل شخصہ فصنع کما صنع فتقدم جبریل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ
والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی العصر ثم اتاہ حین وجبت الشمس فتقدم
جبریل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فصلی المغرب ثم اتاہ حین غاب الشفق فتقدم جبریل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ
والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی العشاء ثم اتاہ حین انشق الفجر فتقدم
جبریل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فصلی الغداۃ ثم اتاہ الیوم الثانی حین کان ظل الرجل مثل شخصہ فصنع کما صنع
بالامس فصلی الظہر ثم اتاہ حین کان ظل الرجل مثل شخصیہ فصنع کما صنع بالامس فصلی
العصر ثم اتاہ حین وجبت الشمس فصنع کما صنع بالامس فصلی المغرب فنمنا ثم قمنا ثم نمنا
ثم قمنا فاتاہ فصنع کما صنع بالامس فصلی العشاء ثم اتاہ حین امتد الفجر واصبحت
والنجوم بادیۃ مشتبکۃ فصنع کما صنع بالامس فصلی الغداۃ ثم قال ما بین ہاتین الصلوتین
وقت ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نمازونکا وقت بتلانے آئے
تو جبریل آگے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پیچھے اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو نماز پڑھی اونہون
نے ظہر کی جب آفتاب ڈھل گیا پھر جبریل آئے جب سایہ ہر چیز کا اوسکے برابر ہوگیا (سوا سایہ اصلی کے) اور ویسا ہی کیا یعنے جبریل آگے ہوئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پیچھے اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو نماز پڑھی اونہون نے عصر کی پھر جبریل آئے
جب آفتاب ڈوب گیا اور جبریل آگے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پیچھے اور لوگ آپ کے پیچھے تو نماز پڑھی مغرب
کی پھر جبریل آئے جب شفق ڈوب گئی تو جبریل آگے کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پیچھے اور لوگ آپ کے پیچھے

تو نماز پڑہائی عشا کی پہر جب ہوئی اسوقت صبح صادق ہوتی ہی اور وہ آگے کہڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے
پیچہے اور لوگ آپ کے پیچہے تو نماز پڑہائی فجر کی پہر دوسری روز جبرئیل اوسوقت آئے جب سایہ ہر چیز کا اوسکے برابر ہوگیا
(سایہ اصلی سمیت) اور ویسا ہی کیا جیسے کل کیا تہا ظہر کی نماز پڑہائی پہر اوسوقت آئی جب سایہ ہر چیز کا اوس
کی دونا ہوگیا اور جیسے کل کیا تہا ویسے ہی کیا عصر کی نماز پڑہائی پہر اوسوقت آئے جب آفتاب ڈوب گیا اور جیسے کل
کیا تہا ویسے ہی کیا مغرب کی نماز پڑہائی پہر ہم سوگئے اور سورہے پہر اوٹہے (رات گئی) تو جبرئیل آئے اور جیسے کل کیا
تہا ویسے ہی کیا عشا کی نماز پڑہائی پہر اوسوقت آئے جب فجر کی روشنی پہیل گئی اور صبح ہوگئی لیکن تارے صاف گہنے
ہوئے تہے اور ویسا ہی کیا جیسے کل کیا تہا صبح کی نماز پڑہائی بعد اوسکے فرمایا ان دونوں نمازوں کے بیچ میں وقت ہی نماز کا
(یعنی ایک دن اول وقت پڑہیں اور دوسری دن آخر وقت پس بیچ وقت ہی نماز کا)

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ

جس شخص نے آفتاب ڈوبنے سے پہلے دو رکعتیں عصر کی پڑہ لیں تو عصر کی نماز اوس نے پالی

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ
ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عصر کی دو رکعتیں پالیں آفتاب ڈوبنے سے پہلے یا ایک رکعت فجر کی پالی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے پالیا عصر اور فجر کو

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَوْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَ
ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک رکعت پالی عصر کی آفتاب ڈوبنے سے پہلے یا ایک رکعت پالی فجر کی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے پالیا نماز کو

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ اَوَّلَ سَجْدَةٍ مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ اَوَّلَ سَجْدَةٍ مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پالیوے تم میں سے کوئی پہلا سجدہ عصر کی نماز کا آفتاب ڈوبنے سے پہلے تو پورا کرلیوے اپنی نماز کو اور جب پالیوے پہلا سجدہ فجر کی نماز کا آفتاب نکلنے سے پہلے تو پورا کرلیوے اپنی نماز کو

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ
ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز کی ایک رکعت پالی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے فجر کی نماز پالی اور جس شخص نے عصر کی ایک رکعت پالی آفتاب ڈوبنے سے پہلے تو اوس نے عصر کی نماز

پلی **ف** یعنی وہ نماز اوسکی ادا ہوگی نہ قضا ان حدیثوں سے صاف معلوم ہوگیا کہ جس شخص نے نماز فجر کی شروع کی یعنی
کی اور ایک رکعت پڑہی تہی کہ آفتاب نکل آیا یا ڈوب گیا تو نماز اوسکی صحیح ہو گئی وہ پوری کرلیوے اور یہی قول ہے مالک اور
شافعی اور احمد اور جمہور علما کا اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک عصر میں بھی حکم ہے اور فجر کی نماز میں کہتے ہیں کہ وہ باطل
ہو جاویگی مگر حدیث سے اوسپر کوئی دلیل نہیں کہتے اور جو وجہ قیاسی بیان کرتے ہیں وہ صریح حدیث کے مقابلے میں
مقبول نہیں ہو سکتی **عَنْ** مُعَاذٍ اَنَّهٗ طَافَ مَعَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَآءَ فَلَمْ يُصَلِّ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ فَقَالَ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ
الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے انہوں نے طواف کیا معاذ بن عفراء کے ساتھ تو انہوں
نے دوگانہ طواف کا نہیں پڑہا معاذ نے کہا تم نے کیوں نہیں پڑہا معاذ بن عفراء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے جبتک آفتاب ڈوب نہ جاوے اور فجر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے جبتک آفتاب نکل نہ آوے

اَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

مغرب کا اول وقت کیا ہے **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ وَاَمَرَ
بِلَالًا فَاَقَامَ عِنْدَ الْفَجْرِ فَصَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ
رَاَى الشَّمْسَ بَيْضَآءَ فَاَقَامَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَمَرَهٗ
حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ ثُمَّ اَمَرَهٗ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَبْرَدَ بِالظُّهْرِ وَاَنْعَمَ
اَنْ يُّبْرِدَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ وَاَخَّرَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ
الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّاهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ عَنْ
وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آیا اور آپ سے ہر ایک نماز کا وقت پوچھا آپ نے فرمایا دو دن تک ہمارے ساتھ نماز پڑہ (تجھے اول اور آخر ہر نماز کے
وقت کا اچھی طرح معلوم ہو جاویگا) اور آپ نے حکم دیا بلال رض کو انہوں نے تکبیر کہی فجر ہوتی ہی پھر نماز پڑہی آپ نے
فجر کی بعد اوسکی حکم دیا اونکو جب آفتاب ڈہل گیا اور ظہر کی نماز پڑہی پھر حکم دیا اونکو اوس وقت تک آفتاب سفید تہا اسمیں زردی نہ تہی اور عصر کی نماز
پڑہی پھر حکم دیا اونکو جب آفتاب ڈوب گیا اور مغرب کی نماز پڑہی پھر حکم دیا اونکو جب شفق ڈوب گئی اور عشا پڑہی پھر دوسرے دن حکم کیا اونکو تو فجر روشنی
میں پڑہی پھر ظہر کو بہی ٹھنڈے وقت پڑہا اور بہت ٹھنڈے وقت پڑہا پھر عصر کی نماز پڑہی اور آفتاب سفید تہا لیکن پہلے دن سے دیر کی
پھر مغرب کی نماز پڑہی شفق ڈوبنے سے پہلے پھر حکم کیا انہوں نے تکبیر کہی عشا کی جب تہائی رات گزر گئی اوسوقت عشا
کی نماز پڑہی بعد اوسکے فرمایا کہاں ہے وہ شخص جو نماز کے وقت پوچھتا تہا دیکہو تمہاری نمازوں کے وقت اسکے بیچ میں ہے

تَعْجِيْلُ الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز میں جلدی کرنا **عَنْ** رَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَهَالِيهِمْ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْمُونَ وَيُبْصِرُونَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ **ترجمہ** ایک شخص سے روایت ہے جو قبیلہ اسلم سے تہا اور صحابہ میں سے تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑہ کر اپنے گہرون کو جاتے تہے شہر کے کنارے تیر مارتے تہے اور جہان تیر گرتا تہا اوسکو دیکھ لیتے تہے **ف** یعنے اسقدر روشنی میں آپ مغرب کی نماز پڑہتے تہے۔ نووی نے کہا یہہ امر اجماعی ہے کہ مغرب کی نماز آفتاب ڈوبتے ہی پڑہنا چاہیے اور یہی افضل وقت ہے اور وہ جو بعض حدیثوں میں شفق ڈوبنے تک مغرب کی تاخیر مذکور ہے تو بیان جواز کیو اسطے ہے

تَأْخِيرُ الْمَغْرِبِ مغرب کی نماز میں دیر کرنا عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ **ترجمہ** ابو بصرہ غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑہی ہمارے ساتھ مخمص میں (ایک مقام کا نام ہے) پھر فرمایا کہ یہ نماز پیش کی گئی اگلے لوگون پر جو تم سے پہلے گزر گئے انہون نے اوسکو ضائع کیا (یعنے ادا نہ کر سکے) جو شخص محافظت کریگا اس نماز کی اوسکو دوہرا ثواب ملیگا اور کوئی نماز اس نماز کے بعد نہیں ہے جبتک تارہ نہ نکلے **ف** مراد وہ تارہ ہے جو غروب سے کچھ دیر بعد دکھلائی دیتا ہے بہت چمکتا ہوا یہ مقصود تعیین ہے کہ ستارہ نکل آوین اسلیے کہ روایت کیا ابو داؤد نے ابو ایوب سے اور دارمی نے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میری امت ہمیشہ خیریت سے رہیگی یا فطرۃ پر رہیگی (طریقہ اسلام) جبتک دیر نہ کریگی مغرب کی نماز میں یہانتک کہ گھن جاوین ستارے

آخِرُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ مغرب کا اخیر وقت کیا ہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو (قَالَ شُعْبَةُ كَانَ قَتَادَةُ يَرْفَعُهُ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا لَا يَرْفَعُهُ) قَالَ وَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ مَا لَمْ يَنْتَصِفِ اللَّيْلُ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے (شعبہ نے کہا کہ قتادہ نے کبھی اس حدیث کو مرفوع کیا (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ بیان کیا) اور کبھی مرفوع نہیں کیا) ظہر کی نماز کا وقت جبتک ہے کہ عصر کا وقت نہ آوے اور عصر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب زرد نہ ہو اور مغرب کا وقت جبتک ہے کہ شفق کے تیزی جاتی نہ رہے اور عشا کا وقت جبتک ہے کہ آدہی رات نہ گزر جاوے اور فجر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب نہ نکلے

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ بِالْفَجْرِ حِينَ انْشَقَّ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ أَعْلَمُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْفَجْرِ مِنَ الْغَدِ حِينَ انْصَرَفَ

وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ ترجمہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص نماز کیوقت پوچھتا ہوا آیا آپنے کچھ جواب نہ دیا۔ اور حکم کیا بلال کو انہوں نے تکبیر کہی فجر کی جب صبح صادق ہوئی پھر حکم کیا اون کو اونہوں نے تکبیر کہی ظہر کی جب آفتاب ڈہل گیا اور کہنے والا کہتا تہا ابہی دوپہر ہے لیکن آپ خوب جانتے تھے کہ آفتاب ڈہل گیا ہی پھر حکم کیا اونکو اونہوں نے تکبیر کہی عصر کی اور آفتاب بلند تہا پھر حکم کیا اون کو اونہوں نے تکبیر کہی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر حکم کیا اونکو اونہوں نے تکبیر کہی عشا کی جب شفق غائب ہوگئی پھر حکم کیا اونکو دوسرے دن فجر کی نماز کا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تہا آفتاب نکل آیا یعنی بہت دیر کرکی پڑہی) پھر دیر کی ظہر مین یہانتک کہ کل جسوقت عصر پڑہی تہی اوسکے قریب ہوگیا پھر دیر کی عصر مین یہانتک کہ جب عصر پڑہ چکے تو کہنیوالا کہتا تہا آفتاب سرخ ہوگیا پھر دیر کی مغرب مین یہانتک کہ شفق ڈوبنے کا وقت قریب آگیا پھر دیر کی عشا مین تہائی رات تک پھر فرمایا کہ نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے بیچ مین ہے عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْنَا لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ زَمَنَ الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَظِلِّ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْغَدِ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ طُولَ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ قَدْرَ مَا يَسِيرُ الرَّاكِبُ سَيْرَ الْعَنَقِ إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ شَكَّ زَيْدٌ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ترجمہ بشیر بن سلام سے روایت ہے میں اور امام محمد باقر بن علی بن حسین جابر بن عبداللہ انصاری پاس گئے اور اون سے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤ اور وہ زمانہ تہا حجاج بن یوسف (ظالم) کا جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈہل گیا اور سایہ (اصلی) جوتی کے تسمے برابر تہا پھر نماز پڑہی عصر کی جب سایہ آدمی کا اوسکے برابر ہو گیا سوا اس سایہ کے جو تسمے کے برابر تہا پھر نماز پڑہی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر نماز پڑہی عشا کی جب شفق ڈوب گئی پھر نماز پڑہی فجر کی جب صبح صادق نکلی پھر دوسرے دن ظہر کی نماز پڑہی جب سایہ آدمی کا اوسکے برابر ہو گیا (سایہ اصلی سمیت) پھر پڑہی عصر کی جب سایہ آدمی کا اوسکے دوبرابر ہو گیا اتنا دن تہا کہ اگر آدمی سینہ سے ذوالحلیفہ تک سوار ہوکر متوسط چال سے چلے

توشہ تک ذوالحلیفہ پہونچ جاوے (ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل ہے) پھر نماز پڑھی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر نماز پڑھی
عشاکی تہائی رات گویا آدھی رات کو شک ہے راوی کو پھر نماز پڑھی فجر کی روشنی مین **کراهیة**
النوم بعد صلوٰة المغرب مغرب کی نماز پڑھ کر سوجانا (عشا سے پہلے) مکروہ ہے **عن** سیار بن سلامة
قال دخلت علی ابی برزة فسألہ ابی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المکتوبة
قال کان یصلی الھجیر التی تدعونھا الاولی حین تدحض الشمس وکان یصلی العصر حین
یرجع احدنا الی رحلہ فی اقصی المدینة والشمس حیة ونسیت ما قال فی المغرب وکان یستحب
ان یؤخر العشاء التی تدعونھا العتمة وکان یکرہ النوم قبلھا والحدیث بعدھا وکان
ینفتل من صلوٰة الغداة حین یعرف الرجل جلیسہ وکان یقرأ بالستین الی المائة **ترجمہ**
سیار بن سلامہ سے روایت ہے مین ابو برزہ پاس گیا میرے باپ نے ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز ین
کیونکر پڑھتے تھے انہون نے کہا ظہر کی نماز جسکو تم پہلی نماز کہتے ہو اوسوقت پڑھتے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر اوسوقت پڑھتے
کہ ہم مین سے کوئی اپنے مکان کو پہونچ جاتا اور وہ کنارے مین ہوتا مدینہ کی عصر پڑھ کر اور آفتاب صاف اور بلند رہتا اور بھول گیا
مین جو ابو برزہ نے مغرب کے باب مین کہا اور آپ پسند کرتے تھے عشا مین دیر کرنا جسکو تم عتمہ کہتے ہو اور برا جانتے تھے عشا سے
پہلے سوجانے کو اور عشا کی نماز کے بعد باتین کرنیکو اور صبح کی نماز آپ اوس وقت پڑھ چکتے جب ایک ہر شخص اپنے دوست کو پہچانتے
لگتا اور پڑھتے صبح مین ساٹھ آیتون سے سو آیتون تک **اول وقت العشاء** عشا کا اول وقت کیا ہے
عن جابر بن عبد اللہ قال جاء جبریل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین زالت الشمس فقال
قم یا محمد فصل الظھر حین مالت الشمس ثم مکث حتی اذا کان فیئ الرجل مثلہ جاءہ فقال
قم یا محمد فصل العصر ثم مکث حتی اذا غابت الشمس جاءہ فقال قم فصل المغرب فقام فصلا
ھا حین غابت الشمس سواء ثم مکث حتی اذا ذھب الشفق جاءہ فقال قم فصل العشاء فقام
فصلاھا ثم جاءہ حین سطع الفجر فی الصبح فقال قم یا محمد فصل فقام فصلی الصبح ثم
جاءہ من الغد حین کان فیئ الرجل مثلہ فقال قم یا محمد فصل فصلی الظھر ثم جاءہ جبریل
علیہ السلام حین کان فیئ الرجل مثلیہ فقال قم یا محمد فصل فصلی العصر ثم جاءہ للمغرب
حین غابت الشمس وقتا واحدا لم یزل عنہ فقال قم فصل فصلی المغرب ثم جاءہ للعشاء
حین ذھب ثلث اللیل الاول فقال قم فصل فصلی العشاء ثم جاءہ حین اسفر جدا فقال
قم فصل فصلی الصبح فقال ما بین ھذین وقت کلہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے
حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے جب آفتاب ڈھل گیا اور کہا اٹھو اے محمد ظہر کی نماز پڑھو

جب آفتاب جھک گیا پھر ٹھہرے رہے جب سایہ ہر ایک آدمی کا اوسکے برابر ہوگیا تو جبرئیل آئے اور کہا اٹھو اے محمد عصر کی
نماز پڑھو پھر آپ ٹھہرے رہے جب آفتاب ڈوب گیا تو جبرئیل آئے اور کہا اٹھو اے محمد مغرب کی نماز پڑھو آپ اٹھے اور مغرب کی
نماز ادا کی جب آفتاب ڈوب گیا تھا پورا پھر آپ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ جب شفق ڈوب گئی تو جبرئیل آئے اور کہا اٹھو اے محمد
نماز پڑھو عشا کی آپ کھڑے ہوئے اور عشا کی نماز پڑھی پھر جبرئیل صبح نکلتی ہی (اندھیرے منہ) آئے اور کہا اٹھو اے محمد نماز پڑھو
آپ کھڑے ہوئے اور صبح کی نماز ادا کی پھر دوسرے دن جبرئیل آئے جب سایہ آدمی کا اوسکے برابر ہوگیا اور کہا اٹھو اے محمد نماز پڑھو آپ نے
ظہر کی نماز پڑھی پھر جبرئیل اوسوقت آئے جب سایہ ہر چیز کا اوسکے دو برابر ہوگیا اور کہا اٹھو اے محمد نماز پڑھو آپ نے عصر کی نماز پڑھی
پھر مغرب کے لیے جبرئیل اوسوقت آئے جب آفتاب ڈوب گیا اوسی وقت جس وقت پہلے روز آئے تھے اور کہا اٹھو اے محمد نماز پڑھو آپ
نے مغرب کی نماز پڑھی پھر عشا کے لیے اوسوقت آئے جب تہائی حصہ رات کا گذر گیا اور کہا اٹھو اے محمد نماز پڑھو پھر جبرئیل علیہ السلام اوسوقت آئے جب خوب روشنی ہوگئی اور کہا اٹھو
اے محمد نماز پڑھو آپ نے صبح کی نماز پڑھی پھر جبرئیل نے کہا ان دونوں کے بیچ میں نماز کا وقت ہے

باب تعجیل العشاء عشا کی نماز جلدی کرنا

عن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر بالہاجرۃ والعصر والشمس
بیضاء نقیۃ والمغرب اذا وجبت الشمس والعشاء احیانا کان اذا راٰہم قد اجتمعوا عجل و
اذا راٰہم قد ابطؤا اخر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے تھے
(یعنی آفتاب ڈھلتے ہی) اور عصر کی نماز اوسوقت پڑھتے تھے کہ آفتاب سفید اور صاف ہوتا اور مغرب کی نماز جب آفتاب ڈوب جاتا
اور عشا کی جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہوگئے تو جلدی پڑھ لیتے اور جب دیکھتے کہ لوگوں نے دیر کی تو آپ بھی دیر کرتے

باب الشفق شفق ڈوبنے کا وقت

عن النعمان بن بشیر قال انا اعلم الناس بمیقات ہذہ الصلوۃ عشاء
الاخرۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہا لسقوط القمر لثالثۃ ترجمہ نعمان بن بشیر
سے روایت ہے انہوں نے کہا میں سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں عشا کا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا اوس وقت
پڑھتے جس وقت تیسری رات کا چاند ڈوب جاتا ہے ف تیسری رات کا چاند دو گھنٹے رات تک رہتا ہے پس اگر چھ بجے
شام ہو تو آٹھ بجے پر گویا عشا کی نماز پڑھے عن النعمان بن بشیر قال واللہ انی لاعلم الناس بوقت ہذہ
الصلوۃ صلوۃ العشاء الاخرۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہا لسقوط القمر
لثالثۃ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے انہوں نے کہا قسم خدا کی میں سب لوگوں سے زیادہ اس نماز کے وقت کو جانتا
ہوں یعنی عشا کے وقت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو اوسوقت پڑھتے جس وقت تیسری رات کا چاند ڈوبتا ہے

ما یستحب من تاخیر العشاء عشا کی تاخیر مستحب ہے

عن سیار بن سلامۃ قال دخلت انا وابی علی ابی
برزۃ الاسلمی فقال لہ ابی اخبرنا کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المکتوبۃ
قال کان یصلی الہجیر التی تدعونہا الاولی حین تدحض الشمس وکان یصلی العصر ثم یرجع

أحدنا إلى رحله في أقصى المدينة والشمس حية قال ونسيت ما قال في المغرب قال وكان يستحب
أن تؤخر صلاة العشاء التي تدعونها العتمة قال وكان يكره النوم قبلها والحديث بعدها وكان
ينفتل من صلاة الغداة حين يعرف الرجل جليسه وكان يقرأ بالستين إلى المائة ترجمہ سیار بن سلامہ
سے روایت ہے میں اور باپ میرے دونوں ابوبرزہ اسلمی پاس گئے میرے باپ نے ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں
کیسے پڑھتے تھے انہوں نے کہا دوپہر کی نماز جسے تم پہلی نماز کہتے ہو وہ آفتاب ڈھلے پڑھتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے
کہ ہم میں سے کوئی شخص عصر پڑھ کر اپنے گھر کو شہر کے کنارے پہونچ جاتا اور آفتاب صاف اور تیز رہتا سیار نے کہا میں بھول گیا
ابوبرزہ نے مغرب کے باب میں کیا کہا پھر سیار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچھا جانتے تھے عشا کی نماز میں دیر کرنے کو جسے تم عتمہ
کہتے ہو اور برا جانتے تھے عشا کی نماز سے پہلے سونے کو اور عشا کی نماز کے بعد باتیں کرنے کو اور صبح کی نماز آپ اس وقت پڑھ چکتے کہ آدمی اپنے
جان پہچان کو پہچاننے لگتا اور ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک اس میں پڑھتے عن ابن جريج قال قلت لعطاء أي حين
أحب إليك أن أصلي العتمة إماما وخلوا قال سمعت ابن عباس يقول أعتم رسول الله صلى الله
عليه وسلم ذات ليلة بالعتمة حتى رقد الناس واستيقظوا ورقدوا واستيقظوا فقام عمر فقال
الصلاة الصلاة قال عطاء قال ابن عباس خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم كأني أنظر إليه
يقطر رأسه ماء واضعا يده على شق رأسه قال وأشار فاستثبت عطاء كيف وضع النبي صلى الله
عليه وسلم يده على رأسه فأومى إلي كما أشار ابن عباس فبدد لي عطاء بين أصابعه بشيء من
تبديد ثم وضعها فانتهى أطراف أصابعه إلى مقدم الرأس ثم ضمها يمر بها كذلك على الرأس
حتى مست إبهاماه طرف الأذن مما يلي الوجه ثم على الصدغ وناحية اللحية لا يقصر ولا يبطش
شيئا إلا كذلك ثم قال لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم أن لا يصلوها إلا هكذا ترجمہ ابن
جریج سے روایت ہے میں نے عطا سے کہا تمہارے نزدیک کونسا وقت بہتر ہے عشا پڑھنے کو لیے خواہ میں امام ہو کر پڑھوں یا اکیلے پڑھوں
عطا نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا ہے وہ کہتے تھے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں دیر کی یہاں تک
کہ لوگ سو گئے اور جاگے پھر سو گئے اور جاگے تو عمر بن خطاب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے الصلوة الصلوة عطا نے کہا ابن عباس نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (برآمد مسکن) نکلے گویا میں دیکھ رہا ہوں آپکو آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور ایک ہاتھ اپنا
آپ اپنے سر پر ایک طرف رکھے ہوئے تھے ابن جریج نے کہا میں نے اور مضبوطی سے دریافت کیا عطا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیونکر ہاتھ اپنا سر پر رکھا تھا انہوں نے بتلایا جیسے ابن عباس نے بتلایا تھا تو عطا نے اپنی انگلیوں کو ذرا کھول کر سر پر رکھا
یہاں تک کہ کنارے انگلیوں کے سر کے آگے آگئے پھر انگلیوں کو ملا کر ہاتھ کو پھیرا اپنے سر پر یہاں تک کہ دونوں انگوٹھے کان کے اس
کنارے پر لگے جو منہ سے قریب ہے پھر کنپٹی پر اور پیشانی اور ڈاڑھی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنا میں ہی کے ایک کونے پر لگے رہتے

انگلیوں کو لیکن بالوں کو انگلیوں نے پکڑا نہیں (یعنی صرف بالوں کو دبا کر پانی نکال دیا) بس ایسی ہی کیا (یعنی دبا یا) پھر آپ نے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا اگر میری امت پر مشکل نہ گزرتا تو میں ان کو حکم دیتا اسی وقت نماز پڑھنے کا (یعنی عشا کی نماز اتنی رات گئی پڑھا کریں) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ عُمَرُ رض فَنَادَى الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَاءُ يَقْطُرُ مِنْ رَأْسِهِ وَيَقُولُ إِنَّهُ الْوَقْتُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز میں دیر کی یہانتک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا تب عمر رض کھڑے ہوئے اور پکارا الصلوۃ یا رسول اللہ سو گئے بچے اور عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر نکلے اور پانی آپکے سر سے ٹپک رہا تھا آپ فرماتے تھے یہی وقت ہے نماز کا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر کرتے تھے عشا کی نماز میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مشکل نہ گزرتا میری امت پر تو میں انکو حکم کرتا عشا کی نماز میں دیر کرنیکا اور ہر نماز کے لیے مسواک کرنیکا عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ فَنَادَاهُ عُمَرُ رض نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلَّى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوهَا فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکرات عشا کی نماز میں دیر کی تو عمر رض نے آپکو پکارا اور عرض کیا یا رسول اللہ بچے اور عورتیں سو گئے آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا اس نماز کا انتظار (روئے زمین پر جتنے لوگ ہیں) سوا تمہارے کوئی نہیں کرتا اون دنوں میں سوا مدینہ کے اور کہیں نماز نہیں ہوتی تھی (کیونکہ اسلام پھیلا نہیں تھا) پھر آپ نے فرمایا پڑھا کرو اس نماز کو شفق ڈوبنے سے تہائی رات تک عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى وَقَالَ إِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکرات عشا کی نماز میں دیر کی یہانتک کہ زیادہ رات گزر گئی اور مسجد کے لوگ سو رہے پھر آپ نکلے اور نماز پڑھائی اور فرمایا کہ یہ نماز یہی وقت پر ہے اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا (تو میں عشا کا یہی وقت مقرر کرتا) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ إِنَّكُمْ تَنْتَظِرُونَ صَلَاةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ

هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ ثُمَّ صَلّٰی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک رات ہم ٹھیرے رہے مسجد میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے تھے عشا کی نماز کے لیے آپ تشریف لائے جب تہائی رات گزر گئی یا زیادہ پھر آپنے
فرمایا تم لوگ جس نماز کا انتظار کرتے ہو اوسکا انتظار کوئی مذہب والا نہیں کرتا سوا تمہارے اور اگر میری امت پر بار نہ گزرتا
تو مین اونکے ساتھ اسی وقت یہ نماز پڑھا کرتا بعد اوسکے آپنے حکم دیا مؤذن کو اوس نے تکبیر کہی آپ نے نماز پڑھائی عَنْ
اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ یَخْرُجْ
اِلَیْنَا حَتّٰی ذَهَبَ شَطْرُ اللَّیْلِ فَخَرَجَ فَصَلّٰی بِهِمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاَنْتُمْ لَمْ
تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِیْفِ وَسَقَمُ السَّقِیْمِ لَاَمَرْتُ بِهٰذِهِ
الصَّلٰوةِ اَنْ تُؤَخَّرَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی
ہمارے ساتھ مغرب کی پھر آپ نکلے یہانتک کہ آدھی رات گزر گئی اوسوقت آپ نکلے اور نماز پڑھائی اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ چکے اور سو رہے
اور تم کو نماز کا ثواب ملا کرتا ہے یعنی گویا نماز ہی پڑھ رہے ہو جبتک نماز کا انتظار کرتے رہو اور اگر مجھکو ضعیف کے ضعف کا اور بیمار
کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو مین حکم کرتا اس نماز کو آدھی رات کیوقت پڑھنے کا عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ نَعَمْ اَخَّرَ لَیْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰی قَرِیْبٍ مِّنْ شَطْرِ اللَّیْلِ
فَلَمَّا اَنْ صَلّٰی اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ اِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا
قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ خَاتَمِهٖ فِیْ حَدِیْثِ عَلِیٍّ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ ترجمہ حمید سے روایت ہے انس بن مالک سے
سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی ہے انہوں نے کہا ہاں آپنے ایک رات عشا کی نماز مین دیر کی قریب
آدھی رات کے پڑھی پھر جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا تم گویا نماز ہی مین ہو جبتک نماز کا انتظار کرتے ہو انس نے
کہا گویا مین دیکھ رہا ہوں آپکی انگوٹھی کی چمک کو علی بن حجر کی روایت مین ہے کہ آپ نے عشا کی نماز مین دیر کی آدھی رات
تک اَلرُّخْصَةُ فِیْ اَنْ یُّقَالَ لِلْعِشَاءِ الْعَتَمَةُ عشا کی نماز کو عتمہ کہنے کی اجازت ف عرب کے گنوار مغرب کی
نماز کو عشا اور عشا کو عتمہ کہا کرتے تھے عتمہ کہتے ہین تاریکی کو وہ لوگ اس نماز کو اندھیری اور تاریکی مین پڑھتے کیونکہ بعد شفق ڈوبنے
کی اپنے جانوروں کا دودھ دوہتے ایک حدیث مین ہے کہ آپنے منع کیا عشا کی نماز کو عتمہ کہنے سے کیونکہ یہ گنواروں کی اصطلاح ہے اور
جاہلوں کی پس کیا ضرور ہے کہ اہل علم بھی اون کی اصطلاح پر عمل کرین بلکہ عشا کی نماز کہین جیسے اللہ اور رسول نے کہا ہے مِنْ
بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ کلام اللہ مین وارد ہے اب جو بعض حدیثون مین اس نماز کو عتمہ کہا ہے اوسکی تاویل کئی طور پر کی ہے ایک تو یہ کہ یہ
اطلاق نہی سے پہلے ہوگا دوسری یہ کہ نہی تنزیہی ہے پس جائز ہے اطلاق عتمہ کا عشا پر تیسری یہ کہ یہ اطلاق اون گنوارون کے سمجھانے
کو لیے ہوگا جو عشا کو عتمہ کہتے تھے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا
فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِیْ

التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوْا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے کیا کچھ ثواب ہے اذان دینے میں اور اول صفین کھڑے
ہونے میں پھر نہ پاتے اُن دونوں کو (یعنے اذان دینا نہ ہو سکتا یا صف اول میں نہ مل سکتے) بغیر قرعہ ڈالے (بوجہ ہجوم اور کثرت
کے) تو ضرور قرعہ ڈالتے (یعنی اسقدر ہجوم کرتے کہ اُسکا فیصلہ بغیر قرعے کے نہیں ہو سکتا اور جس کے نام پر قرعہ نکلتا وہ
اذان دیتا اور اول صفین شریک ہوتا) اور اگر لوگ جانتے کہ ظہر (یا جمعہ) کے لیے سویرے جانے میں جو کچھ ثواب ہے (یعنی ظہر کے
اول وقت پڑھنے میں) تو جلدی کرتے اوسطرف اور اگر جانتے جو کچھ ثواب ہے عتمہ (یعنے عشا کی نماز) اور فجر کی نماز میں آنیکا
البتہ آتے سرین گھسیٹتے ہوئے (یعنے اگر اپاہج بھی ہوتے چلنے کی طاقت نہ ہوتی تو چوتڑون کے بل آتے) **الْكَرَاهِيَةُ**
فِي ذٰلِكَ عشا کی نماز کو عتمہ کہنا مکروہ ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ
الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ عَلَى الْاِبِلِ وَاِنَّهَا الْعِشَاءُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غالب آوین تم پر گنوار اس نماز کے نام میں (یعنے ایسا نہ ہو وہ اس نماز کو عتمہ کہتے ہیں تم بھی
اون کی پیروی کر کے عتمہ کہنے لگو یہ نہ کرو بلکہ تم عشا کی نماز کہا کرو) وہ تو اندھیرا کر دیتے ہیں اپنے اونٹون پر (یعنے اونٹون کے دودھ نچوڑ
میں دیر کرتے ہیں) اس نماز کا نام عشا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
عَلَى الْمِنْبَرِ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ اَلَا اِنَّهَا الْعِشَاءُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ منبر پر فرماتے تھے دیکھو غالب نہ آجاوین تم پر گنوار اس نماز کے نام میں اسکا نام عشا ہے
اَوَّلُ وَقْتِ الصُّبْحِ صبح کی نماز کا اول وقت کیا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
صبح کی نماز اوس وقت پڑھی جب معلوم ہو گیا آپ کو کہ صبح ہو گئی (یعنے روشنی صبح صادق کی دکھلائی دی) **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ
رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا مِنَ الْغَدِ اَمَرَ حِيْنَ انْشَقَّ
الْفَجْرُ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَسْفَرَ ثُمَّ اَمَرَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ
قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور صبح کی نماز کا وقت پوچھا جب دوسرے دن صبح ہوئی تو آپ نے حکم کیا فجر نکلتے ہی نماز کا اور آپ نے نماز پڑھی
پھر دوسرے دن جب روشنی ہو گئی تو آپ نے حکم کیا نماز کا اور نماز پڑھائی بعد اوس کے فرمایا کہاں ہے وہ شخص جو نماز کا وقت پوچھتا
تھا ان دونوں وقتوں کے بیچ میں نماز کا وقت ہے **التَّغْلِيْسُ فِي الْحَضَرِ** جب سفر نہ ہو تو صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ
مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی

اندھیرے میں پڑھتی تھیں پھر پہر کر چادرین لپیٹی جاتین تھیں (نماز پڑھ کر) پہچانی نہ جاتین اندھیری سے عن عائشة قالت كن النساء يصلين مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح متلففات بمروطهن فيرجعن فما يعرفهن احد من الغلس ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتی تھیں صبح کی اپنی چادرین لپیٹے ہوئے پھر لوٹ جاتین تو انکو کوئی پہچانتا نہ تھا اندھیرے کے سبب

باب التغليس في السفر

سفر میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا عن انس قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر صلوة الصبح بغلس وهو قريب منهم فاغار عليهم وقال الله اكبر خربت خيبر مرتين انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز (یعنی جس دن خیبر پر حملہ کیا تھا) صبح کی نماز اندھیرے منہ پڑھی اور آپ قریب تھے خیبر والوں سے پھر حملہ کیا اون پر اور فرمایا اللہ بہت بڑا ہے خراب ہو گیا خیبر دو بار ہم جب اوترینگے کسی قوم کے میدان میں تو بری ہوگی صبح اون لوگون کی جو ڈرائے گئے (یعنی خراب اور تباہ ہونگے اور ہم فتح پاوینگے ایسا ہی ہوا اللہ تعالی نے خیبر فتح کرا دیا اور تمام مال اسباب کافرونکا مسلمانون کے ہاتھ لگا اور کچھ کافر قتل کیے گئے کچھ جلاوطن ہو گئے کچھ وہین مسلمانون کی رعایا بنکر رہنے لگے)

باب الاسفار

فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا عن رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اسفروا بالفجر ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روشن کرو فجر کی نماز کو ف امام طحاوی حنفی نے اسکے یہ معنی بیان کیے ہیں کہ شروع کرو نماز فجر کی اندھیرے میں لیکن اوس میں قراءت اتنی کرو کہ نماز تمام ہوتے ہوتے روشنی ہو جاوے اور یہ وجہ اچھی ہے واسطے مطابقت کے اون حدیثون کے ساتھ جن مین فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا منقول ہے عن محمود بن لبيد عن رجال من قومه من الانصار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما اسفرتم بالصبح فانه اعظم للاجر ترجمہ محمود بن لبید نے اپنی قوم کے کئی انصاریون سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا روشن کرو گے تم فجر کی نماز کو اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا

باب من ادرك ركعة من صلوة الصبح

جس شخص نے فجر کی ایک رکعت پائی کہ آفتاب نکل آیا اوسکا کیا حکم ہے عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادرك سجدة من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادركها ومن ادرك سجدة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادركها ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز کا ایک سجدہ پالیا سورج نکلنے سے پہلے تو اوس نے پالیا فجر کی نماز کو اور جس شخص نے عصر کی نماز کا ایک سجدہ پالیا سورج ڈوبنے سے پہلے تو اوس نے پالیا عصر کی نماز کو عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادرك ركعة من الفجر قبل ان تطلع الشمس فقد ادركها ومن ادرك ركعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادركها ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس نے فجر کی ایک رکعت پائی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے فجر کی نماز پالی اور جس نے عصر کی ایک رکعت پائی سورج ڈوبنے سے
پہلے تو اوس نے عصر کی نماز پالی **آخر وقت الصبح** صبح کا اخیر وقت کیا ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا دَلَكَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ بَيْنَ صَلٰوتَيْكُمْ
هَاتَيْنِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ قَالَ عَلٰى اِثْرِهٖ وَيُصَلِّي
الصُّبْحَ اِلٰى اَنْ يَنْفَسِحَ الْبَصَرُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اوس وقت
پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر کی نماز تمہارے ظہر اور عصر کے بیچ میں پڑھتے تھے (یعنے عصر تم سے پہلے پڑھتے تھے) اور مغرب
آفتاب ڈوبتے ہی پڑھتے تھے اور عشا جب شفق ڈوب جاتی تو پڑھتے اور فجر کی نماز یہاں تک پڑھتے کہ نگاہ پھیل جاتی (یعنے روشنی
ہوجاتی اور سب چیزیں دکھلائی دینے لگتیں) **من ادرک رکعۃ من الصلوٰۃ** جس نے ایک رکعت کسی نماز
کی پالی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً
فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی
ایک رکعت پالی تو اوس نے وہ نماز پالی **ف** ان حدیث سے کئی مسائل نکلے ہیں۔ ایک یہ کہ جس نے نماز کا وقت ایک رکعت کے
موافق پالیا جیسے حائضہ پاک ہوگئی یا لڑکا بالغ ہوگیا یا دیوانہ ہوشیار ہوگیا تو وہ نماز اوسکو ادا کرنا لازم ہوگئی دوسری یہ جسنے
ایک رکعت وقت کے اندر پڑھ لی پھر وقت گزر گیا جیسے فجر کی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ آفتاب نکل آیا یا عصر کی ایک رکعت پڑھ
چکا تھا کہ آفتاب ڈوب گیا تو وہ اپنی نماز پوری کرلیوے اور نماز اوسکی ادا ہوگی نہ قضا تیسری یہ کہ جو شخص امام کو ساتھ
ایک رکعت پالیوے تو اوس نے جماعت کا ثواب پالیا) **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جسنے ایک رکعت کسی نماز کی پالی تو اوسنے وہ نماز پالی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے
کسی نماز کی ایک رکعت پالی اوسنے وہ نماز پالی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ
الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَهَا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت
پائی اوس نے نماز پالی **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ اَوْ غَيْرِهَا
فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعے کی یا اور کسی نماز
کی ایک رکعت پالی تو اوسکی نماز پوری ہوگئی (یعنے وہ نماز اوسکو مل گئی اب اگر ایک جمعے کی ایک رکعت پائی تو گویا جمعہ مل گیا ایک رکعت
اور پڑھ لیوے) **عن** سَالِمٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلٰوةِ
فَقَدْ اَدْرَكَهَا اِلَّا اَنَّهٗ يَقْضِي مَا فَاتَهٗ ترجمہ سالم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے

ایک رکعت پالی کسی نماز کی تو اوس نے وہ نماز پالی مگر جسقدر رہجاتی رہی اوسکو ادا کر لے **اَلسَّاعَاتُ الَّتِیْ**
نُهِیَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْهَا جن اوقات مین نماز پڑہنا منع ہی اونکا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّیْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا اسْتَوَتْ
قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ تِلْكَ السَّاعَاتِ **ترجمہ** عبد اللہ صنابحی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا آفتاب نکلتا ہے اور اوس کے ساتھ شیطان کی چوٹیاں ہوتی ہین یعنی شیطان اپنا سر اوسپر رکھہ دیتا ہی چوٹیاں
اوسکی آفتاب کے دونون طرف ہوتی ہین غرض اوسکی یہ ہوتی ہے کہ جو لوگ آفتاب کو پوجین اونکا پوجنا اور سجدہ میری لیے ہو
پھر جب آفتاب بلند ہوجاتا ہی تو شیطان الگ ہوجاتا ہی پھر جب سیدھا ہوتا ہی دوپہر کو تو شیطان اوسکے نزدیک ہوجاتا ہی پھر جب
ڈھلجاتا ہے تو الگ ہوجاتا ہے پھر جب ڈوبنے لگتا ہی تو اوسکے نزدیک ہوجاتا ہی پھر جب ڈوب جاتا ہے تو الگ ہوجاتا ہی منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان وقتون مین نماز پڑہنے سے **ف** یعنی طلوع اور غروب اور دوپہر کو اب یہ ممانعت عام ہے
ہر ایک نماز کی لیے فرض ہو یا نفل بشرطیکہ وہ فرض نہ ہو جسکا وقت جاتا ہو وہ تو بالاتفاق درست ہی یہ امام ابو حنیفہ کا قول ہی اور
شافعی اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہی کہ ان سب وقتون مین نماز پڑہنا جائز ہی بلا کراہت کے اور امام احمد کے نزدیک طواف کا
دوگانہ ادا کرنا جائز ہی بدلیل حدیث جبیر بن مطعم کے جو آگے آتی ہی **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ یَقُوْلُ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّیَ فِیْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِیْهِنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ
بَازِغَةً حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَحِیْنَ یَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ حَتّٰی تَمِیْلَ وَحِیْنَ تَضَیَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰی
تَغْرُبَ **ترجمہ** عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع کرتے تھے تین وقتون مین نماز پڑہنے
سے یا جنازہ دفن کرنے سے **ف** بعضون نے کہا ہی کہ مراد دفن کرنے سے نماز جنازہ ہے ورنہ دفن ہر وقت جائز ہی اور نووی نے
کہا یہ تاویل بھی ضعیف ہی اسلیے کہ نماز جنازہ ان اوقات مین جائز ہے بلا کراہت بالاجماع بیشک یہ ہی کہ مقصود ممانعت ہی دفن سے
ان اوقات مین جب قصداً ان اوقات کا انتظار کیا جاوے لیکن اگر بغیر قصد کے اتفاقی یہ اوقات آجاوین تو دفن مین کوئی کراہت نہین
ہی مین کہتا ہون کہ حنفیہ کے نزدیک نماز جنازہ بھی ان اوقات مین مکروہ ہے جب قصداً ہو پس دعوے اجماع کا مسلم نہین **ف** ایک
تو جسوقت آفتاب نکل رہا ہو یہانتک کہ بلند ہوجاوے دوسرے جسوقت ٹھیک دوپہر ہو یہانتک کہ آفتاب ڈہل جاوے تیسرے جسوقت آفتاب جھکجاوے ڈوبنے کو یہانتک
کہ ڈوب جاوے **اَلنَّهْیُ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ** صبح کے بعد نماز **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ
بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑہنے سے عصر کے بعد یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے اور فجر کے بعد یہانتک کہ آفتاب
نکل آوے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَیْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ

وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کئی اصحاب سے سنا اون میں عمر بھی تھے اور وہ سب سے زیادہ چہیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے منع کیا نماز پڑھنے
سے بعد فجر کے یہانتک کہ آفتاب نکل آوے اور بعد عصر کے یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے **باب النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ
طُلُوْعِ الشَّمْسِ** آفتاب نکلتے نماز پڑھنے کی ممانعت **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرَّى
أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم میں سے کوئی قصداً نماز نہ پڑھے جب آفتاب نکلتا ہو یا ڈوبتا ہو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى أَنْ يُصَلَّى مَعَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوْبِهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
نماز پڑھنے سے آفتاب نکلتے یا ڈوبتے **النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ** ٹھیک دوپہر کو نماز پڑھنے کی ممانعت **عَنْ**
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُوْلُ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ
أَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتَّى تَمِيْلَ
وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتَّى تَغْرُبَ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے تین وقتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو
منع کرتے تھے نماز پڑھنے یا مردوں کو دفنانے سے ایک تو جب آفتاب نکلے یہانتک کہ بلند ہو جاوے دوسرے جب ٹھیک دوپہر کھڑی
ہو یہانتک کہ جھک جاوے آفتاب تیسرے جب ڈوبنے کو ہو یہانتک کہ ڈوب جاوے **النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ**
عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت **عَنْ** أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى الطُّلُوْعِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى الْغُرُوْبِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد صبح کے آفتاب نکلنے تک اور نماز سے بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک **عَنْ** أَبِي
سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ
حَتَّى تَبْزُغَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فجر کے بعد نماز نہیں ہے جبتک آفتاب نکلے اور عصر کے بعد نماز نہیں ہے
جبتک آفتاب ڈوبے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے بعد عصر کے **عَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ أَوْهَمَ عُمَرُ رض
إِنَّمَا نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَإِنَّهَا
تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے وہم ہو گیا حضرت عمر کو وہ منع کرنے لگے عصر
بعد دو رکعت پڑھنے سے) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس بات سے کہ قصداً تم اپنی نماز کو آفتاب نکلتے یا ڈوبتے

نہ پڑھو کیونکہ وہ نکلتا ہے شیطان کے دونوں سینگوں میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تُشْرِقَ فَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغْرُبَ

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نکل آوے کنارہ آفتاب کا تو دیر کرو نماز پڑھنے میں یہانتک کہ بلند اور روشن ہو جاوے اور جب ڈوب جاوے کنارہ آفتاب کا تو دیر کرو نماز میں یہانتک کہ بالکل ڈوب جاوے

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ اَقْرَبُ مِنَ الْاُخْرٰى اَوْ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ يُبْتَغٰى ذِكْرُهَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ اَقْرَبَ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَهِيَ سَاعَةُ صَلٰوةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ قِيْدَ رُمْحٍ وَيَذْهَبَ شُعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ حَتّٰى تَعْتَدِلَ الشَّمْسُ اعْتِدَالَ الرُّمْحِ بِنِصْفِ النَّهَارِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسْجَرُ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَفِيْءَ الْفَيْءُ ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغِيْبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَهِيَ صَلٰوةُ الْكُفَّارِ

ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی وقت ایسا بھی ہے جس میں اللہ سے نزدیکی زیادہ ہو یا اوس وقت میں اللہ کی یاد کیجاوے آپ نے فرمایا ہاں سب وقتوں سے زیادہ بندہ اللہ کے نزدیک ہوتا ہے پچھلی رات کو (کیونکہ اوس وقت پروردگار عالم جل شانہ اوترتا ہے پہلے آسمان پر) پس اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو اللہ کی یاد کرنیوالوں میں سے ہو اوس وقت میں تو ہو جا کیونکہ اوس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں نماز میں (تو امید ہے کہ وہ جلدی قبول ہو) آفتاب نکلنے تک اسلئے کہ آفتاب نکلتا ہے شیطان کی دو چوٹیوں کے بیچ میں اور یہ وقت ہے کافروں کی نماز کا تو اوس وقت (جب آفتاب نکل رہا ہو) نماز نہ پڑھ یہانتک کہ ایک نیزہ کے برابر بلند ہو جاوے اور اوسکی شعاع جاتی رہے پھر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور شریک رہتے ہیں نماز میں یہانتک کہ آفتاب سیدھا ہو جاتا ہے (دوپہر کو یعنی کسی طرف اوسکا سایہ نہیں پڑتا جیسے نیزہ سیدھا ہو جاتا ہے) اوس وقت جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور وہ بھڑکایا جاتا ہے تو اوس وقت نماز چھوڑ دے یہانتک کہ سایہ پڑنے لگے (آفتاب کے ڈھل جانے سے) پھر نماز میں فرشتے حاضر اور شریک رہتے ہیں آفتاب ڈوبنے تک کیونکہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دو چوٹیوں کے بیچ میں اور یہ وقت کافروں کی نماز کا ہے

اَلرُّخْصَةُ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ عصر کے بعد نماز پڑھنے کی اجازت

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً مُرْتَفِعَةً ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے مگر جب آفتاب سفید صاف اور اونچا ہو

عَنْ عَائِشَةَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں جو میرے پاس آنکر پڑھا کرتے تھے کبھی ناغہ نہیں کیں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا

صَلَّاهُمَا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کے بعد میرے پاس آتے تو دو رکعتیں پڑہتے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدِي بَعْدَ الْعَصْرِ صَلَّاهُمَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کے بعد میرے یہان ہوتے تو دو رکعتین پڑہتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا دو نمازون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبہی ناغہ نہیں کیا میرے گہر مین چہپی اور کہلے دو رکعتین فجر سے پہلے اور دو رکعتین عصر کے بعد عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ إِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے انہون نے پوچہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتون کو جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑہا کرتے تہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ ان دو رکعتون کو عصر سے پہلے پڑہا کرتے تہے ایکبار انکو کچہہ کام ہوگیا یا آپ بہول گئے تو ان رکعتون کو عصر کے بعد پڑہ لیا اور آپ جب کوئی نماز پڑہتے تو مضبوطی سے پڑہتے (یعنی ہمیشہ اسکو پڑہا کرتے) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَأَنَّهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُمَا رَكْعَتَانِ كُنْتُ أُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا حَتَّى صَلَّيْتُ الْعَصْرَ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے گہر مین عصر کے بعد دو رکعتین پڑہین اونہون نے آپ سے ذکر کیا (کہ یہ رکعتین خلاف معمول آپنے کیسی پڑہین) آپنے فرمایا یہ وہ دو رکعتین ہین جنکو ظہر کے بعد مین پڑہتا تہا آج مین انکو پڑہ نہ سکا یہانتک کہ عصر پڑہ لی (تو مین نے عصر کے بعد اون رکعتون کو پڑہ لیا) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شُغِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ ام سلمہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کام ہوگیا آپ عصر کے پہلے دو رکعتین پڑہ نہ سکے تو آپ نے عصر کے بعد پڑہ لین

الرُّخْصَةُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ آفتاب ڈوبنے سے پہلے نماز پڑہنے کی اجازت

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ لَاحِقًا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيهِمَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَاضْطَرَّ الْحَدِيثَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَشُغِلَ عَنْهُمَا فَرَكَعَهُمَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ أَرَهُ يُصَلِّيهِمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ترجمہ عمران بن حدیر سے روایت ہے مین نے لاحق سے پوچہا ان دو رکعتون کو جو پڑہی جاتی ہین آفتاب ڈوبنے سے پہلے انہون نے کہا عبد اللہ بن زبیر انکو پڑہا کرتے تہے تو معاویہ نے اونسے کہلا بہیجا یہ دو رکعتین کیسی آفتاب ڈوبنے کی وقت (یعنی تم کیون پڑہتے ہو) انہون نے ام سلمہ پر کہا ام سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے پہلے دو رکعتین پڑہا کرتی تہے

ایک روز آپ کو کام ہو گیا تو آپ نے آفتاب ڈوبے اُن کو پڑھا پھر میں نے اُنکو پڑھتے نہیں دیکھا اُسکے بعد اور نہ اس سے پہلے

الرخصة

فی الصلوٰۃ قبل المغرب (مغرب سے پہلے نماز پڑھنا) عن ابی الخیر ان ابا تمیم الجیشانی قام لیرکع رکعتین قبل المغرب فقلت لعقبة بن عامر انظر الی هذا ای صلوٰۃ یصلی فالتفت الیه فرآه فقال هذه صلوٰۃ کنا نصلیها علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابوالخیر سے روایت ہے ابو تمیم جیشانی کھڑے ہوئے مغرب سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھنے کو میں نے عقبہ بن عامر سے کہا دیکھو یہ کونسی نماز پڑھتے ہیں انہوں نے دیکھا تو انہوں نے کہا یہ وہ نماز ہے جسکو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پڑھا کرتے تھے

الصلوٰۃ بعد

طلوع الفجر (بعد فجر ہو جانے کے نماز پڑھنا) عن حفصة انها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا طلع الفجر لا یصلی الا رکعتین خفیفتین ترجمہ ام المؤمنین حفصہ رض سے روایت ہے جب فجر ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے مگر دو رکعتیں ہلکی پھلکی (یعنے فجر کی سنتیں جو پڑھتے تھے اور کوئی نفل نہیں پڑھتے تھے)

اباحة

الصلوٰۃ الی ان یصلی الصبح (بعد فجر ہو جانے کے نماز پڑھنا یعنی نفل فرض ہی تک) عن عمرو بن عبسة قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله من اسلم معك قال حر و عبد قلت هل من ساعة اقرب الی الله عز وجل من اخری قال نعم جوف اللیل الآخر فصل ما بدا لك حتی تصلی الصبح ثم انته حتی تطلع الشمس وما دامت وقال ایوب فما دامت کانها حجفة حتی تنتشر ثم صل ما بدا لك حتی یقوم العمود علی ظله ثم انته حتی تزول الشمس فان جهنم تسجر نصف النهار ثم صل ما بدا لك حتی تصلی العصر ثم انته حتی تغرب الشمس فانها تغرب بین قرنی شیطان وتطلع بین قرنی شیطان ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ کے ساتھ کون کون لوگ اسلام لائے آپ نے فرمایا ایک آزاد شخص (یعنے ابوبکر صدیق رض) اور ایک غلام (یعنے بلال رض) میں نے عرض کیا کیا کوئی گھڑی ایسی ہے جس میں دوسری وقتوں سے زیادہ اللہ کا قرب ہو آپ نے فرمایا ہاں رات کا اخیر حصہ اوس وقت جتنی مناسب سمجھے نفل نماز پڑھ فجر کی نماز تک پھر ٹھہر جا یہاں تک کہ آفتاب نکلے اور ڈھال کی طرح رہے (یعنے اوسکی روشنی پھیلے) یہاں تک کہ پھیل جاوے پھر جتنی تجھ سے ہو سکیں نفل پڑھ یہاں تک کہ ستون اپنے سایہ پر کھڑا ہو (یعنے اوسکا سایہ نہ پڑے اور ٹھیک ٹھیک دوپہر کو بعض ملکوں جیسے ملک عرب میں ایسا ہو جاتا ہے) پھر ٹھہر جا یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جاوے کیونکہ جہنم سلگایا جاتا ہے ٹھیک دوپہر کو پھر نماز پڑھ (نفل) عصر کی نماز تک پھر ٹھہر جا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جاوے کیونکہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دو چوٹیوں میں اور نکلتا ہے شیطان کی دو چوٹیوں میں

اباحة

الصلوٰۃ فی الساعات کلها بمکة (مکہ میں ہر وقت نماز کا درست ہونا اخیر دوپہر ہو یا آفتاب نکلتا ہو یا ڈوبتا ہو) عن جبیر بن مطعم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یا بنی عبد مناف لا تمنعوا احدا طاف بهذا البیت وصلی ای ساعة شاء من

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین دو نمازون کو۔ نووی نے کہا علما نے اس مقام پر کئی تاویلین کی ہین اور ترمذی نے اپنی
اخیر کتاب مین کہا ہے کہ میری کتاب مین کوئی حدیث ایسی نہین ہے جسکی ترک پر اُمت نے اتفاق کیا ہو مگر حدیث ابن عباس کی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مدینہ مین بغیر خوف کے اور بغیر بارش کے اور حدیث شراب پینے والے کی کہ چوتھی مرتبہ اسکو قتل کرو تو شراب
پینے والے کے قتل کی حدیث تو منسوخ ہے امت کا اتفاق ہے اور لیکن حدیث ابن عباس کی تو نہین اتفاق کیا ہے اُمت نے اوسکے ترک پر
بلکہ اون کے اقوال مختلف ہین اس حدیث مین بعض کہتے ہین کہ یہ جمع بارش کے عذر کی وجہ سے تھا اور باطل کرتی ہے اسکو دوسری روایت
جسمین فی غیر خوف ولا مطر ہے اور بعض کہتے ہین کہ یہ واقعہ ابر کی حالت کا تھا آپنے ظہر کی نماز پڑھی پھر ابر کھل گیا تو معلوم ہوا کہ عصر
کا وقت آگیا آپنے عصر کی بھی نماز پڑھ لی اور یہ باطل ہے اسوجہ سے کہ اسی حدیث مین ہے جمع کیا آپنے درمیان مغرب اور عشا کے پس کہان ابر سے
دھوکا ہوا مغرب اور عشا مین بھی حالانکہ دھوکا مغرب اور عشا مین ممکن نہین ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد جمع صوری ہے یعنی ظہر کو آخر وقت مین اور عصر کو اول
وقت اور ایسا ہی مغرب اور عشا مین کیا جیسا کہ نسائی کی روایت مین ہے کہ آپنے ظہر کی نماز مین دیر کی اور عصر کی نماز مین جلدی کی پس ظاہر مین جمع تھا
فی الحقیقت جمع نہ تھا لیکن یہ تاویل بھی ضعیف ہے یا باطل ہے اسلیے کہ ظاہر کے مخالف ہے اور ابن عباس کا قول جب اُنہون نے خطبہ پڑھا
اور دلیل لائے اونکا حدیث سے اور تصدیق کرنا ابوہریرہ کا اون کے قول کو رد کرتا ہے اس تاویل کو علاوہ اسکے ابن عباس کا یہ کہنا کہ مقصود
اس جمع سے یہ تھا کہ آپ کی امت پر حرج نہو اوسی وقت بن سکتا ہے جب جمع حقیقی مراد ہو اور اگر جمع صوری مراد ہو تو اوسمین تو حرج کی
زیادتی حرج لازم آتی ہے اسلیے کہ پہچاننا آخر اور اول وقت کا اسطرح سے کہ جب ایک نماز کا سلام پھیرے تو دوسری نماز کا وقت آجاوے عوام
پر کیا خواص پر بھی دشوار ہے اور بعضون نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ حدیث محمول ہے بیماری کی حالت پر یا اور کسی عذر پر اور یہی قول ہے امام احمد
اور قاضی حسین کا اور اسی کو اختیار کیا ہے خطابی اور متولی اور رویانی نے اور یہی مختار ہے تاویل مین لیکن رد کرتا ہے اسکو فعل ابن عباس کا اگر
مرض یا عذر مسلم جاری واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ثبوت درکار اور صحابہ کے لیے جو جمع مین شریک تھے دشوار ہے تو نووی نے کہا
ایک جماعت اماموں کی اس طرف گئی ہے کہ جمع کرنا دو نمازون مین جائز ہے حضر مین بشرطیکہ اسکی عادت نہ کرلے اور یہی قول ہے
ابن سیرین اور اشہب کا اصحاب مین سے امام مالک کے اور نقل کیا ہے اسکو خطابی نے قفال شاشی سے اونہون نے ابو اسحاق مروزی سے
اونہون نے ایک جماعت سے اہل حدیث کی اور اسی کو اختیار کیا ہے ابن منذر نے اور مؤید ہے اسکو ظاہر قول ابن عباس کا کہ حرج نہو آپ کی
امت پر تو نہین بیان کیا مرض اور غیر مرض کو (نووی مع زیادۃ) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ صَلّٰى بِالْبَصْرَةِ الْاُوْلٰى وَالْعَصْرَ
لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ شُغْلٍ وَزَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهُ صَلّٰى
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْاُوْلٰى وَالْعَصْرَ ثَمَانَ سَجَدَاتٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ ترجمہ ابن
عباس سے روایت ہے انہون نے بصرہ مین پہلی نماز یعنی ظہر کی نماز اور عصر کی نماز پڑھی بیچ مین کوئی نماز نہین پڑھی یعنی نفل نہین اور
مغرب اور عشا کی اسی طرح پڑھی بیچ مین کوئی نماز نہین پڑھی کسی کام کی وجہ سے ایسا کیا ابن عباس نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ مین ظہر اور عصر کی آٹھ رکعتین پڑھین بیچ مین اون کے کوئی نماز نہ تھی

اَلْوَقْتُ الَّذِي

يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء مسافر مغرب اور عشا کے وقت جمع کرے عن اسمٰعيل بن عبد الرحمن شيخ من
قريش قال صحبت ابن عمر الى الحمى فلما غربت الشمس هبت ان اقول له الصلوة فسار حتى ذهب بياض
الافق وفحمة العشاء ثم نزل فصلى المغرب ثلث ركعات ثم صلى ركعتين على اثرها ثم قال هكذا
رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل ترجمہ اسمعیل بن عبد الرحمن سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے
ساتھ حمی تک (جو ایک مقام کا نام ہے قریب مکے کے) جب آفتاب ڈوب گیا تو میں ڈرا اون سے یہ کہنے میں کہ نماز کا وقت آ
گیا وہ چلے گئے یہانتک کہ سفیدی آسمان کے کنارے کی جاتی رہی اور سیاہی چھا گئی عشا کی اوس وقت اوترے اور مغرب کی تین
رکعتیں پڑھیں پھر (عشا کی) دو رکعتیں اسکے بعد پڑھیں بعد اوسکے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے
دیکھا عن عبد الله بن عمر قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عجله السير في السفر
يؤخر صلوة المغرب حتى يجمع بينها وبين العشاء ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو جلدی ہوتی چلنے کی سفر میں تو آپ دیر کرتے مغرب کے نماز میں یہانتک کہ جمع کرتے مغرب
اور عشا کو عن جابر قال غابت الشمس ورسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة فجمع بين الصلوتين
بسرف ترجمہ جابر سے روایت ہے آفتاب ڈوب گیا اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں تھے پھر جمع کیا دونوں
نمازوں کو سرف میں جا کر سرف ایک موضع ہے مکے سے دس میل کے فاصلہ پر عن انس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان اذا عجل به
السير يؤخر الظهر الى وقت العصر فيجمع بينهما ويؤخر المغرب حتى يجمع بينها وبين العشاء حين يغيب الشفق
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی چلنے کی تو آپ دیر کرتے ظہر میں عصر کے وقت تک پھر جمع کر لیتے ان دونوں کو اور دیر کرتے
مغرب میں پھر جمع کر لیتے مغرب اور عشا کو جب شفق ڈوب جاتی عن نافع قال خرجت مع عبد الله بن عمر في سفر يريد ارضا له
فاتاه آت فقال ان صفية بنت ابي عبيد لما بها فانظر ان تدركها فخرج مسرعا ومعه رجل من قريش يسايره
وغابت الشمس فلم يصل الصلوة وكان عهدي به وهو يحافظ على الصلوة فلما ابطا قلت الصلوة يرحمك الله
فالتفت الي ومضى حتى اذا كان في اخر الشفق نزل فصلى المغرب ثم اقام العشاء وقد توارى الشفق فصلى بنا
ثم اقبل علينا فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا عجل به السير صنع هكذا ترجمہ نافع سے روایت ہے میں عبد اللہ
بن عمر کے ساتھ نکلا ایک سفر میں اپنی زمین میں جاتے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا صفیہ بنت ابی عبید بیمار ہیں کہ قریب موت کے ہو رہی ہیں تو تم جلد
زندگی میں ان سے مل لو وہ بی بی تھیں عبد اللہ بن عمر کی یہ سنتے ہی وہ جلدی جلدی چلے اور انکے ساتھ ایک شخص تھا قریش میں کا جو برابر ان کے چلتا
تھا تو آفتاب ڈوب گیا انہوں نے نماز نہیں پڑھی اور میں سمجھتا تھا کہ نماز کا بہت خیال کرتے ہیں جب انہوں نے دیر کی تو میں نے کہا الصلوۃ یرحمک اللہ
انہوں نے میری طرف دیکھا اور چل گئے (یعنی چلنا موقوف نہ کیا) یہانتک کہ شفق ڈوبنے کو ہو گئی اوس وقت اترے اور مغرب کے نماز پڑھی پھر عشا کی نماز پڑھی
اور شفق ڈوب گئی تھی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ رسول اللہ کو جب جلدی ہوتی چلنے کی تو ایسا ہی کرتے عن نافع قال اقبلنا مع ابن عمر من

نبتغی بنا ساعۃ حتی امسینا فقلنا انہ نسی الصلوۃ فقلنا لہ الصلوۃ فسکت وسار حتی کاد الشفق

ان یغیب ثم نزل فصلی وغاب الشفق فصلی العشاء ثم اقبل علینا فقال ھکذا کنا نصنع مع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جد بہ السیر ترجمہ نافع سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عمر کے ساتھ گئے
سفر میں جب شام ہوئی تو وہ چلتے رہے یہانتک کہ رات ہوگئی ہم سمجھے وہ نماز کو بھول گئے تو ہم نے کہا الصلوۃ وہ چپ رہے اور چلتے رہے
یہانتک کہ شفق قریب ہوگئی ڈوبنے کے پھر اترے اور نماز پڑھی اتنے میں شفق غائب ہوگئی تو عشا کی نماز پڑھی بعد اسکے ہماری
طرف متوجہ ہوئے اور کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب آپکو جلدی چلنا ہوتا کثیر بن

قاروندا قال سألنا سالم بن عبداللہ عن الصلوۃ فی السفر فقلنا اکان عبداللہ یجمع بین شیء من الصلوۃ

فی السفر فقال لا الا بجمع ثم انتبہ فقال کانت عندہ صفیۃ فارسلت الیہ انی فی اخر یوم من

الدنیا واول یوم من الاخرۃ فرکب وانا معہ فاسرع السیر حتی حانت الصلوۃ فقال لہ المؤذن الصلوۃ

یا ابا عبدالرحمن فسار حتی اذا کان بین الصلوتین نزل فقال للمؤذن اقم فاذا سلمت من الظھر

فاقم مکانک فاقام فصلی الظھر رکعتین ثم سلم ثم اقام مکانہ فصلی العصر رکعتین ثم رکب

فاسرع السیر حتی غابت الشمس فقال لہ المؤذن الصلوۃ یا ابا عبدالرحمن فقال کفعلک الاول فسار حتی

اذا اشتبکت النجوم نزل فقال اقم فاذا سلمت فاقم فصلی المغرب ثلثا ثم اقام مکانہ فصلی العشاء

الاخرۃ ثم سلم واحدۃ تلقاء وجہہ ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضر احدکم

امر یخشی فوتہ فلیصل ھذہ الصلوۃ ترجمہ کثیر بن قاروندا سے روایت ہے ہم نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے پوچھا سفر
کی نماز کو تو ہم نے کہا کیا عبداللہ بن عمر جمع کرتے تھے نمازوں کو سفر میں انہوں نے کہا نہیں مگر مزدلفے میں (حج کے دنوں میں مغرب اور
عشا کو جمع کرتے تھے) پھر آگاہ ہوا تو کہا کہ عبداللہ بن عمر کے نکاح میں صفیہ بنت ابی عبید تھیں انہوں نے
انکو کہلا بھیجا عبداللہ بن عمر کو کہ میرا دنیا میں آخری دن ہے اور آخرت کا پہلا دن ہے (یعنی مرتی ہوں) یہ سنکر عبداللہ بن عمر
سوار ہوئے میں بھی انکے ساتھ نہایت جلد چلے جب نماز کا وقت آیا تو مؤذن نے کہا الصلوۃ یا ابا عبدالرحمن (ابو عبدالرحمن
کنیت تھی عبداللہ بن عمر کی) وہ چلتے رہے جب دونوں نمازوں کے بیچ کا وقت آگیا (یعنی وقت ختم ہونے کا بعد دوسری نماز
کا وقت تھا) تو اترے اور مؤذن سے کہا تکبیر کہہ پھر جب میں سلام پھیروں ظہر کا تو اسی جگہہ پھر تکبیر کہنا عبداللہ بن عمر
نے ظہر پڑھی دو رکعتیں پھر سلام پھیرا مؤذن نے اسی جگہہ تکبیر کہی عبداللہ بن عمر نے عصر کی دو رکعتیں پڑھیں بعد اسکے
سوار ہوئے اور جلدی چلے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا پھر مؤذن نے کہا نماز اے ابا عبدالرحمن انہوں نے کہا جیسے پہلے کیا ویسا ہی
کرو (یعنی پہلی نماز میں جیسے کیا) پھر چلے جب تارے گھن گئے تو اترے
اور کہا تکبیر کہہ جب سلام پھیروں تو تکبیر کہنا بعد اسکے انہوں نے مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر اسی جگہہ کھڑے ہو کر عشا کی نماز پڑھی

ورفقط ایک سلام کیا اپنے مونہہ کے سامنے یعنی ایک ہی بار السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ دیا اور نہ داہنی بائیں نہ پھیرا جیسا دوسرے
کرتے تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تم میں کیسا ہو گیا کہ مریض آ گئے جسکو بگڑ جانے کا ڈر ہو تو اسی طرح نماز چاہیے

الحال التي يجمع فيها بين الصلاتين نمازوں کو کس حالت میں جمع کرے عن ابن عمر ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان اذا جد به السير جمع بين المغرب والعشاء ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو جمع کر لیتے مغرب اور عشا کو عن ابن عمر قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جد به السير او حزبه امر جمع بين المغرب والعشاء ترجمہ عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی چلنے کی یا کوئی ضرورت پیش آتی تو ملا کر پڑھ لیتے مغرب اور عشا کو عن
عبد الله بن عمر قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم اذا جد به السير جمع بين المغرب والعشاء ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو جلدی چلنا ہوتا تو ملا کر پڑھ لیتے مغرب اور عشا کو۔

الجمع بين الصلاتين في الحضر حضر میں نمازوں کا ملا کر پڑھنے کا بیان عن ابن عباس قال صلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا من غير خوف ولا سفر ترجمہ عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھی نہ کچھ ڈر تھا نہ سفر
تھا عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بالمدينة يجمع بين الصلاتين الظهر
والعصر والمغرب والعشاء من غير خوف ولا مطر قيل له لم قال لئلا يكون على امته حرج ترجمہ عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ملا کر پڑھتے تھے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو نہ کچھ ڈر ہوتا تھا
نہ مینہ برستا تھا لوگوں نے کہا پھر کیا باعث تھا ابن عباس نے کہا اسی وجہ سے کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو عن ابن عباس
قال صليت وراء رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانيا جميعا وسبعا جميعا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آٹھ رکعتیں ملا کر پڑھیں (ظہر اور عصر کی) اور سات رکعتیں ملا کر پڑھیں (مغرب اور
عشا کی)

الجمع بين الظهر والعصر بعرفة عرفات میں ظہر اور عصر ملا کر پڑھنے کا بیان عن جابر بن
عبد الله قال سار رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له
بنمرة فنزل بها حتى اذا زاغت الشمس امر بالقصواء فرحلت له حتى اذا انتهى الى بطن الوادي
خطب الناس ثم اذن بلال ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئا
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (منا) سے چلے یہاں تک کہ پہنچے عرفات پر تو قریب عرفات کے
دیکھا خیمہ آپ کے لیے نمرہ میں لگا ہوا ہے (نمرہ ایک مقام ہے متصل عرفات کے لیکن عرفات میں داخل نہیں ہے اب وہاں ایک
مسجد بنی ہے) آپ وہیں اترے جب آفتاب ڈھل گیا تو حکم کیا قصواء (آپ کی اونٹنی کا نام ہے) کے لیے وہ کسی گئی جب آپ

اول پڑھ دی دی میں (یعنی وادی عرفہ میں) آپ نے خطبہ سنایا لوگوں کو پھر بلال نے اذان دی تکبیر کہی آپ نے ظہر ادا کی پھر بلال نے تکبیر کہی آپ نے عصر ادا کی اور بیچ میں اور دونوں کے کچھ نہیں پڑھا (یعنی سنتیں نہیں پڑھیں)

الجمع بین المغرب و العشاء بالمزدلفة

مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو جمع کرنیکا بیان

عن ابی ایوب الانصاری انه صلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجة الوداع المغرب والعشاء بالمزدلفة جمیعا ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں اور مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا مزدلفہ میں عن سعید بن جبیر قال کنت مع ابن عمر حیث افاض من عرفات فلما اتی جمعا جمع بین المغرب والعشاء فلما فرغ قال فعل رسول الله صلی الله علیه وسلم فی هذا المکان مثل هذا ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا جب وہ لوٹے عرفات سے تو مزدلفہ میں آئے اور مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا جب پڑھ چکے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ ایسا ہی کیا تھا عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا عن عبد الله قال ما رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم جمع بین الصلوتین الا بجمع وصلی الصبح یومئذ قبل وقتها ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا دو نمازوں کو ملا کر پڑھتے مگر مزدلفہ میں (کہ وہاں مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا) اور اس دن فجر کی نماز کو بھی معمولی وقت سے پہلے پڑھا (یعنی صبح صادق نکلتے ہی اندھیرے منہ نماز پڑھ لی تاکہ فراغت ہو جاوے اور کاموں کے لیے) ف حنفیہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں جمع بین الصلوتین کی ممانعت پر سفر اور حضر میں حالانکہ یہ استدلال تام نہیں اسلیے کہ نہ دیکھنا عبد اللہ بن مسعود کا مستلزم نہیں ہے نفی جمع کو خصوصا جب عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور اکابر صحابہ سے بروایات صحیح جمع منقول ہو

کیف الجمع

جمع کیونکر کرے عن ابن عباس عن اسامة بن زید وکان النبی صلی الله علیه وسلم اردفه من عرفة فلما اتی الشعب نزل فبال ولم یقل اهراق الماء قال فصببت علیه من اداوة فتوضا وضوءا خفیفا فقلت له الصلوة فقال الصلوة امامک فلما اتی المزدلفة صلی المغرب ثم نزعوا رحالهم ثم صلی العشاء ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے انہوں نے سنا اسامہ بن زید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ساتھ بٹھا لیا عرفات سے جب پہاڑ کی گھاٹی میں آئے تو اترے اور پیشاب کیا (راوی نے استنجا کرنیکا ذکر نہیں کیا) اسامہ نے کہا پھر میں نے چھاگل سے پانی ڈالا آپ نے ایک ہلکا سا وضو کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز آپ نے فرمایا نماز آگے چلکر جب آپ مزدلفہ میں پہنچے تو مغرب کی نماز پڑھی پھر لوگوں نے اپنے اونٹ کھولے (اور ڈیروں پر) پھر آپ نے عشا پڑھی

فضل الصلوة لمواقیتها

نماز اپنے وقت پر پڑھنے کی فضیلت عن ابی عمرو الشیبانی یقول حدثنا صاحب هذه الدار واشار الی دار عبد الله قال سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم ای العمل احب الی الله

قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِہَا وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ وَالْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابو عمرو شیبانی سے روایت ہے مجھسے
اس گھر والے نے بیان کیا اور اشارہ کیا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
کونسا عمل زیادہ پسند ہے اللہ جل جلالہ کو آپنے فرمایا ایک تو نماز پڑھنا اپنے وقت پر (یعنی اول وقت پر) دوسرے ماں باپ کے ساتھ
سلوک کرنا (یعنی اون سے محبت کرنا اور اون کی اطاعت کرنا بشرطیکہ وہ شرع کے خلاف حکم نہ کرین) تیسرے اللہ جل جلالہ کی
راہ مین جہاد کرنا (یعنے کافرون سے لڑنا دین کے واسطے نہ دنیا کے طمع سے) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِہَا وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ
وَالْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
کونسا کام اللہ جل جلالہ کو بہت پسند ہے آپنے فرمایا نماز اپنے وقت پر پڑھنا اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا اور اللہ کی راہ مین جہاد
کرنا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَجَعَلُوْا یَنْتَظِرُوْنَہٗ
فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اُوْتِرُ قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُ اللّٰہِ ہَلْ بَعْدَ الْاَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْاِقَامَۃِ وَحَدَّثَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَامَ عَنِ الصَّلٰوۃِ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی ترجمہ محمد بن المنتشر
سے روایت ہے وہ عمرو بن شرحبیل کے مسجد مین تھے اتنے مین نماز کی تکبیر ہوئی لوگ اونکا انتظار کرنے لگے انہون نے کہا مین وتر
پڑھ رہا تھا راوی نے کہا عبد اللہ سے پوچھا گیا جب اذان ہو جاوے تو وتر پڑھنا درست ہے انہون نے کہا ہاں اذان کیا تکبیر کے
بعد بھی درست ہے اور حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ سو گئے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا پھر نماز پڑھی

فِیْمَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً

جو شخص نماز بھولجاوے عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْیُصَلِّہَا اِذَا ذَکَرَہَا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
بھولجاوے نماز کو تو پڑھ لے اوسکو جب یاد کرے

فِیْمَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوۃٍ

جو شخص سوجاوے نماز سے یا غافل ہو
جاوے اوس سے آپ نے فرمایا کفارہ اوسکا یہ ہے کہ جب یاد آوے تو پڑھ لیوے عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ ذَکَرُوْا لِلنَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَوْمَہُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیَقْظَۃِ
فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْہَا فَلْیُصَلِّہَا اِذَا ذَکَرَہَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے صحابہ نے بیان
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا سو جانا اور نماز کا وقت گزر جانا آپنے فرمایا سوتے مین کچھ قصور نہین قصور تو جاگتے مین ہے
(کہ نماز نہ پڑھے یہانتک کہ وقت گزر جاوے) جب تم مین سے کوئی نماز بھولجاوے یا سوتا رہے اور نماز کا وقت گزر جاوے تو
جب یاد آوے اوسی وقت پڑھ لیوے عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِی
النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِیْمَنْ لَّمْ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یَجِیْءَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی حِیْنَ یَنْتَبِہُ
لَہَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے مین کچھ قصور نہین ہے (اگر نماز مین سو جاوے

یا قضا ہو جاوے اتنا قصور نہیں تقصیر یہ ہے کہ نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے اور ہوشیار ہو ... اعادة ما

نام عنه من الصلوة لوقتها من الغد جو نماز سوتے میں قضا ہو جاوے تو اسکو دوسرے روز وقت پر پڑھ لیوے عن

ابی قتادة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما ناموا عن الصلوة حتی طلعت الشمس قال رسول

الله صلی الله علیه وسلم فلیصلها احدکم من الغد لوقتها ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ سو گئے تھے فجر کی نماز سے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا کہ پڑھ لینا اس نماز کو کل اپنے وقت پر عن

ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا نسیت الصلوة فصل اذا ذکرت فان

الله تعالی یقول اقم الصلوة لذکری ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

تو بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد آوے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے پڑھ نماز کو جب میری یاد آوے عن ابی هریرة

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من نسی صلوة فلیصلها اذا ذکرها فان الله تعالی قال

اقم الصلوة للذکری ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھولجاوے نماز کو تو پڑھ

لیوے اسکو جب یاد کرے کیونکہ اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے اقم الصلوة لذکری یعنے پڑھ نماز کو میری یاد کے وقت عن سعید

ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نسی صلوة فلیصلها اذا ذکرها فان الله

تعالی یقول اقم الصلوة للذکری قلت للزهری هکذا قرأها رسول الله صلی الله علیه وسلم

قال نعم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھول جاوے کسی نماز کو تو پڑھ لیوے اوس کو

جب یاد آوے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے اقم الصلوة للذکری یعنی قائم کر نماز کو جب یاد آوے معمر نے کہا میں نے زہری سے پوچھا

کیا یہ حدیث کرا دی میں یہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو یوں ہی پڑھا ہے یعنی للذکری انہوں نے کہا ہاں اور

قرارت مشہور لذکری ہے) کیف یقضی الفائت من الصلوة جو نماز قضا ہو جاوے اسکو کیونکر پڑھے

عن یزید بن ابی مریم عن ابیه قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فاسرینا

لیلة فلما کان فی وجه الصبح نزل رسول الله صلی الله علیه وسلم فنام ونام الناس فلم یستیقظ

الا بالشمس قد طلعت علینا فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤذن فاذن ثم صلی الرکعتین

قبل الفجر ثم امره فاقام فصلی بالناس ثم حدثنا بما هو کائن حتی تقوم الساعة ترجمہ یزید بن

ابی مریم سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں تو رات بھر

چلتے رہے جب صبح ہونے لگی تو آپ اوترے اور سو رہے لوگ بھی سو گئے پھر جاگے نہیں مگر آفتاب نکلا تو اسکی تیزی سے جاگے آخر رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا مؤذن کو اوس نے اذان دی پھر دو رکعتیں فجر کی سنتیں پڑھیں بعد اسکے حکم کیا مؤذن کو

اوس نے تکبیر کہی پھر آپ نے نماز پڑھائی بعد اسکے بیان کیا ہم سے جو ہونیوالا ہے قیامت تک عن عبدالله بن مسعود

قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُبِسْنَا عَنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (غزوہ احزاب میں جسکو غزوہ خندق بھی کہتے ہیں جو سنہ ۵ ہجری میں واقع ہوا) تو روکے گئے ہم (یعنی کافروں نے مہلت نہ دی) ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا سے (تو ظہر اور عصر اور مغرب کا وقت تو گزر گیا اور عشا کا معمولی وقت گزر گیا) میرے دل پر یہ بات سخت گزری (یعنی نماز کا قضا ہونا) لیکن میں نے اپنے جی میں کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اور اللہ کی راہ میں ہیں (امید یقین ہے کہ اللہ تعالی جل شانہ ہم پر مواخذہ نہ کریگا) پھر آپ نے حکم کیا بلال کو انہوں نے تکبیر کہی آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ نے عشا کی نماز پڑھی بعد اسکے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اسوقت زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو اللہ کی یاد کرتی ہو سوا تمہارے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هَذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کو اترے سفر میں تو نہیں جاگے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو چاہیے اپنے اونٹ کا سر تھامے (اور اس مقام سے آگے چلا جاوے) کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں شیطان ہمارے پاس آیا (اور اوس نے نماز قضا کرائی) ابو ہریرہ نے کہا ہم نے ایسا ہی کیا (یعنی وہاں سے ہٹ گئے) پھر آپ نے پانی منگوایا اور وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں (یعنی فجر کی سنتیں) پھر تکبیر ہوئی آپ نے فجر کی نماز پڑھی۔ ف اگر کوئی کہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز سے غافل ہوئے حالانکہ آپ نے فرمایا دوسری حدیث میں میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا ہے تو جواب اوسکا یہ ہے کہ دل ادراک کرتا ہے معقولات کا اور اون محسوسات کا جنکا اثر دل پر ہو جیسے خوشی اور رنج وغیرہ نہ اون محسوسات کا جنکا ادراک صرف آنکھ کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے جیسے فجر نکلنا دن ہونا شام ہونا یہ سورج تو آنکھ ہی سے معلوم ہو سکتے ہیں اور آنکھ آپ کی نیند کی حالت میں غافل رہتی تھی اور بعضوں نے یہ جواب دیا ہے کہ سونا آپکا دو طرح کا تھا ایک تو دل غافل نہ ہو دوسری یہ کہ دل بھی غافل ہو جاوے پس اوس وقت دوسری طرح کا سونا ہوگا لیکن یہ جواب ضعیف ہے اور صحیح وہی پہلا جواب ہے (نووی)

عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَفَرٍ لَهُ مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا نَرْقُدُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ فَضُرِبَ عَلَى آذَانِهِمْ حَتَّى أَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَقَالَ تَوَضَّئُوا ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّوْا الْفَجْرَ

الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّوُا الْفَجْرَ ترجمہ نافع بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر
میں فرمایا دیکھو آج رات کو کون حفاظت کریگا ہماری یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم فجر کی نماز کو نہ جاگیں بلال نے کہا میں خیال رکھونگا پھر
انہوں نے منہ کیا پورب کیطرف (جدھر سے آفتاب نکلتا تھا) تو ان سب کے کان ٹھپک دیے گئے (یعنی غافل ہو کر سو رہے) جب آفتاب
گرم ہوا تو جاگے اور کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا وضو کرو پھر بلال نے اذان دی آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سب لوگوں نے دو
دو رکعتیں پڑھیں (فجر کی سنتیں) پھر فجر کی نماز پڑھی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَدْلَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَّسَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ بَعْضُهَا فَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى
وَهِيَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی رات کو چلے پھر اترے تو لوگ
سو گئے پھر جاگے نہیں یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا پورا یا کچھ حصہ اسکا آپ نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر نماز پڑھی
اور یہی صلوۃ الوسطیٰ ہے جسکا ذکر کلام اللہ میں ہے حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطیٰ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الوسطیٰ فجر

كِتَابُ الْأَذَانِ

کتاب اذان کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ
الصَّلٰوةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ
النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ رض أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
مسلمان جب مدینہ میں آئے تو وقت کا اندازہ کر کے نماز کے لیے آتے تھے کوئی نماز کے لیے پکارتا نہ تھا ایک روز انہوں نے گفتگو کی اس
باب میں تو بعضوں نے کہا ایک ناقوس بنا لو جیسے نصاریٰ کا ناقوس ہوتا ہے (ناقوس ایک بڑی لکڑی ہے جو چھوٹی لکڑی سے ماری جاتی
ہے اور اس میں سے آواز پیدا ہوتی ہے) اور بعضوں نے کہا یہود کی طرح ایک سینگ بنا لو حضرت عمر نے کہا اسکی ضرورت کیا ہے
کیا تم نہیں بھیج سکتے ایک شخص کو جو پکار دے نماز کے لیے یہ سنکر رسول اللہ نے فرمایا اے بلال اٹھ اور پکار دے نماز کے لیے عَنْ
أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ ترجمہ انس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلال کو اذان کے کلموں کو دو دو بار کہنے کا اور تکبیر کے کلموں کو ایک ایک بار کہنے کا سوا قد
قامت الصلوۃ کے کہ وہ دو بار کہنا چاہیے جیسے دوسری روایت میں ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً إِلَّا أَنَّكَ تَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ
قَامَتِ الصَّلٰوةُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو دو بار تھی اور تکبیر ایک
ایک بار مگر قد قامت الصلوۃ کو دو بار کہنا چاہیے ف امام شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ تکبیر میں گیارہ کلمے

ہین اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح
قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور امام مالک کے نزدیک قد قامت الصلوۃ
کو بھی ایک بار کہے تو دس کلمے ہوئے اور بعضون کے نزدیک اللہ اکبر کو بھی ایک ایک بار کہے تو نو کلمے ہوئے اور بعضے کے نزدیک سب کلمون کو
ایک ایک بار کہے مگر قد قامت الصلوۃ دو دو بار کہے تو نو کلمے ہوئے اور ابو حنیفہ کے نزدیک تکبیر مین سترہ کلمے ہین نووی نے کہا صحیح اور مختار
قول یہی ہے کہ تکبیر گیارہ کلمے ہین

خفض الصوت فی الترجیع فی الاذان

اذان مین ترجیع یعنی اذان کو پھیر کر دوبارہ
کہنا ف یعنی پہلے اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کو آہستہ کہنا پہلے پھر ان چارون کلمون کو
پکار کر کہنا اسکو ترجیع کہتے ہین اور یہ سنت ہے نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کے سواے امام ابو حنیفہ کے کہ اونکے نزدیک
اذان مین ترجیع نہین ہے بدلیل حدیث عبد اللہ بن زید کے اور جمہور کی دلیل حدیث ابو محذورہ کی ہے جس مین ترجیع موجود ہے اور وہ
متاخر ہے حدیث عبد اللہ بن زید سے کیونکہ وہ سنہ ہجری کی حکایت ہے اور عبد اللہ بن زید کی روایت اوائل ہجرت کی ہے اور بعد
اسکی زیادت ثقہ کی مقبول اور واجب العمل ہے خصوصا اوس صورت مین کہ عمل اہل مکہ اور مدینہ کا اوسپر ہو نووی عن

ابی محذورۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقعدہ والقی علیہ الاذان حرفا حرفا قال ابراہیم
ہو مثل اذاننا ہذا قلت لہ اعد علی قال اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ مرتین
اشہد ان محمدا رسول اللہ مرتین قال بصوت دون ذلک الصوت یسمع من حولہ اشہد ان لا
الہ الا اللہ مرتین اشہد ان محمدا رسول اللہ مرتین حی علی الصلوۃ مرتین حی علی الفلاح مرتین
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو بٹھایا اور حرف حرف
اذان سکھلاتے ابراہیم نے کہا یہ حدیث کے راوی ہین کہ وہ ایسی ہی اذان تھی جیسے ہماری وقت مین ہوتے ہے بشر بن معاذ کہتے ہین مین نے
ابراہیم سے کہا دوبارہ مجھکو پھر سناو تو انھون نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ دوبار اشہد ان محمدا رسول اللہ دوبار پھر
ذرا ہلکی آواز سے جسکو پاس والے سن لین اشہد ان لا الہ الا اللہ دوبار اشہد ان محمدا رسول اللہ دوبار حی علی الصلوۃ دوبار
حی علی الفلاح دوبار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ف اس طور سے اذان کے سترہ کلمے ہوئے لیکن صحیح مختار یہ ہے کہ شروع
مین اللہ اکبر چار بار کہے تو اونیس کلمے ہون گے اور یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علما کا لیکن امام مالک کے نزدیک
دوبار کہے

کم الاذان من کلمۃ

اذان کے کتنے کلمے ہین عن ابی محذورۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان تسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ ثم عدہا ابو محذورۃ
تسع عشرۃ کلمۃ وسبع عشرۃ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اذان سکھلائی انیس
کلمے اور تکبیر کے سترہ کلمے پھر گنا اونکو ابو محذورہ نے یعنی انیس اور سترہ کلمونکو ف اذان مین انیس کلمے جب ہی ہونگے کہ شہادتین
مین ترجیع ہو پس یہ حدیث حجت ہے حنفیہ پر

کیف الاذان

اذان کیونکر دیا جاتا ہے عن ابی محذورۃ

قال علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم الأذان فقال الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر
أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول
الله ثم يعود فيقول أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول
الله أشهد أن محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح حي على الفلاح
الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله ۔ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی اذان کہ کہہ
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا
رسول اللہ پھر کہے پکار کر) اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول
اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ۔ عن عبد الله
بن محيريز وكان يتيما في حجر أبي محذورة حتى جهزه إلى الشام قال قلت لأبي محذورة إني
خارج إلى الشام وأخشى أن أسأل عن تأذينك فأخبرني أن أبا محذورة قال خرجت في نفر
فكنا ببعض طريق حنين مقفل رسول الله صلى الله عليه وسلم من حنين فلقينا رسول الله
صلى الله عليه وسلم في بعض الطريق فأذن مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصلوة
عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعنا صوت المؤذن ونحن عنه متنكبون فظللنا نحكيه
ونهزأ به فسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم الصوت فأرسل إلينا حتى وقفنا بين يديه فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم أيكم الذي سمعت صوته قد ارتفع فأشار القوم إلي وصدقوا
فأرسلهم كلهم وحبسني فقال قم فأذن بالصلوة فقمت فألقى علي رسول الله صلى الله عليه وسلم
التأذين هو بنفسه قال قل الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر أشهد أن لا إله إلا الله
أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله ثم قال
ارجع فامدد من صوتك ثم قال أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا
رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح حي
على الفلاح الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله ثم دعاني حين قضيت التأذين فأعطاني صرة فيها
شيء من فضة قلت يا رسول الله مرني بالتأذين بمكة فقال قد أمرتك به فقدمت على عتاب
بن أسيد عامل رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة فأذنت معه بالصلوة عن أمر رسول الله
صلى الله عليه وسلم ۔ ترجمہ عبد اللہ بن محیریز سے روایت ہے وہ یتیم تھے اور پرورش پاتے تھے گود میں ابو محذورہ کی یہاں تک
کہ ابو محذورہ نے ان کو شام کی طرف بھیجا انہوں نے کہا میں شام کو جاتا ہوں مجھ کو ڈر ہے کہ لوگ مجھ سے پوچھیں تمہاری اذان کو

(اور میں نہ کہوں) تو ابو محذورہ نے کہا میں چند ساتھیوں کے ساتھ نکلا تو حنین کے رستے میں پہونچے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حنین سے آرہے تھے (حنین ایک مقام کا نام ہے نواح طائف میں) راہ میں ہم کو ملے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے مؤذن نے اذان دی آپکے سامنے ہم نے جو مؤذن کی آواز سنی اور ہم وہاں سے دور تھے تو اوسکی نقل کرنے لگے ٹھٹھے سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آواز سنکر ہم کو بلا بھیجا ہم آپکے سامنے کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا وہ کون ہے تم میں جس کی آواز میں نے
سنی تھی لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا اور اونہوں نے سچ کہا (کیونکہ میں ہی چلایا تھا اور میں نے نقل کی تھی) آپ نے سب
لوگوں کو چھوڑ دیا اور مجھ کو روک لیا پھر فرمایا اوٹھ اور اذان دے نماز کی میں اوٹھا آپ نے مجھے اذان سکھلائی خود آپ نے فرمایا کہ
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ
پھر فرمایا بلند آواز کر اور فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ
حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پھر جب میں اذان دے چکا تو مجھے
بلایا اور ایک تھیلی دی جس میں چاندی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو مقرر کیجئے مکے میں اذان کہنے پر آپ نے فرمایا میں نے مقرر کیا
تو میں عتاب بن اسید پاس گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے مکے میں اور اون کے ساتھ اذان دی نماز کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ف یہ آپکا کمال اخلاق تھا اور نہایت عمدہ تعلیم تھی کہ ایسے شخص کو جسنے دین کی بات سے ٹھٹھا
کیا احسان کرکے ہمیشہ شرمندہ کر دیا اور اوسکو دین کی بات بتلا دی اور کوئی ہوتا تو جھڑکتا گھرکتا اس میں مطلب نہ نکلتا

اَلْاَذَانُ فِی السَّفَرِ سفر میں اذان دینے کا بیان

عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَیْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ نَطْلُبُهُمْ فَسَمِعْنَاهُمْ یُؤَذِّنُوْنَ بِالصَّلٰوةِ
فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِئُ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعْتُ فِیْ هٰؤُلَاءِ تَاْذِیْنَ اِنْسَانٍ
حَسَنِ الصَّوْتِ فَاَرْسَلَ اِلَیْنَا فَاَذَّنَّا رَجُلٌ رَجُلٌ وَكُنْتُ اٰخِرَهُمْ فَقَالَ حِیْنَ اَذَّنْتُ تَعَالَ فَاَجْلَسَنِیْ بَیْنَ
یَدَیْهِ فَمَسَحَ عَلٰی نَاصِیَتِیْ وَبَرَّكَ عَلَیَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاَذِّنْ عِنْدَ الْبَیْتِ الْحَرَامِ قُلْتُ كَیْفَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلَّمَنِیْ كَمَا تُؤَذِّنُوْنَ الْاٰنَ بِهَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ
مِّنَ النَّوْمِ فِی الْاُوْلٰی مِنَ الصُّبْحِ قَالَ وَعَلَّمَنِی الْاِقَامَةَ مَرَّتَیْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ

الصَّلٰوةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے نکلے تو ہم دس آدمی مکہ سے نکلے آپ کی تلاش میں ہم نے دیکھا آپ کے ساتھ جو لوگ تھے وہ اذان دے رہے تھے نماز کی ہم بھی کھڑے ہو کر اذان دینے لگے اذان پر ٹھٹھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں میں سے ایک شخص کی اذان میں نے سنی اسکی آواز اچھی ہے آپ نے ہم کو بلا بھیجا تو ہر ایک شخص نے باری باری اذان کہی میں سب کے اخیر میں تھا جب میں اذان دے چکا تو آپ نے فرمایا ادھر آ پھر آپ نے اپنے سامنے بٹھلایا اور میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی تین بار بعد اسکے فرمایا جا اور اذان دے کعبہ کے پاس میں نے کہا کیونکر اذان دوں یا رسول اللہ آپ نے مجھکو اذان سکھلائی جیسے تم اب اذان دیا کرتے ہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح (اور فجر کی اذان میں اتنا زیادہ) الصلوۃ خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم اور تکبیر مجھے دو دو بار بتلائی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

اَذَانُ الْمُنْفَرِدِيْنَ فِي السَّفَرِ
جو لوگ سفر میں تنہا ہوں وہ بھی اذان کہیں

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرے ساتھ میرا چچازاد بھائی یا اور کوئی ساتھی تھا آپ نے فرمایا جب تم سفر کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو (نماز کے لیے سفر میں) اور چاہیے کہ امامت وہ کرے جو تم دونوں میں بڑا ہو

اِجْتِزَاءُ الْمَرْءِ بِاَذَانِ غَيْرِهِ
دوسرے کی اذان پر قناعت کرنا

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰى اَهْلِنَا فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا عِنْدَهُمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ ترجمہ مالک بن حویرث سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سب کے سب جوان ہم سن تھے تو بیس راتوں تک رہے آپ بڑے رحم کرنیوالے اور نہایت نرم دل تھے آپ سمجھے کہ ہم کو اپنے گھر جانے کا اشتیاق ہوگا تو آپ نے پوچھا تم اپنے گھر میں کن کن لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہو ہم نے بیان کیا آپ نے فرمایا تم اپنے گھر کو جاؤ اور وہیں رہو اور لوگوں کو سکھلاؤ (دین کی باتیں) اور کہو اون سے کہ جب نماز کا وقت ہو تو ایک شخص اذان کہا کرے اور جو سب میں بڑا ہو وہ امامت کرے

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ فَقَالَ لِي اَبُوْ قِلَابَةَ هُوَ حَيٌّ اَفَلَا تَلْقَاهُ قَالَ اَيُّوْبُ فَلَقِيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا كَانَ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ

قومي بإسلامهم فذهب أبي بإسلام أهل حِوائنا فلما قدم استقبلناه فقال جئتكم والله من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صلوا صلوة كذا في حين كذا وصلوة كذا في حين كذا فإذا حضرت الصلوة فليؤذن لكم أحدكم وليؤمكم أكثركم قرآنا ترجمہ ایوب سے روایت ہے انہوں نے سنا ابو قلابہ سے انہوں نے سنا عمرو بن سلمہ سے ابو قلابہ نے کہا عمرو بن سلمہ زندہ ہیں تم اون سے کیوں نہیں ملتے ایوب نے کہا میں نے جاکر ملا انہوں نے کہا جب مکہ فتح ہوگیا تو ہر ایک قوم نے اسلام لانے میں جلدی کی میرے باپ ہماری قوم کی طرف سے گئے تھے اسلام کی خبر لیکر جب لوٹ کر آئے تو ہم سب اون کے استقبال کو گئے انہوں نے کہا قسم خدا کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آیا ہوں انہوں نے فرمایا فلانی نماز فلانے وقت میں پڑھو اور یہ نماز اوس وقت میں پڑھو پھر جب نماز کا وقت آجاوے تو تم میں سے ایک شخص اذان دیوے اور امامت وہ کرے جسکو قرآن زیادہ یاد ہو

المؤذنان للمسجد الواحد
ایک مسجد کے لیے دو مؤذن کا ہونا

عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى ينادي ابن أم مكتوم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال تو رات رہتے اذان دیتے ہیں تو تم کھایا پیا کرو جبتک ام مکتوم کا بیٹا اذان دے کیونکہ وہ اندھے تھے اوس وقت اذان دیتے جب لوگ کہتے فجر ہوگئی فجر ہوگئی

عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا تأذين ابن أم مكتوم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رات رہتے اذان دیدیا کرتے ہیں تو تم کھایا اور پیا کرو یہانتک کہ ام مکتوم کے بیٹے کی اذان سنو

هل يؤذنان جميعا أو فرادى
اگر دو مؤذن ہوں تو ایک ساتھ ملکر اذان دیویں یا ایک کے بعد دوسرا اذان دیوے

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أذن بلال فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن أم مكتوم قالت ولم يكن بينهما إلا أن ينزل هذا ويصعد هذا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلال اذان دیویں تو کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ام مکتوم کا بیٹا اذان دیوے حضرت عائشہ نے کہا اون دونوں کی اذانوں میں بہت فاصلہ نہ تھا مگر اتنا ہی کہ ایک اذان دیکر اوترتا تو دوسرا اذان کو چڑہتا

عن أنيسة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أذن ابن أم مكتوم فكلوا واشربوا وإذا أذن بلال فلا تأكلوا ولا تشربوا ترجمہ انیسہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ام مکتوم کا بیٹا اذان دیوے تو کھاؤ اور پیو اور جب بلال اذان دیوے تو نہ کھاؤ (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بلال کی اذان اخیر میں تھی) اور پہلی روایتوں سے معلوم ہوا کہ بلال کی اذان اول میں ہوتی تھی ابن ام مکتوم کی اور دونوں صحیح ہیں

الأذان في غير وقت الصلوة
نماز کا وقت نہ ہو اور اذان دیوے تو کیسا

عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن بلالا يؤذن بليل ليوقظ نائمكم وليرجع قائمكم وليس أن يقول هكذا يعني في الصبح ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتے ہیں

کو جگا دین اور تہجد پڑہنے والے کو لوٹا دین کہانا کہانے کے لیے) اور فجر ہوتی پر اذان نہین دیتے (پس تم انکی اذان پر کہانا نہ چہوڑو)
وقت اذان الصبح فجر کی اذان کا وقت **عن** انس ان سائلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
وقت الصبح فامر بلالا فاذن حین طلع الفجر فلما کان من الغد اخر الفجر حتی اسفر ثم امرہ فاقام فصلی
ثم قال ھذا وقت الصلوۃ ترجمہ انس سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا فجر کی نماز کا وقت
آپنے حکم دیا بلال کو انہون نے اذان دی جب صبح کی روشنی دکہلائی دی پہر دوسرے دن فجر کی نماز مین یہانتک کہ اوجالا ہوگیا
بعد اوسکے حکم کیا بلال کو انہون نے تکبیر کہی آپ نے نماز پڑہی پہر فرمایا یہ وقت ہی نماز کا **کیف یصنع**
المؤذن فی اذانہ اذان کیوقت کیا کرے **عن** ابی جحیفۃ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فخرج بلال فاذن فجعل یقول فی اذانہ ھکذا ینحرف یمینا و شمالا ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہی مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو بلال نکلے اور انہون نے اذان دی وہ اذان کیوقت داہنے اور بائین پہرتے تہے **باب رفع**
الصوت بالاذان اذان کیوقت آواز کو بلند کرنا **عن** عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعۃ الانصاری
المازنی ان ابا سعید الخدری قال لہ انی اراک تحب الغنم والبادیۃ فاذا کنت فی غنمک او
بادیتک فاذنت بالصلوۃ فارفع صوتک فانہ لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیء
الا شھد لہ یوم القیمۃ قال ابو سعید سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن
عبد الرحمن سے روایت ہی ابو سعید خدری نے اون سے کہا مین دیکہتا ہون تم بہت چاہتے ہو جنگل کو اور بکریون کو تو جب تم جنگل مین اپنی
بکریون مین ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو بلند آواز سے دو کیونکہ مؤذن کی آواز جہانتک پہونچتی ہے وہانتک کے جن اور آدمی اور چیزین اوسکی گواہ
ہونگے قیامت کے روز ابو سعید نے کہا مین نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا **ف** یعنے جن اور آدمی اور جہانتک مؤذن کی آواز
پہونچیگی وہانتک کی سب چیزین مؤذن کی ایمان کی گواہی دین گی قیامت مین اسی واسطے مستحب ہے کہ خوب زور سے بلند آواز سے اذان کہے
عن ابی ھریرۃ سمعہ من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المؤذن یغفر لہ بمدی صوتہ
ویشھد لہ کل رطب و یابس ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا فرماتے تہے مؤذن
کی بخشش کیجاتی ہے جہانتک اوسکی آواز پہونچے (یعنے جتنی آواز بلند کریگا اوتنی مغفرت زیادہ ہوگی اگر اپنی طاقت بہر آواز بلند کردی تو
مغفرت پوری ہوگی) اور گواہی دینگی اوسکے لیے ہر تر اور خشک (یعنے زندہ اور مردہ درخت اور آدمی وغیرہ) **عن** البراء
بن عازب ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصف المقدم و
المؤذن یغفر لہ بمد صوتہ ویصدقہ من سمعہ من رطب ویابس ولہ مثل اجر من صلی معہ ترجمہ
براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی رحمت بہیجتا ہے اور اوسکے فرشتے دعا کرتے
ہین پہلی صف کے لیے اور مؤذن کی بخشائش ہوتی ہے جہانتک اوسکی آواز پہنچے اور سچا کہتے ہین اوسکو جو سنتا ہے اوسکی اذان کو تر و

التثویب فی اذان الفجر فجر کی اذان مین تثویب کا بیان **ف** بیان تثویب سے مراد الصلوة خیر من النوم کا کہنا ہے دو بار بعد حی علے الفلاح کی فجر کی اذان مین + (حاشیہ: خشک اور دسکو ثوب فتا ہے ہر ایک نماز کے ہر جو اوسکو ساتھ بنا ذریہ)

عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ اَقُوْلُ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ الْاَوَّلِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ **ترجمہ** ابو محذورہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان کہتا تہا تو فجر کے پہلے اذان مین (پہلی اذان سے اذان مراد ہے اور تکبیر کو دوسری اذان کہتے ہین) بعد حی علے الفلاح کے مین کہتا الصلوة خیر من النوم الصلوة خیر من النوم اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

اٰخِرُ الْاَذَانِ اذان کے اخیر مین کیا کلمہ ہے

عَنْ بِلَالٍ قَالَ اٰخِرُ الْاَذَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ **ترجمہ** بلال سے روایت ہے انہون نے کہا اذان کا آخر یہ ہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ **ترجمہ** اسود سے روایت ہے بلال کی اذان کا اخیر یہ تہا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ اٰخِرَ الْاَذَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ **ترجمہ** ابو محذورہ سے روایت ہے انہون نے کہا اذان کا آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہے

اَلْاَذَانُ فِی التَّخَلُّفِ عَنْ شُهُوْدِ الْجَمَاعَةِ فِی اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ اگر رات کو بارش ہو رہی ہو تو جماعت مین آ نا ضرور نہین ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا رَجُلٌ مِّنْ ثَقِيْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُنَادِیَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِیْ فِیْ لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ فِی السَّفَرِ يَقُوْلُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ صَلُّوْا فِیْ رِحَالِكُمْ **ترجمہ** عمرو بن اوس سے روایت ہے مجہ سے ایک شخص نے بیان کیا جو ثقیف کے قبیلے کا تہا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منادی کو سنا ایک رات سفر مین اور پانی برس رہا تہا وہ کہتا تہا حی علے الصلوة حی علی الفلاح پڑہ لو نماز اپنی اپنی ٹہکانون مین

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِیْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ فَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے اذان دی نماز کی ایک رات کو جسمین سردی بہت تہی اور ہوا چل رہی تہی انہون نے پکار دیا سب لوگ نماز پڑہ لو اپنے اپنے ٹہکانون مین کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تہے موذن کو جب ٹہنڈی رات ہوتی اور پانی برستا کہ پکار دیوے سب لوگ نماز پڑہ لو اپنے اپنے ٹہکانون مین

اَلْاَذَانُ لِمَنْ يَّجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِیْ وَقْتِ الْاُوْلٰی مِنْهُمَا جو شخص دو نماز کو ملا کر پڑہے پہلی نماز کے وقت مین تو وہ اذان دیوے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتٰی عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ حَتّٰی اِذَا انْتَهٰی اِلٰی بَطْنِ الْوَادِیْ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جب تک

ہم کو مشرکون نے خندق کی لڑائی میں ظہر عصر کی نماز سے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور یہ اسوقت کا ذکر ہے جبتک لڑائی کی نمازین تخفیف
نہین اوتری تہین یعنی صلوٰۃ الخوف کا حکم پہر اسد تعالی نے یہ آیت اوتاری وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ یعنی آپ اوتہا
اسد نے مسلمانون کی لڑائی حضت اسد جل جلالہ نے ایک پروائی ہوا بہیجی جس سے کافرون کے خیمون کی رسیان ٹوٹ گئین بعض
اکہڑ گئین گہوڑون نے لشکر میں ہیوٹ کر دند مچایا ہانڈیان اولٹ گئین سردی کی شدت حد اتنی کافر گہبرا کر بہاگ نکلے تب
حکم کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے بلال کو انہون نے تکبیر کہی ظہر کی اور آپ نے ظہر پڑہی اوسکو جسطرح وقت پر پڑہتے تھے کذلک ہر نماز
کے لیے کہی باذان واحد والاقامة لكل واحدة منهما اگر کئی نمازین قضا ہو گئی ہون تو ایک اذان سب کے
لیے کافی ہے مگر تکبیر ہر ایک نماز کی جدا جدا کہی عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوا النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ
ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ترجمہ ابو عبیدہ سے روایت ہی عبد اسد بن مسعود
نے کہا مشرکون نے باز رکہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو چار نمازون سے خندق کے روز پہر آپ نے حکم کیا بلال کو انہون نے اذان
دی پہر تکبیر کہی آپ نے ظہر کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی آپ نے عصر کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی آپ نے مغرب کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی آپ نے
عشا کی نماز پڑہی الاكتفاء بالاقامة لكل صلوة ہر نماز کے لیے صرف تکبیر کہہ لینا بھی کافی ہے عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا فِيْ غَزْوَةٍ حَبَسَنَا الْمُشْرِكُوْنَ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَ
الْعِشَاءِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُوْنَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ
فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ
فَصَلَّيْنَا ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ عِصَابَةٌ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ ترجمہ عبد اسد بن
مسعود نے کہا ہم ایک لڑائی مین تہے تو مشرکون نے روک دیا ہم کو ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی نماز سے جب وہ بہاگ گئے تو رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم نے حکم دیا اذان دینے والے کو اوس نے تکبیر کہی ظہر کی نماز کی ہم نے ظہر کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی عصر کی نماز کو ہم نے
عصر کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی مغرب کی نماز کی ہم نے مغرب کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی عشا کی نماز کے ہم نے عشا کی نماز پڑہی بعد
اوس کے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ زمین پر کوئی جماعت ایسی نہین ہے جو اسد کی یاد کرتے ہو اسوقت مین سوا
تمہاری الاقامة لمن نسي ركعة من صلوة جو شخص ایک رکعت بہول گیا اور سلام پہیر کر چلدیا پہر اوس ایک
رکعت کو ادا کرنا چاہیے تو تکبیر کہی عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا
فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ فَاَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيْتَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ
فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوْا لِيْ اَتَعْرِفُ الرَّجُلَ
قُلْتُ لَا اِلَّا اَنْ اَرَاهُ فَمَرَّ بِيْ فَقُلْتُ هٰذَا هُوَ فَقَالُوْا هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ترجمہ معاویہ بن حدیج سے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز پڑھی تو ایک رکعت باقی تھی آپ نے سلام پھیر دیا اور مسجد سے باہر چلے گئے
ایک شخص پہنچا اور کہا یا رسول اللہ آپ ایک رکعت بھول گئے آپ مسجد کے اندر آئے اور بلال کو حکم کیا انہوں نے تکبیر کہی آپ نے ایک
رکعت ادا کی میں نے لوگوں سے یہ قصہ بیان کیا انہوں نے کہا تم پہچانتے ہو اس شخص کو جس نے لیک کر آپ سے کہا تھا کہ آپ ایک رکعت
بھول گئے میں نے کہا میں پہچانتا نہیں مگر دیکھوں تو البتہ پہچان لوں وہ شخص میرے سامنے سے نکلا میں نے کہا وہ یہی ہے لوگوں نے
کہا یہ طلحہ بن عبید اللہ ہیں **اَذَانُ الرَّاعِي** چرواہے جنگل میں اذان دیوے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ

اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَسَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ يُؤَذِّنُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ اَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ تَجِدُوْنَهُ رَاعِيَ غَنَمٍ اَوْ عَازِبًا عَنْ اَهْلِهِ فَهَبَطَ الْوَادِيَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الرَّاعِيَ غَنَمٍ اَوْ رَجُلٌ عَازِبٌ عَنْ اَهْلِهِ فَهَبَطَ الْوَادِيَ فَاِذَا هُوَ بِرَاعِيْ غَنَمٍ فَاِذَا هُوَ بِشَاةٍ
مَيْتَةٍ قَالَ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ هَيِّنَةً عَلٰى اَهْلِهَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ عَلٰى اَهْلِهَا
ترجمہ عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں آپ نے ایک شخص کی آواز سنی
جو اذان دے رہا تھا جب اشہد ان محمدا رسول اللہ پر پہنچا تو آپ نے فرمایا یہ بکری کا چرواہا ہے یا اپنے گھر بار سے جدا ہے آپ
وادی میں اترے دیکھا تو وہ بکری کا چرواہا ہے پھر آپ نے ایک بکری دیکھی جو مری ہوئی پڑی تھی آپ نے فرمایا دیکھو یہ اس کے
مالک کے نزدیک کسقدر ذلیل ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے **اَلْاَذَانُ**
لِمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ جو شخص اکیلے نماز پڑھے وہ اذان دیوے **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَاْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَاَدْخَلْتُهُ
الْجَنَّةَ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعجب کرتا ہے اوس
شخص سے جو بکریاں چراتا ہے پہاڑ کی چوٹی کے کنارے میں اذان دیتا ہے نماز کے لیے اور نماز پڑھتا ہے پروردگار فرماتا ہے دیکھو میرے
اس بندے کو اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے میرے ڈر سے میں نے اسکو بخشدیا اور جنتی کر دیا **اَلْاِقَامَةُ لِمَنْ يُّصَلِّيْ**
وَحْدَهٗ جو شخص اکیلے نماز پڑھے وہ تکبیر کہے **عَنْ** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ
جَالِسٌ فِيْ صَفِّ الصَّلٰوةِ الْحَدِيْثَ **ترجمہ** رفاعہ بن رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے نماز
کی صف میں

كَيْفَ الْاِقَامَةُ تکبیر کیونکر کہنا چاہیے **عَنْ** اَبِي الْمُثَنّٰى مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ قَالَ سَاَلْتُ
ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاَذَانِ فَقَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَ
الْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً اِلَّا اَنَّكَ اِذَا قُلْتَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَاِذَا سَمِعْنَا قَدْ قَامَتِ

الصَّلٰوةَ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ ترجمہ ابو المثنیٰ سے روایت ہے جو جامع مسجد کے مؤذن تھے کہ میں نے عبد اللہ
بن عمر سے اذان کو پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اذان کے کلمے دو دو بار کہے جاتے اور تکبیر کے ایک ایک بار
مگر قد قامت الصلوٰۃ کو دو بار کہہ جب ہم قد قامت الصلوٰۃ سنتے تو وضو کرتے اور نماز کے لیے باہر نکلتے اِقَامَةُ كُلِّ وَاحِدٍ لِنَفْسِهٖ
ہر شخص اپنے لیے جدا جدا تکبیر کہے عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلِصَاحِبٍ لِّيْ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا ترجمہ مالک بن الحویرث
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور میرے ایک رفیق سے فرمایا جب نماز کا وقت آوے تو تم دونوں اذان کہو
پھر تکبیر کہنا پھر نماز وہ پڑھاوے جو تم دونوں میں بڑا ہو (عمر میں) فَضْلُ التَّاْذِيْنِ اذان کی فضیلت عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ
حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاۗءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ
اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ
الْمَرْءُ اِنْ يَّدْرِيْ كَمْ صَلّٰى ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان ہوتی ہے نماز
کے لیے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا بھاگتا ہے اس لیے کہ اذان کی آواز نہ سنے پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے جب تکبیر
ہوتی ہے پھر بھاگ جاتا ہے جب تکبیر ہو چکتی ہے پھر لوٹ آتا ہے یہاں تک کہ خطرہ ڈالتا ہے آدمی اور اس کے دل کے بیچ میں (یعنی الگ
کر دیتا ہے آدمی کو دل سے یعنی ظاہر میں جسم آدمی کا نماز میں ہوتا ہے لیکن دل سے دھیان نہیں ہوتا دل اور خیالات میں
پھنس جاتا ہے) تو وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جنکا نماز سے پہلے خیال نہ تھا یہاں تک کہ بھول جاتا ہے آدمی کتنی رکعتیں پڑھیں
الْاِسْتِهَامُ عَلَى التَّاْذِيْنِ اذان کہنے پر قرعہ ڈالنا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاۗءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَا
سْتَهَمُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوْا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا
وَلَوْ حَبْوًا ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اگر لوگ جانیں جتنا ثواب کہ اذان میں ہے اور جماعت کے اول صف میں ہے پھر جگہ حاصل ہونیکی کوئی
سبیل نہ پاویں سوا قرعہ ڈالنے کے البتہ قرعہ ڈالیں اگر جانیں کیا ثواب ہے ظہر کو اول وقت پڑھنے میں تو جلدی کریں اور اگر جانیں کیا ثواب ہے عشا اور
فجر کی جماعت کا تو آویں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے (یعنی اگر چلنے کی طاقت نہ ہو تب بھی چوتڑوں کے بل گھسٹتے آویں)
اِتِّخَاذُ الْمُؤَذِّنِ الَّذِيْ لَا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا مؤذن ایسے شخص کو کرنا چاہیے جو اذان پر اجرت نہ لیوے
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِيْ اِمَامَ قَوْمِيْ فَقَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ
وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
مجھ کو امام بنا دیجیے اپنی قوم کا آپ نے فرمایا تو امام ہے اپنی قوم کا لیکن اقتدا کر اس شخص کی جو سب سے زیادہ ضعیف اور ناتوان ہے

المیں رعایت کر ضعیف اور بیمار کی آسانی مدنظر رکھو لوگ سست ہوں کہ یہ لوگ جماعت سے گھبرا جاویں اور مقرر کرو ایسے موذن کو جو اذان پر اجرت
نہ لیوے **ثواب ذلك** اذان کا ثواب **عن** ابي هريرة يقول كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقام بلال ينادي فلما سكت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال مثل هذا يقينا دخل
الجنة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بلال کھڑے ہوئے اذان دینے کو جب اذان دے چکے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایسا ہی کہا دل سے یقین کر کے وہ جنت میں جاویگا **القول مثل
ما يتشهد المؤذن** جو موذن کہے وہی سننے والا بھی کہے **عن** مجمع بن يحيى الانصاري قال كنت جالسا عند
ابي امامة بن سهل بن حنيف فاذن المؤذن فقال الله اكبر الله اكبر فكبر اثنتين فقال اشهد ان لا
اله الا الله فتشهد اثنتين فقال اشهد ان محمدا رسول الله فتشهد اثنتين ثم قال حدثني
معاوية بن ابي سفيان عن قول رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** مجمع بن یحیی انصاری سے روایت ہے
میں بیٹھا تھا ابو امامہ بن سہل کے پاس اتنے میں موذن نے اذان دی تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہا انہوں نے بھی دوبارہ اللہ اکبر کہا پھر موذن نے اشہد ان
لا اله الا اللہ اشہد ان لا اله الا اللہ کہا انہوں نے بھی دوبارہ اشہد ان لا اله الا اللہ کہا پھر موذن نے اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد
ان محمدا رسول اللہ کہا انہوں نے بھی دوبارہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا پھر کہا مجھ سے معاویہ بن ابی سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا قول بیان کیا **عن** ابي امامة بن سهل قال سمعت معاوية يقول سمعت من رسول الله صلى الله عليه
وسلم وسمع المؤذن فقال مثل ما قال **ترجمہ** ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے معاویہ سے سنا
وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے موذن کو اذان دیتے سنا تو جیسا موذن کہتا جاتا تھا ویسا ہی آپ بھی
کہتے جاتے تھے **القول الذي يقال اذا قال المؤذن حي على الصلوة حي على الفلاح** جب موذن
حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہے تو سننے والا کیا کہے **عن** عبد الله بن علقمة بن وقاص قال كنت عند معاوية
اذ اذن مؤذنه فقال معاوية كما قال المؤذن حتى اذا قال حي على الصلوة قال لا حول ولا
قوة الا بالله فلما قال حي على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله وقال بعد ذلك ما قال
المؤذن ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مثل ذلك **ترجمہ** عبد اللہ بن علقمہ بن
وقاص سے روایت ہے میں معاویہ بن ابی سفیان کے پاس تھا اتنے میں ان کے موذن نے اذان دی تو معاویہ نے بھی ویسا ہی کہا جیسے
موذن نے کہا جب موذن نے حی علی الصلوۃ کہا تو انہوں نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا جب اس نے حی علی الفلاح کہا تو انہوں نے
لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا پھر وہی کہا جو موذن نے کہا بعد اس کے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا آپ بھی
ایسا ہی کہا کرتے تھے **باب الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد الاذان** اذان کے بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا **عن** عبد الله بن عمرو يقول سمعت رسول الله صلى الله

اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا علي فانه من صلى علي صلوة صلى الله عليه
عشرا ثم سلوا الله لي الوسيلة فانها منزلة في الجنة لا تنبغي الا لعبد من عباد الله وارجو ان اكون
انا هو فمن سأل لي الوسيلة حلت له الشفاعة ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم اذان سنو تو جو اذان دینے والا کہے وہ تم بھی کہو اور میرے اوپر درود
بھیجو اسلیے کہ جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجیگا اللہ جل جلالہ اوس پر دس بار رحمت بھیجیگا پھر مانگو اللہ سے اپنے
نبی صلی کے واسطے کہ وسیلہ ایک درجہ ہے جنت میں جو کسیکو لائق نہیں ہے سوا ایک بندہ کے اللہ کے بندوں میں سے اور مجھے
امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہونگا تو جو شخص میرے لیے وسیلہ کو مانگیگا ضرور ہو جاویگی اوس کے لیے میری شفاعت ف
وسیلہ لغت میں نزدیکی کو کہتے ہیں

الدعاء عند الاذان

اذان کی دعا کا بیان عن سعد بن ابی وقاص
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يسمع المؤذن وانا اشهد ان لا اله الا
الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا و
بمحمد رسولا غفر له ذنبه ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
اذان سنتے وقت یہ کہے میں بھی گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک
نہیں ہے اور بیشک محمد اوس کے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں راضی ہوا میں اللہ جل جلالہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے
پر اور محمد کے رسول ہونے پر اوسکے گناہ بخشے جاوینگے عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من قال حين يسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة ات
محمدن الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودن الذي وعدته الا حلت له شفاعتي
يوم القيمة ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سنکر یہ کہے اللھم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ
والصلوۃ القائمۃ ات محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودن الذی وعدتہ تو ضرور ہو جاویگی شفاعت اوسکی ف
اس دعا کے معنے یہ ہیں یا اللہ جو رب ہے اس پوری پکار کا یعنی اذان کا اور رب ہے نماز کا جو قائم ہونیوالی ہے قیامت تک دے تو
محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور پہونچا انکو مقام محمود میں یعنی اوس مقام میں جہاں کی سب تعریف کرتے ہیں اور وہ مقام شفاعت ہے
جہاں پر کسی کی پہونچ نہوگی) جسکا تونے وعدہ کیا ہے اس آیت میں عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا بیہقی کی روایت
میں اتنا زیادہ ہے انک لا تخلف المیعاد تو اپنے وعدہ خلاف نہیں ہوتا اور یہ لفظ جو بعد فضیلہ کے بڑھاتے ہیں والدرجۃ الرفیعۃ
اور اخیر میں وارزقنا شفاعتہ یوم القیامۃ حدیث میں نہیں ہیں

الصلوة بين الاذان والاقامة

اذان اور اقامت تکبیر کے بیچ میں نماز پڑھنا عن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم بين كل اذانين صلوة بين كل اذانين صلوة بين كل اذانين صلوة لمن شاء ترجمہ عبداللہ

بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو اذانوں کے بیچ میں نماز ہے ہر دو اذانوں کے بیچ میں
ہے ہر دو اذانوں کے بیچ میں نماز ہے جس کا جی چاہے (وہ نفل پڑھے اذان اور تکبیر کے بیچ میں) عن انس بن مالك
قال كان المؤذن اذا اذن قام ناس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيبتدرون
السواري يصلون حتى يخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهم كذلك يصلون قبل المغرب
ولم يكن بين الاذان والاقامة شيء ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مؤذن جب اذان دے چکتا تو بعض
صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستونوں کی طرف چلے جاتے اور نماز پڑھا کرتے (یعنی سنتیں) یہاں تک کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے اسی طرح مغرب سے پہلے بھی وہ لوگ نماز پڑھتے (یعنی نفل) اور مغرب کے اذان اور اقامت میں
کچھ فاصلہ نہ ہوتا التشديد في الخروج من المسجد بعد الاذان جب مسجد میں اذان ہو جاوے تو پھر
پھر نکلنا کیسا ہے عن ابي الشعثاء قال رأيت ابا هريرة ومر رجل في المسجد بعد الاذان حتى قطعه
فقال ابو هريرة اما هذا فقد عصى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابو الشعثاء سے روایت ہے
انہوں نے ابوہریرہ کو دیکھا ایک شخص مسجد میں سے جانے لگا اذان کے بعد یہاں تک کہ باہر چلا گیا انہوں نے کہا اس شخص نے تو نافرمانی
کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی (کیونکہ آپ کا فرمان ہے یہ کہ جب مسجد میں اذان ہو جاوے تو بغیر نماز پڑھے باہر نہ جاوے) عن
ابي الشعثاء قال خرج رجل من المسجد بعد ما نودي بالصلوة فقال ابو هريرة اما هذا فقد
عصى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابو الشعثاء سے روایت ہے ایک شخص مسجد سے نکلا جب اذان ہو چکی تھی
ابوہریرہ نے کہا اس نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ايذان المؤذنين الائمة بالصلوة مؤذن
امام کو آگاہ کریں جب نماز ہونے لگے عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فيما بين ان
يفرغ من صلوة العشاء الى الفجر احدى عشرة ركعة يسلم بين كل ركعتين ويوتر بواحدة
ويسجد سجدة قدر ما يقرأ احدكم خمسين اية ثم يرفع رأسه فاذا سكت المؤذن من صلوة
الفجر وتبين له الفجر ركع ركعتين خفيفتين ثم اضطجع على شقه الايمن حتى يأتيه المؤذن
بالاقامة فيخرج معه ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہو کر
فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ہر دو رکعتوں کے بیچ میں سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر کی پڑھتے اور ایک سجدہ کرتے اتنے
جتنی دیر تک تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے پھر سر اٹھاتے تھے جب مؤذن فجر کی اذان سے خاموش ہو جاتا اور آپ کو معلوم
ہو جاتا کہ فجر ہو گئی تو ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آپ پاس آتا تکبیر کی خبر کرنے کو تو
اس کے ساتھ نکلتے (تو اذان کے بعد مؤذن آپ کو آ کر خبر کرتا کہ اب تکبیر ہوتی ہے اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ مؤذن امام کو وقت پر
مطلع کر دیوے نماز کو آنے کے لیے اس وجہ سے کہ وہ مشغول رہتے ہیں اور کاموں میں) عن كريب مولى ابن عباس قال انه

ابن عباس کیف کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فوصف انہ صلی احدی
عشرۃ رکعۃ بالوتر ثم نام حتی استثقل فرأیتہ ینفخ واتاہ بلال فقال الصلوۃ یا رسول اللہ
فقام فصلی رکعتین وصلی بالناس ولم یتوضأ ترجمہ کریب سے روایت ہے جو مولی تھے عبد اللہ بن عباس کے میں نے
ابن عباس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کیونکر نماز پڑھتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھتے
وتر سمیت پھر سو رہے یہاں تک کہ گہری نیند ہو گئی اور میں نے دیکھا آپ کو خراٹے لیتے ہوئے اتنے میں بلال آئے اور عرض کیا نماز یا رسول
اللہ آپ اٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر نماز پڑھائی لوگوں کے ساتھ اور وضو نہیں کیا ف اسلئے کہ آپ ظاہر میں سوتے
تھے لیکن دل ہوشیار رہتا اور یہ خاصہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **إقامة المؤذن عند خروج الإمام**
جب امام باہر نکلے تو موذن تکبیر کہے عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت
الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی خرجت ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو
مت کھڑے ہو یہاں تک کہ مجھ کو دیکھو باہر نکلتے ہوئے **کتاب المساجد** کتاب مسجدوں کے بیان میں **الفضل فی بناء المساجد**
بنانے کی فضیلت عن عمرو بن عبسۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من بنی مسجدا
یذکر اللہ عز وجل فیہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد بنا کر اسکی یاد اسمیں کرے (یا مسجد بنا دیوے اور اوس میں اسکی یاد کیجاوے) تو اللہ تعالی
اوسکے لیے ایک گھر بناویگا جنت میں ف گر یہ فضیلت اوس حالت میں ہے جب نمازیوں کو تکلیف ہو اور وہاں کوئی اور مسجد
نہ ہو اگر اور مسجدیں موجود ہوں تو اونہی کی مرمت اور درستی کرنا نئی مسجد بنانے سے بہتر ہے اور جو اون مسجدوں میں مرمت کی
حاجت نہ ہو تو نئی مسجد نہ بناوے بلکہ وہ مقدار روپیہ ضروری کاموں میں دین کے صرف کرے جیسے مدرسہ بنانا کنواں بنانا سرائے بنانا
دینی کتابیں چھپوانا **المباھاۃ فی المساجد** مسجد بنانے میں فخر اور بڑائی کرنا کیسا ہے عن انس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من اشراط الساعۃ ان یتباھی الناس فی المساجد ترجمہ انس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ فخر کرینگے مسجدوں میں ف یعنی اپنی ناموری اور
بڑائی کی نیت سے مسجدیں بنا دینگے اور ایک دوسرے کے حرص سے اونکی آراستگی اور زینت کرینگے مطلب یہ ہے کہ نیک کاموں میں
خدا کی مرضی کا خیال کم ہوگا **ای مسجد وضع اولا** کونسی مسجد پہلے بنائی گئی ہے عن الاعمش
ان ابراھیم قال کنت اقرأ علی ابی القرآن فی السکۃ فاذا قرأت السجدۃ سجد فقلت یا ابت اتسجد
فی الطریق فقال انی سمعت ابا ذر یقول سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای مسجد وضع
اولا قال المسجد الحرام قلت ثم ای قال المسجد الاقصی قلت وکم بینھما قال اربعون عاما
والارض لک مسجد فحیث ما ادرکتک الصلوۃ فصل ترجمہ اعمش سے روایت ہے ابراہیم نے مجھ سے کہا میں اپنے باپ

ساتھ قرآن پڑھا کرتا تھا سکہ میں (ایک مقام کا نام ہے) جب میں سجدہ کی آیۃ پڑھتا تو وہ سجدہ کرتے میں نے کہا باوا تم راہ میں سجدہ کرتے ہو انہوں نے کہا میں نے ابو ذر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی مسجد پہلی بنائی گئی ہے انہوں نے کہا مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) میں نے کہا پھر کون سی آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں نے کہا ان دونوں مسجدوں میں کتنا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس برس اور ساری زمین تیرے لیے مسجد ہے جہاں تجھ کو نماز کا وقت آجاوے وہاں پڑھ

فَضْلُ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کعبہ میں نماز پڑھنے کی فضیلت

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ ترجمہ ابراہیم بن عبد اللہ سے روایت ہے ام المومنین میمونہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا اور مسجدوں میں ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ ہے مگر خانہ کعبہ کی مسجد میں (وہاں نماز پڑھنا مسجد نبوی سے بھی افضل ہے)

اَلصَّلٰوةُ فِي الْكَعْبَةِ خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهُ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر گئے اور آپ کے ساتھ اسامہ بن زید اور بلال اور عثمان بن طلحہ تھے دروازہ بند کر لیا جب دروازہ آپ نے کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گیا اور بلال سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی انہوں نے کہا ہاں نماز پڑھی میان دو ستون یمانی کی

بَابُ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَالصَّلٰوةِ فِيْهِ بیت المقدس کی مسجد کا بیان اور اس میں نماز پڑھنے کا ذکر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا بَنٰى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خِلَالًا ثَلٰثَةً سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَاُوْتِيَهُ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَاُوْتِيَهُ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ اَنْ لَا يَاْتِيَهُ اَحَدٌ لَا يَنْهَزُهُ اِلَّا الصَّلٰوةُ فِيْهِ اَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے جب بیت المقدس کو بنایا (یعنی اس کی عمارت کی وہاں عمارت بنائی اس لیے کہ بنا بیت المقدس اور کعبہ کی حضرت آدم علیہ السلام ڈال چکے تھے) تو اللہ جل جلالہ سے تین باتوں کے لیے دعا کی ایک تو یہ کہ اللہ جل جلالہ ان کو اپنی سی حکومت عنایت فرماوے (کہ ہوا اور پانی اور جانور اور جن کے مسخر اور تابعدار ہوں) اللہ نے ایسی ہی حکومت دی دوسری یہ کہ اللہ ان کو ایسی سلطنت دیوے جو بعد ان کے کسی کو نہ ملے اللہ نے ایسی ہی سلطنت ان کو دی

تیسری یہ کہ جب مسجد بنانے سے فارغ ہوئے تو اللہ سے دعا کی کہ یا اللہ جو کوئی اس مسجد میں نماز ہی کے لیے آوے تو اوسکو گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسے وہ پاک تہا پیدا ہونے کیوقت **فَضْلُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّلٰوةِ فِيْهِ** مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللهِ الْاَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّيْنَ وَكَانَا مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدُهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور ابو عبد اللہ اغر سے روایت ہے اور وہ دونوں ابو ہریرہ کے رفیقوں میں سے تہے اون دونوں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز پڑھنا اور مسجدوں میں ہزار نمازیں پڑہنے سے بہتر ہے مگر مسجد حرام سے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں کے بعد ہیں اور آپ کی مسجد سب مسجدوں کے بعد ہے (یعنی جیسے آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں ایسی ہی آپ کی مسجد بہی اگلے تمام پیغمبروں کی مسجدوں سے افضل ہے) قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَاَبُوْ عَبْدِ اللهِ لَمْ نَشُكَّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا اَنْ نَسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا اَنْ لَا نَكُوْنَ كَلَّمْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ سَمِعَهٗ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالَسْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَالَّذِيْ فَرَّطْنَا فِيْهِ مِنْ نَصِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ **ترجمہ** ابو سلمہ اور ابو عبد اللہ نے کہا ہم کو اسمین کچہ شک نہ تہی کہ ابو ہریرہ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تہے اسوجہ سے ہم نے اون سے صاف نہ کیا اس حدیث کو (کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا تمہارا قول ہے) جب ابو ہریرہ مر گئے تو ہم نے اسکا ذکر کیا اور ایک نے دوسرے کو ملامت کی اس بات پر کہ ابو ہریرہ سے کیوں نہ پوچہا تاکہ وہ نسبت کر دیتے اس حدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اگر انہوں نے سنا ہوتا آپ سے تو ہم اسی تردد میں تہے کہ عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ کے پاس بیٹہے اور اون سے بیان کیا اس حدیث کو اور ذکر کیا اپنے قصور کا جو ابو ہریرہ سے نہ پوچہنے میں ہوا عبد اللہ بن ابراہیم نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسی حدیث کو) اس لیے کہ میں سب پیغمبروں کے آخر میں ہوں اور میری مسجد بہی سب مسجدوں کے آخر میں ہے۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے

اور منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہے ف یعنی دونون مین گہری جگہ اور بعضی روایت مین حجرہ اور
قبر سے روایت کیا ایک ہی مطلب ہے کیونکہ آپکا گہر حضرت عائشہ کا حجرہ تہا اور آپ اسی مین دفن ہوئے حضرت
کی قبر شریف اور منبر کے درمیان چند گز کا فاصلہ ہے مطلب یہ ہے کہ وہی جگہ بہشت مین اوٹہا کر ایک کیاری ہو جاویگی یا جو کوئی
وہان عبادت کریگا وہ بہشت مین جاویگا اور ایک کیاری پاویگا یا درحقیقت اسی زمین بہشت سے آگئی ہے اور بہشت ہی کا ٹکڑا ہے
الاول وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِيْ هٰذَا رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ
ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے منبر کے پاے جنت مین گڑے ہوئے ہین فصل
المسجد الذی اسس علی التقوی دونون سے مسجد ہے جسکا ذکر کلام اللہ مین ہے کہ وہ بنائی گئی ہے پرہیزگاری پر وعن
اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَمَارٰى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ
هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِيْ هٰذَا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے دو شخصون نے بحث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے اوس مسجد مین جسکی شان مین اللہ تعالی نے فرمایا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ
فِيْهِ یعنی جو مسجد کہ اوسکی بنیاد دہری گئی پرہیزگاری پر پہلے دن سے وہ لائق ہے کہ تو کہڑا ہو اوس مین۔ ایک شخص بولا وہ مسجد قبا
ہے جو مدینہ کے باہر بنی ہوئی ہے اور جب آپ پہلی ہجرت کر کے گئے تھے تو وہین اوترے تھے دوسرا بولا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی مسجد ہے آپ نے فرمایا وہ میری مسجد ہے (یعنی مسجد نبوی) فصل مسجد قبا والصلوٰة فیہ مسجد قبا اور اس
مین نماز کی فضیلت عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا مین سوار ہو کر اور پیدل آتے ف صحیحین کی روایت
مین اتنا زیادہ ہے کہ آپ ہر شنبہ کو مسجد قبا مین آتے اور وہان دو رکعتین پڑہتے وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَتّٰى يَاْتِيَ هٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰى فِيْهِ كَانَ لَهٗ عَدْلَ عُمْرَةٍ ترجمہ
سہل بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گہر سے نکلے پہر مسجد قبا مین آوے اور وہان نماز پڑہے
تو اوسکو ایک عمرہ کا ثواب ملیگا فصل لا تشد الرحال الا الی ثلٰثة مساجد کن مسجدون کیطرف سفر کرنا درست ہے
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ
مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہ باندہی جاوین کجاوے (یعنی سفر نہ کیا جاوے) مگر تین مسجدون کیطرف ایک مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ) کے لیے دوسری میری
مسجد (یعنی مسجد نبوی جو مدینہ مین ہے) تیسری مسجد الاقصی (یعنی بیت المقدس) کیطرف ف مراد وہ سفر ہے جو بطریق
تقرب الی اللہ اور عبادت کے ہو نہ مطلق سفر اس لیے کہ فرض ہے سفر واسطے تحصیل علم کے جب اوسکی احتیاج ہو اسی طرح مباح ہے سفر

تجارت کے اور عزیزون اور دوستون کی ملاقات کے ۔ پس ان تین مسجدون کے سوا اور مسجدون کیطرف سفر کرنا بالاتفاق
ممنوع ہے کیونکہ سوا ان تین مسجدون کے باقی سب مسجدین فضیلت اور ثواب مین برابر ہین اب رہا سفر کرنا انبیا اور اولیا کی قبرون
کی زیارت کے لیے اسمین اختلاف ہی ایک جماعت محققین کا یہ قول ہی کہ وہ ناجائز ہے اسلیے کہ حدیث مطلق ہے ممانعت سفر مین سوا
ان تین مسجدون کے اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہی کہ مراد حدیث مین خاص ہے یعنی سفر مساجد جیسا احمد کی روایت مین ہے
لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰی مَسْجِدٍ اِلَّا اِلَی الثَّلٰثَةِ مَسَاجِدَ شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین اول قول کو اختیار کیا
ہی اور روایت احمد کی ضعیف ہی بسبب شہر بن حوشب کے واللہ اعلم اِتِّخَاذُ الْبِيَعِ مَسَاجِدَ نصاری کی گرجا کو مسجد
بنا لینا درست ہی عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا
مَعَهُ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَ
تَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ فِي اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوا بِيعَتَكُمْ
وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرَّ شَدِيدٌ وَالْمَاءَ
يُنْشَفُ فَقَالَ مُدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ اِلَّا طِيبًا فَخَرَجْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِيعَتَنَا
ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيهِ بِالْاَذَانِ قَالَ وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيٍّ فَلَمَّا
سَمِعَ الْاَذَانَ قَالَ دَعْوَةُ حَقٍّ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تِلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ ترجمہ طلق بن علی سے
روایت ہی ہم اپنی قوم کیطرف سے پیام لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی
اور ہم نے بیان کیا آپ سے کہ ہماری بستی مین ایک گرجا ہی پھر ہم نے مانگا آپ سے وضو کا بچا ہوا پانی (برکت کے لیے) آپ
نے پانی منگوایا اور ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر اوس پانی کو ایک ڈول مین ڈالدیا اور فرمایا جاؤ جب تم اپنی بستی کو پہونچو تو گرجا
کو توڑ ڈالو اور وہان یہ پانی چھڑک دو اور اوس کو مسجد بنالو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارا شہر دور ہے اور گرمی بہت پڑتی
ہی اور پانی سوکھ جاتا ہے آپنے فرمایا اوسکو دوسرے پانی سے بڑھاؤ (یعنی ڈول کو دوسرے پانی مین تر کرلیا کرو یا تھوڑا پانی اور اوسمین
ڈالدیا کرو جتنا سوکھے اوسکا بدل ہوجاوے) کیونکہ جتنا پانی اوسکو پہونچیگا اسکی خوشبو اور خوبی زیادہ ہوگی خیر ہم روانہ ہوئے
یہانتک کہ اپنے شہر پہونچے اور گرجا کو توڑا پھر اوس جگہ وہ پانی چھڑکا اور وہان مسجد بنائی پھر ہم نے اذان دی تو وہان ایک پادری
تھا بنی طی مین سے اوس نے جب اذان سنی تو کہنے لگا یہ سچی پکار ہے پھر ایک طرف بلندی پر چلا گیا اوس روز سے دکھلائی نہین دیا
نَبْشُ الْقُبُوْرِ وَاتِّخَاذُ اَرْضِهَا مَسْجِدًا قبرونکو کھود کر وہان مسجد بنا دینا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي عُرْضِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ
فَاَقَامَ فِيهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَی مَلَاءِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ
كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِهِ وَاَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَاءُ بَنِي

النجار حوله حتى القي بفناء ابي ايوب وكان يصلي حيث ادركته الصلوة ويصلي في مرابض الغنم ثم
امر بالمسجد فارسل الى ملاء من بني النجار فجاؤا فقال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا قالوا
والله ما نطلب ثمنه الا الى الله عز وجل قال انس وكانت فيه قبور المشركين وكانت فيه خرب
وكان فيه نخل فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقبور المشركين فنبشت وبالنخل فقطعت
وبالخرب فسويت فصفوا النخل قبلة المسجد وجعلوا عضادتيه الحجارة وجعلوا ينقلون الصخر
وهم يرتجزون ورسول الله صلى الله عليه وسلم معهم وهم يقولون اللهم لا خير الا خير
الآخرة فانصر الانصار والمهاجرة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف
لائے تو ایک کنارے اتری ایک محلہ میں جسکا نام بنو عمرو بن عوف تھا اور چودہ راتوں تک وہیں رہے پھر اپنے بنو النجار کے لوگوں کو بلا
بھیجا وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آئے گویا میں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور ابوبکر
صدیق رض آپکے خواصی میں تھے اور بنو نجار کے لوگ آپکے گرداگرد تھے یہانتک کہ آپ اوتری ابوایوب کے زمین میں (یعنی اونکے
مکان میں جو صحن تھا) اور آپ نماز پڑھ لیتے تھے جہاں پر وقت آجاتا نماز کا یہانتک کہ پڑھ لیتے تھے بکریوں کی رہنے کی جگہہ میں پھر آپنے
حکم کیا یا آپکو حکم ہوا مسجد بنانے کا آپنے بنونجار کے چند رئیسوں کو بلا بھیجا وہ آئے آپنے اون سے فرمایا تم مجھسے اس زمین کی قیمت
لے لو انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم کبھی اوسکی قیمت نہ لینگے مگر خدا سے (یعنی خدا سے اوسکا ثواب لینگے) انس نے کہا اس میں
مشرکوں کی قبریں تھیں اور کھنڈر تھے اور ایک درخت تھا کھجور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تو مشرکوں کی قبریں کھود
ڈالی گئیں اور درخت کاٹا گیا اور کھنڈر برابر کی گئی پھر درخت قبلے کیجانب رکھا گیا اور چوکھٹ پتھر کی بنائی گئی صحابہ سب
پتھر ڈھوتے تھے اور شعر پڑھتے جاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اونکے ساتھ تھے وہ کہتے تھے اللھم لا خیر الا خیر
الآخرة فاغفر الانصار والمهاجرة یا اللہ خوبی نہیں ہے مگر آخرت کی خوبی تو بخشدے انصار اور مہاجرین کو **النهي**
عن اتخاذ القبور مساجد قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت عن عائشة وابن عباس قالا لما نزل
برسول الله صلى الله عليه وسلم فطفق يطرح خميصة له على وجهه فاذا اغتم كشفها عن وجهه
قال وهو كذلك لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد **ترجمہ** حضرت عائشہ
اور ابن عباس سے روایت ہے دونوں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے (یعنے قریب وفات کے) تو آپ ایک چادر
ڈال لیتے اپنے منہ پر پھر جب دم گھٹنے لگتا تو منہ کھول لیتے اور فرماتے اسی حال میں لعنت ہو اللہ کی یہود اور نصاریٰ پر انہوں نے اپنے پیغمبروں
کی قبروں کو مسجد بنا لیا **ف** یعنے وہاں پر عبادت کرنا شروع کیا جیسے مسجد میں عبادت کرتے ہیں یا اوسطرف سجدہ شروع کیا یا
وہاں روشنی اور آرایش کی جیسی مسجدوں کی کرتے ہیں **باب** عن عائشة ان ام حبيبة وام سلمة ذكرتا
كنيسة رأتاها بالحبشة فيها تصاوير فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اولئك اذا كان

فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ اور ام سلمہ نے ذکر کیا ایک گرجا کا ملک حبش میں جسمیں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کا قاعدہ تھا (یعنی یہود اور نصاریٰ کا) جب ان میں کوئی نیک بخت آدمی مر جاتا تو اوسکی قبر پر ایک مسجد بنا دیتے اور اوس میں یہ مورتیں بنا کر رکھتے یہ لوگ بری ہوں گے سب مخلوقات میں اللہ کے نزدیک قیامت کے روز۔

اَلْفَضْلُ فِي إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ مسجد میں آنے کا ثواب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى مَسْجِدِهِ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَمْحُو سَيِّئَةً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے ہر ایک قدم رکھتا ہے تو ایک نیکی لکھی جاتی ہے پھر دوسرے قدم پر ایک برائی معاف ہوتی ہے

اَلنَّهْيُ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ مِنْ إِتْيَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع نہ کرنا چاہیے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں (نماز کے لیے) جانے کی اجازت مانگے تو اوسکو منع نہ کرے (دوسری روایت ہے کہ اجازت دو اونکو بخاری)

مَنْ يُمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ مسجد میں آنا کسے منع ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ الثُّومِ ثُمَّ قَالَ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسَاجِدِنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کھاوے پہلے لہسن کو فرمایا پھر فرمایا لہسن یا پیاز یا گندنا تو وہ ہماری مسجدوں میں نہ آوے اس لیے کہ فرشتے تکلیف پاتے ہیں اوس چیز سے جس سے آدمی تکلیف پاتے ہیں ف پیاز لہسن کا کچا کھانا اس لیے علما نے مکروہ رکھا ہے اور اوسکو کھا کر مسجد میں جانا برا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ مولی بھی پیاز لہسن کے برابر ہے اوسکی ڈکار میں بدبو آتی ہے اگر ان چیزوں کو پکا کر کھاوے یا سرکے میں ڈالکر ان کی بدبو دفع کرے تو کھانا درست ہے

مَنْ يُخْرَجُ مِنَ الْمَسْجِدِ کونسا شخص مسجد سے نکالا جاوے

عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّكُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الْبَصَلُ وَالثُّومُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا ترجمہ معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا اے لوگو تم اندو ناپاک درختوں میں سے کھاتے ہو یعنی پیاز اور لہسن کو اور میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ کسی کے منہ سے ان کی بو پاتے تو حکم کرتے وہ نکالا جاتا بقیع کی طرف پھر جو کوئی کھاوے انکو تو اچھی طرح پکا کر کھاوے

ضَرْبُ الْخِبَاءِ فِي الْمَسْجِدِ مسجد میں خیمہ لگانے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن يعتكف صلى الصبح ثم دخل في المكان الذي يريد
أن يعتكف فيه فأراد أن يعتكف العشر الأواخر من رمضان فأمر فضرب له خباء وأمرت
حفصة فضرب لها خباء فلما رأت زينب خباءها أمرت فضرب لها خباء فلما رأى ذلك رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال آلبر تردن فلم يعتكف في رمضان واعتكف عشرا من شوال

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا قصد کرتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اس مقام میں جاتے
جہاں اعتکاف کرنا چاہتے ایک بار رمضان کے اخیر دنوں میں اعتکاف کا ارادہ کیا تو حکم کیا ایک ڈیرہ لگانے کا (مسجد میں) ڈیرہ لگایا
گیا اور ام المومنین حفصہ نے بھی حکم کیا ان کے لیے بھی ڈیرہ لگایا گیا جب ام المومنین زینب نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی حکم کیا
ان کے لیے بھی ڈیرہ لگایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا (کہ مسجد میں بہت ڈیرے ہیں) تو آپ نے فرمایا کیا ان کی
نیت ثواب کی ہے (ظاہر تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک نے دوسری کی دیکھا دیکھی اور حرص سے یہ ڈیرے لگائے ہیں) پھر آپ نے رمضان
میں اعتکاف نہ کیا اور شوال میں دس دن تک اعتکاف کیا عن عائشة قالت أصيب سعد يوم الخندق
رماه رجل من قريش رماه في الأكحل فضرب عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم خيمة في
المسجد ليعوده من قريب ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے سعد بن معاذ کو خندق کی جنگ میں زخم پہنچا ایک
تیر کا جو قریش کے ایک شخص نے مارا تھا اکحل میں (اکحل ایک رگ ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیمہ مسجد میں لگایا
تاکہ ان کی عیادت (بیمار پرسی) قریب سے کیا کریں

إدخال الصبيان في المساجد

عن أبي قتادة قال بينا نحن جلوس في المسجد إذ خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يحمل أمامة بنت
أبي العاص بن الربيع وأمها زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي صبية يحملها فصلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي على عاتقه يضعها إذا ركع ويعيدها إذا قام حتى قضى صلاته
يفعل ذلك بها ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے ہم مسجد میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے امامہ
بنت ابی العاص کو لیے ہوئے اور ان کی ماں زینب تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور وہ امامہ لڑکی
تھیں ایک ذرا سی لڑکی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور وہ آپ کے کاندھے پر تھیں جب آپ رکوع کرتے
تو ان کو زمین پر بٹھا دیتے پھر جب کھڑے ہوتے تو ان کو اٹھا لیتے اور کاندھے پر بٹھا لیتے ایسا ہی کرتے رہے نماز ختم ہونے تک

ربط الأسير بسارية المسجد قیدی کو مسجد کے ستون سے باندھ دینا

عن أبي هريرة يقول بعث
رسول الله صلى الله عليه وسلم خيلا قبل نجد فجاءت برجل من بني حنيفة يقال له ثمامة
بن أثال سيد أهل اليمامة فربط بسارية من سواري المسجد (مختصر) ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سوار نجد کی طرف بھیجے وہ بنی حنیفہ میں سے ایک شخص کو پکڑ لائے جس کو ثمامہ بن اثال

فی المسجد فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم خذ بنصالها قال نعم ترجمہ سفیان سے روایت ہے
یعنی عمرو سے کہا گیا تم نے جابر سے سنا ہے وہ کہتے تھے ایک شخص تیر لیکر مسجد میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکے پیکان
پکڑ لے انہوں نے کہا ہاں ف مقصود یہ تھا کہ کسی کے لگ نہ جاوے کیونکہ مسجد میں لوگ جمع رہتے ہیں پس ان ہتھیار نکالنا ادب
کے خلاف ہے **تشبیک الاصابع فی المسجد** انگلیاں انگلیوں میں ڈالنا مسجد میں **عن** الاسود قال
دخلت انا وعلقمة علی عبد الله بن مسعود فقال لنا اصلی هؤلاء قلنا لا قال قوموا فصلوا
فذهبنا لنقوم خلفه فجعل احدنا عن یمینه والآخر عن شماله فصلی بغیر اذان ولا اقامة
فجعل اذا رکع شبك بین اصابعه وجعلها بین رکبتیه وقال هکذا رأیت رسول الله صلی
الله علیه وسلم فعل ترجمہ اسود سے روایت ہے میں اور علقمہ دونوں عبد اللہ بن مسعود پاس گئے انہوں نے کہا کیا انہوں نے پڑھی
ہم نے کہا نہیں انہوں نے کہا کھڑے ہو اور نماز پڑھو ہم چلے ان کے پیچھے کھڑے ہونے کو انہوں نے ایک آدمی کو اپنے داہنی طرف
کیا اور ایک کو بائیں طرف پھر نماز پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے جب وہ رکوع کرتے تو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کے
انگلیوں میں ڈال لیتے دونوں گھٹنوں کے بیچ میں اور کہتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا **الاستلقاء**
فی المسجد مسجد میں چت لیٹنا **عن** عباد بن تمیم عن عمه انه رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم
مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیه علی الاخری ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت ہے انہوں نے اپنے چچا عبد اللہ
بن زید بن عاصم سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے **النوم**
فی المسجد مسجد میں سونے کا بیان **عن** ابن عمر انه کان ینام وهو شاب عزب لا اهل له علی عهد
رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مسجد النبی صلی الله علیه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے وہ جوان تھے اور مجرد تو سویا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں **البصاق فی المسجد** مسجد میں تھوکنے
کا بیان **عن** انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البصاق فی المسجد خطیئة وکفارتها
دفنها ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور کفارہ اسکا یہ ہے کہ اسکو زمین
میں داب دے (یعنی مٹی اوپر سے ڈالکر دبا دے) **النهی عن ان یتنخم الرجل فی قبلة المسجد** مسجد میں
قبلہ کی طرف تھوکنے کی ممانعت **عن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رأی بصاقا فی جدار
القبلة فحکه ثم اقبل علی الناس فقال اذا کان احدکم یصلی فلا یبصقن قبل وجهه فان الله عز وجل
قبل وجهه اذا صلی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر تھوک (بلغم) دیکھا آپ نے
اسکو کھرچ ڈالا پھر متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اسلئے کہ اللہ جل جلالہ اس
کے سامنے ہوتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے (یعنی اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے پس سامنے تھوکنا بڑی بے ادبی ہے) **ذکر نهی النبی صلی الله**

علیه وسلم عن أن يبصق الرجل بين يديه أو عن يمينه وهو في صلاته ترجمہ نماز میں سامنے یا داہنی
طرف تہوکنے سے حضرت نے ممانعت کی عن أبي سعيد الخدري أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى نخامة
في قبلة المسجد فحكها بحصاة ونهى أن يبصق الرجل بين يديه أو عن يمينه وقال يبصق
عن يساره أو تحت قدمه اليسرى ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں
قبلہ کیطرف بلغم دیکھا آپ نے اوسکو کنکریوں سے ملدیا اور منع کیا تہوکنے سے سامنے اور داہنی طرف اور فرمایا تہوکے بائیں طرف
یا بائیں قدم کے تلے

الرخصة للمصلي أن يبصق خلفه أو تلقاء شماله

نمازی کو اجازت ہے پیچھے یا
بائیں طرف تہوکنے کی عن طارق بن عبد الله المحاربي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا
كنت تصلي فلا تبزقن بين يديك ولا عن يمينك وابصق خلفك أو تلقاء شمالك إن كان
فارغا وإلا فهكذا وبزق تحت رجله ودلكه ترجمہ طارق بن عبد اللہ محاربی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز پڑھتا ہو تو نہ تہوک سامنے اپنے اور نہ داہنی طرف لیکن تہوک پیچھے اپنے یا بائیں تو اسطرح کر آپ نے
اپنے پاؤں کے تلے تہوکا پہر اوسکو ملدیا

بأي الرجلين يدلك بصاقه

کس پاؤں سے تہوک کو ملے عن
العلاء بن الشخير قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم تنخع فدلكه برجله اليسرى ترجمہ علاء
بن شخیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے تہوکا پہر اوسکو ملدیا بائیں پیر سے

تخليق المساجد

مسجدوں میں خوشبو لگانا عن أنس بن مالك قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم نخامة في قبلة
المسجد فغضب حتى احمر وجهه فقامت امرأة من الأنصار فحكتها وجعلت مكانها خلوقا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أحسن هذا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسجد میں قبلہ کیجانب بلغم دیکھا آپ غصے ہوئے یہانتک کہ چہرہ آپکا سرخ ہوگیا ایک عورت انصار میں سے کہڑے ہوئے اور اوسکو
رگڑ کر اوسکی جگہہ خوشبو لگا دی آپنے فرمایا یہ کیا اچہا کام ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجدوں میں خوشبو لگانا اور عود و
لوبان جلانا عمدہ کام ہے علاوہ مسنون ہونے کے ایک یہ فائدہ ہے کہ جہاں مجمع ہو وہاں لوبان جلانے سے ہوا کی سمیت رفع ہوتی ہے

القول عند دخول المسجد وعند الخروج منه

مسجد میں جاتے اور نکلتے وقت کیا کہے عن أبي حميد و
أبي أسيد يقولان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل أحدكم المسجد فليقل اللهم افتح
لي أبواب رحمتك وإذا خرج فليقل اللهم إني أسألك من فضلك ترجمہ ابو حمید اور ابو اسید سے روایت ہے
دونو کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں جاوے تو کہے یا اللہ کہولدے مجہپر اپنی رحمت کے دروازے اور
جب مسجد سے نکلے تو کہے یا اللہ میں مانگتا ہوں فضل تیرا

الأمر بالصلاة قبل الجلوس

جب مسجد میں جاوے تو
بیٹہنے سے پہلے دو رکعتیں پڑہ لیوے عن أبي قتادة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا دخل أحدكم

المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں جاوے تو دو رکعتیں بیٹھنے سے پہلے پڑھ لیوے

الرخصة فی الجلوس فیه والخروج منه بغیر صلوة

ترجمہ مسجد میں بیٹھنے کی اجازت بغیر نماز پڑھے ہوئے اور مسجد سے نکلنے کی اجازت بغیر نماز پڑھے ہوئے عن کعب بن مالک یحدث حدیثه حین تخلف عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة تبوك قال وصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم قادما وكان اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فركع فيه ركعتين ثم جلس للناس فلما فعل ذلك جاءه المخلفون فطفقوا يعتذرون اليه ويحلفون له وكانوا بضعة وثمانين رجلا فقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم علانيتهم وبايعهم واستغفر لهم ووكل سرائرهم الى الله عز وجل حتى جئت فلما سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال تعال فجئت حتى جلست بين يديه فقال لي ما خلفك الم تكن ابتعت ظهرك فقلت يا رسول الله اني والله لو جلست عند غيرك من اهل الدنيا لرأيت اني ساخرج من سخطه ولقد اعطيت جدلا ولكن والله لقد علمت لئن حدثتك اليوم حديث كذب ترضى به عني ليوشكن ان الله عز وجل يسخطك علي ولئن حدثتك حديث صدق تجد علي فيه اني لارجو فيه عفو الله والله ما كنت قط اقوى ولا ايسر مني حين تخلفت عنك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما هذا فقد صدق فقم حتى يقضي الله فيك فقمت فمضيت مختصر ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے وہ اپنا قصہ بیان کرتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں نہیں گئے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو تشریف لائے اور آپ جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے وہاں آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر بیٹھے لوگوں کے سامنے اور وہ لوگ آنے لگے جو پیچھے رہ گئے تھے (جہاد میں) نہیں گئے تھے بلکہ پیچھے رہ گئے تھے (مدینہ میں) اور طرح طرح کے عذر کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے وہ سب لوگ شمار میں اسی پر کئی آدمی تھے آپ نے ان کا ظاہری بیان قبول فرمایا اور ان سے بیعت کی (دوبارہ) اور ان کے لیے دعا مانگی اور ان کے دلوں کی باتیں اللہ جل جلالہ پر رکھ دیں یہاں تک کہ میں آیا (اور میں بھی ان لوگوں میں تھا جو جہاد کے لیے نہیں گیا تھا) آپ نے مجھ کو دیکھ کر تبسم کیا جیسا کوئی غصے میں تبسم کرتا ہے پھر فرمایا آؤ میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا تم کیوں پیچھے رہ گئے کیا تم نے اونٹ نہیں خرید لیا تھا (سواری کے لیے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں کسی اور دنیا دار کے پاس بیٹھا ہوتا تو میں جانتا ہوں کہ ضرور اس کے غصہ سے نکل جاتا (یعنی اس کا غصہ دور کر دیتا) اور مجھ کو باتیں بنانا خوب آتی ہیں لیکن قسم خدا کی میں جانتا ہوں اگر میں آج آپ سے جھوٹ کہہ دوں گا تو آپ مجھ سے راضی ہو جاوینگے لیکن اللہ عزوجل پھر آپ کو ناراض کر دیگا مجھ سے اور اگر میں آپ سے سچ کہوں گا تو آپ کو جانتا ہوں کہ میری دلیل سے آپ خفا ہوں گے اور آپ کو معلوم ہو جاوے گا کہ میں نے جھوٹی باتیں کہیں تھیں نہیں اور جو میں آج آپ سے سچ سچ کہہ دوں تو آپ مجھ پر غصہ کرینگے لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ جل جلالہ میرا قصور معاف کر دیوے اور آپ کو مجھ پر مہربان کر دیوے

قسم خدا کی جب میں انکے ساتھ نہ گیا تو مجھسے زیادہ کوئی زور آور اور مالدار نہ تھا مجھے کچھ عذر نہ تھا نہ میں بیمار تھا نہ بے مقدور تھا
مگر شامت نفس سے رہ گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا اب جا یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کرے تیرے باب میں
میں کھڑا ہوا اور چلا گیا (یہ حدیث مختصر ہے) آگے اور قصہ اسکا طویل ہے ف تو کعب مسجد میں آئے اور پھر مسجد میں سے بغیر نماز کے
چلے گئے اور یہی مقصود ہے باب کا صَلوٰۃُ الَّذِیْ یَمُرُّ عَلَی الْمَسْجِدِ جو شخص مسجد سے گزرے تو دو رکعت نماز اوسکو
پڑھنا چاہیے (اگر ہو سکے) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی قَالَ کُنَّا نَغْدُوْ اِلَی السُّوْقِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَمُرُّ عَلَی الْمَسْجِدِ فَنُصَلِّیْ فِیْہِ ترجمہ ابو سعید بن معلی سے روایت ہے ہم صبح کو بازار جایا کرتے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو مسجد پر گزرتے وہاں نماز پڑھتے اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْجُلُوْسِ فِی الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ
الصَّلوٰۃِ مسجد میں بیٹھکر نماز کا انتظار کرنا کیسا ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ مَا لَمْ یُحْدِثْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ -
اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک فرشتے دعا کرتے ہیں تم میں سے اوس شخص
کے لیے جو بیٹھا رہتا ہے اوسجگہ جہاں اوس نے نماز پڑھی جب تک اوسکا وضو نہ ٹوٹے وہ کہتے ہیں - یا اللہ بخش دے اوسکو یا اللہ رحم
کر اوسپر عَنْ سَھْلٍ السَّاعِدِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ فِی الْمَسْجِدِ
یَنْتَظِرُ الصَّلوٰۃَ فَھُوَ فِی الصَّلوٰۃِ ترجمہ سہل ساعدی سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے جو شخص مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے وہ گویا نماز ہی میں ہے ف یعنی اوسکو نماز کا ثواب ملتا رہیگا ذِکْرُ نَھْیِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلوٰۃِ فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ جہاں پر اونٹ پانی پیکر بیٹھتے ہیں وہاں نماز پڑھنے کی
ممانعت عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الصَّلوٰۃِ فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ
ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے اونٹوں کے پانی پینے کی جگہ میں ف
یہ ممانعت نجاست کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اسوجہ سے کہ جہاں اونٹ پانی پیتے ہیں وہاں ہجوم ہوتا ہے اور خوف ہے نمازی کو صدمہ پہنچنے کا
اَلرُّخْصَۃُ فِیْ ذٰلِکَ ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا اَیْنَمَا اَدْرَکَ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِی الصَّلوٰۃَ صَلّٰی ترجمہ جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے ساری زمین مسجد بنا دی گئی اور پاک کرنیوالی (تیمم میں) بنائی
گئی تو جہاں کوئی شخص میری امت میں سے نماز کو پالیوے (یعنی نماز کا وقت آ جاوے) تو نماز پڑھ لیوے (اگرچہ وہ جگہ اونٹوں کے
پانی پینے کی ہو کیونکہ حدیث میں کوئی قید نہیں ہے) اَلصَّلوٰۃُ عَلَی الْحَصِیْرِ بورئیے پر نماز پڑھنے کا بیان عَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاْتِیَھَا فَیُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِھَا
فَتَتَّخِذَہٗ مُصَلًّی فَاَتَاھَا فَعَمَدَتْ اِلٰی حَصِیْرٍ فَنَضَحَتْہُ بِمَاءٍ فَصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلَّوْا مَعَہٗ ترجمہ انس بن مالک

روایت ہے ام سلیم (انس کی ماں) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہا کہ آپ میرے گھر پر آویں اور نماز پڑھیں تو میں اوس جگہ نماز پڑھا
کروں (برکت کو لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے گھر پر تشریف لائے اونہوں نے ایک بوریا اوٹھایا اور اوسکو پانی سے دھویا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ انس اور ام سلیم نے بھی پڑھی **اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْخُمْرَةِ**
سجدہ گاہ پر نماز پڑھنا **عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ** ترجمہ
ام المؤمنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے خمرہ پر ف خمرہ اوس چیز کو کہتے ہیں جس پر آدمی سجدہ
کرتا ہے نماز میں اور وہ ایک ٹکڑا ہوتا ہے بوریے کا یا کھجور کی چھال کا یا اور کسی گھانس کا مجمع البحار میں ہے کہ خمرہ وہ سجدہ گاہ ہے جس
پر اب ہمیشہ شیعہ سجدہ کیا کرتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ چوہے نے بتی گھسیٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خمرہ پر ڈال دی پھر
مین سے ایک روپیہ بھر جل گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خمرہ بڑا تھا نہ چھوٹا جیسے سجدہ گاہ ہوتی ہے واللہ اعلم **اَلصَّلٰوةُ**
عَلَى الْمِنْبَرِ منبر پر نماز پڑھنے کا بیان **عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ**
وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُهُ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مِمَّ هُوَ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ
اَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَاَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فُلَانَةَ امْرَاَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ اَنْ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ اَنْ يَعْمَلَ لِيْ
اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِيْ اَصْلِ
الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا
صَلٰوتِيْ ترجمہ ابو حازم بن دینار سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سہل بن سعد کے پاس آئے اور وہ بحث کر رہے تھے منبر میں رسول اللہ صلعم
کی کہ وہ کس لکڑی کا ہے آخر انہوں نے سہل کو پوچھا سہل نے کہا قسم خدا کی میں خوب جانتا ہوں جس لکڑی کا بنا ہے اور میں نے دیکھا ہے
اسے پہلے دن جب منبر رکھا گیا اور جب پہلی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر بیٹھے میں آپ نے ایک عورت پاس جس کا نام سہل نے لیا کہلا
بھیجا کہ تو اپنے غلام سے جو بڑھئی ہے کہہ کہ میرے لیے چند لکڑیاں بنا دے جن پر میں بیٹھا کروں لوگوں سے باتیں کرنے کو یعنی نصیحت
کرنے کو اوس عورت نے اپنے غلام کو حکم کیا اوس نے بنایا منبر کو غابہ (ایک مقام کا نام ہے) کے جھاؤ سے اور اوس عورت پاس لے آیا
اوس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیج دیا آپ نے حکم دیا وہ یہاں رکھا گیا پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ
اوس پر چڑھے پھر نماز پڑھی اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا اوسی پر پھر اوترے الٹے پاؤں اور سجدہ کیا منبر کی جڑ پاس پھر جب سجدہ سے فارغ
ہوئے تو منبر پر چلے گئے جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں نے یہ کام اس لیے کیا تاکہ تم میری پیروی کرو
اور میری نماز سیکھ لو **اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْحِمَارِ** گدھے پر نماز پڑھنے کا بیان **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ**

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی عَلٰی حِمَارٍ وَھُوَ مُتَوَجِّہٌ اِلٰی خَیْبَرَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے نبی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے اور آپ کا مونہہ خیبر کیطرف تھا اور رکوع اور سجود اشارہ سے کرتے خیبر مدینے
سے شمال کی جانب میں ہے اور قبلہ مدینے میں جنوب کیطرف ہے وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی عَلٰی حِمَارٍ وَھُوَ رَاكِبٌ یَذْھَبُ اِلٰی خَیْبَرَ وَالْقِبْلَةُ خَلْفَہٗ ترجمہ انس بن مالک سے روایت
ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے آپ سوار تھے اور نماز پڑھ رہے تھے منہ آپکا خیبر کیطرف تھا
اور قبلہ آپکی پیچھے تھا

كِتَابُ الْقِبْلَةِ

کتاب قبلے کے بیان میں عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ
قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ فَصَلّٰی نَحْوَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَہْرًا ثُمَّ
اِنَّہٗ وُجِّہَ اِلَی الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ
فَقَالَ اَشْہَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّہَ اِلَی الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوْا اِلَی الْكَعْبَةِ
ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو بیت المقدس کیطرف سولہ مہینے تک نماز پڑھی
پھر کعبے کیطرف منہ کیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر انصار کے ایک قوم پاس گیا (اور وہ نماز پڑھ رہے
تھے بیت المقدس کیطرف) اوس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کیطرف منہ کیا
وہ لوگ (رہتے ہی نماز میں) کعبے کیطرف پھر گئے

بَابُ الْحَالِ الَّتِیْ یَجُوْزُ عَلَیْہَا اسْتِقْبَالُ غَیْرِ الْقِبْلَةِ

کس حال میں قبلے کیطرف منہ کرنا ضرور نہیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُصَلِّی عَلٰی رَاحِلَتِہٖ فِی السَّفَرِ حَیْثُ مَا تَوَجَّہَتْ بِہٖ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ وَكَانَ ابْنُ
عُمَرَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے سفر میں جدھر
اوسکا منہ ہوتا عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے (ف) نفل سواری پر پڑھنا سفر میں بالاجماع جائز ہے
ہے اگرچہ منہ قبلے کیطرف نہ ہو لیکن شہر میں سواری پر نفل پڑھنا درست نہیں ہے شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اور ایک روایت میں
درست ہے اور یہی قول ہے انس بن مالک اور ابو یوسف کا اور فرض نماز سواری پر پڑھنا درست نہیں ہے اکثر علما کے نزدیک مگر عذر
سے جیسے خوف ہو چور کا یا درندے کا یا لٹ جانے کا یا قافلے چلے جانے کا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی عَلَی الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَیِّ وَجْہٍ تَوَجَّہَ بِہٖ وَیُوْتِرُ عَلَیْہَا غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یُصَلِّی عَلَیْہَا
الْمَكْتُوْبَةَ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اونٹنی پر جدھر منہ ہوتا اوسکا
اور وتر بھی اوسی پر پڑھ لیتے مگر فرض نہ پڑھتے اوس پر

اِسْتِبَانَةُ الْخَطَاءِ بَعْدَ الْاِجْتِہَادِ

اگر ایک شخص نے سوچ
کر قبلے کیطرف نماز پڑھی پھر معلوم ہوا کہ اوس طرف قبلہ نہ تھا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَیْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ
جَاءَہُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَیْہِ اللَّیْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ

أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے لوگ مسجد قبا میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترا اور حکم ہوا آپ کو کعبہ کیطرف منہ کرنیکا یہ سنکر وہ لوگ (نماز ہی میں) کعبہ کیطرف پھر گئے پہلے اونکا منہ شام کیطرف تھا وہ پھر گھوم گئے کعبہ کیطرف ف اور جسقدر نماز پڑھ چکے تھے اوسکا اعادہ نہ کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سہو کر کے غیر قبلہ کیطرف نماز پڑھے پھر معلوم ہو کہ قبلہ اوس طرف نہ تھا تو نماز کا لوٹانا ضرور نہیں ہے

سُتْرَةُ الْمُصَلِّي نمازی کے سترہ کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تبوک کی لڑائی میں کہ نمازی کا سترہ کسقدر ہونا چاہیے آپ نے فرمایا جتنی پالان کی لکڑی ہوتی ہے (یعنی ایک ہاتھ کی) برابر اگر اس قدر سترہ نمازی کے سامنے ہو تو اوس پار سے آدمی کا گذرنا منع نہیں ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ ثُمَّ يُصَلِّي إِلَيْهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے نیزہ گاڑ لیتے پھر نماز پڑھتے اوس طرف

الْأَمْرُ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ سترہ سے نزدیک ہونا چاہیے تا کہ کوئی گذرنیوالا نمازی اور سترے کے بیچ میں سے نہ گذر سکے

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعِ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے سترہ لگا کر تو سترے سے نزدیک رہے ایسا نہ ہو کہ شیطان (یعنی وہ آدمی یا گدہا یا کتا جو نمازی کے سامنے سے گذرے) اوسکی نماز توڑ دیوے

مِقْدَارُ ذَلِكَ سترے سے کتنے فاصلے پر کھڑا ہو

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لیگئے اور آپکے ساتھ اسامہ بن زید اور بلال اور عثمان بن طلحہ تھے آپ نے دروازہ بند کر لیا عبداللہ بن عمر نے کہا جب آپ نکلے تو میں نے بلال سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بلال نے کہا آپ نے ایک ستون کو بائیں طرف کیا اور دو ستون داہنی طرف اور تین ستون پیچھے اور ان دنوں میں خانہ کعبہ چھ ستون پر تھا پھر آپ نے نماز پڑھی دیوار سے تین ہاتھ کے فاصلے پر (بس اسی قدر سترے سے فاصلہ چاہیے)

ذِكْرُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَمَا لَا يَقْطَعُ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي سُتْرَةٌ جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو کس چیز کے سامنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور کس سے نہیں ٹوٹتی

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ قَائِمًا يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ

إذا كان بين يديه مثل آخرة الرحل فإن لم يكن بين يديه مثل آخرة الرحل فإنه يقطع صلوته
المرأة والحمار والكلب الأسود قلت ما بال الأسود من الأصفر من الأحمر فقال سألت رسول
الله صلى الله عليه وسلم كما سألتني فقال الكلب الأسود شيطان ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو نماز پڑھتا ہو تو اس کا پردہ ہوگا اس کے لیے کوئی چیز ہو کجاوے کی پچھلی
لکڑی کے برابر اگر اس کے سامنے اتنی بڑی کوئی چیز نہ ہو تو توڑ دیگی اس کی نماز کو عورت اور گدھا اور کالا کتا ابوذر کہتے ہیں
میں نے کہا عبداللہ بن صامت نے کہا میں نے ابوذر سے پوچھا کالے کتے کی کیا خصوصیت ہے اگر زرد یا لال کتا ہو انہوں نے
کہا میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا آپ نے فرمایا کالا کتا شیطان ہوتا ہے عن
قتادة قال قلت لجابر بن زيد ما يقطع الصلوة قال كان ابن عباس يقول المرأة الحائض
والكلب قال يحيى رفعه شعبة ترجمہ قتادہ نے کہا میں نے جابر بن زید سے پوچھا نماز کس چیز کے سامنے نکلنے
سے ٹوٹ جاتی ہے انہوں نے کہا ابن عباس کہتے ہیں حائضہ عورت اور کتے کے سامنے نکلنے سے ٹوٹ جاتی ہے یحیی نے کہا
شعبہ نے اس حدیث کو مرفوع کیا (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا) عن ابن عباس قال جئت أنا
والفضل على أتان لنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس بعرفة ثم ذكر كلمة
معناها فمررنا على بعض الصف فنزلنا وتركناها ترتع فلم يقل لنا رسول الله صلى الله عليه
وسلم شيئا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں اور فضل بن عباس دونوں ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے اور رسول صلی اللہ علیہ
وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو ہم گزر گئے کچھ صف کے سامنے پھر اترے اور گدھی کو چھوڑ دیا وہ چرتی رہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم کو کچھ نہ کہا عن الفضل بن عباس قال زار رسول الله صلى الله عليه وسلم عباسا في
بادية لنا ولنا كليبة وحمارة ترعى فصلى النبي صلى الله عليه وسلم العصر وهما بين يديه
فلم يؤخرا ولم يزجرا ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس کے ملاقات کو
آئے ایک جنگل میں جو ہم لوگوں کا تھا ہمارے پاس ایک گدھی تھی اور ایک کتیا تھی گدھی چر رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نے عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں آپ کے سامنے تھیں نہ ان کو ہنکایا نہ ہٹایا عن ابن عباس أنه مر
بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم هو وغلام من بني هاشم على حمار بين يدي رسول الله
صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فنزلوا ودخلوا معه فصلوا ولم ينصرف فجاءت جاريتان
تسعيان من بني عبد المطلب فأخذتا بركبتيه ففرع بينهما ولم ينصرف ترجمہ عبداللہ بن عباس
سے روایت ہے وہ اور ایک لڑکا بنی ہاشم میں سے گدھے پر سوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے اور آپ نماز
پڑھ رہے تھے پھر اترے اور نماز میں شریک ہو گئے سب لوگ نماز پڑھا کیے اور آپ بھی پڑھا کیے اتنے میں دو لڑکیاں بنی عبدالمطلب کی

اولاد میں سے دو رشتے ہیں اور آپکے گھٹنوں سے لپٹ گئیں آپنے اونکو چھڑایا اور نماز نہ توڑی اس سے معلوم ہوا کہ گدہی اور
عورت کے سامنے نکلجانے سے نماز نہیں ٹوٹتی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ كَرِهْتُ أَنْ أَقُومَ فَأَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ انْسَلَلْتُ انْسِلَالًا
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتی تھی اور آپ نماز پڑھا کرتے تھے تو جب میں
اوٹھنا چاہتی تو مجھے برا معلوم ہوتا کہ اوٹھ کر آپکے سامنے سے نکلوں میں آہستہ سے نکل جاتی اَلتَّشْدِيدُ فِي الْمُرُورِ
بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَبَيْنَ سُتْرَتِهِ سُترے کے اور نمازی کے بیچ میں سے نکل جانے کی برائی عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ
أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ
يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ
ترجمہ بسر بن سعید سے روایت ہے زید بن خالد نے اونکو ابو جہیم پاس بھیجا یہ پوچھنے کو کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا سنا ہے اوس شخص کے باب میں جو نمازی کے سامنے سے گزر جاوے ابو جہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
نمازی کے سامنے سے گزرے اگر وہ جانے جو اوسپر عذاب ہوگا تو چالیس دن یا برس تک کہڑا رہنا اچھا سمجھے سامنے نکلجانے
سے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا
أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی
تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے نکلنے نہ دے اگر وہ نہ مانے تو اوس سے لڑے ف اسلیے کہ وہ شیطان ہے کیونکہ
دیدہ و دانستہ باوجود ممانعت کے شرارت سے ایسا کرتا ہے اَلرُّخْصَةُ فِي ذٰلِكَ اس امر کی اجازت کا بیان عَنْ كَثِيرِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى
رَكْعَتَيْنِ بِحِذَائِهِ فِي حَاشِيَةِ الْمَقَامِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطُّوَّافِ أَحَدٌ ترجمہ کثیر سے روایت ہے انہوں نے
اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپنے خانہ کعبہ کا سات بار طواف
کیا پھر دو رکعتیں بیت اللہ کے سامنے مقام ابراہیم کے کنارے پڑھیں اور آپکے اور طواف کے بیچ میں کوئی حائل نہ تہا یعنی لوگ
طواف کرتے تھے اور سامنے سے گزر جاتے تھے اس حدیث سے بعضوں کا قول ہے کہ مسجد الحرام میں نمازی کے سامنے سے گزرنا منع
نہیں ہے بوجہ عذر کے اَلرُّخْصَةُ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّائِمِ سوتے کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھا کرتے اور میں آپکے سامنے قبلے کیطرف لیٹی رہتی آپکے بستر پر جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھکو جگا دیتے

عن ابي مرثد النهي عن الصلوة الى القبر قبر کی طرف نماز پڑھنے کی ممانعت میں نماز پڑھنی
الغنوي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصلوا الى القبور ولا تجلسوا عليها
ترجمہ ابو مرثد غنوی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نماز پڑھو قبر کی طرف اور مت بیٹھو
قبر پر **الصلوة الى ثوب فيه تصاوير** جس کپڑے میں تصویریں ہوں ادھر نماز پڑھنے **عن**
عائشة قالت كان في بيتي ثوب فيه تصاوير فجعلته الى سهوة في البيت فكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلي اليه ثم قال يا عائشة اخريه عني فنزعته فجعلته
وسائد ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میری گھر میں ایک کپڑا تھا جس میں مورتیں تھیں میں نے اسکو وہاں
طاق میں رکھ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر نماز پڑھا کرتے تھے آپ نے فرمایا اے عائشہ ہٹا دے اس کپڑے کو میں نے
اوسکو اتار کر اوس کے تکیے بنا ڈالے **المصلي يكون بينه وبين الامام سترة** نمازی اور امام
کے بیچ میں آڑ ہو تو کیسا ہے **عن** عائشة قالت كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم حصيرة يبسطها
بالنهار ويحتجرها بالليل فيصلي فيها ففطن له الناس فصلوا بصلوته وبينه وبينهم الحصيرة
فقال اكلفوا من العمل ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا وان احب الاعمال الى الله
ادومه وان قل ثم ترك مصلاه ذلك فما عاد له حتى قبضه الله تعالى وكان اذا عمل عملا
اثبته ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک بوریا تھا آپ دن کو اسکو بچھاتے اور رات
کو اوسکی آڑ کر لیتے اور نماز پڑھا کرتے لوگوں کو معلوم ہوا تو وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے اور اون کے اور آپ کے درمیان بوریا
تھا آپ نے فرمایا اتنا عمل کرو جتنے کی طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ جل جلالہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا اور تم ہی تھک جاتے
ہو بیشک اللہ کو وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہو پھر آپ نے وہاں نماز پڑھنا چھوڑ دیا اور کبھی نہ پڑھی
یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اوٹھا لیا اور آپ جب کوئی کام کرتے تو استقلال اور مضبوطی سے کرتے (یہ نہیں کہ چار دن
کیا پھر چھوڑ دیا) **الصلوة في الثوب الواحد** ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان **عن** ابي هريرة ان
سائلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في الثوب الواحد فقال اولكلكم
ثوبان ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ایک کپڑے (یعنی فقط
تہبند) میں نماز درست ہے (اگر چادر نہ ہو) آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں (اور نماز سب کو پڑھنا چاہیے
پھر ایک کپڑے ہی میں نماز درست ہوگی) **عن** عمر بن ابي سلمة انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم
يصلي في ثوب واحد في بيت ام سلمة واضعا طرفيه على عاتقيه ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر میں دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے اور اوس کے دونوں کنارے

آپ کے کندہوں پر پڑے تہے **الصلوة في قميص واحد** فقط کرتے مین نماز پڑہنے کا بیان جبکہ نیچا ہو اوس سے
کہ ستر چہپا رہے عن سلمة بن الاكوع قال قلت يا رسول الله اني لاكون في الصيد وليس على الا
القميص افأصلي فيه قال وازرره عليك ولو بشوكة ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ مین نے
عرض کیا یا رسول اللہ مین شکار مین فقط کرتا پہنے ہوتا ہون کیا اوسی طرح نماز پڑہ لون آپنے فرمایا پڑہ لے) اور اوس مین تکمہ
لگا لے اگرچہ ایک کانٹے کا ہو (تاکہ ستر نہ کہلے) **الصلوة في الازار** تہبند مین نماز پڑہنا عن سهل بن سعد
قال كان رجال يصلون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عاقدين ازرهم كهيئة الصبيان
فقيل للنساء لا ترفعن رؤسكن حتى يستوي الرجال جلوسا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کچہ لوگ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازین پڑہا کرتے تہے تہبند باندہے ہوئے لڑکون کیطرح (یعنی جب سجدہ مین جاتے تو پیچہے سے انکا
ستر نظر آتا) تو حکم ہوا عورتون کو کہ سر نہ اوٹہا دین (سجدہ سے) جبتک مرد سیدہے نہ کہڑے ہو جاوین عن عمرو بن سلمة
قال لما رجع قومي من عند النبي صلى الله عليه وسلم قالوا انه قال ليؤمكم اكثركم قراءة
للقرآن قال فدعوني فعلموني الركوع والسجود فكنت اصلي بهم وكانت علي بردة مفتوقة
فكانوا يقولون لابي الا تغطي عنا است ابنك ترجمہ عمرو بن سلمہ سے روایت ہے جب کہ میری قوم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ کے پاس سے لوٹ کر آئی اونہون نے کہا آپنے فرمایا ہے تمہاری امامت کرے وہ شخص جو قرآن زیادہ جانتا ہو لوگون نے مجہکو بلایا
(کیونکہ مجکو قرآن سب سے زیادہ یاد تہا) اور رکوع سجدہ سکہلایا مین نماز پڑہایا کرتا تہا اوس وقت میرے بدن پر ایک پہٹی چادر
تہی لوگ میرے باپ سے کہا کرتے تم اپنے بیٹے کا ستر ہم سے نہین چہپاتے **صلوة الرجل في ثوب بعضه
على امرأته** ایسا کپڑا کچہ نمازی کے بدن پر ہو اور کچہ اوس کی عورت پر عن عائشة قالت كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلي بالليل وانا الى جنبه وانا حائض وعلي مرط بعضه على رسول الله
صلى الله عليه وسلم ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہتے
اور مین آپکے پاس ہوتی حیض کی حالت مین اور ایک چادر مجہپر ہوتی جس مین سے کچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہی ہوتی
صلوة الرجل في الثوب الواحد ليس على عاتقه منه شيء ایک ہی کپڑے مین نماز پڑہنا جب کاندہے
پر کچہ نہ ہو مکروہ ہے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلين احدكم
في الثوب الواحد ليس على عاتقه منه شيء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہ نماز پڑہے کوئی تم مین سے ایک کپڑے مین جب اوس کے کاندہے پر کچہ نہ ہو **الصلوة في الحرير** ریشمی کپڑے مین نماز پڑہنا عن
عقبة بن عامر قال اهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فروج حرير فلبسه ثم صلى فيه
ثم انصرف فنزعه نزعا شديدا كالكاره له ثم قال لا ينبغي هذا للمتقين ترجمہ عقبہ بن عامر

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے حریر (نری ریشمی کپڑے) کی ایک قبا تحفہ بھیجی آپ نے اسکو پہنکر نماز پڑھی
پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو زور سے اسکو اتار کر پھینکا جیسے کوئی برا جانتا ہے پھر فرمایا اسکا پہننا پرہیزگاروں کو نہیں چاہیے
(کیونکہ یہ لباس عورتوں کا ہے یا ان مردوں کا جو عورتوں کی طرح بناؤ سنگار میں مصروف اور خدا سے غافل رہتے ہیں)

الرُّخصةُ في الصلوة في خميصةٍ لها أعلامٌ جس چادر میں نقش ونگار بنے ہوں (یعنی بیل بوٹے)
اسکو اوڑھ کر نماز پڑھنا درست ہے عَنْ عائشةَ أنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم صلّى في خميصةٍ
لها أعلامٌ ثم قال شغلتني أعلامُ هذه اذهبوا بها إلى أبي جهمٍ وائتوني بأنبجانيّته
ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک چادر میں جس میں بیل بوٹے
تھے پھر (نماز پڑھ کر) فرمایا باز رکھا مجھکو ان بوٹوں نے (نماز میں دل لگنے سے) لیجاؤ یہ ابوجہم پاس اور لے آؤ اس کے
بدلے میں) کمل اونکا

الصلوةُ في الثياب الحُمر لال کپڑے پہنکر نماز پڑھنا عَنْ أبي جُحيفةَ أنَّ
رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم خرج في حُلّةٍ حمراءَ فركز عنزةً فصلّى إليها يمرُّ من ورائها
الكلبُ والمرأةُ والحمارُ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لال جوڑا پہنکر نکلے اور ایک برچھی
سامنے گاڑی پھر نماز پڑھی اور برچھی کے اوس پار سے کتا اور گدہا نکلتا تہا اور عورت بہی نکلتی تہی

الصلوةُ في الشِّعار اوس کپڑے میں نماز پڑھنا جو بدن سے لگا رہتا ہے عَنْ عائشةَ تقولُ كنتُ أنا ورسولُ اللهِ صلى
الله عليه وسلم أبو القاسم في الشِّعار الواحد وأنا حائضٌ طامثٌ فإن أصابه منّي شيءٌ غسل
ما أصابه لم يعده إلى غيره وصلّى فيه ثم يعود معي فإن أصابه منّي شيءٌ فعل مثل
ذلك لم يعده إلى غيره ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک
کپڑا اوڑھ کر سوتے اور میں حائضہ ہوتی اگر آپ کے کپڑے میں میری طرف سے کچھ لگ جاتا تو آپ اوتنا ہی مقام جہاں لگ جاتا تہا
دہو ڈالتے اوس سے زیادہ نہ دہوتے پہر نماز پڑھتے اوس میں پہر آکر میرے پاس لیٹ رہتے اگر کچھ لگ جاتا تو اوتنا ہی مقام دہو ڈالتے
اوس سے زیادہ نہ دہوتے

الصلوةُ في الخفّين موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنا عَنْ همّامٍ قال رأيتُ
جريرًا بال ثم دعا بماءٍ فتوضّأ ومسح على خفّيه ثم قام فصلّى فسُئل عن ذلك فقال رأيتُ
النبيَّ صلى الله عليه وسلم صنع مثل هذا ترجمہ ہمام سے روایت ہے میں نے جریر کو دیکھا انہوں نے پیشاب
کیا پہر پانی منگوایا اور وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پہر کہڑے ہوئے اور نماز پڑہی کسی نے ان سے پوچھا (کہ تم نے موزوں
سے نماز پڑہی) انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا

الصلوةُ في النعلين جوتے پہنکر نماز پڑھنا عَنْ سعيد بن يزيد البصريّ قال سألتُ أنسَ بن مالكٍ أكان رسولُ اللهِ صلى
الله عليه وسلم يصلّي في النعلين قال نعم ترجمہ سعید بن یزید سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتی پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں أين يضع الإمام نعليه إذا صلى بالناس جب امام نماز پڑھا دے تو جوتیاں کہاں رکھے عن عبد الله بن السائب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى يوم الفتح فوضع نعليه عن يساره ترجمہ عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے جب فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو جوتیاں اپنی بائیں طرف رکھیں

كتاب الإمامة

کتاب جماعت کے بیان میں إمامة أهل العلم والفضل علم اور بزرگی والے لوگوں کو امامت کرنا باب عن عبد الله قال لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت الأنصار منا أمير ومنكم أمير فأتاهم عمر فقال ألستم تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أمر أبا بكر أن يصلي بالناس فأيكم تطيب نفسه أن يتقدم أبا بكر قالوا نعوذ بالله أن نتقدم أبا بكر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو انصار نے کہا ایک امیر ہم لوگوں میں سے ہونا چاہیے اور ایک امیر تم میں سے (یعنی مہاجرین میں سے) تو عمر رض ان کے پاس آئے اور کہا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تھا ابوبکر رض کو نماز پڑھانے کا پھر تم میں سے کس کا جی خوش ہوگا ابوبکر کے آگے بڑھنے پر انصار نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی ابوبکر سے آگے بڑھنے پر ف بعد اس کے انصار بھی راضی ہو گئے ابوبکر صدیق کی امامت پر اور خلافت ان کی باجماع مہاجرین اور انصار منعقد ہوئی اگرچہ اس حدیث میں ذکر ہے امامت کبری یعنے خلافت کا مگر امامت صغری یعنے نماز کی امامت وہ بھی فرع ہے امامت کبری کی نمازیوں کو چاہیے کہ اپنے میں جو شخص زیادہ علم اور فضیلت رکھتا ہو اسکو پیش نماز بناویں

الصلاة مع أئمة الجور ظالم حاکموں کے پیچھے نماز پڑھنا عن أبي العالية البراء قال أخر زياد الصلاة فأتاني ابن صامت فألقيت له كرسيا فجلس عليه فذكرت له صنع زياد فعض على شفتيه وضرب على فخذي وقال إني سألت أبا ذر كما سألتني فضرب فخذي كما ضربت فخذك وقال إني سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما سألتني فضرب فخذي كما ضربت فخذك فقال عليه الصلاة والسلام صل الصلاة لوقتها فإن أدركت معهم فصل ولا تقل إني صليت فلا أصلي ترجمہ ابو العالیہ سے جنکا نام براء ہے روایت ہے کہ زیاد نے (جو حاکم تھے) ایک روز نماز میں دیر کی تو ابن صامت میرے پاس آئے میں نے انکو کرسی دی وہ اوسپر بیٹھے پھر میں نے ان سے زیاد کا حال بیان کیا (کہ وہ نماز میں دیر کرتا ہے) انہوں نے انگلی دانتوں کے تلے رکھی اور میری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے ابوذر سے یہی بات پوچھی جیسے تو نے مجھ سے پوچھی انہوں نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو پوچھا جیسے تو نے مجھ سے پوچھا آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا آپ نے فرمایا تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لیا کر (یعنی اول وقت) پھر اگر ان کے ساتھ ہو اور نماز کھڑی ہو تو پھر پڑھ لے (وہ نفل ہو جاوے گی) اور یہ نہ کہو میں پڑھ

چکا نہیں ہونگا اس لیے کہ وہ ظالم حاکم تجھے ایذا نہ پہنچا دیں۔ اِسْحٰقُ بْنُ۔۔۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُوْنَ اَقْوَامًا يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتُمُوْهُمْ فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا وَصَلُّوْا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوْهَا سُبْحَةً ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بیشک ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو نماز کو اوسکے وقت پر ادا نہ کریں گے پھر اگر تم ایسے لوگوں کو پاؤ تو نماز اپنے وقت پر پڑھو اور اون کے ساتھ بھی پڑھ لو اوسکو نفل کر دو

مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

امامت کا زیادہ حقدار کون ہے عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ فِي الْهِجْرَةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا تَؤُمَّ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهِ وَلَا تَقْعُدْ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ اِلَّا اَنْ يَاْذَنَ لَكَ ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امامت کرے لوگوں کی وہ شخص جو سب سے بہتر کلام اللہ کو پڑھتا ہو اگر کلام اللہ پڑھنے میں برابر ہوں تو جس نے پہلی ہجرت کی ہو وہ امامت کرے اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو شخص سنت کو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو) زیادہ جانتا ہو وہ امامت کرے اگر اسمیں بھی برابر ہوں تو جس شخص کا سن زیادہ ہو وہ امامت کرے اور کسی شخص کو نہیں چاہیے کہ وہ دوسرے کی امامت کی جگہ میں جا کر امامت کرے یا اوس کی عزت کی جگہ پر جا کر بیٹھ جاوے مگر اوسکی اجازت سے

تَقْدِيْمُ ذَوِي السِّنِّ

جسکی عمر زیادہ ہو اوسکو امامت کرنا چاہیے عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِيْ وَقَالَ مَرَّةً اَنَا وَصَاحِبٌ لِيْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتھ میرے چچا کا بیٹا تھا اور کبھی یہ کہا کہ میرا ایک ساتھی تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو اور امامت تم دونوں میں وہ کرے جو عمر میں بڑا ہو

اِجْتِمَاعُ الْقَوْمِ فِيْ مَوْضِعٍ هُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ

جب چند لوگ برابر کے جمع ہوں تو کون امامت کرے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی اکٹھے ہوں تو ایک امام ہو جاوے اور سب سے زیادہ حقدار امامت کا وہ ہے جو کلام اللہ زیادہ پڑھا ہوا یا اچھا پڑھتا ہو

اِجْتِمَاعُ الْقَوْمِ وَفِيْهِمُ الْوَالِيْ

جب چند آدمی جمع ہوں اور اون میں وہ شخص بھی ہو جو سب کا حاکم ہے عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ امامت کرو دوسرے کی حکومت میں اور نہ بیٹھو اوس کے عزت کے

إذا تقدم الرجل من الرعية ثم جاء الوالي هل يتأخر جب رعیت میں جگہہ پر اگر اوس کی اجازت سی
سے کوئی شخص نماز پڑھاتا ہو پھر حاکم آجاوے تو کیا پیچھے چلا آوے (یعنے امامت چھوڑ کر مقتدیون میں شامل ہوجاوے) یا اوسکی
کرتا رہے عن سهل بن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بلغه أن بني عمرو بن
عوف كان بينهم شيء فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلح بينهم في أناس معه
فحبس رسول الله صلى الله عليه وسلم فحانت الأولى فجاء بلال إلى أبي بكر فقال يا
أبا بكر إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد حبس وقد حانت الصلوة فهل لك أن تؤم
الناس قال نعم إن شئت فأقام بلال وتقدم أبو بكر فكبر للناس وجاء رسول الله صلى
الله عليه وسلم يمشي في الصفوف حتى قام في الصف وأخذ الناس في التصفيق وكان أبو بكر
لا يلتفت في صلوته فلما أكثر الناس التفت فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشار
إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمره أن يصلي فرفع أبو بكر يديه فحمد الله عز وجل
ورجع القهقرى وراءه حتى قام في الصف فتقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى
بالناس فلما فرغ أقبل على الناس فقال يا أيها الناس ما لكم حين نابكم شيء في الصلوة أخذتم
في التصفيق إنما التصفيق للنساء من نابه شيء في صلوته فليقل سبحان الله فإنه لا يسمعه
أحد حين يقول سبحان الله إلا التفت يا أبا بكر ما منعك أن تصلي للناس حين أشرت إليك
قال أبو بكر ما كان ينبغي لابن أبي قحافة أن يصلي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم

ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ بنی عمرو بن عوف آپسمین لڑے ہین تو آپ
تشریف لے گئے اونمین صلح کرانیکو اور کئی آدمی آپکے ساتھہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان روک لیے گئی (یعنی آپ کو دیر
ہوگئی) اور ظہر کا وقت آگیا تو بلال ابوبکر صدیق رض پاس آئے اور کہا اے ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیر ہوگئے اور نماز
کا وقت آگیا تم نماز پڑھا سکتے ہو ابوبکر نے کہا ہان اگر تم چاہو بلال نے تکبیر کہی اور ابوبکر آگے بڑھے لوگون نے بھی تکبیر کہی پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے صفون کے اندر آپ چلے آتے تھے یہانتک کہ صف مین کھڑے ہوگئے (اور آپنے قصد
کیا کہ نماز مین شریک ہوجاوین ابوبکر صدیق کے پیچھے) لوگون نے دستک دینا شروع کی لیکن ابوبکر نماز مین کسی طرف خیال نہین کرتے
تھے جب بہت دستکین دین تو اونہون نے دیکھا تو معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین آپنے اونکو اشارہ کیا کہ نماز
پڑھاؤ اوسوقت ابوبکر نے اپنے دونون ہاتھہ اوٹہائے اور اللہ جل جلالہ کا شکر کیا (اس بات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو
امامت کے لائق سمجھا) پھر اولٹے پانون پیچھے چلے آئے یہانتک کہ صف مین ملگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے آپنے
نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگون کیطرف مخاطب ہوئے اور فرمایا اے لوگو تمہارا کیا حال ہے جب تم کو کوئی حادثہ پیش آتا ہے

نماز مین تو دستک نیچ لگتی ہو دستک عورتون کے لیے ہے اب جب کوئی حادثہ پیش آوے تو سبحان اللہ کہا کرو کیونکہ جب کوئی
سبحان اللہ سنیگا اودہر خیال کریگا پہر ابو بکر صدیق رضہ سے فرمایا تم نے نماز کیون نہ پڑہائی جب مین نے تمکو اشارہ کیا تھا
انہون نے کہا ابو قحافہ کے بیٹے کو لائق نہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑہاوے (ابو قحافہ ابو بکر صدیق
کے باپ کا نام تہا ابو بکر نے تواضع سے اپنا نام ہی نہ لیا اور ابو قحافہ کا بیٹا کہا اس حدیث سے ابو بکر صدیق رضہ کا درجہ اور
اونکا سچا خلوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے) **صلوٰۃ الامام خلف رجل من رعیتہ**
امام اپنی رعیت مین سے کسی کے پیچھے نماز پڑہے تو درست ہی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ صَلَّى لِلنَّاسِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی ابو بکر صدیق نے نماز پڑہائی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صف مین تہے **اِمَامَةُ الزَّائِرِ** جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو جاوے تو بدون اون کی اجازت کے
اون کی امامت نہ کرے عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا
زَارَ اَحَدُكُمْ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّيَنَّ بِهِمْ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تہے جب تم مین سے کوئی شخص کسی قوم سے ملنے کو جاوے تو نماز نہ پڑہاوے **اِمَامَةُ الْاَعْمٰى** اندہے کو امامت
کرنا درست ہی عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهٗ وَهُوَ اَعْمٰى وَاَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ
اَنْ اُصَلِّيَ فَاَشَارَ اِلٰى مَكَانٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ محمود بن
الربیع سے روایت ہی عتبان بن مالک اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تہے اور وہ اندہے تہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کبہی اندہیرا ہوتا ہے اور مینہ برستا ہی اور نالے چلتے ہین مین اندہا آدمی ہون تو آپ میرے گہر
مین کسی جگہہ نماز پڑہ دیجیے مین وہین نماز پڑہا کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہان تم چاہتے ہو مین
نماز پڑہون انہون نے کہا گہر مین ایک جگہہ بتلائی آپ نے اوس جگہہ نماز پڑہی **اِمَامَةُ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ يَّحْتَلِمَ**
لڑکا نابالغ امامت کرسکتا ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ الْجَرْمِيِّ قَالَ كَانَ يَمُرُّ عَلَيْنَا الرُّكْبَانُ فَنَتَعَلَّمُ مِنْهُمُ
الْقُرْاٰنَ فَاَتٰى اَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَجَاءَ اَبِيْ فَقَالَ اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَكُنْتُ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا
فَكُنْتُ اَؤُمُّهُمْ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ ترجمہ عمرو بن سلمہ جرمی سے روایت ہی ہم پر سوار گذرا کرتے تہے ہم اون سے
قرآن سیکہا کرتے تہے تو میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپ نے فرمایا تمہاری امامت کرے وہ شخص جو قرآن
زیادہ جانتا ہو جب میرے باپ لوٹ کر آئے تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے امامت وہ شخص کرے جسکو قرآن

زیادہ یاد ہو پھر لوگوں نے دیکھا تو سب سے زیادہ مجھ کو قرآن یاد تھا میں ان کی امامت کرتا تھا اور اس وقت میری عمر آٹھ برس کی تھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امامت نابالغ کی جائز ہے جب صاحب علم ہو اور قرآن اچھا پڑھتا ہو اور یہی قول ہے اہل حدیث کا مگر فقہا نے فرض نماز میں نابالغ کی امامت کو ناجائز کہا ہے اور نفل میں بعضوں نے جائز کہا ہے

قِيَامُ النَّاسِ إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ جب امام باہر نکلے نماز کے لیے اوس وقت لوگ کھڑے ہوں

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے مت ہو جب تک مجھ کو نہ دیکھو

الْإِمَامُ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ اگر تکبیر ہونے کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آوے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ لِرَجُلٍ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز کی تکبیر ہوئی آپ ایک شخص سے کان میں باتیں کر رہے تھے پھر نہیں کھڑے ہوئے آپ نماز میں یہاں تک کہ بعض لوگ سو گئے یعنی اونگھنے لگے اتنی آپ نے دیر کی

الْإِمَامُ يَذْكُرُ بَعْدَ قِيَامِهِ فِي مُصَلَّاهُ أَنَّهُ عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ جب امام اپنی جگہ میں نماز پڑھانے کو کھڑا ہو جاوے پھر اوسکو معلوم ہو کہ وضو نہیں ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى بَيْتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطُفُ رَأْسُهُ فَاغْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوفٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے نماز کی تکبیر ہوئی لوگوں نے صفیں باندھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے جب اپنی جگہ میں آکر کھڑے ہو گئے اوس وقت آپ کو یاد آیا کہ میں نے غسل نہیں کیا ہے آپ نے لوگوں سے فرمایا یہیں ٹھہرے رہو پھر آپ اپنے گھر میں گئے اور باہر نکلے سر آپ کے پانی ٹپکتا تھا تو آپ نے غسل کیا جب ہم صفیں باندھے ہوئی تھی

اسْتِخْلَافُ الْإِمَامِ إِذَا غَابَ جب امام کہیں جانے لگے تو کسی کو اپنا خلیفہ کر جاوے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ إِذَا حَضَرَ الْعَصْرُ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتْ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ تَقَدَّمْ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ شق
لَمْ يَلْتَفِتْ فَلَمَّا رَأٰى أَبُو بَكْرٍ التَّصْفِيحَ لَا يُمْسَكُ عَنْهُ الْتَفَتَ فَأَوْمَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ امْضِهْ ثُمَّ مَشٰى أَبُو بَكْرٍ الْقَهْقَرٰى عَلٰى عَقِبَيْهِ فَتَأَخَّرَ فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضٰى

صلوته قال یا ابا بکر ما منعک اذ اومأت الیک ان لا تکون مضیت فقال لم یکن لابن ابی
قحافة ان یتقدم بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال للناس اذا نابکم شیء فلیسبح الرجال
ولیصفح النساء ۔ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے بنی عمرو بن عوف میں کچھ لڑائی ہوئی یہہ خبر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہونچی آپ ظہر پڑھ کر ان کے پاس گئے صلح کرنے کو اور بلال سے فرمایا ای بلال جب عصر کا وقت آوے اور میں نہ
آؤں تو ابوبکر سے کہنا وہ نماز پڑھا دیں جب عصر کا وقت آیا بلال نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ابوبکر سے کہا آگے بڑھو (نماز
پڑھانے کے لیے) ابوبکر آگے بڑھے اور نماز شروع کر دی جب نماز شروع کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے اور لوگوں سے آگے بڑھ کر ابوبکر کے پیچھے کھڑے ہوئے لوگوں نے دستک دینا شروع کی ابوبکر کا یہ قاعدہ تھا کہ جب
نماز میں تھے تو کسی طرف دھیان نہ کرتے مگر جب انھوں نے دیکھا کہ برابر دستکیں ہو رہی ہیں کسیطرح نہیں تھمتی تو انہوں
نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہہ پر رہو اور نماز پڑھاؤ ابوبکر نے اللہ جل جلالہ کا
شکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے پر کہ نماز پڑھاؤ پھر الٹے پاؤں پیچھے آ گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو آپ آگے
بڑھے اور نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا ای ابابکر جب میں نے تمکو اشارہ کیا تو تم اپنی جگہہ پر نماز کیوں نہیں پڑھاتے رہے ابوبکر نے کہا ابو قحافہ
کے بیٹے کی کیا مجال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا جب تمکو نماز میں کوئی حادثہ پیش آوے تو مرد سبحان اللہ کہیں
اور عورتیں دستک دیں ۔ انما یؤتم بالامام امام کی پیروی کرنا چاہیے عن انس ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم سقط من فرس علی شقه الایمن فدخلوا علیه یعودونه فحضرت الصلوة فلما
قضی الصلوة قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا سجد
فاسجدوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لک الحمد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم گھوڑے پر سے گرے داہنی کروٹ پر تو صحابہ آپ کی عیادت کو گئے نماز کا وقت آ گیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا
امام اسی لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سمع اللہ
لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو ۔ الائتمام ومن یأتم به جو شخص امام کی پیروی کرتا ہو اوسکی اور لوگ
پیروی کریں عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی فی اصحابه تأخرا فقال
تقدموا فأتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم لا یزال قوم یتأخرون حتی یؤخرهم الله عز وجل
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحاب کو دیکھا کہ وہ پیچھے کھڑے ہوتے ہیں پہلی صف
میں شریک نہیں ہوتے آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد جو لوگ ہیں وہ تمہاری پیروی کریں اور کچھ
لوگ ایسے ہیں جو پیچھے رہا کریں گے یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ بھی ان کو پیچھے ڈال دیگا (یعنی قیامت میں جب لوگ جنت میں جاوینگے
تو وہ سب کے پیچھے پڑے رہیں گے ۔ عن عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر ابابکر ان یصلی

بالناس قالت وكان النبي صلى الله عليه وسلم بين يدي أبي بكر فصلى قاعدا وأبو بكر يصلي
بالناس والناس خلف أبي بكر ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو حکم دیا
نماز پڑھانے کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے سامنے تھے اور بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے
سب لوگ ابوبکر کے پیچھے تھے عن جابر قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر وأبو بكر
خلفه فإذا كبر رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر أبو بكر يسمعنا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی اور ابوبکر آپ کے پیچھے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو ابوبکر بھی تکبیر کہتے ہم کو
سنانے کے لیے (تو ہم ابوبکر کی پیروی کرتے اور ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) **موقف الامام إذا
كانوا ثلاثة والاختلاف في ذلك** جب تین آدمی ہوں تو بعضوں کے نزدیک امام بیچ میں کھڑا ہو اور ایک مقتدی کو داہنی
طرف کرے ایک کو بائیں طرف اور بعضوں کے نزدیک امام آگے بڑھ جاوے اور دونوں مقتدی ملکر اوسکے پیچھے کھڑے ہوں عن
الأسود وعلقمة قالا دخلنا على عبد الله نصف النهار فقال إنه سيكون أمراء يشتغلون عن
وقت الصلاة فصلوا لوقتها ثم قام فصلى بيني وبينه فقال هكذا رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم فعل ترجمہ اسود اور علقمہ سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس دوپہر کو گئے انہوں نے کہا قریب ہے وہ
زمانہ جب امیر لوگ نماز کے وقت اور کاموں میں مشغول رہیں گے تو تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لینا پھر عبد اللہ بن مسعود کھڑے ہوئے اور علقمہ
اور اسود کے بیچ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی بعد اوس کے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے عن ابن مسعود
قال مر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر فقال لي أبو بكر يا مسعود ائت أبا تميم
يعني مولاه فسله أن يحملنا على بعير ويبعث إلينا بزاد ودليل يدلنا فجئت إلى مولاي فأخبرته
فبعث معي ببعير ووطب من لبن فجعلت آخذ بهم في إخفاء الطريق وحضرت الصلاة فقام
رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وقام أبو بكر عن يمينه وقد عرفت الإسلام وأنا
معهما فجئت فقمت خلفهما فدفع رسول الله صلى الله عليه وسلم في صدر أبي بكر فقمنا
خلفه ترجمہ مسعود سے روایت ہے میرے سامنے سے ابوبکر نے کہا تم اپنے مالک ابو تمیم کے پاس جاؤ اور اون سے کہو ہمیں ایک اونٹ دے
سواری کو اور توشہ دے اور ایک شخص راہ بتلانے والا دیوے (جو ہم کو مدینہ کی راہ بتلا دے) میں اپنے مالک کے پاس آیا اور ان سے
کہا انہوں نے میرے ساتھ ایک اونٹ اور ایک کپہ دودھ کا کر دیا پھر میں اون کو لیچلا پوشیدہ رستوں میں (تا کہ کافر ان کو
پتا نہ ملے) اور نماز کا وقت آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور ابوبکر صدیق آپ کی داہنی طرف
کھڑے ہوئے اور میں نے بھی دین اسلام کو جان چکا تھا اور آپ کے ساتھ اس وجہ سے میں بھی آیا اور دونوں کے پیچھے کھڑا ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق کے سینے پر ہاتھ مارا (وہ پیچھے چلے آئے) پھر ہم دونوں آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے

إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً وَامْرَأَةً جب امام سمیت تین مرد ہوں اور ایک عورت ہو تو کیونکر کھڑے ہوں عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ قَدْ صَنَعَتْهُ لَهُ
فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلْأُصَلِّ بِكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا
لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَ
الْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے اون کی دادی ملیکہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا کھانا کھلانے کے لیے جسکو انہوں نے تیار کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا
پھر فرمایا کھڑے ہو میں تم کو نماز پڑھا دوں انس نے کہا میں اوٹھا اور ایک بوریا جو بچھاتے بچھاتے کالا ہو گیا تھا اوسکو پانی سے
دھویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں اور یتیم آپ کے پیچھے تھے اور بڑھیا (یعنی ملیکہ) ہماری پیچھے تھی آپ نے
دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا إِذَا كَانُوا رَجُلَيْنِ وَامْرَأَتَيْنِ جب دو مرد اور دو عورتیں ہوں تو کس طرح
صف باندھیں عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي
وَالْيَتِيمُ وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَ قُومُوا فَلْأُصَلِّ بِكُمْ قَالَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ قَالَ فَصَلَّى
بِنَا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے اوسوقت کوئی نہ تھا گھر میں اور میری ماں اور
یتیم لڑکا اور ام حرام میری خالہ آپ نے فرمایا کھڑے ہو میں تمہارے ساتھ نماز پڑھونگا اوسوقت نماز کا وقت نہ تھا پھر آپ نے نماز
پڑھا دی (یعنی نفل نماز برکت کے لیے) عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّهُ وَ
خَالَتُهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَنَسًا عَنْ يَمِينِهِ وَأُمَّهُ وَخَالَتَهُ خَلْفَهُمَا
ترجمہ انس سے روایت ہے وہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انس کی ماں اور خالہ تو آپ نے انس کو اپنی داہنی طرف کھڑا
کیا اور ماں اور خالہ کو اون کے پیچھے کھڑا کیا ف ان حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نفل نماز جماعت سے پڑھنا درست ہے
اگرچہ دن کو ہو مَوْقِفُ الْإِمَامِ إِذَا كَانَ مَعَهُ صَبِيٌّ وَامْرَأَةٌ جب ایک لڑکا اور ایک عورت ہو تو امام
کہاں کھڑا ہو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّي
مَعَنَا وَأَنَا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصَلِّي مَعَهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے
نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں اور عائشہ ہمارے پیچھے تھیں تو آپ نے نماز پڑھی میں بھی آپکے پہلو میں تھا
آپکے ساتھ نماز پڑھتا جاتا تھا عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِامْرَأَةٍ مِنْ
أَهْلِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْأَةُ خَلْفَنَا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے
ساتھ نماز پڑھی اور ہماری گھر کی ایک عورت اور تھی آپ نے مجھے داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو پیچھے کھڑا کیا مَوْقِفُ
الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومُ صَبِيٌّ جب ایک لڑکا امام کے ساتھ ہو تو امام کہاں کھڑا ہو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ

خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ بِي هَكَذَا فَأَخَذَ بِرَأْسِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں رات کو اپنی خالہ میمونہ کے یہان رہا جو بی بی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو اوٹھے میں بھی اوٹھا اور بائین طرف آپ کے کھڑا ہوا آپ نے میرا سر پکڑ کے مجھے داہنی طرف کھڑا کیا

مَنْ يَلِي الْإِمَامَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ

امام سے کون لوگ نزدیک ہون عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَوةِ وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا ترجمہ ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مونڈھون پر ہاتھ پھیرتے تھے نماز میں اور فرماتے تھے آگے پیچھے مت ہو تو نہیں تو تمہاری دلون مین پھوٹ ہو جاوے گی اور میرے نزدیک (یعنی اول صف مین) وہ لوگ رہین جو عقل والے ہین (یعنی ہوشیار لوگ اور بڑی عمر کے) پھر وہ لوگ جو اون سے قریب ہین پھر وہ لوگ جو اون سے قریب ہین ابومسعود نے کہا آجکل تو تم مین بہت پھوٹ ہے عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً فَنَحَّانِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَاللَّهِ مَا عَقَلْتُ صَلَوتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتَى لَا يَسُؤْكَ اللَّهُ إِنَّ هَذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ أَهْلُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا عَلَيْهِمْ آسَى وَلَكِنْ آسَى عَلَى مَنْ أَضَلُّوا قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوبَ مَا تَعْنِي بِأَهْلِ الْعُقَدِ قَالَ الْأُمَرَاءُ ترجمہ قیس بن عباد سے روایت ہے مین مسجد مین تھا پہلے صف مین اتنے مین ایک شخص نے مجھے پیچھے سے پکڑ کر کھینچا اور آپ میری جگہ کھڑا ہو گیا سو قسم خدا کی مجھے نماز کا خیال ہی نہ رہا (یعنی اسقدر غصہ مجھکو آیا کہ مین نماز کو بھول گیا) جب نماز سے فراغت ہوئی تو معلوم ہوا وہ ابی بن کعب ہیں انہون نے کہا اے جوان اللہ تم کو رنج نہ دے یہ وصیت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم لوگون کو کہ ہم آپ کے نزدیک رہین پھر انہون نے قبلے کیطرف منہ کیا اور کہا مر گئے اہل عقد (سردار) قسم ہے کعبہ کے پروردگار کی (یعنی وہ سردار جو نماز کا اہتمام کرتے تھے اور صفون کا خیال رکھتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ) یہ تین بار کہا پھر کہا قسم خدا کی مین اونپر رنج نہین کرتا ہون لیکن رنج کرتا ہون اونپر جنہون نے لوگونکو گمراہ کیا مین نے کہا اے ابویعقوب اہل عقد سے کون لوگ مراد ہین انہون نے کہا سردار اور امیر

إِقَامَةُ الصُّفُوفِ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ

امام کے باہر آنیسے پہلے صفونکا قائم ہوجانا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ أُقِيمَتِ الصَّلَوةُ فَقُمْنَا فَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَانْصَرَفَ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُ

حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا قَدِ اغْتَسَلَ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ وَصَلّٰى ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے نماز کی تکبیر ہوئی
ہم لوگ کھڑے ہوئے اور صفیں جم گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لانے سے پہلے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لائے جب اپنے مقام پر کھڑے ہو گئے تو تکبیر نہ کہی اور ہم لوگوں سے فرمایا تم اپنی جگہ پر رہو ہم لوگ کھڑے ہوئے انکا
انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ باہر نکلے غسل کر کے آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا پھر آپ نے تکبیر کہی اور نماز پڑھی

كَيْفَ يُقَوِّمُ الْاِمَامُ الصُّفُوْفَ کیونکر امام صفیں جوڑے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ الصُّفُوْفَ كَمَا تُقَوَّمُ الْقِدَاحُ فَاَبْصَرَ رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَلَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتُقِيْمُنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ
ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو ایسا برابر کرتے جیسے تیر برابر کئے جاتے ہیں (کہ ایک
تیر دوسرے تیر کے برابر رہتا ہے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ صفوں کو آپ ایسا برابر کرتے کہ تیروں کو ان سے برابر کرسکیں اور یہ مبالغہ
ہے صف کی درستی میں) آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنا سینہ صف سے باہر نکالے ہوئے تھا میں نے دیکھا آپ نے فرمایا تم اپنی صفوں
کو برابر کرو نہیں تو اللہ خلاف ڈال دیگا تمہارے بیچ میں

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوْفَ مِنْ نَاحِيَةٍ اِلٰى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُوْرَنَا وَيَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْمُتَقَدِّمَةِ ترجمہ براء بن عازب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے اندر ایک طرف سے دوسری طرف جاتے تھے اور ہماری ٹھوڑیوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے
تھے آپ فرماتے تھے اختلاف مت کرو نہیں تو تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جاوے گی اور آپ فرماتے تھے کہ اللہ جل جلالہ اپنی رحمت
بھیجتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں آگے والی صفوں کے لیے

مَا يَقُوْلُ الْاِمَامُ اِذَا تَقَدَّمَ فِيْ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ ترجمہ جب امام آگے بڑھے تو صفوں کو برابر کرنے کے لیے کیا کہے

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَلْيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ترجمہ ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے برابر ہو جاؤ آگے پیچھے مت ہو نہیں تو تمہارے دلوں میں پھوٹ ہو جاوے گی اور نزدیک
رہیں مجھ سے وہ لوگ جو عقل اور شعور والے ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں

كَمْ مَرَّةً يَقُوْلُ اسْتَوُوْا امام کتنی بار کہے برابر ہو جاؤ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے برابر ہو جاؤ برابر ہو جاؤ برابر ہو جاؤ قسم اس شخص کی جس کے ہاتھ
میں میری جان ہے میں تم کو پیچھے سے اس طرح دیکھتا ہوں جیسے آگے سے

حَثُّ الْاِمَامِ عَلٰى رَصِّ الصُّفُوْفِ

وَلْيُقَارِبُوا بَيْنَهَا امام لوگون کو رغبت دے صفین برابر کرنے کی اور ملکر کھڑے ہونے کی عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ اَقِيْمُوا صُفُوْفَكُمْ
وَتَرَاصُّوا فَاِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے
ہوتے تو ہماری طرف متوجہ ہوتے تکبیر تحریمہ سے پہلے آپنے فرمایا برابر کرو صفین اپنی اور ملکر کھڑے ہو کیونکہ مین تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہون
عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْاَعْنَاقِ
فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنِّي لَاَرَى الشَّيَاطِيْنَ تَدْخُلُ مِنْ خِلَالِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملی ہوئی رکھو صفون کو اور نزدیک نزدیک صفین کھڑی کرو (یعنی بیچ مین اتنا فاصلہ
نہ ہو کہ دوسری صف کھڑی ہو جاوے) اور برابر رکھو گردنین قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے مین شیطان کو دیکھتا ہون
وہ صفون کے بیچ مین گھس آتا ہے گویا سیاہ بچہ ہے بکری کا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ
عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يُتِمُّوْنَ الصَّفَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ يَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا تم فرشتون کیطرح صف نہین باندھتے اپنے پروردگار کے سامنے لوگون نے کہا یا رسول
اللہ فرشتے کیونکر صف باندھتے ہین اپنے رب کے سامنے آپنے فرمایا پورا کرتے ہین پہلی صف کو (یعنی آگے کی صف کو جب بھر جاتی ہے
تو پھر پیچھے دوسری صف باندھتے ہین) اور صف مین ملکر کھڑے ہوتے ہین

فَضْلُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ عَلَى الثَّانِيْ

صف اول دوسری صف پر کیا فضیلت رکھتی ہے عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلٰثًا وَعَلَى الثَّانِيْ وَاحِدَةً ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لیے تین بار دعا کرتے تھے اور دوسری صف کے لیے ایک بار

اَلصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ

پچھلی صف کا بیان عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ الَّذِيْ
يَلِيْهِ فَاِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پورا کرو پہلی صف کو پھر جو اوس سے نزدیک ہے اوسکو پورا کرو اگر کچھ کمی رہے تو پچھلی صف مین رہے (نہ پہلی صف مین)

مَنْ وَصَلَ صَفًّا

جو شخص صف کو بھر دیوے (یعنی خالی جگہ مین کھڑا ہو جاوے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صف کو ملا دیگا اللہ بھی اوسکو ملا دیگا
(یعنی اپنے قرب مین) اور جو شخص صف کاٹ دیگا اللہ بھی اوسکو کاٹ دیگا

ذِكْرُ خَيْرِ صُفُوْفِ النِّسَاءِ وَشَرِّ صُفُوْفِ الرِّجَالِ

مردون کی صف کون سی بری ہے اور عورتون کی صف کون سی بہتر ہے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون کی صفوںمین بہتر وہ صف ہے جو سب آگے ہو (امام کے قریب) اور بدتر وہ صف ہے جو سب کے بعد ہو (عورتون کے قریب) اور عورتون کی صفونمین بہتر وہ صف ہے جو سب کے بعد ہو اور بدتر وہی جو سب آگے ہو (مردون کے قریب) **اَلصَّفُّ بَيْنَ السَّوَارِيْ** ستونون کے بیچ مین صف باندھنا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ اَنَسٍ فَصَلَّيْنَا مَعَ اَمِيْرٍ مِنَ الْاُمَرَاءِ فَدَفَعُوْنَا حَتّٰى قُمْنَا وَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَجَعَلَ اَنَسٌ يَتَاَخَّرُ وَقَالَ قَدْ كُنَّا نَتَّقِيْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد الحمید بن محمود سے روایت ہے ہم انس کے ساتھ تھے تو ہم نے نماز پڑھی ایک حاکم کے ساتھ لوگون نے ہم کو ڈھکیلا یہانتک کہ ہم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی دو ستونون کے بیچ مین تو انس پیچھے ہٹتے تھے اور کہتے تھے ہم اس بات سے بچتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین (یعنی ستونون کے درمیان نہین کھڑے ہوتے تھے بلکہ پہلی صف علیحدہ کرتے تھے) **اَلْمَكَانُ الَّذِيْ يُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّفِّ** صف مین کون سی جگہ کھڑی ہونا بہتر ہے عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْتُ اَنْ اَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهِ ترجمہ براء سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو مین چاہتا تھا کہ آپ کے داہنی طرف ہون **مَا عَلَى الْاِمَامِ مِنَ التَّخْفِيْفِ** امام کو نماز مین کسقدر تخفیف کرنا چاہیے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی لوگون کو نماز پڑھاوے تو ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ جماعت مین بیمار بھی ہے اور ناتوان بھی ہے اور بوڑھا بھی ہے اور جب آپ اکیلی نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول کرے (یعنی جتنی چاہے لمبی لمبی سورتین پڑھے) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَقُوْمُ فِي الصَّلٰوةِ فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاُوْجِزُ فِيْ صَلَاتِيْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نماز مین کھڑا ہوتا ہون پھر بچے کے رونیکی آواز سنتا ہون تو نماز کو مختصر کردیتا ہون (یعنی چھوٹی چھوٹی سورتین پڑھتا ہون) کیونکہ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ اوس کے ماں پر تکلیف ہو **اَلرُّخْصَةُ لِلْاِمَامِ فِي التَّطْوِيْلِ** امام کو لمبی سورتین پڑھنے کی اجازت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے نماز ہلکی پڑھنے کا اور آپ پڑھتے تھے سورۂ والصافات کو (جسمین ایکسو بیاسی آیتین ہین) **مَا يَجُوْزُ لِلْاِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ** امام کو نماز مین کونسا کام کرنا درست ہے عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنْ سُجُودِهِ

أَعَادَهَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ امامت کرتے تھے لوگوں کی اور آپ کی نواسی

پر اپنی نواسی) امامہ بنت ابی العاص کو اوٹھائے ہوئے تھے جب آپ رکوع کرتے تو اوسکو زمین پر بٹھا دیتے پھر جب سجدے سے اوٹھتے

تو اوسکو اوٹھا لیتے (اور کاندھے پر بٹھا لیتے) **مُبَادَرَةُ الْإِمَامِ** امام سے آگے رکوع یا سجدہ کرنا یا امام سے پہلے

رکوع اور سجدے سے سر اوٹھا لینا کیسا ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى الَّذِي

يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کیا ڈرتا نہیں وہ شخص جو اپنا سر امام سے پہلے اوٹھا لیتا ہے کہ اللہ اوسکا سر گدھے کا سر کر دیوے **عَنِ** الْبَرَاءِ أَنَّهُمْ

كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتَّى

يَرَوْهُ سَاجِدًا ثُمَّ سَجَدُوا ترجمہ براء سے روایت ہے صحابہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو آپ

رکوع سے اپنا سر اوٹھاتے تو وہ سیدھے کھڑے رہتے جب دیکھتے کہ آپ سجدے میں جا چکے اوس وقت سجدہ کرتے **عَنْ** حِطَّانَ بْنِ

عَبْدِ اللهِ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى فَلَمَّا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أُقِرَّتِ الصَّلٰوةُ

بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ

قَالَ يَا حِطَّانُ لَعَلَّكَ قُلْتَهَا قَالَ لَا وَقَدْ خَشِيتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُنَا صَلٰوتَنَا وَسُنَّتَنَا فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ

الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللهُ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَقَالَ

سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللهُ لَكُمْ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ

فَارْفَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ ترجمہ

حطان بن عبد اللہ سے روایت ہے ابو موسی اشعری نے نماز پڑھائی جب بیٹھے (نماز میں) تو ایک شخص آیا اور بولا قائم کی گئی

نماز نیکی اور پاکی سے جب ابو موسی نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے اور بولے کس نے تم میں سے یہ بات کہی تھی سب

لوگ چپ ہو رہے انہوں نے کہا اے حطان شاید تم نے یہ بات کہی انہوں نے کہا نہیں مجھے ڈر ہے کہیں آپ غصے ہو کر مجھے (?) ابو موسی نے کہا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز اور اوسکا طریقہ سکھلاتے تھے آپ نے فرمایا امام اس لئے ہے کہ اوسکی اطاعت کیجائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ تعالی اوسکی دعا قبول کریگا اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اوٹھاوے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم

ربنا لک الحمد کہو سنیگا تمہارے کہنے کو اور جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو تم بھی سر اوٹھاؤ کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اوٹھاتا ہے اور تمہارا اوٹھنا

لیکن اوس کے بعد ہوگا) آپ نے فرمایا اوسکی کسر اوس کے بدل جاوے گی **خُرُوجُ الرَّجُلِ مِنْ صَلٰوةِ الْإِمَامِ** وَ

فَرَاغُهُ مِنْ صَلٰوتِهِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ایک شخص امام کے ساتھ سے نماز توڑ کر الگ نماز پڑھے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ جَاءَ

رجل من الانصار وقد اقيمت الصلوة فدخل المسجد فصلی خلف معاذ فطول بهم فانصرف
الرجل فصلی فی ناحية المسجد ثم انطلق فلما قضی معاذ الصلوة قيل له ان فلانا فعل
كذا فقال معاذ لئن اصبحت لاذكرن ذلك لرسول الله صلی الله عليه وسلم فاتی معاذ
النبی صلی الله عليه وسلم فذكر ذلك له فارسل رسول الله صلی الله عليه وسلم اليه
فقال ما حملك علی ما صنعت فقال يا رسول الله صلی الله عليه وسلم عملت علی ناضحی من النهار
فجئت وقد اقيمت الصلوة فدخلت المسجد فدخلت معه فی الصلوة فقرا سورة كذا وكذا
فطول فانصرفت فصليت فی ناحية المسجد فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم افتان
يا معاذ افتان يا معاذ افتان يا معاذ ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص انصار میں سے آیا اور نماز کھڑی ہو چکی تھی وہ
مسجد میں گیا اور معاذ بن جبل کے پیچھے جماعت میں شریک ہوا معاذ نے لنبا کیا رکعت کو یعنی بڑی سورت پڑھنا شروع
کی اس شخص نے نماز توڑ کر ایک کونے میں جا کر اکیلا نماز پڑھی پھر چلا گیا جب معاذ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے ان سے
بیان کیا کہ فلان شخص نے ایسا کیا معاذ نے کہا صبح ہو تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور بیان کرونگا معاذ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے اوس شخص کو بلا بھیجا اور پوچھا کہ یہ تو نے کیا کیا اور
کیوں کیا اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے سارے دن پانی کھینچا پھر آیا تو نماز ہو رہی تھی میں مسجد میں گیا اور جماعت
میں انکے ساتھ شریک ہوا انہوں نے فلان فلان سورت پڑھنا شروع کی اور بہت طول کیا میں نے نماز توڑ کر ایک کونے میں الگ
نماز پڑھ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ ہو کر فرمایا اے معاذ کیا تو لوگوں کو تکلیف دینے والا ہے اے معاذ کیا تو تکلیف
دینے والا ہے اے معاذ کیا تو تکلیف دینے والا ہے فتنہ یعنی لوگوں کو پریشان کرتا ہے کہ وہ مجبور ہو کر نماز اور روزہ چھوڑ دیں
جہانتک ہو سکے وہیں کم تکلیف اوٹھانیکا حکم ہے جو اوس کی طاقت سے باہر ہے اللہ نے اوسکی تکلیف نہیں دی کہ لا یکلف اللہ
باب الامام یصلی قاعدا امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں عن انس بن مالك ان رسول الله صلی
الله عليه وسلم ركب فرسا فصرع عنه فجحش شقه الايمن فصلی صلوة من الصلوات
وهو قاعد فصلينا وراءه قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا صلی قائما
فصلوا قياما واذا ركع فاركعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد واذا صلی جالسا
فصلوا جلوسا اجمعون ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے آپ گر گئے
تو داہنا حصہ کچھ چھل گیا اسوجہ سے آپ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھی ہم لوگوں نے بھی آپکے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے
تو فرمایا امام اسلیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع
کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھکر نماز پڑھے تم سب بھی بیٹھکر نماز پڑھو ف بعض علما

کو عمل سے پہنچتی ہیں تیسرے معنی کے نزدیک اگر امام کو کچھ عذر ہو۔ وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں اور دلیل اسکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپکے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی آپنے انکو بیٹھنے کا حکم نہیں دیا ☉ عن عائشة قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء بلال يؤذنه بالصلوة فقال مروا ابا بكر فليصل بالناس قالت قلت يا رسول الله ان ابا بكر رجل اسيف وانه متى يقوم في مقامك لا يسمع الناس فلو امرت عمر فقال مروا ابا بكر فليصل بالناس فقلت لحفصة قولي له فقالت له فقال انكن لانتن صواحبات يوسف مروا ابا بكر فليصل بالناس قالت فامروا ابا بكر فلما دخل في الصلوة وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم من نفسه خفة قالت فقام يهادى بين رجلين ورجلاه تخطان في الارض فلما دخل المسجد سمع ابو بكر حسه فذهب يتاخر فاومى اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم قم مكانك قالت فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى قام عن يسار ابي بكر جالسا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس جالسا وابو بكر قائما يقتدي ابو بكر برسول الله صلى الله عليه وسلم والناس يقتدون بصلوة ابي بكر ☉ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہوئے تو بلال آپ کو نماز کی خبر دینے کو آئے آپنے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو نماز پڑھانے کو میں نے کہا یا رسول اللہ ابوبکر نرم دل ہیں وہ جب آپ کے جگہ کھڑے ہونگے (اور آپ کو یاد کرینگے) تو لوگوں کو انکی آواز نہ سنائی دیگی (یعنی قرآن پڑھنے کی بوجہ گریہ و زاری کے) کاش آپ عمر کو حکم کرتے آپنے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو وہ نماز پڑھادیں میں نے حفصہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو آپنے فرمایا تم تو یوسف کی ساتھیاں ہو (کہ اپنا ہی کہی جاتی ہو دوسری کی نہیں سنتی) حکم کرو ابوبکر کو وہ نماز پڑھادیں خیر لوگوں نے ابوبکر سے کہا نماز پڑھانے کو جب انہوں نے نماز شروع کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبیعت کو ذرا ہلکا پایا (یعنی مرض کی شدت کم ہوئی) آپ کھڑے ہوئے اور دو شخصوں پر تکیہ لگا کر چلے اور آپکے پاؤں گھسٹتے تھے زمین پر (بوجہ ناطاقتی کے) جب آپ مسجد میں آئے ابوبکر نے آپکی آہٹ پاکر پیچھے ہٹنے کا قصد کیا آپنے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر کے بائیں جانب بیٹھ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز بیٹھ کر پڑھتے تھے اور ابوبکر کھڑے کھڑے آپکی پیروی کرتے تھے اور لوگ سب ابوبکر کی پیروی کرتے تھے ☉ عن عبيد الله بن عبد الله قال دخلت على عائشة فقلت الا تحدثيني عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اصلى الناس فقلنا لا وهم ينتظرونك يا رسول الله فقال ضعوا لي ماء في المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله فقال ضعوا لي ماء في المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء ثم اغمي عليه ثم قال في الثالثة

مثل قوله والناس عكوف في المسجد ينتظرون رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلوة العشاء

فأرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى أبي بكر أن صل بالناس فجاءه الرسول فقال إن رسول

الله صلى الله عليه وسلم يأمرك أن تصلي بالناس وكان أبو بكر رجلا رقيقا فقال يا عمر صل بالناس

فقال أنت أحق بذلك فصلى بهم أبو بكر تلك الأيام ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد

من نفسه خفة فجاء يهادى بين رجلين أحدهما العباس لصلوة الظهر فلما رآه أبو بكر ذهب

ليتأخر فأومى إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم أن لا يتأخر وأمرهما فأجلساه إلى جنبه

فجعل أبو بكر يصلي قائما والناس يصلون بصلوة أبي بكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم

يصلي قاعدا فدخلت على ابن عباس فقلت ألا أعرض عليك ما حدثتني عائشة عن مرض رسول الله

صلى الله عليه وسلم قال هات فحدثته فما أنكر منه شيئا غير أنه قال أسمت لك الرجل الذي

كان مع العباس قلت لا قال هو علي ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ کے پاس گیا اور ان سے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا حال مجھ سے بیان کیجیے کہنے لگیں انہوں نے کہا جب آپ کی بیماری کی شدت ہوئی تو آپ نے پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں وہ آپکا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اچھا میرے لیے پانی رکھو طشت میں پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر اوٹھنے لگے تو بیہوش ہوگئے پھر ہوش میں آئے تو پوچھا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپنے فرمایا اچھا میرے لیے پانی رکھو طشت میں پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر ارادہ کیا اوٹھنے کا پھر بیہوش ہوگئے پھر تیسری بار ایسا ہی فرمایا اور لوگ بیٹھے تھے مسجد میں آپکا انتظار کر رہے تھے عشا کی نماز کے لیے آخر آپ نے ابوبکر رض کو کہلا بھیجا تم نماز پڑھاؤ جب اون کے پاس پیام لانے والا آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو حکم کرتے ہیں نماز پڑھانے کا وہ نرم دل آدمی تھے انہوں نے کہا اے عمر تم نماز پڑھاؤ عمر نے کہا تم زیادہ حقدار ہو امامت کے پھر اون دنوں ابوبکر نماز پڑھایا کیے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض میں ذرا تخفیف دیکھی تو آپ باہر تشریف لائے دو آدمیوں پر ٹیکا دیے ہوئے ایک اون میں سے عباس تھے (چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دوسرے علی بن ابی طالب تھے لیکن حضرت عائشہ نے اونکا نام نہیں لیا) جب ابوبکر نے آپکو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ نہیں پیچھے مت ہو اور اون دونوں آدمیوں کو جن پر ٹیکا لگائے تھے حکم کیا انہوں نے آپ کو بٹھا دیا ابوبکر کے پہلو میں ابوبکر کھڑے کھڑے نماز پڑھتے رہے اور لوگ اون ہی کی پیروی کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ عبید اللہ نے کہا میں یہ حدیث سنکر عبد اللہ بن عباس پاس گیا اور اون سے کہا میں تمسے بیان کروں جو حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا حال بیان کیا ہے انہوں نے کہا ہاں بیان کرو میں نے سب بیان کیا انہوں نے کسی بات میں انکار نہیں کیا مگر اتنا کہا کہ کیا نام لیا حضرت عائشہ نے اوس دوسرے شخص کا جو عباس کے ساتھ تھے میں نے کہا نہیں ابن عباس نے کہا وہ حضرت علی رض تھے

احق بالامامة

ہوتی اگر امام و مقتدی کی نیت میں خلاف ہو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيَؤُمُّهُمْ فَأَخَّرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الصَّلٰوةَ وَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَأَخَّرَ فَصَلَّى ثُمَّ

خَرَجَ فَقَالُوا نَافَقْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا نَافَقْتُ وَلَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ

فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَأْتِينَا فَيَؤُمُّنَا

وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الصَّلٰوةَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّى مَعَكَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّنَا فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعْتُ

ذٰلِكَ تَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ إِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ بِسُورَةِ كَذَا وَكَذَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں معاذ

بن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر اپنی قوم میں آتے اور نماز پڑھاتے ایک روز نماز میں دیر کی

تو معاذ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر اپنی قوم میں گئے اور امامت کی اور سورۂ بقرہ شروع کی ایک شخص

نے مقتدیوں میں سے جب یہ دیکھا تو جماعت میں سے نکل کر الگ نماز پڑھی اور چلا گیا لوگوں نے کہا تو منافق ہو گیا اوس نے کہا

قسم خدا کی میں منافق نہیں ہوا اور البتہ میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤنگا اور آپ سے کہونگا پھر وہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر یہاں آکر نماز پڑھاتے ہیں ہم لوگوں میں آکر میں اور آپ نے

کل رات کو نماز میں دیر کی تھی معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر ہمارے یہاں آئے اور امامت کی اور سورۂ بقرہ شروع کی جب

میں نے یہ سنا تو میں پیچھے نکل گیا اور نماز پڑھ لی یعنی الگ پڑھ لی ہم لوگ تو پانی بھرنے والے ہیں سارے دن اپنے ہاتھوں سے محنت

کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ تو فتنہ کرنیوالا ہے (یعنی فساد پھیلانے والا) ایسی ایسی سورتیں پڑھا کر (جیسے والفجر اور

الشمس وغیرہ) ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام و مقتدی کی نیت میں اختلاف ہو تو مقتدی کی نماز ہو جاوے گی اس لئے

کہ معاذ نماز پڑھ کر امامت کرتے تھے تو وہ نفل کی نیت کرتے تھے اور مقتدی فرض کی نیت کرتے تھے اور بعض علما کے نزدیک فرض پڑھنے

والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں ہے عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى

صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ وَبِالَّذِينَ جَاؤُوا رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَلِهٰؤُلَاءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی

تو جو لوگ آپکے پیچھے تھے اون کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر وہ چلے گئے اور جو لوگ اونکی جگہ آئے اون کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور اون لوگوں کی دو دو رکعتیں

فَضْلُ الْجَمَاعَةِ

جماعت کے فضیلت کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى صَلٰوةِ

الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز

اکیلی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے عَنْ
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَّ
عِشْرِیْنَ دَرَجَةً ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے
نماز پڑھنے سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے **اَلْجَمَاعَةُ** اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً جب تین آدمی ہوں تو جماعت
کریں عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْیَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ
وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی ہوں
تو ایک اون میں سے امامت کرے اور زیادہ حقدار امامت کا وہ شخص ہے جو قرآن کو خوب پڑھا ہو **اَلْجَمَاعَةُ**
اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً رَجُلٌ وَّصَبِیٌّ وَّامْرَاَةٌ جب تین آدمی ہوں ایک مرد اور ایک لڑکا اور ایک عورت تو جماعت کریں
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّیْ مَعَنَا وَاَنَا
اِلٰی جَنْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّیْ مَعَهٗ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھی اور ہمارے پیچھے حضرت عائشہ تھیں وہ بھی ہمارے ساتھ نماز میں شریک تھیں (اوس زمانے میں
ابن عباس لڑکے تھے) **اَلْجَمَاعَةُ** اِذَا كَانُوا اثْنَیْنِ جب دو آدمی ہوں تو جماعت کریں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَاَخَذَنِیْ بِیَدِهِ الْیُسْرٰی فَاَقَامَنِیْ عَنْ
یَّمِیْنِهٖ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو میں آپ کے بائیں طرف
کھڑا ہوا آپ نے بائیں ہاتھ سے مجھے پکڑ کے داہنی طرف کھڑا کر لیا عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ یَقُوْلُ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ الصَّلٰوةَ قَالُوْا لَا قَالَ فَفُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ
اِنَّ هَاتَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ مِنْ اَثْقَلِ الصَّلٰوةِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا
وَالصَّفُّ الْاَوَّلُ عَلٰی مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِیْلَتَهٗ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ
مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰی مِنْ صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْكٰی مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَانُوْا
اَكْثَرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فجر
کی نماز پڑھی پھر فرمایا کیا فلاں شخص حاضر تھا جماعت میں لوگوں نے کہا نہیں آپ نے پوچھا اور فلاں شخص لوگوں نے کہا نہیں
آپ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (فجر اور عشا) بہت بھاری ہوتی ہیں منافقوں پر اور اگر جانیں جو ان میں فضیلت ہے تو جوتڑ پر
گھسٹتے ہوئے آویں اور پہلی صف گویا فرشتوں کی صف ہے اگر تم اوسکی بزرگی جانو تو جلدی کرو (پہلی صفوں میں شریک ہونے کی) اور

نماز پڑھنا ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ ملکر جماعت ہو جاتی ہے اکیلے نماز پڑھنے سے اور دو شخصوں کے ساتھ ملکر پڑھنا بہتر
ایک شخص کے ساتھ ملکر پڑھنے سے اسی طرح جتنی جماعت زیادہ ہو اسکو زیادہ پسند ہے **اَلْجَمَاعَةُ لِلنَّافِلَةِ** نفل نماز
کے لیے جماعت کرنیکا بیان عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ السُّيُوْلَ تَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ
مَسْجِدِ قَوْمِيْ فَاُحِبُّ اَنْ تَاْتِيَنِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ مَكَانٍ مِنْ بَيْتِيْ اَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَفْعَلُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ فَاَشَرْتُ اِلٰى نَاحِيَةٍ
مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عتبان بن
مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میرے گھر سے مسجد تک نالیاں ہیں (جو برسات میں زور سے بہتی ہیں) میں چاہتا
ہوں کہ آپ میرے گھر تشریف لے چلیں اور ایک جگہ نماز پڑھ دیجیے تو میں اس جگہ مسجد بنا لوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا
ہم چلینگے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو پوچھا کہاں تم کو منظور ہے میں نے کہا اس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کھڑے ہوئے اور ہم لوگوں نے آپکے پیچھے صف باندھی پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں (نفل جماعت سے) **اَلْجَمَاعَةُ**
لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلٰوةِ جو نماز قضا ہو جاوے اسکے لیے جماعت کرنیکا بیان عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا
فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے جب
نماز کو کھڑے ہونے لگے آپ نے فرمایا درست کرو اپنی صفوں کو اور مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں (جیسے سامنے
سے دیکھتا ہوں یہ خاصہ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا
عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ بِلَالٌ اَنَا اَحْفَظُكُمْ فَاضْطَجَعُوْا فَنَامُوْا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهٗ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاسْتَيْقَظَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ اَيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ مَا اُلْقِيَتْ عَلَيَّ
نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ
وَرَدَّهَا حِيْنَ شَاءَ قُمْ يَا بِلَالُ فَآذِنِ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَتَوَضَّؤُوْا يَعْنِيْ حِيْنَ ارْتَفَعَتِ
الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بِهِمْ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بعض
لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ ہم کو لے کر ٹھہر جاتے (رات بہت گئی تھی) آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہیں تم سو جاؤ
اور نماز جاتی رہے بلال نے کہا میں سب کی نگہبانی کرونگا لوگ لیٹے اور سو گئے بلال نے اپنی پیٹھ اونٹ سے لگا لی (وہ بھی سو گئے)
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے جب آفتاب کا ایک کنارہ نکل آیا اور بلال سے فرمایا تم نے کیا کہا تھا کہ میں نگہبانی کرونگا
بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسی نیند مجھ کو کبھی نہیں آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے تمہاری

رہیں قبض کرلیں پہر جب اوسکو منظور ہوا تو پہیر دیں اونہوں نے بلال اور اذان دو نماز کی بلال کہڑے ہوئے اور اذان دی پہر
سب لوگوں نے وضو کیا اوس وقت آفتاب بلند ہو گیا تہا بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور نماز پڑہائی سبکے

التشدید فی ترک الجماعة جماعت میں ڈر کا کیا ہے عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من ثلثة فی قریة ولا بدو لا تقام فیہم الصلوة الا قد استحوذ
علیہم الشیطان فعلیکم بالجماعة فانما یاکل الذئب القاصیة قال السائب یعنی بالجماعة جماعة
فی الصلوة ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جب تین آدمی کسی بستی
یا جنگل میں ہوں اور وہ جماعت نہ کریں نماز کی تو سمجھو کہ شیطان ان پر غالب آگیا اور لازم کر لو اپنے اوپر جماعت کو اسلیے کہ بہیڑیا اوس
بکری کو کہاتا ہے جو گلے سے الگ ہو سائب نے کہا مراد جماعت سے نماز کی جماعت ہے **التشدید فی التخلف عن الجماعة**
جماعت میں شریک نہ ہونا کیسا ہے عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی
بیدہ لقد ہممت ان آمر بحطب فیحطب ثم آمر بالصلوة فیؤذن لہا ثم آمر رجلا فیؤم الناس
ثم اخالف الی رجال فاحرق علیہم بیوتہم والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدہم انہ یجد عظما
سمینا او مرماتین حسنتین لشہد العشاء ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے
اوس شخص کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے میں نے قصد کیا کہ حکم کروں لکڑیاں جلانے کا پہر حکم کروں نماز کے لیے اذان دینے کا اور
ایک شخص کو حکم کروں وہ نماز پڑہاوے اور میں جاؤں ان لوگوں کے گہر پر (جو جماعت میں نہیں آتے) پہر جلادوں اونکے گہروں کو
قسم اوس شخص کی جسکے ہاتہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو کہ مسجد میں ایک موٹی گوشت کی ہڈی یا دو اچہے کہر ملیں گے
تو عشا کی جماعت میں آوے **المحافظة علی الصلوات حیث ینادی بہن** جہاں پر اذان ہوتی ہے جماعت میں شریک
ہونا ضروری ہے عن عبد اللہ بن مسعود انہ کان یقول من سرہ ان یلقی اللہ عز وجل غدا مسلما
فلیحافظ علی ہؤلاء الصلوات الخمس حیث ینادی بہن فان اللہ عز وجل شرع لنبیہ صلی اللہ علیہ
وسلم سنن الہدی وانہن من سنن الہدی وانی لا احسب منکم احدا الا لہ مسجد یصلی فیہ
فی بیتہ فلو صلیتم فی بیوتکم وترکتم مساجدکم لترکتم سنة نبیکم ولو ترکتم سنة نبیکم
لضللتم وما من عبد مسلم یتوضأ فیحسن الوضوء ثم یمشی الی الصلوة الا کتب اللہ عز وجل لہ
بکل خطوة یخطوہا حسنة او یرفع لہ بہا درجة او یکفر عنہ بہا خطیئة ولقد رأیتنا نقارب بین
الخطا ولقد رأیتنا وما یتخلف عنہا الا منافق معلوم نفاقہ ولقد رأیت الرجل یہادی بین
الرجلین حتی یقام فی الصف ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا جس شخص کو قیامت کے روز اللہ سے ملنا
مسلمان ہوکر منظور ہو تو وہ ان پانچوں نمازوں کی محافظت کرے جہاں پر اذان ہوتی ہے (تو اذان سنکر جماعت میں شریک ہو) اسلیے کہ اللہ

جل جلالہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے رستے بتائے اور انہی رستون مین سے ایک نماز بہی ہے مین سمجہتا ہون تم مین سے
کوئی ایسا نہ ہوگا جسکی ایک مسجد اوسکے گہر مین نہ ہو جہان وہ نماز پڑہتا ہے پس اگر تم نماز پڑہا کروگے اپنے گہرون مین اور مسجدون کو چہوڑ
دوگے تو تم چہوڑ دوگے اپنے پیغمبر کے طریقے کو اور جب چہوڑ دیا تم نے اپنے پیغمبر کے طریقے کو تو تم گمراہ ہوگئے اور جو بندہ مسلمان اچہے
طرح وضو کرے پہر نماز کے لیے (گہر سے) چلے تو اللہ تعالی اوسکے لیے ہر قدم پر ایک نیکی لکہیگا یا ایک درجہ اوسکا بلند کریگا
یا ایک گناہ اوسکا معاف کردیگا اور تم دیکہتے ہو کہ ہم (جب نماز کو جاتے ہین) پاس پاس چہوٹے قدم رکہتے ہین (تاکہ نیکیان زیادہ
ہون) اور تم دیکہتے ہو کہ جماعت مین وہی شریک نہین ہوتا جو کہلم کہلا نفاق رکہتا ہو اور مین نے دیکہا ہے کہ (رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین) ایک شخص کو دو آدمی سنبہالکر لاتے یہانتک کہ وہ صف مین کہڑا کردیا جاتا عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَعْمَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الصَّلٰوةِ
فَسَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَأَذِنَ لَهُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ لَهُ أَتَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک اندہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول
اللہ میرا کوئی لانیوالا نہین ہے جو مسجد تک پہونچا دے تو اجازت دیجیے مجہے گہر مین نماز پڑہنے کی آپ نے اجازت دی جب وہ
پیٹہہ پہیر کر چلا آپ نے پہر اوسکو بلایا اور فرمایا تجہے اذان کی آواز آتی ہے اندہے نے کہا ہان آپنے فرمایا پہر قبول کر (مؤذن
کی دعوت کو جب وہ کہتا ہے حی علی الصلوۃ او نماز کے لیے) عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ
الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ
هَلًا وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ ترجمہ ابن ام مکتوم سے روایت ہے اونہون نے کہا یا رسول اللہ مدینہ مین کیڑے اور درندے بہت ہین (
تو مجہے اجازت دیجیے گہر مین نماز پڑہنے کی) آپنے فرمایا تو حی علی الصلوہ اور حی علی الفلاح سنتا ہے اونہون نے کہا ہان
سنتا ہون آپنے فرمایا پہر حاضر ہو اور نہین اجازت دی اونکو جماعت چہوڑنے کی **الْعُذْرُ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ**
جماعت کا چہوڑنا عذر سے درست ہے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَرْقَمَ كَانَ يَؤُمُّ أَصْحَابَهُ فَحَضَرَتِ
الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا
وَجَدَ أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَأْ بِهِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے عبداللہ بن ارقم اپنے لوگون
کی امامت کیا کرتے تہے ایک بار نماز کا وقت آیا تو وہ حاجت کو گئے پہر لوٹ کر آئے اور فرمایا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا ہے آپ فرماتے تہے جب تم مین کسی کو پاخانے کی حاجت ہو تو نماز سے پہلے پہر لیوے (اگرچہ جماعت فوت ہونے کا ڈر ہو
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا
بِالْعَشَاءِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کہانا سامنے آوے اور نماز کہڑی ہو (یعنی
عشا کی) تو پہلے کہانا کہالو عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَيْنٍ فَأَصَابَنَا

مُطِرْنَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ ترجمہ ابو الملیح سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حنین میں وہاں پانی برسنے لگا تو آپ کے موذن نے پکارا نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانوں میں

حَدُّ اِدْرَاكِ الْجَمَاعَةِ

جماعت کا ثواب بغیر جماعت کے کب ملتا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ حَضَرَهَا وَلَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کے قصد سے نکلا جب مسجد میں گیا دیکھا لوگ نماز پڑھ چکے تو اوسکو اتنا ہی ثواب ہوگا جتنا اوس شخص کو ہوا ہے جو جماعت میں شریک تہا اور جماعت والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ اَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص نماز کے لیے پورا وضو کرے (مراد تو یہ ہے کہ سنت کیمطابق) پھر فرض نماز کو (مسجد میں جاوے) اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے یا جماعت سے پڑھے یا مسجد میں پڑھے (یعنی پہلی بڑی جماعت میں شریک ہو یا دوسری جماعت میں یا اکیلے پڑھے بہر حال) اللہ اوسکے گناہوں کو بخشدیگا

اِعَادَةُ الصَّلٰوةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ بَعْدَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ لِنَفْسِهٖ

اگر کوئی شخص اکیلے نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو جماعت میں ملکر پڑھ لیوے

عَنْ مِحْجَنٍ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ ترجمہ محجن سے روایت ہے وہ ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں نماز کی اذان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے پھر نماز پڑھ کر آئے دیکھا تو محجن وہیں بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو انہوں نے کہا کیوں نہیں میں مسلمان ہوں لیکن میں نماز پڑھ چکا تھا اپنے گھر میں آپ نے فرمایا جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاؤ اگرچہ پڑھ چکے ہو

اِعَادَةُ الْفَجْرِ مَعَ الْجَمَاعَةِ لِمَنْ صَلّٰى وَحْدَهٗ

جو شخص فجر کی نماز اکیلا پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو دوبارہ پڑھ لیوے

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهٗ قَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَاُتِيَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

إِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ ترجمہ یزید بن اسود سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا فجر کی نماز مین مسجد خیف مین (جو منا مین ہے) جب آپ نماز پڑھ چکے دیکھا تو دو شخص پیچھے بیٹھے ہین انہون نے نماز نہین پڑھی آپ نے فرمایا ان دونون شخصون کو میرے پاس لاؤ لوگ انکو لیکر آئے اور ان کی گردن کے رگین پھڑک رہی تھین (ڈر کے مارے) آپ نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیون نہین پڑھی انہون نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی جگہہ پڑھ چکے تھے آپ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو جب تم اپنے مکانون مین نماز پڑھ لو پھر اوس مسجد مین آؤ جہان جماعت ہوتی ہے تو دوبارہ پڑھ لو وہ نفل ہو جاویگے

إِعَادَةُ الصَّلَاةِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ

اگر فضیلت کا وقت گزر جانے کے بعد جماعت ہو تو بھی دوبارہ شریک ہو جاوے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میری ران پر ہاتھ مارا تم کیا کروگے جب ایسے لوگون مین رہ جاؤگے جو نماز مین دیر کرینگے اوسکی وقت سے (یعنی مکروہ وقت مین پڑھینگے) مین نے کہا آپ کیا حکم فرماتے ہین (ایسی وقت مین) آپنے فرمایا وقت پر نماز پڑھ لے پھر اپنے کام کو چلا جا اگر تو مسجد مین ہو اور جماعت تیرے سامنے کھڑی ہو تو شریک ہو جا۔

سُقُوطُ الصَّلَاةِ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ

جو شخص امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو اسکو دوسری جماعت مین شریک ہونا ضرور نہین ہے عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَى الْبَلَاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا لَكَ لَا تُصَلِّي قَالَ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُعَادُ الصَّلَاةُ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ ترجمہ سلیمان سے روایت ہے مین نے عبداللہ بن عمر کو بلاط (ایک جگہہ کا نام ہے مدینہ منورہ مین) پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے مین نے کہا اے ابا عبدالرحمن تم کیون نہین نماز پڑھتے انہون نے کہا مین پڑھ چکا اور مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک نماز کو دن مین دوبار نہین پڑھنا چاہیے (یعنی جب جماعت سے امام کے ساتھ نماز پڑھ لی اب پھر اوسکو پھر پڑھنا ضرور نہین ہے)

السَّعْيُ إِلَى الصَّلَاةِ

نماز کو کسطرح جانا چاہیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم نماز کو آؤ تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ معمولی چال سے آؤ اور اطمینان کیساتھ جتنی نماز تمکو جماعت سے ملے اوتنی جماعت سے پڑھو اور جس قدر نہ ملے اوسکو سلام کے بعد) پڑھ لو

الْإِسْرَاعُ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ سَعْيٍ

نماز کے لیے جلدی جانا بغیر دوڑے عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْعَصْرَ

ذَھَبَ اِلٰی بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ فَیَتَحَدَّثُ عِنْدَھُمْ حَتّٰی یَنْحَدِرَ لِلْمَغْرِبِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَبَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ یُسْرِعُ اِلَی الْمَغْرِبِ مَرَرْنَا بِالْبَقِیْعِ فَقَالَ اُفٍّ لَکَ اُفٍّ لَکَ قَالَ فَکَبُرَ ذٰلِکَ فِیْ ذَرْعِیْ فَاسْتَاْخَرْتُ

وَظَنَنْتُ اَنَّہٗ یُرِیْدُنِیْ فَقَالَ مَا لَکَ امْشِ فَقُلْتُ اَحْدَثْتَ حَدَثًا قَالَ مَا ذَاکَ قُلْتُ اَفَّفْتَ بِیْ قَالَ

لَا وَلٰکِنْ ھٰذَا فُلَانٌ بَعَثْتُہٗ سَاعِیًا عَلٰی بَنِیْ فُلَانٍ فَغَلَّ نَمِرَۃً فَدُرِّعَ الْاٰنَ مِثْلَھَا مِنْ نَارٍ ترجمہ ابو رافع

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ چکتے تو بنی عبد الاشہل کے لوگوں میں جا بیٹھتے اور ان سے باتیں

کیا کرتے یہاں تک کہ مغرب کی نماز کے لیے لوٹتے ابو رافع نے کہا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی مغرب کی نماز

کو جا رہے تھے اور ہم بقیع کے سامنے سے نکلے آپ نے فرمایا اف اف (یہ کلمہ زجر اور افسوس کا ہے زبان عرب میں جب کسی کو گھر کتے

یا جھڑکتے ہیں تو اف لک کہتے ہیں) میرے دل میں آپ کے اس فرمانے سے ایک خوف پیدا ہوا میں پیچھے ہٹ گیا اور سمجھا کہ آپ

نے مجھ ہی پر اف کیا آپ نے فرمایا کیا ہوا تجھے چلتا رہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مجھ سے کوئی قصور ہوا آپ نے

فرمایا کیسے معلوم ہوا میں نے کہا کہ آپ نے مجھ کو اف کہا آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو نہیں کہا میں نے اس شخص پر کہا جس کو میں نے

صدقہ وصول کرنے کو بھیجا تھا اس نے ایک کمبل چرا لیا اب ویسی ہی کمبل اس کو جہنم میں آگ کی پہنائی گئی ہے اَلتَّھْجِیْرُ

اِلَی الصَّلٰوۃِ نماز کے لیے اول وقت نکلنا کیسا ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا

مَثَلُ الْمُھَجِّرِ اِلَی الصَّلٰوۃِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُھْدِی الْبَدَنَۃَ ثُمَّ الَّذِیْ عَلٰی اَثَرِہٖ کَالَّذِیْ یُھْدِی الْبَقَرَۃَ

ثُمَّ الَّذِیْ عَلٰی اَثَرِہٖ کَالَّذِیْ یُھْدِی الْکَبْشَ ثُمَّ الَّذِیْ عَلٰی اَثَرِہٖ کَالَّذِیْ یُھْدِی الدَّجَاجَۃَ

ثُمَّ الَّذِیْ عَلٰی اَثَرِہٖ کَالَّذِیْ یُھْدِی الْبَیْضَۃَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص سب سے پہلے (مسجد میں) نماز کو آوے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک اونٹ قربانی کے لیے بھیجا پھر جو اس کے

بعد آوے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک بیل یا گائے کو قربانی کے لیے بھیجا پھر جو اس کے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک

مینڈھا بھیجا پھر جو اس کے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے مرغی بھیجی پھر جو اس کے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے

ایک انڈا بھیجا مَا یُکْرَہُ مِنَ الصَّلٰوۃِ عِنْدَ الْاِقَامَۃِ جب جماعت کے لیے تکبیر ہو تو نفل یا سنت

پڑھنا منع ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا

صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فرض کی تکبیر ہو تو کوئی

نماز نہیں ہے سوا فرض کے (یعنی سنت اور نفل کچھ نہ پڑھنا چاہیے بلکہ فرض میں شریک ہونا چاہیے البتہ اگر تکبیر سے پہلے شروع

کر چکا ہو تو اس کو تمام کر لیوے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ

الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فرض نماز

کی تکبیر ہو تو کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہیے سوا فرض کے عن ابن بحینۃ قال اقیمت صلوٰۃ الصبح فرأی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی والمؤذن یقیم فقال اتصلی الصبح اربعا ترجمہ عبد اللہ بن مالک
روایت ہے تکبیر ہوئی صبح کی نماز کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے اور مؤذن تکبیر کہہ رہا
تھا آپ نے فرمایا کیا تو فجر کی چار رکعتیں پڑھتا ہے فیمن یصلی رکعتی الفجر والامام فی الصلوٰۃ جو شخص فجر کے
سنتیں پڑھتا ہو اور امام فرض پڑھ رہا ہو عن عبد اللہ بن سرجس قال جاء رجل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی صلوٰۃ الصبح فرکع الرکعتین ثم دخل فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ
قال یا فلان ایہما صلاتک التی صلیت معنا او التی صلیت لنفسک ترجمہ عبد اللہ بن سرجس سے
روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا رہے تھے تو اوس نے دو رکعتیں سنت کی پڑھیں پھر فرض
میں شریک ہوا آپ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اے فلانے تیری نماز کون سی تھی وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی یا وہ جو تو نے اکیلی
پڑھی (یعنی جب فرض ہو رہی تھی تو سنت پڑھنا درست نہ تھا اب تو نے فرض کے پڑھی ہوگی پھر جو اکیلی پڑھی وہ فرض ہے یا
جو جماعت سے پڑھی ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب فرض کی جماعت کھڑی ہو تو کوئی سنت نہیں پڑھنا چاہیے اگرچہ فجر کی
سنت ہو) المنفرد خلف الصف جو کوئی صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے عن انس قال اتانا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتنا فصلیت انا ویتیم لنا خلفہ وصلت ام سلیم خلفنا ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے تو میں نے اور یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھ کر نماز پڑھی
اور ام سلیم نے ہمارے پیچھے پڑھی عن ابن عباس قال کانت امرأۃ تصلی خلف رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حسناء من احسن الناس قال فکان بعض القوم یتقدم فی الصف الاول لئلا یراھا
ویستاخر بعضہم حتی یکون فی الصف المؤخر فاذا رکع نظر من تحت ابطہ فانزل اللہ عز وجل
ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک
خوبصورت عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی تو بعضے لوگ اول صف میں چلے جاتے تاکہ وہ دکھائی
نہ دے اور بعضے اخیر صفوں میں رہتے اور جب رکوع کرتے تو بغلوں میں سے اوسکو جھانکتے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری
ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین ہم خوب جانتے ہیں اون لوگوں کو جو آگے رہتے ہیں اور ہم خوب جانتے ہیں اون
لوگوں کو جو پیچھے رہتے ہیں الرکوع دون الصف صف میں ملنے سے پہلے رکوع کرنا عن ابی بکرۃ انہ
دخل المسجد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم راکع فرکع دون الصف فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
زادک اللہ حرصا ولا تعد ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے وہ مسجد میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے
انہوں نے صفوں میں ملنے سے پہلے رکوع کر لیا (جلدی کے مارے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تجھے اس کی زیادہ حرص

حرص پیدا ہو گیا ایسا نہ کرنا عن ابی ہریرۃ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما ثم انصرف
فقال یا فلان الا تحسن صلاتک الا ینظر المصلی کیف یصلی لنفسہ فانی ابصر من ورائی
کما ابصر بین یدی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر نماز سے فارغ
ہو کر فرمایا اے فلانے تو اپنی نماز کو درست نہیں کرتا کیا نمازی خود نہیں پہچان سکتا کیونکر نماز پڑھنا چاہیے (اور یہ کہ جو کچھ
کرے) میں پیچھے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسے سامنے دیکھتا ہوں الصلوۃ بعد الظہر بعد ظہر کے کتنی رکعتیں
پڑھے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل الظہر رکعتین وبعدھا
رکعتین وکان یصلی بعد المغرب رکعتین فی بیتہ وبعد العشاء رکعتین وکان لا یصلی بعد
الجمعۃ حتی ینصرف فیصلی رکعتین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے
پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد مغرب کے دو رکعتیں اپنے گھر میں اکثر پڑھتے تھے اور بعد عشا
کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد جمعہ کے کچھ نہیں پڑھتے تھے جب لوٹ کر آتے تو دو رکعتیں پڑھتے ف سنتوں کے باب مختلف
حدیثیں وارد ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ چار ظہر سے پہلے پڑھے اور چار بعد ظہر کے اور چار عصر سے پہلے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد
عشا کے اور دو فجر سے پہلے الصلوۃ قبل العصر عصر کی پہلی سنتوں کا بیان عن عاصم بن ضمرۃ قال سألنا
علیا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایکم یطیق ذلک قلنا ان لم نطقہ سمعنا
قال کان اذا کانت الشمس من ھھنا کھیئتھا من ھھنا عند العصر صلی رکعتین فاذا کانت من
ھھنا کھیئتھا من ھھنا عند الظہر صلی اربعا ویصلی قبل الظہر اربعا وبعدھا اثنتین ویصلی
قبل العصر اربعا ویفصل بین کل رکعتین بتسلیم علی الملائکۃ المقربین والنبیین ومن تبعھم
من المؤمنین والمسلمین ترجمہ عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے ہم نے حضرت علی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کا حال پوچھا
انہوں نے کہا تم میں سے کون اسکی طاقت رکھتا ہے ہم نے کہا خیر اگر طاقت نہ رکھیں تو سن تو لیں انہوں نے کہا جب آفتاب یہاں ہوتا
یعنی عصر کے وقت تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور جب یہاں آتا یعنی ظہر کے وقت تو چار رکعت پڑھتے اور ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے
اور بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے لیکن دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور سلام کرتے
تھے نزدیک کے فرشتوں پر اور پیغمبروں پر اور جو ان کے پیرو ہیں مومنین اور مسلمین سے (یعنی یوں فرماتے السلام علی الملائکۃ المقربین
والانبیاء والصالحین) عن عاصم بن ضمرۃ قال سألت علی بن ابی طالب عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی النہار قبل المکتوبۃ قال من یطیق ذلک ثم اخبرنا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی حین تزیغ الشمس رکعتین وقبل نصف النہار اربع رکعات یجعل التسلیم فی اخرہ ترجمہ
عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے میں نے حضرت علی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض سے پہلے کتنی رکعتیں پڑھتے

تو انہوں نے کہا کس کو طاقت ہے کہ اتنی رکعتیں پڑھے کہا کہ آپ جب نماز پڑھتے تو دو رکعتیں پڑھتے اور بعد ظہر کے پہلے دو رکعتیں
پڑھتے اور جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعت پڑھتے

كتاب الافتتاح

نماز شروع کرنیکا بیان عن
ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح التكبير في الصلاة رفع يديه حين يكبر
حتى يجعلهما حذو منكبيه واذا كبر للركوع فعل مثل ذلك ثم اذا قال سمع الله لمن حمده فعل مثل
ذلك وقال ربنا ولك الحمد ولا يفعل ذلك حين يسجد ولا حين يرفع رأسه من السجود ترجمہ
ابن عمر سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب تکبیر کہتے نماز شروع کرنے کے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے تکبیر کہتے
وقت یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر ہو جاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تب بھی ایسا ہی کرتے یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں
تک) پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ایسا ہی کرتے یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک) اور ربنا لک الحمد کہتے پھر جب سجدے کو
جاتے تو ہاتھ نہ اوٹھاتے اسی طرح جب سجدے سے سر اوٹھاتے تب بھی ہاتھ نہ اوٹھاتے

باب رفع اليدين قبل التكبير

جب تکبیر کہے پہلے ہاتھوں کو اوٹھا دے عن ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلاة
رفع يديه حتى تكونا حذو منكبيه ثم يكبر قال وكان يفعل ذلك حين يكبر للركوع ويفعل ذلك
حين يرفع رأسه من الركوع ويقول سمع الله لمن حمده ولا يفعل ذلك في السجود ترجمہ ابن عمر سے روایت
ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب کھڑے ہوتے نماز کیطرف اوٹھاتے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر آجاتے
پھر تکبیر کہتے اور جب رکوع کو جاتے تکبیر کہتے تب بھی ایسا ہی کرتے یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک) پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ
کہتے تو ایسا ہی کرتے یعنی مونڈھوں تک ہاتھ اوٹھاتے) اور جب سجدے میں جاتے تو ہاتھ نہ اوٹھاتے

رفع اليدين حذو المنكبين

مونڈھوں تک ہاتھ اوٹھانا عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا
افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه واذا كبر للركوع واذا رفع رأسه من الركوع رفعهما كذلك وقال
سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد وكان لا يفعل ذلك في السجود ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو شروع کرتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اوٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اوٹھاتے تو دونوں
ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پھر سجدے میں ایسا نہ کرتے یعنی ہاتھ نہیں اوٹھاتے

رفع اليدين حيال الاذنين

کانوں تک ہاتھ اوٹھانا عن وائل بن حجر قال صليت خلف رسول
الله صلى الله عليه وسلم فلما افتتح الصلاة كبر ورفع يديه حتى حاذتا اذنيه ثم يقرأ بفاتحة
الكتاب فلما فرغ منها قال آمين يرفع بها صوته ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اوٹھائے کانوں تک پھر سورہ فاتحہ پڑھی جب اس
سے فارغ ہوئے تو بلند آواز سے آمین کہی عن مالك بن الحويرث وكان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

كَانَ إِذَا صَلَّى رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اوٹھاتے اور جب
رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اوٹھاتے اسی طرح جب رکوع سے سر اوٹھاتے عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحِينَ رَكَعَ وَحِينَ رَفَعَ
رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى حَاذَتَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا آپ نے جب نماز شروع کی تو دونوں ہاتھ اوٹھائے اور جب رکوع کیا تو دونوں ہاتھ اوٹھائے پھر جب رکوع سے سر
اوٹھایا تو دونوں ہاتھ اوٹھائے کانوں کی لو تک **بَاب مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ** جب ہاتھ اوٹھاوے تو انگوٹھوں
کو کہاں تک لاوے عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ
حَتَّى تَكَادَ إِبْهَامَاهُ تُحَاذِي شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا آپ نے جب نماز شروع کی تو دونوں ہاتھ اوٹھائے یہانتک کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لو تک پہنچے **بَاب رَفْعِ
الْيَدَيْنِ مَدًّا** دونوں ہاتھ بڑھا کر اوٹھانا عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ جَاءَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي
زُرَيْقٍ فَقَالَ ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي
الصَّلَاةِ مَدًّا وَيَسْكُتُ هُنَيْهَةً وَيُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ ترجمہ سعید بن سمعان سے روایت ہے ابوہریرہ
مسجد میں بنی زریق کے آئے اور کہا تین باتیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کرتے تھے اور لوگوں نے ان کو چھوڑ
دیا ہے آپ دونوں ہاتھ اپنے بڑھا کر نماز میں اوٹھاتے تھے پھر تھوڑی دیر چپ رہتے تھے اور جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور سجدے سے
سر اوٹھاتے وقت بھی تکبیر کہتے **بَاب فَرْضِ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى** نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہنا فرض ہے جسکو تکبیر اولی اور
تکبیر تحریمہ بھی کہتے ہیں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى
ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ
الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا فَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ
مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ
سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف
لائے تو ایک شخص آیا اور اوس نے نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا آپ نے جواب دیا اور فرمایا جا
پھر پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ گیا اور جیسے پہلے پڑھی تھی ویسی ہی پڑھ کر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا

آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی ایسا ہی تین بار ہوا جب تو اوس شخص نے کہا قسم ہے اوسکی جسنے آپکو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں جانتا آپ مجھے سکھلا دیجیے آپنے فرمایا جب تو نماز کو کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ پھر جسقدر قرآن ہو سکے پڑھ پھر رکوع کر یہانتک کہ اطمینان سے رکوع کرے پھر سر اوٹھا اور سیدھا کھڑا ہو پھر سجدہ کر یہانتک کہ اطمینان سے سجدہ کرے پھر سر اوٹھا اور یہانتک کہ اطمینان سے بیٹھے پھر ایسا ہی اپنی ساری نماز کو ادا کر **اَلْقَوْلُ الَّذِیْ** یُفْتَتَحُ بِہِ الصَّلٰوۃُ نماز کے شروع میں کیا پڑھنا چاہیے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ خَلْفَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَاحِبُ الْکَلِمَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَقَالَ لَقَدِ ابْتَدَرَھَا اثْنَا عَشَرَ مَلَکًا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوا اوس نے کہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا رسول اللہ نے پوچھا یہ کون بولا اوس شخص نے کہا میں یا رسول اللہ آپنے فرمایا اس کلمے پر بارہ فرشتے دوڑے ہر ایک چاہتا تھا کہ اسکو اللہ جل جلالہ کے پاس لیجاوے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ کَلِمَۃَ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عَجِبْتُ لَھَا فُتِحَتْ لَھَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَکْتُہُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُہٗ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص بولا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا آپنے فرمایا کس نے یہ کلمہ کہا وہ شخص بولا میں نے کہا یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجھے تعجب ہوا اس کلمے کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے عبد اللہ بن عمر نے کہا اوس روز سے میں نے اس کلمے کو نہیں چھوڑا جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا **وَضْعُ الْیَمِیْنِ** عَلَی الشِّمَالِ فِی الصَّلٰوۃِ نماز میں داہنا ہاتھ بائیں پر رکھنا **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ قَائِمًا فِی الصَّلٰوۃِ قَبَضَ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑتے **فِی الْاِمَامِ** اِذَا رَاَی الرَّجُلَ قَدْ وَضَعَ شِمَالَہٗ عَلٰی یَمِیْنِہٖ اگر امام کسی کو بائیں ہاتھ داہنے کے اوپر باندھے دیکھے **عَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعْتُ شِمَالِیْ عَلٰی یَمِیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ فَاَخَذَ بِیَمِیْنِیْ فَوَضَعَھَا عَلٰی شِمَالِیْ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے بایاں ہاتھ داہنے کے اوپر باندھا تھا آپنے میرا داہنا ہاتھ پکڑ کے بائیں کے اوپر کر دیا **بَابُ** مَوْضِعِ الْیَمِیْنِ مِنَ الشِّمَالِ فِی الصَّلٰوۃِ داہنا ہاتھ بائیں کے اوپر کہاں رکھے **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ یُصَلِّیْ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ فَقَامَ فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی حَاذَتَا اُذُنَیْہِ

ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا قَالَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا

ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھونگا۔ آپ کسطرح نماز پڑھتے ہیں میںنے دیکھا آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی پھر دونوں ہاتھ اوٹھائے کانوں کے برابر پھر داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا یعنے ایک پہونچا دوسرے پہونچے پر یا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر جب رکوع کرنیکا قصد کیا تو دونوں ہاتھ اوٹھائے اوسی طرح (یعنے کانوں کے برابر) اور دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے پھر جب سر اوٹھایا رکوع سے تو دونوں ہاتھ اوٹھائے اوسی طرح (یعنے کانوں کے برابر) پھر سجدہ کیا اور دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر رکھا پھر بیٹھے بایاں پاؤں بچھاکر اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنے ران پر اور گھٹنے پر رکھی اور داہنے ہاتھ کی کہنی داہنی ران پر جمائی پھر دو انگلیوں کو بند کر لیا اور ایک حلقہ باندھ لیا (بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے) اور کلمے کی انگلی کو اوپر اوٹھایا تو میں نے دیکھا آپ کلمے کی انگلی کو ہلاتے تھے اور اوس سے دعا کرتے تھے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلَاةِ (کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا منع ہے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُتَخَصِّرًا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کوکھ پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھنے سے

عَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى خَصْرِي فَقَالَ لِي هَكَذَا ضَرْبَةً بِيَدِهِ فَلَمَّا صَلَّيْتُ قُلْتُ لِرَجُلٍ مَنْ هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا رَابَكَ مِنِّي قَالَ إِنَّ هَذَا الصَّلْبُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْهُ ترجمہ زیاد بن صبیح سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی عبد اللہ بن عمر کے پہلو میں تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھا انہوں نے اپنے ہاتھ کو مارا (اشارہ کیا) جب نماز پڑھ چکا تو میں نے ایک شخص سے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ عبد اللہ بن عمر ہیں میں نے کہا اے ابا عبد الرحمن تم کو کیا برا معلوم ہوا میری طرف سے انہوں نے کہا یہ سولی پر چڑھنے والی کے شکل ہے (یعنے کمر پر ہاتھ رکھنا) بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ہم کو اس سے

بَابُ الصَّفِّ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں دونوں پاؤں ملاکر کھڑے ہونا کیسا ہے)

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ خَالَفَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ أَفْضَلَ ترجمہ ابو عبیدہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے ایک شخص کو دیکھا پاؤں جوڑے ہوئے کھڑا تھا نماز میں تو کہا اس نے خلاف کیا سنت کے اگر ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے جدا رکھتا تو بہتر ہوتا (یعنے دونوں قدم کے بیچ میں کچھ فاصلہ رکھتا اور کبھی ایک پاؤں پر زور دیتا دوسرے پاؤں کو آرام دیتا پھر اوس پاؤں پر)

پر زور دیتا اور اسکو آرام دیتا تو بہتر ہوتا۔ عن عبد الله انه رأى رجلا يصلي قد صف بين قدميه فقال اخطأ السنة ولو
راوح بينهما كان اعجب الي ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا دونوں پاؤں ملا کر نماز پڑھ رہا ہے تو کہا اس نے خطا کی
سنت کو اگر ذرا فاصلہ رکھتا تو بہتر ہوتا۔ باب سكوت الامام بعد افتتاحه الصلوة تکبیر تحریمہ کے بعد تھوڑی دیر امام چپ رہے۔ عن
ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت له سكتة اذا افتتح الصلوة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر چپ رہتے نماز شروع کرنے کے بعد۔ باب الدعاء بين التكبير والقراءة تکبیر تحریمہ اور قراءت
کے بیچ میں کیا دعا پڑھنا چاہیے۔ عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة سكت هنيهة
فقلت بابي انت وامي يا رسول الله ما تقول في سكوتك بين التكبير والقراءة قال اقول اللهم باعد بيني
وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقني من خطاياي كما ينقى الثوب الابيض من الدنس اللهم
اغسلني من خطاياي بالثلج والماء والبرد ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھوڑی دیر
چپ رہتے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں آپ کیا پڑھتے ہیں اس سکوت میں جو درمیان تکبیر تحریمہ اور قراءت کے ہوتا
ہے آپ نے فرمایا میں یہ کہتا ہوں اللهم باعد بيني وبين خطاياي الخ یعنی یا اللہ مجھ کو میرے گناہوں سے اتنا دور کر دے جیسے پورب سے پچھم ہے یا اللہ صاف
کر دے مجھ کو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے یا اللہ میرے گناہ دھو ڈال برف اور پانی اور اولے سے۔ باب نوع آخر من
الدعاء بين التكبير والقراءة دوسری دعا درمیان تکبیر تحریمہ اور قراءت کے۔ عن جابر بن عبد الله قال كان النبي صلى الله
عليه وسلم اذا استفتح الصلوة كبر ثم قال ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له
وبذلك امرت وانا من المسلمين اللهم اهدني لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا انت وقني
سيئ الاعمال وسيئ الاخلاق لا يقي سيئها الا انت ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع
کرتے تو تکبیر کہتے پھر فرماتے ان صلاتي ونسكي الخ یعنی میری نماز اور قربانی اور زندگی اور موت سب اللہ کے لیے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہان کا
اس کا کوئی ساجھی نہیں مجھ کو یہی حکم ہوا اور میں سب سے پہلے تابعدار ہوں اللہ کے حکم کا یا اللہ مجھ کو اچھے کام اور اچھے اخلاق میں راہ دکھا کوئی نہیں
راہ دکھاتا اچھی باتوں میں سوا تیرے اور بچا دے مجھ کو برے کاموں اور بری اخلاق سے کوئی نہیں بچاتا ان سے سوا تیرے۔ باب نوع آخر من الذكر والدعاء
بين التكبير والقراءة تیسری دعا درمیان تکبیر تحریمہ و قراءت کے۔ عن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا استفتح
الصلوة كبر ثم قال وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي
ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت انا عبدك ظلمت
نفسي واعترفت بذنبي فاغفر لي ذنوبي جميعا لا يغفر الذنوب الا انت واهدني لاحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها
الا انت واصرف عني سيئها لا يصرف عني سيئها الا انت لبيك وسعديك والخير كله في يديك والشر ليس اليك
انا بك واليك تباركت وتعاليت استغفرك واتوب اليك ترجمہ امیر المومنین علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب

تو تکبیر کہتے پھر فرماتے وجہت وجہی للذی آخر تک یعنی منہ کیا میں نے اوس شخص کے سامنے جس نے بنایا آسمانوں اور زمین کو اوس حال میں
کہ جھکا ہوا ہوں دین کا تابعدار ہو اور جھوٹے دینوں سے بیزار ہو اور میں ان لوگوں سے نہیں ہوں جو اللہ کے ساتھ دوسرے کسی کو ساجھی ٹھہراتے
ہیں میری نماز اور قربانی اور زندگی اور موت سب اللہ کے لیے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہان کا اوس کا کوئی ساجھی نہیں ہے مجھ کو بھی
حکم ہے اور میں اوسکے تابعداروں میں پہلا ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے سوا تیرے کوئی سچا معبود نہیں تو میرا مالک ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم
کیا اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے سب گناہ بخشدے کوئی نہیں بخشتا ہے گناہوں کو سوا تیرے اور مجھ کو اچھی عادتوں اور خصلتوں کی
سوا تیرے کوئی راہ نہیں لگانے والا اور دور کر بری عادتوں اور خصلتوں کو سوا تیرے کوئی دور کرنے والا نہیں ہے میں
حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تابعداری میں بھلائی سب تیرے اختیار میں ہے اور برائی تیری طرف نہیں ہے میں تیری وجہ سے ہوں اور تیری
طرف جاؤنگا تو برکت والا اور بلند ہے میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں گناہوں کی اور توبہ کرتا ہوں تیرے سامنے عن محمد بن مسلمة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام يصلي تطوعا قال الله اكبر وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض
حنيفا مسلما وما انا من المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت
وانا اول المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت سبحانك وبحمدك ثم يقرأ ترجمہ محمد بن مسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل پڑھنے کو کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے وجہت وجہی آخر تک پھر قرات کرتے نوع آخر من الذكر
بين افتتاح الصلوة وبين القراءة چوتھی ثنا درمیان میں تکبیر اور قرات کے عن ابي سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان اذا افتتح الصلوة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ترجمہ ابو سعید سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو فرماتے سبحانک اللہم آخر تک یعنی پاک ہے تو اے اللہ ہے تیرا برکت والا نام تیرا اور بلند
ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیرے نوع آخر من الذكر بعد التكبير پانچواں ذکر درمیان میں تکبیر تحریمہ اور قرات کے
عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بنا اذ جاء رجل قد حفزه النفس فقال
الله اكبر الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوته قال ايكم الذي
تكلم بالكلمات فارم القوم فقال انه لم يقل باسا قال انا يا رسول الله انا جئت وقد حفزني النفس فقلتها فقال النبي صلى الله عليه
وسلم لقد رايت اثني عشر ملكا يبتدرونها ايهم يرفعها ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نماز پڑھتے تھے ہم لوگوں کو اتنے میں ایک شخص آیا اوس کی
سانس پھول گئی تھی تو اوس نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب رسول اللہ صلعم نماز پڑھ چکے تو فرمایا تم میں سے کس نے یہ کلمے کہے ہیں لوگ چپ رہے پھر
فرمایا اوس نے کچھ بری بات نہیں کہی ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں نے کہے جب میں آیا میری سانس پھول گئی تھی سو جب میں یہ کلمے کہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا سب جلدی کرتے تھے کہ کون ان کلموں کو اوٹھا کر لیجاوے باب
البداءة بفاتحة الكتاب قبل السورة پہلے فاتحہ پڑھنا سورۃ سے پہلے یعنی پہلے فاتحہ پڑہے پھر سورت پڑہے عن انس
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر يستفتحون القراءة بالحمد لله رب العالمين

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر قراءت کو شروع کرتے تھے الحمد للہ رب العالمین سے یعنی الحمد
پڑھتے تھے پھر سورت عن انس قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومع ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما فافتتحوا
بالحمد للہ رب العالمین ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر کے ساتھ نماز پڑھی
انہوں نے قراءت شروع کی الحمد للہ رب العالمین سے

قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا بیان

عن انس بن مالک قال بینما ذات یوم بین اظہرنا یرید النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اغفی
اغفاءۃ ثم رفع راسہ متبسما فقلنا لہ ما اضحکک یا رسول اللہ قال نزلت علی آنفا سورۃ
بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ہو الابتر ثم
قال ہل تدرون ما الکوثر قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ نہر وعدنیہ ربی فی الجنۃ
آنیتہ اکثر من عدد الکواکب ترده علی امتی فیختلج العبد منہم فاقول یا رب انہ من امتی
فیقول لی انک لا تدری ما احدث بعدک ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے ایکا ایک آپ ذرا اونگھ گئے پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا ہنستے ہوئے ہم نے پوچھا آپ کیوں
ہنستے ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورت اتری ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان
شانئک ہو الابتر (ہم نے تجھکو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کے لیے اور قربانی کر بیشک تیرا دشمن ہی پچھا کٹا ہے) تم جانتے ہو کوثر
کیا ہے ہم نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا وہ ایک نہر ہے جسکا وعدہ کیا ہے میرے رب نے جنت میں اسکے برتن لہ
یعنی گنتی میں) تاروں سے زیادہ ہیں امت میری اوس پر آویگی پھر ایک شخص ان میں سے باہر کھینچا جاویگا میں کہونگا اے پروردگار یہ تو
میری امت میں سے ہے پروردگار فرماویگا تم نہیں جانتے جو اس نے کیا بعد تمہارے (یعنی شریعت اسلام کے برخلاف کیا اور مرتد
ہوگیا مراد وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے اور ابو بکر صدیق رض نے انکو قتل کیا
عن نعیم المجمر قال صلیت وراء ابی ہریرۃ فقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم ثم قرأ بام القرآن
حتی اذا بلغ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال آمین فقال الناس آمین ویقول کلما سجد
اللہ اکبر واذا قام من الجلوس فی الاثنتین قال اللہ اکبر واذا سلم قال والذی نفسی بیدہ
انی لاشبہکم صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ نعیم مجمر سے روایت ہے میں ابو ہریرہ کے پیچھے نماز پڑھ
رہا تھا انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی پھر سورہ فاتحہ پڑھی جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر پہنچے تو انہوں نے آمین کہی
لوگوں نے بھی آمین کہی اور وہ جب سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے پھر جب سلام پھیر
تو کہا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ترک الجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہ کہنا

عن انس بن مالک قال صلی بنا رسول

وصلى بنا ابو بكر وعمر فلم يسمعنا قراءة بسم الله الرحمن الرحيم الله صلى الله عليه وسلم فلم نسمعها منهما۔ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو بسم اللہ کی آواز ہم نے نہیں سنی اور ابوبکر اور عمر نے نماز پڑھی ان سے بھی ہم نے بسم اللہ کی آواز نہیں سنی (یعنی یہ سب لوگ بسم اللہ آہستہ پڑھتے تھے)۔

عن انس قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر وعثمان رضي الله عنهم فلم اسمع احدا منهم يجهر ببسم الله الرحمن الرحيم۔ ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کے پیچھے پھر کسی کو میں نے نہیں سنا بسم اللہ پکار کر پڑھتے ہوئے۔

عن ابن عبد الله بن مغفل قال كان عبد الله بن مغفل اذا سمع احدنا يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم يقول صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وخلف ابي بكر وعمر فما سمعت احدا منهم قرأ بسم الله الرحمن الرحيم۔ ترجمہ عبد اللہ بن مغفل کے بیٹے سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مغفل جب کسی کو سنتے بسم اللہ الرحمن الرحیم (پکار کر) پڑھتے ہوئے تو کہتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کے پیچھے نماز پڑھی اور کسی کو بسم اللہ الرحمن الرحیم (پکار کر) پڑھتے نہیں سنا۔

ترك قراءة بسم الله الرحمن الرحيم في فاتحة الكتاب بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ میں نہ پڑھنا

عن ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج هي خداج هي خداج غير تمام فقلت يا ابا هريرة اني احيانا اكون وراء الامام فغمز ذراعي وقال اقرأ بها يا فارسي في نفسك فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يقول الله عز وجل قسمت الصلوة بيني وبين عبدي نصفين فنصفها لي ونصفها لعبدي ولعبدي ما سأل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرءوا يقول العبد الحمد لله رب العالمين يقول الله عز وجل حمدني عبدي يقول العبد الرحمن الرحيم يقول الله عز وجل اثنى علي عبدي يقول العبد مالك يوم الدين يقول الله عز وجل مجدني عبدي يقول العبد اياك نعبد واياك نستعين فهذه الآية بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل يقول العبد اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين فهؤلاء لعبدي ولعبدي ما سأل۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے وہ ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے ہرگز پوری نہیں۔ ابو السائب نے کہا میں نے ابوہریرہ سے پوچھا کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تو کیونکر سورہ فاتحہ پڑھوں) انہوں نے میرا ہاتھ دبایا اور کہا اے فارسی اپنے دل میں پڑھ لے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے نماز بٹ گئی [illegible] بندے کے بیچ میں آدھوں آدھ تو آدھی میری ہے اور آدھی

میری بندی کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اوسکے لیے موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو جب بندہ کہتا ہے
الحمد للہ رب العالمین سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو پالنے والا ہے ساری جہان کا تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی
پھر بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم بہت مہربان نہایت رحم والا اللہ فرماتا ہے سراہا مجھکو میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین
مالک بدلے کے دن کا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے بزرگی بیان کی میری میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین
ہم تجھی کو پوجتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں یہ آیت میرے اور بندے کے بیچ میں ہے ف کیونکہ آدھی آیت یعنی ایاک نعبد
میں اقرار ہے اوسکی عبادت کا اور آدھی آیت یعنی ایاک نستعین میں بندہ حاجت طلب کرتا ہے اپنی بندگی کا واسطہ دے اور یہ بندی
کا کام ہے ف اور میری بندے کے لیے جو مانگے موجود ہے پھر بندہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم بتلا دے ہمکو سیدھی راہ صراط
الذین انعمت علیہم اون لوگون کی راہ جن پر تو نے اپنا فضل کیا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین نہ اون لوگون کی راہ جن
پر تو غصے ہوا یا وہ گمراہ ہوگئے یہ تینون آیتین بندے کے لیے ہیں اور میرے بندے کے لیے جو مانگے موجود ہے ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ کا جزو نہیں ہے اور صراط الذین انعمت علیہم ایک آیت ہے اور غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین دوسری آیت اسطرح اس سورت میں سات آیتین ہونگے اور جو لوگ بسم اللہ کو سورہ فاتحہ کا جزو کہتے ہیں
اون کے نزدیک ایک آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اور صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ایک آیت ہے

قراءۃ فاتحۃ الکتاب فی الصلوۃ سورہ فاتحہ نماز میں پڑھنا ضرور ہے خواہ اکیلے پڑھتا ہو یا امام کے پیچھے عن

عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب
ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اوسکی نماز ہی نہیں ہے

عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب
فصاعدا ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس شخص کی نماز ہی نہیں ہے جو نہ پڑھے سورہ
فاتحہ نہ پڑھے اور کچھ اوس سے زیادہ یعنی سورۃ وغیرہ ۔ **فضل فاتحۃ الکتاب** سورہ فاتحہ کی فضیلت عن ابن

عباس قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ جبرئیل اذ سمع نقیضا فوقہ فرفع جبرئیل
علیہ السلام بصرہ الی السماء فقال ہذا باب قد فتح من السماء ما فتح قط قال فنزل منہ ملک
فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابشر بنورین اوتیتہما لم یؤتہما نبی قبلک فاتحۃ الکتاب
وخواتیم سورۃ البقرۃ لم تقرأ حرفا منہما الا اعطیتہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں جبرئیل نے آسمان کے اوپر دروازہ کھلنے کی آواز
سنی تو اونہون نے اپنی آنکھ اوپر اوٹھا کر دیکھا پھر کہا یہ وہ دروازہ ہے آسمان کا جو کبھی نہیں کھلا تھا پھر اوس میں سے ایک فرشتہ اوترا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا مبارک ہون تم کو دو نور جو تم کو دیے گئے اور تم سے پہلے کسی نبی کو نہیں

ایک ایک سورہ فاتحہ دوسری خیر آیتین سورہ بقرہ کی یعنی آمن الرسول سے ختم تک اگر ان مین سے ایک حرف بھی پڑھو گے تو اوسکا
ثواب ملیگا **تاویل قولہ عزوجل** ولقد آتیناک سبعا من المثانی تفسیر آیت کی ولقد آتیناک
سبعا من المثانی والقرآن العظیم عن ابی سعید بن المعلی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ
وہو یصلی فدعاہ قال فصلیت ثم اتیتہ فقال ما منعک ان تجیبنی قال کنت اصلی قال الم
یقل اللہ عزوجل یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم الا اعلمک
اعظم سورۃ قبل ان اخرج من المسجد قال فذہب لیخرج قلت یا رسول اللہ قولک قال
الحمد للہ رب العالمین ہی السبع المثانی الذی اوتیت والقرآن العظیم ترجمہ ابوسعید بن معلی سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے سامنے سے گئے وہ نماز پڑھ رہے تھے آپنے اونکو بلایا وہ نماز پڑھ کر گئے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے جواب کیوں نہیں دیا انہوں نے کہا مین نماز پڑھتا تھا آپنے فرمایا کیا اللہ نے نہیں فرمایا ای
ایمان والو جواب دو اللہ اور اوسکے رسول کو جب بلاوے تم کو اون کاموں کے لیے جن سے تمہاری زندگی ہو یعنی آخرت مین
زندگی کا لطف اوٹھو (ف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو پکارین اوسکو جواب دینا چاہیے اگرچہ نماز مین ہو)
(ف) مین تم کو ایک ایسی سورت بتاؤنگا مسجد سے باہر جانے سے پہلے جو بہت بڑی ہے شان اور مرتبے مین اگرچہ چھوٹی
ہے الفاظ مین پھر آپ مسجد سے نکلنے لگے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے کیا فرمایا تھا آپنے فرمایا وہ سورت الحمد للہ
رب العالمین ہے اور یہی سورت سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے (جسکا ذکر دوسری آیت مین ہے ف سورۂ فاتحہ کو
سبع مثانی کہتے ہین اس لیے کہ اوسمین سات آیتین ہین اور وہ دو دو بار پڑھی جاتی ہے ہر نماز مین یا دو بار اوتری ہے ایک بار
مکے مین اور دوسری بار مدینے مین **عن ابی بن کعب** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل
اللہ عزوجل فی التوراۃ ولا فی الانجیل مثل ام القرآن وہی السبع المثانی وہی مقسومۃ بینی
وبین عبدی ولعبدی ما سأل ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ
نے توراۃ مین اور نہ انجیل مین کوئی سورت مثل سورہ فاتحہ کی اوتاری وہ ام القرآن ہے یعنی جڑ ہے قرآن کی اور وہ سبع مثانی
ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ یہ سورت بٹی ہوئی ہے میرے اور میرے بندے کے بیچ مین اور میرے بندے کو ملے جو مانگے سو موجود ہے
عن ابن عباس قال اوتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبعا من المثانی الطول ترجمہ ابن عباس سے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبع مثانی ملین یعنے سات سورتین جو بڑی ہین (تو مراد سبع مثانی سے یہ سات سورتین ہین اور
مثانی اونکو اس لیے کہا کہ ایک سورت کے مضامین دوسری سورت مین موجود ہین اور وہ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور
مائدہ اور اعراف اور ہود اور یونس ہین) **عن ابن عباس** فی قولہ عزوجل سبعا من المثانی قال
السبع الطول ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا سبع مثانی سے مراد وہ سات سورتین ہین جو بہت لمبی ہین ترک

القراءة خلف الامام فيما لم يجهر فيه امام کے پیچھے مقتدی پڑھے سورہ فاتحہ کو (اور کوئی سورت نہ پڑھے
اگرچہ سری نماز ہو) عن عمران بن حصين قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر فقرأ رجل خلفه
سبح اسم ربك الاعلى فلما صلى قال من قرأ سبح اسم ربك الاعلى قال رجل انا قال قد علمت
ان بعضكم قد خالجنيها ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک
شخص نے آپ کے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو پوچھا کس نے اس سورت کو پڑھا ایک شخص بولا میں نے
آپ نے فرمایا میں سمجھا کوئی مجھ سے قرآن چھینے لیتا ہے عن عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم
صلى صلوة الظهر او العصر ورجل يقرأ خلفه فلما انصرف قال ايكم قرأ بسبح اسم ربك الاعلى
فقال رجل من القوم انا ولم ارد بها الا الخير فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد عرفت ان
بعضكم قد خالجنيها ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز
پڑھی ایک شخص آپ کے پیچھے پڑھ رہا تھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا تم میں سے کسی نے پڑھا سبح اسم ربک الاعلی ایک شخص
بولا میں نے پڑھا اور میری نیت ثواب کی سوا کچھ نہ تھی آپ نے فرمایا میں سمجھا کہ تم میں سے کوئی قرآن مجھ سے چھینے لیتا ہے
ترك القراءة خلف الامام فيما جهر به جہری نماز میں امام کے پیچھے قرات نہ کرنا عن ابي هريرة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلوة جهر فيها بالقراءة فقال هل قرأ
معي احد منكم آنفا فقال رجل نعم يا رسول الله قال اني اقول ما لي انازع القرآن فانتهى الناس
عن القراءة فيما جهر فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقراءة من الصلوة حين سمعوا
ذلك ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں پکار کر آپ نے قرات کی
تو فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرآن پڑھا ایک شخص بولا ہاں میں نے پڑھا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب ہی میں کہتا
تھا مجھے کیا ہوا ہے قرآن کوئی چھینے لیتا ہے مجھ سے جب سے لوگوں نے یہ سنا تو جس نماز میں آپ پکار کر قرات کرتے کوئی آپ کے
پیچھے قرات نہ کرتا (یعنی سورت نہ پڑھتا مگر سورہ فاتحہ ضرور پڑھ لیتا کیونکہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی) قراءة
ام القرآن خلف الامام فيما جهر به الامام جب امام جہری نماز میں قرات کرے تو مقتدی کچھ نہ پڑھیں مگر سورہ فاتحہ
پڑھ لیں عن عبادة بن الصامت قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعض الصلوات التي
يجهر فيها بالقراءة فقال لا يقرأن احد منكم اذا جهرت بالقراءة الا بام القرآن ترجمہ
عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی جہری نماز پڑھائی پھر فرمایا جب میں پکار کر قرات کروں
تو کوئی کچھ نہ پڑھے مگر سورہ فاتحہ تاويل قوله عز وجل واذا قرئ القرآن فاستمعوا له و
انصتوا لعلكم ترحمون تفسیر اس آیت کی واذا قرئ القرآن الآیۃ یعنی جب قرآن پڑھا جاوے تو سنو اور سکوت رہو

تاکہ تم رحم کیے جاؤ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم
بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوس کی پیروی کرو جب وہ تکبیر
کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرارت کرے تم چپ رہو اور جب وہ سمع اسد لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ
فانصتوا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا امام اسلیے ہے کہ اوس کی پیروی کیجاوے
جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرارت کرے تم چپ ہو رہو (اور اس سے معلوم ہوا کہ یہہ آیت نماز کے باب میں اوتری
ہے) اکتفاء المأموم بقراءۃ الامام امام کی قرارت مقتدی کو کافی ہے عن ابی الدرداء
یقول سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افی کل صلوۃ قراءۃ قال نعم قال رجل من الانصار
وجبت ہذہ فالتفت الی وکنت اقرب القوم منہ فقال ما اری الامام اذا ام القوم الا قد
کفاہم۔ قال ابو عبد الرحمن ہذا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطأ انما ہو قول
ابی الدرداء ولم یقرأ ہذا مع الکتاب ترجمہ ابوالدرداء سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے سوال ہوا
کیا ہر نماز میں قرارت ہے آپنے فرمایا ہاں ایک شخص انصاری بولا یہ بات واجب ہو گئی آپنے میری طرف دیکھا اور میں سب
لوگوں سے زیادہ آپسے نزدیک تہا آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں جب امام لوگوں کی امامت کرے تو اوسکی قرارت اونکو
کافی ہے۔ ابو عبد الرحمان نسائی (اس کتاب کے مؤلف) نے کہا کہ اس حدیث کو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا قول
قرار دینا غلط ہے یہ ابوالدرداء کا قول ہے۔ ما یجزئ من القراءۃ لمن لا یحسن القرآن جو شخص قرآن نہ
پڑہ سکے تو اوسکا بدل کیا ہے عن ابن ابی اوفی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی
لا استطیع ان اخذ شیئا من القرآن فعلمنی شیئا یجزئنی من القرآن فقال قل سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ترجمہ عبد اسد بن ابی اوفی سے
روایت ہے ایک شخص رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اسد مجہے قرآن یاد نہیں ہو سکتا تہوڑا سا بہی
تو آپ مجہے سکہلا دیجیے ایسی چیز جو قرآن کا بدل ہو جاوے آپنے فرمایا کہہ سبحان اسد والحمد للہ ولا الہ الا اسد واسد اکبر ولا حول
ولا قوۃ الا باسد ف اگر کسی شخص کو قرآن کے ایک سورت بہی یاد نہ ہو یا صرف سورہ فاتحہ یاد ہو تو بجائے قرارت کے نماز
میں یہ کلمات کہہ لیا کرے جہر الامام بآمین امام آمین پکار کر کہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا امن القاری فامنوا فان الملائکۃ تؤمن فمن وافق تامینہ تامین
الملائکۃ غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا

ختم ہو ... آمین کہو تو تم بھی آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور اس کی آمین قبول کر ... فرشتوں کے
آمین کے برابر ہو جاوے گی اس کے گناہ بخش دیے جاویں گے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ تَقُوْلُ اٰمِیْنَ وَاِنَّ الْاِمَامَ یَقُوْلُ اٰمِیْنَ فَمَنْ وَافَقَ
تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے پھر جس کی آمین فرشتوں کی آمین
کے موافق ہو جاوے گی اس کے اگلے گناہ بخش دیے جاویں گے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ
الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو پھر جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جاوے گی یعنی ایک ہی وقت ہو گی اس کے
اگلے گناہ بخش دیے جاویں گے بَابُ التَّاْمِیْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ امام کے پیچھے آمین کہنا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَةِ
غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
کہے تو تم آمین کہو اس لیے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جاوے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیے جاویں گے

فَضْلُ التَّاْمِیْنِ

آمین کہنے کی فضیلت عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ
فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰىہُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
جب کوئی تم میں سے آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں پھر اگر فرشتوں کی آمین اور اس کی آمین برابر ہو گئی تو تمہارے اگلے گناہ بخشے
جاویں گے بَابُ قَوْلِ الْمَاْمُوْمِ اِذَا عَطَسَ خَلْفَ الْاِمَامِ اگر مقتدی چھینکے تو نماز میں کیا کہے عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ
قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ
مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی فَلَمَّا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ فِی الصَّلٰوةِ
فَلَمْ یُکَلِّمْہُ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَہَا الثَّانِیَةَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَا یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ قَالَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا
وَیَرْضٰی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدِ ابْتَدَرَہَا بِضْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَلَکًا
اَیُّہُمْ یَصْعَدُ بِہَا ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی
تو مجھ کو چھینک آئی میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی جب آپ نماز پڑھ چکے تو
پوچھا کس نے بات کی تھی نماز میں مگر کسی نے جواب نہ دیا آپ نے پھر پوچھا تب میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے بات
کی تھی آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا تھا میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی تب رسول اللہ صلعم

نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضہ مین میری جان ہر البتہ دوڑکر اوٹہایا اسکو کئی اوپر تیس فرشتون نے اور سب چاہتے تھے سبقت کی کون اوپر لیکر جاوے ان کلمونکو ف۔ اسحدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین چھینک کا شکر کرنا درست ہے اور بعضون نے کہا یہ عمل ابتدائی اسلام مین جائز تہا پہر ممانعت ہو گئی عن وائل بن حجر

قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ اَسْفَلَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَلَمَّا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ فَسَمِعْتُهُ وَاَنَا خَلْفَهُ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَرَدْتُ بِهَا بَأْسًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُوْنَ الْعَرْشِ

ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہی جب آپ نے تکبیر کہی تو دونون ہاتھ اوٹہائے ذرا نیچے کانون سے پہر جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہچکے تو آمین کہی تو مین نے آمین کو سنا اور مین آپکے پیچھے تہا تو سنا آپنے ایک شخص کو یہ کہتے الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپنے سلام پہیرا تو پوچھا یہ کسنے کہا تہا ایک شخص بولا مین نے یا رسول اللہ اور میری نیت بری نہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بارہ فرشتے اسپر دوڑے پہر کسی نے نہ روکا یہ کلمہ عرش تک (یعنی خداوند کریم جل شانہ تک چلا گیا) اسحدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عرش مقدس خاص محل ہے انوار ذات حق سبحانہ و تعالی کا باب ما جاء فی القرآن کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ قَالَ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ وَاَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صُوْرَةِ الْفَتٰى فَيَنْبِذُهُ اِلَيَّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے آپنے فرمایا کبہی وحی آتی ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار پہر موقوف ہو جاتی ہے جب اوسکو یاد کر لیتا ہون اور یہ طرح نہایت سخت گذرتی ہے مجہپر اور کبہی وحی کا فرشتہ ایک آدمی کی صورت بنکر آتا ہے وہ مجہسے کہہ جاتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبہی تو وحی اس طرح آتی ہے جیسے گھنٹی کے جھنکار اور

مجھپر نہایت سخت گزرتی ہی پھر موقوف ہوجاتی ہی جب مین یاد کرلیتا ہون اور کبھی فرشتہ ایک مرد کی صورت بنکر میرے پاس اتا ہی وہ مجھسے بات کرتا ہی مین اوسکو یاد کرلیتا ہون حضرت عائشہ نے کہا مین نے دیکھا جب کڑکڑاتے جاڑے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اوترتی پھر موقوف ہوجاتی توآپکے پیشانی سے پسینا پھوٹ نکلتا (وحی کی شدت اور زور سے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعَهُ فِيْ صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَأُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ قَرَأَهُ كَمَا أَقْرَأَهُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو اس آیت کی تفسیر مین لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام اللہ اوترنے سے تکلیف اوٹہاتے اور اپنے ہونٹونکو ہلایا کرتے اوسکو اوترتے وقت پڑہا کرتے اس خیال سے کہ کہین بھول نجاوین تب اللہ تعالی نے فرمایا لاتحرک بہ لسانک الآیۃ نہ چلا تو اوسکو پڑہنے پر اپنی زبان جلدی سیکہنے کے لیے وہ تو ہمارا ذمہ ہے اوسکو اکٹھا کرنا اور پڑہنا (یعنی یہ ہمارا کام ہے کہ تیری دلمین اوسکو اکٹھا کردینگے پھر تو اوسکو پڑہنے لگے گا) توجب ہم پڑہنے لگین تو اوسکی پیروی کر (یعنی جب اوسکو سنا کر) جب سے یہ آیت اوتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آتے آپ سنا کرتے (اور وہ پڑہا کرتے) پھر جب جبرئیل چلے جاتے آپ ویساہی پڑہ دیتے جیسا جبرئیل نے پڑہایا تہا

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَرَأَ فِيْهَا حُرُوْفًا لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيْهَا قُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ كَذَبْتَ مَا كَذَا أَقْرَأَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ أَقُوْدُهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ أَقْرَأْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ فِيْهَا حُرُوْفًا لَمْ تَكُنْ أَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ كَمَا كَانَ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہی مین نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان پڑہتے سنا انہون نے کچھ الفاظ اسطرح پڑہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اوسطرح نہین پڑہائی تھی مین نے کہا تمکو یہ سورت کس نے پڑہائی انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے کہا تم جہوٹ بولتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کبھی نہین پڑہائی ہوگی پھر مین اونکا ہاتھ پکڑکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہینچ لایا اور عرض کیا یارسول اللہ آپنے مجھکو سورہ فرقان پڑہائی ہے اور مین نے انکو پڑہتے سنا اوسمین وہ الفاظ مین جو آپنے

نہیں پڑہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہشام سے کہا پڑہو اونھون نے پڑہا جسطرح پہلے پڑہتا تہا آپ نے فرمایا
یہی اوتری ہے پہر مجہسے فرمایا اے عمر تم پڑہو میں نے پڑہا آپ نے فرمایا اسیطرح اوتری ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سات بولیون میں اوترا ہے
عرب کے قریش اور ہذیل اور ہوازن اور یمن اور ... اور ثقیف اور بنی تمیم کے زبانون میں یہ مقصد اختلاف جو کسی لفظ
میں اعراب یا اشتقاق میں ہو مضر نہیں کرتا اس حدیث کے معنی کئی قول میں جو اپنے مقام میں مذکور ہیں عن عمر
بن الخطاب يقول سمعت هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان على غير ما أقرؤها عليه وكان
رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرأنيها فكدت أن أعجل عليه ثم أمهلته حتى انصرف
ثم لببته بردائه فجئت به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إني
سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على غير ما أقرأتنيها فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم اقرأ فقرأ القراءة التي سمعته يقرأ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هكذا أنزلت
ثم قال لي اقرأ فقرأت فقال هكذا أنزلت إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا
ما تيسر منه ٭ ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان دوسری طرح پڑہتے سنا
سوا اوسطرح کے جسطرح میں پڑہتا تہا اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو یہ سورت پڑہائی تہی تو قریب تہا کہ
میں جلدی کرون (یعنی اون سے گفتگو کرون اسباب میں) مگر میں نے مہلت دی اونکو جب وہ پڑہ چکے تو اونہی کی
چادر اون کے گردن میں ڈالکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے انکو سورہ
فرقان پڑہتے سنا اور طرح سوا اوس طرح کے جسطرح آپنے مجہے پڑہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا پڑہو
اونہون نے اوسی طرح پڑہا جسطرح میں نے اون سے سنا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح اوتری ہے پہر مجہسے فرمایا تم پڑہو
میں نے پڑہا آپنے فرمایا اسی طرح اوتری ہے اور قرآن سات بولیون میں اوتارا گیا ہے تو جسطرح آسان ہو پڑہو عن عمر بن الخطاب
يقول سمعت هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستمعت
لقراءته فإذا هو يقرؤها على حروف كثيرة لم يقرئنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فكدت
أساوره في الصلاة فتصبرت حتى سلم فلما سلم لببته بردائه فقلت من أقرأك هذه السورة
التي سمعتك تقرؤها فقال أقرأنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت كذبت والله إن رسول
الله صلى الله عليه وسلم هو أقرأني هذه السورة التي سمعتك تقرؤها فانطلقت به أقوده إلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إني سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على حروف
لم تقرئنيها وأنت أقرأتني سورة الفرقان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسله يا عمر
اقرأ يا هشام فقرأ عليه القراءة التي سمعته يقرؤها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هكذا

أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ترجمہ امیر المومنین عمرؓ سے روایت ہے مینے ہشام بن حکیم سے سنا وہ فرقان کو پڑہتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین مین نے اونکو پڑہتے سنا اور لفظون سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے مجہہ کو نہین پڑہائی تہی تو قریب تہا کہ مین حملہ کرون اون پر نماز ہی مین لیکن مینے صبر کیا یہانتک کہ انہون نے سلام پہیرا جب سلام پہیر چکے تو اونکی چادر مین نے اونکے گلے مین ڈالی اور پوچہا تمکو کس نے یہہ سورت پڑہائی ہے مین نے ابہی تمسے سنی انہون نے کہا مجہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہائی ہے مین نے کہا تم جہوٹ بولتے ہو قسم خدا کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے یہہ سورت پڑہائی ہے پہر تم اوسکے خلاف کیونکر کہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ کو پڑہائی ہے آخر مین اونکو کہینچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے انکو سورہ فرقان اور طرح پڑہتے اور ہی لفظون سے پڑہتے سنا جو آپنے مجہے نہین پڑہائی اور مجہے تو آپ سے یہہ سورت پڑہا چکے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چہوڑ دی اونکو ای عمر پہر فرمایا اے ہشام تم پڑہو انہون نے اسی طرح پڑہی جیسے مین نے انکو پڑہتے سنا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اوتری ہے پہر آپ نے مجہسے فرمایا ای عمر تم پڑہو مین نے اوس طرح پڑہی جس طرح آپنے مجہے پڑہایا تہا آپ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اوتری ہے پہر آپنے فرمایا قرآن سات طرح پر اوترا ہے جو طرح آسان ہو پڑہو **ف** بشرطیکہ معنی اور مطلب مین تغیر نہ ہو جیسے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین مشہور قرات ہے اور غیر مشہور یون ہے غیر المغضوب علیہم وغیر الضالین یا صراط الذین انعمت علیہم مین صراط کو کوئی صاد سے پڑہتا ہے کوئی سین سے یا ملک یوم الدین کو کوئی مالک یوم الدین پڑہتا ہے کوئی ملک یوم الدین اور اسیطرح بہت سے مقامون مین اختلاف ہے قرات کا اور اعراب اور اشتقاق اور کمی اور بیشی کلمات کا مگر علما نے تصریح کردی ہے اس بات کی کہ قرات مشہورہ سبعہ مین سے جو قرات چاہے پڑہے مگر غیر مشہورہ کا پڑہنا بہتر نہین ہے

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ أَسْأَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ أَسْأَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار کے تالاب پر بیٹہے تہے اتنے مین جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اللہ جل جلالہ آپکو حکم کرتا ہے کہ امت آپکی ایکطرح پر قرآن پڑہا کرے یعنی باوجودیکہ عرب مین سات

تو مین مین ادہر ایک کے بہیجے اور محاورے جدا ہین مگر قرآن کو سب پاک صحیح اور زبان پر پڑہین) آپ نے فرمایا مین اللہ جل جلالہ
سے معافی چاہتا ہون اور اوسکی بخشش چاہتا ہون کیونکہ میری اُمت اسکی طاقت نہین رکہتی پہر حضرت جبرئیل دوسری بار آئے
اور کہا کہ اللہ جل جلالہ حکم کرتا ہے آپکو کہ امت آپ کی قرآن کو دو طرح پڑہا کرے آپنے فرمایا مین اللہ کی بخشش اور مغفرت
چاہتا ہون میری اُمت کو اتنی طاقت نہین ہے پہر تیسری بار حضرت جبرئیل آئے اور کہنے لگے کہ اللہ جل جلالہ حکم کرتا ہے آپ
کی امت کو کہ قرآن تین طرح پڑہا کرین آپنے فرمایا مین اللہ کی بخشش اور مغفرت چاہتا ہون میری اُمت مین اتنی طاقت
نہین ہے پہر چوتہی بار حضرت جبرئیل آئے اور کہنے لگے اللہ جل جلالہ حکم کرتا ہے کہ آپ کی اُمت قرآن کو سات طرح پڑہا کرین
(یعنی عرب کی ساتون زبانون والے اپنی اپنی زبان مین پڑہین) اور جسطرح پڑہینگے صحیح ہوگا عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ
قَالَ اَقْرَأَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُوْرَۃً فَبَیْنَا اَنَا فِی الْمَسْجِدِ جَالِسٌ اِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا یَقْرَؤُ
ھَا یُخَالِفُ قِرَاءَتِیْ فَقُلْتُ لَہٗ مَنْ عَلَّمَکَ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
لَا تُفَارِقْنِیْ حَتّٰی نَاْتِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا خَالَفَ
قِرَاءَتِیْ فِی السُّوْرَۃِ الَّتِیْ عَلَّمْتَنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ یَا اُبَیُّ فَقَرَأْتُھَا فَقَالَ لِیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ اِقْرَأْ فَخَالَفَ قِرَاءَتِیْ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُبَیُّ اِنَّہٗ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی
سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ کُلُّھُنَّ شَافٍ کَافٍ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو ایک سورت پڑہائی
ایک روز مین مسجد مین بیٹہا تہا ایک شخص نے وہی سورت پڑہی لیکن اوس نے اور طرح پڑہی مین نے کہا تجہکو یہ سورت کس نے
سکہلائی وہ بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکہلائی مین نے کہا اچہا جا نہین جبتک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے نہ ملین پہر مین آپ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ شخص میرے خلاف پڑہتا ہے اوس سورت کو جو آپنے مجہکو سکہلائی
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابی پڑہو مین نے پڑہا آپنے فرمایا تم نے اچہا پڑہا پہر آپنے اوس شخص سے فرمایا
تو پڑہ اوس نے میری خلاف پڑہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچہا پڑہا پہر آپنے فرمایا ای ابی قرآن سات طرح
پر اوترا ہے اور ہر ایک طرح صحیح اور کافی ہے عَنْ اُبَیٍّ قَالَ مَا حَاکَ فِیْ صَدْرِیْ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا اَنِّیْ قَرَأْتُ اٰیَۃً
وَقَرَأَھَا اٰخَرُ غَیْرَ قِرَاءَتِیْ فَقُلْتُ اَقْرَأَنِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَقْرَأَنِیْھَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَقْرَأْتَنِیْ اٰیَۃَ کَذَا
وَکَذَا قَالَ نَعَمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَلَمْ تُقْرِئْنِیْ اٰیَۃَ کَذَا وَکَذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ
اَتَیَانِیْ فَقَعَدَ جِبْرِیْلُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَمِیْکَائِیْلُ عَنْ یَسَارِیْ فَقَالَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی
حَرْفٍ قَالَ مِیْکَائِیْلُ اسْتَزِدْہُ حَتّٰی بَلَغَ سَبْعَۃَ اَحْرُفٍ فَکُلُّ حَرْفٍ شَافٍ کَافٍ ترجمہ ابی بن کعب

دایت ہے میری دل میں کبھی کوئی ایسی بات نہیں جیسی جب سے مسلمان ہوا ایسی بات جیسی میں نے ایک آیت ایک طرح پڑھی
اور دوسرے نے اور طرح پڑھی میں نے کہا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے اور دو
بولا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ آپنے مجھے یہ آیت اسطرح سے پڑھائی ہے آپ نے فرمایا ہاں دوسرا بولا آپ نے مجھکو یہ آیت اسطرح پڑھائی ہے آپنے فرمایا
ان جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام میرے پاس آئے تو جبرئیل میری داہنی طرف بیٹھے اور میکائیل میری بائیں طرف بیٹھے جبرئیل نے
کہا قرآن ایک طرح پڑھا کر میکائیل نے کہا زیادہ کرا زیادہ کرا اور یہانتک کہ سات طرح تک پہونچے اور کہا کہ ہر ایک طرح شافی
کافی ہے **عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ کَمَثَلِ صَاحِبِ**
الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَۃِ اِذَا عَاھَدَ عَلَیْھَا اَمْسَکَھَا وَاِنْ اَطْلَقَھَا ذَھَبَتْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کے حافظ کی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ والے کی ہو جسکے اونٹ رسی سے بندھے ہوں
اگر انکی خفاظت کریگا تو وہ رہیں گے اور اگر چھوڑ دیگا تو چلے جاوینگے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**
قَالَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِھِمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ یَقُوْلُ نُسِّیْتُ اِسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ
فَاِنَّہٗ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِھَا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری بات ہے یہ کوئی کہے میں فلان آیت بھول گیا بلکہ یہ کہے بھلایا گیا (کیونکہ اس میں حسرت اور
قصور ظاہر ہوتا ہے اور بھول گیا میں بے پروائی نکلتی ہے) یاد کرتے رہو قرآن کو کیونکہ قرآن جلدی نکل جاتا ہے
سینوں سے اون جانوروں سے بھی زیادہ جو رسی سے بندھے ہوں **اَلْقِرَاءَۃُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ** فجر کی
سنتوں میں کیا پڑھے **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فِی**
الْاُوْلٰی مِنْھُمَا الْاٰیَۃَ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَۃِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ وَفِی الثَّانِیَۃِ
اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَاشْھَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں
پہلی رکعت میں قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا اخیر آیت تک جو سورہ بقر میں ہے پڑہتے اور دوسری رکعت میں آمنا باللہ واشہد
بانا مسلمون پڑھتے **بَابُ الْقِرَاءَۃِ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ بِقُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ**
فجر کی سنتوں میں کافرون اور اخلاص پڑھنے کا بیان **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**
قَرَأَ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا **تَخْفِیْفُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ**
فجر کی سنتیں ہلکی پڑھنا یعنی قرأت کو ان میں طول نہ دینا **عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَیُخَفِّفُھُمَا حَتّٰی اَقُوْلَ اَقَرَأَ فِیْھِمَا بِاُمِّ الْکِتَابِ ترجمہ

اُم المومنین عائشہ سے روایت ہے میں دیکھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں کو اتنا ہلکا پڑھتے تھے یہاں تک
کہتی تھی کیا سورہ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں **اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالرُّوْمِ** فجر کی نماز میں سورہ روم پڑھنا
عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلٰوةَ
الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ فَإِنَّمَا
يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ أُولٰئِكَ ترجمہ ایک صحابی سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ فجر کی آپ نے سورہ روم پڑھی اس میں بھول گئے جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا نماز پڑھتے ہیں
ہمارے ساتھ اور طہارت اچھی طرح نہیں کرتے وہی لوگ قرآن بھلا دیتے ہیں **اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِا**
لسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھنا **عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ بِالسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے **اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ**
بِقٓ فجر کی نماز میں سورہ قاف پڑھنا **عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قٓ**
وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِهَا فِي الصُّبْحِ ترجمہ ام ہشام
بنت حارثہ سے روایت ہے میں سورہ قاف نہیں سیکھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ پڑھ کے آپ پڑھا کرتے
تھے اسکو فجر کی نماز میں **عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيْتُهُ
فِي السُّوْقِ فِي الزِّحَامِ فَقَالَ قٓ ترجمہ زیاد بن علاقہ سے روایت ہے میں نے اپنے چچا سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی آپ نے ایک رکعت میں والنخل باسقات لها طلع نضيد پڑھا شعبہ نے کہا میں نے
زیاد سے بازار میں ہجوم میں ملا انہوں نے کہا سورہ قاف پڑھی **اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ**
فجر کی نماز میں اذا الشمس کورت پڑھنا **عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ**
إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فجر کی
نماز میں اذا الشمس کورت پڑھتے تھے **اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ** فجر کی نماز میں قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس پڑھنا **عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ**
عُقْبَةُ فَأَمَّنَا بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے انہوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کو پوچھا آپ نے فجر کے نماز میں یہی دونوں سورتوں کو پڑھا **باب**
الْفَضْلِ فِي قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کا بیان

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ فَقُلْتُ أَقْرِئْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ سُورَةَ هُودٍ وَسُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا آپ سوار تھے تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے پانوں پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سورہ ہود اور سورہ یوسف سکھلائیے آپ نے فرمایا تو نہیں پڑھ سکیگا کوئی سورت بہتر اللہ کے نزدیک قل اعوذ برب الفلق سے عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَاتٌ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا چند آیتیں ہیں جو مجھ پر اتری ہیں آج رات کو اور جنکی مثل کبھی نہیں دیکھی گئیں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعہ کے روز فجر کی نماز میں کونسی سورت پڑھنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الم تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتَى ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ فجر کی نماز میں جمعہ کے دن الم تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان حین من الدہر پڑھتے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ فجر کی نماز میں جمعہ کے دن تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان پڑھتے تھے

بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ قرآن شریف کے سجدوں کا بیان

السُّجُودُ فِي ص سورہ ص میں سجدہ کا بیان عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي ص وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا سورہ ص میں اور فرمایا داؤد علیہ السلام نے یہہ سجدہ کیا تھا توبہ کے لیے اور ہم سجدہ کرتے ہیں شکر کے لیے (کہ اللہ جل جلالہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی)

السُّجُودُ فِي النَّجْمِ سورہ نجم میں سجدے کا بیان عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَنْ عِنْدَهُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَأَبَيْتُ أَنْ أَسْجُدَ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ أَسْلَمَ الْمُطَّلِبُ ترجمہ مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے میں سورہ نجم پڑھی تو آپ نے سجدہ کیا اور جتنے لوگ آپ پاس بیٹھے تھے سب نے سجدہ کیا میں نے اپنا سر اوٹھایا اور سجدہ نہیں کیا ان دنوں میں میں مسلمان نہ تھا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی تو سجدہ کیا اور سہی

تَرْكُ السُّجُودِ فِي النَّجْمِ سورہ نجم میں سجدہ نہ کرنا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ وَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى فَلَمْ يَسْجُدْ ترجمہ عطا بن یسار نے زید بن ثابت سے پوچھا کہ امام کے پیچھے قرات کرنا چاہیے انہوں نے کہا امام کے پیچھے کبھی قرات نہیں کرنا ہے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ والنجم پڑھی تو آپ نے سجدہ نہیں کیا **باب**

السُّجُودُ فِی إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرنیکا بیان عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

قَرَأَ بِهِمْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَجَدَ فِيهَا ترجمہ ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے ابو ہریرہ نے اذا السماء انشقت پڑھا تو سجدہ کیا اوسمین پھر جب

پڑھ چکے تو لوگون سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے سجدہ کیا اوسمین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سجدہ کیا اذا السماء انشقت میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ

انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ہمنے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء

انشقت اور اقرا باسم ربک میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَمَنْ

هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے ابو بکر اور عمر نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت میں اور اون شخص نے

جو اون دونون سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ابو بکر اور عمر نے

سجدہ کیا اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک میں بَابُ السُّجُودِ فِي الْفَرِيضَةِ فرض نماز

میں سجدہ تلاوت کرنیکا بیان عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ يَعْنِي الْعَتَمَةَ

فَقَرَأَ سُورَةَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذِهِ يَعْنِي سَجْدَةً

مَا كُنَّا نَسْجُدُهَا قَالَ سَجَدَ بِهَا أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَلْفَهُ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى

أَلْقَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے مینے ابو ہریرہ کے پیچھے عشا کی نماز پڑھی

انہون نے سورہ اذا السماء انشقت پڑھی اوس میں سجدہ کیا جب فارغ ہو چکے تو مین نے کہا ای ابا ہریرہ یہ سجدہ نیا ہے

ہم نے کبھی سجدہ نہین کیا اس سورت میں انہون نے کہا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اس سورت میں

اور مین آپکے پیچھے تھا تو ہمیشہ سجدہ کرتا رہونگا ہمیشہ اس مین یہانتک کہ ملون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرأة

النهار دن کو قرأة نماز مین آہستہ کرنا چاہیے عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ

فِيهَا فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ ترجمہ

عطا سے روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے لیکن جس نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو قرأت

سنائی اوسمین ہم تمکو سناتے ہیں (یعنی پکار کے پڑھتے ہیں) اور جس نماز مین آپنے آہستہ کہے اوسمین ہم بھی آہستہ پڑھتے ہیں

الْقِرَاءَةُ فِي الظُّهْرِ ظہر کی قرات کا بیان عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْآيَةَ بَعْدَ الْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ وَالذَّارِيَاتِ ترجمہ براء سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھتے تو کوئی ایک آدھ آیت کئی آیتوں کے بعد سنائی دیتی سورہ لقمان اور الذاریات کی۔ ف یعنی آپ آہستہ قرات کرتے ظہر کی نماز میں عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ النَّضْرِ قَالَ كُنَّا بِالطَّفِّ عِنْدَ أَنَسٍ فَصَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَأَ لَنَا بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ترجمہ ابوبکر بن النضر سے روایت ہے ہم طف میں انس بن مالک کے پاس تھے انہوں نے ظہر کی نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی آپ نے یہ دو سورتیں پڑھیں دو رکعتوں میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ۔ ف طف ایک مقام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہونا آہستہ پڑھنے کے یہ معنی نہیں کہ خود بھی نہ سنے اور پاس والا بھی نہ سنے بلکہ فقط زبان کو حرکت دینا اور حروف کا ادا کرنا ہے اور دوسرے نہ سنیں بعض لوگ خیال کرتے ہیں اگر اتنا آہستہ پڑھے گا تو نماز نہ ہوگی

تَطْوِيلُ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ ظہر کی پہلی رکعت میں لمبی سورت پڑھنا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيءُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى يُطِيلُهَا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ظہر کی نماز شروع ہوتی تھی پھر جانے والا بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کر کے آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے اتنی لمبی رکعت کرتے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ فَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ كَذَلِكَ وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَةَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالرَّكْعَةَ الْأُولَى يَعْنِي فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر پڑھاتے تھے تو پہلی دو رکعتوں میں قرات کرتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے جس کو زرا آپ پکار کر پڑھتے اور پہلی رکعت ظہر اور فجر کی آپ لمبی پڑھتے تھے بہ نسبت دوسری رکعت کے بخاری

باب إِسْمَاعِ الْإِمَامِ الْآيَةَ فِي الظُّهْرِ ظہر کی نماز میں امام کا آیت پڑھ کر سنانا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اور عصر کی اور کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے اور پہلی رکعت کو لمبی کرتے

تَقْصِيرُ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ

الظُّهْرِ ظہر کی دوسری رکعت مین قرات کم کرنا پہلی رکعت سے عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَ
يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى
وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ يُطَوِّلُ الْاُوْلٰى
وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے پہلے دو رکعت مین قرات کرتے کبھی
ایک آدھ آیت ہم سن لیتے اور پہلی رکعت کو آپ دوسری رکعت سے لنبی کرتے اور صبح کی نماز مین بھی ایسا ہی کرتے پہلی
رکعت کو دوسری سے لنبی کرتے اور عصر کی نماز مین بھی آپ پہلے دو رکعتون مین قرات کرتے لیکن پہلی رکعت کو دوسرے
سے لنبی پڑہتے اور دوسری کو چھوٹی کرتے اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ظہر کی پہلی
دو رکعتون مین قرات کرنا عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ
وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَكَانَ
يُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيْلُ اَوَّلَ رَكْعَةٍ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کے پہلی دو رکعتون مین سورہ فاتحہ اور دو سورتین پڑہتے تھے اور پچھلی دو رکعتون مین صرف
سورہ فاتحہ پڑہتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت اسطرح پڑہتے کہ ہم سن لیتے اور پہلی رکعت ظہر کے لنبی پڑہتے اَلْقِرَاءَةُ
فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ عصر کے پہلی دو رکعتون مین قرات کرنا عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ
سُوْرَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى فِي الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَ
كَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کے پہلی دو رکعتون مین سورہ فاتحہ
اور دو سورتین پڑہتے تہے اور ایک آدہ آیت اسطرح سے پڑہتے کہ ہم سن لیتے اور ظہر کے پہلی رکعت بڑی کرتے اور دوسری
چھوٹی اور ایسا ہی صبح کی نماز مین کرتے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي
الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِهِمَا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر مین والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور ان کے برابر سورتین پڑہتے تہے عَنْ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ
ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ بِاَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر مین واللیل اذا یغشی
پڑہتے تہے اور عصر مین اسی سورت کے برابر اور صبح مین اس سے لنبی سورت پڑہتے تھی جیسے سورہ دہر یا والمرسلات یا قاف
یا رحمان تَخْفِيْفُ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ قیام اور قرات کو ہلکا کرنا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ دَخَلْنَا

تو وہ شخص نماز پڑھ کے چلا گیا پھر یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا اے معاذ تو فتنہ کرتا ہے کیا تو فتنہ ڈالنا
چاہتا ہے (کہ لوگ نماز سے گھبرا کر جماعت میں آنا چھوڑ دیں) کیوں نہیں پڑھتا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ اور وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا
اور انکے برابر سورتیں **اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ** مغرب میں سورہ والمرسلات پڑھنا عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ
بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ الْمُرْسَلَاتِ مَا صَلَّى بَعْدَهَا
صَلٰوةً حَتّٰى قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام فضل بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی
مرض موت میں) گھر میں مغرب کی نماز پڑھی تو سورہ والمرسلات پڑھی پھر اس کے بعد آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی یہانتک
کہ آپکی وفات ہو گئی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے اپنی ماں سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی المرسلات مغرب
میں **اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ** مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھنا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سورہ طور پڑھتے تھے مغرب میں **اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ** مغرب میں سورہ حم دخان
پڑھنا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ
الدُّخَانِ ترجمہ عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورہ حم دخان پڑھی
اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالٓمٓصٓ مغرب میں سورہ المص پڑھنا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ يَا أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ
أَتَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَإِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَحْلُوفَةٌ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّولَيَيْنِ الٓمٓصٓ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے انہوں نے مروان سے
کہا اے ابا عبد الملک تم مغرب میں قل ہو اللہ احد اور انا اعطیناک الکوثر پڑھتے ہو انہوں نے کہا ہاں زید نے کہا یہی بات ہے
یا یوں کہا میں قسم کہاتا ہوں بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں لمبی سورت پڑھتے دیکھا یعنی المص سورہ
اعراف عَنْ مَرْوَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ مَا لِي أَرَاكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّولَيَيْنِ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا أَطْوَلُ الطُّولَيَيْنِ قَالَ
الْأَعْرَافُ ترجمہ مروان سے روایت ہے زید بن ثابت نے مجھ سے کہا کیا وجہ ہے کہ تم مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو
حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لمبی سورت دونوں لمبی سورتوں میں پڑھتے دیکھا میں نے کہا اے ابا عبد اللہ
لمبی سورت کون سی دونوں میں نے کہا اعراف عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلٰوةِ
الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ الْأَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مغرب کی نماز میں سورہ اعراف پڑھی دو رکعتوں میں **اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ** مغرب کی سنتوں میں

کون سی سورت پڑھنا عن ابن عمر قال رمقت رسول الله صلی الله علیه وسلم عشرین مرة یقرأ
فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل الفجر قل یا ایها الکافرون و قل هو الله احد ترجمہ
ابن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیس مرتبہ دیکھا مغرب کے سنتوں اور فجر کی سنتوں میں قل یا ایہا
الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے

الفضل فی قراءة قل هو الله احد قل ہو اللہ احد پڑھنے کی فضیلت

عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث رجلا علی سریة فکان یقرأ لاصحابه فی
صلاتهم فیختم بقل هو الله احد فلما رجعوا ذكروا ذلك لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال سلوه
لای شیء فعل ذلك فسالوه فقال لانها صفة الرحمن عز وجل فانا احب ان اقرأ بها فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم اخبروه ان الله عز وجل یحبه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک شخص کو بھیجا ایک لشکر کا سردار کرکے وہ اپنے لوگوں کے ساتھ نماز میں قرآن پڑھا کرتا پھر ختم کرتا قل ہو اللہ احد پر جب
لوگوں نے پھر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اوس سے پوچھو کیوں ایسا کرتا ہے لوگوں نے پوچھا اوس نے
کہا قل ہو اللہ احد میں صفت ہے اللہ جل جلالہ کی اس وجہ سے مجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے پڑھنا اوس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم کہہ دو اوس سے کہ اللہ جل جلالہ دوست رکھتا ہے اوس کو عن ابی هريرة يقول اقبلت مع رسول الله صلی الله
علیه وسلم فسمع رجلا یقرأ قل هو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وجبت فسالته ماذا یا رسول الله قال الجنة ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا آپ نے ایک شخص کو قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا ضرور ہوگئی میں
نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز ضرور ہو گئی آپ نے فرمایا جنت عن ابی سعيد الخدری ان رجلا سمع رجلا یقرأ قل
هو الله احد یرددها فلما اصبح جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فذكر ذلك له فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده انها لتعدل ثلث القرآن ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ایک شخص
نے ایک شخص کو بار بار قل ہو اللہ پڑھتے دیکھا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے
فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے عن ابی ایوب عن النبی
صلی الله علیه وسلم قال قل هو الله احد ثلث القرآن ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے (ثواب میں)

القراءة فی العشاء الآخرة بسبح اسم ربك عشا کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھنا

عن جابر قال قام معاذ فصلی العشاء الآخرة فطول فقال النبی
افتان یا معاذ افتان یا معاذ این كنت عن سبح اسم ربك الاعلی والضحی واذا السماء انفطرت
ترجمہ جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل کھڑے ہوئے اونہوں نے عشا کی نماز پڑھائی اور لمبی پڑھائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کیا فتنہ کریگا اے معاذ کہہ بر کیا سبح اسم ربک الاعلی اور والضحی اور اذا السماء انفطرت یعنی ان سورتوں کو کیوں نہ پڑہا
القراءة في العشاء الآخرة بالشمس وضحاها عشا کی نماز میں والشمس وضحہا پڑہنا عن جابر قال صلى
معاذ بن جبل لاصحابه العشاء فطول عليهم فانصرف رجل منا فاخبر معاذ عنه فقال انه منافق
فلما بلغ ذلك الرجل دخل على النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره بما قال معاذ فقال له النبي صلى
الله عليه وسلم اتريد ان تكون فتانا يا معاذ اذا اممت الناس فاقرأ بالشمس وضحاها وسبح اسم
ربك الاعلى والليل اذا يغشى واقرأ باسم ربك ترجمہ جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل نے اپنے لوگوں کے ساتھ عشا
کی نماز پڑہی اور اوسکو طول دیا ایک شخص نماز توڑ کر چلا گیا معاذ نے کہا یہ منافق ہے اوس شخص کو جب یہ خبر ہوئی تو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور بیان کیا معاذ کا کہنا آپنے معاذ سے فرمایا کیا تم فتنہ کرنا چاہتے ہو جب امامت کرو تو والشمس وضحہا
اور سبح اسم ربک الاعلے اور والیل اذا یغشے اور اقرا باسم ربک پڑہو عن بريدة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يقرأ في صلوة العشاء الآخرة بالشمس وضحاها واشباهها من السور ترجمہ بریدہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں والشمس وضحہا پڑہتے تہے اور مانند اس کے اور سورتیں پڑہتے تہے القراءة
فيها بالتين والزيتون والتین والزیتون پڑہنا عشا کی نماز میں عن البراء بن عازب قال صليت مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم العتمة فقرأ فيها بالتين والزيتون ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عشا کی نماز پڑہی آپنے اوس میں والتین والزیتون پڑہی القراءة في الركعة
الاولى من صلوة العشاء الآخرة عشا کی پہلی رکعت میں والتین والزیتون پڑہنا عن البراء بن عازب قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فقرأ في العشاء في الركعة الاولى بالتين والزيتون
ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں تہے تو عشا کی پہلی رکعت میں والتین والزیتون
پڑہی الركود في الركعتين الاوليين پہلے دو رکعتوں کو لنبا پڑہنا عن جابر بن سمرة قال
قال عمر لسعد قد شكاك الناس في كل شيء حتى في الصلوة فقال سعد اني امد في الاوليين واحذف
في الاخريين وما آلو ما اقتديت به من صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذاك الظن
بك ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمر رض نے سعد سے کہا ہر بات میں لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں یہانتک کہ نماز
بہی سعد نے کہا میں پہلے دو رکعتوں میں قرات کو طول دیتا ہوں اور پچہلی دو رکعتوں میں قرات نہیں کرتا اور میں رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں کسی طرح کمی نہیں کرتا حضرت عمر نے کہا تمہارے ساتھہ یہی گمان ہے عن جابر
بن سمرة قال وقع ناس من اهل الكوفة في سعد عند عمر فقالوا والله ما يحسن الصلوة فقال اما انا
فاصلي بهم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اخرم عنها اركد في الاوليين واحذف

فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کوفہ کے چند لوگوں نے حضرت عمرؓ پاس شکایت
کی سعد کی اور کہا قسم خدا کی وہ نماز بھی نہیں پڑھتے سعد نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھتا ہوں
اس میں کچھ کمی نہیں کرتا پہلے دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں حضرت عمرؓ نے کہا مجھے
بھی یقین ہے تم سے (کہ تمہاری شکایت بیجا ہے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہو) قراءة
سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ
يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلْقَمَةَ
فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَأَخْبَرَنَا بِهِنَّ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا
میں جانتا ہوں ان سورتوں کو جو ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور وہ بیس سورتیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دس
رکعتوں میں پڑھتے تھے پھر انہوں نے علقمہ کا ہاتھ پکڑا اور اندر گئے بعد اس کے علقمہ باہر نکلے شقیق نے کہا ہم نے ان سے
پوچھا ان سورتوں کو انہوں نے بیان کیا عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ قَرَأْتُ
الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ قَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ ترجمہ ابووائل
سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن مسعود کے سامنے کہا میں مفصل کو (یعنی اس کی سب سورتوں کو حجرات سے اخیر تک)
ایک رکعت میں پڑھتا ہوں انہوں نے کہا یہ تو شعر کا جلدی جلدی پڑھنا ہوا میں پہچانتا ہوں ان سورتوں کو جو ایک دوسرے
کی مشابہ ہیں جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے پھر بیان کیں انہوں نے بیس سورتیں مفصل کی ایک ایک
رکعت میں دو دو سورتیں آپ پڑھتے تھے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ اللَّيْلَةَ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ
فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ عِشْرِينَ سُورَةً
مِنَ الْمُفَصَّلِ مِنْ حم ترجمہ عبداللہ بن مسعود پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے رات کو ایک رکعت میں ساری مفصل
پڑھا انہوں نے کہا کیا شعر کی طرح تو اڑا گیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جوڑ کی سورتوں کو پڑھا کرتے تھے اور وہ
بیس سورتیں ہیں مفصل کی حم سے اخیر تک مفصل کے ابتدا میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں حجرات سے بعض ق سے
بعض سورہ صف سے بعض تبارک سے بعض علیٰ سے واللہ اعلم (قراءة بعض السورة) سورت کا ایک حصہ پڑھنا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلَّى فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ
فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى أَوْ عِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ ترجمہ عبداللہ بن سائب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا جب مکہ فتح ہوا تو
آپ نے نماز پڑھی کعبہ کے سامنے اور جوتیاں اتار کر بائیں طرف رکھیں اور سورہ مومنون شروع کی جب موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام

کے ذکر پہونچے (اس آیت پر ثم ارسلنا موسیٰ واخاہ ہارون بآیاتنا وسلطان مبین) آپ کو کہانسی آئی آپ نے رکوع کر دیا

تعوذ القاری اذا مر بآیۃ عذاب جب نماز میں آیت عذاب کی آوے تو اس سے پناہ مانگنا **عن** حذیفۃ انہ صلی الی جنب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فقرأ فکان اذا مر بآیۃ عذاب وقف وتعوذ واذا مر بآیۃ رحمۃ وقف فدعا وکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم وفی سجودہ سبحان ربی الاعلی ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہڑی ہوکر نماز پڑہی تو دیکھا کہ آپ قرآن پڑہتے جب عذاب کی آیت آتی ٹہر جاتے اور اللہ کی پناہ مانگتے اور جب رحمت کی آیت آتی تو ٹہر جاتے اور دعا کرتے اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہتے اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلی کہتے

مسألۃ القاری اذا مر بآیۃ رحمۃ قاری جب رحمت کی آیت پڑہے تو اللہ سے رحمت مانگے **عن** حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ البقرۃ وآل عمران والنساء فی رکعۃ لا یمر بآیۃ رحمۃ الا سأل ولا بآیۃ عذاب الا استجار ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ اور آل عمران اور نساء ایک رکعت میں پڑہی جب رحمت کی آیت پڑہتے تو اللہ سے رحمت مانگتے اور جب عذاب کی آیت پڑہتے تو اوسکی پناہ مانگتے.....

تردید الآیۃ ایک آیت کو کئی بار پڑہنا **عن** ابی ذر یقول قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبح بآیۃ والآیۃ ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کہڑے ہوئے اور ایک آیت میں صبح کر دی وہ آیت یہ تھی (جو حضرت عیسی علیہ السلام قیامت میں اللہ جل جلالہ سے عرض کرینگے) ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم اگر تو عذاب کرے انکو تو تیرے بندے ہیں اور جو بخشدے تو تو غالب ہے حکمت والا

قولہ عز وجل ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا اس آیت کی تفسیر ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا **عن** ابن عباس فی قولہ عز وجل ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا قال نزلت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختف بمکۃ وکان اذا صلی باصحابہ رفع صوتہ وقال ابن منیع یجہر بالقرآن وکان المشرکون اذا سمعوا صوتہ سبوا القرآن ومن انزلہ ومن جاء بہ فقال اللہ عز وجل لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجہر بصلاتک ای بقراءتک فیسمع المشرکون فیسبوا القرآن ولا تخافت بہا عن اصحابک فلا یسمعوا وابتغ بین ذلک سبیلا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا میں روایت ہے جب یہ آیت اوتری ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں چہپے ہتے تہے جب اپنے یاروں کے ساتہ نماز پڑہتے تو کلام اللہ بلند آواز سے پکار کر پڑہتے مشرک جب آپکی آواز سنتے تو کلام اللہ کو (معاذ اللہ) برا کہتے اور جس نے اوتارا اور جو لیکر آیا اوسکو بھی برا کہتے تب اللہ تعالی نے اپنے پیغام پہونچانے والے سے فرمایا مت پکار اپنی نماز میں یعنے کلام اللہ بہت

پکار کے مت پڑھ ایسا نہ ہو کہ مشرک سنیں اور قرآن کو برا کہیں اور نہ بہت آہستہ پڑھ کہ تیرے ساتھی نہ سنیں بلکہ بیچ بیچ کا طریقہ اختیار کر
وہ یہ ہے کہ تیرے ساتھی سنیں اور باہر والے کافر نہ سنیں) عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يرفع
صوته بالقرآن وكان المشركون إذا سمعوا صوته سبوا القرآن ومن جاء به فكان النبي صلى الله
عليه وسلم يخفض صوته بالقرآن ما كان يسمعه أصحابه فأنزل الله عز وجل ولا تجهر بصلاتك
ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلند
آواز سے قرآن کو پڑھتے اور مشرکین جب آپ کی آواز سنتے تو قرآن کو برا کہتے اور جو شخص قرآن کو لیکر آیا اسکو بھی برا کہتے اس لیے
آپ قرآن کو آہستہ پڑھنے لگے اتنا کہ آپ کے ساتھیوں کو بھی سنائی نہ دیتا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری ولا تجہر بصلوتک
ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا

باب رفع الصوت بالقرآن

قرآن کو بلند آواز سے پڑھنا عن
أم هانئ قالت كنت أسمع قراءة النبي صلى الله عليه وسلم وأنا على عرشي ترجمہ ام ہانی سے روایت
ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو سنتی تھی مسجد میں اور میں اپنی چھت کے اوپر ہوتی

باب مد الصوت بالقراءة

قرآن بلند آواز سے پڑھنا عن قتادة قال سألت أنسا كيف كانت قراءة رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال كان يمد صوته مدا ترجمہ قتادہ سے روایت ہے میں نے انس سے پوچھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر قرآن پڑھتے تھے انہوں نے کہا آپ آواز کھینچ کر پڑھتے تھے

تزيين القرآن بالصوت

قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنا عن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زينوا القرآن بأصواتكم
ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زینت دو تم قرآن کو اپنی آوازوں سے ف یعنی خوش الحانی
سے پڑھو مگر حروف کو اپنی مقدار سے گھٹاؤ بڑھاؤ نہیں ہر ایک مد کو اسکی موافق ادا کرو عن البراء بن عازب قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زينوا القرآن بأصواتكم قال ابن عوسجة كنت نسيت هذه
زينوا القرآن حتى ذكرنيه الضحاك بن مزاحم ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا زینت دو قرآن کو اپنی آوازوں سے ابن عوسجہ نے کہا میں اسکو بھول گیا تھا مجھے یاد دلادیا ابن مزاحم نے عن
أبي هريرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما أذن الله لشيء ما أذن لنبي حسن
الصوت يتغنى بالقرآن يجهر به ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ
فرماتے تھے اللہ جل جلالہ کسی چیز کو ایسی توجہ اور محبت سے نہیں سنتا جیسے قرآن کو سنتا ہے اس پیغمبر کی زبان سے جو خوش
آواز ہو اور پکار کر پڑھے کلام اللہ کو خوش آوازی سے عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال
ما أذن الله عز وجل لشيء يعني أذنه لنبي يتغنى بالقرآن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتا جیسے کلام اللہ کو سنتا ہے پیغمبر کی زبان سے جو خوش آوازی سے پڑھے عن

أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سمع قراءة أبي موسى فقال لقد أوتي مزمارا من
مزامير آل داود عليه السلام ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ کی قراءت سنی
تو فرمایا ان کو داود علیہ السلام کے خاندان کی بانسری دیا گیا ہے ف داود علیہ السلام ایسی خوبی سے اللہ جل جلالہ کی یاد کرتے
تھے اور ایسے خوش آواز تھے حضرت نے ابوموسیٰ اشعری رض کی خوش آوازی کو دیکھ کر فرمایا کہ تمکو بھی حضرت داؤد
کے خاندان کی ایک بانسری ملی ہے یعنی ویسا ہی گلا ملا ہے اور تو خوش آواز ہے عن عائشة قالت سمع النبي
صلى الله عليه وسلم قراءة أبي موسى فقال لقد أوتي هذا من مزامير آل داود عليه السلام ترجمہ
حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ کی قراءت سنی تو فرمایا یہ داؤد علیہ السلام کے خاندان
کی ایک بانسری دیا گیا ہے عن عائشة قالت سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم قراءة أبي موسى فقال
لقد أوتي هذا من مزامير آل داود عليه السلام ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ السلام نے ابوموسیٰ کی قراءت سنی تو فرمایا اسکو حضرت داؤد کے گھرانے کی ایک بانسری ملی ہے عن يعلى بن مملك
أنه سأل أم سلمة عن قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلوته فقالت ما لكم وصلوته ثم
نعتت قراءته فإذا هي تنعت قراءة مفسرة حرفا حرفا ترجمہ یعلیٰ بن مملک سے روایت ہے انہوں نے ام سلمہ سے
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت اور نماز کو انہوں نے کہا تم کو آپ کی نماز سے کیا مطلب پھر بیان کیا انہوں نے
آپ کی قراءت کو وہ ایسی تھی ایک ایک حرف الگ الگ معلوم ہوتا تھا باب التكبير للركوع رکوع کرتے وقت
تکبیر کہنا عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن أبا هريرة حين استخلفه مروان على المدينة كان إذا قام
إلى الصلاة المكتوبة كبر ثم يكبر حين يركع فإذا رفع رأسه من الركعة قال سمع الله لمن حمده
ربنا لك الحمد ثم يكبر حين يهوي ساجدا ثم يكبر حين يقوم من الثنتين بعد التشهد
يفعل مثل ذلك حتى يقضي صلوته فإذا قضى صلوته وسلم أقبل على أهل المسجد فقال والذي
نفسي بيده إني لأشبهكم صلوة برسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے
روایت ہے ابوہریرہ کو جب مروان نے خلیفہ کیا مدینے میں تو وہ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے پھر رکوع کرتے
وقت تکبیر کہتے پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہتے پھر تکبیر کہتے جب سجدے کو جھکتے پھر جب دو
رکعتوں کے بعد تشہد پڑھ کر اٹھتے تکبیر کہتے ایسا ہی ساری نماز میں کرتے پھر جب نماز تمام کرچکتے اور سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف
مخاطب ہوتے اور کہا قسم اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز میں باب رفع اليدين للركوع حذاء فروع الأذنين رکوع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانا عن مالك
بن الحويرث قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه إذا كبر وإذا ركع وإذا رفع

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ أُذُنَيْهِ ترجمہ: مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا آپ نے دونوں ہاتھ اٹھاتے جب تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے کانوں کی لو تک۔ باب
رفع الیدین فی الرکوع وغیرہ تک مونڈھوں کے ہاتھ اٹھانا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے دونوں ہاتھ اٹھاتے
مونڈھوں تک اسیطرح جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے **تَرْكُ ذٰلِكَ** نہ اٹھانا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ
ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتا دوں پس وہ کھڑے ہوئے اور
دونوں ہاتھ اٹھائے پہلی بار میں (یعنی جب نماز شروع کی) پھر نہ اٹھائے **إِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوْعِ** رکوع میں
پیٹھ برابر رکھنا عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ
فِيْهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ترجمہ ابی مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز
نہیں ہوتی جو پیٹھ برابر نہ کرے رکوع اور سجدے میں **الْاِعْتِدَالُ فِي الرُّكُوْعِ** رکوع کس طرح کرے عَنْ أَنَسٍ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَا
لْكَلْبِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست اور ٹھیک رہا کرو رکوع اور سجدوں میں اور نہ بچھاوے کوئی
تم میں سے اپنے دونوں ہاتھوں کو کتے کی طرح ف یعنی زمین پر نہ لگا دے کہنیوں کو بلکہ الگ رکھے اور رکوع کا اعتدال یہ ہے کہ پیٹھ
برابر کرے اور سر کو اس کے برابر نہ نیچا نہ اونچا اور دونوں ہاتھ سیدھے کر کے گھٹنوں پر رکھے اور سجدے کا اعتدال یہ ہے کہ کہنیوں کو پیٹ
سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھے **التَّطْبِيْقُ** دونوں ہاتھ ملا کر دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھنا رکوع میں عَنْ
عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ بَيْتِهِ فَقَالَ أَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ قُلْنَا نَعَمْ فَأَمَّهُمَا وَقَامَ بَيْنَهُمَا
بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ قَالَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَاصْنَعُوْا هٰكَذَا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ
حِيْنَ كَبَّرَ وَلْيَفْرِشْ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ علقمہ اور اسود سے روایت ہے ہم دونوں عبداللہ بن مسعود کے ساتھ تھے ان کے گھر میں انہوں نے کہا کیا یہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے
کہا ہاں پھر عبداللہ بن مسعود نے امامت کی اور ہم دونوں کے بیچ میں کھڑے ہوئے نہ اذان کہی نہ اقامت اور کہا جب تم تین آدمی
ہو تو ایسا ہی کرو (یعنی امام بیچ میں کھڑا ہو اور دو مقتدی دائیں بائیں کھڑے ہوں) اور جب تین سے زیادہ ہو تو کوئی تم میں سے امامت
کرے اور چاہیے کہ بچھا لے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے رانوں پر گویا میں دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کو جو الگ تھیں
عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ بَيْتِهِ فَقَامَ بَيْنَنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا

عَلَىٰ رُكَبِنَا فَنَزَعَهَا فَخَالَفَ بَيْنَ أَصَابِعِنَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ترجمہ
اسود اور علقمہ سے روایت ہے دونوں نے کہا ہم نے عبداللہ بن مسعود کے ساتھ نماز پڑھی ان کے گھر میں وہ ہمارے بیچ میں کھڑے
ہوئے تو ہم نے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھا انہوں نے ہمارے ہاتھ ان سے اٹھا دیے اور انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر کر دیا
اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَرَكَعَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ
صَدَقَ أَخِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْإِمْسَاكَ بِالرُّكَبِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز سکھلائی آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی جب آپ رکوع کرنے لگے تو دونوں ہاتھ ملا کر اپنے
گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لیے اور رکوع کیا جب یہ حدیث سعد کو پہنچی تو انہوں نے کہا سچ کہا میرے بھائی نے پہلے ایسا ہی حکم
تھا پھر گھٹنوں کے پکڑنے کا حکم ہوا رکوع میں

نَسْخُ ذٰلِكَ اس حکم کا منسوخ ہونا

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
صَلَّيْتُ إِلَىٰ جَنْبِ أَبِي وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَقَالَ اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلَىٰ رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ
ذٰلِكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنْ هٰذَا وَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ
ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے اپنے باپ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے بیچ میں رکھا
رکوع میں میرے باپ نے کہا اپنی دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ پھر میں نے دوسری بار ایسا ہی کیا یعنی دونوں ہاتھ
ملا کر گھٹنوں کے بیچ میں رکھے میرے باپ نے میرے ہاتھ پر مارا اور کہا ہم کو ممانعت ہوئی اس سے اور حکم ہوا ہاتھ گھٹنوں پر
جمانے کا عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَطَبَّقْتُ فَقَالَ أَبِي إِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ ثُمَّ ارْتَفَعْنَا
إِلَى الرُّكَبِ ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے رکوع میں دونوں ہاتھ جوڑے تو میرے باپ (سعد بن ابی وقاص) نے کہا
پہلے ہم ایسا ہی کرتے تھے پھر حکم ہوا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا

الْإِمْسَاكُ بِالرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا

عَنْ عُمَرَ قَالَ سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ فَأَمْسِكُوا بِالرُّكَبِ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے انہوں
نے کہا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت ہے رکوع میں تو گھٹنوں کو پکڑو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنَّمَا
السُّنَّةُ الْأَخْذُ بِالرُّكَبِ ترجمہ ابو عبدالرحمن سلمی سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا گھٹنوں کو پکڑنا ہی سنت ہے
(رکوع میں)

مَوَاضِعُ الرَّاحَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیاں کہاں رکھے

عَنْ سَالِمٍ قَالَ
أَتَيْنَا أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِينَا
وَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَىٰ رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَجَافَىٰ بِمِرْفَقَيْهِ
حَتَّى اسْتَوَىٰ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ حَتَّى اسْتَوَىٰ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ترجمہ
سالم سے روایت ہے ہم ابو مسعود کے پاس آئے اور ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے بیان کیجیے وہ ہمارے سامنے

وخاتم الذهب وعن القراءة وانا راكع وقال مرة انهى ان اقرأ راكعا ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے
منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی کپڑا پہننے سے (قس کی طرف منسوب ہے جو ایک مقام کا نام ہے) اور
زرد رنگ کا کپڑا (ریشمی) اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں کلام اللہ پڑھنے سے عن علی قال نهاني النبي
صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذهب وعن القراءة راكعا وعن القسي والمعصفر ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے
منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے اور قسی اور کسم میں رنگے
کپڑے پہننے سے عن علی قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا اقول نهاكم عن تختم
الذهب وعن لبس القسي وعن لبس المفدم والمعصفر وعن القراءة في الركوع ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور نہیں کہتا ہوں میں کہ منع کیا تم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی اور لال رنگا اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے
اور رکوع میں قرأت کرنے سے عن علی قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن خاتم الذهب وعن لبوس القسي والمعصفر
وقراءة القرآن وانا راكع ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی کے
اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور قرآن کے پڑھنے کو رکوع میں عن علی قال نهاني النبي صلى الله عليه وسلم عن
لبس القسي والمعصفر وعن تختم الذهب وعن القراءة في الركوع ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو قسی اور کسم میں
رنگے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔ تعظيم الرب في الركوع رکوع میں پروردگار کی تعظیم کرنا عن ابن عباس قال كشف النبي صلى الله عليه وسلم
الستارة والناس صفوف خلف ابي بكر فقال ايها الناس انه لم يبق من مبشرات النبوة الا
الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له ثم قال الا اني نهيت ان اقرأ راكعا او ساجدا فاما
الركوع فعظموا فيه الرب واما السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن ان يستجاب لكم ترجمہ عبداللہ بن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا (اپنے حجرے کا) اور لوگ صف باندھے ہوئے تھے (نماز
کے لیے) ابوبکر صدیق رض کے پیچھے آپ نے فرمایا اے لوگو البتہ پیغمبری کی خوشخبری دینے والوں میں سے کچھ نہیں رہا مگر سچا خواب
کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوس کو کوئی اوس کے لیے دیکھے پھر فرمایا خبردار ہو جاؤ مجھ کو منع ہوا رکوع یا سجدے میں کلام اللہ پڑھنا
لیکن رکوع میں بڑائی بیان کرو اپنے رب کی اور سجدے میں دعا کی کوشش کرو کیونکہ سزاوار ہے دعا قبول ہونا اوس میں (اس لیے
کہ سجدہ انتہا کی عاجزی ہے اپنے مالک کے سامنے تو امید ہے کہ مالک اپنے بندے پر رحم کرے اور جو مانگے سو دیوے) باب
الذكر في الركوع رکوع میں کیا کہے عن حذيفة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فركع
فقال في ركوعه سبحان ربي العظيم وفي سجوده سبحان ربي الاعلى ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے میں نے
نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے رکوع کیا اور اوس میں سبحان ربی العظیم کہا اور سجدے میں سبحان ربی الاعلی
کہا نوع آخر من الذكر في الركوع رکوع میں دوسرا کلمہ عن عائشة قالت كان رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحانک ربنا وبحمدک اللهم اغفر لی ترجمہ
ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع و سجدہ میں سبحانک ربنا وبحمدک اللهم اغفر لی کہتے
تھے **نوع اخر** رکوع میں تیسرا کلمہ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
فی رکوعہ سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اپنے رکوع میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کہتے تھے **نوع اخر من الذکر فی الرکوع** رکوع میں چوتھا
کلمہ عن عوف بن مالک یقول قمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فلما رکع مکث قدر
سورۃ البقرۃ یقول فی رکوعہ سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ ترجمہ عوف
بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات گیا جب آپ نے رکوع کیا تو سورہ بقرہ کے برابر ٹھہرے
(یعنی اتنی دیر تک رکوع میں رہے) آپ کہتے تھے۔ سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ **نوع اخر**
رکوع میں پانچویں طرح کا کلمہ عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رکع قال
اللهم لک رکعت ولک اسلمت وبک امنت خشع لک سمعی وبصری وعظامی ومخی وعصبی
ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو فرماتے۔ اللهم لک رکعت ولک اسلمت وبک
امنت خشع لک سمعی وبصری وعظامی ومخی وعصبی **نوع اخر** ایک اور طرح کا کلمہ رکوع میں عن
جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رکع قال اللهم لک رکعت وبک امنت
ولک اسلمت وعلیک توکلت انت ربی خشع سمعی وبصری ودمی ولحمی وعظمی وعصبی للہ
رب العالمین ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو فرماتے اللهم لک رکعت
وبک امنت ولک اسلمت وعلیک توکلت انت ربی خشع سمعی وبصری ودمی ولحمی وعظمی وعصبی للہ رب العالمین عن
محمد بن مسلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام یصلی تطوعا یقول اذا رکع اللهم
لک رکعت وبک امنت ولک اسلمت وعلیک توکلت انت ربی خشع سمعی وبصری ولحمی ودمی
ومخی وعصبی للہ رب العالمین ترجمہ محمد بن مسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز پڑھتے
تھے تو رکوع میں کہتے تھے۔ اللهم لک رکعت وبک امنت خدایا تیرے لیے رکوع کیا میں نے تیرا حکم لیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے
سامنے گردن رکھ دی اور تجھ پر بھروسا کیا تو میرا پالنے والا ہے میری کان اور آنکھ اور گوشت اور خون اور مغز اور پٹھے
سب اللہ کے سامنے جھکے ہیں جو پالنے والا ہے ساری جہان کا **باب الرخصۃ فی ترک الذکر فی الرکوع** رکوع میں
کچھ نہ پڑھنا عن رفاعۃ بن رافع وکان بدریا قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ دخل
رجل المسجد فصلی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمقہ ولا یشعر ثم انصرف فاتی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فرد علیہ السلام ثم قال ارجع فصل فانک لم تصل قال لا ادری
فی الثانیۃ او فی الثالثۃ قال والذی انزل علیک الکتاب لقد جہدت فعلمنی وارنی قال اذا اردت
الصلوۃ فتوضأ فاحسن الوضوء ثم قم فاستقبل القبلۃ ثم کبر ثم اقرأ ثم ارکع حتی تطمئن راکعا
ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع راسک حتی تطمئن قاعدا ثم اسجد
حتی تطمئن ساجدا فاذا صنعت ذلک فقد قضیت صلوتک وما انتقصت من ذلک فانما تنقص
من صلوتک ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے وہ بدری تھے (یعنی جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ شریک تھے) ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص مسجد میں آیا اور اوس نے نماز پڑھی آپ اوسکو دیکھ رہے تھے
لیکن اوسکو خبر نہ تھی جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا
پھر فرمایا جا تو نے نماز نہیں پڑھی نماز پڑھ اوس نے دوسری یا تیسری بار میں کہا قسم اوسکی جس نے آپ پر قرآن اتارا میں تھک
گیا اب آپ مجھکو سکھلا دیجیے اور بتلا دیجیے (کیونکر نماز پڑھوں) آپ نے فرمایا جب تو نماز پڑھنا چاہے تو اچھی طرح وضو کر پھر کھڑا ہو
قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر کہہ پھر قرآن پڑھ (یعنی سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ) پھر رکوع کر اچھی طرح اطمینان سے پھر سر اٹھا اور
سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اچھی طرح اطمینان سے جب تو ایسا کریگا (ہر رکعت میں) تو نماز کو ادا کریگا اور جتنی اسمیں کمی
کریگا اپنی نماز میں کمی کریگا ف پس معلوم ہوا کہ طمانینت اور تعدیل ارکان فرض ہے نماز کا اور رکن ہے

باب الامر باتمام الرکوع رکوع کو اچھی طرح پورا ادا کرنا **عن** انس یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اتموا الرکوع والسجود اذا رکعتم وسجدتم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا
کرو رکوع اور سجدہ کو جب تم رکوع اور سجدہ کرو

باب رفع الیدین عند الرفع من الرکوع رکوع سے سر اوٹھاتے
وقت ہاتھ کو اوٹھانا **عن** وائل بن حجر قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرایتہ
یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ہکذا واشار قیس الی نحو
الاذنین ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے دیکھا آپ دونوں
ہاتھ اوٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے قیس نے کہا کانوں تک

رفع الیدین حذو فروع الاذنین عند الرفع من الرکوع دونوں ہاتھ کانوں کے لو تک اوٹھانا جب رکوع سے
اوٹھاوے **عن** مالک بن الحویرث انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا رکع واذا رفع راسہ
من الرکوع حتی یحاذی بہما فروع اذنیہ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا دونوں ہاتھ اوٹھاتے ہوئے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اوٹھاتے وقت کانوں کی لو تک

رفع الیدین حذو المنکبین عند الرفع من الرکوع جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو ہاتھوں کو مونڈھوں تک اوٹھانا **عن**

[illegible] اطمینان [illegible]

ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ اذا دخل الصلوۃ حذو منکبیہ واذا رفع راسہ من الرکوع فعل مثل ذلک واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قال ربنا لک الحمد وکان لا یرفع یدیہ بین السجدتین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک جب نماز شروع کرتے اور جب سر اوٹھاتے رکوع سے تو ایسا ہی کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ربنا لک الحمد کہتے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اوٹھاتے

الرخصۃ فی ترک ذلک ہاتھ نہ اوٹھانے کی اجازت رکوع کے سر اوٹھاتے وقت

عن عبداللہ انہ قال الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا مرۃ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑہتا ہوں پھر اونہوں نے نماز پڑہی تو نہیں اوٹھائے ہاتھ مگر ایک بار یعنی جب نماز شروع کی اس حدیث سے رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اوٹھاتے وقت ہاتھ اوٹھانے کی رخصت نکلی یعنی ثابت ہوا کہ ہاتھ اوٹھانا واجب یا لازم نہیں ہے جیسا کہ صاحب کتاب نے اس باب کو یوں ہی لکھا کہ رفع یدین نہ کرنے کی رخصت ہے جو لوگ اس حدیث سے دلیل لاتے ہیں رفع یدین منسوخ ہونے پر ان کی دلیل تمام نہیں ہے

ما یقول الامام اذا رفع راسہ من الرکوع جب امام رکوع سے سر اوٹھاوے تو کیا کہے

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا کبر للرکوع واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضا وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ مونڈہوں تک اوٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہتے اور سجدے میں ہاتھ نہ اوٹھاتے

عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع قال اللہم ربنا ولک الحمد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو اللہم ربنا ولک الحمد کہتے

باب ما یقول الماموم مقتدی جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو کیا کہے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سقط من فرس علی شقہ الایمن فدخلوا علیہ یعودونہ فحضرت الصلوۃ فلما قضی الصلوۃ قال انما الامام لیؤتم بہ فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے دہنی پہلو گر پڑے تو صحابہ آپ کو پوچھنے کو گئے نماز کا وقت آگیا جب آپ نماز پڑھ چکے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوس کی پیروی کیجاوے جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اوٹھاوے تم بھی سر اوٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو

عن رفاعۃ بن رافع قال کنا یوما نصلی وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع راسہ من الرکعۃ قال سمع اللہ لمن حمدہ قال رجل وراءہ ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما انصرف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من المتکلم انفا فقال الرجل انا یا رسول اللہ قال نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لقد رأیت بضعۃ وثلاثین ملکا یبتدرونہا ایہم یکتبہا اول ترجمہ
رفاعہ بن رافع سے روایت ہے کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو
کہا سمع اللہ لمن حمدہ ایک شخص آپ کے پیچھے بولا ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے
تو فرمایا کس نے نماز میں یہ کلمہ کہا تھا ایک شخص بولا میں نے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میں نے کئی اوپر تیس فرشتوں کو دیکھا ہر ایک
لپک رہا تھا کہ پہلے کون اس کلمہ کو لکھے **باب قولہ ربنا ولک الحمد** ربنا ولک الحمد کہنے کا بیان عن ابی
ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا و
لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر ہو جاوے
گا اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے عن ابی موسی قال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبنا وبین
لنا سنتنا وعلمنا صلوتنا فقال اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر الامام
فکبروا واذا قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین یجبکم اللہ واذا کبر ورکع فکبروا
وارکعوا فان الامام یرکع قبلکم ویرفع قبلکم قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک واذا
قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا ولک الحمد یسمع اللہ لکم فان اللہ قال علی لسان نبیہ صلی
اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ واذا کبر وسجد فکبروا واسجدوا فان الامام یسجد قبلکم
ویرفع قبلکم قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک واذا کان عند القعدۃ فلیکن من اول
قول احدکم التحیات الطیبات الصلوات للہ سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام
علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ سبع کلمات
وہی تحیۃ الصلوۃ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ہم کو طریقے بتلائے اور
نماز سکھلائی پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں کھڑی کرو اور تم میں سے ایک امامت کرے جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور
جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ تعالی قبول کریگا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو
اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اوٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اوسکے
کسر ادہر نکل گئے (یعنی تم اوس کے بعد رکوع کروگے تو وہ تم سے پہلے سر اوٹھا دیگا اور تم اوس کے بعد اوٹھاؤگے پس تمہارا
رکوع بھی اوس کے رکوع کے برابر ہو جاویگا) اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا ولک الحمد کہو اللہ سن لیگا تمہارا
کہنا اس لیے کہ اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سن لیا اللہ نے جو کوئی اوسکی تعریف کرے پھر جب وہ

تکبیر کہو اور سجدہ کریں تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اوٹھاتا ہے۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہر اوہر کی کسر اودہر نکل آویگی اور جب امام بیٹھے تو ہر ایک تم میں سے بیٹھتے ہی پہلے یہ کہے۔ التحیات الطیبات
الصلوٰۃ للہ سلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد
ان محمد عبدہ ورسولہ یہ ساتون کلمے تحیہ میں نماز کے **قَدْرُ الْقِيَامِ بَيْنَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ** رکوع
کے بعد کتنی دیر تک کہڑا ہو عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رُكُوْعُهُ وَاِذَا
رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَسُجُوْدُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور رکوع سے سر اوٹھانا اور سجدہ اور دونوں سجدون کے بیچ میں بیٹھنا یہ سب برابر برابر
ہوتے **بَابُ مَا يَقُوْلُ فِيْ قِيَامِهِ** جب رکوع سے کہڑا ہو تو کیا کہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ
وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ
کہتے تو اوس کے بعد کہتے اللھم ربنا لک الحمد ملاء السموٰت وملاء الارض وملاء ما شئت من شیٔ بعد یعنی ای اللہ پالنے والے
ہمارے تیری تعریف کرتا ہون آسمان و زمین بھر اور اوس کے سوا جس قدر تو چاہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ السُّجُوْدَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ
وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کر کے سجدہ
کرنا چاہتے تو فرماتے اللھم ربنا لک الحمد ملاء السموٰت وملاء الارض وملاء ما شئت من شیٔ بعد عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ
وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ خَيْرُ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا
اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر
فرماتے ربنا لک الحمد اخیر تک یعنی ای اللہ پالنے والے ہمارے تیری تعریف ہے آسمان اور زمین بھر اور اسکے بعد جس قدر تو چاہے ای
تعریف اور بڑائی کی لائق بہتر جو بندے نے کہا اور ہم سب تیرے بندے ہین کوئی روکنیوالا نہین تیرے دینے کو تیرے سامنے
مالدار کا مال کام نہین آتا عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَسَمِعَهُ
حِيْنَ كَبَّرَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ذُو الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ وَفِيْ سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَكَانَ قِيَامُهُ وَرُكُوْعُهُ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَسُجُوْدُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا
مِنَ السَّوَاءِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑہی جب آپ نے تکبیر

کسی تو پڑہا اللہ اکبر ذو الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو لربی
الحمد کہا اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں رب اغفرلی اور آپکا قیام اور رکوع اور رکوع کے
بعد قیام اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے بیچ کا تھوڑا قریب قریب تھے۔ **باب القنوت بعد الرکوع** رکوع کے بعد
قنوت پڑہنا عن انس بن مالک قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا بعد الرکوع یدعو
علی رعل وذکوان وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑہی آپ بد دعا کرتے تھے رعل اور ذکوان اور عصیہ پر جنہوں نے نافرمانی کی تھی اللہ
اور اسکے رسول کی۔ **باب القنوت فی صلوۃ الصبح** فجر کی نماز میں قنوت پڑہنا عن ابن سیرین قال
سئل انس بن مالک هل قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الصبح قال نعم فقیل له قبل
الرکوع او بعدہ قال بعد الرکوع ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے انس بن مالک سے سوال ہوا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے قنوت پڑہی ہے فجر کی نماز میں انہوں نے کہا ہاں پڑہی ہے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد انہوں نے کہا رکوع
کے بعد۔ عن ابن سیرین قال حدثنی بعض من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح
فلما قال سمع اللہ لمن حمدہ فی الرکعۃ الثانیۃ قام هنیهۃ ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اس
شخص نے جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی فجر کی اس نے کہا جب آپنے سمع اللہ لمن حمدہ کہا دوسری رکعت میں
تو تھوڑی دیر تک کھڑے رہے (قنوت پڑہنے کو) عن ابی هریرۃ قال لما رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رأسه من الرکعۃ الثانیۃ من صلوۃ الصبح قال اللهم انج الولید بن الولید وسلمۃ بن هشام وعیاش
بن ابی ربیعۃ والمستضعفین بمکۃ اللهم اشدد وطأتک علی مضر واجعلها علیهم سنین کسنی
یوسف ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا رکوع سے فجر کی دوسری رکعت میں تو فرمایا
یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو ف جو بھائی تھے خالد بن ولید کے وہ مسلمان ہو گئے تھے لیکن مکہ میں کافروں کے ہاتھ
میں قید تھے ف اور سلمہ بن ہشام کو ف جو بھائی تھے ابوجہل کے اور کافروں کے ہاتھوں گرفتار تھے ف اور عیاش
بن ابی ربیعہ کو ف جو ابوجہل کے مادری بھائی تھے اور ابوجہل انکو فریب دیکر مکہ میں لیگیا تھا اور وہاں جاکر قید کیا تھا
اللہ تعالیٰ نے دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول کی اور یہ تینوں شخص بھاگ کر مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آگئے ف اور جو ضعیف لوگ مکہ میں ہیں کافروں کے ہاتھوں میں پھنسے ہیں یا اللہ اپنا عذاب سخت کر مضر کی قوم پر اور ان کے
برس حضرت یوسف علیہ السلام کے سے برس کر دے ف یعنی قحط اور خشک سالی اور پھر ویسا ہی ہوا سات برس تک مضر
قحط کی بلا میں گرفتار رہے یہانتک کہ مردار کھانے لگے عن ابی هریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یدعو فی الصلوۃ حین یقول سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم یقول وهو قائم قبل ان

تُنَجِّي الْمُؤْمِنِينَ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْجُدُ وَضَاحِيَةُ
مُضَرَ يَوْمَئِذٍ مُخَالِفُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دعا کرتے تھے نماز مین سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کے بعد کھڑے کھڑے سجدے سے پہلے آپ فرماتے تھے یا اللہ نجات دے
ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور جو ضعیف لوگ مکہ مین رہ گئے ہین مسلمانون مین سے انکو یا اللہ سخت
کر اپنا عذاب مضر کی قوم پر انکے سال ایسے ہون جیسے یوسف ؑ کے سال گذرتے تھے پھر فرماتے تھے اللہ اکبر اور سجدہ کرتے تھے اور ان
دنون مین مضر کا قبیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف تھا **بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ** ظہر کی نماز
مین قنوت پڑھنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَأُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ
أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا
يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكَفَرَةَ ۔ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہون نے کہا
مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھلاؤن گا تو وہ اخیر رکعت مین ظہر اور عشا اور فجر کے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد
دعا کرتے مسلمانون کیلیے اور لعنت کرتے کافرون پر **بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ** مغرب کی نماز مین قنوت
پڑھنا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ براء بن
عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھتے تھے فجر اور مغرب کی نماز مین **اللَّعْنُ فِي الْقُنُوتِ**
قنوت مین لعنت کرنا کافرون پر عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا قَالَ شُعْبَةُ لَعَنَ
رِجَالًا وَقَالَ هِشَامٌ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدَ الرُّكُوعِ هَذَا قَوْلُ هِشَامٍ وَقَالَ شُعْبَةُ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک قنوت پڑھی چند لوگون پر چند قبیلون پر عرب کے لعنت
کی پھر چھوڑ دیا اسکو اور یہ قنوت رکوع کے بعد پڑھی ایک روایت مین ہے کہ ایک مہینے تک قنوت پڑھی آپ لعنت کرتے
تھے رعل اور ذکوان اور لحیان پر (یہ قبیلون کے نام ہین) **بَابُ لَعْنِ الْمُنَافِقِينَ فِي الْقُنُوتِ** قنوت مین منافقون پر
لعنت کرنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنَ الرَّكْعَةِ
الْآخِرَةِ قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا يَدْعُو عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ
مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۔ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہون نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے جب اٹھایا فجر کی اخیر رکعت مین رکوع سے تو فرمایا یا اللہ لعنت کر فلانے اور فلانے پر آپ
بددعا کی چند منافقون کے لیے جو ظاہر مین مسلمان تھے اور دل مین انکے کفر بھرا تھا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری

لیس لک من الامر شیء الآیۃ یعنے تجھ کچھ اختیار نہیں اسد کو اختیار ہے چاہے اون کو بخشدیوے اور چاہے عذاب کرے گروہ کفار کو یہیں سے حق تعالے نے پیغمبر کو تربیت فرمائی کہ بندی کو اختیار نہیں اسد تعالی جو چاہے سو کرے اگرچہ کافر تمہارے دشمن ہین اور ظالم ہین لیکن چاہیے اونکو ہدایت دے اور چاہے عذاب کرے اپنی طرف سے بد دعا نہ کرو (موضح القرآن) ترک

القنوت قنوت نہ پڑھنا عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قنت شهرا يدعو على حي من احياء العرب ثم تركه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ایک مہینے تک حالی قنوت پڑہ کر آپ بد دعا کرتے تھے عرب کے ایک قبیلے پر پھر چھوڑ دیا اوسکو عن ابی مالک الاشجعی عن ابیه قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يقنت وصليت خلف ابي بكر فلم يقنت وصليت خلف عمر فلم يقنت وصليت خلف عثمان فلم يقنت وصليت خلف علي فلم يقنت ثم قال يا بني انها بدعة ترجمہ ابو مالک اشجعی سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ طارق بن اشیم سے سنا میں نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے قنوت نہیں پڑہا اور ابو بکر صدیق کے پیچھے پڑھی اونہوں نے قنوت نہیں پڑہا اور عمر فاروق کے پیچھے پڑھی اونہوں نے قنوت نہیں پڑہا اور عثمان ذی النورین کے پیچھے پڑھی اونہوں نے قنوت نہیں پڑہا اور علی مرتضی کے پیچھے پڑھی اونہوں نے قنوت نہیں پڑہا پھر کہا اے بیٹا یہ نئی بات ہے (یعنی قنوت پڑھنا جو رسول اسد صلعم اور خلفاے راشدین سے ثابت نہیں ہے) تبريد الحصى للسجود عليه کنکریوں کو ٹھنڈا کرنا اون پر سجدہ کرنے کے لیے عن جابر بن عبد الله قال كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر فآخذ قبضة من حصى في كفي ابرده ثم احوله في كفي الآخر فاذا سجدت وضعته لجبهتي ترجمہ جابر بن عبد اسد سے روایت ہے ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تھے تو میں (زمانہ ہے یہ) ایک مٹھی کنکریوں کی اوٹھا لیتا پھر اوسکو دوسری ہاتھ کی مٹھی میں رکھ لیتا ٹھنڈا کرنے کے لیے جب سجدہ کرتا تو اپنی پیشانی کے تلے اونکو رکھ لیتا ف اسلیے کہ گرمی کی شدت سے زمین بہت گرم ہوتی اوسپر سجدہ کرنا مشکل ہوتا باب التكبير للسجود سجدہ کرتے وقت تکبیر کہنا عن مطرف قال صليت انا وعمران بن حصين خلف علي بن ابي طالب فكان اذا سجد كبر واذا رفع راسه من السجود كبر واذا نهض من الركعتين كبر فلما قضى صلوته اخذ عمران بيدي فقال لقد ذكرني هذا قال كلمة يعني صلوة محمد صلى الله عليه وسلم ترجمہ مطرف سے روایت ہے میں نے اور عمران بن حصین نے نماز پڑھی حضرت علی بن ابی طالب کے پیچھے وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدے سے سر اوٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتیں پڑہ کر اوٹھتے تو تکبیر کہتے جب نماز پڑہ چکے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ اونہوں نے (یعنی حضرت علی نے) مجھکو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی نماز یاد دلا دی عن عبد الله بن مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر في كل خفض ورفع ويسلم عن يمينه وعن يساره وكان ابو بكر وعمر يفعلانه ترجمہ عبد اسد بن مسعود سے روایت ہے رسول اسد

صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور وہ تکبیر کہتے تھے ہر دفعہ جہکتے اور اوٹھتے ہوئے اور ابوبکر اور عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے

باب کیف یخر للسجود

سجدے مین کیونکر گرے

عن حکیم قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا اخر الا قائما ترجمہ حکیم سے روایت ہے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اس بات پر کہ نہ گرونگا سجدے مین مگر کہڑے کہڑے یعنی کہڑے کہڑے سجدے مین چلا جاؤنگا یہ نہ ہوگا کہ پہلے کہڑے سے بیٹھون پھر سجدہ کرون یا یہ کہ رکوع کے بعد کہڑا ہو کر سجدہ کرونگا یہ نہین کہ رکوع ہی سے سجدہ کرنے لگون اسلیے کہ کہڑا ہونا رکوع کے بعد فرض ہے بعضون نے اسکے یہ معنی کہے ہین کہ نہ مرونگا مگر اسلام پر قائم اور مضبوط رہ کر (مولانا شاہ ولی اللہ قدس سرہ)

باب رفع الیدین للسجود

سجدے کیوقت ہاتھ اوٹھانا

عن مالک بن الحویرث انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ فی صلوتہ واذا رکع واذا رفع راسہ من السجود حتی یحاذی بھما فروع اذنیہ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اوٹھاتے ہوئے نماز مین (یعنی نماز شروع کرتے وقت) اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اوٹھایا اور جب سجدہ کیا اور جب سجدے سے سر اوٹھایا کانون کی لو تک عن مالک بن الحویرث انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ فذکر مثلہ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اوٹھاتے ہوئے دیکھا پھر ویسا ہی بیان کیا عن مالک بن الحویرث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل فی الصلوۃ فذکر نحوہ وزاد فیہ واذا رکع فعل مثل ذلک واذا رفع راسہ من الرکوع فعل مثل ذلک واذا رفع راسہ من السجود فعل مثل ذلک ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہون نے دیکھا رسول اللہ کو جب نماز مین جاتے پہر ویسا ہی بیان کیا اتنا زیادہ ہے کہ جب رکوع کرتے تو ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو ایسا ہی کرتے اور جب سجدے سے سر اوٹھاتے تو ایسا ہی کرتے (یعنی دونون ہاتھ اوٹھاتے)

ترک رفع الیدین عند السجود

سجدے کیوقت ہاتھ نہ اوٹھانا

عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا رفع وکان لا یفعل ذلک فی السجود ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون ہاتھ اوٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور سجدہ مین ایسا نہ کرتے (یعنی ہاتھ نہین اوٹھاتے)

اول ما یصل الی الارض من الانسان فی سجودہ

سجدہ کرتے وقت پہلے زمین پر کونسا عضو لگے

عن وائل بن حجر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب سجدہ کرتے تو دونون گھٹنے ہاتھون سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب سجدے سے اوٹھتے تو دونون ہاتھ گھٹنون سے پہلے اوٹھاتے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعمد احدکم فی صلوتہ فیبرک کما یبرک الجمل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے ایک شخص نماز مین بیٹھنا چاہتا ہے تو ایسی طرح بیٹھتا ہے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے

کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھتا ہے پھر پانوں حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نماز میں سجدہ کرنے لگے تو پہلے گھٹنے زمین پر رکھے
بعد اسکے ہاتھ رکھدے اور اونٹ کیطرح پہلے ہاتھ نہ ٹیکے اور یہی قول ہے جمہور کا جیسے ابو حنیفہ و شافعی و احمد کا عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ
وَلَا يَبْرُكْ بُرُوكَ الْبَعِيرِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی سجدہ کرے
تو پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھدے پھر گھٹنے اور نہ بیٹھے اونٹ کیطرح **ف** اسطرح کہ پہلے گھٹنے ٹیکے کیونکہ انسان کے
گھٹنے اونٹ کے ہاتھوں سے مشابہ ہیں اسلیے کہ جانور کے گھٹنے اسکے ہاتھ میں ہوتے ہیں ظاہر یہ حدیث مشکل ہے کیونکہ اونٹ کا
بیٹھنا جب ہی ہوگا کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور اس حدیث میں ایسا ہی حکم ہے پھر یہی دلیل ہے امام
مالک اور اوزاعی اور ایک جماعت علما کا عمل ہے حدیث پر۔ خطابی نے کہا کہ وائل بن حجر کی حدیث اس سے
زیادہ ثابت ہے اور لوگوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور بعضے نے اسطرح تاویل کی ہے کہ مراد ہاتھوں سے گھٹنے ہیں اونٹوں
سے ہاتھ مگر یہ تاویل ضعیف ہے مولانا شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے کہ مقصود حدیث کا تخصیص اور استثنا ہے کیونکہ اونٹ کے
بیٹھنے میں کئی باتیں ہیں ایک دونوں ہاتھوں کا پہلے رکھنا دوسرے دونوں ہاتھوں پر زور دینا تیسری دونوں پانوں کہڑے
رکھنا تو مخالفت ہوئی ان سب صفات سے باستثنا امر اول کے وہ یہی جب کہ زمین کے قریب ہو جاوے اور گھٹنے مڑ جاویں اس وقت
ہاتھ پہلے رکھلیوے پھر گھٹنے واللہ اعلم

باب وَضْعِ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ فِي السُّجُودِ

دونوں ہاتھوں کو منہ کے ساتھ زمین پر رکھنا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ
وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
دونوں ہاتھ اسطرح سجدہ کرتے ہیں جیسے منہ سجدہ کرتا ہے تو جب کوئی تم میں سے اپنا منہ رکھے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے
اور جب منہ کو اوٹھاوے تو ہاتھوں کو بھی اوٹھاوے

باب عَلَى كَمِ السُّجُودُ

کتنے اعضا پر سجدہ کرے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا يَكُفَّ شَعَرَهُ وَلَا ثِيَابَهُ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا (ایک پیشانی
دوسری اور تیسری دونوں ہاتھ چوتھی اور پانچویں دونوں گھٹنے چھٹے اور ساتویں دونوں پانوں) اور حکم کیا کہ بالوں کو اور کپڑوں کو
نہ جوڑیں **ف** بالوں کا جوڑنا یہ ہے کہ اون سب کو اکٹھا کرکے جوڑا باندھ لے یا دستار میں کھونس لے اور کپڑوں کا جوڑنا یہ ہے
کہ سجدے یا رکوع میں جاتے وقت کپڑوں کو سمیٹے اس خیال سے کہ گرد نہ لگے

تفسیر ذلک

وہ سات اعضا کون ہیں

عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ
سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب سے روایت
ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اسکے سات عضو سجدہ کرتے ہیں ساتھ

اور دونو ہتھیلیاں اور دونو گھٹنے اور دونو پانوں السجود علی الجبین سجدے میں پیشانی زمین پر لگانا عن ابی سعید
الخدری قال ابصرت عینای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جبینہ وانفہ اثر الماء والطین من
صبح لیلۃ احدی وعشرین مختصر ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک طولانی حدیث میں (جس میں یہ ہے)
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا نشان تھا اکیسویں رات کی صبح کو (اس سے یہ
معلوم ہوا کہ سجدے میں پیشانی زمین سے لگانا ضرور ہے) باب السجود علی الانف ناک زمین پر لگانا
سجدے میں عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اسجد علی سبعۃ لا
اکف الشعر ولا الثیاب الجبہۃ والانف والیدین والرکبتین والقدمین ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا اور کپڑے یا بال نہ سمیٹنے کا وہ سات اعضاء
یہ ہیں پیشانی اور ناک اور دونو ہاتھ اور گھٹنے اور پانوں السجود علی الیدین دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرنا عن
ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبہۃ واشار
بیدہ علی الانف والیدین والرکبتین واطراف القدمین ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا پیشانی اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اور دونو
ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونو پانوں کے کنارے (یعنی انگلیوں کی نوکیں) السجود علی الرکبتین سجدے میں
دونوں گھٹنے زمین پر لگانا عن ابن عباس امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبع ولا یکف
الشعر والثیاب علی یدیہ ورکبتیہ واطراف اصابعہ قال سفیان قال لنا ابن طاؤس ووضع
یدیہ علی جبہتہ وامرہا علی انفہ قال ہذا واحد اللفظ لمحمد ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا سات چیزوں پر سجدہ کرنیکا اور ممانعت ہوئی بالوں اور کپڑوں کو جوڑنے کی دونوں ہاتھ
پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونو پانوں کے انگلیوں کے سروں پر سفیان نے کہا (جو اس حدیث کے راوی ہیں) ابن طاؤس نے
دونوں ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھے اور ان کو ناک تک لائے اور کہا یہ سب ایک ہے (پیشانی اور ناک ملکر ایک ہے اور دو ایک
عضو ہے اور دونوں ہاتھ اور گھٹنے اور پانوں چھ عضو ہوئے سب سات عضو ہو گئے) امام نسائی نے کہا میں نے یہ حدیث
دو آدمیوں سے سنی ایک محمد بن منصور دوسرے عبد اللہ بن محمد سے اور یہ الفاظ محمد بن منصور کے ہیں باب السجود
علی القدمین دونوں پانوں پر سجدہ کرنا عن عباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ اراب وجہہ وکفاہ ورکبتاہ وقدماہ ترجمہ عباس بن عبد المطلب
سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اسکے ساتھ سات عضو سجدہ کرتے
ہیں ایک منہ اور دوسری تیسری دونوں ہتھیلیاں چوتھی پانچویں دونو گھٹنے چھٹے ساتویں دونوں پانوں فصل

القدمين في السجود سجدے میں دونو پانون کہڑے رکہنا عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه
وسلم ذات ليلة فانتهيت اليه وهو ساجد وقدماه منصوبتان وهو يقول اللهم اني اعوذ برضاك
من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك وبك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گہر میں نہ دیکہا تو میں چلی دیکہا آپ سجدے
میں ہیں اور دونو پانون آپکے کہڑے ہوئے ہیں آپ فرماتے تہے اللہم انی اعوذ برضاک اخیر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہون
تیری خوشی کے تیرے غصے سے اور تیری مغفرت کی تیرے عذاب سے اور تیری تجہہ سے میں تعریف پوری نہیں کر سکتا تو ویسا ہے
جیسے تو نے اپنی تعریف کی ہے فتخ اصابع الرجلين في السجود سجدے میں پانون کی انگلیان کہولنا عن
ابي حميد الساعدي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اهوى الى الارض ساجدا جافى عضديه
عن ابطيه وفتخ اصابع رجليه مختصر ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے
میں جاتے تہے تو اپنی بازو بغلون سے جدا رکہتے اور انگلیان پانون کے کہڑے رکہتے مكان اليدين من السجود
جب سجدہ کرے تو دونو ہاتہہ کہان رکہے عن وائل بن حجر قال قدمت المدينة فقلت لانظرن الى صلوة
رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبر ورفع يديه حتى رأيت ابهاميه قريبا من اذنيه فلما اراد
ان يركع كبر ورفع يديه ثم رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده ثم كبر وسجد فكانت يداه من
اذنيه على الموضع الذي استقبل بهما الصلوة ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں مدینے میں آیا اور میں نے
کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو دیکہونگا آپنے تکبیر کہی اور دونون ہاتہہ اوٹہائے یہانتک کہ انگوٹہے آپکے میں نے
کانون کے پاس دیکہے جب آپنے رکوع کا قصد کیا تو تکبیر کہی اور دونون ہاتہہ اوٹہائے پہر اوٹہایا اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ پہر تکبیر
کہی اور سجدہ کیا تو دونون ہاتہہ آپکے اوسی جگہہ تہے جہان نماز کے شروع میں تہے النهي عن بسط الذراعين
في السجود سجدے میں دونو بازو زمین پر نہ رکہے عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يفترش
احدكم ذراعيه في السجود افتراش الكلب ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بچہاوے
کوئی تم میں سے بازو اپنے سجدے میں جیسے کتا بچہاتا ہے صفة السجود سجدے کی ترکیب عن ابي اسحاق
قال وصف لنا البراء السجود فوضع يديه بالارض ورفع عجيزته وقال هكذا رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يفعل ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے براء بن عازب نے سجدہ کو دکہلایا تو دونون ہاتہہ زمین پر رکہے
اور سرین اوٹہائے اور کہا اسیطرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکہا عن البراء ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان اذا صلى جخى ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتے تو سجدے
میں اپنے دونون بازو پسلیون سے جدا رکہتے عن عبد الله بن مالك ابن بحينة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ترجمہ عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کے بغل کی سفیدی دکھلائی دیتی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبْصَرْتُ إِبْطَيْهِ قَالَ أَبُو مِجْلَزٍ كَأَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ فِي صَلَاةٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا (نماز میں جب آپ سجدہ میں ہوتے) تو آپ کی بغلیں دیکھتا (اسقدر آپ ہاتھوں کو کشادہ رکھتے) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَرَى عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ ترجمہ عبداللہ بن اقرم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی میں آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھتا تھا سجدے میں

التَّجَافِي فِي السُّجُودِ سجدے میں دونوں ہاتھ کھولے رہنا عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے اسقدر کہ اگر بکری کا بچہ چاہتا تو آپ کے ہاتھوں کے اندر سے نکل جاتا

الْاِعْتِدَالُ فِي السُّجُودِ سجدے میں اعتدال (درستی) کا بیان عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدے میں اعتدال کرو (یعنی درستی اور خوبی کے ساتھ سجدہ ادا کرو) اور نہ پھیلاوے کوئی تم میں سے بانہیں کتے کی طرح

إِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي السُّجُودِ سجدے میں پیٹھ برابر رکھنا عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ترجمہ ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہوتی ہے نماز اس شخص کی جو اپنی پیٹھ برابر نہ کرے رکوع اور سجدے میں

النَّهْيُ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ کوے کی طرح چونچیں لگانا منع ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلَاةِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ ترجمہ عبدالرحمن بن شبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تین باتوں سے ایک تو کوے کی طرح ٹھونکیں لگانے سے دوسرے درندے کی طرح بچھانے سے تیسرے یہ کہ نماز کے لئے ایک جگہ مقرر کر لے جیسے اونٹ مقرر کر لیتا ہے یعنی وہیں نماز پڑھا کرے دوسری جگہ نہیں

النَّهْيُ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ بال جوڑنے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَلَا أَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنے کا اور بال اور کپڑے نہ جوڑنے کا

مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَعْقُوصٌ جس شخص کا جوڑا بندھا ہو وہ نماز پڑھے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم يقول إنما مثل هذا مثل الذي يصلي وهو مكتوف ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے انہوں نے عبد اللہ بن حارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ جوڑا باندھے ہوئے تھا اپنے سر کے پیچھے تو وہ کھڑے ہو کر
کھولنے لگے جب عبد اللہ بن حارث نماز سے فارغ ہوئے تو ابن عباس کے پاس آئے اور کہا میرے سر سے تم کو کیا واسطہ تھا انہوں
نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مثال اوس شخص کی جو جوڑا باندھ کر نماز پڑھتا ہے ایسی ہے
جیسے کسی کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوں اور وہ نماز پڑھے **باب النهي عن كف الثياب في السجود** کپڑے جوڑنے
کی ممانعت عن ابن عباس قال أمر النبي صلى الله عليه وسلم أن يسجد على سبعة أعظم ونهي أن يكفت
الشعر والثياب ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سات ہڈیوں پر سجدہ
کرنے کا اور منع کیا بال اور کپڑے جوڑنے سے **السجود على الثياب** کپڑے پر سجدہ کرنا عن أنس قال كنا إذا صلينا
خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم بالظهائر سجدنا على ثيابنا اتقاء الحر ترجمہ انس سے روایت
ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے دوپہر کو تو اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے گرمی کے سبب سے **الأمر
بإتمام السجود** سجدہ پورا کرنے کا بیان عن أنس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أتموا الركوع و
السجود فوالله إني لأراكم من خلف ظهري في ركوعكم وسجودكم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو رکوع اور سجدے کو اس لیے کہ قسم خدا کی میں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں رکوع اور سجدے میں +
النهي عن القراءة في السجود سجدہ میں کلام اللہ کی پڑھنے کی ممانعت عن علي بن أبي طالب قال نهاني
حبي صلى الله عليه وسلم عن ثلاث لا أقول نهى الناس نهاني عن تختم الذهب وعن لبس القسي
وعن المعصفر المفدمة ولا أقرأ ساجدا ولا راكعا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے مجھ کو منع کیا میرے محبوب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو منع کیا مجھ کو منع کیا سونے کی انگوٹھی پہننے اور
ریشمی قس کا کپڑا پہننے اور کسم کا کپڑا جو ڈبا ہوا سرخ ہو اس سے اور سجدہ اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے عن علي قال نهاني
رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أقرأ راكعا أو ساجدا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدے میں کلام اللہ پڑھنے سے **الأمر بالاجتهاد في الدعاء في السجود** سجدے میں
دعا کی کوشش سے کرنا عن عبد الله بن عباس قال كشف رسول الله صلى الله عليه وسلم الستر ورأسه معصوب
في مرضه الذي مات فيه فقال اللهم قد بلغت ثلاث مرات إنه لم يبق من مبشرات النبوة إلا
الرؤيا الصالحة يراها العبد أو ترى له ألا وإني قد نهيت عن القراءة في الركوع والسجود فإذا ركعتم
فعظموا ربكم وإذا سجدتم فاجتهدوا في الدعاء فإنه قمن أن يستجاب لكم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کھولا اور آپ کا سر بندھا ہوا تھا اوس بیماری کی وجہ جس میں آپ نے انتقال کیا تو فرمایا

یا اللہ میں نے پہونچا دیا تیرے حکموں و پیغام انکو تین بار یہ فرمایا پہر فرمایا اے لوگو پیغمبری کی خوشخبریوں میں سے کچھ نہیں
رہا مگر سچا خواب جسکو بندہ دیکھے یا اوس کے لیے کوئی اور دیکھے آگاہ ہو مجھے ممانعت ہوئی رکوع میں اور سجدہ میں قرآن پڑھنے
سے تو جب تم رکوع کرو بڑائی کرو اپنے پروردگار کی اور جب سجدہ کرو تو کوشش کرو دعا میں کیونکہ سزاوار ہے دعا قبول ہونا
اوسمین **الدعاء فی السجود** سجدہ میں دعا کرنیکا بیان **عن** ابن عباس قال بت عند خالتی میمونة
بنت الحارث وبات رسول الله صلى الله عليه وسلم عندها فرأيته قام لحاجته فاتى القربة فحل
شناقها ثم توضأ وضوءا بين الوضوءين ثم اتى فراشه فنام ثم قام قومة اخرى فاتى القربة فحل شناقها ثم
توضأ وضوءا هو الوضوء ثم قام فصلى وكان يقول في سجوده اللهم اجعل في قلبي نورا واجعل
في سمعي نورا واجعل في بصري نورا واجعل من تحتي نورا واجعل من فوقي نورا وعن يميني نورا و
عن يساري نورا واجعل امامي نورا واجعل خلفي نورا واعظم لي نورا ثم نام حتى نفخ فاتاه بلال
فايقظه للصلوة ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں اپنی خالہ میمونہ پاس رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی
رات کو وہیں ہے میمونہ کے دیکہا آپ حاجت کو اوٹہے اور مشک پاس آکر اوسکا بند میں کہولا اور وضو کیا ایکطرح کا یعنی تہوڑے سے
پہر اپنے بستر پر آئے اور سو رہے پہر اوٹہے اور مشک پاس آکر اوسکا بند میں کہولا اور پورا وضو کیا جیسے نماز کے لیے وضو کرتے
ہیں پہر کہڑے ہو کر نماز شروع کی اور سجدہ میں فرمایا اللہم اجعل فی قلبی نورا اخیر تک یعنی یا اللہ میرے دل میں نور دے اور کان
میں نور دے اور آنکہ میں نور دے اور میرے نیچے نور دے اور اوپر نور دے اور داہنے نور دے اور بائیں نور دے اور آگے نور دے
اور پیچہے نور دے اور بڑا کردے نور میرا پہر آپ سو رہے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے پہر بلال آئے اور آپ کو نماز کے لیے جگایا **نوع**
اخر سجدہ میں اور طرح کی دعا **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في ركوعه
وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي يتأول القرآن ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفرلی کہتے تہے پیروی کرتے تہے آپ قرآن کی کیونکہ قرآن میں
ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ) **نوع اخر** سجدہ میں اور طرح کی دعا **عن** عائشة قالت كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم وبحمدك اللهم اغفر لي يتأول
القرآن ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں سبحانک اللہم وبحمدک اللہم
اغفرلی کہتے قرآن کی تفسیر کرتے (اس آیت کی فسبح بحمد ربک واستغفرہ یعنی مراد یہ ہے کہ رکوع میں اللہ کی پاکی بیان کرو اور اوس سے
بخشش چاہو) **نوع اخر** سجدہ میں اور ایک طرح کی دعا **عن** عائشة فقدت رسول الله صلى الله عليه
وسلم من مضجعه فجعلت التمسه وظننت انه اتى بعض جواريه فوقعت يدي عليه وهو
ساجد وهو يقول اللهم اغفر لي ما اسررت وما اعلنت ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک رات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس جگہ میں نہ ملے تو میں آپکو ڈھونڈھنے لگی میں سمجھی کہ آپ کسی لونڈی پاس گئے ہیں اتنے میں میرا
ہاتھ آپ پر جا پڑا آپ سجدے میں تھے اور فرماتے تھے اللھم اغفرلی ما اسررت وما اعلنت **نوع آخر** سجدے میں ایک طرح
کی دعا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ اَنَّہٗ اَتٰی بَعْضَ جَوَارِیْہِ
فَطَلَبْتُہٗ فَاِذَا ھُوَ سَاجِدٌ یَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا ایک رات میں سمجھی آپ اپنی کسی لونڈی پاس گئے ہیں پھر میں نے ڈھونڈھا
تو آپ سجدے میں ملے فرماتے تھے رب اغفرلی ما اسررت وما اعلنت اے پروردگار بخشدے میرے چھپے اور کھلے گناہ **نوع**
آخر ایک اور طرح کی دعا سجدے میں عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰھُمَّ
لَکَ سَجَدْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ سَجَدَ وَجْھِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ فَاَحْسَنَ صُوْرَتَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ
وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سجدہ کرتے تو فرماتے
اللھم لک سجدت اخیر تک یعنی اے پروردگار میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تیرے لیے گردن رکھدی اور تجھ پر یقین لایا میرے منہ نے سجدہ
کیا اوس شخص کے لیے جسنے اوسکو بنایا اور صورت بنائی پھر اچھی صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکھ بنائے بہت برکت والا ہے وہ اللہ
جو بہتر ہے سب بنانیوالوں میں **نوع آخر** ایک اور طرح کی دعا سجدے میں عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِہٖ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّیْ
سَجَدَ وَجْھِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں فرماتے تھے یا اللہ میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تجھ پر یقین لایا اور تیرے سامنے
گردن رکھدی تو میرا مالک ہے سجدہ کیا میرے منہ نے اوس پروردگار کو جسنے اوسے بنایا اور صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکھ
بنائے بڑی برکت والا ہے اللہ جو بہتر ہے سب بنانیوالوں میں **نوع آخر** سجدے میں اور ایک طرح کی دعا عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ مَسْلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یُصَلِّیْ تَطَوُّعًا قَالَ اِذَا سَجَدَ اَللّٰھُمَّ
لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ سَجَدَ وَجْھِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ
وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ **ترجمہ** محمد بن مسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات
کو اٹھتے تو نفل پڑھتے اور سجدے میں کہتے اللھم لک سجدت اخیر تک **نوع آخر** سجدے میں اور ایک طرح کی دعا عَنْ
عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ سَجَدَ وَجْھِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَشَقَّ
سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ تلاوت
میں رات کو کہتے سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ **نوع آخر** سجدے میں ایک اور طرح کی دعا عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَوَجَدْتُہٗ وَھُوَ سَاجِدٌ وَصُدُوْرُ

قدمیه وهو فی المسجد وهما منصوبتان وهو یقول اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک
منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک رات میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا پھر دیکھا تو آپ سجدے میں تھے اور آپ کے پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف تھیں میں نے
سنا آپ فرماتے تھے اعوذ برضاک من سخطک اخیر تک یعنی پناہ مانگتا ہوں میں تیری رضامندی کی تیرے غصہ سے اور تیری
بخشش کی تیرے عذاب سے اور تیری تجھ سے میں تیری تعریف پوری نہیں کر سکتا تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے آپ اپنی تعریف کی

نوع اخر سجدے میں ایک اور طرح کی دعا عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه
وسلم ذات ليلة فظننت انه ذهب الى بعض نسائه فتحسسته فاذا هو راكع او ساجد يقول
سبحانك اللهم وبحمدك لا اله الا انت فقالت بابي انت وامي اني لفي شان وانك لفي آخر ترجمہ ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا میں سمجھی کہ آپ اپنی کسی بی بی کے پاس گئے پھر میں
ڈھونڈھا آپ کو تو میں نے پایا سجدے میں فرماتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں
میں کس خیال میں تھی اور آپ کس خیال میں ہیں

نوع اخر ایک اور طرح کی دعا سجدے میں عن عوف بن مالک
قمت مع النبي صلى الله عليه وسلم فبدأ فاستاك وتوضأ ثم قام فصلى فبدأ فاستفتح من البقرة
لا يمر باية رحمة الا وقف فسأل ولا يمر باية عذاب الا وقف فتعوذ ثم ركع فمكث راكعا قدر
قيامه يقول في ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم سجد قدر ركوعه يقول
في سجوده سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم قرأ آل عمران ثم سورة ثم
سورة فعل مثل ذلك ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوا آپ نے پہلے
مسواک کی اور وضو کیا پھر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو سورہ بقر شروع کی اس طرح سے کہ جب رحمت کی آیت آتی تو ٹھہر جاتے اور اس کے
دعا کرتے اور جب عذاب کی آیت آتی تو ٹھہر جاتے اور پناہ مانگتے پھر رکوع کیا اور رکوع میں اتنا ٹھہرے جتنی دیر تک کھڑے
تھے آپ فرماتے تھے رکوع میں سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ پھر سجدہ کیا رکوع کے برابر آپ سجدے میں کہتے تھے
سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ یعنی پاکی بیان کرتا ہوں اسکی جو زور اور سلطنت اور بڑائی اور بزرگی والا ہے
رکعت میں) آپ نے سورہ آل عمران پڑھی پھر اسی طرح ایک ایک سورت اور ایسا ہی کیا جیسا پہلے کیا تھا)

نوع اخر سجدے میں ایک اور طرح کی دعا عن حذیفة قال صلیت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة
فافتتح سورة البقرة فقرأ بمائة اية لم يركع فمضى قلت يختمها في الركعتين فمضى قلت يختمها ثم يركع
فمضى حتى قرأ سورة النساء ثم قرأ سورة آل عمران ثم ركع نحوا من قيامه يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم
سبحان ربي العظيم سبحان ربي العظيم ثم رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد واطال

الْقِيَامِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ

الْأَعْلَى لَا يَمُرُّ بِآيَةِ تَخْوِيفٍ أَوْ تَعْظِيمٍ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا ذَكَرَهُ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے میں نے ایک رات رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی آپنے سورہ بقرہ شروع کی سو آیتیں پڑھ گئے لیکن رکوع نہ کیا میں سمجھا آپ دو رکعت میں

اس سورت کو ختم کرینگے آپ آگے بڑھ گئے جب میں سمجھا آپ اس سورہ کو ختم کرکے رکوع کرینگے آپ آگے بڑھ گئے یہانتک کہ سورۂ

نساء پڑہی پھر سورہ آل عمران پڑہی پھر رکوع کیا قریب قریب قیام کے (یعنی اتنی ہی دیر تک رکوع میں بھی) رکوع میں آپ کہتے

تھے سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم پھر سر اوٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہکر بڑی دیر تک کھڑے

رہے پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک آپ سجدے میں کہتے تھے سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی جب کوئی آیت خوف

یا اللہ کی بڑائی کی آتی تو آپ اللہ کا ذکر کرتے (یعنی اوسکی حمد اور ثنا کرتے **نَوْعٌ آخَرُ** سجدے میں اور ایک طرح کی دعا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ

رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں سبوح قدوس

رب الملائکۃ والروح کہتے تھے **عَدَدُ التَّسْبِيحِ فِي السُّجُودِ** سجدے میں کتنی بار تسبیح کہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ صَلَاةً بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا الْفَتَى يَعْنِي عُمَرَ

بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحَزَرْنَا فِي رُكُوعِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ وَفِي سُجُودِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ ترجمہ انس بن مالک سے

روایت ہے وہ کہتے تھے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ اس جوان کی نماز سے زیادہ نہیں دیکھا یعنی عمر بن عبد العزیز

کی (جو خلیفہ عادل تھے) سعید بن جبیر نے کہا ہم نے اندازہ کیا اون کے رکوع کا تو دس تسبیحوں کے برابر تھا اسی طرح سجدے کا

الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ الذِّكْرِ فِي السُّجُودِ سجدہ میں اگر کچہ نہ کہے تو بہی سجدہ درست ہوگا **عَنْ** رِفَاعَةَ بْنِ

رَافِعٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَأَتَى الْقِبْلَةَ فَصَلَّى

فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ اذْهَبْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَهَبَ فَصَلَّى فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُ صَلَاتَهُ وَلَا يَدْرِي مَا يَعِيبُ مِنْهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ اذْهَبْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ

لَمْ تُصَلِّ فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِبْتَ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَمْ تَتِمَّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ

وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْمَدَهُ وَيُمَجِّدَهُ قَالَ

هَمَّامٌ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَيَحْمَدُ اللَّهَ وَيُمَجِّدُهُ وَيُكَبِّرُهُ قَالَ فَكِلَاهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ وَيَقْرَأُ مَا تَيَسَّرَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَذِنَ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهٗ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرُ
فَيَرْفَعُ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ وَيُقِيْمَ صُلْبَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ حَتّٰى يُمَكِّنَ وَجْهَهٗ وَيَسْتَرْخِيَ
فَاِذَا لَمْ يَفْعَلْ هٰكَذَا لَمْ تَتِمَّ صَلٰوتُهٗ ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے ایک بار ایسا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے
اور ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور قبلے کے پاس جا کر نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکا تو آیا اور آپ کو اور سب لوگوں کو
سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک (یعنی تجھ پر بھی سلام ہو) جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ پھر نماز پڑھنے گیا آپ اوس کی
نماز کو دیکھ رہے تھے لیکن اوسکو معلوم نہ تھا کہ میری نماز میں کیا عیب ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو آیا اور آپ کو اور سب لوگوں کو
سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی اسی طرح اوس نے دو یا تین بار نماز پڑھی آخر اوس نے کہا
یا رسول اللہ میری نماز میں مجھ کو کوئی عیب میں نہیں سمجھتا آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک وضو پورا
نہ کرے جیسے اللہ تعالی نے حکم دیا یعنی منہ دھووے اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور مسح کرے سر پر اور دونوں پاؤں دھووے دونوں
ٹخنوں تک پھر اللہ جل جلالہ کی بڑائی کرے (یعنی تکبیر تحریمہ کہے) اور اوسکی تعریف کرے اور بزرگی بیان کرے (ثنا پڑھے) پھر جو
آسان ہو اوتنا قرآن پڑھے اوس میں سے جتنا اللہ نے اوسکو سکھلایا اور حکم دیا پھر تکبیر کہے اور رکوع کرے یہاں تک کہ اوس کے
سب جوڑ اپنی جگہ پر آجاویں اور ڈھیلے ہو جاویں پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہے پھر سیدھا کھڑا ہو یہاں تک کہ اوسکی پیٹھ برابر
ہو جاوے پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے یہاں تک کہ اوسکا منہ جم جاوے اور ڈھیلا ہو جاوے اگر ایسا نہ کریگا تو اوسکی نماز پوری نہ ہوگی
ف تو رکوع اور سجدے میں آپ نے کچھ پڑھنے کو نہیں فرمایا معلوم ہوا کہ اگر تسبیح نہ کہے تو بھی رکوع اور سجدہ درست ہو جاویگا

اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بندہ اللہ سے کب زیادہ قریب ہوتا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اللہ سے اوس وقت زیادہ نزدیک ہوتا ہے جب
سجدہ میں ہو تو بہت دعا کرو سجدے میں

فَضْلُ السُّجُوْدِ سجدے کی فضیلت

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ
الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ اٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْئِهٖ وَبِحَاجَتِهٖ فَقَالَ سَلْنِيْ فَقُلْتُ
مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ ترجمہ
ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کا اور حاجت کا سامان لیجاتا (یعنی پانی اور ڈھیلے
وغیرہ) آپ نے ایکبار فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے میں نے کہا آپکی رفاقت جنت میں آپ نے فرمایا اچھا اس کے سوا اور کچھ میں نے کہا بس
یہی آپ نے فرمایا تو میری مدد کر اپنے مطلب میں بہت سجدے کر کے (یعنی تو سجدے بہت کیا کر اس لیے کہ یہ عبادت اللہ تعالی کو بہت
پسند ہے پس شاید مجھ کو تیرے مجاہدے سے تیرے لیے سفارش کرنے کا اور جنت میں اپنے ساتھ لیجانے کا)

ثَوَابُ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سَجْدَةً اللہ کے لیے جو کوئی ایک سجدہ کرے تو اوسکو کیا ثواب ملے گا

عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ

قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي أَوْ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

ترجمہ معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت ہے میں ثوبان سے ملا جو مولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے کہا مجھے بتاؤ ایسا کام جو جنت میں لیجاوے تو تھوڑی دیر تک چپ ہو رہے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا تم سجدہ کیا کرو اسلیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے تو اللہ اوسکا ایک درجہ بلند کردیگا اور اوسکا ایک گناہ مٹا دیگا معدان نے کہا پھر میں ابو الدرداء سے ملا اور ان سے یہی بات پوچھی جو ثوبان سے پوچھی اونہوں نے کہا تم سجدہ کیا کرو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے تو اللہ اوسکا ایک درجہ بلند کردیگا اور ایک گناہ مٹا دیگا

باب مَوْضِعِ السُّجُودِ سجدے میں جو اعضاء زمین پر لگتے ہیں اونکی فضیلت

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَ أَحَدُهُمَا حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَالْآخَرُ مُنْصِتٌ قَالَ فَتَأْتِي الْمَلَائِكَةُ فَتَشْفَعُ وَتَشْفَعُ الرُّسُلُ وَذَكَرَ الصِّرَاطَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ فَإِذَا فَرَغَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقِسْطِ بَيْنَ خَلْقِهِ وَأَخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّسُلَ أَنْ تَشْفَعَ فَيُعْرَفُونَ بِعَلَامَاتِهِمْ إِنَّ النَّارَ تَأْكُلُ كُلَّ شَيْءٍ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا مَوْضِعَ السُّجُودِ فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ

ترجمہ عطاء بن یزید سے روایت ہے میں ابوہریرہ اور ابو سعید خدری پاس بیٹھا تھا اون دونوں میں سے ایک نے شفاعت کی حدیث بیان کی اور دوسرا چپ تھا تو بیان کیا کہ فرشتے آوینگے وہ شفاعت کرینگے اور پیغمبر بھی شفاعت کرینگے اور ذکر کیا پلصراط کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میں اور میری امت پل پر سے نکلجاؤنگا جب اللہ تعالی اپنی خلق کے انصاف سے فارغ ہوگا اور جن لوگوں کو آگ سے نکالنا چاہیگا اونکو نکال لیگا اوسوقت فرشتوں اور پیغمبروں کو شفاعت کا حکم دیگا وہ پہچانینگے اون لوگوں کو جو شفاعت کے قابل ہیں اونکی نشانیوں سے وہ یہ ہے کہ آگ آدمی کے ہر عضو کو کھا جاویگی مگر سجدہ کے مقام کو پھر اون پر چشمہ حیات کا پانی ڈالا جاویگا اور وہ اسطرح اوگینگے جیسے دانہ اوگتا ہے بہاؤ کے کوڑے کرکٹ میں (یعنی جیسے وہ جلدی تر و تازہ ہو جاتا ہے ایسے ہی وہ لوگ بھی اس پانی کی برکت سے چنگے اور بھلے ہوجاوینگے اور آگ کا نشان مٹ جاویگا)

هَلْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ سَجْدَةٌ أَطْوَلَ مِنْ سَجْدَةٍ کیا ایک سجدہ دوسرے سجدہ سے بڑا ہو سکتا ہے

عَنْ شَدَّادٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا

فتقدم النبي صلى الله عليه وسلم فوضعه ثم كبر للصلوة فصلى فسجد بين ظهراني صلوته سجدة أطالها
قال أبي فرفعت رأسي وإذا الصبي على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ساجد فرجعت إلى سجودي
فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة قال الناس يا رسول الله إنك سجدت بين ظهراني
صلوتك سجدة أطلتها حتى ظننا أنه قد حدث أمر أو أنه يوحى إليك قال كل ذلك لم يكن ولكن ابني
ارتحلني فكرهت أن أعجله حتى يقضي حاجته ترجمہ شداد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز کے
لیے باہر نکلے اور آپ اٹھائے ہوئے تھے امام حسن علیہ السلام یا امام حسین علیہ السلام کو تو آپ آگے بڑھے نماز پڑھانے کو اور ان کو
رکھ دیا زمین پر پھر نماز کے لیے تکبیر کہی اور نماز شروع کی بیچ نماز میں ایک سجدہ میں دیر کی تو میں نے سر اوٹھایا دیکھا تو صاحبزادے
آپ کی پیٹھ پر ہیں اور آپ سجدہ میں ہیں میں پھر سجدہ میں چلا گیا جب آپ نماز پڑھ چکے تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ نے بیچ نماز میں ایک سجدہ میں دیر کی یہاں تک ہم سمجھے کہ کوئی حادثہ ہوا یا آپ پر وحی آنے لگی آپ نے فرمایا یہ کوئی بات نہیں ہوئی لیکن
میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا مجھے برا معلوم ہوا کہ جلدی اوٹھ کھڑا ہوں جب تک اس کی مراد پوری نہ ہو **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام حسن
یا امام حسین علیہما السلام کا معلوم ہوا آپ نے ان کو اپنا بیٹا فرمایا پیار سے یا اس سے کہ بیٹی کا بیٹا بھی بیٹا ہوتا ہے **التكبير**
عند الرفع من السجود جب سجدہ سے سر اوٹھاوے تو تکبیر کہے عن عبد الله قال رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يكبر في كل خفض ورفع وقيام وقعود ويسلم عن يمينه وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله
حتى يرى بياض خده قال ورأيت أبا بكر وعمر يفعلان ذلك ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تکبیر کہتے ہوئے جھکتے اور اوٹھتے اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے اور آپ سلام پھیرتے تھے داہنے اور بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ
یہاں تک کہ آپ کے گال کی سفیدی دکھلائی دیتی (اتنا مڑتے تھے) عبد اللہ نے کہا میں نے ابوبکر اور عمر کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا

باب رفع اليدين عند الرفع من السجدة الأولى جب پہلا سجدہ کر کے سر اوٹھاوے تو دونوں ہاتھ اوٹھانا عن
مالك بن الحويرث أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا دخل في الصلوة رفع يديه وإذا ركع فعل
مثل ذلك وإذا رفع رأسه من الركوع فعل مثل ذلك وإذا رفع رأسه من السجود فعل مثل ذلك كله يعني
رفع يديه ترجمہ مالک بن حویرث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے اور
سجدہ کر کے سر اوٹھاتے تب بھی ایسا ہی کرتے یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے **ترك ذلك بين السجدتين** دونوں
سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اوٹھانا **عن** ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلوة كبر ورفع
يديه وإذا ركع وبعد الركوع ولا يرفع بين السجدتين ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اوٹھاتے پھر جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے اور رکوع کے بعد بھی اوٹھاتے
اور دونوں سجدوں کے بیچ میں نہ اوٹھاتے **الدعاء بين السجدتين** دونوں سجدوں کے بیچ میں دعا کرنا

عن حذیفة انه صلی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقام الی جنبه فقال الله اکبر ذو الملکوت
والجبروت والکبریاء والعظمة ثم قرأ بالبقرة ثم رکع وکان رکوعه نحوا من قیامه فقال فی رکوعه
سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم وقال حین رفع رأسه لربی الحمد لربی الحمد وکان یقول فی سجوده
سبحان ربی الاعلی وکان یقول بین السجدتین رب اغفر لی رب اغفر لی ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ کے پاس کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا اللہ اکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمة پھر سورہ
بقرہ پڑھی بسم اللہ سمیت پھر رکوع کیا اور رکوع بھی اتنی دیر تک جتنی دیر کھڑے رہے تھے اور سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم کہا
پھر جب رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا لربی الحمد لربی الحمد اور سجدے میں کہا سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی اور دونوں
سجدوں کے بیچ میں کہا رب اغفر لی رب اغفر لی رفع الیدین بین السجدتین تلقاء الوجه منہ کے سامنے دونوں ہاتھ اٹھانا
عن النضر بن کثیر قال صلی الی جنبی عبد الله بن طاؤس فی مسجد الخیف فکان اذا سجد
السجدة الاولی فرفع رأسه منها رفع یدیه تلقاء وجهه فانکرت انا ذلك فقلت لوهیب بن خالد
ان هذا یصنع شیئا لم ار احدا یصنعه فقال له وهیب تصنع شیئا لم نر احدا یصنعه فقال عبد الله
بن طاؤس رأیت ابی یصنعه وقال ابی رأیت ابن عباس یصنعه وقال عبد الله بن عباس رأیت رسول
الله صلی الله علیه وسلم یصنعه ترجمہ ابو سہل ازدی نے کہا میرے پاس عبد اللہ بن طاؤس نے نماز پڑھی مسجد
خیف میں تو جب انہوں نے پہلا سجدہ کر کے سر اٹھایا تو دونوں ہاتھ منہ کے سامنے اٹھائے میں نے اس کا انکار کیا اور وہیب بن
خالد سے کہا یہ وہ کام کرتا ہے جو ہم نے کسی کو کرتے نہیں دیکھا عبد اللہ بن طاؤس نے کہا میں نے اپنے باپ کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور
کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن عباس کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور عبد اللہ بن عباس کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایسا کرتے دیکھا قدر الجلوس بین السجدتین دونوں سجدوں کے بیچ میں کتنی دیر بیٹھے عن البراء
قال کانت صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم رکوعه وسجوده وقیامه بعد ما یرفع رأسه من
الرکوع وبین السجدتین قریبا من السواء ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا
ہونا اور رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا برابر برابر ہوتا کیف
الجلوس بین السجدتین دونوں سجدوں کے بیچ میں کس طرح بیٹھے عن میمونة قالت کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم اذا سجد خوی بیدیه حتی یری وضح ابطیه من ورائه واذا قعد اطمأن علی فخذه الیسری بیاض
ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کھلے رکھتے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی
چمک پیچھے سے معلوم ہوتی اور جب بیٹھتے تو بائیں ران پر لگا کر بیٹھتے التکبیر للسجود سجدہ کے لیے تکبیر کہنا
عن عبد الله قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یکبر فی کل رفع ووضع وقیام وقعود وابو بکر

وعمر وعثمان ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اٹھاتے اور جھکتے اور اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے اور ابو بکر
اور عمر اور عثمان بھی ایسا ہی کرتے عن ابی ہریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ
یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ من الرکعۃ ثم
یقول وھو قائم ربنا لک الحمد ثم یکبر حین یھوی ساجدا ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر
حین یسجد ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یفعل ذلک فی الصلوۃ کلھا حتی یقضیھا ویکبر حین یقوم
من الثنتین بعد الجلوس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اٹھتے تو تکبیر کہتے کھڑے
ہوتے وقت پھر تکبیر کہتے رکوع کرتے وقت پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جب رکوع سے سر اوٹھاتے پھر کھڑے کھڑے کہتے ربنا لک الحمد پھر جب
سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے سے سر اوٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے سے سر اوٹھاتے تو
تکبیر کہتے پھر ایسا ہی ساری نماز میں کرتے اخیر تک اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اوٹھتے تب بھی تکبیر کہتے **الاستواء للجلوس
عند الرفع من السجدتین** جب دونوں سجدے کر کے اوٹھنے لگے تو پہلے سیدھا ہو کر بیٹھ جاوے پھر اوٹھے عن ابی قلابۃ
قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحویرث الی مسجدنا فقال ارید ان اریکم کیف رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال فقعد فی الرکعۃ الاولی حین رفع راسہ من السجدۃ الآخرۃ ترجمہ ابو قلابہ
سے روایت ہے ابو سلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے اور کہا میں چاہتا ہوں تم کو دکھلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیونکر نماز پڑھتے تھے پھر اونہوں نے نماز پڑھی اور بیٹھے پہلی رکعت پڑھ کے جب دوسرے سجدے سے سر اوٹھایا اور بیٹھنا خفیف
ہوتا ہے اسکو جلسہ استراحت کہتے ہیں عن مالک بن الحویرث قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
فاذا کان فی وتر من صلوتہ لم ینھض حتی یستوی جالسا ترجمہ مالک بن حویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ جب طاق نماز میں ہوتے یعنی ایک رکعت یا تین رکعت پڑھ چکتے تو نہ اوٹھتے جب تک
سیدھے ہو کر بیٹھ نہ لیتے **الاعتماد علی الارض عند النھوض** کھڑے ہوتے وقت ہاتھ ٹیکا دینا عن ابی قلابۃ قال کان مالک
بن الحویرث یاتینا فیقول الا احدثکم عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی فی غیر وقت صلوۃ
فاذا رفع راسہ من السجدۃ الثانیۃ فی اول الرکعۃ استوی قاعدا ثم قام فاعتمد علی الارض ترجمہ ابو قلابہ
سے روایت ہے مالک بن الحویرث ہمارے پاس آتے تھے اور کہتے تھے کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتلاؤں پھر وہ
بے وقت نماز پڑھتے تھے (یعنی نفل) تو جب دوسرا سجدہ کر کے سر اوٹھاتے پہلی رکعت میں پہلے سیدھے بیٹھ جاتے پھر زمین پر ٹیکا
دیکر اوٹھتے **رفع الیدین قبل الرکبتین** پہلے دونوں ہاتھوں کو اوٹھانا پھر گھٹنوں کو عن وائل بن حجر قال
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل
رکبتیہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب سجدہ کرتے دونوں گھٹنے ہاتھ

سے پہلے رکہتے اور جب سجدہ سے اوٹھنے لگتے تو پہلے دونون ہاتہونکو اوٹہاتے پہر گہٹنونکو **التَّكْبِيرُ لِلنُّهُوضِ**
جب سجدہ سے اوٹھنے لگے تو تکبیر کہے عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ
وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو سلمہ سے
روایت ہے ابوہریرہ نماز پڑہایا کرتے تہے تو تکبیر کہتے تہے جہکتے اور اوٹہتے پہر جب فارغ ہوتے تو کہتے قسم خدا کی مین زیادہ
مشابہ ہون نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ
ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ وَرَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ حِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي
لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَتْ هَذِهِ صَلَاتَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا ترجمہ ابو بکر بن
عبد الرحمن اور ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے اون دونون نے نماز پڑہی ابوہریرہ رض کے پیچہے جب رکوع کیا تکبیر کہی
پہر جب سر اوٹہایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پہر سجدہ کیا اور تکبیر کہی پہر سر اوٹہایا اور تکبیر کہی پہر جب رکعت
پڑہ کر کہڑے ہوئے تو تکبیر کہی بعد اوس کے کہا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے مین تم سب سے زیادہ مشابہ
ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مین اور آپکی اسیطرح نماز رہی یہانتک کہ دنیا سے تشریف لے گئی **كَيْفَ
الْجُلُوسُ لِلتَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ** پہلے قعدہ مین کیونکر بیٹہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ
أَنْ تُضْجِعَ رِجْلَكَ الْيُسْرَى وَتَنْصِبَ الْيُمْنَى ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض نے کہا نماز مین سنت ہے کہ بائین پیر کو بچہاوے اور داہنے
پیر کو کہڑا کرے (قعدہ مین) **الِاسْتِقْبَالُ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ الْقَدَمِ الْقِبْلَةَ عِنْدَ الْقُعُودِ لِلتَّشَهُّدِ** تشہد بیٹہتے
وقت پاؤن کے اونگلیان قبلہ کیطرف رکہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ يَنْصِبَ الْقَدَمَ
الْيُمْنَى وَاسْتِقْبَالُهُ بِأَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوسُ عَلَى الْيُسْرَى ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا نماز کی سنت ہے کہ
داہنے پاؤن کو کہڑا کرے اور اونگلیان قبلہ کیطرف کرے اور بائین پاؤن کو بچہا کر بیٹہے **مَوْضِعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْجُلُوسِ**
بیٹہتے وقت ہاتہہ کہان رکہے عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ
إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَضْجَعَ الْيُسْرَى وَ
نَصَبَ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَنَصَبَ إِصْبَعَهُ لِلدُّعَاءِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى
رِجْلِهِ الْيُسْرَى قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ مِنْ قَابِلٍ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا مین نے دیکہا آپ دونون ہاتہہ اوٹہاتے تہے نماز کے شروع مین مونڈہون تک اسیطرح جب
رکوع کرتے اور جب دو رکعتون کے بعد بیٹہتے تو بایان پاؤن بچہاتے اور داہنا کہڑا کرتے اور داہنا ہاتہ داہنی ران پر رکہتے اور انگلی
کلمہ کی کہڑی کرتے دعا کو لیے اور بایان ہاتہ بائین ران پر رکہتے وائل بن حجر نے کہا پہر مین صحابہ پاس دوسرے سال آیا دیکہا وہ

اپنی انگشت نہ ہلاتے تھے تشہد کے اندر

باب موضع البصر في التشهد

نماز مین جب تشہد پڑھے نگاہ کہاں کو کرے

عن عبد الله بن عمر انه رأى رجلا يحرك الحصى بيده وهو في الصلوة فلما انصرف قال له عبد الله لا تحرك الحصى وانت في الصلوة فان ذلك من الشيطان ولكن اصنع كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع قال وكيف كان يصنع قال فوضع يده اليمنى على فخذه اليمنى واشار باصبعه التي تلي الابهام في القبلة ورمى ببصره اليها او نحوها ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو کنکریاں چھیڑتے دیکھا نماز مین جب نماز پڑھ چکا تو عبد اللہ نے کہا کنکریوں سے مت کھیلا کر نماز مین اسلیے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے (تاکہ نماز سے غافل کر دیوے) لیکن وہ کام کیا کر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اوس نے کہا آپ کیا کرتے تھے تب عبد اللہ نے داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھا اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا قبلہ کی طرف اور اپنی نگاہ کو اوسی طرف رکھا پھر کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا

باب الاشارة بالاصبع

انگلی سے اشارہ کرنا

عن عبد الله بن الزبير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس في الثنتين او في الاربع يضع يديه على ركبتيه ثم اشار باصبعه

ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتین یا چار رکعتین پڑھ کر بیٹھتے تو دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے پھر انگلی سے اشارہ کرتے

باب كيف التشهد الاول

پہلا تشہد کیا ہے

عن عبد الله قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نقول اذا جلسنا في الركعتين التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھلایا کہ ہم جب دو رکعت پڑھ کر بیٹھین تو یون کہین التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

عن عبد الله قال كنا لا ندري ما نقول في كل ركعتين الا ان نسبح ونكبر ونحمد ربنا وان محمدا صلى الله عليه وسلم علم فواتح الخير وخواتمه فقال اذا قعدتم في كل ركعتين فقولوا التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله وليتخير احدكم من الدعاء اعجبه اليه فليدع الله عز وجل

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم کو معلوم نہ تھا ہم کیا کہین جب دو رکعت پڑھ کر بیٹھین سوا اس کے کہ تسبیح کہین اور تکبیر اور تعریف کرین اپنے پروردگار کی اور کہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ باتین سکھلا گئے جو اول آخر بھلائی کی ہین تو آپ نے فرمایا جب تم بیٹھو دو رکعت پڑھ کر تو یون کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر اختیار کرے کوئی

دعا جو پہلے معلوم ہوا سو مانگو اسد جل جلالہٗ سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ
فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ فَاَمَّا التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ عبد اسد بن مسعود سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ہم کو نماز
کا تشہد اور حاجت کا تشہد بتلایا تو نماز کا تشہد یہ ہے التحیات سے والصلوات والطیبات اخیر تک عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ
اٰدَمَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَتَشَهَّدُ بِهٰذَا فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَيَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَحَمَّادٌ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یحییٰ بن آدم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سفیان کو یہ تشہد پڑھتے دیکھا فرض و نفل میں
اور وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا یہ تشہد ابو اسحاق سے انہوں نے ابو الاحوص سے انہوں نے عبد اسد بن مسعود سے انہوں نے رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْلَمُ شَيْئًا
فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا فِي كُلِّ جَلْسَةٍ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ عبد اسد بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ تھے
کچھ نہ جانتے تھے آپ نے فرمایا جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ کہا کرو التحیات سے والصلوات اخیر تک یعنی سب بزرگیاں اسد کے لیے
ہیں اسیطرح سب نمازیں یا دعائیں اور پاک چیزیں سلامتی ہو تمپر اے نبی اور رحمت اسد کی اور برکتیں اوس کی سلامتی
ہو ہمپر اور اسد کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کوئی لائق عبادت کے نہیں ہے سوا اسد کے اور گواہی دیتا
ہوں میں اس بات کی بیشک حضرت محمد اوسکے بندے ہیں اور اوس کے بھیجے ہوئے ہیں عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ اِذَا صَلَّيْنَا فَعَلَّمَنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ فَقَالَ لَنَا قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ
لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ زَيْدٌ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ
ترجمہ علقمہ بن قیس سے روایت ہے عبد اسد بن مسعود نے کہا ہم نہیں جانتے تھے نماز میں کیا کہیں رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے
چند جامع کلمے ہمکو سکھلا دیے آپ نے فرمایا کہو التحیات لله والصلوات اخیر تک علقمہ نے کہا عبد اسد بن مسعود ہم کو یہ کلمے اسطرح سکھلاتے
تھے جیسے قرآن سکھلاتے تھے عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقُوْلُ
اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا

السلام على الله فان الله هو السلام ولكن قولوا التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها
النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله وحده لا
شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو یوں کہتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیل پر سلام میکائیل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مت کہو سلام اللہ پر کیونکہ اللہ خود سلام ہے ف یعنی سلام اسکے ناموں میں سے ایک نام ہے یا وہ سالم ہے تمام برائیوں اور
آفتوں سے پھر اس کے سلامتی چاہنا نادانی ہے مت لیکن یوں کہو التحیات سے والصلوات خیر تک عن ابن مسعود
قال كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فنقول السلام على الله السلام على جبرئيل السلام على
ميكائيل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقولوا السلام على الله فان الله هو السلام ولكن قولوا
التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى
عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو یوں کہا کرتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیل پر سلام میکائیل پر
آپ نے فرمایا ایسا مت کہو سلام اللہ پر کیونکہ اللہ خود سلام ہے بلکہ یوں کہو التحیات سے والصلوات خیر تک عن عبد اللہ
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في التشهد التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك
ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله و
اشهد ان محمدا عبده ورسوله ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد میں التحیات
سے والصلوات خیر تک عن عبد الله يقول علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم التشهد كما يعلمنا السورة
من القرآن وكفه بين كفيه التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله
وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده
ورسوله ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد اس طرح سکھلایا جیسے قرآن کی سورۃ
سکھلاتے تھے آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا فرمایا التحیات سے والصلوات خیر تک نوع آخر من التشہد دوسری طرح کا
تشہد عن الاشعري قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبنا فعلمنا سنتنا وبين لنا صلوتنا
فقال اقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم احدكم فاذا كبر فكبروا واذا قال ولا الضالين فقولوا آمين يجبكم
الله واذا كبر الامام وركع فكبروا واركعوا فان الامام يركع قبلكم ويرفع قبلكم قال نبي الله صلى الله عليه وسلم
فتلك بتلك واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد يسمع الله لكم فان الله عز وجل قال
على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم سمع الله لمن حمده ثم اذا كبر الامام وسجد فكبروا واسجدوا فان

فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ہم کو طریقے بتلائے اور نماز سکھلائی پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں کھڑی کرو اور تم میں سے ایک امامت کرے جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ تعالےٰ قبول کرے گا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ادھر کی کسر ادھر نکل آویگی اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو اللہ سن لیگا تمہاری اسلیے کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کے زبان پر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سن لیا اللہ نے جو کوئی اسکی تعریف کرے پھر جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اوٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادھر کی کسر ادھر نکل آوے گی جب بیٹھنے لگے تو ہر ایک تم میں سے بیٹھتے ہی پہلے یہ کہے التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ حطان بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی ابو موسیٰ اشعری کے ساتھ تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں بیٹھے تو پہلے یہ کہے التحیات للہ الطیبات الصلوات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ ایک اور قسم کا تشہد

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ وَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اسطرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن سکھلاتے تھے آپ فرماتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

نَوْعٌ اٰخَرُ ایک اور قسم کا تشہد

عَنْ جَابِرٍ قَالَ

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن بسم الله وبالله التحيات
لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله
الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله اسأل الله الجنة واعوذ بالله
من النار ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے
بسم اللہ وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار تخفيف التشهد
الاول پہلا قعدہ ہلکا کرنا عن عبد الله بن مسعود قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في الركعتين كانه
على الرضف قلت حتى يقوم قال ذلك يريد ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جا کر بیٹھتے زمین) دو رکعت پر گویا پتھر پر
جلتے تو پر بیٹھے ہیں (ابو عبیدہ نے کہا) میں نے کہا اٹھنے تک وہ بولے کہا ہاں یہی ارادہ ہے ترك التشهد الاول اگر پہلا قعدہ بھول جاوے عن ابن
بحينة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى فقام في الشفع الذي كان يريد ان يجلس فيه فمضى في صلوته حتى اذا كان في آخر صلوته سجد سجدتين
قبل ان يسلم ثم سلم ترجمہ ابن بحینہ سے روایت ہے آپ نے نماز پڑھی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد جب آپ کو بیٹھنا تھا اٹھنا بھول گئے اور کھڑے ہو گئے اپنی نماز پڑھے گئے
اخیر نماز میں سلام سے پہلے دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا عن ابن بحينة ان النبي صلى الله عليه وسلم قام في الركعتين فسبحوا فمضى فلما فرغ من صلوته
سجد سجدتين ثم سلم ترجمہ ابن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے (اور بیٹھنا بھول گئے) صحابہ نے
تسبیح کہی آپ نماز پڑھے گئے التكبير للقيام الى الركعتين الاخريين جب پہلے قعدہ سے فارغ ہو کر پچھلی
دو رکعتوں کے لیے اوٹھنا چاہے تو تکبیر کہے عن عبد الرحمن بن الاصم قال سئل انس بن مالك عن التكبير
في الصلوة فقال يكبر اذا ركع واذا سجد واذا رفع رأسه من السجود واذا قام من الركعتين فقال
حطيم عمن تحفظ هذا قال عن النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر ثم سكت فقال له
حطيم وعثمان قال وعثمان ترجمہ عبد الرحمن بن اصم سے روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا نماز میں تکبیر کہنے کو انہوں نے
کہا تکبیر کہے جب رکوع کرے اور جب سجدہ کرے اور جب سجدہ سے سر اوٹھاوے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہو حطیم نے کہا تم نے
کہاں سے جانا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر سے پھر چپ ہو رہے حطیم نے کہا اور عثمان کو انس نے
کہا اور عثمان سے عن مطرف بن عبد الله قال صلى علي بن ابي طالب فكان يكبر في كل خفض ورفع يتم
التكبير فقال عمران بن حصين لقد ذكرني هذا صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ مطرف
بن عبداللہ سے روایت ہے حضرت علی نے نماز پڑھی تو تکبیر کہتے تھے جھکتے اور اوٹھتے پوری تکبیر عمران بن حصین نے کہا انہوں نے یاد
دلا دیا اس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع اليدين للقيام الى الركعتين الاخريين جب پہلی
دو رکعتوں کے لیے اوٹھے تو دونوں ہاتھ اوٹھاوے عن ابي حميد الساعدي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا

مِنَ النَّبِيِّ إِذَا كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھ کر اوٹھتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک جیسے شروع نماز میں اوٹھاتے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اوٹھاتے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اوٹھتے اسی طرح مونڈھوں تک تھا

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَحَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ

دونوں ہاتھ اوٹھانے کا اور نماز کے اندر خدا کی صفت اور تعریف کرنے کا بیان

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ وَيَؤُمَّهُمْ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَصَفَّحَ النَّاسُ بِأَبِي بَكْرٍ لِيُؤْذِنُوهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلِمَ أَنَّهُ قَدْ نَابَهُمْ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِمْ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ تُصَلِّيَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ مَا بَالُكُمْ صَفَّحْتُمْ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِكُمْ فَسَبِّحُوا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کو گئے نماز کا وقت آگیا تو موذن ابوبکر صدیق رض پاس آیا اور حکم کیا اون کو لوگوں کی جماعت کے ساتھ امامت کرنے کا (انہوں نے امامت شروع کی) اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہوئے اور لوگوں نے تالیاں دینا شروع کیں تاکہ ابوبکر کو معلوم ہو جاوے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں لیکن ابوبکر نماز میں کسی طرف دھیان نہیں کرتے تھے جب بہت تالیاں بجائیں تو اونکو معلوم ہوا کوئی حادثہ پیش آیا اونہوں نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں آپ نے ابوبکر کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اونہوں نے دونوں ہاتھ اوٹھائے اور اللہ کی تعریف کی اور اوسکی ثنا بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمانے پر کہ تم امامت کرو اونہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز کے اندر ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنا درست ہے پھر اولٹے پاؤں پیچھے پھرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپ نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابوبکر صدیق رض سے فرمایا میں نے تم کو جب اشارہ کیا تو تم کیوں نہیں کھڑے رہے ابوبکر نے (عاجزی سے) کہا بھلا ابو قحافہ (ابوبکر کے باپ کی کنیت ہے) کے بیٹے کو لائق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے پھر آپ نے لوگوں سے

فرمایا کیا ہوا تم کو تم تالیاں بجاتے ہو یہ عورتوں کا کام ہے تم کو نماز میں جب کوئی حادثہ درپیش ہو تو سبحان اللہ کہو

السلام بالایدی فی الصلوٰۃ نماز میں ہاتھ اوٹھا کر سلام کرنا کیسا ہے

عن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن رافعوا ایدینا فی الصلوٰۃ فقال ما بالهم رافعين ايديهم فی الصلوٰۃ كانها اذناب الخيل الشمس اسكنوا فی الصلوٰۃ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے ہم نماز میں ہاتھ اوٹھاتے تھے سلام کے لیے یعنی اشارہ سے ہاتھ اوٹھا کر لوگوں کو سلام کرتے تھے سلام کا جواب دیتے تھے آپ نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا اپنے ہاتھ اسطرح اوٹھاتے ہیں جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں نماز میں سکون کرو (یعنی بےضرورت حرکت نہ کرو) ف اس حدیث سے سلام میں ہاتھ اوٹھانے کی ممانعت نکلی نہ رکوع اور رکوع سے اوٹھتے وقت ہاتھ اوٹھانے کی تو سنت ہے اور نماز کے افعال میں سے ایک فعل ہے جو شخص دلیل لایا اس حدیث سے رفع یدین کی ممانعت پر رکوع کے وقت اور رکوع سے اوٹھتے وقت وہ بےخبر اور ناواقف ہے عن جابر بن سمرۃ قال كنا نصلي خلف النبي صلى الله عليه وسلم فنسلم بايدينا فقال ما بال هؤلاء يسلمون بايديهم كانها اذناب خيل شمس اما يكفي احدهم ان يضع يده على فخذه ثم يقول السلام عليكم السلام عليكم ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہاتھوں کے اشارے سے سلام کرتے تھے آپ نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں گویا وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں کیا ان میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں کہ اپنا ہاتھ ران پر رکھ لے اور زبان سے السلام علیکم السلام علیکم کہے ف شاید یہ حکم نماز میں سلام کی ممانعت سے پہلے ہوگا

رد السلام بالاشارۃ فی الصلوٰۃ نماز میں سلام کا جواب اشارہ سے دینا

عن صہیب صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مررت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فسلمت عليه فرد علي اشارة ولا اعلمه الا انه قال باصبعه ترجمہ صہیب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ نماز پڑہ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے انگلی کے اشارے سے جواب دیا عن زيد بن اسلم قال قال ابن عمر دخل النبي صلى الله عليه وسلم مسجد قباء ليصلي فيه فدخل عليه رجال يسلمون عليه فسالت صهيبا وكان معه كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنع اذا سلم عليه قال كان يشير بيده ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں نماز پڑھنے کو گئے کچھ لوگ آپ کے سلام کو گئے صہیب آپ کے ساتھ تھے میں نے ان سے پوچھا آپ کیا کرتے تھے سلام کے جواب میں صہیب نے کہا دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے عن عمار بن ياسر انه سلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فرد عليه ترجمہ عمار بن یاسر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نماز پڑھتے تھے آپ نے جواب دیا عن جابر قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم لحاجة ثم ادركته وهو يصلي فسلمت عليه فاشار الي فلما فرغ دعاني فقال انك سلمت علي آنفا

وَاَنَا اُصَلِّی وَاِنَّمَا هُوَ مُوَجِّهٌ يَوْمَئِذٍ اِلَى الْمَشْرِقِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کو بھیجا میں جب لوٹ کر آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے میری طرف اشارہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے مجھکو بلایا اور فرمایا تو نے ابھی مجھے سلام کیا تھا لیکن میں نماز پڑھ رہا تھا (اسوجہ سے جواب نہ دے سکا) اوسوقت آپکا منہ پورب کیطرف تھا شاید آپ سفر میں سواری پر ہوں گے جیسے دوسری روایت میں ہے) عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ يَسِيْرُ مُشَرِّقًا اَوْ مُغَرِّبًا فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَانْصَرَفْتُ فَنَادَانِي يَا جَابِرُ فَنَادَانِي النَّاسُ يَا جَابِرُ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ فَقَالَ اِنِّي كُنْتُ اُصَلِّي ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو کہیں بھیجا جب میں لوٹ کر آیا تو آپ سواری پر جا رہے تھے پورب یا پچھم کو میں نے سلام کیا آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا پھر میں نے سلام کیا آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا میں لوٹ گیا تو آپنے پکارا اے جابر لوگوں نے بھی پکارا اور جابر میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپکو سلام کیا آپنے جواب نہیں دیا آپنے فرمایا میں نماز پڑھ رہا تھا

النَّهْيُ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلٰوةِ نماز میں کنکریاں ہٹانیکی ممانعت

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں ہو تو کنکریاں نہ ہٹادے اپنے سامنے سے اس لیے کہ رحمت اللہ کی اوسکے سامنے ہوتی ہے **ف** پس یہ حدیث تفسیر ہے اوس حدیث کی جس میں یہ ہے کہ اللہ اوسکے سامنے

الرُّخْصَةُ فِيْهِ مَرَّةً ایکبار کنکریاں ہٹانے کی اجازت

عَنْ مُعَيْقِيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو ضرور کنکریاں ہٹاوے تو خیر ایک بار ہٹادے یعنی اگر ایسی ضرورت واقع ہو کہ کنکریاں ہٹائے بغیر چارہ نہ ہو تو ایک بار ہٹادے بار بار ایسا نہ کرے

النَّهْيُ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں آسمان کیطرف دیکھنے کی ممانعت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ فَاشْتَدَّ قَوْلُهٗ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا نماز میں اپنی آنکھیں آسمان کیطرف اوٹھاتے ہیں پھر آپنے سختی کی اس باب میں اور فرمایا باز آویں لوگ اس حرکت سے نہیں تو اونکی بینائی جاتی رہیگی عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهٗ اِلَى السَّمَاءِ اَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهٗ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اپنی آنکھ آسمان کیطرف نہ اوٹھادے ایسا نہو کہ اوسکی بینائی جاتی رہے

التَّشْدِيْدُ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی ممانعت

عَنْ اَبِي ذَرٍّ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا صَرَفَ
وَجْهَهٗ انْصَرَفَ عَنْهُ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ اللہ جل جلالہ متوجہ رہتا ہے بندے کی
طرف جب تک وہ نماز میں رہتا ہے اور ادھر ادھر نہیں دیکھتا پھر جب ادھر دیکھا پھیر لیتا ہے اللہ بھی اوس کی طرف سے منہ اپنا یعنی
التفات رحمت کا یہ منہ پھیرنا اور ادھر اُدھر دیکھنا بہت برا ہے نماز میں اور بے پھیرے منہ پھیرے آنکھوں کی کنکھیوں سے دیکھنا
بہتر ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ
يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز میں
التفات کرنے کو تو فرمایا یہ ایک ہے شیطان کی جو اوچک لیتا ہے نماز میں سے عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ الْاِلْتِفَاتَ
فِي الصَّلٰوةِ اِخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلٰوةِ ترجمہ ابو عطیہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا التفات نماز میں ایک
ہے شیطان کی جو اوچک لیتا ہے نماز میں سے **اَلرُّخْصَةُ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا** نماز میں داہنے بائیں دیکھنے
کی اجازت عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاَبُوْبَكْرٍ
يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهٗ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَاٰنَا قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلٰوتِهٖ قُعُوْدًا فَلَمَّا سَلَّمَ
قَالَ اِنْ كِدْتُمْ اٰنِفًا تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوْا
بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم بیمار ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی (کھڑے ہو کر) اور آپ بیٹھے تھے اور ابوبکر تکبیر کی آواز لوگوں کو سناتے تھے آپ نے ہماری طرف
دیکھا (نماز ہی میں) تو ہم کو کھڑا دیکھا آپ نے اشارہ کیا ہم بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے آپ کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا تم
اسوقت فارس اور روم والوں کا کام کرتے تھے وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں ایسا مت کرو بلکہ
اپنے اماموں کی پیروی کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جو وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ
خَلْفَ ظَهْرِهٖ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داہنے اور بائیں دیکھتے لیکن گردن
اپنی پیچھے نہ پھیرتے **بَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ** نماز میں کونسا کام کرنا درست ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے کا نماز میں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے کا نماز میں ف اگرچہ لڑنا پڑے یا جھگڑنا
لانا پڑے اور چلنا پڑے کیونکہ ایسے موذی کا مارنا ضروری ہے جس سے خلق اللہ کو تکلیف ہو اور نماز اوس کے واسطے نہیں ٹوٹتی عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ رَفَعَهَا ترجمہ

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامہ اپنی نواسی کو جو زینب کی صاحبزادی تھیں
نماز میں جب سجدہ کرتے اسکو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے اسکو اوٹھا لیتے عن ابی قتادۃ قال رایت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یؤم الناس وھو حامل امامۃ بنت ابی العاص علی عاتقہ فاذا رکع وضعھا فاذا فرغ من سجودہ
اعادھا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ امامت کرتے تھے لوگوں کی اور اوٹھائے
ہوئے تھے امامہ بیٹی ابی العاص کو اپنی کاندھے پر جب رکوع کرتے تو بٹھا دیتے پھر جب سجدے سے فارغ ہوتے تو اوٹھا لیتے عن
عائشۃ قالت استفتحت الباب ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی تطوعا والباب علی القبلۃ فمشی
عن یمینہ او عن یسارہ ففتح الباب ثم رجع الی مصلاہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے دروازہ کھلوایا
آپ نفل نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ قبلہ کی طرف تھا تو آپ داہنی طرف چلے یا بائیں طرف اور دروازہ کھولا پھر نماز پڑھنے لگے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز میں دروازہ کھول دینا درست ہے اگر اور کوئی گھر میں کھولنے والا نہ ہو التصفیق
فی الصلوۃ نماز میں دستک دینا عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التسبیح للرجال و
التصفیق للنساء زاد ابن المثنی فی الصلوۃ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں
کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے دستک ہے نماز میں (اگر کوئی حادثہ ہو یا امام بھول جاوے) عن ابی ھریرۃ یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح ہے (یعنی سبحان اللہ کہیں) اور عورتوں کے لیے دستک ہے التسبیح
فی الصلوۃ نماز میں سبحان اللہ کہنا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح
للرجال والتصفیق للنساء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح ہے
اور عورتوں کے لیے دستک ہے عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التسبیح للرجال والتصفیق
للنساء ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا التنحنح فی الصلوۃ نماز میں کھنکارنا کیسا ہے عن علی قال لی
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ آتیہ فیھا فاذا اتیتہ استاذنت ان وجدتہ یصلی فتنحنح
دخلت وان وجدتہ فارغا اذن لی ترجمہ حضرت علی نے کہا میرا ایک وقت مقرر تھا میں اوسی وقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس جاکر تا جب میں جاتا تو پہلے اجازت چاہتا اگر آپ نماز پڑھتے ہوتے تو سبحان اللہ کہتے میں اندر چلا جاتا اور جو خالی
ہوتے تو اجازت دیتے عن ابن نجی قال قال علی کان لی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدخلان مدخل
باللیل ومدخل بالنھار فکنت اذا دخلت باللیل تنحنح لی ترجمہ ابن نجی سے روایت ہے حضرت علی نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جانے کے لیے میرے دو وقت تھے ایک رات کو ایک دن کو تو جب میں رات کو جاتا آپ کھانس دیتے
عن علی قال کانت لی منزلۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم تکن لاحد من الخلائق فکنت

میں بات کرنا درست نہیں ورنہ آپ نماز ہی کے اندر اوسکو فرما دیتے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار مسجد میں آیا اور دو رکعت پڑھ کر دعا کرنے لگا یا اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد پر اور مت رحم کر ہمارے ساتھ کسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تو نے تنگ کر دیا کھلی چیز کو عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَجَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ وَرِجَالٌ مِنَّا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوهُمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرِجَالٌ مِنَّا يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ وَبَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُسَكِّتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي بِأَبِي وَأُمِّي مَا هُوَ ضَرَبَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا سَبَّنِي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ قَالَ إِنَّ صَلَاتَنَا هَذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ قَالَ ثُمَّ اطَّلَعْتُ إِلَى غُنَيْمَةٍ لِي تَرْعَاهَا جَارِيَةٌ لِي فِي قِبَلِ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ وَإِنِّي اطَّلَعْتُ فَوَجَدْتُ الذِّئْبَ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ فَصَكَكْتُهَا صَكَّةً ثُمَّ انْصَرَفْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ادْعُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ إِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَأَعْتِقْهَا ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارا زمانہ ابھی گزرا ہے جاہلیت کا پھر اللہ لایا اسلام کو بعض لوگ ہم میں سے بدفالی (یعنی شگون) لیتے ہیں آپ نے فرمایا یہ ان کے دلوں کا خیال ہے تو بدفالی کسی کام سے ان کو نہ روکے (یعنی پھر بھی کیا) بعض لوگ ہم میں سے نجومیوں (پنڈتوں) پاس جاتے ہیں آپ نے فرمایا مت جاؤ ان کے پاس پھر میں نے کہا یا رسول اللہ بعض لوگ ہم میں سے لکیریں کرتے ہیں (یعنی زمین پر یا کاغذ پر آئندہ کی بات بتانے کو) آپ نے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبروں میں سے لکیریں کیا کرتے تھے (وہ ادریس علیہ السلام یا دانیال علیہ السلام تھے علم رمل انہی سے نکلا ہے) اب جسکی لکیریں ان کے مثل ہوں تو صحیح ہے (اور اوسکا سیکھنا مباح ہے لیکن معلوم نہیں کہ ان کے مثل ہے یا نہیں پھر شک پر یہ کام کرنا بہتر نہیں ہے) معاویہ نے کہا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں تھا اتنے میں ایک شخص چھینکا میں نے (نماز ہی میں) کہا یرحمک اللہ لوگ گھور کر مجھ کو دیکھنے لگے میں نے کہا میری ماں مجھ پر روئی (یعنی مر جاؤں) تم مجھ کو کیوں گھورتے ہو یہ سنکر لوگوں نے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے میں سمجھا کہ مجھ کو چپ رہنے کو کہتے ہیں سو میں چپ ہو رہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ کو بلایا پھر قسم میری ماں باپ کی نہ مجھ کو مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا میں نے تو کوئی سکھلانے

فِي الصَّلٰوةِ بِالْحَاجَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ
وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے پہلے ہر شخص اپنے ساتھی
سے باتیں کیا کرتا نماز میں جب حاجت ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہانتک کہ یہ آیت اتری حافظوا علی الصلوات
یعنی محافظت کرو نمازوں پر اور بیچ والی نماز پر اور کھڑے ہو اللہ کے لیے چپکے اوس روز سے ہم کو حکم ہوا چپ رہنے کا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَاَتَيْتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا سَلَّمَ اَشَارَ اِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْنِيْ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا اَحْدَثَ فِي
الصَّلٰوةِ اَنْ لَا تَكَلَّمُوْا اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا يَنْبَغِيْ لَكُمْ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کرتا آپ نماز پڑھتے ہوتے تو میں سلام کرتا آپ جواب دیتے ایکبار میں نے آپکو سلام کیا
آپ نماز پڑھتے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا جب سلام پھیرا تو لوگوں کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے نیا حکم دیا نماز میں
کہ نہ بات کرو مگر اللہ کی یاد کرو اور نہیں لائق ہے تم کو اور کوئی بات کرنا اور کھڑے ہو اللہ کے سامنے چپ با اطاعت سے عَنِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا السَّلَامَ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَاَخَذَنِيْ مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ فَجَلَسْتُ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهِ
مَا يَشَاءُ وَاِنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهِ اَنْ لَا يُتَكَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے (نماز میں) آپ جواب دیا کرتے تھے جب ہم حبش سے لوٹ کر آئے تو آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا مجھے
نزدیک اور دور کی فکر پیدا ہوئی (یعنی طرح طرح کے پرانے اور نئے خیال گزرنے لگے اور رنج ہوا کہ آپنے جواب کیوں نہیں دیا) جب آپ
نماز پڑھ چکے تو فرمایا اللہ جل جلالہ جب چاہتا ہے نیا حکم دیتا ہے اب اوس نے یہ نیا حکم دیا ہے کہ نماز میں کلام نہ کیا جاوے (سوا قرآن
اور اذکار ماثورہ کے) **مَا يَفْعَلُ مَنْ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَلَمْ يَتَشَهَّدْ** جو شخص دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے
کھڑا ہو جاوے اور بیچ کا قعدہ نہ کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ
التَّسْلِيْمِ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے
اور بیچ کا قعدہ نہ کیا لوگ بھی آپکے ساتھ کھڑے ہو گئے جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہم منتظر رہے آپکے سلام کے اتنے میں آپنے تکبیر کہی اور دو سجدے کیے
بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے پھر سلام پھیرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَامَ فِي الصَّلٰوةِ
وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نماز میں کھڑے ہو گئے اور ایک قعدہ آپکے اوپر تھا (یعنی بیچ کا قعدہ نہیں کیا) تو آپنے دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے
مَنْ سَلَّمَ مِنِ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَتَكَلَّمَ جس شخص نے دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے سلام پھیر دیا اور باتیں بھی کرلیں اب وہ کیا کرے

عن ابی ہریرة قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلاتی العشی قال ابو ہریرة ولکنی نسیت قال
فصلی بنا رکعتین ثم سلم فانطلق الی خشبة معروضة فی المسجد فقال بیدہ علیہا کانہ غضبان
وخرجت السرعان من ابواب المسجد فقالوا قصرت الصلوة وفی القوم ابوبکر وعمر فہاباہ ان
یکلماہ وفی القوم رجل فی یدیہ طول قال کان یسمی ذا الیدین فقال یا رسول اللہ انسیت ام قصرت
الصلوة فقال لم انس ولم تقصر الصلوة قال وقال اکما یقول ذو الیدین قالوا نعم فجاء فصلی
الذی کان ترکہ ثم سلم ثم کبر فسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع راسہ وکبر ثم سجد مثل سجودہ
او اطول ثم رفع راسہ ثم کبر ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی پھر
فی کہا میں بھول گیا تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر آپ ایک لکڑی کی طرف چلے گئے جو مسجد میں لگی ہوئی تھی اور ہاتھ اوس پر
رکھا آپ غصہ میں تھے اور جلدی جانے والے لوگ مسجد کے دروازوں سے نکلے لوگوں نے کہا شاید نماز کم ہو گئی (یعنی چار رکعتوں کے
عوض دو رکعتیں رہ گئیں) اوس وقت لوگوں میں ابوبکرؓ اور عمرؓ موجود تھے وہ بھی ڈرے اور آپ سے کہہ نہ سکے (اسوجہ سے کہ آپ
غصہ میں تھے) اور ایک شخص ایسا تھا جسکے دونوں ہاتھ لمبے تھے اوسکو ذوالیدین (دو ہاتھوں والا) کہا کرتے تھے اوس نے کہا یا رسول
اللہ کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی آپ نے فرمایا نہ میں بھولا نہ نماز کم ہو گئی پھر آپ نے فرمایا کیا ایسا ہی ہوا جیسے ذوالیدین کہتا ہے
لوگوں نے عرض کیا ہاں ایسا ہی ہوا یا رسول اللہ آپ پھر آئے (مصلی کی طرف) اور جتنی نماز رہ گئی تھی اوسکو ادا کیا پھر سلام پھیرا
پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا معمولی سجدے کے برابر یا اوس سے کچھ لنبا پھر سر اوٹھایا اور تکبیر کہی پھر سجدہ کیا معمولی سجدے کی برابر یا اوس سے
کچھ لنبا پھر سر اوٹھایا اور تکبیر کہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھولے سے اگر کوئی نماز میں بات کرلے تو نماز باطل نہ ہوگی اور
یہی قول ہے جمہور کا لیکن امام ابوحنیفہؒ اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہو جاوے گی عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انصرف من اثنتین فقال لہ ذو الیدین اقصرت الصلوة ام نسیت یا رسول اللہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق ذو الیدین فقال الناس نعم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فصلی اثنتین ثم سلم ثم کبر فسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع راسہ ثم سجد مثل سجودہ
او اطول ثم رفع ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر فراغت پائی تو
ذوالیدین نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے آپ نے لوگوں سے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے کہا ہاں
یا رسول اللہ پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور ایک سجدہ کیا معمولی سجدے کی برابر یا اوس سے کچھ
لنبا پھر سر اوٹھایا پھر سجدہ کیا معمولی سجدے کی برابر یا اوس سے کچھ لنبا پھر سر اوٹھایا عن ابی ہریرة یقول صلی لنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوة العصر فسلم فی رکعتین فقام ذو الیدین فقال اقصرت الصلوة
یا رسول اللہ ام نسیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ذلک لم یکن فقال قد کان بعض ذلک یا

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ

فَأَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالیدین کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بات نہیں ہوئی ذوالیدین نے کہا کوئی بات تو ہوئی یا رسول اللہ آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی نماز پوری کی پھر دو سجدے کئے سلام کے بعد

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالُوا أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیر دیا لوگوں نے کہا کیا نماز گھٹ گئی آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَدْرَكَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنُقِصَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ لَمْ تُنْقَصِ الصَّلَاةُ وَلَمْ أَنْسَ قَالَ بَلَى وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر آپ چلے ذوالیدین پہنچا اور عرض کیا یا رسول اللہ نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے آپ نے فرمایا نہ نماز گھٹی نہ میں بھولا ذوالیدین نے کہا ضرور ایک بات ہوئی ہے قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) پوچھا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں آپ نے دو رکعتیں اور پڑھائیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فِي سَجْدَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے اپنے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالشمالین (یعنی ذوالیدین) نے کہا یا رسول اللہ نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنی نماز پوری کی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ وَانْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ ابْنُ عَمْرٍو أَنُقِصَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَتَمَّ بِهِمُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور فارغ ہوئے ذوالشمالین جو عمرو کا بیٹا تھا بولا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے آپ نے لوگوں سے فرمایا ذوالیدین کیا کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا

سہو کیا تہا اسدن کے آپنے دو رکعتین پڑہین عن سليمان بن ابي حثمة انه بلغه ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم صلى ركعتين فقال له ذو الشمالين نحوه ترجمہ سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے انکو پہونچا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہول سے دو رکعتین پڑہین پہر ذوالشمالین نے کہا بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسی اوپر گذری

ذكر الاختلاف على ابي هريرة في السجدتين ابوہریرہ سے روایتونکا اختلاف کہ آپنے سہو کے سجدے
کیے یا نہین عن ابي هريرة انه قال لم يسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ قبل السلام ولا بعده
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن یعنی ذوالیدین نے جب کہا کہ نماز گہٹ گئی یا آپ بہول گئے
سجدے سہو کے نہین کیے نہ سلام سے پہلے نہ سلام کے بعد عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سجد
يوم ذي اليدين سجدتين بعد السلام ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین کے
روز سجدہ کیا بعد سلام کے عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله ترجمہ ابوہریرہ نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم سجد في وهمه
بعد السلام ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہول مین سجدہ کیا بعد سلام کے عن عمران ان
النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم فسها فسجد سجدتين ثم سلم ترجمہ عمران سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز پڑہائی تو آپ بہول گئے پہر دو سجدے کیے سلام کے بعد عن عمران بن حصين قال سلم رسول الله صلى
الله عليه وسلم في ثلاث ركعات من العصر فدخل منزله فقام اليه رجل يقال له الخرباق فقال يعني نقصت
الصلوة يا رسول الله فخرج مغضبا يجر رداءه فقال اصدق قالوا نعم فقام فصلى تلك الركعة ثم سلم
ثم سجد سجدتين ثم سلم ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتین پڑہ کر
سلام پہیر دیا (بہول سے) پہر اپنے گہر مین تشریف لے گئے ایک شخص جسکو خرباق کہتے تہے بولا یا رسول اللہ کیا نماز گہٹ گئی آپ غصے مین
نکلے اپنی چادر گہسیٹتے ہوئے اور پوچہا کیا یہ سچ کہتا ہے لوگون نے عرض کیا ہان آپ کہڑے ہوئے اور وہ رکعت جو باقی تہی پڑہی پہر سلام پہیر
کر دو سجدے کیے پہر سلام پہیرا

اتمام الصلوة على ما ذكر اذا شك جب نماز مین شک ہو جاوے کہ کتنی رکعتین ہوئی ہین
تو جتنی یقینا ہوئی ہین اُن پر بنا کرے عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا شك احدكم في صلوته
فليلغ الشك وليبن على اليقين فاذا استيقن بالتمام فليسجد سجدتين وهو قاعد ترجمہ ابو سعید سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسیکو نماز مین شک ہو تو چاہیے کہ دفع کرے شک کو اور بنا کرے یقین پر
یعنی اگر شک ہو کہ تین رکعتین پڑہی ہین یا چار تو شک کو دور کرے اور تین رکعتین سمجہے اس لیے کہ تین کا یقین ہے جب یقین ہو جاوے
نماز پورا ہونیکا تو دو سجدے کر لیوے بیٹہے بیٹہے عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا لم يدر
احدكم صلى ثلاثا او اربعا فليصل ركعة ثم يسجد بعد ذلك سجدتين وهو جالس فان كان صلى

تَخْمِيسًا شَفَعْنَا لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ صَلَّى أَرْبَعًا كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسیکو یاد نہ ہے کہ اوس نے تین رکعتیں پڑھیں ہیں یا چار تو ایک رکعت اور پڑھ لے پھر دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے اب اگر اوس نے پانچ پڑھیں تو ان دو سجدوں کی وجہ سے وہ ایک دوگانہ ہو لیا اور جو پورے چار پڑھیں ہیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت ہوئی کہ اوس کے بہلانے اور بہکانے سے کچھ بگاڑ نہیں ہوا بلکہ خدا کی عبادت اور بڑھ گئی

التحری شک میں سوچنے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ الصَّوَابُ فَيُتِمَّهُ ثُمَّ يَعْنِي يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَلَمْ أَفْهَمْ بَعْضَ حُرُوفِهِ يَسْجُدُ كَمَا أَرَدْتُ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ بیان کیا جب کوئی نماز میں شک کرے تو سوچے ٹھیک کیا ہے پھر اوسکو اختیار کرے اور دو سجدے کرلیوے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ وَلْيَسْجُدْ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے تو سوچے اور دو سجدے کرلیوے بعد فراغت کے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ لَوْ حَدَثَ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَنْبَأْتُكُمُوهُ وَلَكِنِّي إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَأَيُّكُمْ مَا شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذَلِكَ إِلَى الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو زیادہ پڑھ گئی یا کم پڑھی لوگوں نے کہا یارسول اللہ کیا کوئی نیا حکم ہوا آپ نے فرمایا اگر نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا (اس لیے کہ میرا کام یہی ہے) لیکن میں آدمی ہوں جیسے تم بہولتے ہو ویسے ہی میں بھی بہولتا ہوں جو کوئی تم میں سے نماز میں شک کرے تو چاہیے جو ٹھیک بات ہو اوس کو سوچ کر نکالے اور اوسی حساب سے نماز کو پورا کرے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کرلیوے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَزَادَ فِيهَا أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِي فَعَلَ فَثَنَى رِجْلَهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَأَنْبَأْتُكُمْ بِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَأَيُّكُمْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ شَيْئًا فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ هُوَ الصَّوَابُ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو زیادہ پڑھ گئی یا کم پڑھی جب سلام پھیرا ہم لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا آپ نے فرمایا کیا ہم نے بیان کیا جو آپ نے کیا آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور قبلے کیطرف منہ کیا پھر دو سجدے سہو کے کیے پھر ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا اگر نماز میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا لیکن میں آدمی ہوں جیسے تم بہولتے ہو میں بھی بہولتا ہوں جو کوئی تم میں سے نماز میں شک کرے تو سوچ کر صحیح کیا ہے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے سہو کے کرے عَنْ

عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الظُّهْرِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالُوْا اَحَدَثَ فِى
الصَّلٰوةِ حَدَثٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ فَاَخْبَرُوْهُ بِصَنِيْعِهٖ فَثَنٰى رِجْلَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ
عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِىْ وَقَالَ لَوْ كَانَ حَدَثَ فِى الصَّلٰوةِ حَدَثٌ
اَنْبَاْتُكُمْ وَقَالَ اِذَا اَوْهَمَ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ اَقْرَبَ ذٰلِكَ مِنَ الصَّوَابِ ثُمَّ لْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ نماز میں کوئی نیا حکم ہوا آپ نے فرمایا کیا انہوں نے بیان کیا جو آپ نے کیا تھا آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور قبلہ کی طرف کیا پھر دو سجدے کئے اور سلام پھیرا بعد اس کے متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا میں آدمی ہوں بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو تو جب میں بھول جاؤں مجھے یاد دلا دو اور فرمایا اگر نماز میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں وہم ہو تو جو بات صحت کے نزدیک ہو اس کو سوچے پھر اسی حساب سے نماز کو پورا کرے اور دو سجدے کر لیوے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ اَوْهَمَ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ ابو وائل سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا جو شخص نماز میں وہم کرے تو چاہیے جو صحیح ہو اس کو سوچ لیوے پھر دو سجدے کرے نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے بیٹھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ شَكَّ اَوْ اَوْهَمَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود نے کہا جو شخص شک یا وہم کرے نماز میں تو چاہیے کہ سوچ لیوے ٹھیک بات کو پھر دو سجدے کرے

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِذَا اَوْهَمَ يَتَحَرَّى الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ ابراہیم نخعی سے روایت ہے صحابہ کرام کہتے تھے جب کسی کو نماز میں وہم ہو تو ٹھیک بات سوچ لیوے پھر دو سجدے کرے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَكَّ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں شک کرے تو سلام کے بعد دو سجدے کر لیوے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ حَجَّاجٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَقَالَ رَوْحٌ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کبھی نماز میں شک کرے دو سجدہ کر لیوے حجاج نے کہا سلام کے بعد روح نے کہا بیٹھے بیٹھے حجاج اور روح دونوں راوی ہیں اس حدیث کے ابن جریج سے

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّىْ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ حَتّٰى لَا يَدْرِىْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم میں سے جب کوئی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آتا ہے اور اس کو ایسا شبہ میں ڈالتا ہے یہاں تک کہ نہیں جانتا کتنی پڑھیں جب تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو دو سجدے کر لیوے بیٹھے بیٹھے

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہو جاتا ہے پھر جب تکبیر ہو چکتی ہے تو آجاتا ہے اور آدمی کے دل میں گھسکر وسوسے ڈالتا ہے یہانتک کہ آدمی کو
یاد نہیں رہتا میں نے کتنی رکعتیں پڑھیں ہیں جب تم سے کوئی ایسا دیکھے تو دو سجدے کرے

مَا يَفْعَلُ مَنْ صَلّٰى خَمْسًا جو شخص پانچ رکعتیں پڑھ لیوے وہ کیا کرے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَثَنَى رِجْلَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں لوگوں نے آپ سے عرض کیا کیا نماز زیادہ ہو گئی آپ نے فرمایا کیسا لوگوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور دو سجدے کیے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوا إِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھ گئی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے دو سجدے کر لیے سلام کے بعد بیٹھے بیٹھے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلَّى عَلْقَمَةُ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ قُلْتُ بِرَأْسِي بَلَى قَالَ وَأَنْتَ يَا أَعْوَرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى خَمْسًا فَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا فَأَخْبَرُوهُ فَثَنَى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ ترجمہ ابراہیم بن سوید سے روایت ہے علقمہ نے (بھولے سے) پانچ رکعتیں پڑھ لیں لوگوں نے اون سے کہا اونہوں نے کہا نہیں میں نے سر سے اشارہ کیا کہ پانچ پڑھیں انہوں نے کہا اور تو نے بھی اے کانے پانچ پڑھیں میں نے کہا ہاں علقمہ نے دو سجدے کیے پھر حدیث بیان کی عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعتیں پڑھیں لوگوں نے کھسر پھسر (یعنی آہستہ باتیں کرنا) شروع کی آپ سے کہا گیا نماز زیادہ ہو گئی آپ نے فرمایا نہیں تب لوگوں نے بیان کیا کہ آپنے پانچ رکعتیں پڑھیں آپنے اپنا پاؤں موڑا اور دو سجدے کیے پھر فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں

عَنِ الشَّعْبِيِّ يَقُولُ سَهَا عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ فِي صَلَاتِهِ فَذَكَرُوا لَهُ بَعْدَ مَا تَكَلَّمَ فَقَالَ أَكَذَلِكَ يَا أَعْوَرُ قَالَ نَعَمْ فَحَلَّ حُبْوَتَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَقَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُولُ كَانَ عَلْقَمَةُ صَلَّى خَمْسًا ترجمہ شعبی سے روایت ہے علقمہ بن قیس نے نماز میں سہو کیا لوگوں نے اون سے بیان کیا جب وہ باتیں کر چکے تھے اونہوں نے کہا کیا ایسا ہی ہوا اے کانے اوس نے کہا ہاں اونہوں نے اپنا کمربندھن کھولا پھر دو سجدے سہو کے کیے اور کہا ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا شعبی نے کہا میں نے حکم سے سنا کہ علقمہ نے پانچ رکعتیں پڑھ لی تہیں

عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلْقَمَةَ صَلَّى خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ يَا أَبَا شِبْلٍ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَقَالَ أَكَذَا يَا أَعْوَرُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے علقمہ نے پانچ رکعتیں پڑھیں تو ابراہیم بن سوید نے کہا اے ابو شبل
تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں انہوں نے کہا سچ ہے کہا تو انہوں نے پھر دو سجدے کیے سہو کے بعد اس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایسا ہی کیا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهُ اَزِيْدَ
فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ وَاَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُوْنَ فَسَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْفَتَلَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی پانچ رکعتیں پڑھیں
لوگوں نے آپ سے کہا کیا نماز بڑھ گئی آپ نے فرمایا کیسے لوگوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے فرمایا میں بھی آدمی ہوں
بھولتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو اور یاد کرتا ہوں جس طرح تم یاد کرتے ہو پھر آپ نے دو سجدے کیے اور منہ پھیر لیا

مَا يَفْعَلُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلٰوتِهِ

جو شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھول جاوے وہ کیا کرے عَنْ يُوْسُفَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلّٰى اَمَامَهُمْ
فَقَامَ فِي الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَسَبَّحَ النَّاسُ فَتَمَّ عَلٰى قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ اَنْ
اَتَمَّ الصَّلٰوةَ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا
مِنْ صَلٰوتِهِ فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ ترجمہ یوسف سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے نماز پڑھی تو بیچ
میں نہ بیٹھے اور کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا سبحان اللہ وہ کھڑے رہے جب نماز پڑھ چکے تو دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے بعد اس کے
منبر پر گئے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص نماز میں سے کچھ بھول جاوے تو ایسے ہی دو سجدے
کر لیوے

التَّكْبِيْرُ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

سجدہ سہو میں تکبیر کہنا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الثِّنْتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ
كَبَّرَ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ ترجمہ
عبداللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور بیچ کا قعدہ نہیں کیا
جب آپ نماز پڑھ چکے تو دو سجدے کیے اور ہر سجدے میں تکبیر کہی بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دو
سجدے کیے یہ عوض تھے اس قعدے کی جس کو آپ بھول گئے تھے

صِفَةُ الْجُلُوْسِ فِي الرَّكْعَةِ الَّتِيْ تُقْضٰى فِيْهَا الصَّلٰوةُ

آخر جلسے میں کس طرح بیٹھنا چاہیے عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَنْقَضِيْ فِيْهِمَا الصَّلٰوةُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا
ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر کی دو رکعتوں کے بعد جن پر نماز ختم ہوتی
اس طرح بیٹھتے کہ بایاں پاؤں داہنی طرف نکال دیتے اور ایک سرین پر زور دیکر بیٹھتے پھر سلام پھیرتے عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ
قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ
الرُّكُوْعِ وَاِذَا جَلَسَ اَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَيَدَهُ

الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثِنْتَيْنِ الْوُسْطٰى وَالْإِبْهَامَ وَأَشَارَ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دونوں ہاتھ اوٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے
اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور جب بیٹھتے تو بایاں پانوں بچھاتے اور داہنا پانوں کھڑا رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران
پر رکھتے اور داہنا داہنی ران پر رکھتے اور بیچ کی اونگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لیتے اور اشارہ کرتے **موضع**
الذراعین دونوں بانہیں کہاں رکھے عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ فِي
الصَّلَاةِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ يَدْعُو بِهَا ترجمہ
وائل بن حجر سے روایت ہے اونہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نماز میں بیٹھے تو بایاں پانوں بچھایا
اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے اور کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کیا دعا مانگتے تھے اوس سے **موضع حد**
المرفقین دونوں کہنیاں بیٹھنے میں کس طرح رکھے عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ
حَتّٰى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ
فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ يَدَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ
فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى فَخِذِهِ
الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِشْرٌ بِالسَّبَّابَةِ مِنَ الْيُمْنٰى وَحَلَّقَ الْإِبْهَامَ
وَالْوُسْطٰى ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھونگا آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں
میں تو آپ کھڑے ہوئے اور قبلے کی طرف منہ کیا پھر دونوں ہاتھ اوٹھائے کانوں کے برابر پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو
پکڑا جب رکوع کا قصد کیا تو دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اوٹھایا (یعنی کانوں کے برابر) اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے
جب رکوع سے سر اوٹھایا تو دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اوٹھایا پھر جب سجدہ کیا تو سر کو اسی مقام پر ہاتھ سے رکھا
(یعنی جہاں تک ہاتھ اوٹھایا تھا وہیں تک ہاتھ سجدے میں سر کے قریب رہا) پھر بیٹھے تو بایاں پانوں بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران
پر رکھا اور داہنی کہنی کو داہنی ران سے اوٹھا رکھا (یعنی کہنی کو پہلو سے ملایا نہیں بلکہ الگ رکھا) اور دو اونگلیوں کو بند
کر لیا (یعنی چھنگلیا کو اور اوس کے پاس والی اونگلی کو) اور حلقہ باندھا (سطر جیسے بشر جو راوی ہے اس حدیث کا اوس نے کلمے
کی اونگلی سے اشارہ کیا داہنے ہاتھ کی اور انگوٹھے اور بیچ کی اونگلی کا حلقہ بنایا **موضع الکفین**
دونوں ہتھیلیاں بیٹھنے میں کہاں رکھے عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَلَّبْتُ الْحَصٰى فَقَالَ
لِي ابْنُ عُمَرَ لَا تُقَلِّبِ الْحَصٰى فَإِنَّ تَقْلِيبَ الْحَصٰى مِنَ الشَّيْطَانِ وَافْعَلْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قُلْتُ وَكَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قَالَ هٰكَذَا وَنَصَبَ الْيُمْنٰى

وَأَضْجَعَ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

ترجمہ علی بن عبدالرحمان سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کے بغل میں نماز پڑھی اونکے پہلو میں تو کنکریاں اوٹھیں گا عبداللہ بن عمر نے (نماز کے بعد) مجھ سے کہا مت اولٹ پلٹ کنکریوں کو کیونکہ یہ کام شیطان کی طرف سے ہے (یعنی اوسکا وسوسہ ہے) بلکہ ایسا کر جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا میں نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا کرتے دیکھا اونہوں نے کہا اس طرح داہنی پاؤں کو کھڑا کیا اور بائیں پاؤں کو لٹا دیا اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کیا

قَبْضُ الْأَصَابِعِ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنَى دُونَ السَّبَّابَةِ

سوا کلمہ کی اونگلی کے اور داہنی ہاتھ کی سب اونگلیوں کو بند کر لینا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ وَقَبَضَ يَعْنِي أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى

ترجمہ علی بن عبدالرحمان سے روایت ہے مجھکو عبداللہ بن عمر نے دیکھا اور میں کنکریوں سے کھیل رہا تھا نماز میں جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھکو منع کیا اور کہا ایسا کر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے میں نے کہا آپ کس طرح کرتے تھے اونہوں نے کہا آپ جب بیٹھتے تھے نماز میں تو اپنی ہتھیلی کو ران پر رکھتے اور سب اونگلیوں کو بند کر لیتے اور کلمہ کی اونگلی سے جو انگوٹھے کے پاس ہے اشارہ کرتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے

قَبْضُ اثْنَتَيْنِ وَعَقْدُ الْوُسْطَى وَالْإِبْهَامِ

دو اونگلیوں کو بند کر لینا اور بیچ کی اونگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لینا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَوَصَفَ قَالَ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا

ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا پھر وائل بن حجر نے دیکھا اور بیان کیا تو کہا آپ بیٹھے اور بایاں پاؤں بچھایا اور بائیں ہتھیلی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھی اور داہنی ہاتھ کی کہنی داہنی ران کے برابر کی پھر دو اونگلیاں بند کر لیں اور ایک حلقہ باندھا پھر اونگلی اوٹھائی تو میں نے دیکھا آپ اوسکو ہلاتے تھے اور اوس سے دعا کرتے تھے

بَسْطُ الْيُسْرَى عَلَى الرُّكْبَةِ

بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر رکھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بَاسِطُهَا عَلَيْهَا

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور کلمہ کی اونگلی جو داہنے ہاتھ کی ہے اوٹھاتے اور اوس سے دعا کرتے

اور بایاں ہاتھ کہنی پر بچھائے رہتے عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُشِيرُ بِاِصْبَعِهِ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَادَ عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو كَذٰلِكَ وَيَتَحَامَلُ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى
عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى ترجمہ عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ
کرتے جب دعا کرتے لیکن اوسکو ہلاتے نہیں دوسری روایت میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے یہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اسی طرح دعا کرتے تھے اور بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے تھے اَلْاِشَارَةُ
بِالْاِصْبَعِ فِي التَّشَهُّدِ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا عَنْ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ
رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى فِي الصَّلٰوةِ وَيُشِيرُ
بِاِصْبَعِهِ ترجمہ مالک بن نمیر خزاعی سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا آپ داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے نماز میں اور انگلی سے اشارہ کرتے اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِشَارَةِ بِاِصْبَعَيْنِ
وَبِاَيِّ اِصْبَعٍ يُشِيرُ دو انگلیوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور بیان اس بات کا کہ کس انگلی سے اشارہ کرنا چاہیے
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ
اَحِّدْ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص دو انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
انگلی سے کر ایک انگلی سے کر کیونکہ یہ اشارہ ہے توحید کی طرف عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَنَا اَدْعُو بِاَصَابِعِي فَقَالَ اَحِّدْ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میرے پر گذرے میں انگلیوں سے دعا کر رہا تھا آپ نے فرمایا ایک انگلی سے دعا کر اور اشارہ کیا کلمے کی انگلی کی طرف بَابُ
اِحْنَاءِ السَّبَّابَةِ فِي الْاِشَارَةِ کلمے کی انگلی کو اشارہ میں جھکانا عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ مِنْ اَهْلِ
الْبَصْرَةِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ رَاٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي الصَّلٰوةِ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ
الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى رَافِعًا اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ اَحْنَاهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُو ترجمہ مالک بن نمیر خزاعی
سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز میں بیٹھے تھے داہنا ہاتھ
داہنی ران پر رکھے تھے اور کلمے کی انگلی کو اوٹھائے تھے اوسکو کسی قدر خم کیا تھا اور آپ دعا کر رہے تھے مَوْضِعُ
الْبَصَرِ عِنْدَ الْاِشَارَةِ اشارہ کے وقت نگاہ کہاں رکھنا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ لَا يُجَاوِزُ
بَصَرُهُ اِشَارَتَهُ ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو بایاں ہاتھ بائیں
ران پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کی کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے اور وہیں اپنی نگاہ رکھتے اَلنَّهْيُ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ

إلى السماء عند الدعاء في الصلوة جب نماز میں دعا مانگے تو آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھاوے عن أبي هريرة أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لينتهين أقوام عن رفعهم أبصارهم عند الدعاء في الصلوة
إلى السماء أو لتخطفن أبصارهم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ باز آنا
چاہیے لوگوں کو نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف دیکھنے سے نہیں تو اللہ انکی بینائی اوڑا لیگا (اس لیے کہ یہ بے ادبی ہے
دربار میں) باب إيجاب التشهد تشہد پڑھنا واجب ہے عن ابن مسعود قال كنا نقول في الصلوة قبل
أن يفرض التشهد السلام على الله السلام على جبريل وميكائيل فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تقولوا هكذا فإن الله هو السلام ولكن قولوا التحيات لله والصلوات والطيبات
السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد
أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم (تشہد) نماز میں
فرض ہونے سے پہلے یوں کہتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیل پر سلام میکائیل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کہو
اسلیے کہ اللہ خود سلام ہے لیکن یوں کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ نوع آخر من التشهد باب
كتعليم السورة من القرآن تشہد اسطرح سکھلانا جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے ہیں عن ابن عباس قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد ہم کو اسطرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے تھے عن عبد الله قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله هو السلام فإذا قعد أحدكم فليقل التحيات لله والصلوات
والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين
أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ثم ليتخير بعد من الكلام ما شاء
ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ خود سلام ہے (یعنی اللہ کا ایک نام سلام ہے) جب
کوئی تم میں سے (نماز میں) بیٹھے تو کہے التحیات للہ الصلوات آخر تک نوع آخر من التشهد ایک اور طرح کا
تشہد عن أبي موسى الأشعري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبنا فعلمنا سنتنا وبين لنا
صلاتنا فقال إذا قمتم إلى الصلوة فأقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم أحدكم فإذا كبر فكبروا
وإذا قال ولا الضالين فقولوا آمين يجبكم الله ثم إذا كبر وركع فكبروا واركعوا فإن الإمام
يركع قبلكم ويرفع قبلكم قال نبي الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك وإذا قال سمع الله لمن
حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فإن الله قال على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم سمع الله لمن حمده

ثم إذا كبر وركع فكبروا واركعوا فإن الإمام يركع قبلكم ويرفع قبلكم قال النبي صلى الله
عليه وسلم فتلك بتلك وإذا كان عند القعدة فليكن من قول أحدكم أن يقول التحيات
الطيبات الصلوات لله السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد
الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو ہم کو طریقے سکھلائے اور نماز بتلائی پھر فرمایا جب تم نماز کے لیے
کھڑے ہو تو صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی امامت کرے جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین
کہے تم آمین کہو اللہ قبول کریگا پھر جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے
رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اوٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ادہر کی کسر ادہر نکل جاویگی اور جب وہ
سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللھم ربنا ولک الحمد کہو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ نے پیغمبر کی زبان پر فرمایا سنا اللہ نے جو کوئی
اوسکی تعریف کرے پھر جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا
ہے اور تم سے پہلے سر اوٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادہر کی کسر ادہر نکل آویگی اور جب وہ بیٹھے
تو یوں کہو التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ
الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ف یہ حدیث کئی بار اوپر گزر چکی ہے

نوع آخر من التشہد ایک اور طرح کا تشہد

عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن بسم الله وبالله التحيات لله والصلوات والطيبات
السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن
لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله وأسأل الله الجنة وأعوذ بالله من النار ترجمہ جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اسطرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے بسم اللہ
وباللہ التحیات للہ الصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار امام نسائی نے کہا ہم نہیں جانتے
کسی کو اوس نے متابعت کی ہو ایمن بن نابل کے اس روایت پر اور ہماری نزدیک ایمن بن نابل میں کوئی عیب نہیں
ہے مگر حدیث خطا ہے اور اللہ سے توفیق مانگتے ہیں ہم ف تقریب میں ہے کہ ایمن بن نابل سچا ہے مگر اوسکو وہم ہوتا ہے
اور روایت کیا اوس سے بخاری اور ترمذی اور نسائی نے اور غالبا یہ عبارت اسال الجنۃ واعوذ باللہ من النار تشہد میں
بڑہانا ایمن بن نابل کا وہم ہے

التسليم على النبي صلى الله عليه وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنا

عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لله ملائكة سياحين في الأرض

يبلغوني من امتي السلام ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ کے
فرشتے زمین میں پھرا کرتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ کو پہنچاتے ہیں ف جب نماز میں السلام علیک ایہا النبی کہے
میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود درود والوں کا سلام نہیں سنتے

فصل الثانی

علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنے کی فضیلت عن ابی طلحۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشری فی وجہہ فقلنا انا نری البشری فی وجہک فقال
انہ اتانی الملک فقال یا محمد ان ربک یقول اما یرضیک انہ لا یصلی علیک احد الا صلیت
علیہ عشرا ولا یسلم علیک احد الا سلمت علیہ عشرا ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم آئے آپ کے چہرہ پر خوشی تھی ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے چہرہ پر خوشی پاتے ہیں آپ نے فرمایا بیشک
میرے پاس فرشتہ آیا اور بولا اے محمد اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کیا تم خوش نہیں ہوتے ہو جو تم پر درود بھیجیگا ایکبار میں اوس پر
دس بار رحمت بھیجونگا اور جو تم پر سلام کریگا ایکبار میں اوسپر دس بار سلام کرونگا

التحمید والصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ

نماز میں اللہ کی بزرگی بیان کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا عن فضالۃ بن
عبید یقول سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یدعو فی الصلوۃ لم یحمد اللہ ولم یصل علی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجلت ایہا المصلی ثم علمہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی فحمد اللہ وحمدہ وصلی
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادع تجب وسل تعط ترجمہ فضالہ
بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا اوس نے اللہ کی بزرگی بیان کی نہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تب آپ نے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی بعد اوس کے آپ نے لوگوں کو سکھلایا کہ
پہلے اللہ جل جلالہ کی بزرگی بیان کیا کرو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو بعد اوسکے دعا کیا کرو تا کہ جلدی
قبول ہو پھر آپ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے سنا اوس نے اللہ کی بزرگی بیان کی اور اوسکی تعریف کی پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر درود بھیجی آپ نے فرمایا اب تو دعا کر قبول ہوگی اور مانگ ملیگا

الامر بالصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید عن ابی مسعود الانصاری انہ قال اتانا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس سعد بن عبادۃ فقال لہ بشیر بن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک
یا رسول اللہ فکیف نصلی علیک فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسألہ
قال قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد وعلی
آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید والسلام کما قد علمتم ترجمہ

ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سعد بن عبادہ کے مکان میں تو بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ نے ہم کو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا اس لیئے کہ فرمایا ہے اے ایمان والو درود بھیجو ان پر یہاں تک کہ ہم نے آرزو کی کاش اوس نے نہ پوچھا ہوتا پھر آپ نے فرمایا یوں کہو۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید۔ اور سلام کو تم جان چکے ہو یعنی تشہد میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیف الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکر درود بھیجنا ہے عن ابی مسعود الانصاری قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم امرنا ان نصلی علیک ونسلم اما السلام فقد عرفنا فکیف نصلی علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد کما صلیت علی آل ابراہیم اللھم بارک علی محمد کما بارکت علی آل ابراہیم ترجمہ ابومسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کو حکم ہوا آپ پر درود بھیجنے کا اور سلام بھیجنے کا تو سلام تو ہم کو معلوم ہو چکا ایسے کس درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد کما صلیت علی آل ابراہیم اللھم بارک علی محمد کما بارکت علی آل ابراہیم یا اللہ رحمت بھیج اپنی محمد پر جیسی رحمت بھیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر اور برکت دی محمد کو جیسی برکت دی تو نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو

نوع آخر

ایک اور طرح کی درود عن کعب بن عجرۃ قال قلنا یا رسول اللہ السلام علیک قد عرفناہ فکیف الصلوٰۃ قال قولوا ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہم معلوم کر چکے لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید ابن ابی لیلیٰ کہا ہم کہتے ساتھ اس کے اپنا اور پڑھاتے ہیں۔ وعلینا معھم امام نسائی نے کہا یہ حدیث اوس نے اپنی کتاب میں سے بیان کی اور یہ خطا ہے عن کعب بن عجرۃ قال قلنا یا رسول اللہ السلام علیک قد عرفناہ فکیف الصلوٰۃ علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو چکا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا اس طرح اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد اخیر تک۔ عبدالرحمن نے کہا ہم اپنا اور کہتے ہیں وعلینا معھم امام نسائی نے کہا یہ روایت پہلی سے اولی تر ہے اور پہلی روایت خطا ہے عن ابن ابی لیلیٰ قال قال لی کعب بن عجرۃ الا اھدی لک ھدیۃ قلنا یا رسول اللہ قد عرفنا کیف السلام علیک فکیف نصلی علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید

مجید ترجمہ ابن ابی لیلے سے روایت ہے کعب بن عجرہ نے مجھ سے کہا کہ میں تجھکو ایک ہدیہ دوں ہم لوگوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ ہم سلام کرنا تو پہچان چکے لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اللہم صل علی محمد اخیر تک نوع آخر
ایک اور طرح کی درود عَنْ طَلْحَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ترجمہ طلحہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول
اللہ درود کیونکر بھیجیں آپ پر آپنے فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید
وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید عَنْ طَلْحَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ترجمہ طلحہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا نبی اللہ ہم کیونکر
درود بھیجیں آپ پر آپنے فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد اخیر تک عَنْ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ قَالَ اَنَا سَاَلْتُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ وَقُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ ترجمہ زید بن خارجہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا درود بھیجو مجھ پر اور
اور کوشش کرو دعا میں اور کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد نوع آخر ایک اور طرح کی درود عَنْ
اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ
قُولُوا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام کرنا تو ہمیں معلوم ہو چکا اب درود
کیونکر بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ نوع آخر ایک اور طرح کی درود عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ
السَّاعِدِيِّ اَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا
ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کیونکر درود بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ حارث کی روایت میں اتنا زیادہ ہے كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ پھر حارث اور قتیبہ دونوں کی روایت میں ہے كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ امام نسائی نے کہا قتیبہ نے مجھ سے یہ حدیث دوبارہ بیان کی شاید اون سے ایک سطر رہ گئی اَلْفَضْلُ
فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ درود پڑھنے کی فضیلت عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبُشْرٰى يُرٰى فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهُ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اَمَا يُرْضِيْكَ

يَا مُحَمَّدُ اَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ترجمہ ابوطلحہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ کے چہرے پر خوشی تھی ہم نے پوچھا آپ کے چہرے پر خوشی کیوں ہے آپ نے فرمایا ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا (اللہ جل جلالہ فرماتا ہے) کیا تم راضی نہیں ہوتے اے محمد جو کوئی تمہاری امت میں سے تم پر ایک بار درود پڑھیگا میں اس پر دس بار رحمت بھیجونگا اور جو کوئی تمہاری امت میں سے ایک بار تم پر سلام پڑھیگا میں دس بار اوس پر سلامتی بھیجونگا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجیگا اللہ تعالی اوس پر دس رحمتیں بھیجیگا اور دس گناہ معاف ہونگے اور دس درجے اوس کے بلند ہونگے

تَخَيُّرُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ درود شریف پڑھکر پھر جو چاہے دعا مانگے نماز میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدُ اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ يَدْعُو بِهِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھتے تھے نماز میں تو کہتے تھے السلام علی اللہ من عبادہ یعنی سلام ہو اللہ پر اللہ کے بندوں کی طرف سے سلام ہو فلانے فلانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو سلام اللہ پر اس لیے کہ اللہ خود سلام ہے بلکہ جب تم میں سے کوئی بیٹھے تو یوں کہے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ جب ایسا کہیگا تو ہر ایک نیک بندے کو آسمان میں اور زمین میں سلام پہونچ جاویگا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر جو دعا زیادہ پسند ہو وہ مانگے

الذِّكْرُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ نماز میں تشہد کے بعد کیا پڑھے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ اَدْعُو بِهِنَّ فِي صَلٰوتِي قَالَ سَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِيهِ حَاجَتَكِ يَقُلْ نَعَمْ نَعَمْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور بولیں یا رسول اللہ مجھے چند کلمے سکھلا دیجیے میں اون کے وسیلے سے دعا کیا کروں نماز میں آپ نے فرمایا سبحان اللہ کہہ دس بار پھر الحمد للہ کہہ دس بار پھر

البتہ کہ پس بار بعد اوس کے دعا کرے اپنے مطلب سے اگر وہ فرماویگا ان ان دینی قبول کریگا دنیا یا آخرت میں یا
اللہ تعالیٰ بعد اسکے دعا اوپر دیا ہیں عن انس بن مالک قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا ورجل
قائم یصلی فلما رکع وسجد وتشہد دعا فقال فی دعائہ اللہم انی اسألک بان لک الحمد لا الہ
الا انت المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم انی اسألک فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ تدرون بما دعا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال والذی نفسی بیدہ
لقد دعا اللہ باسمہ العظیم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی ترجمہ انس ابن مالک سے روایت ہے میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھا تھا اور ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا جب وہ رکوع اور سجدے اور تشہد سے فارغ ہوا تو
دعا مانگنے لگا اور کہنے لگا اللہم انی اسألک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموات والارض
یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم انی اسألک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم جانتے
ہو اس نے کن کلموں سے دعا کی انہوں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا قسم اوس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری
جان ہے اس نے اللہ کو پکارا اوسکے اسم اعظم یعنی بڑے نام سے جب اللہ پکارا جاتا ہے اس نام سے تو قبول کرتا ہے اور جب کوئی مانگتا ہے
اوس سے یہ نام لیکر تو دیتا ہے عن محجن بن الادرع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد اذا رجل
قد قضی صلوتہ وہو یتشہد فقال اللہم انی اسألک یا اللہ بانک الواحد الاحد الصمد الذی لم
یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قد غفر لہ ثلاثا ترجمہ محجن بن ادرع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے
ایک شخص نماز پڑھکر تشہد میں بیٹھا تھا یوں کہنے لگا اللہم انی اسألک یا اللہ بانک الواحد الاحد الصمد الذی لم یلد ولم
یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم آپنے فرمایا تین بار بخشدیا گیا
عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی دعاء ادعو بہ
فی صلوتی قال قل اللہم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرة من
عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم ترجمہ امیر المومنین ابو بکر صدیق سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے ایک دعا سکھلائی جسکو میں نماز پڑھا کروں آپنے فرمایا کہ اللہم انی ظلمت نفسی ظلما
کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم
عن معاذ بن جبل قال اخذ بیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لاحبک یا معاذ فقلت
وانا احبک یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تدع ان تقول فی کل صلوة رب
اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا

ہاتھ پکڑا اور فرمایا میں تجھسے محبت رکھتا ہوں اے معاذ میں نے کہا میں آپ سے محبت رکھتا ہوں یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا تو بلا ناغہ ہر نماز میں کہا کر رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ التَّثَبُّتَ فِی الْاَمْرِ وَ
الْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْاَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْاَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا
وَاَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ ترجمہ شداد بن اوس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں فرماتے اللھم انی اسالک التثبت فی الامر اخیر تک یعنی یا اللہ میں تجھسے
مضبوطی چاہتا ہوں ہر کام میں (یعنے استقلال اور صبر) اور عزم بالجزم ہدایت پر اور مانگتا ہوں تجھسے شکر تیری نعمت
پر اور خوبی تیری عبادت کی اور چاہتا ہوں تجھسے سلامتی دل کی اور سچائی زبان کی اور مانگتا ہوں تجھسے بہتری ہر چیز کی
جسکو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں تیری برائی سے ہر چیز کی جسکو تو جانتا ہے اور بخشش چاہتا ہوں تیری اوس چیز سے
جسکو تو جانتا ہے (یعنی جو قصور مجھسے سرزد ہوا یا ہوئے) نوع اخر عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلّٰی بِنَا
عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ صَلٰوۃً فَاَوْجَزَ فِیْھَا فَقَالَ لَہٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ اَوْ اَوْجَزْتَ الصَّلٰوۃَ فَقَالَ اَمَّا
عَلٰی ذٰلِکَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِیْھَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُھُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَہٗ
رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ ھُوَ اُبَیٌّ غَیْرَ اَنَّہٗ کَنٰی عَنْ نَفْسِہٖ فَسَاَلَہٗ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَاَخْبَرَ بِہِ الْقَوْمَ اَللّٰھُمَّ
بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ
اَللّٰھُمَّ وَاَسْاَلُکَ خَشْیَتَکَ یَعْنِیْ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ وَاَسْاَلُکَ کَلِمَۃَ الْحَقِّ فِی الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُکَ
الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْاَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَاَسْاَلُکَ قُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُکَ الرِّضَاءَ بَعْدَ
الْقَضَاءِ وَاَسْاَلُکَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْاَلُکَ لَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِکَ فِیْ غَیْرِ
ضَرَّاءَ مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاۃً مُّھْتَدِیْنَ ایک طرح کی ترجمہ
عطا ابن السائب نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عمار بن یاسر رضہ نے نماز پڑھائی تو مختصر نماز پڑھائی بعضوں نے کہا تم نے نماز ہلکی یا مختصر پڑھی
اُنہوں نے کہا باوجود اسکے میں نے اوسمیں کئی دُعائیں پڑھیں جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جب وہ کھڑے ہوئے
تو ایک شخص اونکے پیچھے گئے (عطا نے کہا وہ میرے باپ تھے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا) اور وہ دعاؤں سے
پوچھی پھر لوٹ کر آئے اور لوگوں کو بتائی وہ دُعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اخیر تک یعنی یا اللہ میں
تجھسے دُعا کرتا ہوں تیرے علم غیب اور قدرت کے وسیلے سے جو تجھکو مخلوقات پر ہے جلا مجھکو جب تک میرے لیے زندگی تو بہتر جانے
اور مار ڈال مجھکو جب موت میرے لیے بہتر جانے یا اللہ میں مانگتا ہوں تیرا ڈر چھپے اور کھلے اور مانگتا ہوں تجھسے حکمت بھری ہوئی سچی
بات کو خوشی اور غصے میں اور مانگتا ہوں تجھسے میانہ روی کا درجہ محتاجی اور تونگری میں اور مانگتا ہوں تجھسے وہ نعمت کہ جو تمام نہ ہووے

اور اوس آنکھ کی ٹھنڈک کو جو ختم نہو اور مانگتا ہوں تجھسے رضامندی تیری فیصلے پر اور مانگتا ہوں تجھسے راحت اور آسایش بعد
موت کے اور مانگتا ہوں تجھسے لذت تیری منہ کو دیکھنے کی اور شوق تجھسے ملنے کا اور پناہ مانگتا ہوں تیری اوس مصیبت سے جسپر
صبر نہو سکے اور اوس فساد سے جو گمراہ کردیوے یا اللہ آراستہ کردے ہمکو ایمان کی آرایش سے اور بنادے ہمکو راہ دکھلانیوالے
دوسروں کو) اور راہ پائے ہوئے عن قیس بن عباد قال صلی عمار بن یاسر بالقوم صلوٰۃ اخفھا فکانھم
انکروھا فقال الم اتم الرکوع والسجود قالوا بلی قال اما انی دعوت فیھا بدعاء کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یدعو بہ اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق احینی ما علمت الحیوۃ خیرا لی و
توفنی اذا علمت الوفاۃ خیرا لی واسالک خشیتک فی الغیب والشھادۃ وکلمۃ الاخلاص فی الرضا
والغضب واسالک نعیما لا ینفد وقرۃ عین لا تنقطع واسالک الرضاء بالقضاء وبرد العیش بعد
الموت ولذۃ النظر الی وجھک والشوق الی لقائک واعوذبک من ضراء مضرۃ وفتنۃ مضلۃ
اللھم زینا بزینۃ الایمان واجعلنا ھداۃ مھتدین ترجمہ قیس بن عباد سے روایت ہے عمار بن یاسر نے لوگون
کے ساتھ نماز پڑھائی اور ہلکی پڑھائی تو اونہوں نے انکار کیا (اتنی ہلکی پڑھنے پر) عمار نے کہا کیا مین نے رکوع اور سجدے کو برابر نہین
ادا کیا انہون نے کہا کیون نہین عمار نے کہا مین نے تو نماز مین وہ دعا پڑھی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے
تھے اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق اخیر تک

التعوذ فی الصلوٰۃ نماز مین پناہ مانگنا

عن فروۃ بن نوفل قال قلت لعائشۃ حدثینی بشیء کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یدعو بہ فی صلاتہ قالت نعم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذبک
من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ فروہ بن نوفل سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے کہا مجھکو وہ دعا
بتلاؤ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین پڑھا کرتے تھے اونہوں نے کہا اچھا آپ یہ دعا پڑھتے تھے اللھم انی اعوذبک
من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری برائی سے اوس کام کے جو مین نے کیا ہے اور برائی سے
اوس کام کے جو مین نے نہین کیا ہے (یعنی ایسا بیہودہ کرنے لگون)

نوع آخر ایک اور طرح کی دعا مانگنا

عن عائشۃ قالت سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق
قالت عائشۃ فما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلوٰۃ بعد الا تعوذ من عذاب القبر
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قبر کے عذاب کو آپ نے فرمایا قبر کا عذاب سچ ہے
حضرت عائشہ نے کہا پھر جو نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی اوس مین قبر کے عذاب سے پناہ مانگی عن عائشۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو فی الصلوٰۃ اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر و
اعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذبک من فتنۃ المحیا والممات اللھم انی اعوذبک من المأثم

والمغرم فقال قائل ما اكثر ما تستعيذ من المغرم قال ان الرجل اذا غرم حدث فكذب ووعد
فاخلف ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے تھے اللهم اني اعوذ بك من
عذاب القبر اخیر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کے فساد سے جو کانا
ہوگا اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیری گناہ کے کام سے اور قرضداری سے ا
ایک شخص نے کہا کیا وجہ ہے جو آپ اکثر پناہ مانگتے ہیں قرضداری سے آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ کہنے لگتا ہے
اور وعدہ خلافی کرتا ہے دیس کو قرض لینا گناہ نہیں ہے مگر ذریعہ ہے گناہ ہونے کا اس لیے اوس سے پناہ مانگنا چاہیے +

عن ابی هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تشهد احدكم فليتعوذ من اربع
من عذاب جهنم وعذاب القبر وفتنة المحيا والممات ومن شر المسيح الدجال ثم يدعو لنفسه
بما بدا له ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھ چکے تو چار چیزوں
سے پناہ مانگے ایک جہنم کے عذاب سے دوسری قبر کے عذاب سے تیسری زندگی اور موت کے فتنے سے چوتھی دجال کے شر سے
پھر دعا کرے اپنے لیے جو مناسب معلوم ہو **نوع آخر من الذکر** ایک اور طرح کی دعا عن جابر ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يقول في صلوته بعد التشهد احسن الكلام كلام الله واحسن الهدى
هدى محمد صلى الله عليه وسلم كثيرا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تشہد
کے بعد فرماتے تھے احسن الکلام کلام اللہ واحسن الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا **تطفیف من الصلوۃ**
نماز کو گھٹانا عن حذيفة انه راى رجلا يصلي فطفف فقال له حذيفة منذ كم تصلي هذه
الصلوة قال منذ اربعين سنة قال ما صليت منذ اربعين سنة ولو مت وانت تصلي هذه
الصلوة لمت على غير فطرة محمد صلى الله عليه وسلم ثم قال ان الرجل ليخفف ويتم ويحسن
ترجمہ حذیفہ رض نے ایک شخص کو دیکھا جسنے نماز کو گھٹایا (یعنی اوس کے شرائط اور ارکان میں کمی کی) تو پوچھا کتنے دنوں سے
تو ایسی نماز پڑھتا ہے اوس نے کہا چالیس برس سے حذیفہ نے کہا تو نے چالیس برس سے نماز نہیں پڑھی اور جو تو مر جاوے گا
ایسی نماز پڑھتے ہوئے تو مر جاویگا کسی اور دین پر نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر پھر کہا کہ نماز کو ہلکا کرتے ہیں لیکن اوس کے
شرائط اور ارکان کو پورا اچھی طرح ادا کرتے ہیں **ف** نماز میں ایک تخفیف ہے وہ یہ کہ رکوع اور سجود اور قیام کو اچھی طرح
ادا کرے لیکن بجائے لمبی سورتوں کے مختصر سورتیں پڑھے اسمیں کچھ قباحت نہیں اور ایک تطفیف ہے یعنی رکوع اور سجود اور
قیام کو قدر سے کم کرنا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح نہ ٹھہرنا اسی طرح رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہونا یہ
چوری ہے نماز میں اور بالکل منع ہے اور مذموم ہے **اقل ما یجزی به الصلوۃ** نماز کے لیے کم سے کم کیا شرائط
ہیں عن علي بن يحيى عن عم له بدري انه حدثه ان رجلا دخل المسجد فصلى ورسول الله صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَنَحْنُ لَا نَشْعُرُ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ
فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا
فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ جَهَدْتُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ تُرِيدُ الصَّلَوٰةَ
فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى
تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا
ثُمَّ ارْفَعْ ثُمَّ افْعَلْ كَذَٰلِكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ صَلَوٰتِكَ ترجمہ علی بن حجر سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں
نے اپنے چچا سے جو بدری تھے (یعنی جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے) انہوں نے بیان کیا کہ ایک
شخص مسجد میں آیا اور اس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھ رہے تھے لیکن ہم نہیں جانتے تھے جب وہ نماز
سے فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا آپنے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ لوٹ گیا اور پھر
نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی اسی طرح دو یا تین بار فرمایا وہ
شخص بولا یا رسول اللہ قسم اس کی جسنے آپکو عزت دی (یعنی اللہ جل جلالہ کی) میں تھک گیا اب مجھے بتلا دیجئے (کیونکر نماز
پڑھوں) آپنے فرمایا جب تو نماز پڑھنے کو کھڑا ہو تو پہلے اچھی طرح وضو کر (یعنی تمامی شرائط اور ارکان کا خیال رکھ) پھر قبلہ کیطرف
منہ کر اور تکبیر کہہ پھر قرآن شریف پڑھ (یعنی سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ) پھر رکوع کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو جا
پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ اطمینان سے بیٹھ پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا پھر اسیطرح کیا کر ساری
نماز میں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان یعنی سجدہ اور رکوع اور قیام اور قعود کو اچھی طرح اطمینان سے ادا کرنا نماز
میں فرض ہے بغیر اسکی نماز درست نہیں ہوتی دلیل اسکی یہ ہے کہ آپنے اوس سے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی عَنْ
عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ فِي صَلَوٰتِهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ ارْجِعْ
فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ
لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى كَانَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَقَالَ وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ
لَقَدْ جَهَدْتُ وَحَرَصْتُ فَأَرِنِي وَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ
الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ
سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ فَإِذَا أَتْمَمْتَ صَلَوٰتَكَ عَلَى
هَٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هَٰذَا فَإِنَّمَا تَنْتَقِصُهُ مِنْ صَلَوٰتِكَ ترجمہ علی بن یحیی بن خلاد بن رافع

مالک انصاری سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے اونہوں نے سنا اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے جو بدری تھے
کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور اوس نے دو رکعتیں پڑھین
پھر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ اوسکو دیکھ رہے تھے جب وہ نماز پڑھ رہا تھا آپ نے سلام کا جواب
دیا پھر فرمایا جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہین پڑھی وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی پھر آیا اور آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا جا نماز
پڑھ تو نے نماز نہین پڑھی جب تیسری یا چوتھی مرتبہ ایسا ہی ہوا تو اوس نے عرض کیا قسم اوس شخص کی جسنے آپ پر کتاب
اوتاری مین تہک گیا اور مجھ کو حرص ہے تو آپ بتلا دیجئے اور سکہلا دیجئے آپ نے فرمایا جب تو نماز پڑھنے کا قصد کرے تو اچھی طرح
وضو کر پھر قبلہ کیطرف منہ کر اور تکبیر کہہ پھر قرآن پڑھ پھر رکوع کر اچھی طرح اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ سیدہا کھڑا
ہو جا پھر سجدہ کر اور اطمینان سے پھر سر اوٹھا اور اطمینان سے بیٹھ پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا اگر تو نے اسطرح سے
نماز کو تمام کیا تو تیری نماز پوری ہو گئی اور جو تو نے اسمین سے گھٹایا تو اپنی نماز مین سے گھٹایا

باب السلام

سلام کا بیان عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ
وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَدْعُو ثُمَّ
يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے مین نے عرض کیا اے ام المومنین یعنی عائشہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا وتر بتلاؤ اونہوں نے کہا ہم آپ کے لیے سامان رکھتی تھی یعنی مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے پھر جب
اللہ چاہتا تہا آپکو اوٹھاتا رات کو آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور آٹھ رکعتین پڑھتے اور نہ بیٹھتے اون مین مگر آٹھوین رکعت
کے بعد پھر بیٹھتے اور اللہ کی یاد کرتے اور دعا کرتے پھر سلام پھیرتے اتنی آواز سے کہ ہم کو سنائی دیتا عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي
وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنے اور بائین طرف سلام پھیرتے تھے عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ ترجمہ سعد سے روایت ہے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تھا داہنی اور بائین طرف سے یہانتک کہ آپکے گال کی سفیدی معلوم ہوتی (یعنی سلام پھیرتے)

باب موضع اليدين عند السلام

جب سلام پھیرے تو دونون ہاتھ کہان رکھے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا
إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَأَشَارَ مِسْعَرٌ بِيَدِهِ
عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَرْمُونَ بِأَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمْسِ أَمَا يَكْفِي
أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے
ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم السلام علیکم مسعر نے کہا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا

کہ ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے داہنے اور بائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا اپنے ہاتھ اس طرح پھینکتے ہیں گویا شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں ہے کہ اپنا ہاتھ ران پر رکھ دیوے اور زبان سے اپنے بھائی کو داہنے اور بائیں سلام کرے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تکبیر کہتے تھے جھکتے اور اٹھتے اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے اور سلام پھیرتے تھے داہنے اور بائیں طرف کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی اور میں نے ابوبکر اور عمر کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا

عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ ثُمَّ يَقُولُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَمِينِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ يَسَارِهِ ترجمہ واسع بن حبان سے روایت ہے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو عبداللہ نے کہا آپ اللہ اکبر کہتے جب جھکتے اور اللہ اکبر کہتے جب اٹھتے پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے داہنی طرف اور بائیں طرف السلام علیکم

كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الشِّمَالِ بائیں طرف سلام میں کیا کہے

عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَخْبِرْنِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَتْ قَالَ فَذَكَرَ التَّكْبِيرَ وَذَكَرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَمِينِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ يَسَارِهِ ترجمہ واسع بن حبان سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پوچھی کس طرح تھی انہوں نے بیان کیا تکبیر کا اور بیان کیا کہ آپ داہنی طرف فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ خَدِّهِ عَنْ يَمِينِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ داہنی طرف فرماتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف اس طرح سلام پھیرتے تھے کہ آپ کے گال کی سفیدی نظر آتی اسی طرح بائیں طرف پھیرتے تھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ مِنْ هٰهُنَا وَبَيَاضُ خَدِّهِ مِنْ هٰهُنَا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے

اور کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ کے گال کی سفیدی ادہر سے اور ادہر سے نظر آتی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّہِ الْاَیْمَنِ وَعَنْ یَّسَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ حَتّٰی یُرٰی
بَیَاضُ خَدِّہِ الْاَیْسَرِ۔ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سلام پھیرتے
تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ داہنی رخسار کی سفیدی نظر آتی پھر بائیں طرف سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ
یہاں تک کہ بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی

اَلسَّلَامُ بِالْیَدَیْنِ ہاتھوں سے اشارہ کرنا سلام کے وقت

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنَّا اِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِاَیْدِیْنَا
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَاْنُکُمْ
تُشِیْرُوْنَ بِاَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْتَفِتْ اِلٰی صَاحِبِہٖ وَلَا یُوْمِیْ
بِیَدِہٖ۔ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو ہم جب سلام پھیرتے
ہاتھوں کو اوٹھاتے اور کہتے السلام علیکم السلام علیکم آپ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا اپنے ہاتھوں سے اشارہ
کرتے ہو گویا وہ دمیں ہیں شریر گھوڑوں کی جب تم میں سے کوئی نماز کا سلام کرے تو اپنے پاس والے کی طرف دیکھے لیکن
ہاتھ سے اشارہ نہ کرے

سَلَامُ الْمَاْمُوْمِ حِیْنَ یُسَلِّمُ الْاِمَامُ جب امام سلام کرے اوسی وقت مقتدی سلام کرے

عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ کُنْتُ اُصَلِّیْ بِقَوْمِیْ بَنِیْ سَالِمٍ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ اِنِّیْ قَدْ اَنْکَرْتُ بَصَرِیْ وَاِنَّ السُّیُوْلَ تَحُوْلُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ مَسْجِدِ قَوْمِیْ فَلَوَدِدْتُّ اَنَّکَ جِئْتَ
فَصَلَّیْتَ فِیْ بَیْتِیْ مَکَانًا اَتَّخِذُہٗ مَسْجِدًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَغَدَا
عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ مَّعَہٗ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّھَارُ فَاسْتَاْذَنَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَہٗ فَلَمْ یَجْلِسْ حَتّٰی قَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَیْتِکَ فَاَشَرْتُ لَہٗ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ
اَحْبَبْتُ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْہِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَہٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِیْنَ
سَلَّمَ۔ ترجمہ عتبان بن مالک سے روایت ہے میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کیا کرتا تھا ایک بار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بینائی نے مجھے جواب دیا ہے اور راستے میں ندیاں نالے مجھکو روکتے ہیں میری
قوم کی مسجد میں جانے سے تو میں چاہتا ہوں آپ میرے گھر تشریف لاویں اور کسی جگہ نماز پڑھ دیجیے میں وہاں مسجد بنا لوں
آپ نے فرمایا انشاء اللہ آؤنگا صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو بکر صدیق آپ کے ساتھ تھے دن چڑھ
گیا تھا آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اجازت دی آپ بیٹھے نہیں اور فرمایا تم کہاں چاہتے ہو اپنے گھر میں کہ میں نماز
پڑھوں میں نے ایک جگہ بتلائی جہاں میں چاہتا تھا آپ کا نماز پڑھنا آپ کھڑے ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپنے

نماز ادا کی پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ ہی سلام پھیرا **السجود بعد الفراغ من الصلوٰة**
نماز سے فارغ ہو کر سجدہ کرنا عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فيما بين أن
يفرغ من صلاة العشاء إلى الفجر إحدى عشرة ركعة ويوتر بواحدة ويسجد سجدة قدر ما يقرأ أحدكم
خمسين آية قبل أن يرفع رأسه وبعضهم يزيد على بعض في الحديث مختصر ترجمہ حضرت عائشہ
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا سے فراغت کے بعد فجر ہونے تک گیارہ رکعت پڑھتے اور ان میں سے ایک رکعت وتر کی
ہوتی اور سجدہ کرتے جتنی دیر تک تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھ سکے سر اٹھانے سے پہلے اور تم میں سے ایک کا دوسرے سے زیادہ حدیث ہو
پڑھ سکتا ہے یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے **ف** مراد سجدہ سے یہ ہے کہ ہر ایک سجدہ اس نماز کا اتنا بڑا ہوتا یا ایک سجدہ
ان سجدوں میں اتنا بڑا ہوتا مگر مولف علیہ الرحمہ نے جو باب قایم کیا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سجدہ بعد نماز کے ہوتا پر اسکی تصریح
دوسری حدیثوں میں نہیں ملی **سجدتا السهو بعد السلام والكلام** سلام پھیرنے اور بات کرنے کے
بعد سجدہ سہو کرنا عن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم سلم ثم تكلم ثم سجد سجدتي السهو
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر کر باتیں کیں بعد اوس کے سہو کے سجدے کیے
السلام بعد سجدتي السهو سجدہ سہو کے بعد سلام پھیرنا عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
سجد سجدتي السهو وهو جالس ثم سلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے کیے
بیٹھے بیٹھے پھر سلام پھیرا عن عمران بن حصين أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى ثلاثا ثم سلم فقال
الخرباق إنك صليت ثلاثا فصلى بهم الركعة الباقية ثم سلم ثم سجد سجدتي السهو ثم سلم ترجمہ عمران
بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا خرباق نے (جسکو ذوالیدین کہتے تھے)
کہا یا رسول اللہ آپ نے تین رکعتیں پڑھیں آپ نے جو رکعت باقی تھی اوسکو پڑھا پھر دوسرے سجدے سہو کے کیے پھر سلام پھیرا **قعود**
الإمام بين التسليم والانصراف سلام پھیرنے کے بعد امام کتنی دیر بیٹھ رہے عن البراء بن عازب قال رمقت
رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلاته فوجدت قيامه وركعته فاعتداله بعد الركعة فسجدته
فجلسته بين السجدتين فسجدته فجلسته بين التسليم والانصراف قريبا من السواء ترجمہ براء بن عازب سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غور سے دیکھا تو آپ کا کھڑا ہونا نماز میں پھر رکوع کرنا پھر رکوع سے کھڑا ہونا
پھر سجدہ کرنا پھر سجدہ کر کے بیٹھنا پھر دوسرا سجدہ پھر سلام پھیر کے بیٹھنا سب قریب قریب برابر تھا یعنی ہر ایک دوسرے کے برابر
تھا عن أم سلمة أن النساء في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سلمن من الصلاة قمن
وثبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن صلى من الرجال ما شاء الله فإذا قام رسول الله
صلى الله عليه وسلم قام الرجال ترجمہ ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے

تین عورتیں نماز سے سلام پھیرتی ہی اوٹھ جاتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں ٹھیر رہتے اور مرد بھی سب ٹھیر رہتے
جبتک اللہ کو منظور ہوتا پھر جب آپ اوٹھتے تو مرد بھی اوٹھتے ف آپ اس قدر انتظار میں ٹھیر رہتے کہ عورتیں چلی جاویں اور ٹھیرنا
اس لیے کہ عورتوں کو مردوں کے ہجوم سے تکلیف نہو **الانحراف بعد التسلیم** سلام پھیرتے ہی دہنے جانا

عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلّٰی انْحَرَفَ
ترجمہ یزید بن الاسود سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی آپ نماز پڑھ چکے تو پھر گئے
ف کیونکہ سلام کے بعد بیٹھنا واجب نہیں ہے **التکبیر بعد تسلیم الامام** امام کے سلام
پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا کُنْتُ اَعْلَمُ انْقِضَاءَ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِالتَّکْبِیْرِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مجھکو جب معلوم ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے
جب تکبیر ہوتی **الامر بقراءۃ المعوذات بعد التسلیم من الصلوۃ** نماز کے بعد معوذات یعنی قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنا عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنْ اَقْرَاَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا
معوذات پڑھنے کا ہر نماز کے بعد **الاستغفار بعد التسلیم** سلام کے بعد استغفار پڑھنا عَنْ
ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا انْصَرَفَ
مِنْ صَلٰوتِہٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
ترجمہ ثوبان سے روایت ہے جو مولی (آزاد کیے ہوئے غلام) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے (یعنی استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ) پھر فرماتے اللھم انت السلام و
منک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام (یعنی اے اللہ تو سالم ہے ہر برائی اور عیب سے اور تیری طرف سے ہماری سلامتی ہے تو بڑی
برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے) عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَلَّمَ
قَالَ اللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے اللّٰھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا
الجلال والاکرام **الذکر بعد التسلیم** سلام کے بعد کیا ذکر جائز ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ
یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ اَھْلَ النِّعْمَۃِ وَالْفَضْلِ
وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے
وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ تا اخیر یعنی کوئی سچا معبود نہیں

سوا اللہ جل جلالہ کے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر بات پر توانا ہے نہیں بچاؤ
گناہوں سے اور نہ طاقت ہے عبادت کی مگر اسکی مدد سے ہم نہیں پوجتے کسیکو مگر اوسی کو اوسی کے لائق ہے نعمت اور فضل اور عمدہ
تعریف کے کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ ہم اوسی کے خاص اطاعت کرتے ہیں اگرچہ برا مانیں کافر

باب التهليل والذكر بعد التسليم

تہلیل اور ذکر سلام کے بعد عن أبي الزبير قال كان عبد الله بن الزبير يهلل
في دبر الصلوة يقول لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير
لا إله إلا الله ولا نعبد إلا إياه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا إله إلا الله مخلصين
له الدين ولو كره الكافرون ثم يقول ابن الزبير كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يهلل
بهن في دبر الصلوة ترجمہ ابو الزبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن الزبیر نماز کے بعد لا الہ الا اللہ سطرح کہتے تھے لا الہ الا
اللہ وحدہ لا شریک لہ اخیر تک اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہا کرتے تھے نماز کے بعد

نوع آخر من القول عند انقضاء الصلوة

ایک اور دعا نماز کے بعد عن وراد كاتب المغيرة بن شعبة يقول كتب
معاوية إلى المغيرة بن شعبة أخبرني بشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قضى الصلوة قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له له
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم لا مانع لما أعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع
ذا الجد منك الجد ترجمہ وراد سے روایت ہے جو منشی تھا مغیرہ بن شعبہ کا کہ معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا
مجھے بتلا دو دعا جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو انہوں نے کہا آپ جب نماز پڑھ چکتے تو فرماتے لا الہ الا اللہ
وحدہ اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی
کو تعریف زیبا دیتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ جو تو دیوے اوسکا کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسکو تو نہ دے وہی اوسکا
کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیرے نزدیک مالدار کو اوسکا مال بچا نہیں سکتا عن وراد كتب المغيرة إلى معاوية أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يقول دبر الصلوة إذا سلم لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك
وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم لا مانع لما أعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك
الجد ترجمہ وراد سے روایت ہے مغیرہ بن شعبہ نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے
نماز کے بعد تو فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک

كم مرة يقول ذلك

یعنی یہ دعا کتنی بار پڑھے عن وراد
كاتب المغيرة أن معاوية كتب إلى المغيرة أن اكتب إلي بحديث سمعته من رسول الله صلى الله
عليه وسلم فكتب إليه المغيرة إني سمعته يقول عند انصرافه من الصلوة لا إله إلا الله وحده
لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ثلث مرات ترجمہ وراد سے روایت ہے جو منشی

بن شعبہ کے منشی تھے کہ معاویہ نے مغیرہ کو لکھا میرے پاس وہ دعا لکھ بھیجو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی
ہو مغیرہ نے اونکا جواب لکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نماز پڑھ کر فرماتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تین بار عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ
اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰی تَکَلَّمَ بِکَلِمَاتٍ فَسَأَلَتْہُ عَائِشَۃُ عَنِ الْکَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تَکَلَّمَ بِخَیْرٍ
کَانَ طَابِعًا عَلَیْہِنَّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَاِنْ تَکَلَّمَ بِغَیْرِ ذٰلِکَ کَانَ کَفَّارَۃً لَّہٗ سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمْدِکَ
اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز
پڑھتے تو چند کلمے کہتے حضرت عائشہ نے آپ سے اون کلموں کو پوچھا حضرت عائشہ سے کہا اگر وہ نیک باتیں کرتا ہے تو یہ کلمے
قیامت تک مہر کی طرح اون پر قائم رہتے ہیں اور جو اور طرح کی باتیں کرے تو اون باتوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں وہ کلمات یہ ہیں سبحانک
اللہم وبحمدک استغفرک واتوب الیک نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّکْرِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ دیکہ اور طرح کی دعا بعد
سلام کے عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَیَّ امْرَاَۃٌ مِّنَ الْیَہُوْدِ فَقَالَتْ اِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ
فَقُلْتُ کَذَبْتِ فَقَالَتْ بَلٰی اِنَّا لَنَقْرِضُ مِنْہُ الْجِلْدَ وَالثَّوْبَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِلَی الصَّلٰوۃِ وَقَدِ ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ مَا ہٰذَا فَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَتْ فَمَا صَلّٰی بَعْدَ
یَوْمَئِذٍ صَلٰوۃً اِلَّا قَالَ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ایک عورت یہودی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ عذاب قبر کا پیشاب
لگنے سے ہوتا ہے میں نے کہا تو جھوٹ بولتی ہے اوس نے کہا نہیں سچ ہے ہمکو حکم ہے کہ اگر پیشاب کہاں کپڑے میں لگ جاوے
تو اوسکو کاٹ ڈالیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو نکلے ہم آواز سے باتیں کر رہے تہے آپ نے فرمایا کیا ہے میں نے بیان
کیا جو یہودی عورت نے کہا تہا آپ نے فرمایا وہ سچ کہتی ہے پہر اوس روز سے آپکو کوئی نماز نہیں پڑہی مگر بعد نماز کے فرمایا رب
جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اعذنی من حر النار وعذاب القبر اے پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے بچا
مجھکو جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ ایک اور طرح کی دعا عَنْ مَرْوَانَ اَنَّ کَعْبًا حَلَفَ لَہٗ بِاللّٰہِ
الَّذِیْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی اِنَّا لَنَجِدُ فِی التَّوْرٰیۃِ اَنَّ دَاوٗدَ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا انْصَرَفَ
مِنْ صَلٰوتِہٖ قَالَ اللّٰہُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِیْ عِصْمَۃً وَّاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْہَا
مَعَاشِیْ اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِّقْمَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ
لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ کَعْبٌ اَنَّ صُہَیْبًا
حَدَّثَہٗ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُہُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ ترجمہ مروان سے روایت
ہے کعب نے حلف کیا اون کے ساتھ قسم اوس اللہ کی جسنے چیر دیا دریا کو حضرت موسی علیہ السلام کے لیے ہم نے توراۃ میں لکھا پایا

کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِیْ عِصْمَةً آخر تک یعنی
یا اللہ درست کر دے دین میرا جس سے میرا بچاؤ ہے اور درست کر دے دنیا میری جس میں میری روزی ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے
غصے سے تیری رضامندی کی اور پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے تیرے
دینے کو کوئی روکنے والا نہیں ہے اور تیرے روکے کو کوئی دینے والا نہیں ہے اور مالدار کا مال تجھ سے کچھ کام نہ دیگا مروان نے کہا
مجھ سے کعب نے بیان کیا صہیب نے اون سے بیان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو ان کلمات
کو کہتے اَلتَّعَوُّذُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ نماز کے بعد پناہ مانگنا عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ کَانَ اَبِیْ
یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَکُنْتُ اَقُوْلُھُنَّ
فَقَالَ اَبِیْ اَیْ بُنَیَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ ھٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُھُنَّ
فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ ترجمہ مسلم بن ابی بکرہ سے روایت ہے میرے باپ نماز کے بعد کہتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُفْرِ
وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ میں بھی کہنے لگا میرے باپ نے پوچھا تو نے یہ کلمے کہاں سے سیکھے میں نے کہا تم سے انہوں نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو نماز کے بعد کہا کرتے تھے عَدَدُ التَّسْبِیْحِ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ سلام کے بعد کتنی تسبیح
کہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا یُحْصِیْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ
اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَھُمَا یَسِیْرٌ وَمَنْ یَعْمَلُ بِهِمَا قَلِیْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتُ
الْخَمْسُ یُسَبِّحُ اللّٰهَ اَحَدُکُمْ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ عَشْرًا وَیَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَیُکَبِّرُ عَشْرًا فَھِیَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ
عَلَی اللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِی الْمِیْزَانِ وَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُھُنَّ
بِیَدِهٖ وَاِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ اَوْ مَضْجَعِهٖ سَبَّحَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَحَمِدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَکَبَّرَ
اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ فَھِیَ مِائَةٌ عَلَی اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِی الْمِیْزَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَاَیُّکُمْ یَعْمَلُ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ اَلْفَیْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَیِّئَةٍ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ لَا یُحْصِیْهَا
فَقَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْتِیْ اَحَدَکُمْ وَھُوَ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَیَقُوْلُ اُذْکُرْ کَذَا اُذْکُرْ کَذَا وَیَاْتِیْهِ
عِنْدَ مَنَامِهٖ فَیُنِیْمُهٗ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں
ہیں کہ اگر مسلمان اختیار کرے تو جنت میں جاویگا اور وہ آسان ہیں لیکن عمل کرنیوالے اونپر تھوڑے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں تسبیح کرے ہر ایک تم سے ہر نماز کے بعد دس بار یعنی سبحان اللہ کہے اور دس بار الحمد للہ
کہے اور دس بار اللہ اکبر کہے تو سب ملا کر ڈیڑہ سو کلمے ہوئے زبان پر اور ایک ہزار پانسو ہوئے میزان پر اس لیے کہ ہر ایک
نیکی کے بدلے اللہ جل جلالہ دس نیکیاں لکھتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی انگلیوں پر ان
کلموں کو شمار کرتے اور جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر سونے کو جاوے تو تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور

چونتیس بار اللہ اکبر کہو تو یہ سو کلمے ہوئے زبان پر اور ہزار ہوئے میزان میں (اور یہ اسی طرح ملا کر ہر روز دو ہزار پانسو ہوئے میزان
میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کون تم میں کہ ہر روز دو ہزار پانسو گناہ کر سکتا ہے کیونکہ جب اتنے گناہ ہر روز کرے
تب البتہ گناہ اوسکی نیکیوں سے بڑھ سکتے ہیں نہیں تو نیکیاں ہی بڑھتی رہیں گی) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان
دو خصلتوں کا اختیار کرنا بڑا مشکل کیا ہے آپ نے فرمایا شیطان نماز میں آتا ہے اور کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں مقصد یاد
کر (یعنی بھلا دیتا ہے ان کلموں کا کہنا) اسیطرح سوتے وقت آتا ہے اور سلا دیتا ہے اور یہ کلمے نہیں کہنے دیتا۔ نَوْعٌ اٰخَرُ
مِنْ عَدَدِ التَّسْبِیْحِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ
يُسَبِّحُ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيَحْمَدُهُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُكَبِّرُهُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ ترجمہ کعب
بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کئی لفظ ہیں نماز کے بعد کہنے کی جنکا کہنے والا نا امید اور محروم نہیں
ہو سکتا سبحان اللہ تینتیس بار ہر نماز کے بعد اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اُمِرُوْا اَنْ يُّسَبِّحُوْا
دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيَحْمَدُوْا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاُتِيَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ
فَقِيْلَ اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدُوْا
ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ
فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اجْعَلُوْهَا كَذٰلِكَ ترجمہ زید بن ثابت سے
روایت ہے صحابہ کرام کو حکم ہوا ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ کہنے کا اور ۳۳ بار الحمد للہ کہنے کا اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا
ایک شخص انصاری آیا اور بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو حکم کیا ہے ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ کہنے کا
اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا اونہوں نے کہا ہاں اوس شخص نے کہا تو تم پچیس پچیس بار ہر ایک کلمے کو کہو اور
۲۵ بار لا الہ الا اللہ کہو صبح کو اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو۔ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا رَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ قِيْلَ لَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمَرَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَمَرَنَا اَنْ نُّسَبِّحَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ مِائَةٌ قَالَ
سَبِّحُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاحْمَدُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَكَبِّرُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَهَلِّلُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ
فَتِلْكَ مِائَةٌ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْعَلُوْا
كَمَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے خواب میں دیکھا اوس سے کسی نے پوچھا تم کو تمہارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم کیا ہے اونہوں نے کہا ہم کو حکم کیا ہے ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر
کہنے کا سب سو بار ہوئے اوس نے کہا ۲۵ بار سبحان اللہ کہو اور ۲۵ بار الحمد للہ کہو اور ۲۵ بار اللہ اکبر کہو اور ۲۵ بار لا الہ الا اللہ کہو
صبح کو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا آپ نے صحابہ سے فرمایا ایسا ہی کرو جیسا اس انصاری نے

بیان کیا معلوم ہوا دخواب میں جانا اور اللہ جل جلالہ کی طرف سے تعلیم تھی) **نوع آخر من عدد التسبیح** ایک اور طرح کی
تسبیح **عن** جویریة بنت الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہا وھی فی المسجد تدعو ثم مر بھا
قریبا من نصف النھار فقال لھا ما زلت علی حالک قالت نعم قال الا اعلمک کلمات تقولینھا سبحان
اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ
رضی نفسہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ زنة عرشہ سبحان اللہ زنة عرشہ سبحان اللہ زنة
عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ ترجمہ جویریہ
بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون پر سے گزرے دیکھا تو وہ مسجد میں بیٹھی ہوئے دعا کرتے میں پھر دوپہر
کو ادھر گئے اون سے فرمایا کیا تم اب تک اوسی حال میں ہو انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا میں تم کو چند کلمے بتاتا ہوں اون کو کہا
کرو سبحان اللہ عدد خلقہ ۳ بار سبحان اللہ رضی نفسہ تین بار سبحان اللہ زنة عرشہ تین بار سبحان اللہ
مداد کلماتہ تین بار **عن** ابن عباس قال جاء الفقراء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا
رسول اللہ ان الاغنیاء یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ولھم اموال یتصدقون وینفقون
ویعتقون قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم فقولوا سبحان اللہ ثلثا وثلثین والحمد للہ ثلثا
وثلثین واللہ اکبر ثلثا وثلثین ولا الہ الا اللہ عشرا فانکم تدرکون بذلک من سبقکم و
تسبقون من بعدکم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فقیر محتاج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور
عرض کیا یا رسول اللہ مالدار لوگ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں پھر اونکو پاس مال ہے اوس کو
صدقہ دیتے ہیں اور اوس سے بردے خرید کر آزاد کرتے ہیں (ہم کسطرح اونکی برابری کریں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۳ بار اور لا الہ الا اللہ دس بار کہا کرو تم برابر ہو جاؤ گے
اون لوگون سے جو تم سے آگے ہیں (درجون میں) اور بڑھ جاؤ گے اون سے جو تمہارے بعد ہیں **نوع آخر** ایک اور طرح کی
تسبیح **عن** ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح فی دبر صلوة الغداة مائة تسبیحة
وھلل مائة تھلیلة غفرلہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز کے بعد سو بار سبحان اللہ کہے اور سو بار لا الہ الا اللہ کہے اوس کے گناہ بخشدیے
جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین کے برابر ہوں **عقد التسبیح** تسبیح کا شمار کرنا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال
رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد التسبیح ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو تسبیح گنتے دیکھا (انگلیوں پر) **ترک مسح الجبھة بعد التسلیم** سلام کے بعد منہ نہ پونچھنا
عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی العشر الذی فی وسط

الشهر فإذا كان من حين تمضي عشرون ليلة ويستقبل إحدى وعشرين يرجع إلى مسكنه ويرجع من كان يجاور معه ثم إنه أقام في شهر جاور فيه تلك الليلة التي كان يرجع فيها فخطب الناس فأمرهم بما شاء الله ثم قال إني كنت أجاور هذه العشر ثم بدا لي أن أجاور هذه العشر الأواخر فمن كان اعتكف معي فليبت في معتكفه وقد رأيت هذه الليلة فأنسيتها فالتمسوها في العشر الأواخر في كل وتر وقد رأيتني أسجد في ماء وطين قال أبو سعيد مطرنا ليلة إحدى وعشرين فوكف المسجد في مصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظرت إليه وقد انصرف من صلاة الصبح ووجهه مبتل من ماء وطين ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے رمضان کے بیچ کے دہے میں جب بیسویں رات گذر جاتی اور اکیسویں رات آتی تو آپ گھر میں چلے آتے اور جو لوگ آپکے ساتھ اعتکاف کرتے وہ بھی اپنے گھروں کو لوٹ جاتے پھر ایک مہینے میں آپ جس رات کو لوٹ آتے ٹھہر رہے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اور جو اللہ کو منظور رہا اوس کا لوگوں کو حکم دیا پھر فرمایا میں اعتکاف کیا کرتا تھا اس دہے میں اب مجھے بہتر معلوم ہوا اخیر دہے میں اعتکاف کرنا تو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ اپنی جگہ میں جا رہے اور میں نے اس رات کو یعنی شب قدر کو دیکھا پھر میں بہول گیا اب تم اوس کو اخیر دہے میں ڈہونڈہو ہر طاق میں اور میں نے دیکھا کہ اوس رات کو میں سجدہ کرتا ہوں کیچڑ میں۔ ابو سعید نے کہا اکیسویں رات کو پانی پڑا اور جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز پڑہا کرتے تھے وہیں پانی ٹپکا میں نے آپکو دیکھا آپ صبح کی نماز پڑھ چکے تھے اور آپکا منہ تر تہا پانی اور مٹی سے اور آپ نے منہ کو نہ پونچھا اور یہی مقصود ہے اس باب میں لیا۔

قعود الإمام في مصلاه بعد التسليم سلام کے بعد امام کا بیٹھنا جہاں پر نماز پڑھی ہو عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى الفجر قعد في مصلاه حتى تطلع الشمس ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھتے تو نماز کی جگہ بیٹھے رہتے آفتاب نکلنے تک۔ عن سماك بن حرب قال قلت لجابر بن سمرة كنت تجالس رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى الفجر جلس في مصلاه حتى تطلع الشمس فيتحدث أصحابه يذكرون حديث الجاهلية وينشدون الشعر ويضحكون ويتبسم ترجمہ سماک بن حرب سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھا کرتے تھے اونہوں نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھتے تو اوسی جگہ بیٹھے رہتے آفتاب نکلنے تک پھر آپکے صحابہ باتیں کرتے جاہلیت کے زمانے میں ذکر کرتے اور شعر پڑھتے اور ہنستے اور آپ تبسم فرماتے

باب الانصراف من الصلاة نماز سے فارغ ہو کر کس طرف جائے

عن السدي قال سألت أنس بن مالك كيف أنصرف إذا صليت عن يميني أو عن يساري قال أما أنا فأكثر ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينصرف عن يمينه ترجمہ سدی سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا جب میں نماز پڑھ چکوں تو کدھر کی طرف

اوٹھ کر چلوں اپنی طرف یا بائیں طرف اونہوں نے کہا میں نے تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف جاتے دیکھا ہے

عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَجْعَلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهٖ جُزْءًا يَرٰى اَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ اَنْ لَا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ انْصِرَافِهٖ عَنْ يَسَارِهٖ ترجمہ اسود سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کوئی تم میں سے اپنے اوپر شیطان کا ایک حصہ نکالے یعنی جو بات شرع میں جائز ہے اسی کو ضروری سمجھے یہ سمجھ کر جب نماز سے فارغ ہو تو داہنی طرف اوٹھ کر چلے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اکثر آپ بائیں طرف اوٹھ کر جاتے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَيُصَلِّيْ حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا وَيَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پانی پیتے ہوئے کھڑے اور بیٹھے اور نماز پڑھتے ہوئے جوتے سمیت اور ننگے پاؤں اور نماز کے بعد داہنے اور بائیں طرف اوٹھتے ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہ سب باتیں درست ہیں اب اگر کوئی ان میں سے کسی بات کو لازم یا ضرور جانے مثلاً نماز جوتی اتار کر ضرور جانے تو یہ شیطان کی تقلید ہے

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِيْ يَنْصَرِفُ فِيْهِ النِّسَاءُ مِنَ الصَّلٰوةِ عورتیں نماز سے کس وقت فارغ ہو جاویں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَكَانَ اِذَا سَلَّمَ انْصَرَفْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ فَلَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھتیں پھر آپ جب سلام پھیرتے تو لوٹ کر چلی آتیں چادریں لپیٹے ہوئے پہچانی نہ جاتیں اندھیرے سے (معلوم ہوا عورتوں کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی چلی جاویں) تاکہ مردوں کے ہجوم کی وجہ سے اونکو تکلیف نہ ہو

بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْاِمَامِ بِالْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ امام سے جلدی کرنا اوٹھنے میں منع ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تُبَادِرُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قُلْنَا مَا رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہارا امام ہوں تم مت جلدی کرو مجھ سے رکوع اور سجدہ اور قیام میں اور نماز سے فارغ ہو کر اوٹھنے میں کیونکہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں پھر فرمایا قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم دیکھو جو میں نے دیکھا تو بہت کم ہنسو اور روو بہت ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا آپ نے فرمایا میں نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا

بَابُ مَنْ صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ جو شخص امام کے ساتھ نماز میں شریک رہے اوسکے اوٹھنے تک تو کتنا ثواب پاویگا

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِّنْ ثُلُثِ

اللَّيْلِ ثُمَّ كَانَتْ سَادِسَةٌ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرٌ مِنَ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ
ثُمَّ كَانَتِ الرَّابِعَةُ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ أَرْسَلَ إِلَى بَنَاتِهِ وَنِسَائِهِ وَحَشَدَ النَّاسَ فَقَامَ ١
بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ قَالَ دَاوُدُ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ ٢
السُّحُورُ۔ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے آپ نے تراویح نہیں پڑھائی یہانتک کہ سات راتیں رہ گئیں اسوقت آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چھبیسویں کو نہیں کھڑے ہوئے پھر پچیسویں رات کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ زیادہ کھڑے ہوتے آپ نے فرمایا جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھے اوس کے فارغ ہونے تک تو اوسکو ساری رات کھڑے رہنے کا ثواب ملیگا پھر چوبیسویں رات کو آپ نہیں کھڑے ہوئے پھر جب تین راتیں رہ گئیں یعنی ستائیسویں شب کو کہلا بھیجا آپ نے اپنی بیٹیوں اور جوروں کو اور تمام لوگوں کی جماعتوں کو اور کھڑے ہوئے آپ یہانتک کہ ڈر ہے ہم فلاح کے جاتے رہنے سے پھر باقی راتوں میں آپ کھڑے نہیں ہوئے داؤد بن ابی ہند نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے ولید سے پوچھا فلاح کیا ہے انہوں نے کہا سحری

باب الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ فِي تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ امام کو لوگوں کی گردنیں پھاندکر جانا درست ہے عَنْ عُقْبَةَ
بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ يَتَخَطَّى رِقَابَ
النَّاسِ سَرِيعًا حَتَّى تَعَجَّبَ النَّاسُ لِسُرْعَتِهِ فَتَبِعَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَدَخَلَ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ
إِنِّي ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الْعَصْرِ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَبِيتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ
ترجمہ عقبہ بن حارث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی مدینہ میں آپ نماز سے فارغ ہوکر چلے لوگوں کی گردنیں پھاندتے ہوئے جلدی سے یہانتک کہ لوگوں نے تعجب کیا آپ کی جلدی پر آپ کے ساتھ بعض صحابہ بھی ہو لیے آپ اپنی ایک بی بی کے پاس تشریف لیگئے پھر نکلے اور فرمایا مجھے عصر کی نماز میں خیال آیا ایک ڈلی کا سونے کا تھا یا چاندی کا تو میں نے برا سمجھا رات کو اوسکا رہنا اپنے پاس اسلیے میں نے حکم کیا اوسکی بانٹنے کا ف امام کے سوا اور لوگوں کو یہہ حکم ہے کہ وہ جب مسجد میں آویں تو جہاں جگہہ پاویں بیٹھہ جاویں لوگوں کی گردنیں پھاندکر خواہ مخواہ آگے جانا منع ہے لیکن امام کو اجازت ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے ذرا بھی رغبت نہ تھی بلکہ بڑی نفرت تھی اپنی ایک رات بھی اوس ڈلی کا اپنے پاس رہنا گوارا نہ کیا اور فی الفور محتاجوں کو تقسیم کر دیا یہہ اخلاق پیغمبروں کے سوا اور لوگوں میں بہت کم ہوتی ہیں

باب إِذَا قِيلَ لِلرَّجُلِ هَلْ صَلَّيْتَ هَلْ يَقُولُ لَا جب کسی شخص سے پوچھا جاوے تو نماز پڑھ چکا وہ کہہ سکتا ہے میں نے نہیں پڑھی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ
الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كِدْتُ

اَنْ اُصَلِّیَ الْعَصْرَ حَتّٰی کَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ مَا صَلَّیْتُہَا فَنَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوۃِ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّی الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَہَا الْمَغْرِبَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت عمر نے جنگ خندق کو جب آفتاب ڈوب گیا کافروں کو برا کہنا شروع کیا اور کہا یا رسول اللہ میں نماز نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے کو تھا آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں نے تو اب تک نہیں پڑھی پھر ہم اوترے آپ کے ساتھ بطحان میں اور وضو کیا آپ نے نماز کے لیے ہم نے بھی وضو کیا پھر آپ نے عصر کی نماز پڑھی آفتاب ڈوبنے کے بعد پھر مغرب کی نماز پڑھی آخر کتاب التشہد والسلام والسہو تمام ہوئی کتاب تشہد اور سلام اور سہو کی

کِتَابُ الْجُمُعَۃِ

کتاب جمعہ کے بیان میں

اِیْجَابُ الْجُمُعَۃِ جمعہ کا واجب ہونا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ بَیْدَ اَنَّہُمْ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاہُ مِنْ بَعْدِہِمْ وَہٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ کَتَبَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْہِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِیْہِ فَہَدَانَا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ یَعْنِیْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَالنَّاسُ لَنَا فِیْہِ تَبَعٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیچھے آئے ہیں دنیا میں لیکن پہلے ہونگے قیامت میں (یہود اور نصاریٰ سے درجہ اور مرتبہ میں) صرف اتنی بات ہے کہ ان کو ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہم کو بعد ملی یہ وہ دن ہے (یعنی جمعہ کا دن) کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن ان پر عبادت فرض کی تھی مگر انہوں نے اختلاف کیا اس میں یہود نے ہفتہ کا دن تجویز کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا) اور اللہ نے ہم کو ہدایت کر دی اس دن کی اور لوگ تابع ہیں ہمارے اس لیے کہ جملہ ابتدائی اقرار کا دن ہے **اَلْیَہُوْدُ غَدًا** وَالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ یہود ایک دن ہمارے بعد ہیں اور نصاریٰ ہمارے دو دن بعد ہیں

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَضَلَّ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْجُمُعَۃِ مَنْ کَانَ قَبْلَنَا وَکَانَ لِلْیَہُوْدِ یَوْمُ السَّبْتِ وَکَانَ لِلنَّصَارٰی یَوْمُ الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَا فَہَدَانَا لِیَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَجَعَلَ الْجُمُعَۃَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَکَذٰلِکَ ہُمْ لَنَا تَبَعٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَہْلِ الدُّنْیَا وَالْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الْمَقْضِیُّ لَہُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گمراہ کر دیا اللہ نے اگلے لوگوں کو جمعہ سے تو یہودیوں نے ہفتہ کا دن مقرر کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن تجویز کیا پھر اللہ نے ہم لوگوں کو پیدا کیا تو جمعہ کا دن بتلایا اب پہلے جمعہ ہوا پھر ہفتہ پھر اتوار تو یہود اور نصاریٰ ہمارے تابع ہوں گے قیامت کے روز اور ہم لوگ دنیا والوں میں پیچھے ہیں لیکن قیامت کے روز سب سے پہلے ہوں گے یعنی سب مخلوقات سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا **اَلتَّشْدِیْدُ** فِی التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَۃِ جمعہ کو ترک کرنے کی برائی عَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضَّمْرِیِّ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَکَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَہَاوُنًا بِہَا طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ ترجمہ ابو الجعد ضمیری سے روایت ہے جو

صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چھوڑ دیوے تین جمعے سستی سے اللہ تعالی مہر کر دیگا اوس کے دل پر
ف یعنی بند کر دیگا اوس کے دل کو خیر اور ہدایت کے قبول کرنے سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَلَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ترجمہ ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اپنے منبر کی لکڑیوں پر لوگوں کو باز آنا چاہیے جمعہ چھوڑنے سے نہیں تو اللہ اون کے دلوں پر مہر کر دیگا پھر ہو جاوینگے
غافلوں میں سے عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَوَاحُ
الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے کو جانا واجب
ہے ہر بالغ مرد پر **بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ** جو شخص جمعے کو بغیر عذر کے ترک کرے اوسکا کفارہ
کیا ہے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ
فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص جمعے کو بغیر عذر کے ترک کرے تو ایک دینار صدقہ دیوے اگر ایک دینار نہ ملے تو آدھا دینار دیوے **بَابُ
ذِكْرِ فَضْلِ الْجُمُعَةِ** جمعے کی فضیلت کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ
يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دن جسمیں آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہے اوسی دن آدم علیہ السلام
پیدا ہوئے اوسی دن جنت میں پہنچائے گئے اوسی دن جنت سے نکالے گئے **اِكْثَارُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ** جمعے کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود بھیجنا عَنْ اَوْسِ بْنِ
اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ اَيْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنوں میں تمہارے افضل دن جمعے کا ہے اوسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اوسی دن اونکی
روح قبض ہوئی اور اوسی دن صور پھونکا جاویگا اور لوگ بیہوش ہو جاوینگے تو اوس دن بہت درود بھیجو مجھپر کیونکہ تم
جو درود بھیجو گے وہ میرے سامنے لائی جاویگی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر ہماری درود آپ پر پیش کیجاویگی حالانکہ
آپ گل جاوینگے یعنی قبر میں آپنے فرمایا اللہ عز وجل نے حرام کیا ہے زمین پر انبیا کے بدنوں کو یعنی زمین اونکو نہیں کھا سکتی
میں قبر میں زندہ ہونگا **بَابُ الْاَمْرِ بِالسِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ** جمعے کے دن مسواک کرنیکا حکم عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الغسل يوم الجمعة على كل محتلم والسواك ويمس من الطيب
ما قدر عليه إلا أن بكيرا لم يذكر عبد الرحمن وقال في الطيب ولو من طيب المرأة ترجمہ ابو سعید سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا غسل ہر بالغ پر ہے (مرد ہو یا عورت) اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا
مقدور کے موافق ایک روایت میں ہے اگرچہ عورت کی خوشبو ہو یعنی جسمیں رنگ ہو اور بہتر مردوں کی خوشبو ہے
جسمیں رنگ نہو جیسے عطر اور مشک اور گلاب وغیرہ

ایجاب الغسل یوم الجمعة جمعہ کا غسل واجب ہے

عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا جاء أحدكم الجمعة فليغتسل ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ میں آوے تو غسل کر کر آوے

باب الأمر بالغسل یوم الجمعة جمعہ کے دن غسل کرنیکا حکم

عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے ہر بالغ پر عن جابر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم على كل رجل مسلم في كل سبعة أيام غسل يوم وهو يوم الجمعة ترجمہ جابر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر ہر سات دن میں ایک دن غسل کرنا ضرور ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے

باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة جمعہ کے دن اگر غسل نہ کرے تو کیا ہے

عن القاسم بن محمد
بن أبي بكر أنهم ذكروا غسل يوم الجمعة عند عائشة فقالت إنما كان الناس يسكنون العالية
فيحضرون الجمعة وبهم وسخ فإذا أصابهم الروح سطعت أرواحهم فيتأذى بها الناس فذكر
ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أولا تغتسلون ترجمہ قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت ہے لوگوں
نے ام المومنین عائشہ رض کے پاس جمعہ کے غسل کا ذکر کیا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ عالیہ میں
رہتے تھے (عالیہ وہ دیہات ہیں جو مدینہ سے قریب بلندی پر واقع ہیں) اور وہ جمعہ میں آتے میلے کچیلے تو جب ہوا چلتی تو
انکے بدن کی بوئیں اڑا کر لیجاتی اوسکی وجہ سے لوگونکو تکلیف ہوتی جب اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا آپ نے فرمایا
تم غسل کیوں نہیں کرتے عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ يوم الجمعة
فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل أفضل قال أبو عبد الرحمن الحسن عن سمرة كتابا ولم يسمع
الحسن من سمرة إلا حديث العقيقة والله تعالى أعلم ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص نے وضو کیا جمعہ کی روز تو اچھا کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔ امام نسائی نے کہا حسن نے سمرہ
سے اس حدیث کو سمرہ سے نقل کیا کتابت سے اسلیے کہ حسن نے سمرہ سے نہیں سنا مگر عقیقہ کی حدیث کو اور اللہ خوب جانتا ہے

فضل غسل يوم الجمعة جمعہ کے غسل کی فضیلت

عن أوس بن أوس عن النبي صلى الله عليه وسلم

دنا من غسل واغتسل وغدا وابتكر ودنا من الامام ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة صيامها
وقيامها ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نہلاوے جمعہ کو (اپنی عورت
یعنی اوس سے صحبت کرے) اور خود بھی نہاوے اور سویرے جاوے اور امام سے نزدیک بیٹھے اور بیہودہ نہ بکے تو اوسکو ہر قدم کے
بدلے ایک برس کے روزے اور عبادت کا ثواب ملیگا **باب الهيئة للجمعة** جمعہ کے لباس کیسا چاہیے **عن**
عبد الله بن عمر ان عمر بن الخطاب رای حلة فقال یا رسول الله لو اشتریت هذه فلبستها یوم الجمعة
وللوفود اذا قدموا علیك قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما یلبس هذه من لا خلاق له فی
الآخرة ثم جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم منها حلل فاعطی عمر منها حلة فقال عمر یا رسول
الله کسوتنیها وقد قلت فی حلة عطارد ما قلت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لم اکسکها
لتلبسها فکساها عمر اخا له مشرکا بمکة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک جوڑا کہ بکتا
تھا دیکھا (وہ ریشمی تھا جسکو عطارد بن حاجب بیچتا تھا) تو عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ اسکو خرید لیویں اور جمعہ کے دن
اور جس دن باہر کے لوگ آپ پاس آیا کریں آپ اسکو پہنا کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو وہ پہنیگا جسکو آخرت
میں کچھ حصہ نہیں ہے (وہاں کی نعمتوں میں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوسی قسم کے جوڑے آئے آپ نے انمیں سے
ایک جوڑا حضرت عمر کو دیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے یہ کپڑا پہناتے ہیں اور پہلے آپ نے عطارد کے جوڑے
میں کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا میں نے تجھے یہ جوڑا پہننے کو تھوڑا دیا ہے پھر حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو پہنا دیا جو
مشرک تھا مکہ میں **عن** ابی سعید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الغسل یوم الجمعة علی کل حالم
والسواك وان یمس من الطیب ما یقدر علیه ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جمعہ کا غسل واجب ہے ہر بالغ پر اسی طرح مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اپنے مقدور کے موافق **فضل المشی الی الجمعة**
جمعہ کو جانے کی فضیلت **عن** اوس بن اوس صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم من اغتسل یوم الجمعة وغسل وغدا وابتکر ومشی ولم یرکب ودنا
من الامام وانصت ولم یلغ کان له بکل خطوة عمل سنة ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے جو صحابی تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے دن اور غسل کرادے اپنی بی بی
کو اور سویرے چلے اور پیدل چلے سوار نہو اور امام سے نزدیک بیٹھے اور چپ رہے اور بیہودہ نہ بکے تو اوسکو ہر قدم پر ایک برس کی
عبادت کی **التبکیر الی الجمعة** جمعہ کو سویرے جانے کی فضیلت **عن** ابی هریرة ان النبی صلی الله
علیه وسلم قال اذا کان یوم الجمعة قعدت الملائکة علی ابواب المسجد فکتبوا من جاء الی الجمعة
فاذا خرج الامام طوت الملائکة الصحف قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم المهجر الی الجمعة

كَالْمُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي شَاةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي دَجَاجَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي
بَيْضَةً ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا روز ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے
پر بیٹھتے ہیں اور جو کوئی جمعہ کے لیئے آتا ہے اوسکا نام لکھتے ہیں پھر جب امام نکلتا ہے (خطبہ پڑھنے کو) تو فرشتے کتابیں لپیٹ دیتے ہیں
پھر فرمایا جو سب سے پہلے جمعہ کو آتا ہے وہ تو ایسا ہے جیسے کسی نے ایک اونٹ (مکہ میں) قربانی کے لیے بھیجا پھر جیسے کسی نے گائے
بھیجی پھر جیسے کسی نے بکری بھیجی پھر جیسے کسی نے بط بھیجی پھر جیسے کسی نے مرغی بھیجی پھر جیسے کسی نے انڈا بھیجا عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ
مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمُ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ فَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ
فَالْمُهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي كَبْشًا
حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَ وَالْبَيْضَةَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا
ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے لوگوں کو لکھتے ہیں جو پہلے آتا ہے اوسکو پہلے پھر جو اوس کے بعد آتا ہے اوسکو بعد لکھتے ہیں اسی طرح
جب امام نکلتا ہے تو کتابیں لپیٹ دی جاتی ہیں اور فرشتے خطبہ سننے لگتے ہیں پھر جو کوئی سب سے پہلے جمعہ کو سویرے آتا ہے اوسکی
مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ایک اونٹ قربانی کے لیے بھیجا پھر جو اوس کے بعد ہو وہ ایسا ہی جیسے کسی نے ایک گائے قربانی کے لیے بھیجی پھر جو
اوس کے بعد ہے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک مینڈھا قربانی کے لیے بھیجا یہانتک کہ ذکر کیا آپ نے مرغی اور انڈے کا عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ
يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ فَالنَّاسُ فِيهِ كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً
وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً
وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُورًا وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُورًا وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً ترجمہ ابوہریرہ ر
ضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے جمعہ کے روز مسجد کے دروازوں پر بیٹھتے ہیں اور لوگوں کو اونکے
درجوں کے موافق (یعنی ترتیب سے) لکھتے ہیں بعضے لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک اونٹ قربانی کو لیے بھیجا ایک اونٹ قربانی کو لیے بھیجا
اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک گائے قربانی کے لیے بھیجی ایک گائے قربانی کو لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے
ایک بکری قربانی کو لیے بھیجی ایک بکری قربانی کے لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک مرغی قربانی کو لیے بھیجی ایک مرغی
قربانی کے لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک چڑیا قربانی کے لیے بھیجی ایک چڑیا قربانی کو لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے
ہیں جیسے کسی نے ایک انڈا بھیجا ایک انڈا بھیجا

وَقْتُ الْجُمُعَةِ جمعہ کو کس وقت جانا بہتر ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَ
مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا وَمَنْ رَاحَ

فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن جنابت کا غسل کرے اور چلا جاوے زوال ہوتے ہی پہلی گھڑی میں اوس نے گویا ایک اونٹ بھیجا (قربانی کر لیے) اور جو دوسری گھڑی میں جاوے اوس نے گویا ایک گائے بھیجی اور جو تیسری گھڑی میں جاوے اوس نے گویا ایک بکری بھیجی اور جو چوتھی گھڑی میں جاوے اوس نے گویا ایک مرغی بھیجی اور جو پانچویں گھڑی میں جاوے اوس نے گویا ایک انڈا بھیجا پھر جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو فرشتے آجاتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً لَا يُوجَدُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن بارہ گھنٹے کا ہے جو بندہ مسلمان کہ اللہ سے کچھ مانگے اللہ اوسکو دیگا تو ڈھونڈھو اوسکو اخیر گھنٹے میں بعد عصر کے **ف** کیونکہ یہ ساعت وہ ہے جسمیں دعا قبول ہوتی ہے دوسری روایت میں یون ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے اگر کوئی بندہ مسلمان اللہ سے کچھ مانگے اوس ساعت میں تو اللہ اوسکو دیگا اور اختلاف ہے اوس ساعت میں بعضے کہتے ہیں عصر سے غروب تک بعضے کہتے ہیں جب سے نماز کے لیے تکبیر ہو نماز سے فراغت تک بعضے کہتے ہیں جب سے امام منبر پر بیٹھے نماز سے فارغ ہونے تک بعضے کہتے ہیں اخیر ساعت جمعہ کے بعضے کہتے ہیں زوال ہوتے ہی بعضے کہتے ہیں زوال سے سایہ ایک ہاتھ ہونے تک بعضے کہتے ہیں وہ ساعت پوشیدہ ہے جمعہ میں جیسی شب قدر راتون میں بعضے کہتے ہیں فجر سے طلوع آفتاب تک نووی نے کہا صحیح اور صواب یہ ہے کہ وہ ساعت امام کے خطبے کے لیے بیٹھنے سے نماز سے فرخت تک ہے جیسے کہ مسلم نے ابوموسی سے روایت کیا واللہ اعلم

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا قُلْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ قَالَ زَوَالُ الشَّمْسِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے پھر لوٹ کر آتے اور اپنی اونٹوں کو آرام دیتے امام محمد باقر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا کونسا وقت ہوتا اونہوں نے کہا آفتاب ڈھلتے ہی

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ نَسْتَظِلُّ بِهِ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے جب لوٹ کر آتے تو دیوارونکا سایہ نہ ہوتا کہ اون کے سایے میں ہم ٹھہرین

بَابُ الْأَذَانِ الْجُمُعَةِ جمعہ کی اذان کا بیان

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ خِلَافَةُ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کے زمانے میں پہلے اذان جمعہ کی اوسوقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا جب حضرت عثمان کی خلافت ہوئی

اور لوگ بہت ہو گئے تو اونہون نے تیسری اذان کا جمعہ کے دن حکم کیا (یعنی تیسری اذان زوراء پر) تو اذان وہی گئی زوراء پر (زوراء ایک مقام کا نام ہو مدینہ مین) پھر ویسا ہی حکم قایم رہا **ف** اگرچہ اس اذان کو حضرت عثمان نے نکالا مگر اور صحابہ نے قبول کیا اور کسی نے انکار نہین کیا پس اجماع ہو گیا اور اجماع حجت ہی شرع مین خصوصًا اجماع صحابہ کرام کا اور جو اجماع کا خیال نہ کرین تب بھی خلفاء راشدین کا فعل سنت ہی بموجب حدیث تمسکوا بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين **عن** السائب بن يزيد قال انما امر بالتاذين الثالث عثمان حين كثر اهل المدينة ولم يكن لرسول الله صلى الله عليه وسلم غير اذان واحد وكان التاذين يوم الجمعة حين يجلس الامام ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہی کہ تیسری اذان کا حکم حضرت عثمان نے دیا جب مدینہ مین لوگ زیادہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک ہی اذان تھی (یعنی جب امام منبر پر بیٹھتا) **عن** السائب بن يزيد قال كان بلال يؤذن اذا جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر يوم الجمعة فاذا نزل اقام ثم كان كذلك في زمن ابي بكر وعمر رض ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہی بلال اذان دیتے تھے جمعہ کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھتے پھر جب آپ منبر پر سے اترتے تو تکبیر کہتے اور ایسا ہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانے مین رہا

باب الصلوة يوم الجمعة لمن جاء وقد خرج الامام امام خطبہ کے لئے نکل چکا ہو اوس وقت کوئی مسجد مین آوے تو سنت پڑھے یا نہین **عن** جابر بن عبد الله يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا جاء احدكم وقد خرج الامام فليصل ركعتين قال شعبة يوم الجمعة ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی آوے اور امام نکل چکا ہو خطبہ کو تو دو رکعتین پڑھ لیوے (تحیة المسجد کی) جمعہ کے دن

باب مقام الامام في الخطبة امام خطبہ کے لئے کھڑا ہو **عن** جابر بن عبد الله يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب يستند الى جذع نخلة من سواري المسجد فلما صنع المنبر واستوى عليه اضطربت تلك السارية كحنين الناقة حتى سمعها اهل المسجد حتى نزل اليها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعتنقها فسكتت ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو مسجد کے ایک ستون پر جو کھجور کی لکڑی کا تھا تکیہ لگاتے جب منبر بن گیا اور آپ اوس پر چڑھ گئے تو وہ ستون بیقرار ہوا اور اوس مین سے آواز پیدا ہوئی جیسے اونٹنی روتی ہی (وہ ستون آپ کے جدائی پر رونے لگا) یہاں تک کہ اس آواز کو سب مسجد والون نے سنا آپ اوس کے پاس گئے اور اوسکو گلے سے لگایا وہ چپ ہو رہا **عن** كعب بن عجرة انه دخل المسجد وعبد الرحمن بن ام الحكم يخطب قاعدا فقال انظروا الى هذا يخطب قاعدا وقد قال الله عز وجل واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوك قائما ترجمہ کعب بن عجرہ مسجد مین گئے عبد الرحمن بن ام الحکم کو دیکھا بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھتے ہوئے اونہون نے کہا دیکھو اسکو اور مسلم کی روایت مین ہی دیکھو اس خبیث کو بیٹھ کر خطبہ پڑھتا ہی حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہی جس وقت دیکھتے ہین سوداگری یا کھیل دوڑ جاتے ہین اوس طرف اور تجھے کھڑا چھوڑ دیتے ہین (پس معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے)

باب الفضل في الدنو من الامام امام سے

نزدیک ہونیکی فضیلت عن اوس بن اوس الثقفی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من غسل واغتسل وابتكر وغدا ودنا من الامام وانصت ثم لم يلغ كان له بكل خطوة كاجر سنة صيامها وقيامها ترجمہ اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہلاوے اور نہاوے اور سویرے جاوے اور امام کے نزدیک بیٹھے اور چپ رہے بیہودہ نہ بکے اوسکو ہر قدم پر ایک برس کی روزے اور عبادت کا ثواب ملیگا

النهي عن تخطي رقاب الناس والامام على المنبر يوم الجمعة امام جب منبر پر خطبہ پڑھ رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھاندنا منع ہے عن عبد الله بن بسر قال كنت جالسا الى جانبه يوم الجمعة فقال جاء رجل يتخطى رقاب الناس فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اجلس فقد آذيت ترجمہ عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص آیا لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا آپ نے فرمایا ارے بیٹھ جا تو نے ستایا لوگوں کو

باب الصلوة يوم الجمعة لمن جاء والامام يخطب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی اوس وقت آوے تو نماز پڑھے یا نہیں عن جابر بن عبد الله يقول جاء رجل والنبي صلى الله عليه وسلم على المنبر يوم الجمعة فقال له اركعت ركعتين قال لا قال فاركع ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے جمعہ کے روز آپ نے فرمایا تو نے دو رکعتیں پڑھیں (تحیۃ المسجد یا سنت جمعہ کی) بولا نہیں آپ نے فرمایا پڑھ لے

باب الانصات للخطبة يوم الجمعة جب خطبہ ہوتا ہو تو چپ رہے کسی سے یہ بھی نہ کہے کہ چپ رہ عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال لصاحبه يوم الجمعة والامام يخطب انصت فقد لغا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ساتھی سے جمعہ کے روز کہے چپ اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو اوس نے بھی بیہودہ کہا کیونکہ چپ رہنے کا حکم ہے نئی بات کرنیکا پھر کسی سے یہ کہنا چپ رہ یہ بھی ایک بات ہے البتہ اگر اشارے سے چپ کرے تو قباحت نہیں ہے عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا قلت لصاحبك انصت يوم الجمعة والامام يخطب فقد لغوت ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تو خطبہ کے وقت اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ تو تو نے بیہودہ بکا

باب فضل الانصات وترك اللغو يوم الجمعة چپ رہنے کی فضیلت عن سلمان قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من رجل يتطهر يوم الجمعة كما امر ثم يخرج من بيته حتى ياتي الجمعة وينصت حتى يقضي صلوته الا كان كفارة لما قبله من الجمعة ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو شخص جمعہ کے روز طہارت کرے حکم کے موافق پھر اپنے گھر سے نکلے اور جمعہ کو آوے اور چپ رہے نماز ہونے تک اوسکے اگلے جمعہ کے گناہ معاف ہو جاوینگے

باب كيف الخطبة خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال علمنا خطبة الحاجة الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا من يهده الله

فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله

ثم يقرأ ثلث آيات يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون يا ايها

الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا

كثيرا ونساء واتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ان الله كان عليكم رقيبا يا ايها الذين آمنوا

اتقوا الله وقولوا قولا سديدا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ حاجت کا یعنی نکاح وغیرہ کا یون سکھلایا الحمد لله نحمده ونستعينه آخیر تک یعنی سب تعریف ہے اللہ کو اوسی کی ہم مدد چاہتے ہین اور اوسی سے بخشش مانگتے ہین اور پناہ مانگتے ہین ہم اپنے اللہ کی اور اپنے دلوں کی برائی سے جسکو اللہ راہ بتلادے اوسکو بھٹکانیوالا کوئی نہین اور جسکو وہ بہکادے اوسکو بتلانے والا کوئی نہین گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ حضرت محمد اوسکے بندے ہین اور اوسکے بھیجے ہوے ہین پھر تین آیتین پڑہی۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے جیسے چاہیے اوس سے ڈرنا اور مت مرو مگر اسلام پر۔ اے ایمان والو ڈرو اپنے پروردگار سے جسنے تمکو ایک جان سے پیدا کیا پھر اوسی سے اوسکا جوڑا بنایا پھر ان دونون سے بہت سی مرد اور عورتین پھیلادین اور ڈرو اللہ سے جسکے نام پر تم مانگتے ہو اور ڈرو آپس کے ناتون سے۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور مضبوط بات کہو۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منقطع ہے اسلیے کہ ابو عبیدہ نے عبد اللہ بن مسعود سے نہین سنا نہ عبد الرحمن نے عبد اللہ سے سنا نہ عبد الجبار بن وائل نے اپنے باپ وائل بن حجر سے سنا

باب حض الامام في خطبته على الغسل يوم الجمعة جمعہ کے خطبے مین غسل کی ترغیب دینا

عن ابن عمر قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اذا راح احدكم الى الجمعة فليغتسل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا تو فرمایا تم مین سے جب کوئی جمعہ کو جانے لگے تو غسل کرے

عن ابراهيم بن نشيط انه سأل ابن شهاب عن الغسل يوم الجمعة فقال سنة وقد حدثني سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تكلم بها على المنبر ترجمہ ابراہیم بن نشیط نے ابن شہاب سے پوچھا جمعہ کے دن غسل کرنیکو اونہون نے کہا سنت ہے پھر کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا اونہون نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو منبر پر بیان کیا

عن عبد الله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال وهو قائم على المنبر من جاء منكم الجمعة فليغتسل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا جو شخص تم مین سے جمعہ کو آئے وہ غسل کرے

باب حث الامام على الصدقة يوم الجمعة امام جمعہ کے دن لوگونکو صدقے کی ترغیب دیوے

عن ابي سعيد الخدري يقول جاء رجل يوم الجمعة والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب بهيئة بذة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اصليت قال لا قال صل ركعتين وحث

قال ابو عبد الرحمن ابو عبيدة لم يسمع من ابيه شيئا ولا عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود ولا عبد الجبار بن وائل بن حجر

النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَلْقَوْا ثِيَابَهُمْ فَأَعْطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةُ جَاءَ وَرَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ فَأَلْقَى أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ هٰذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَأَلْقَوْا ثِيَابًا فَأَمَرْتُ
لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْآنَ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَأَلْقَى أَحَدَهُمَا فَانْتَهَرَهُ وَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کو اتنے میں ایک شخص آیا بھونڈے حال میں (یعنی میلے کچیلے پرانے کپڑے پہنے ہوئے) آپنے فرمایا اوس سے تو نماز پڑھ چکا وہ بولا نہیں آپنے فرمایا دو رکعتیں پڑھ لے اور لوگوں کو رغبت دلائی آپ نے صدقہ دینے کی اونہوں نے کپڑے ڈالنا شروع کیے آپ نے اوس شخص کو اونہیں سے دو کپڑے دیے جب دوسرا جمعہ ہوا تو پھر وہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے لوگوں کو رغبت دلائی صدقے کی اوس شخص نے اون دو کپڑوں میں سے (جو اگلے جمعے میں اوسکو ملے تھے) ایک کپڑا ڈالدیا (یعنی صدقہ دینے لگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی اوس جمعے کو تو یہ بُرے حال میں آیا تھا میں نے لوگوں کو صدقے کا حکم دیا جب انہوں نے کپڑے ڈالے تو میں نے اسکو دو کپڑے دلائے پھر آیا اسلیے میں نے پھر لوگوں کو صدقے کا حکم دیا تو اس نے خود اپنا ایک کپڑا ڈالدیا آپنے اوسکو جھڑکا اور فرمایا اوٹھالے اپنا کپڑا **ف** یعنی تو تو خود محتاج ہے ابھی اگلے جمعے کو خدا کے نام پر دو کپڑے ملے تھے پھر اوس میں سے کیا دیتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان جب خود محتاج ہو تو پہلے اپنی حاجت رفع کرے پھر اگر بچے تو صدقہ دیوے **مُخَاطَبَةُ**

الْإِمَامِ رَعِيَّتَهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ امام منبر پر اپنی رعیت سے مخاطب ہو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَخْطُبُ الْجُمُعَةَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا تو نے نماز پڑھی وہ بولا نہیں آپنے فرمایا نماز پڑھ **عَنْ** أَبِي بَكْرَةَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ مَعَهُ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ
إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا امام حسن علیہ السلام اون کے ساتھ تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے کبھی اونکی طرف فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اللہ اسکی وجہ سے صلح کرادے مسلمانوں کی دو بڑے گروہوں میں **بَابُ الْقِرَاءَةِ**

فِي الْخُطْبَةِ خطبے میں قرآن پڑھنا **عَنْ** حَارِثَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ قَالَتْ حَفِظْتُ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ترجمہ حارثہ بنت نعمان سے روایت ہے میں سورہ قاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنکر یاد کی آپ اوسکو پڑھتے تھے منبر پر جمعہ کے روز **بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الْخُطْبَةِ** خطبے میں اشارہ
کرنا **عَنْ** حُصَيْنٍ أَنَّ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَفَعَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَسَبَّهُ عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيُّ

وَقَالَ مَا زَادَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی ھٰذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہِ السَّبَّابَۃِ ترجمہ حصین سے روایت
بشر بن مروان کی دونوں ہاتھہ اپنے اوٹہائے جمعہ کے دن منبر پر تو عمارہ بن رویبہ نے اوسکو برا کہا اونہوں نے کہا برا کرے اللہ ان
دونوں ہاتہوں کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نہیں زیادہ کیا اس پر اشارہ کیا اونہوں نے اپنی کلمہ کی
باب نُزُوْلِ الْاِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِہٖ مِنَ الْخُطْبَۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ خطبہ کو تمام کرنے سے پہلے منبر سے اوترنا کسی کام
کے لیے درست ہے عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَعَلَیْہِمَا قَمِیْصَانِ اَحْمَرَانِ یَعْثُرَانِ فِیْہِمَا فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ کَلَامَہٗ
فَحَمَلَہُمَا ثُمَّ عَادَ اِلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰہُ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ رَاَیْتُ ھٰذَیْنِ یَعْثُرَانِ
فِیْ قَمِیْصِہِمَا فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰی قَطَعْتُ کَلَامِیْ فَحَمَلْتُہُمَا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ
پڑھ رہے تھے اتنے میں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام تشریف لائے دونوں لال کرتے پہنے ہوئے تھے اور گرتے پڑتے چلے آتے تھے
آپ منبر پر سے اوترے اور خطبہ موقوف کر دیا اور اون دونوں کو گود میں اوٹھا لیا پھر منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے سچ کہا
تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں میں نے ان دونوں کو دیکھا کہ ٹھوکر کہاتے ہیں گرتے پڑتے آتے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ
میں نے خطبہ موقوف کیا اور ان کو اوٹھا لیا باب مَا یُسْتَحَبُّ مِنْ تَقْصِیْرِ الْخُطْبَۃِ خطبہ چھوٹا پڑھنا بہتر ہے
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ الذِّکْرَ وَیُقْصِرُ اللَّغْوَ
وَیُطِیْلُ الصَّلٰوۃَ وَیُقْصِرُ الْخُطْبَۃَ وَلَا یَاْنَفُ اَنْ یَمْشِیَ مَعَ الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ فَیَقْضِیَ لَہُ الْحَاجَۃَ ترجمہ عبد اللہ
بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الٰہی بہت کرتے اور بیکار باتیں کم کرتے اور نماز کو لمبا کرتے اور خطبہ کو
چھوٹا کرتے اور بیوہ اور مسکینوں کے ساتھ چلنے میں اور اونکا کام کر دینے میں نہیں شرماتے باب فی الخطبۃ یوم الجمعۃ
جمعہ کے دن کے خطبہ کا بیان عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ اِلَّا
قَائِمًا وَیَجْلِسُ ثُمَّ یَقُوْمُ وَیَخْطُبُ الْخُطْبَۃَ الْاٰخِرَۃَ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو ساتھہ رہا میں نے نہیں دیکھا آپ کو خطبہ پڑھتے ہوئے مگر کھڑے ہو کر اور آپ بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے تھے اور دوسرا خطبہ پڑھتے تھے
باب الفَصْلِ بَیْنَ الْخُطْبَتَیْنِ بِالْجُلُوْسِ دونوں خطبوں کے بیچ میں بیٹھنا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْطُبُ الْخُطْبَتَیْنِ وَھُوَ قَائِمٌ وَکَانَ یَفْصِلُ بَیْنَہُمَا بِجُلُوْسٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے کھڑے ہو کر اور بیچ میں دونوں کے بیٹھتے تھے باب ما جاء فی السکوت
فِی الْقَعْدَۃِ بَیْنَ الْخُطْبَتَیْنِ دو خطبوں کے بیچ میں جب بیٹھے تو چپ رہے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قَائِمًا ثُمَّ یَقْعُدُ قَعْدَۃً لَا یَتَکَلَّمُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ خُطْبَۃً
اُخْرٰی فَمَنْ حَدَّثَکُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ کَذَبَ ترجمہ جابر بن

سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا پھر آپ بیٹھتے لیکن بات نہ کرتے پھر کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ پڑھتے اب جو کوئی تم سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ پڑھتے تھے اوس نے غلط کہا

باب القراءة في الخطبة الثانية والذكر فيها دوسرے خطبے میں کلام اللہ پڑھنا اور اللہ کا ذکر کرنا

عن جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يجلس ثم يقوم ويقرأ آيات ويذكر الله عز وجل وكانت خطبته قصدا وصلوته قصدا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور چند آیتیں کلام اللہ کی پڑھتے اور اللہ جل جلالہ کی یاد کرتے اور خطبہ آپ کا متوسط ہوتا نہ بہت بڑا نہ بہت چھوٹا اسی طرح نماز بھی متوسط ہوتی

الكلام والقيام بعد النزول عن المنبر منبر سے اوتر کر کھڑے رہنا یا کسی سے بات کرنا

عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل عن المنبر فيعرض له الرجل فيكلمه فيقوم معه النبي صلى الله عليه وسلم حتى يقضي حاجته ثم يتقدم الى المصلى فيصلي ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے خطبہ پڑھ کر اوترتے پھر جو کوئی شخص سامنے آ جاتا تو اوس سے باتیں کرتے کھڑے رہتے جب باتیں ختم ہو چکتیں تو نماز کی جگہ پر بڑھتے اور نماز پڑھاتے

عدد صلوة الجمعة جمعہ کی نماز کتنی رکعتیں ہیں

عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال قال عمر صلوة الجمعة ركعتان وصلوة الفطر ركعتان وصلوة الاضحى ركعتان وصلوة السفر ركعتان تمام غير قصر على لسان **محمد** صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عبد الرحمن ابن ابي ليلى لم يسمع عن عمر ترجمہ عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا جمعہ کی دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی دو رکعتیں ہیں اور عید الضحی کی دو رکعتیں ہیں اور سفر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں [illegible] اور یہ سب پوری ہیں انمین کچھ کمی نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی معلوم ہوا۔ امام نسائی نے کہا عبد الرحمن بن ابی لیلی نے حضرت عمر سے نہیں سنا

القراءة في صلوة الجمعة بسورة الجمعة والمنافقين جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور منافقون پڑھنا

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ يوم الجمعة في صلوة الصبح الم تنزيل وهل اتى على الانسان وفي صلوة الجمعة بسورة الجمعة والمنافقين ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم تنزیل السجدہ پڑھتے تھے اور ہل اتے علی الانسان اور جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور منافقون

القراءة في صلوة الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھنا

عن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في صلوة الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے

ذكر الاختلاف على النعمان بن بشير في القراءة في صلوة الجمعة نعمان بن بشیر پر روایت کا اختلاف

جمعہ کی قرأت میں عن الضحاک بن قیس سأل النعمان بن بشیر ماذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقرأ یوم الجمعۃ علی اثر سورۃ الجمعۃ قال کان یقرأ ھل اتاک حدیث الغاشیۃ ترجمہ ضحاک بن قیس نے
نعمان بن بشیر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورہ جمعہ کے بعد کونسی سورت پڑھتے تو اونہوں نے کہا ھل اتاک
حدیث الغاشیۃ عن حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقرأ فی الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلی وھل اتاک حدیث الغاشیۃ وربما اجتمع العید والجمعۃ فیقرأ
بھما فیھما جمیعا ترجمہ حبیب بن سالم نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی روز نماز میں
سبح اسم ربک الاعلی اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے اور کبھی عید اور جمعہ ایک ہی روز آجاتے تو دونوں میں یہی سورتیں
پڑھتے **من ادرک رکعۃ من صلوۃ الجمعۃ** جس نے جمعہ کی نماز کی ایک رکعت امام کے ساتھ پائی اوس نے جمعہ پالیا عن
ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک من صلوۃ الجمعۃ رکعۃ فقد ادرک ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پاوے اوس نے جمعہ پالیا **کم الصلاۃ
بعد الجمعۃ فی المسجد** جمعہ کے بعد مسجد میں کتنی رکعتیں پڑھے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا صلی احدکم الجمعۃ فلیصل بعدھا اربعا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جمعہ پڑھ چکے تو اوس کے بعد چار رکعتیں پڑھے (سنت کی) **صلوۃ الامام بعد الجمعۃ** امام جمعہ
کے بعد نماز کہاں پڑھے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یصلی بعد الجمعۃ حتی ینصرف
فیصلی رکعتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی بعد نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ
اپنے گھر میں لوٹ آتے وہاں دو رکعتیں پڑھتے عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بعد
الجمعۃ رکعتین فی بیتہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی بعد دو رکعتیں اپنے گھر
پڑھتے تھے **باب اطالۃ الرکعتین بعد الجمعۃ** جمعہ کی بعد دو رکعتیں لمبی پڑھنا عن ابن عمر انہ کان
یصلی بعد الجمعۃ رکعتین یطیل فیھما ویقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے وہ جمعہ کے بعد دو رکعتیں لمبی پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے **الساعۃ
التی تستجاب فیھا الدعاء یوم الجمعۃ** جمعہ میں اوس ساعت کا بیان جس میں دعا قبول ہوتی ہے عن ابی ھریرۃ قال
اتیت الطور فوجدت ثم کعبا فمکثت انا وھو یوما احدثہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحدثنی
عن التوراۃ فقلت لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ
فیہ خلق آدم وفیہ اھبط وفیہ تیب علیہ وفیہ قبض وفیہ تقوم الساعۃ ما علی الارض من دابۃ الا
وھی تصبح یوم الجمعۃ مصیخۃ حتی تطلع الشمس شفقا من الساعۃ الا ابن آدم وفیہ ساعۃ لا یوافقھا

مؤمن وهو في الصلوة يسأل الله فيها شيئا إلا أعطاه إياه فقال كعب ذلك يوم في كل سنة فقلت
بل هي في كل جمعة فخرجت فلقيت بصرة بن أبي بصرة الغفاري فقال من أين جئت قلت من الطور قال
لو لقيتك من قبل أن تأتيه لم تأته قلت له ولم قال إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا
تعمل المطي إلا إلى ثلثة مساجد مسجد الحرام ومسجدي ومسجد بيت المقدس فلقيت عبد الله بن
سلام فقلت لو رأيتني خرجت إلى الطور فلقيت كعبا فمكثت أنا وهو يوما أحدثه عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم ويحدثني عن التوراة فقلت له قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير يوم طلعت
فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه أهبط وفيه تيب عليه وفيه قبض وفيه تقوم الساعة
ما على الأرض من دابة إلا وهي تصبح يوم الجمعة مصيخة حتى تطلع الشمس شفقا من الساعة إلا ابن آدم
وفيه ساعة لا يصادفها عبد مؤمن وهو في الصلوة يسأل الله شيئا إلا أعطاه إياه قال كعب ذلك
يوم في كل سنة فقال عبد الله بن سلام كذب كعب قلت ثم قرأ كعب فقال صدق رسول الله صلى
الله عليه وسلم هو في كل جمعة فقال عبد الله صدق كعب إني لأعلم تلك الساعة فقلت يا أخي
حدثني بها قال هي آخر ساعة من يوم الجمعة قبل أن تغيب الشمس فقلت أليس قد سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول لا يصادفها مؤمن وهو في الصلوة وليست تلك الساعة صلوة قال أليس
قد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى وجلس ينتظر الصلوة فهو في صلوة حتى تأتيه
الصلوة التي تليها قلت بلى قال فهو كذلك ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے میں کوہ طور پر گیا اور کعب احبار سے ملا
بڑے عالم تھے اہل کتاب کے پہر مسلمان ہوگئے تھے میں اور وہ ایک دن ساتھ رہے میں نے اونسے حدیثیں بیان کیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اونھوں نے مجھ سے حدیثیں بیان کیں توراۃ شریف سے میں نے اونسے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سب دنوں میں جنمیں آفتاب نکلا بہتر جمعہ کا دن ہے اوسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اوسی میں بہشت سے اوتارے گئے اور اوسی
دن انکی توبہ قبول ہوئی اور اوسی میں قیامت قایم ہوگی زمین پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے روز صبح کو کان نہ لگاتا ہو
آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے مگر آدمی اور جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے جب مسلمان کو وہ ساعت نماز میں ملجاوے اور وہ اللہ سے
اوس ساعت میں کچھ مانگے تو اللہ اوسکو ضرور دیگا کعب نے کہا ایسا دن ہر سال میں ایکبار آتا ہے میں نے کہا نہیں یہ ساعت ہر جمعہ میں آتی
ہے پھر کعب نے پڑھ کر دیکھا تو کہا سچ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ساعت ہر جمعہ میں ہوتی ہے بعد اوسکے میں کوہ طور سے نکلا راہ
میں مجھکو بصرہ بن ابی بصرہ غفاری ملے انہوں نے پوچھا تم کہاں سے آتے ہو میں نے کہا طور سے انہوں نے کہا اگر تم مجھ سے طور جانے سے پہلے
ملتے تو وہاں نہ جاتے میں نے کہا کیوں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے نہ کام لیا جاوے اونٹوں
سے یعنی نہ سفر کیا جاوے مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مسجد حرام دوسری میری مسجد (یعنی مدینہ کی مسجد نبوی) تیسری مسجد بیت المقدس

فقرأ كعب التوراة فقال صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم هو في كل جمعة

ف پس سوا ان تین مقاموں کے اور کسی متبرک مقام کی زیارت کے لیے خواہ وہ قبر ہو یا مسجد یا اور کچھ سفر کرنا درست نہیں
اور دلیل اسکی یہہ ہی کہ بصرہ نے کہا اگر تم کو یہہ حدیث معلوم ہوتی تو کوہ طور نہ جاتے ف پھر میں عبد اللہ بن سلام سے ملا میں نے
کہا کاش تم نے مجھے دیکھا ہوتا طور جاتے ہوئے میں ان کعب سے ملا اور ایک دن میں اور وہ ساتھ رہے میں نے ان سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کیں میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی بہتر سب دنوں میں جن میں آفتاب نکلا
جمعہ کا دن ہی اوسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اوسی دن اوتارے گئے اور اوسی دن انکی توبہ قبول ہوئی اور اوسی دن اونکی
وفات ہوئی اور اوسی دن قیامت قایم ہوگی زمین پر کوئی جانور ایسا نہیں ہی جو جمعہ کے دن صبح سے کان نہ لگائے رہے قیامت کے
ڈر سے آفتاب نکلنے تک سوا آدمی کے (وہی غافل ہے اور سب ہوشیار ہیں) جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہی جس مسلمان کو وہ ساعت نماز
میں ملجاوے اور وہ اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اوسکو دیگا۔ کعب نے کہا ایسا دن ہر سال میں ایکبار ہی عبد اللہ بن سلام نے کہا کعب نے
غلط کہا میں نے کہا پھر کعب نے پڑھ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا بیشک ایسا دن ہر جمعہ ہی عبد اللہ بن سلام
نے کہا کعب نے سچ کہا اور میں اس ساعت کو جانتا ہوں میں نے کہا میرے بھائی مجھے بتا دو اونھوں نے کہا وہ اخیر ساعت ہی جمعہ کے دن
کی آفتاب ڈوبنے سے پہلے میں نے کہا کیا تم نے نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو آپ نے فرمایا جو مسلمان اوس
ساعت کو نماز میں پاوے اور یہہ ساعت نماز کی نہیں ہی عبد اللہ بن سلام نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں
سنا آپ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھ کر بیٹھا رہے نماز کی انتظار میں وہ نماز ہی میں ہی یہانتک کہ دوسری نماز کا وقت آوے میں نے کہا
کیوں نہیں سنا ہی عبد اللہ نے کہا بس یہی مراد ہی ف یعنی نماز سے یہ کہ وہ نماز کی انتظار میں بیٹھا ہو تو گویا نماز ہی میں ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ
یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهَا شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں
ایک ساعت ایسی ہی اگر کوئی مسلمان اوس ساعت کو پاکر اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اوسکو ضرور دیگا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّ
وَجَلَّ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ قُلْنَا یُقَلِّلُهَا یُزَهِّدُهَا ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہی اگر اوسکو مسلمان نماز میں کھڑا ہوا پاوے پھر اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ ضرور عنایت کریگا ہم نے کہا آپ فرماتی
تھے یہ ساعت تھوڑی ہی اور اشارہ کرتی تھے اپنی ہاتھ کو اوسکی کمی سمجھانے کے لیے ف اگرچہ میں نے کہا تو اشارہ سے کہ یہ
ساعت جمعہ کی بیچ میں ہی اور پچھلا پہر کہنے سے یہہ غرض ہی کہ یہہ ساعت اخیر دن میں ہی آخر کتاب الجمعۃ
تمام ہوئی کتاب جمعہ کی

کتاب التقصیر الصلوۃ فی السفر کتاب نماز قصر کرنے کی سفر میں

عَنْ یَعْلَی ابْنِ اُمَیَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ
اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ

[illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ ترجمہ یعلی بن امیہ سے
روایت ہے میں نے حضرت عمر رض سے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم پر گناہ نہیں نماز کا کم کرنا اگر ڈر ہو کافرون کے فساد سے (اس سے معلوم ہوا
کہ قصر جب ہی جائز ہے جب خوف ہو) اب تو لوگوں کو امن ہو گیا (تو چاہیے کہ سفر میں قصر نہ کریں) حضرت عمر نے کہا میں نے بھی تعجب کیا
تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا قصر صدقہ ہے اللہ کا جو دیا ہے تم کو تو قبول کرو صدقہ اوسکا ف
یعنی اگرچہ قرآن سے قصر کا جائز ہونا اوسی سفر میں معلوم ہوتا ہے جہاں خوف ہو پر اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت اور فضل سے ہر سفر میں قصر جائز
کر دیا تو تم قبول کرو فضل اوسکا عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ
وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَفْعَلُ ترجمہ امیہ بن عبد اللہ بن خالد نے عبد اللہ بن عمر سے کہا ہم حضر اور خوف کی نماز قرآن میں پاتے ہیں لیکن سفر کی نماز قرآن
میں نہیں پاتے عبد اللہ بن عمر نے کہا اے بھائی کے بیٹے اللہ عز وجل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس وقت ہمارے پاس بھیجا
جب ہم کچھ نہ جانتے تھے پھر جیسا آپ نے کیا ویسا ہی ہم بھی کرتے ہیں اور آپنے ہر سفر میں قصر کیا پس ہم کو بھی کرنا چاہیے اگرچہ قرآن میں
اوسکا ذکر نہ ہو کیونکہ قرآن میں بہت مسائل کا ذکر نہیں ہے اور وہ حدیث سے معلوم ہوئے ہیں اور جیسے قرآن کی پیروی ضرور ہے
ویسی ہی حدیث کی تابعداری بھی ضروری ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ
إِلَى الْمَدِينَةِ لَا يَخَافُ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مکہ سے مدینے کو چلے راہ میں آپ کو سوا خدا کے کسی کا ڈر نہ تھا اور آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے (یعنی قصر کرتے تھے) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ لَا نَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نُصَلِّي
رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے مکہ اور مدینے کے بیچ میں اور ہم کو
کسی کا ڈر نہ تھا سوا اللہ تعالیٰ کے مگر ہم دو رکعتیں پڑھتے تھے عَنِ ابْنِ السِّمْطِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّي بِذِي الْحُلَيْفَةِ
رَكْعَتَيْنِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ترجمہ ابن السمط
سے روایت ہے میں نے عمر بن خطاب کو ذو الحلیفہ (جو مدینے سے تین کوس پر ہے) میں دو رکعتیں پڑھتے دیکھا میں نے اون سے پوچھا اونہوں نے
کہا میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَلَمْ يَزَلْ يَقْصُرُ حَتَّى رَجَعَ فَأَقَامَ بِهَا عَشْرًا ترجمہ انس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ مدینے سے مکے گیا آپ جب تک وہاں ہی قصر کرتے رہے یہاں تک کہ لوٹے اور دس دن آپ وہاں رہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر صدیق کے
ف

ساتھ دو رکعتین ہین اور عمر کے ساتھ دو رکعتین ہین راضی ہو اللہ ان دونون سے عن عمر قال صلوٰۃ الجمعۃ رکعتان والفطر رکعتان والاضحیٰ رکعتان والسفر رکعتان تمام غیر قصر علی لسان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جمعہ کی نماز دو رکعتین ہین اور عید الفطر کی دو رکعتین ہین اور عید الضحیٰ کی دو رکعتین ہین اور سفر کی دو رکعتین ہین اور یہ سب پوری ہین ان مین کمی نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق ف یعنی یہ نہین ہے کہ پوری چار رکعتین ہون اور قصر سے دو رکعتین بلکہ وہی رکعتین ہین اور چار پڑھنا درست نہین

عن ابن عباس قال فرضت صلوٰۃ الحضر علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم اربعا وصلوٰۃ السفر رکعتین وصلوٰۃ الخوف رکعۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا حضر کی نماز فرض ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر چار رکعتین اور سفر کی دو رکعتین اور خوف کی ایک رکعت ف یعنی امام کے ساتھ ایک رکعت اور ایک رکعت اکیلے یا صرف ایک ہی رکعت جیسے بعض سلف کا قول ہے

عن ابن عباس قال ان اللہ عز وجل فرض الصلوٰۃ علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے فرض کیا تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر مین چار رکعتین اور سفر مین دو رکعتین اور خوف مین ایک رکعت

الصلوٰۃ بمکۃ یعنی مکہ کا رہنے والا مکہ مین قصر کرے

عن موسی بن سلمۃ قال قلت لابن عباس کیف اصلی بمکۃ اذا لم اصل فی جماعۃ قال رکعتین سنۃ ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ موسی بن سلمہ نے کہا مین نے ابن عباس سے پوچھا مین مکے مین اگر جماعت کے ساتھ نہ ہون تو کتنی رکعتین پڑھون انہون نے کہا دو رکعتین یہی سنت ہین ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی

عن موسی بن سلمۃ انہ سأل ابن عباس کفوتنی الصلوٰۃ فی جماعۃ وانا بالبطحاء ما تری ان اصلی قال رکعتین سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ موسی بن سلمہ سے روایت ہے مین نے ابن عباس سے پوچھا جماعت قضا ہو جاتی ہے اور مین بطحا مین ہوتا ہون یعنی مکہ مین) تو کے رکعتین پڑھون انہون نے کہا دو رکعتین سنت ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (اوس شخص کے لیے جو مکہ مین مسافر ہو)

الصلوٰۃ بمنیٰ منا مین قصر کرنے کا بیان

عن حارثۃ بن وہب الخزاعی قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنیٰ آمن ما کان الناس واکثرہ رکعتین ترجمہ حارثہ بن وہب خزاعی سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا مین دو رکعتین پڑھین حالانکہ لوگ بہت اور سب طرح امن تھا (کسی قسم کا خوف نہ تھا)

عن حارثۃ بن وہب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنیٰ اکثر ما کان الناس وآمنہ رکعتین ترجمہ حارثہ بن وہب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا مین بہت لوگ ہوتے ہوئے اور سب طرح کا امن ہوتے ہوئے دو رکعتین پڑھین

عن انس بن مالک انہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنیٰ ومع ابی بکر وعمر رکعتین ومع عثمان رکعتین صدرا من امارتہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر اور عمر کے ساتھ اور عثمان کے ساتھ ان کے

[illegible]

شروع خلافت میں منا میں دو رکعتیں پڑہیں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ بِمِنًى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑہیں عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

يَزِيْدَ قَالَ صَلّٰى عُثْمَانُ بِمِنًى اَرْبَعًا حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبد الرحمان بن یزید سے روایت ہے عثمان نے منا میں چار رکعتیں پڑہیں یہ خبر عبد اللہ بن مسعود کو

پہونچی اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑہیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ

بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑہیں اور ابوبکر صدیق کے ساتھ دو رکعتیں اور

عمر فاروق کے ساتھ دو رکعتیں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَ

صَلَّاهَا عُمَرُ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے منا میں دو رکعتیں پڑہیں اور ابوبکر صدیق نے بھی دو رکعتیں پڑہیں اور عمر نے بھی دو رکعتیں پڑہیں اور عثمان

نے بھی شروع خلافت میں دو پڑہیں پہر چار پڑہنے لگے اسوجہ سے کہ وہ نیت اقامت کی کرتے تہے مکہ میں اور بعضوں نے کہا انہوں

نے وہاں نکاح کر لیا تہا واللہ اعلم اَلْمُقَامُ الَّذِيْ يُقْصَرُ بِمِثْلِهِ الصَّلٰوةُ کتنے دن کی اقامت تک قصر کرنا

چاہیے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ

يُصَلِّيْ بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا قُلْتُ هَلْ اَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ نَعَمْ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا ترجمہ انس بن مالک سے روایت

ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مدینہ سے مکے کیطرف تو آپ دو رکعتیں پڑہتے رہے یہانتک کہ لوٹ آئے ہم ابو اسحاق نے

کہا میں نے انس سے پوچہا کیا آپ کچہ دن ٹہرے تہے مکے میں انس نے کہا ہاں ہم وہاں دس دن تک رہے تہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ ابن عباس سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں پندرہ دن تک رہے دو دو رکعتیں پڑہتے رہے عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَقُوْلُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلٰثًا ترجمہ علا بن حضرمی سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب مکہ میں تشریف لیگئے حج کرنیکو) جو شخص کہ ہجرت کر چکا ہے وہ حج کے ارکان پورے

کرکے تین دن تک رہے عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ

بَعْدَ نُسُكِهِ ثَلٰثًا ترجمہ علا بن حضرمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہجرت کر چکا ہے وہ حج کے

ارکان پورے کرکے مکے میں تین دن تک رہے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اعْتَمَرَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ

الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا قَدِمَتْ مَكَّةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَصَرْتَ وَاَتْمَمْتُ وَاَفْطَرْتَ

وَصُمْتُ قَالَ اَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ وَمَا عَابَ عَلَيَّ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے اونہوں نے عمرہ کیا رسول اللہ صلی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکے کو گئیں جب مکے پہونچیں تو کہنے لگیں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں
میں نے نماز میں قصر کیا اور پوری بھی پڑھی اور افطار بھی کیا اور روزہ بھی رکھا آپ نے فرمایا اچھا کیا تو نے اے عائشہ اور کچھ عیب
نہیں کیا مجھ پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں نماز کو تمام کرنا بھی درست ہے جیسے شافعی اور مالک کا قول ہے اور بعض شافعیہ کے
نزدیک اتمام یعنی نماز کو پورا کرنا افضل ہے لیکن اکثر کے نزدیک قصر افضل ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک قصر واجب ہے اور اتمام درست
نہیں ہے **تَرْكُ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ** سفر میں نفل نہ پڑھنا **عَنْ** وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ
لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فَقِيْلَ لَهٗ مَا هٰذَا قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ترجمہ وبرہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر سفر میں دو رکعت فرض سے زیادہ
نہیں پڑھتے تھے نہ فرض سے پہلے سنت پڑھتے نہ فرض کے بعد ایک شخص نے پوچھا یہ کیا ہے اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایسا ہی کرتے دیکھا ہے **عَنْ** حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
انْصَرَفَ إِلٰى طِنْفِسَةٍ لَهٗ فَرَأٰى قَوْمًا يُسَبِّحُوْنَ قَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا
قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ
وَأَبَا بَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَذٰلِكَ ترجمہ حفص بن عاصم سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے
ساتھ تھا ایک سفر میں اونہوں نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں پھر اپنے ڈیرے میں چلے گئے لوگوں کو دیکھا سنتیں پڑھتے ہیں تو پوچھا یہ
لوگ کیا کرتے ہیں میں نے کہا نفل پڑھتے ہیں (یعنی سنتیں) عبد اللہ بن عمر نے کہا اگر میں فرض سے پہلے یا بعد نفل پڑھتا تو فرض
ہی کو پورا کرتا (قصر کیوں کرتا) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا اون کی وفات تک اور عمر و عثمان کے ساتھ رہا رضی
اللہ عنہم اونہوں نے بھی ایسا ہی کیا ف یعنی معمولی سنتیں سفر میں کوئی نہ پڑھتا تھا لیکن مطلق نوافل سفر میں پڑھنا تو عبد اللہ
بن عمر سے ثابت ہے اور کئی حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے

كِتَابُ الْكُسُوْفِ

گہن کا بیان **كُسُوْفُ الْقَمَرِ وَالشَّمْسِ** چاند گہن اور سورج گہن کا بیان **عَنْ** أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهٗ ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند نشانیاں ہیں اللہ کی
اونکی نشانیوں میں سے کسی کے مرنے یا جینے کے لئے اونمیں گہن نہیں لگتا لیکن اللہ جل جلالہ ڈراتا ہے اونکی وجہ سے اپنے بندوں کو ف
کہ اتنے بڑے بڑے جسم اور ایسے مضبوط تغیر کے قابل ہیں پس انسان ضعیف البنیان کی کیا بساط ہے چاند کو دیکھئے اوسکا قطر دو ہزار ایک سو ساٹھ
میل کا ہے اور آفتاب کا قطر سات لاکھ بیاسی ہزار میل کا۔ آفتاب اوس زمین سے جس پر ہم بستے ہیں کئی ہزار حصے بڑا ہے کیونکہ زمین کا قطر آٹھ
ہزار میل کے قریب ہے **التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَالدُّعَاءُ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ** جب آفتاب میں گہن لگے
تو تسبیح اور تکبیر کہنا اور دعا کرنا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَتَرَامٰى بِأَسْهُمٍ لِيْ بِالْمَدِيْنَةِ إِذِ انْكَسَفَتِ

الشمس فجمعت اخبری وتلک لا تحرت ما احدث برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کسوف
الشمس فاتیتہ مما یلی ظہرہ وہو فی المسجد فجعل یسبح ویکبر ویدعو حتی حسر عنہا قال
ثم قام فصلی رکعتین واربع سجدات ترجمہ عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے میں اپنے تیروں سے کھیل رہا تھا
مدینہ میں اتنے میں آفتاب کو گہن لگا میں نے اپنے تیروں کو اٹھا لیا اور کہا دیکھوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
نئی بات کی ہے آفتاب کے گہن میں میں آپ کے پاس آیا آپ کے پیٹ کی طرف سے آپ مسجد میں تھے تسبیح اور تکبیر کہہ رہے تھے اور دعا
مانگ رہے تھے یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو گیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں اور چار سجدے کیے **ف** ظاہر
حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے نماز پڑھی بعد آفتاب صاف ہو جانے کے حالانکہ گہن کی نماز بعد صاف ہو جانے کے درست نہیں
تو مراد یہ ہے کہ عبدالرحمن نے آپ کو نماز ہی میں کھڑا پایا اور تسبیح اور تکبیر آپ نماز ہی میں کہہ رہے تھے جیسے مسلم کی ایک روایت
میں ہے فاتیتہ وہو قائم فی الصلوۃ رافع یدیہ فجعل یسبح ویحمد ویہلل ویکبر ویدعو اور
بعضوں نے کہا کہ یہ دو رکعتیں الگ تھیں سوا نماز کسوف کے بطریق شکر کے آفتاب کے صاف ہو جانے پر واللہ اعلم

الامر بالصلوۃ عند کسوف الشمس جب آفتاب میں گہن ہو تو نماز پڑھنے کا حکم عن عبد اللہ
بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ
ولکنہما آیۃ من آیات اللہ تعالی فاذا رأیتموہا فصلوا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے کے لئے گہن نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک نشانی ہے اللہ کی نشانیوں
میں سے جب تم اس کو دیکھو تو نماز پڑھو **الامر بالصلوۃ عند کسوف القمر** چاند گہن کے وقت نماز پڑھنے
کا حکم عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر لا ینکسفان
لموت احد ولکنہما آیتان من آیات اللہ عز وجل فاذا رأیتموہما فصلوا ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے مرنے کے لئے نہیں گہناتے وہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ جل جلالہ
کی نشانیوں میں سے جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو **باب الامر بالصلوۃ عند الکسوف حتی تنجلی** جب آفتاب
میں گہن ہو تو نماز پڑھتا رہے یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو جاوے عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ وانہما لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا
رأیتموہما فصلوا حتی تنجلی ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دونوں
اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور وہ کسی کے مرنے یا جینے کے لئے نہیں گہناتے جب تم ان کو گہنا ہوا دیکھو تو نماز پڑھو
یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو جاوے عن ابی بکرۃ قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکسفت
الشمس فوثب یجر ثوبہ فصلی رکعتین حتی انجلت ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے پاس پہنچے تو آپ اتنے میں آفتاب میں گہن لگا آپ جلدی سے نکلے اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں یہاں تک
آفتاب صاف ہو گیا **بَابُ الْأَمْرِ بِالنِّدَاءِ لِصَلٰوةِ الْكُسُوفِ** سورج گہن کی نماز کے لیے لوگوں کو پکار
دینا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي أَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعُوا وَاصْطَفُّوا فَصَلّٰى بِهِمْ أَرْبَعَ
رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں آپ نے حکم دیا ایک پکارنے والے کو وہ پکار آیا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ سب لوگ جمع ہو گئے اور صفیں باندھیں آپ نے دو رکعتیں
پڑھیں چار رکوع اور چار سجدوں سے **بَابُ الصُّفُوفِ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ** سورج گہن کی نماز میں صفیں باندھنا
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاسْتَكْمَلَ
أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے آفتاب کو
گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تو آپ نکلے مسجد کی طرف اور کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور سب لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں
باندھیں آپ نے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور آفتاب صاف ہو گیا آپ کے فارغ ہونے سے پہلے **كَيْفِيَّةُ**
صَلٰوةِ الْكُسُوفِ گہن کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي كُسُوفِ
الشَّمْسِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز میں آٹھ رکوع کیے (ہر رکعت میں چار رکوع) اور چار سجدے کیے۔ علما نے بھی ابن عباس سے ایسا ہی روایت
کیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى فِي كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ
ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھائی تو قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی
پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا **نَوْعٌ آخَرُ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوفِ**
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ابن عباس سے دوسری طرح سورج گہن کی نماز کی روایت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ترجمہ عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن سورج گہن ہوا چار رکوع کیے دو رکعتوں میں اور چار سجدے (تو ہر ایک رکعت
میں دو دو رکوع کیے) **نَوْعٌ آخَرُ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوفِ** ایک اور طرح سورج گہن کی نماز عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ
عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ أُصَدِّقُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ
عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ

ثم يركع ثم يقوم ثم يركع في ركعتين في كل ركعة ثلث ركعات ركع الثالثة ثم سجد حتى ان
رجالا يومئذ يغشى عليهم حتى ان سجال الماء لتصب عليهم مما قام بهم يقول اذا ركع الله اكبر
واذا رفع راسه سمع الله لمن حمده فلم ينصرف حتى تجلت الشمس فقام فحمد الله واثنى عليه وقال ان
الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته ولكن ايتان من ايات الله عز وجل يخوفكم بهما فاذا
كسفا فافزعوا الى ذكر الله عز وجل حتى ينجليا ترجمہ عطا سے روایت ہے میں نے عبید بن عمیر سے سنا انہوں نے کہا
مجھے حدیث بیان کی اوس شخص نے جسکو میں سچا جانتا ہوں میرا گمان ہے کہ مراد اون کی حضرت عائشہ ہیں انہوں نے کہا
سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ لوگوں کو لیکر بڑی دیر تک کھڑے رہے کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے
تھے پھر کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے تو دو رکعتیں پڑہیں ہر رکعت میں تین رکوع
کئے تیسری رکوع کے بعد سجدہ کیا یہانتک کہ بعض لوگوں کو غش آگیا اور اون پر پانی کے ڈول ڈالے گئے کھڑے کھڑے (یا خوف سے)
آپ جب رکوع کرتے تھے تو فرماتے تھے اللہ اکبر اور جب سر اوٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر آپ نہیں فارغ ہوئے نماز
سے یہانتک کہ سورج صاف ہو گیا اوسوقت آپ کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی اور فرمایا بیشک سورج اور چاند کسی کے موت یا زیست
کے لئے نہیں گہناتے وہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں تم کو ڈراتا ہے اونکی وجہ سے تو جب گہن لگے اون میں تو دوڑو
اللہ کی یاد کو یہانتک کہ صاف ہو جاویں عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى ست ركعات في اربع
سجدات قلت لمعاذ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا شك ولا مرية ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول صلعم نے چھ رکوع کئے چار سجدوں میں کہا
نحوه عن عائشة عن عائشة قالت خسفت الشمس في حياة رسول الله صلى الله عليه و
سلم فقام فكبر وصف الناس وراءه فاقترأ رسول الله صلى الله عليه وسلم قراءة طويلة ثم كبر فركع
ركوعا طويلا ثم رفع راسه فقال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد فقرا ثم قام فقرا قراءة طويلة
هي ادنى من القراءة الاولى ثم كبر فركع ركوعا طويلا هي ادنى من الركوع الاول ثم قال سمع الله لمن
حمده ربنا لك الحمد ثم سجد ثم صلى في الركعة الاخرى مثل ذلك فاستكمل اربع ركعات واربع سجدات
وانجلت الشمس قبل ان ينصرف ثم قام فخطب الناس فاثنى على الله عز وجل بما هو اهله ثم قال ان
الشمس والقمر ايتان من ايات الله تعالى لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رايتموهما فصلوا حتى
يفرج عنكم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم رايت في مقامي هذا كل شيء وعدتم لقد رايتموني
اردت ان اخذ قطفا من الجنة حين رايتموني جعلت اتقدم ولقد رايت جهنم يحطم بعضها على
بعض حين رايتموني تاخرت ورايت فيها ابن لحي وهو الذي سيب السوائب ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آفتاب کو گہن لگا آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگوں نے آپ کے پیچھے

صف باندھی پہلے آپ نے ایک بڑی لمبی چوڑی قراءت کی پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا ایک لمبا رکوع پھر سر اوٹھایا اور فرمایا سمع الله
لمن حمده ربنا ولک الحمد پھر قراءت شروع کی تو ایک لمبی چوڑی قراءت کی لیکن پہلے سے کچھ کم پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا ایک
لمبا رکوع لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر فرمایا سمع الله لمن حمده ربنا لک الحمد پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی
کیا تو چار رکوع کئے اور چار سجدے اور آفتاب صاف ہو گیا آپ کے فارغ ہونے سے پہلے پھر کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا لوگوں کو
پہلے اللہ کی تعریف کی جیسی لائق ہے اوسکو پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی
موت یا زیست کے لئے ان میں گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ اللہ دور کر دے اوسکو تم سے اور آپ نے فرمایا
مین نے اسجگہ سب چیزیں دیکھ لیں جنکا تم کو وعدہ ہوا ہے تم نے دیکھا میں نے چاہا کہ جنت کے میووں میں سے ایک گچھا توڑ لوں
جب تم نے دیکھا میں آگے بڑھتا تھا اور میں نے جہنم کو دیکھا وہ اولٹ پلٹ رہا تھا ایک حصہ دوسرے کو توڑتا ہے اور میں نے جہنم
میں عمرو بن لحی کو دیکھا اوسی نے سب سے پہلے سائبہ نکالا جسکا ذکر کلام اللہ میں ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص سفر
سے آتا یا اوسکا کوئی مقصود پورا ہوتا تو اپنی اونٹنی کو سائبہ کر دیتا یعنی وہ چھٹی پھرتی نہ اوس پر سواری ہوتی نہ اوسکا دودھ دوہتے
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُودِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةً
فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو آواز دی گئی کہ نماز جماعت سے ہوگی
لوگ جمع ہوئے آپ نے نماز پڑھائی دو رکعتیں اُن دونوں میں چار رکوع کئے اور چار سجدے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ
ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ
الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ
الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ
كَبِّرُوا وَتَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ
يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت
ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپنے نماز پڑھائی تو کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک
پھر کھڑے ہوئے بڑی دیر تک لیکن پہلے سے کچھ کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا
پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا بعد اوس کے فارغ ہوئے تو آفتاب صاف ہو گیا تھا آپنے خطبہ سنایا لوگوں کو اللہ کی
تعریف اور ثنا کی پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے کسی کی موت یا زیست کے لیے

ان مین گہن نہین لگتا جب تم دیکہو ان مین گہن لگا ہے تو دعا مانگو اللہ جل جلالہ سے اور تکبیر کہو اور صدقہ دو پہر فرمایا
اے امت محمد کی اللہ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہین ہے اس بات پر کہ اوسکا غلام یا اوسکی لونڈی زنا کرے یعنی اگر تم مین
سے کسیکا غلام یا لونڈی زنا کرے تو کسقدر غیرت تم کو ہوگی پہر خدا تو سب سے زیادہ غیرت مند ہے اوسکو تمہارا زنا کرنا کتنا
برا معلوم ہوگا) اے امت محمد کی قسم ہے اللہ کی اگر تم کو اوتنا علم ہو جتنا مجہکو ہے تو تم بہت کم ہنسو اور بہت رویا کرو

عَائِشَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتْهَا فَقَالَتْ اَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ
النَّاسَ لَيُعَذَّبُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْنَا اِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ اِلَيْنَا نِسَاءٌ وَاَقْبَلَ
اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ
رَاْسَهٗ فَقَامَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُوْنَ رُكُوْعِهٖ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ
اِلَّا اَنَّ رُكُوْعَهٗ وَقِيَامَهٗ دُوْنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ
فَقَالَ فِيْمَا يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنَّا نَسْمَعُهٗ بَعْدَ
ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک عورت یہودی اون کے پاس آئی اور کہنے لگی
اللہ تم کو قبر کے عذاب سے بچاوے حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ کیا لوگون کو قبر مین بہی عذاب ہوگا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگتا ہون مین اللہ کی قبر کے عذاب سے حضرت عائشہ نے کہا پہر آپ کہین باہر نکلے اتنے مین سورج کو
گہن لگا ہم سب حجرے مین چلی آئین اور عورتین ہمارے پاس اکٹہا ہوگئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وقت
کچہہ دن چڑہا ہوگا آپ بڑی دیر تک کہڑے رہے پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹہایا اور کہڑے رہے لیکن پہلے سے کچہہ کم پہر رکوع
کیا لیکن پہلے رکوع سے کچہہ کم پہر سجدہ کیا پہر دوسری رکعت کے لئے کہڑے ہوئے اوس مین بہی ایسا ہی کیا لیکن رکوع اور قیام
اوسکا پہلی رکعت سے کم تہا پہر سجدہ کیا اور سورج صاف ہوگیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر بیٹہے اور فرمایا لوگ قبر مین ایسی
آزمائے جاوینگے جیسے دجال کے سامنے آزمائے جاوینگے حضرت عائشہ نے کہا اوسکے بعد ہم سنتے تہے آپ پناہ مانگا کرتے تہے اللہ
قبر کے عذاب سے عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ جَاءَتْنِيْ يَهُوْدِيَّةٌ تَسْاَلُنِيْ فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَلَمَّا جَاءَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُوْرِ قَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ فَرَكِبَ
مَرْكَبًا يَعْنِيْ وَانْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَكُنْتُ بَيْنَ الْحُجَرِ مَعَ نِسْوَةٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهٖ
فَاَتٰى مُصَلَّاهُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِيَامَ
ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا اَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ
الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ اَيْسَرَ مِنْ رُكُوْعِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ اَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ اَيْسَرَ مِنْ رُكُوْعِهٖ

الاوّل ثم رفع رأسه فقام ما شاء من قيامه الاول فكانت اربع ركعات واربع سجدات وانجلت
الشمس فقال انكم تفتنون في القبور كفتنة الدجال قالت عائشة فسمعته بعد ذلك يتعوذ
من عذاب القبر۔ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میرے پاس ایک یہودی عورت آئی اور کہنے لگی اللہ تم کو قبر کے عذاب سے
بچاوے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا لوگوں کو قبر میں بھی عذاب ہوگا
آپ نے فرمایا پناہ اسکی پھر آپ سوار ہوگئے اور سورج کو گہن لگا میں حجروں میں عورتوں کے ساتھ بیٹھی تھی اتنے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے اور نماز پڑھنے کی جگہ میں گئے آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی تو کھڑے ہوئے
بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھایا اور کھڑے
رہے بڑی دیر تک پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر کھڑے ہوئے لیکن پہلی رکعت کے قیام سے کم پھر رکوع کیا پہلی رکعت کے رکوع سے
کم پھر سر اٹھایا اور کھڑے ہوئے پہلی رکعت کے قیام سے کم پھر رکوع کیا پہلی رکعت کے رکوع سے کم تو سب چار رکوع ہوئے اور چار سجدے
اتنے میں آفتاب صاف ہو گیا آپ نے فرمایا قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی جیسے دجال کے سامنے آزمائش ہوگی حضرت عائشہ نے کہا
پھر میں نے سنا آپ سے آپ پناہ مانگا کرتے تھے قبر کے عذاب سے۔ عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
صلى في كسوف في صفة زمزم اربع ركعات في اربع سجدات۔ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھی زمزم کے پاس (وادی کے کنارے میں) اس میں چار رکوع کیے اور چار سجدے۔ عن
جابر قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم شديد الحر فصلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم باصحابه فاطال القيام حتى جعلوا يخرون ثم ركع فاطال ثم رفع فاطال ثم ركع
فاطال ثم رفع فاطال ثم سجد سجدتين ثم قام فصنع نحوا من ذلك وجعل يتقدم ثم جعل يتاخر
فكانت اربع ركعات واربع سجدات كانوا يقولون ان الشمس والقمر لا يخسفان الا لموت عظيم من عظمائهم
وانهما آيتان من آيات الله يريكموهما فاذا انخسفت فصلوا حتى تنجلي۔ ترجمہ جابر سے روایت ہے سورج گہن ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بڑی گرمی کے دنوں میں آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی تو بڑی دیر تک کھڑے
رہے یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر آپ نے رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھایا پھر بڑی دیر تک پھر رکوع میں رہے بڑی دیر تک
پھر سر اٹھایا پھر بڑی دیر تک پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا آپ آگے بڑھتے تھے پھر
ہٹتے تھے ساری نماز میں چار رکوع تھے اور چار سجدے آپ نے فرمایا کہ لوگ کہتے تھے سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے
آدمی کے مرنے کے لیے حالانکہ ان دونوں کا گہن اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب ایسا ہو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ سورج
یا چاند صاف ہو جاوے۔ نوع آخر ایک اور طرح گہن کی نماز۔ عن عبد الله بن عمرو قال كسفت
الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر فنودي الصلوة جامعة فصلى رسول الله

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ رَكْعَتَیْنِ وَسَجْدَةً ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ وَسَجْدَةً قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آفتاب میں گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے حکم دیا منادی ہوئی کہ نماز جماعت ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکوع کیے اور ایک سجدہ پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع کیے اور ایک سجدہ حضرت عائشہ نے کہا میں نے کبھی اتنا لمبا رکوع نہیں کیا اور نہ کبھی اتنا لمبا سجدہ کیا امام نسائی نے کہا کہ اس حدیث کو مروان نے معاویہ بن سلام سے روایت کیا اور راوی کی مخالفت کی محمد بن حمیر نے جیسا کہ آگے ابن حمیر کی روایت مذکور ہوتی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَیْنِ وَسَجْدَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَیْنِ وَسَجْدَتَیْنِ ثُمَّ جُلِّیَ عَنِ الشَّمْسِ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ مَا سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُجُوْدًا وَلَا رَكَعَ رُكُوْعًا اَطْوَلَ مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آفتاب میں گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اوس میں (پہلی رکعت میں) دو رکوع کیے اور دو سجدے پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع کیے اور دو سجدے پھر آفتاب صاف ہو گیا حضرت عائشہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی سجدہ اور رکوع اس سے زیادہ لمبا نہیں کیا (خلاف کیا ابن حمیر کا علی بن مبارک نے اونکی روایت آگے آتی ہے) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَاَمَرَ فَنُوْدِیَ اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ فِیْ صَلٰوتِهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسِبْتُ قَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَامَ مِثْلَ مَا قَامَ وَلَمْ یَسْجُدْ ثُمَّ رَكَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَكْعَتَیْنِ وَسَجْدَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ وَجُلِّیَ عَنِ الشَّمْسِ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے وضو کیا اور حکم کیا تو پکارا گیا کہ نماز جماعت سے ہونیوالی ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے نماز میں میں سمجھتی ہوں کہ آپ نے سورہ بقرہ پڑھی ہوگی پھر رکوع کیا تو دیر تک رکوع میں رہے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور اتنی ہی دیر تک کھڑے رہے اپنے سجدہ نہیں کیا پھر رکوع کیا پھر سجدے میں گئے پھر کھڑے ہو کر ایسا ہی کیا یعنی دو رکوع کیے پھر سجدہ کیا بعد اوسکے بیٹھے تو سورج صاف ہو گیا تھا

نَوْعٌ اٰخَرُ ایک اور طرح سے گہن کی نماز

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَقَامَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ فَقَامَ قِیَامًا فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَجَلَسَ فَاَطَالَ الْجُلُوْسَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَامَ فَصَنَعَ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی مِنَ الْقِیَامِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْجُلُوْسِ فَجَعَلَ یَنْفُخُ فِیْ اٰخِرِ سُجُوْدِهٖ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِیَةِ وَیَبْكِیْ وَیَقُوْلُ لَمْ تَعِدْنِیْ هٰذَا وَاَنَا فِیْهِمْ لَمْ تَعِدْنِیْ هٰذَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ ....

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ أُدْنِيَتِ الْجَنَّةُ مِنِّي حَتَّى لَوْ بَسَطْتُ يَدِي لَتَعَاطَيْتُ مِنْ قُطُوفِهَا وَ
لَقَدْ أُدْنِيَتِ النَّارُ مِنِّي حَتَّى لَقَدْ جَعَلْتُ أَتَّقِيهَا خَشْيَةَ أَنْ تَغْشَاكُمْ حَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ حِمْيَرَ
تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ سَقَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ
فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا تَنْهَشُهَا إِذَا أَقْبَلَتْ وَإِذَا وَلَّتْ تَنْهَشُ أَلْيَتَهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَخَا
بَنِي الدَّعْدَعِ يُدْفَعُ بِعَصًا ذَاتِ شُعْبَتَيْنِ فِي النَّارِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ الَّذِي كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ
بِمِحْجَنِهِ مُتَّكِئًا عَلَى مِحْجَنِهِ فِي النَّارِ يَقُولُ أَنَا سَارِقُ الْمِحْجَنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ نماز کو لئے کہڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ جو لوگ تھے وہ بھی کہڑے ہوئے آپ بہت دیر تک کہڑے
رہے پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹہایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹہاکر بیٹہے رہے بڑی دیر تک پہر سجدہ کیا بڑی دیر
تک پہر سر اوٹہایا اور کہڑے ہوئے اور دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کیا جیسا پہلی رکعت مین کیا تہا یعنی قیام اور رکوع اور سجود
اور جلوس بہت دیر تک کئے پہر دوسری رکعت کے اخیر سجدے مین آپ ہانپنے لگے اور رونے لگے فرماتے تھے تو نے مجہسے یہ وعدہ نہین
کیا تہا (یعنی عذاب کا) حالانکہ مین ان لوگون مین موجود ہون (اور تو خود فرماتا ہے اپنی کلام مین اللہ نہین عذاب کرنیوالا
اون کو جب تو اون مین موجود ہے) تو نے مجہسے یہ وعدہ نہین کیا تہا اور ہم تجہسے بخشش چاہتے ہین (اور تو خود فرماتا ہے
اپنی کلام مین اللہ اونکو عذاب کرنیوالا نہین جب وہ اپنے گناہون کی بخشش چاہتے ہین) پھر آپ نے سر اوٹہایا تو سورج
صاف ہو گیا تہا اوسوقت آپ کہڑے ہوئے اور لوگون کو خطبہ سنایا اللہ کی تعریف کی پہر فرمایا سورج اور چاند دونون اللہ
کی نشانیون مین سے دو نشانیان ہین جب تم دیکہو ان مین گہن لگا ہے تو دوڑو اللہ کی یاد کیطرف قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتہ مین
محمد کی جان ہے (یعنی اللہ تعالی کی) جنت مجہسے اتنی قریب کیگئی تہی اگر مین ہاتہ پہیلاتا تو اوسکے چند خوشے لے لیتا اور جہنم
مجہسے اتنا نزدیک ہو گیا کہ مین اوس سے بچنے لگا مین ڈرتا تہا کہین تمہین ڈھانپ نہ لیوے یہانتک کہ مین نے اوسمین حمیر (ایک قبیلہ کا نام ہے)
کی ایک عورت کو دیکہا جسکو ایک بلی کیوجہ سے عذاب ہو رہا تہا اوس نے بلی کو باندہ دیا تہا پہر نہ چہوڑا اوسکو یہانتک کہ وہ زمین کے
کیڑے مکوڑے کہانے لگے نہ اوسکو کہانا دیا نہ پانی دیا آخر وہ مر گئی (بہوک پیاس سے) مین نے دیکہا وہ بلی اوس عورت کو نوچتی تہی
جب وہ سامنے آتی اور جب پیٹہ موڑتی تو اوس کے سرین کو نوچتی اور مین نے اوس مین دو جوتیون والیکو دیکہا جو بنی دعدع مین سے
تہا (وہ لوگون کی جوتیان چرایا کرتا) ایک لکڑی دو شاخی سے مار کر جہنم مین ڈہکیلا جاتا تہا اور مین نے اوسمین خمدار لکڑی والے
کو دیکہا جو حاجیون کا مال چراتا تہا (اگر کسیکو معلوم ہو گیا تو کہتا میری لکڑی مین لٹک گیا تہا نہین تو لیکر بہاگتا) وہ اپنی لکڑی
پر تکیہ لگائے کہتا تہا مین لکڑی کا چور ہون [illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ
الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ
فَأَطَالَ السُّجُودَ وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَفَعَلَ فِيهِمَا مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ
يَفْعَلُ فِيهِمَا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا
لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى الصَّلٰوةِ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑہائی بڑی دیر تک قیام کیا پھر بڑی دیر تک رکوع کیا پھر بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کچھ کم پھر بڑی دیر تک رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر بڑی دیر تک سجدہ کیا پھر سر اوٹھایا پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے سجدے سے کم پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع کیے اون میں بھی ایسا ہی کیا پھر دو سجدے کیے اون میں بھی ایسا ہی کیا یہانتک کہ نماز سے فارغ ہوئے پھر فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں دو نشانیاں ہیں کسی کی موت یا زیست کے لیے اون میں گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو اللہ کی یاد کے لیے دوڑو اور نماز کے لیے

نَوْعٌ آخَرُ
ایک اور طرح گہن کی نماز

عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادِ الْعَبْدِيِّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ بَيْنَا أَنَا يَوْمًا وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضَيْنِ لَنَا عَلٰى
عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ
مِنَ الْأُفُقِ اسْوَدَّتْ فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَيُحْدِثَنَّ شَأْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَوَافَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ قَالَ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلّٰى فَقَامَ كَأَطْوَلِ قِيَامٍ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلٰوةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ
لَهُ صَوْتًا ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ رُكُوعٍ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلٰوةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ سُجُودٍ
مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّي
الشَّمْسِ جُلُوسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَشَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَشَهِدَ أَنَّهُ
عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ مُخْتَصَرٌ

ترجمہ ثعلبہ بن عباد عبدی سے روایت ہے جو بصرہ کا رہنے والا تہا اوس نے ایک دن خطبہ سنا سمرہ بن جندب سے اونہوں نے ایک حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ایکدن میں اور ایک لڑکا انصار کا نشانہ لگا رہے تہے (تیر کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب آفتاب دیکھنے والے کی نگاہ میں دو یا تین نیزے برابر بلند ہوا ایکبارگی سیاہ ہو گیا ہم نے ایکدوسرے سے کہا چلو مسجد کو آفتاب کا یہ حال ضرور کوئی نئی بات پیدا کرے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکی امت کے لیے ہم مسجد کو چلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نکلتے ہوئے ملے آپ آگے بڑہے اور نماز پڑہی اتنی

دیر تک کھڑے رہے جیسی کہ ویسا کسی نماز میں نہیں کھڑے رہے تھے ہم آپ کی آواز نہیں سنتی تھے پھر آپ نے رکوع کیا اتنا بڑا ویسا
رکوع کسی نماز میں کبھی نہیں کیا تھا ہم نے آپکی آواز نہیں سنی پھر سجدہ کیا اتنا بڑا ویسا سجدہ کسی نماز میں کبھی نہیں
کیا تھا ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا جب آپ دوسری رکعت کے بعد بیٹھے تو آفتاب
صاف ہو گیا آپ نے سلام پھیرا اور اللہ کی تعریف کی اور اوس کی ثنا بیان کی اور گواہی دی اس بات کی کہ کوئی سچا معبود
نہیں ہے سوا اللہ کے اور گواہی دی اس بات کی کہ میں اللہ کا بندہ اور بھیجا ہوا ہوں حدثنا ... عن النعمان بن بشير قال
انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج يجر ثوبه فزعا حتى اتى المسجد
فلم يزل يصلي بنا حتى انجلت فلما انجلت قال ان ناسا يزعمون ان الشمس والقمر لا ينكسفان الا لموت
عظيم من العظماء وليس كذلك ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما آيتان
من آيات الله عز وجل ان الله عز وجل اذا بدا لشيء من خلقه خشع له فاذا رأيتم ذلك فصلوا
كاحدث صلاة صليتموها من المكتوبة۔ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نکلے گھبرا کر اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے یہاں تک کہ مسجد میں آئے اور برابر ہمارے ساتھ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ
آفتاب صاف ہو گیا جب صاف ہو گیا تو آپ نے فرمایا بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے
شخص کے مرنے کے لیے حالانکہ ایسا نہیں ہے سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا کسی کی موت یا زیست کے لیے وہ تو اللہ کی نشانیوں
میں سے دو نشانیاں ہیں بیشک اللہ جل جلالہ جب اپنی مخلوق پر تجلی کرتا ہے تو وہ اوسکے لیے دب جاتی ہے جب تم ایسا دیکھو تو
نماز پڑھو مثل اوس فرض نماز کی جو ابھی تم نے پڑھی ہو یعنی جسکے بعد گہن ہوا اگر فجر کے بعد ہو تو دو رکعتیں پڑھو اگر ظہر یا عصر یا
عشا کے بعد ہو تو چار پڑھو حدثنا ... عن قبيصة بن مخارق الهلالي قال كسفت الشمس ونحن اذ ذاك مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة فخرج فزعا يجر ثوبه فصلى ركعتين اطالهما فوافق انصرافه
انجلاء الشمس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله وانهما لا ينكسفان
لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم من ذلك شيئا فصلوا كاحدث صلاة مكتوبة صليتموها
ترجمہ قبیصہ بن مخارق ہلالی سے روایت ہے سورج گہن ہوا ہم اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مدینہ میں آپ گھبرا
کر اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے نکلے دو رکعتیں آپ نے پڑھیں لمبی لمبی پڑھیں پھر آپ کا نماز سے فارغ ہونا اور سورج کا صاف ہونا ساتھ ہوا
آپ نے اللہ کی تعریف کی اور اوسکی ثنا بیان کی پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور ان
میں کسی کی موت یا زیست کے لیے گہن نہیں لگتا جب تم ان میں گہن دیکھو تو جو فرض نماز ابھی پڑھی ہو اسی طرح نماز پڑھو حدثنا ... عن
قبيصة الهلالي ان الشمس انخسفت فصلى نبي الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ركعتين حتى انجلت
ثم قال ان الشمس والقمر لا ينخسفان لموت احد ولكنهما خلقان من خلقه وان الله عز وجل يحدث

فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلَّى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ يَخْشَعُ لَهُ فَأَيُّهُمَا حَدَثَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللَّهُ أَمْرًا ترجمہ قبیصہ ہلالی سے روایت ہے سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو رکعتیں پڑھیں یہانتک کہ آفتاب صاف ہو گیا پھر فرمایا سورج اور چاند میں کسیکے مرنے کے لیئے گہن نہیں لگتا وہ تو اللہ کی پیدا کی ہوئیں چیزوں میں سے دو چیزیں ہیں بیشک اللہ جل جلالہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں جو چاہتا ہے نئی بات پیدا کرتا ہے اور اللہ عزوجل جب اپنی مخلوقات میں سے کسی چیز پر تجلی فرماتا ہے تو وہ چیز اُس کی تابعداری کرتی ہے جب سورج گہن یا چاند گہن تو نماز پڑھو یہانتک کہ صاف ہو جاوے یا اللہ کوئی نئی بات پیدا کرے عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج اور چاند میں گہن لگے تو نئی فرض کی طرح نماز پڑھو۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی سورج گہن کیوقت جیسے ہم پڑھتے ہیں رکوع اور سجدہ کرتے تھے عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِنْ خَلْقِهِ يُحْدِثُ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللَّهُ أَمْرًا ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز جلدی کرتے ہوئے مسجد کو نکلے اوسوقت سورج میں گہن لگا تھا آپ نے نماز پڑھی یہانتک کہ سورج صاف ہو گیا پھر فرمایا جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے آدمی کے مرنے کے لیئے زمین کے بڑے آدمیوں میں سے حالانکہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے کے لیئے گہن نہیں لگتا لیکن وہ دونوں اللہ کے مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں اور اللہ جو چاہتا ہے اپنی مخلوق میں نئی بات پیدا کرتا ہے پھر ان دونوں میں سے جب گہن لگے نماز پڑھو یہانتک کہ صاف ہو جاوے یا اللہ نئی بات پیدا کرے عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْكَشَفَتْ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذَلِكَ أَنَّ ابْنًا لَهُ مَاتَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ نَاسٌ فِي ذَلِكَ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں سورج کو گہن لگا آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے یہانتک کہ مسجد میں پہنچے اور لوگ دوڑ کر جمع ہو گئے آپ نے ہمارے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں

جب سورج صاف ہوگیا تو فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کی وجہ سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا
ہے اور یہ کسی کی موت یا زیست کی وجہ سے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ گہن جاتا رہے پھر آپ نے اس لیے
فرمایا کہ (اسی روز) آپ کی صاحبزادی حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا لوگوں نے کہا کہ اسی وجہ سے آفتاب کو گہن لگا تھا

عَنْ اَبِی بَکْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ مِثْلَ صَلٰوتِکُمْ ھٰذِہٖ وَذَکَرَ کُسُوْفَ
الشَّمْسِ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں مثل تمہاری نماز کی سورج گہن میں

قَدْرُ الْقِرَاءَةِ فِیْ صَلٰوةِ الْکُسُوْفِ سورج گہن میں کتنی قرات کرے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ
الشَّمْسُ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَہٗ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا قَرَاَ نَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ
قَالَ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَ
ھُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا
وَھُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا
وَھُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ
مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِکَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَالُوْا یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْنَاکَ تَنَاوَلْتَ شَیْئًا فِیْ مَقَامِکَ ھٰذَا ثُمَّ رَاَیْنَاکَ تَکَعْکَعْتَ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَنَّةَ اَوْ
اُرِیْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْھَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُہٗ لَاَکَلْتُمْ مِنْہُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَاُرِیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ
کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ قَالُوْا لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُفْرِھِنَّ قِیْلَ یَکْفُرْنَ
بِاللّٰہِ قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدٰھُنَّ الدَّھْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْکَ شَیْئًا
قَالَتْ مَا رَاَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے قریب قریب سورہ بقر کے آپ نے قرات کی پھر
ایک لمبا رکوع کیا پھر سر اوٹھایا پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم
پھر سجدہ کیا پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے سے کم پھر سر اوٹھایا پھر بڑی دیر تک
کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے سے کم پھر سجدہ کیا پھر نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہوگیا تھا
آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اون میں کسی کے مرنے یا جینے کے لیے گہن نہیں لگتا جب
تم ایسا دیکھو تو اللہ عزوجل کی یاد کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا آپ کسی چیز کو بڑھ کر لیتے تھے اپنی جگہ میں پھر
ہم نے دیکھا آپ پیچھے ہٹ گئے آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا یا جنت مجھکو دکھلائی گئی میں نے وہیں سے ایک خوشہ
جنت کے میوہ کا لینا چاہا اگر میں اس کو لیتا تو جب تک دنیا قائم ہے تم اوسمیں سے کھایا کرتے (اور وہ تمام نہ ہوتا) اس لیے

کہ جنت کے میوے کو فنا نہیں ہے کھاتا دایم ہے (کھلتا اور پیدا ہوتا ہے) پھر جہنم مجھکو دکھلایا گیا میں نے آجتک ایسی اونی چیز نہیں دیکھی
اور میں نے دیکھا اوس میں عورتیں بہت ہیں صحابہ نے عرض کیا کیون یا رسول اللہ آپنے فرمایا اونکی کفر کیوجہ سے لوگون نے عرض
کیا کیا اللہ کے ساتھ کفر کرنے سے آپنے فرمایا خاوند کا کفر کرتے ہیں (یعنی اوسکی ناشکری کرتے ہیں) اور احسان نہیں مانتیں
اگر تو کسی عورت کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر ایک بات تیری بری دیکھے تو کہنے لگتی ہے میں نے کبھی تجھسے بھلائی نہ پائی۔

باب الجهر بالقراءة في صلوة الكسوف سورج گہن کی نماز میں پکار کر قرات کرنا عن عائشة عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم انه صلى اربع ركعات في اربع سجدات وجهر فيهما بالقراءة كلما
رفع رأسه قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
گہن کے نماز میں چار رکوع کیئے اور چار سجدے اور دو رکعتون میں پکار کر قرات کی جب رکوع سے سر اوٹہاتے تو آپ فرماتے
سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد ف یہ جمہور علما کے نزدیک محمول ہے چاند گہن پر اس لیئے کہ امام مالک اور شافعی اور
ابو حنیفہ اور لیث اور جمہور فقہا کے نزدیک سورج گہن کی نماز میں آہستہ قرات کرنا چاہیے اور چاند گہن کے نماز میں پکار کر
اور ابو یوسف اور محمد اور احمد اور اسحاق کے نزدیک دونوں نمازون میں پکار کر قرات کرنا چاہیئے

ترک الجهر فيها سورج گہن کے نماز میں قرات پکار کر نہ کرنا عن سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم
في كسوف الشمس لا نسمع له صوتا ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز
پڑہائی ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے (یعنی قرات آپ کی)

باب القول في السجود في صلوة الكسوف گہن
کی نماز میں سجدے میں کیا کہے عن عبد الله بن عمرو قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطال القيام ثم ركع فاطال الركوع ثم رفع فاطال
قال شعبة واحسبه قال في السجود نحو ذلك وجعل يبكي في سجوده وينفخ ويقول رب لم تعدني
هذا وانا استغفرك لم تعدني هذا وانا فيهم فلما صلى قال عرضت على الجنة حتى لو مددت
يدي تناولت من قطوفها وعرضت على النار فجعلت انفخ خشية ان يغشاكم حرها ورأيت فيها
سارق بدنتي رسول الله صلى الله عليه وسلم ورأيت فيها اخا بني دعدع سارق الحجيج فاذا فطن له
قال هذا عمل المحجن ورأيت فيها امرأة طويلة سوداء تعذب في هرة ربطتها فلم تطعمها ولم تسقها
ولم تدعها تاكل من خشاش الارض حتى ماتت وان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولا لحياة
ولكنهما ايتان من ايات الله فاذا انكسفت احدهما او قال فعل احدهما شيئا من ذلك فاسعوا الى
ذكر الله عز وجل ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے
نماز پڑہائی تو ایک لمبا قیام کیا پھر ایک لمبا رکوع کیا پھر سر اوٹہایا شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں عطاء نے سجدے میں بھی ایسا

سے کم پھر تکبیر کہی اور ایک لنبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سر اوٹھایا اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا لنبا رکوع کے برابر یا اوس سے بھی بڑا پھر تکبیر کہی اور سر اوٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے اور ایک لنبی قرارت کی لیکن پہلی قرارت سے کم پھر تکبیر کہی اور ایک رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سر اوٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر ایک لنبی قرارت کی لیکن پہلی قرارت سے (یعنی جو دوسری رکعت میں کی تھی) کم پھر تکبیر کہی اور ایک لنبا رکوع کیا پھر تکبیر کہی اور سر اوٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا لیکن پہلے سجدے سے کم پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا بعد اوس کے کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد اور ثنا بیان کی پھر فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت یا زیست کے لیے نہیں گہناتے وہ دونو نشانیاں ہین اللہ کی نشانیوں میں سے جب اون میں سے کسی کو گہن لگے تو دوڑو اللہ کیطرف نماز کے ساتھ (یعنی جلد نماز پڑھو)

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْکُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ انْصَرَفَ

ترجمہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑھی تو کھڑے ہوئے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر کھڑے ہوئے اور قیام کیا بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اُٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا پھر نماز سے فارغ ہوئے

باب القُعُوْدِ عَلَی الْمِنْبَرِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْکُسُوْفِ

گہن کی نماز کے بعد منبر پر بیٹھنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْنَا اِلَی الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ اِلَیْنَا نِسَاءٌ وَاَقْبَلَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِکَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ دُوْنَ رُکُوْعِهٖ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِیَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِکَ اِلَّا اَنَّ قِیَامَهٗ وَرُکُوْعَهٗ دُوْنَ الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِیْمَا یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ یُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ کَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ مُخْتَصَرٌ

ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں نکل جانے کو تشریف لے گئے تھے ہم حجرے میں چلی آئیں اور عورتیں ہمارے پاس جمع ہو گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اوس وقت چاشت کا ہو گا آپ کھڑے ہوئے بڑی دیر تک پھر ایک لنبا رکوع کیا پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور ایسا ہی کیا مگر اوس میں رکوع اور قیام پہلے رکعت سے

کم کرکے پھر سجدہ کیا اور سورج صاف ہو گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ منبر پر بیٹھے اور فرمایا اور باتوں میں یہ بھی کہ لوگوں
کی آزمائش ہوگی قبروں میں جیسے دجال کے سامنے آزمائش ہوگی یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے (جو اوپر گزر چکی) باب

كَيْفَ الْخُطْبَةُ فِي الْكُسُوفِ گہن کی نماز میں خطبہ کیونکر پڑھے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلَّى فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ
رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ
الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَدْ تَجَلَّى عَنِ الشَّمْسِ
فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ
فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ
مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ
كَثِيرًا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے سورج میں گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کھڑے ہوئے
اور نماز پڑھی تو بڑی دیر تک قیام کیا پھر بڑی دیر تک رکوع کیا پھر سر اوٹھایا اور بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم
پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پھر سر اوٹھایا اور بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع
کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سر اوٹھایا اور بڑی دیر تک قیام کیا پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر
سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اوس وقت سورج صاف ہو گیا تھا پھر خطبہ سنایا لوگوں کو تو اللہ کی حمد اور ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ
سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے کی لیے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو اور صدقہ دو اور یاد کرو اللہ عز و جل
کو اور فرمایا ای امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اللہ سے زیادہ کسی کو غیرت نہیں ہے اوس کے غلام اور لونڈی کے زنا کرنے
سے (یعنی اگر تمہارا غلام یا لونڈی زنا کرے تو ضرور تم کو غیرت آوے گی پھر اللہ کا کوئی غلام یا اللہ کی کوئی لونڈی زنا کرے
تو اوسکو کس قدر غیرت آتی ہوگی) اور فرمایا ای امت محمد کے اگر تم کو اوتنا علم ہو جتنا مجھ کو ہے تو بہت تھوڑا ہنسو اور بہت رو

عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ ترجمہ سمرہ رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن میں خطبہ پڑھا تو فرمایا بعد حمد اور ثنا کے (یعنی پہلے اللہ کی حمد اور ثنا کی پھر اما بعد
کہکے خطبہ شروع کیا اس میں تعلیم ہے اس بات کی کہ خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے الْأَمْرُ بِالدُّعَاءِ فِي الْكُسُوفِ

سورج گہن میں دعا کرنے کا حکم عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ
فَقَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَاءَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلُّونَ فَلَمَّا انْجَلَتْ
خَطَبَنَا فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ
فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَنْكَشِفَ مَا بِكُمْ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے مین سورج کو گہن لگا آپ مسجد کیطرف چلے اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے جلدی سے لوگ بھی آپ کے
ساتھ چلے آپ نے دو رکعتین پڑہین جیسے لوگ پڑہتے ہین جب سورج صاف ہوگیا تو ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا سورج اور
چاند اللہ کی نشانیون مین سے دو نشانیان ہین جن سے ڈراتا ہے وہ اپنے بندون کو اور کسی کے مرنے کیلئے گہن نہین لگتا
جب تم دیکھو اون مین سے کسیکو گہن لگا ہے تو نماز پڑہو اور دعا کرو یہانتک کہ گہن صاف ہوجاوے

الأمر بالاستغفار في الكسوف سورج گہن مین استغفار کرنیکا حکم

عن أبي موسى قال خسفت الشمس فقام النبي صلى الله عليه وسلم فزعا يخشى أن تكون الساعة فقام حتى أتى المسجد فقام يصلي بأطول قيام وركوع وسجود ما رأيته يفعله في صلاة قط ثم قال إن هذه الآيات التي يرسل الله لا تكون لموت أحد ولا لحياته ولكن الله يرسلها يخوف بها عباده فإذا رأيتم منها شيئا فافزعوا إلى ذكره ودعائه واستغفاره ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے سورج مین گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہبرا اوٹھے قیامت کے خوف سے آپ کہڑے ہوے اور مسجد مین آئے اور نماز پڑہی بہت لنبے لنبے قیام اور رکوع اور سجدے سے ویسی لنبی مینے کسی نماز مین آپ کرتے نہین دیکہا پھر فرمایا یہ وہ نشانیان ہین جنکو اللہ بھیجتا ہے کسیکے مرنے یا جینے کیلئے نہین ہوتین لیکن اللہ انکو اپنے بندون کے ڈرانے کیلئے بھیجتا ہے جب تم ان مین سے کسیکو دیکھو تو دوڑو اللہ کی یاد کیلئے اور اسکی سے دعا اور استغفار کرنے کے لیے

كتاب الاستسقاء

استسقا کی نماز کا بیان ف جب پانی نہ برسے اور لوگون پر تباہی کا خوف ہو تو حاکم اسلام کو چاہیے کہ رعایا کو ساتھ لیکر بستی سے باہر نکلکر نماز پڑہے اور دعا و استغفار کرے

متى يستسقي الإمام امام استسقا کیلیے کب نکلے

عن أنس بن مالك قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله هلكت المواشي وانقطعت السبل فادع الله فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فمطرنا من الجمعة إلى الجمعة فجاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله تهدمت البيوت وانقطعت السبل وهلكت المواشي فقال اللهم على رؤوس الجبال والآكام وبطون الأودية ومنابت الشجر فانجابت عن المدينة انجياب الثوب ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جانور مرگئے اور رستے بند ہوگئے (یعنی پانی نہ ہونے سے) آپ اللہ سے دعا کیجیے پانی برسنے کیلیے آپنے دعا کی تو اوس جمعہ سے لیکر دوسرے جمعہ تک پانی برسا کیا پھر ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ گھر گر گئے اور رستے بند ہوگئے اور جانور مرگئے (بہت پانی برسنے سے) آپنے فرمایا یا اللہ برسا پہاڑون کی چوٹیون پر اور ٹیلون پر اور نالون اور درختون مین اوسی وقت بادل پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے ف یہ آنحضرت کے معجزات مین سے ایک بڑا معجزہ تھا

خروج الإمام إلى المصلى للاستسقاء امام کا نکلنا استسقا کے لیے

عن عبد الله بن زيد الذي أري النداء قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم

خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے
(جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصلی کیطرف نکلے (یعنی جنگل میں جہاں عید کی نماز
پڑھتے تھے) استسقا کے لیے آپ نے قبلہ کیطرف منہ کیا اور چادر کو الٹا اور دو رکعتیں پڑھیں ف امام نسائی نے کہا
یہ غلطی ہے سفیان بن عیینہ کی عبداللہ بن زید جنکو خواب میں اذان کی تعلیم ہوئی تھی وہ عبداللہ بن زید بن عبد ربہ
ہیں اور یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں جو استسقا کی حدیث روایت کرتے ہیں

بَابُ الْحَالِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهَا إِذَا خَرَجَ امام کو کس حال میں نکلنا چاہیے

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي فُلَانٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا فَلَمْ يَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتِكُمْ هَذِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے روایت ہے مجھکو فلاں شخص نے عبداللہ بن عباس کے پاس
بھیجا یہ پوچھنے کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کی نماز کیونکر پڑھتے تھے انہوں نے کہا آپ استسقا کے لیے نکلے عاجزی
کرتے ہوئے انکسار سے بغیر آرائش اور زینت کے (تاکہ اللہ کی درگاہ میں محتاجی ظاہر ہو) اور دو جلدی سے جم کر (؟) پھر آپنے
خطبہ نہیں پڑھا جیسے تم پڑھتے ہو اور دو رکعتیں پڑھیں عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ ترجمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقا کی نماز
پڑھی ایک سیاہ چادر اوڑھے تھی

بَابُ جُلُوسِ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلْاِسْتِسْقَاءِ استسقا میں امام کا منبر پر بیٹھنا

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ ترجمہ اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کی نماز کیونکر پڑھتے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے عاجزی اور
تضرع اور زاری سے بغیر زینت اور آرائش کے پھر منبر پر بیٹھے لیکن تمہاری طرح خطبہ نہیں پڑھا بلکہ برابر دعا اور عاجزی کرتے رہے
اور تکبیر کہتے رہے اور دو رکعتیں پڑھیں جیسے عیدین میں پڑھتے تھے

بَابُ تَحْوِيلِ الْإِمَامِ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ امام جب استسقا میں دعا مانگے تو اپنی پیٹھ لوگوں کیطرف کرے

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَحَوَّلَ لِلنَّاسِ ظَهْرَهُ وَدَعَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَأَ فَجَهَرَ ترجمہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے
استسقا کے لیے اپنی چادر الٹی اور لوگوں کیطرف پیٹھ پھیری اور دعا کی پھر دو رکعتیں پڑھیں ان میں قراءت پکار کے کی

تقلیب الامام الرداء عند الاستسقاء استسقا کے وقت امام کا چادر الٹنا **عن** عباد بن تمیم
عن عمہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقی وصلی رکعتین وقلب رداءہ **ترجمہ** عباد بن تمیم سے روایت
ہے انہوں نے اپنے چچا سے سنا (عبداللہ بن زید بن عاصم سے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے آپ نے
دو رکعتیں پڑھیں اور چادر کو الٹا **ف** اسطرح کہ داہنا کونا اسکا بائیں مونڈھے پر کیا اور بایاں اسکا داہنے مونڈھے پر کیا یہ
ابوداؤد کی روایت میں ہے مقصود اس سے فال نیک ہے کہ فصل کی حالت بھی اسیطرح الٹ جاویگی قحط اور گرانی کے بدلے بارش
اور ارزانی ہوگی) **متی یحول الامام رداءہ** امام اپنی چادر کب الٹے **عن** عبداللہ بن زید یقول خرج
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستسقی وحول رداءہ حین استقبل القبلۃ **ترجمہ** عبداللہ بن زید سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آپ نے پانی کے لیے دعا کی اور چادر الٹی جب قبلے کیطرف منہ کیا **رفع
الامام یدیہ** امام کا ہاتھ اوٹھانا دعا کے لیے استسقا میں **عن** عباد بن تمیم عن عمہ انہ رای رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی الاستسقاء استقبل القبلۃ وقلب الرداء ورفع یدیہ **ترجمہ** عباد بن تمیم سے روایت
ہے انہوں نے اپنے چچا سے سنا (عبداللہ بن زید سے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا استسقا میں آپ نے
قبلے کیطرف منہ کیا اور چادر الٹی اور ہاتھ اوٹھائے دونوں **ف** آسمان کیطرف دعا کی لیکن ہتھیلیاں نیچے کیطرف
رکہیں اور انکی پشت اوپر کی نیچے الٹی جیسے مسلم کی روایت میں ہے نووی نے کہا ایک جماعت نے ہمارے اصحاب میں سے کہا ہے
کہ جب دعا کیجاوے کسی بلا کے اوٹھنے کے لیے جیسے قحط وغیرہ تو ہاتہوں کی پشت اوپر رکھے اور جب دعا کیجاوے کسی چیز کے مانگنے
کے لیے تو ہتھیلیاں اوپر رکھے **باب کیف یرفع** ہاتہوں کو کہاں تک اوٹھاوے **عن** انس قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرفع یدیہ فی شیء من الدعاء الا فی الاستسقاء فانہ کان یرفع
یدیہ حتی یری بیاض ابطیہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھ نہیں اوٹھاتے
تھے مگر استسقا میں یہانتک اوٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی **ف** نووی نے کہا اس حدیث کی تاویل یہ ہے
کہ بہت بلند نہ اوٹھاتے تھے مگر استسقا میں اسلیے کہ اور دعاؤں میں بھی ہاتھ کا اوٹھانا آپ سے ثابت ہوا ہے **عن** ابی اللحم
انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند احجار الزیت یستسقی وھو مقنع بکفیہ یدعو **ترجمہ**
ابو اللحم سے روایت ہے اوس نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی کے لیے دعا کرتے ہوئے احجار الزیت (ایک جگہ کا نام
ہے مدینے میں وہاں کے پتھر سیاہ اور چکنے ہیں) میں آپ دونو ہتھیلیاں اوٹھائے ہوئے تھے **عن** انس بن مالک یقول
بینا نحن فی المسجد یوم الجمعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس فقام رجل فقال یا
رسول اللہ انقطعت السبل وھلکت الاموال واجدبت البلاد فادع اللہ ان یسقینا فرفع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ حذاء وجہہ فقال اللہم اسقنا فواللہ ما نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ حَتّٰى أُوْسِعْنَا مَطَرًا وَأُمْطِرْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ رَجُلٌ لَا أَدْرِي هُوَ
الَّذِي قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقِ لَنَا أَمْ لَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ
وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُمْسِكَ عَنَّا الْمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَلٰكِنْ عَلَى الْجِبَالِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَكَلَّمَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ تَمَزَّقَ السَّحَابُ حَتّٰى مَا نَرٰى مِنْهُ شَيْئًا۔ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم
مسجد میں بیٹھے تھے جمعہ کے روز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنا رہے تھے لوگوں کو اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے
لگا یا رسول اللہ رستے بند ہو گئے اور اونٹ مر گئے اور شہروں میں قحط ہو گیا (پانی نہ برسنے سے) آپ اللہ سے دعا کیجیے پانی برسانے کو
رسول اللہ نے یہ سنکر دونوں ہاتھ اپنے منہ کے سامنے اٹھائے اور فرمایا یا اللہ پانی پلا ہم کو تو قسم خدا کی آپ منبر پر سے نہیں اترے تھے
کہ پانی زور کا برس گیا اور برابر برسا کیا اس دن سے لیکر دوسرے جمعہ تک پھر ایک شخص بولا (لیکن مجھے یاد نہیں وہی شخص تھا جس نے
پہلے کہا تھا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ پانی برسا دے یا دوسرا شخص تھا) یا رسول اللہ رستے بند ہو گئے اور اونٹ گئے پانی کی شدت
سے تو دعا کیجیے اللہ پانی کو روک لیوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ ہمارے گرداگرد درختوں اور پہاڑوں میں برسے لیکن
ہم پر نہ برسے انس نے کہا قسم خدا کی آپکا یہ کہنا تھا کہ ابر پھٹ گیا یہاں تک کہ ہم کو کچھ دکھلائی نہ دیا۔ **فی الدعاء**
استسقا میں کیا دعا مانگے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی اللّٰهُمَّ اسْقِنَا یعنی یا اللہ پانی پلا ہم کو۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَحَطَتِ الْمَطَرُ
وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا وَايْمُ اللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً
مِنْ سَحَابٍ قَالَ فَأَنْشَأَتْ سَحَابَةٌ فَانْتَشَرَتْ ثُمَّ إِنَّهَا أُمْطِرَتْ وَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى
وَانْصَرَفَ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوا
إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا
وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ۔ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے روز اتنے میں لوگ کھڑے ہوئے اور چلانے لگے کہنے لگے اے نبی اللہ کے پانی رک گیا ہے اور
جانور مر گئے تو اللہ سے دعا کیجیے پانی برسنے کی آپ نے فرمایا یا اللہ پانی پلا ہم کو قسم خدا کی اس وقت آسمان میں ہم کو ایک ٹکڑا بھی
ابر کا دکھلائی نہ دیتا تھا اتنے میں ابر کا ایک ٹکڑا پیدا ہوا اور وہ پھیل گیا پھر پانی برسنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے
اترے اور نماز پڑھ کر فارغ ہوئے پھر پانی برسا کیا دوسرے جمعہ تک جب دوسرے جمعہ کو آپ منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو لوگ چلانے لگے

اور کہنے لگے اے نبی اللہ کے گہر گر گئے اور رستے بند ہو گئے پانی کی شدت سے تو دعا کیجیے اللہ سے پانی رکجاوے آپ نے تبسم فرمایا
(یعنی آپ ہنسے اسباب پر کہ ابھی تو پانی کو مانگتے تھے اب پانی سے ڈر گئے) پھر آپ نے دعا کی یا اللہ ہمارے گرداگرد برسے ہمپر نہ
برسے یہ کہنا تھا کہ ابر مدینے سے پہٹ گیا تو پانی مدینے کے گرد برستا تھا لیکن مدینے میں ایک قطرہ نہ پڑتا تہا راوی نے کہا میں نے
مدینے کو دیکھا کہ ابر اوسپر سورہا تہا جیسے ٹوپی سر پر (یعنی جیسے بیچ میں بیٹھا ہوا تہا) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ
الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا
وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُغِيثَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابَةٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا
بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ فَطَلَعَتْ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ وَأَمْطَرَتْ
قَالَ أَنَسٌ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ فَقَالَ وَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ
وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُمْسِكَهَا عَنَّا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا
وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي
الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكٌ سَأَلْتُ أَنَسًا أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں آیا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے خطبہ پڑہ رہے تہے وہ آپکے سامنے گیا کہڑے کہڑے اور کہنے لگا یا رسول اللہ مر گئے اونٹ اور بند ہو گئے رستے
تو دعا کیجیے اللہ سے پانی برسادے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتہ اوٹہائے پہر فرمایا یا اللہ پانی برسا ہمپر انس نے
کہا قسم خدا کی ہمکو آسمان میں کہیں ابر یا ٹکڑا ابر کا معلوم نہ ہوتا تہا اور ہمارے اور سلع (ایک پہاڑ کا نام ہے مدینے کے پاس) کے بیچ میں
کسی گہر یا مکان کی آڑ نہ تہی (کہ اوس میں ابر چہپا ہو مقصود اس سے آپکے معجزے کا ظاہر کرنا ہے کہ بارش کا کوئی سامان نہ تہا
اور دفعتاً آپکے دعا مانگتے ہی ابر پیدا ہو گیا اور پانی برسنے لگا) اتنے میں ایک ٹکڑا ابر کا مثل ڈہال کے نمودار ہوا اور آسمان کے
بیچ میں آکر پہیل گیا اور برسنے لگا انس نے کہا قسم خدا کی اوسروز سے ہمنے ایک ہفتے تک سورج کو نہ دیکہا پہر ایک شخص اوسی دروازے سے
دوسرے جمعے کو آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے خطبہ پڑہ رہے تہے وہ سامنے آن کہڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اونٹ مر گئے
اور رستے بند ہو گئے تو دعا کیجیے اللہ سے پانی رکجاوے آپنے اپنے دونوں ہاتہ اوٹہائے اور فرمایا یا اللہ ہمارے اردگرد برسے اور ہم پر نہ برسے یا اللہ
برسے ٹیلوں اور پہاڑوں اور نالوں اور درختوں میں یہ کہنا تہا کہ ابر پہٹ گیا اور ہم دہوپ میں نکلے چلتے ہوئے شریک نے کہا میں نے
انس سے پوچہا یہ دوسرا شخص وہی پہلا شخص تہا اونہوں نے کہا نہیں **باب** الصَّلٰوةِ بَعْدَ الدُّعَاءِ استسقا میں دعا
مانگ کر نماز پڑہنے کا بیان **عَنْ** عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللّٰهَ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ

وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فِي الْحَدِيْثِ وَقَرَأَ فِيْهِمَا ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت ہے انہوں
نے سنا اپنے چچا سے (عبداللہ بن زید سے) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک دن استسقا کے لیے نکلے تو آپ نے لوگوں کی طرف پیٹھ کی اور اللہ سے دعا کرتے تھے قبلہ کی طرف منہ کر کے اور چادر الٹی پھر دو
رکعتیں پڑھیں اور دونوں میں قراءت کی **بَابُ كَمْ صَلَاةُ الْاِسْتِسْقَاءِ** استسقا کی نماز کی کتنی رکعتیں ہیں عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ترجمہ
عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں اور قبلہ کی طرف منہ کیا **بَابُ كَيْفَ
صَلَاةُ الْاِسْتِسْقَاءِ** استسقا کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیے عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ أَرْسَلَنِيْ أَمِيْرٌ
مِنَ الْأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِيْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ وَلَمْ
يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ ترجمہ اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ نے کہا مجھ کو امیروں میں سے ایک امیر نے عبداللہ بن عباس کے پاس
بھیجا استسقا کی نماز پوچھنے کے لیے ابن عباس نے کہا اس نے خود کیوں مجھ سے نہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عاجزی سے
بے بناؤ کیے عاجزی اور زاری کرتے ہوئے پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں جیسے عید میں پڑھتے ہیں اور تمہاری طرح خطبہ نہیں پڑھا **بَابُ
الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ** استسقا کی نماز میں قراءت پکار کر کرنا عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ ترجمہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبداللہ
بن زید) سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں قراءت پکار کر کے
بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْمَطَرِ پانی برستے وقت کیا کہے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أُمْطِرَ
قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جب پانی برستا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے یا اللہ زور سے برسا اور فائدہ مند کر **بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْتِمْطَارِ بِالْكَوْكَبِ** تاروں کی گردش پر پانی
برسنے کا اعتقاد برا ہے عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَنْعَمْتُ عَلٰى
عِبَادِيْ مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جب میں اپنے بندوں پر کچھ نعمت اتارتا ہوں تو ایک فرقہ اس کا
انکار کرتا ہے کہتا ہے فلاں تارے نے ایسا کیا یا فلاں تارے سے ایسا ہوا **ف** حالانکہ تارے میں کوئی ارادہ نہیں ہے وہ تو جماد ہے
جیسے پتھر اور مٹی ویسی ہی ہیں جس نے تارے کو بنایا عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا أَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِيْ مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا
أَصْبَحَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَأَمَّا مَنْ آمَنَ بِيْ وَحَمِدَنِيْ عَلٰى سُقْيَايَ

فذاک الذی آمن بی وکفر بالکوکب ومن قال مُطرنا بنوء کذا وکذا فذاک الذی کفر بی وآمن بالکوکب ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے پانی برسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپنے اوس کے صبح کو فرمایا تم نے نہیں سنا کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا پروردگار نے فرمایا میں نے جب اپنے بندوں پر کوئی نعمت اتاری ہے تو ایک گروہ اوسکا انکار کرتے ہیں کہتے ہیں ہم پر فلانے تارے کے نکلنے یا ڈوبنے سے پانی پڑا پھر جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میرا شکر کیا پانی برسنے پر وہ تو مومن ہے میرا اور کافر ہے تارے کا اور جس نے کہا ہم پر فلانے تارے کے نکلنے یا ڈوبنے سے پانی پڑا وہ کافر ہے میرا اور مومن ہے تارے کا عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو امسک اللہ عز وجل المطر عن عبادہ خمس سنین ثم ارسلہ لاصبحت طائفۃ من الناس کافرین یقولون سُقینا بنوء المجدح ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالی پانچ برس تک اپنے بندوں سے پانی کو روک لیوے پھر پانی برساوے تب بھی ایک گروہ کافر ہی رہیگا وہ کہیگا ہم پر پانی پڑا مجدح (ایک تارے کا نام ہے) کے نکلنے سے مسئلۃ الامام رفع المطر اذا خاف ضررہ جب بہت زیادہ پانی پڑے اور نقصان کا خوف ہو تو اوسکے بند ہونے کے لیے امام دعا کرے عن انس قال قحط المطر عاما فقام بعض المسلمین الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم جمعۃ فقال یا رسول اللہ قحط المطر واجدبت الارض وھلک المال قال فرفع یدیہ وما نری فی السماء سحابۃ فمد یدیہ حتی رأیت بیاض ابطیہ یستسقی اللہ عز وجل قال فما صلینا الجمعۃ حتی اھم الشاب القریب الدار الرجوع الی اھلہ فدامت جمعۃ فلما کانت الجمعۃ التی تلیھا قالوا یا رسول اللہ تھدمت البیوت واحتبس الرکبان قال فتبسم لسرعۃ ملال ابن آدم وقال بیدیہ اللھم حوالینا ولا علینا فتکشطت عن المدینۃ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک سال قحط ہوا تو بعضے مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے جمعہ کے روز اور عرض کیا یا رسول اللہ پانی رک گیا ہے زمین سوکھ گئی (اوس پر سبزہ باقی نہیں رہا) اور اونٹ مرگئے (چارہ اور پانی نہ ملنے سے) آپنے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے اوسوقت آسمان میں ذرا سا بھی ابر نہ تھا اپنے دونوں ہاتھوں کو خوب دراز کیا یہانتک کہ میں نے آپکے بغلوں کی چمک دیکھی آپ پانی مانگ رہے تھے اللہ جل جلالہ سے پھر جمعے کی نماز بھی ہم نے نہیں پڑھی تھی کہ جس جوان کا گھر قریب تھا اوسکو اپنے گھر جانا مشکل ہوگیا ایک ہفتے تک برابر برستا تھا جب دوسرا جمعہ آیا تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ گھر گر گئے اور سواروں کا چلنا موقوف ہوگیا آپنے تبسم فرمایا آدمی کی جلدی گھبرانے سے اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے اور فرمایا یا اللہ ہمارے اردگرد برس اور ہم پر نہ برس اوسی وقت ابر پھٹ گیا مدینے پر سے رفع الامام یدیہ عند مسألۃ الطحا(؟) جب پانی برسنا بند ہوجاوے تو امام اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرے عن انس بن مالک قال اصاب الناس سنۃ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب علی المنبر یوم الجمعۃ فقام اعرابی فقال یا رسول اللہ ھلک المال وجاع العیال فادع اللہ لنا فرفع رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم يديه وما نرى في السماء قزعة والذي نفسي بيده ما وضعها حتى ثار سحاب
أمثال الجبال ثم لم ينزل عن منبره حتى رأيت المطر يتحادر على لحيته فمطرنا يومنا ذلك ومن الغد
والذي يليه حتى الجمعة الأخرى فقام ذلك الأعرابي أو قال غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء و
غرق المال فادع الله لنا فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا فما
يشير بيده إلى ناحية من السحاب إلا انفرجت حتى صارت المدينة مثل الجوبة وسال الوادي قناة شهرا ولم يجئ
أحد من ناحية إلا أخبر بالجود ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے لوگوں پر قحط پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں تو آپ خطبہ پڑھ رہے تھے منبر پر جمعہ کی روز ایک گنوار اوٹھ کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ تھک گئے اونٹ اور بھوکے ہوئے بچے بالے تو
دعا کیجیے اللہ سے آپ نے یہ سنکر اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے اوس وقت آسمان میں ابر کا ٹکڑا بھی دکھلائی نہ دیتا تھا قسم اوس ذات کی جس کے
ہاتھ میں میری جان ہے اپنے دونوں ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ ابر کی ٹکڑے اوٹھے پہاڑوں کی طرح پھر منبر پر سے آپ اوترنے نہیں پائے کہ
مینہ کا پانی آپکی داڑھی پر گرنے لگا (مسجد کے ٹپکنے سے) پھر اوس روز سارے دن پانی برستا رہا اور دوسرے دن بھی دوسرے جمعہ
تک یہاں تک کہ وہی اعرابی یا دوسرا وہ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ گھر گر پڑے اور اونٹ ڈوب گئے اب اللہ سے دعا کیجیے
(پانی موقوف ہونیکی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے اور فرمایا یا اللہ ہمارے گرد اگرد برسے اور
ہم پر نہ برسے پھر جدہر آپنے ابر کو اشارہ کیا اودہر سے وہ پھٹ گیا یہاں تک کہ مدینہ مثل ایک گڑھے کے ہوگیا (جسکے گرد اگرد ابر تھا اور
بیچ میں خالی تھا) اور نالوں میں پانی بہا گیا پھر جو کوئی کسی طرف سے آیا اوس نے بیان کیا کہ ہمارے ہاں پانی برسا ہے (اس سے
اور تصدیق ہوئی آپ کے دعا قبول ہونیکی) آخر کتاب الاستسقاء ولله المنة تمام ہوئی کتاب
استسقا کی شکر خدا کا

كتاب صلوٰة الخوف

خوف کی نماز کا بیان

عن ثعلبة بن زهدم
قال كنا مع سعيد بن العاص بطبرستان ومعنا حذيفة بن اليمان فقال أيكم صلى مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف فقال حذيفة أنا فوصف فقال صلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم صلاة الخوف بطائفة ركعة صف خلفه وطائفة أخرى بينه وبين العدو فصلى بالطائفة
التي تليه ركعة ثم نكص هؤلاء إلى مصاف أولئك وجاء أولئك فصلى بهم ركعة ترجمہ ثعلبہ
بن زہدم سے روایت ہے ہم سعید بن عاص کے ساتھ تھے طبرستان میں اور ہمارے ساتھ حذیفہ بن الیمان تھے (صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے)
سعید نے کہا تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے حذیفہ نے کہا میں نے پھر انہوں نے بیان
کیا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز اسطرح پڑھی کہ (لشکر کے دو حصے کیے) پہلے ایک حصے کے ساتھ ایک رکعت
جس نے آپ کے پیچھے صف باندہی اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہا پھر دوسرے حصے کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور یہ حصہ
اوسکی جگہ پر چلا گیا ف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور سب لوگوں کی ایک ایک رکعت اور خوف

ایک رکعت لانی ہے عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ اَيُّكُمْ
صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا فَقَامَ حُذَيْفَةُ وَصَفَّ
النَّاسَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ
اِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے ہم
سعید بن عاص کے ساتھ تھے طبرستان میں اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسنے تم میں سے خوف
کی نماز پڑھی ہے حذیفہ نے کہا میں نے پھر حذیفہ کہڑے ہوئے اور اونکے پیچھے دو صفیں ہوئیں ایک صف تو دشمن کے سامنے
رہی اور ایک صف اونکے پیچھے پھر جو صف اون کے پیچھے تھی اوس کے ساتھ ایک رکعت پڑہی بعد اوس کے وہ لوگ دشمن کے
سامنے چلے گئے اور دشمن کے سامنے والے آئے اونکے ساتھ ایک رکعت پڑہی پھر کسی نے قضا نہیں کی ف یعنی کسی گروہ نے
دوسری رکعت نہیں پڑہی ایک ہی رکعت پر قناعت کی عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَلٰوةِ
حُذَيْفَةَ ترجمہ زید بن ثابت نے بھی مثل حذیفہ کی خوف کی نماز بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ
وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں فرض کیں
اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِذِي
قَرَدٍ وَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ
هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی ذی قرد میں (جو ایک مقام ہے مدینہ سے دو منزل پر) اور لوگوں نے آپ کے
پیچھے دو صفیں کیں ایک صف تو آپکے پیچھے رہی اور دوسری صف دشمن کے سامنے رہی پھر جو صف آپکے پیچھے تھی اوس کے ساتھ
آپنے ایک رکعت پڑہائی بعد اوس کے وہ صف چلی گئی اور دوسری صف آئی آپنے اونکے ساتھ ایک رکعت پڑہائی اور کسی نے قضا
نہیں کی عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ
وَكَبَّرُوا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ اُنَاسٌ مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا ثُمَّ قَامَ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَاَخَّرَ الَّذِينَ
سَجَدُوا مَعَهُ وَحَرَسُوا اِخْوَانَهُمْ وَاَتَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَرَكَعُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
سَجَدُوا وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلٰوةٍ يُكَبِّرُونَ وَلٰكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے (نماز کے لیے) اور لوگ بھی آپکے ساتھ کہڑے ہوئے آپنے تکبیر کہی پھر آپنے رکوع کیا اور
لوگوں میں سے بھی کچھہ لوگوں نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا انہوں نے بھی سجدہ کیا بعد اوسکے آپ دوسری رکعت پڑہنے کو کہڑے
ہوئے اور جن لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا تہا وہ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے بہائیوں کی حفاظت کرنے لگے اور دوسرے لوگ آگے

اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (دوسری رکعت کا) رکوع اور سجدہ کیا اور سب لوگ نماز ہی مین تھے تکبیر کہتے جاتے تھے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت کرتا پھر سب نے ایک ساتھ سلام پھیرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَانَتْ صَلٰوةُ الْخَوْفِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ كَصَلٰوةِ أَحْرَاسِكُمْ هٰؤُلَاءِ الْيَوْمَ خَلْفَ أَئِمَّتِكُمْ هٰؤُلَاءِ إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ عُقَبًا قَامَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ جَمِيعًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامُوا مَعَهُ جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ فَسَجَدَ مَعَهُ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ فِي آخِرِ صَلٰوتِهِمْ سَجَدَ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ جَلَسُوا فَجَمَعَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّسْلِيمِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے خوف کی نماز نہ تھی مگر دو سجدے جیسے آج کل تمہارے نگہبان پڑھتے ہیں تمہارے ان اماموں کے پیچھے مگر وہ آگے پیچھے ہوتے اسطرح کہ پچھلے ایک گروہ بلکہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے پھر ایک گروہ نے آپکے ساتھ سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور سب آپ کے ساتھ اوٹھے پھر آپنے رکوع کیا تو سب نے آپکے ساتھ رکوع کیا پھر آپنے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ اون لوگون نے سجدہ کیا جو پہلے کھڑے رہے تھے (اور اونہون نے سجدہ نہین کیا تھا اور جو لوگ پہلے سجدہ کر چکے تھے وہ اب کھڑے رہے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور وہ لوگ بھی بیٹھے جنھون نے اخیر مین آپکے ساتھ سجدہ کیا تو جو لوگ کھڑے رہے تھے (اور اونہون نے سجدہ نہین کیا تھا) اونہون نے اپنے لیے سجدہ کر لیا پھر سب بیٹھے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام پھیرا عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُصَافُّو الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَامُوا فَقَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھائی تو ایک صف آپکے پیچھے کھڑی ہوئی اور ایک صف دشمن کے مقابل رہی آپنے ایک رکعت پڑھی پھر وہ لوگ چلے گئے اور جو لوگ دشمن کے سامنے تھے وہ آئے اونکے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر سب اوٹھے اور ہر ایک نے ایک ایک رکعت ادا کی (جو رہ گئی تھی) عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ ترجمہ صالح بن خوات نے روایت کیا اوس شخص سے جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع مین (جو سنہ ۵ ہجری مین ہوا اوس مین مسلمانون کو بہت تکلیف تھی انکے پاؤن پھٹ گئے تھے چیتھڑے لپیٹے لیتے تھے اسلیے اوسکو ذات الرقاع کہتے ہین) خوف کی نماز پڑھی تھی (اوس شخص کا نام سہل بن ابی حثمہ تھا) اسطرح کہ پہلا ایک گروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف باندھی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا آپنے ایک رکعت اون لوگون کے ساتھ

پڑھی جو آپ کے پیچھے تھے پھر آپ کھڑے ہوئے اور وہ لوگ دوسری رکعت پڑھ کر فارغ ہو گئے اور دشمن کے سامنے جا کر صف باندھی اور ایسا
دوسرا گروہ آیا آپ نے اون کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے دوسری رکعت اپنی (جو جاتی رہی
تھی) پڑھی اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاِحْدَى
الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَّطَائِفَةٌ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْطَلَقُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ اُولٰئِكَ وَجَاءَ
اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا
رَكْعَتَهُمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا
گروہ دشمن کے سامنے رہا پھر وہ چلے گئے اور اون کی جگہ جا کر کھڑے ہوئے اور وہ گروہ آیا اوس کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ نے سلام
پھیر دیا سب پر اور ہر ایک گروہ کھڑا ہوا اور اپنی ایک ایک رکعت (جو باقی تھی) پڑھی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ وَصَافَفْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مِّنَّا مَعَهٗ وَاَقْبَلَ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَنْ مَّعَهٗ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَكَانُوْا مَكَانَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ
الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ
مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف تو ہم دشمن کے برابر کھڑے ہوئے اور اوس کے مقابل صفیں باندھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑھانے کو کھڑے ہوئے تو پہلے ایک گروہ ہم میں سے آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کی طرف منہ کیے تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے اوس کے ساتھ کیے پھر وہ گروہ دوسرے گروہ کی جگہ چلا گیا جنہوں نے نماز نہیں پڑھی
تھی اور وہ گروہ آیا اوس کے ساتھ بھی آپ نے ایک رکوع اور دو سجدے کیے پھر آپ نے سلام پھیرا بعد اس کے ہر ایک مسلمان کھڑا ہوا اور
اوس نے اپنا ایک رکوع اور دو سجدے ادا کیے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّتْ خَلْفَهٗ طَائِفَةٌ مِّنَّا وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ
عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَى الْعَدُوِّ
وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ كُلُّ
رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَصَلّٰى لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ خوف کی نماز پڑھی وہ کہتے تھے آپ نے تکبیر کہی اور ایک گروہ نے ہم میں سے آپ کے پیچھے صف باندھی اور دوسرا گروہ دشمن
کے سامنے رہا پہلے آپ نے اوس گروہ کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کیے پھر وہ دشمن کے سامنے چلے گئے اور دوسرا گروہ آیا اوس
نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے ایسا ہی کیا یعنی ایک رکوع اور دو سجدے اوس کے ساتھ کیے

پہر آپ نے سلام پہیر دیا بعد اوس کے ہر ایک شخص دونون گروہون مین سے کہڑا ہوا اور اپنی لیے ایک ایک رکعت اور دو سجدے کیے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ قَامَ فَكَبَّرَ فَصَلّٰى خَلْفَهُ طَائِفَةٌ مِنَّا وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَلَمْ يُسَلِّمُوْا وَأَقْبَلُوْا عَلَى الْعَدُوِّ فَصَفُّوْا مَكَانَهُمْ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَفُّوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَتَمَّ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ فَصَلّٰى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑہی آپ کہڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم مین سے ایک گروہ آپ کے پیچہے کہڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے کیے پہر وہ گروہ چلا گیا لیکن اوسنے سلام نہین پہیرا اور دشمن کے سامنے کہڑا ہوا اور صف باندہی اور دوسرا گروہ جو دشمن کے سامنے تہا آیا اور پیچہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے صف باندہی آپنے ایک رکوع اور دو سجدے اوس کے ساتہہ کیے پہر آپ نے سلام پہیر دیا کیونکہ آپ کی دو رکوع اور چار سجدے پوری ہو گئے بعد اوس کے دونون کے لوگ کہڑے ہوئی اور ہر ایک نے اپنے لیے ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے کیے (امام نسائی نے کہا ابو بکر بن السنی نے کہا یہہ حدیث منقطع ہے اس لیے کہ ابن شہاب زہری نی ابن عمر سے صرف دو حدیثین سنی ہین اور یہہ حدیث نہین سنی) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوْا وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑہی تو ایک گروہ آپ کے ساتہہ کہڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کہڑا ہوا پہر جو گروہ آپ کے ساتہہ تہا اونہون اوس کے ساتہہ ایک رکعت پڑہی بعد اوس کے وہ گروہ چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا آپ نے اوس کے ساتہہ بہی ایک رکعت پڑہی پہر ہر ایک گروہ نے ایک ایک رکعت (جو باقی تہی) ادا کی عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ نَعَمْ قَالَ مَتٰى قَالَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ أُخْرٰى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُوْرُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوْا جَمِيْعًا الَّذِيْنَ مَعَهُ وَالَّذِيْنَ يُقَابِلُوْنَ الْعَدُوَّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً وَرَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ مَعَهُ فَذَهَبُوْا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوْا فَرَكَعَ

قال ابو بكر بن السني الزهري سمع من ابن عمر حديثين ولم يسمع هذا منه

رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة أخرى وركعوا معه وسجد وسجدوا معه ثم أقبلت الطائفة
التي كانت مقابلة العدو فركعوا وسجدوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد ومن معه ثم كان
السلام فسلم رسول الله صلى الله عليه وسلم وسلموا جميعا فكان لرسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتان
ولكل رجل من الطائفتين ركعتان ركعتان ترجمہ مروان بن حکم سے روایت ہے انہوں نے ابوہریرہ سے پوچھا کیا
تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے ابوہریرہ نے کہا ہاں مروان نے کہا کب ابوہریرہ نے کہا
جس سال نجد کی لڑائی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کو کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک گروہ کھڑا
ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا اور ان کی پیٹھ قبلہ کی طرف تھی آپ نے تکبیر کہی تو سب لوگوں نے تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ تھے
اور جو لوگ دشمن کے سامنے کھڑے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو آپ کے ساتھ اس گروہ نے رکوع کیا جو آپ کے
پیچھے تھا پھر آپ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ اسی گروہ نے سجدہ کیا جو آپ کے پیچھے تھا اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ وہ گروہ کھڑا ہوا جو آپ کے پیچھے تھا پھر وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا اور جو گروہ دشمن
کے سامنے تھا وہ آیا انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے پھر وہ رکوع اور سجدہ کر کے جب کھڑے ہوئے
تو آپ نے دوسری رکعت کا رکوع کیا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا انہوں نے بھی آپ کے ساتھ
سجدہ کیا پھر جو گروہ دشمن کے سامنے تھا وہ آیا انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے اور جو لوگ آپ کے
ساتھ تھے وہ بھی بیٹھے رہے پھر سلام ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور سب لوگوں نے سلام پھیرا پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور سب لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں عن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم نازلا بين ضجنان وعسفان محاصر المشركين فقال المشركون إن لهؤلاء صلاة هي أحب إليهم من
أبنائهم وأبكارهم أجمعوا أمركم ثم ميلوا عليهم ميلة واحدة فجاء جبريل فأمره أن يقسم أصحابه
بنصفين فيصلي بطائفة منهم وطائفة مقبلون على عدوهم قد أخذوا حذرهم وأسلحتهم فيصلي بهم
ركعة ثم يتأخر هؤلاء ويتقدم أولئك فيصلي بهم ركعة تكون لهم مع النبي صلى الله عليه وسلم
ركعة ركعة وللنبي صلى الله عليه وسلم ركعتان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضجنان
اور عسفان کے بیچ میں اترے کافروں کو گھیرے ہوئے تو کافروں نے کہا یہ لوگ نماز کو اپنی اولاد اور بیبیوں سے زیادہ چاہتے ہیں
تم سب لوگ تیار رہو پھر ایک ہی دفعہ ان پر جا پڑو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور حکم کیا کہ اپنے اصحاب کے دو گروہ
کرو اپنے ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھو اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہے اور ہتھیار سنبھالے رہے ایک رکعت پڑھ کر پھر وہ گروہ چلا گیا پھر
دوسرا گروہ آیا آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور ان لوگوں کی آپ
کے ساتھ ایک ایک رکعت ہوئی اور ایک ایک رکعت الگ انہوں نے پڑھی عن جابر بن عبد الله أن رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم صلوۃ الخوف فقام صف بین یدیہ وصف خلفہ فصلی بالذین خلفہ رکعۃ

وسجدتین ثم تقدم ھؤلاء حتی قاموا فی مقام اصحابہم وجاء اولئک فقاموا مقام ھؤلاء ف

صلی بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ وسجدتین ثم سلم فکانت للنبی صلی اللہ علیہ

وسلم رکعتان ولہم رکعۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کی پڑھائی

تو ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی پہلے آپ نے اوس صف کے ساتھ جو پیچھے تھی

ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کیے پھر وہ لوگ آگے بڑھ گئے یہانتک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہہ مین کھڑے ہو گئے (یعنی اون لوگون کی

جگہہ جو آپ کے آگے تھے) اور وہ لوگ آئے اور انکی جگہہ کھڑے ہوئے (یعنی آپ کے پیچھے) آپ نے اون کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دو

سجدے کیے پھر سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین ہوئین اور اون لوگون کی ایک ایک رکعت عن جابر بن عبد اللہ

قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقیمت الصلوۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقامت

خلفہ طائفۃ وطائفۃ مواجہۃ العدو فصلی بالذین خلفہ رکعۃ وسجد بہم سجدتین ثم انہم

انطلقوا فقاموا مقام اولئک الذین کانوا فی وجہ العدو وجاءت تلک الطائفۃ فصلی بہم رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ وسجد بہم سجدتین ثم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلم

وسلم الذین خلفہ وسلم اولئک ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

لڑائی مین تو پھر نماز کھڑی ہوئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے

جو لوگ پیچھے تھے اون کے ساتھ آپنے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر وہ چلے گئے اور اون لوگون کی جگہہ کھڑے ہوئے جو دشمن کے سامنے

تھے اور وہ گروہ آیا اوس کے ساتھ آپنے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور جو لوگ

آپکے پیچھے تھے اور جو دشمن کے سامنے تھے اونہون نے بھی سلام پھیرا عن جابر قال شہدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلوۃ الخوف فقمنا خلفہ صفین والعدو بیننا وبین القبلۃ فکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وکبرنا ورکع ورکعنا ورفع ورفعنا فلما انحدر للسجود سجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذین

یلونہ وقام الصف الثانی حین رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والصف الذین یلونہ ثم سجد الصف

الثانی حین رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اماکنہم ثم تاخر الصف الذین کانوا یلون النبی

صلی اللہ علیہ وسلم وتقدم الصف الآخر فقاموا فی مقامہم وقام ھؤلاء فی مقام الآخرین ورکع

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورکعنا ثم رفع ورفعنا فلما انحدر للسجود سجد الذین یلونہ والآخرون قیاما

فلما رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذین یلونہ سجد الآخرون ثم سلم ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے خوف کی نماز مین ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور دو صفین کین اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے بیچ مین

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سر اوٹھایا ہم نے بھی
سر اوٹھایا جب آپ سجدہ کو جھکے تو آپ نے سجدہ کیا اور اوس صف نے جو آپ کے نزدیک تھی اور دوسری صف کھڑی رہی یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پاس والی صف نے سر اوٹھایا پھر دوسری صف نے سجدہ کیا جب آپ نے سر اوٹھایا اپنی
جگہوں میں پھر جو صف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی وہ پیچھے ہٹ گئی اور جو صف پیچھے تھی وہ آگے بڑھی اور انکی جگہ پر
کھڑی ہوئی اور یہ صف اوس صف کی جگہ کھڑی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سر اوٹھایا
ہم نے بھی سر اوٹھایا جب آپ سجدہ کے لیے جھکے تو جو لوگ آپ کے نزدیک تھے اونھوں نے سجدہ کیا اور دوسری لوگ کھڑے رہے دشمن
کو تاکتے ہوئے جب آپنے سر اوٹھایا اور آپ کے پاس والے لوگوں نے تو اور لوگوں نے سجدہ کیا پھر آپ نے سلام پھیرا عن جابر قال کنا

مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنخل والعدو بیننا وبین القبلۃ فکبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکبروا جمیعا
ثم رکع فرکعوا جمیعا ثم سجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصف الذی یلیہ والاخرون قیام یحرسونہم
فلما قاموا سجد الاخرون مکانہم الذی کانوا فیہ ثم تقدم ھولاء الی مصاف ھولاء فرکع فرکعوا
جمیعا فرفع فرفعوا جمیعا ثم سجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصف الذین یلونہ والاخرون قیام
یحرسونہم فلما سجدوا وجلسوا سجد الاخرون مکانہم ثم سلم قال جابر کما یفعل امراؤکم ترجمہ جابر

روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کھجوروں کے درختوں میں اور دشمن ہماری اور قبلہ کے بیچ میں تھا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تکبیر کہی لوگوں نے بھی سب نے تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا پھر آپنے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ اوس صف نے
سجدہ کیا جو آپ کے پاس تھی اور دوسری لوگ کھڑے رہے حفاظت کرتی ہوئی جب وہ سجدہ سے اوٹھے تو دوسروں نے سجدہ کیا اونکی
جگہ کھڑے تھے پھر وہ لوگ اون لوگوں کی جگہ آگئے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ کے پاس والی لوگ اونکی جگہ
چلے گئے پھر آپ نے رکوع کیا تو آپ کے ساتھ سب نے رکوع کیا پھر آپنے رکوع سے سر اوٹھایا سب نے سر اوٹھایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے سجدہ کیا اور اوس صف نے جو آپ کے پاس تھے اور دوسرے لوگ کھڑے رہے حفاظت کرتے ہوئے جب وہ سجدہ کر کے بیٹھ گئے
تو اونھوں نے سجدہ کیا اپنی جگہ میں پھر آپ نے سلام پھیرا جابر نے کہا جیسے آج کل تمہاری امیر کیا کرتے ہیں عن ابی عیاش الزرقی

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان مصاف العدو بعسفان وعلی المشرکین خالد بن الولید فصلی بہم النبی
صلی اللہ علیہ وسلم الظہر قال المشرکون ان لہم صلوۃ بعد ھذہ ھی احب الیہم من اموالہم وابنائہم
فصلی بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر فصفہم صفین خلفہ فرکع بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جمیعا فلما رفعوا رءوسہم سجد الصف الذی یلیہ وقام الاخرون فلما رفعوا رءوسہم من السجود
سجد الصف المؤخر برکوعہم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم تاخر الصف المقدم وتقدم الصف
المؤخر فقام کل واحد منہم فی مقام صاحبہ ثم رکع بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیعا فلما رفعوا

رؤوسهم من الركوع سجد الصف الذي يليه وقام الآخرون فلما فرغوا من سجودهم سجد الآخرون ثم سلم النبي صلى الله عليه وسلم عليهم ترجمہ ابو عیاش زرقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے سامنے تھے عسفان میں (جو دوسری منزل ہے مکہ سے مدینہ کو جاتے ہوئے) اور مشرکین کے سردار خالد بن ولید تھے (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی مشرکین نے کہا اسکے بعد ان کی ایک نماز ہے جسکو اپنی مال اور اولاد سے زیادہ چاہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی تو لوگوں کی دو صفیں کیں آپکے پیچھے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا آپکے ساتھ سب نے رکوع کیا پھر جب سب نے سر اٹھایا تو آپکے پاس والی صف نے سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے دشمن کو تاکتے ہوئے جب وہ دونوں سجدے کر کے سر اٹھا چکے تو ان لوگوں نے جو ان کے پیچھے تھے سجدہ کیا اور رکوع کے بعد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا پھر آگے والی صف پیچھے آگئی اور پیچھے والی صف آگے بڑھ گئی اور ہر ایک شخص اپنے ساتھی کی جگہ پر کھڑا ہوا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب نے رکوع کیا جب رکوع سے سر اٹھایا تو پاس والی صف نے آپکے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے دشمن کو تاکتے ہوئے جب وہ سجدے سے فارغ ہوئے تو دوسرے لوگوں نے سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پر سلام پھیرا

عن أبي عياش الزرقي قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعسفان فصلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الظهر وعلى المشركين يومئذ خالد بن الوليد فقال المشركون لقد أصبنا منهم غرة ولقد أصبنا منهم غفلة فنزلت يعني صلاة الخوف بين الظهر والعصر فصلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة العصر ففرقنا فرقتين فرقة تصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم وفرقة يحرسونه فكبر بالذين يلونه والذين يحرسونهم ثم ركع فركع هؤلاء وأولئك جميعا ثم سجد الذين يلونه وتأخر هؤلاء الذين يلونه وتقدم الآخرون فسجدوا ثم قاموا فركع بهم جميعا الثانية بالذين يلونه وبالذين يحرسونهم ثم سجد بالذين يعني يلونه ثم تأخروا فقاموا في مصاف أصحابهم وتقدم الآخرون فسجدوا ثم سلم عليهم فكانت لكلهم ركعتان ركعتان مع إمامهم وصلى مرة بأرض بني سليم ترجمہ ابو عیاش زرقی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عسفان میں آپنے ظہر کی نماز پڑھی اوس وقت مشرکوں کے سردار خالد بن ولید تھے مشرکوں نے کہا ہم نے انکو دہوکا دینے کا ایک وقت پایا اور ان کی غفلت کا ایک وقت پایا ہے (یعنی نماز کا وقت) اوس وقت خوف کی نماز کی آیت اتری ظہر اور عصر کے بیچ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی ہمارے دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑے نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک ٹکڑے نے حفاظت کری پہلے آپنے سب کے ساتھ تکبیر کہی یعنی جو لوگ آپ کے پاس تھے اور جو لوگ حفاظت کرتے تھے سب نے تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا پھر سجدہ کیا آپکے پاس والوں نے اور سجدہ کر کے وہ پیچھے ہٹ آئے اور پیچھے والے آگے بڑھ گئے اونہوں نے سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دوسرا رکوع کیا سب کے ساتھ (یعنی جو پاس والے تھے اور جو حفاظت کرتے تھے سب نے رکوع کیا) پھر سجدہ کیا پاس والوں نے اور وہ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں

کیطرف کہڑے ہوئے اور پیچھے والے آگے بڑہ گئے اونہون نے سجدہ کیا پہر آپ نے سب پر سلام پہیرا تو ہر ایک کی دو
دو رکعتین امام کے ساتہہ ہوگئین اور ایکبار آپنے خوف کی نماز پڑہی بنو سلیم کی زمین مین عَنْ اَبِی بَکْرَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِالْقَوْمِ فِی الْخَوْفِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی بِالْقَوْمِ الْاٰخَرِیْنَ
رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگون کے ساتھ خوف کی نماز مین دو رکعتین پڑہین پہر سلام پہیرا پہر دوسرے لوگون کے ساتہ دو رکعتین پڑہین پہر سلام پہیرا تو رسول اللہ نے
پڑہین اور لوگون نے دو دو رکعتین، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِطَائِفَۃٍ
مِنْ اَصْحَابِہٖ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی بِاٰخَرِیْنَ اَیْضًا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب مین سے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتین پڑہین پہر سلام پہیرا پہر دوسرے گروہ کے ساتھ
دو رکعتین پڑہین پہر سلام پہیرا عَنْ سَہْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ فِیْ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ قَالَ یَقُوْمُ الْاِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ
وَیَقُوْمُ طَائِفَۃٌ مِّنْہُمْ مَعَہٗ وَطَائِفَۃٌ قِبَلَ الْعَدُوِّ وَوُجُوْہُہُمْ اِلَی الْعَدُوِّ فَیَرْکَعُ بِہِمْ رَکْعَۃً وَّیَرْکَعُوْنَ
لِاَنْفُسِہِمْ وَیَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَیْنِ فِیْ مَکَانِہِمْ وَیَذْہَبُوْنَ اِلٰی مَقَامِ اُولٰٓئِکَ وَیَجِیْئُ اُولٰٓئِکَ فَیَرْکَعُ بِہِمْ
وَیَسْجُدُ بِہِمْ سَجْدَتَیْنِ فَہِیَ لَہٗ ثِنْتَانِ وَلَہُمْ وَاحِدَۃٌ ثُمَّ یَرْکَعُوْنَ رَکْعَۃً رَکْعَۃً وَّیَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَیْنِ
ترجمہ سہل ابن ابی حثمہ سے روایت ہے خوف کی نماز مین کہ امام قبلہ کیطرف منہ کر کے کہڑا ہو اور ایک گروہ امام کے ساتھ کہڑا ہو اور
ایک گروہ دشمن کے سامنے منہ کر کے کہڑا ہو پہلے امام (اوس گروہ کے ساتھ جو اوس کے پاس ہے) ایک رکعت پڑہے (پہر امام ٹہرا
رہے اور وہ لوگ اکیلی اکیلی رکوع اور دو سجدے اور کر کے چلے جاوین اور اوس گروہ کی جگہہ کہڑے ہون (جو دشمن کے سامنے
تہا) اور وہ گروہ آوے اون کے ساتہہ امام ایک رکوع اور دو سجدے کرے تو امام کی دوسری رکعت ہوگی اور اوس گروہ کے
پہلی رکعت پہر وہ اپنی اپنی ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے اور کر لین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فَصَلَّتْ طَائِفَۃٌ مَّعَہٗ وَطَائِفَۃٌ وُّجُوْہُہُمْ قِبَلَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِہِمْ
رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَامُوْا مَقَامَ الْاٰخَرِیْنَ وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰی بِہِمْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ خوف کی نماز پڑہی تو ایک گروہ نے آپ کے ساتھ نماز
پڑہی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے موہنہ کیے رہا پہلے آپنے اوس گروہ کے ساتھ دو رکعتین پڑہین پہر وہ چلا گیا اور دوسرے
گروہ کی جگہہ پر کہڑا ہوا اور وہ گروہ آیا اوس کے ساتہہ آپنے دو رکعتین پڑہین پہر سلام پہیرا عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْخَوْفِ بِالَّذِیْنَ خَلْفَہٗ رَکْعَتَیْنِ وَالَّذِیْنَ جَاءُوْا بَعْدُ رَکْعَتَیْنِ
فَکَانَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَکَعَاتٍ وَّلِہٰٓؤُلَآءِ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑہی اوس گروہ کے ساتہہ جو آپ کے پیچہے تہا دو رکعتین پہر جو گروہ آیا اوس کے ساتہ

دو رکعتیں پڑھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور ان لوگوں کی دو دو رکعتیں آخر کتاب صلوۃ الخوف

تمام ہوئی خوف کی نماز کی کتاب

كتاب العيدين

شروع ہوئی عیدین کی نماز کی کتاب

عن انس بن مالك قال كان لاهل الجاهلية يومان في كل سنة يلعبون فيهما فلما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة قال كان لكم يومان تلعبون فيهما وقد ابدلكم الله بهما خيرا منهما يوم الفطر ويوم الاضحى ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جاہلیت کے لوگوں میں سال میں دو دن مقرر تھے جنمیں وہ کھیلا کرتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو فرمایا تمہارے لئے دو دن تھے جن میں تم کھیلا کرتے تھے اب اللہ نے اس کے بدلے ان سے بہتر دو دن تم کو دیئے ہیں ایک عید الفطر کا دن اور ایک عید الضحی کا دن

الخروج الى العيدين من الغد

عید کے لئے دوسرے دن نکلنا

عن ابي عمير بن انس عن عمومة له ان قوما رأوا الهلال فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فامرهم ان يفطروا بعد ما ارتفع النهار وان يخرجوا الى العيد من الغد ترجمہ ابو عمیر بن انس نے اپنے چچا سے سنا کچھ لوگوں نے چاند دیکھا (عید کا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (اور بیان کیا آپ سے) اور اس وقت دن چڑھ گیا تھا آپ نے حکم دیا روزہ توڑنے کا اور دوسرے دن عید کی نماز کے لئے نکلنے کا

خروج العواتق وذوات الخدور في العيدين

جوان عورتیں اور پردہ والی عورتوں کا عیدین میں نکلنا

عن حفصة قالت كانت ام عطية لا تذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الا قالت بابا فقلت اسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر كذا وكذا فقالت نعم بابا قالت ليخرج العواتق وذوات الخدور والحيض ويشهدن العيد ودعوة المسلمين وليعتزل الحيض المصلى ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے ام عطیہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نقل کرتیں تو کہتیں میرا باپ آپ پر فدا ہوں میں نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ کہتے سنا ہے انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا جوان عورتیں اور پردہ والی عورتیں اور جو حیض سے ہوں سب نکلیں عید کی نماز کے لئے اور حاضر ہوں عیدگاہ میں اور شریک ہوں مسلمانوں کی دعا میں لیکن جو حائضہ ہوں وہ مسجد کے باہر رہیں ف اس حدیث سے جوان اور پردے والی عورتوں کا عید کی نماز کے لئے نکلنا درست ہوا اور بعضوں کے نزدیک ضروری ہے

اعتزال الحيض مصلى الناس

حیض والی حائضہ عورتوں کا مسجد سے

عن محمد قال لقيت ام عطية فقلت لها هل سمعت من النبي صلى الله عليه وسلم وكانت اذا ذكرته قالت بابا قال اخرجوا العواتق وذوات يعني الخدور فيشهدن الخير ودعوة المسلمين وليعتزل الحيض مصلى الناس ترجمہ محمد سے روایت ہے میں ام عطیہ سے ملا اور ان سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ جب آپ کا ذکر کرتیں تو کہتیں فدا ہوں آپ پر باپ میرا آپ نے فرمایا جوان عورتوں اور پردے والی عورتوں کو وہ حاضر ہوں نیک کام میں اور شریک ہوں مسلمانوں کی دعا میں اور چاہئے جدا

رہنا چاہئے عورتوں کو مسجد سے لیکن عید گاہ میں آنا چاہیے اور مسجد کے باہر بیٹھ کر دعا میں شریک ہونا چاہئے **باب** الزینۃ فی العیدین عیدین میں زینت کرنا **عن** ابن عمر قال وجد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حلۃ من استبرق بالسوق فاخذھا فاتی بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ابتع ھذہ فتجمل بھا للعید والوفد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھذہ لباس من لا خلاق لہ وانما یلبس ھذہ من لا خلاق لہ فلبث عمر ما شاء اللہ ثم ارسل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجبۃ دیباج فاقبل بھا حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ قلت انما ھذہ لباس من لا خلاق لہ ثم ارسلت الی بھذہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعھا وتصب بھا حاجتک **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے استبرق (موٹا ریشمی کپڑا) کا ایک جوڑا بکتا دیکھا بازار میں تو اوس کو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ اس کو خرید کر لیجئے اور عید فطر اور عید قربان اور رجب اور ملکوں کے لوگ آپ پاس آیا کریں اس سے آرایش کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اوس شخص کا لباس ہے جسکا کچھ حصہ نہیں (آخرت میں یا دنیا میں علم اور فضیلت سے) اور اس کو وہ پہنے جسکو کچھ حصہ نہیں ہے یہ سنکر حضرت عمر ٹھہری رہے جبتک اللہ نے چاہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جبہ دیباج (باریک ریشمی کپڑے) کا حضرت عمر کو بھیجا وہ اوسکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا تھا یہ اوس شخص کا لباس ہے جسکو کچھ حصہ نہیں ہے پھر آپنے مجھ سے یہ کپڑا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو بیچکر اپنے کام میں لا (یعنی میں نے اس لیئے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس کو بیچکر اوس کی قیمت اپنے کاموں میں صرف کر)

الصلوۃ قبل الامام یوم العید عید کے دن امام سے پہلے نماز پڑھنا **عن** ثعلبۃ بن زھدم ان علیا استخلف ابا مسعود علی الناس فخرج یوم عید فقال یا ایھا الناس انہ لیس من السنۃ ان یصلی قبل الامام **ترجمہ** ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے حضرت علی نے خلیفہ کیا ابو مسعود کو لوگوں پر وہ عید کے دن نکلے اور کہا اے لوگو امام سے پہلے نماز پڑھنا سنت نہیں ہے

ترک الاذان للعیدین عیدین میں اذان نہ دینا **عن** جابر قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عید قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے

الخطبۃ یوم العید عید کے دن خطبہ پڑھنا **عن** الشعبی یقول حدثنا البراء بن عازب عند ساریۃ من سواری المسجد قال خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ان اول ما نبدا بہ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نذبح فمن فعل ذلک فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل ذلک فانما ھو لحم تقدمہ لاھلہ فذبح ابو بردۃ بن نیار فقال یا رسول اللہ عندی جذعۃ خیر من

مُسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تُوفِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ شعبی سے روایت ہے ہم سے براء بن عازب نے بیان کیا مسجد کے ایک ستون پاس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے روز خطبہ پڑھا تو فرمایا سب سے پہلے ہم کو آج کے روز نماز پڑھنا چاہیئے پھر قربانی جو ایسا کرے اوس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جسنے نماز سے پہلے ذبح کر ڈالا اوس نے اپنے گھر والون کے لیئے گوشت تیار کیا (یعنی قربانی کا ثواب اوسکو نہ ملیگا) تو ابو بردہ بن نیار نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس چھ مہینے کا ایک دنبہ ہے جو ایک برس کی دنبی سے بہتر ہے (یعنی موٹا تازہ اچھا ہے) آپنے فرمایا اچھا ذبح کر اوسکو لیکن تیرے سوا اور کسی کو تیری بعد درست نہو گا ف جذعہ بھیڑ بکری مین یہ ہے کہ چھ مہینے کا ہو کر ساتوین مین لگا ہو اور مسنہ وہ جو ایک برس کا ہو کر دوسرے مین لگا ہو لیکن صحیح یہ ہے کہ جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو کر دوسرے مین لگا ہو اور مسنہ وہ جو دو برس کا ہو کر تیسرے مین لگا ہو

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رض كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رض عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھتے تھے

صَلٰوةُ الْعِيْدَيْنِ اِلَى الْعَنَزَةِ برچھی میدان مین گاڑ کر عید کی نماز اوس کے سامنے پڑھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْعَنَزَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى يَرْكُزُهَا فَيُصَلِّي اِلَيْهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ مین برچھی نکالتے تھے اوسکو گاڑتے تھے (میدان مین سترہ کر لیتے) اور اوس کے سامنے نماز پڑھتے تھے

عَدَدُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ عیدین کی نماز کی کتنی رکعتین ہیں

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ صَلٰوةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عمر نے فرمایا عید الضحیٰ کی نماز کی دو رکعتین ہیں اور عید الفطر کی نماز کی دو رکعتین ہین اور مسافر کی نماز کی دو رکعتین ہین اور جمعے کی نماز کی دو رکعتین ہین اور یہ سب پوری ہین انمین قصر نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کیموافق

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتْ عیدین مین سورہ قاف اور اقتربت الساعة پڑھنا

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ رض يَوْمَ عِيْدٍ فَسَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتْ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت عمر رض عید کے دن نکلے تو ابو واقد لیثی سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے دن کونسی سورت پڑھتے تھے اونہون نے کہا سورہ قاف اور سورہ اقتربت الساعة وانشق القمر

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ عیدین کی نماز مین سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیة پڑھنا

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي

يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی
نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے اور کبھی عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوتا تو دونوں نماز
میں یہی سورتیں پڑھتے **بَابُ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ** نماز کے بعد عیدین میں خطبہ پڑھنا عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنِّي شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ
الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا عید کے
نماز میں آپ نے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا بقرعید
کے روز بعد نماز کے **التَّخْيِيرُ بَيْنَ الْجُلُوسِ فِي الْخُطْبَةِ لِلْعِيدَيْنِ** عیدین کا خطبہ سننے کو بیٹھنا
ضرور نہیں ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِيدَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ
يَنْصَرِفَ فَلْيَنْصَرِفْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيُقِمْ ترجمہ عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے عید کے نماز پڑھی پھر فرمایا جسکا جی چاہے چلا جاوے اور جسکا جی چاہے بیٹھا رہے خطبہ سننے کو **الزِّينَةُ
لِلْخُطْبَةِ** خطبے کے لیے اچھا لباس پہننا عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَ
عَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے آپ
دو چادریں سبز اوڑھے تھے **الْخُطْبَةُ عَلَى الْبَعِيرِ** اونٹ پر خطبہ پڑھنا عَنْ أَبِي كَاهِلٍ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ وَحَبَشِيٌّ آخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ ترجمہ ابو کاہل احمسی سے روایت
ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اونٹ پر خطبہ پڑھتے ہوئے ایک حبشی تھامے ہوئے تھے نکیل اونٹ کی -
قِيَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ
قَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ ترجمہ سماک سے روایت ہے میں نے جابر سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے
انہوں نے کہا ہاں آپ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے **قِيَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ
مُتَوَكِّئًا عَلَى إِنْسَانٍ** خطبہ پڑھنے میں کسی آدمی پر ٹیکا لگانا عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ
قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ مَالَ
وَمَضَى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ
حَثَّهُنَّ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ

سفعاء الخدين لم يا رسول الله قال تكثرن الشكاة وتكفرن العشير فجعلن ينزعن من قلائدهن واقرطهن وخواتيمهن يقذفنه في ثوب بلال يتصدقن به ترجمہ جابر سے روایت ہے میں عید کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے پہلے نماز پڑھی بغیر اذان اور اقامت کے جب نماز سے فارغ ہوئے تو بلال پر تکیہ لگائے کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف اور ثنا کی اور لوگوں کو نصیحت کی اور آخرت یاد دلائی اور اللہ کی اطاعت کرائی اور عبادت کی رغبت دی پھر چلے یہاں تک کہ عورتوں پاس آئے اور بلال آپ کے ساتھ تھے آپ نے عورتوں کو حکم کیا خدا سے ڈرنے کا اور انکو نصیحت کی اور آخرت یاد دلائی اور اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی پھر انکو رغبت دلائی اللہ کی اطاعت کرائی بعد اس کے فرمایا اے عورتو صدقہ دو اس لئے کہ تم میں سے بہت عورتیں جہنم کی ایندھن ہونگی ایک عورت کم درجہ کی کالے گال والی بولی وہ کیا یارسول اللہ ایسا کیوں ہوگا یعنی عورتیں کیوں جہنم میں بہت جاوینگی آپ نے فرمایا اس لئے کہ شکوہ اور گلہ بہت کرتی ہیں اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں یہ سنکر انہوں نے اپنے چھلے اور بالیاں اور انگوٹھیاں اتار کر بلال کے کپڑے میں ڈالنا شروع کیا صدقہ دینا

استقبال الامام الناس بوجهه في الخطبة خطبے میں امام لوگوں کی طرف منہ کرے عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج يوم الفطر ويوم الاضحى الى المصلى فيصلي بالناس فاذا جلس في الثانية وسلم قام فاستقبل الناس بوجهه والناس جلوس فان كانت له حاجة يريد ان يبعث بعثا ذكره للناس والا امر الناس بالصدقة قال تصدقوا ثلث مرات فكان من اكثر من يتصدق النساء ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کے روز عیدگاہ میں جاتے تھے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب دوسری رکعت میں بیٹھ کر سلام پھیرتے تو کھڑے ہو جاتے اور لوگوں کی طرف منہ کرتے لیکن سب لوگ بیٹھے رہتے پھر اگر آپ کو کوئی کام منظور ہوتا جیسے کہیں فوج بھیجنا تو لوگوں سے بیان کر دیتے نہیں تو صدقہ دینے کا حکم دیتے آپ فرماتے صدقہ دو تین بار سب سے زیادہ عورتیں صدقہ دیتیں

الانصات للخطبة خطبے کے وقت کسی کو چپ کرانا کیسا ہے عن ابي هريرة ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قلت لصاحبك انصت والامام يخطب فقد لغوت ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے بھی ایک بیہودہ بات کی کیونکہ اشارے سے منع کرنا کافی تھا

كيف الخطبة خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في خطبته يحمد الله ويثني عليه بما هو اهله ثم يقول من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ان اصدق الحديث كتاب الله واحسن الهدي هدي محمد وشر الامور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار ثم يقول بعثت انا والساعة كهاتين وكان اذا ذكر الساعة احمرت وجنتاه

وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ نَذِيرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ أَوْ عَلَيَّ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے میں فرماتے تھے تعریف اور ثنا کرتے ہیں ہم اللہ کی جیسی اوسکو لایق ہے پھر فرماتے تھے جسکو اللہ راہ دکھلا دے اوسکا بھٹکانے والا کوئی نہیں ہے اور جسکو وہ بھٹکا وے اوسکو بتلانیوالا کوئی نہیں ہے بیشک سب سے سچی اللہ کی کتاب ہے (یعنی قرآن شریف) اور سب طریقوں سے بہتر محمد کا طریقہ ہے اور سب میں بری نئی باتیں ہیں (جو دین میں پیدا ہوں) اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لیجا دیگی پھر فرمایا میں اور قیامت اسقدر نزدیک ہوں جیسے یہ دونوں انگلیاں (ایک دوسری کے ملی ہیں) آپ جب قیامت کا ذکر کرتے تو آپ کی گال سرخ ہو جاتے اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ بڑھ جاتا جیسے کوئی ڈرانیوالا لشکر کا کہتا ہے صبح کو دشمن تم کو لوٹیگا یا شام کو جو شخص مال چھوڑ جاوے وہ اوسکے بالوں کا ہے اور جو قرضہ یا بچے چھوڑ جاوے (جنکا کوئی پالنے والا نہو) تو وہ میری طرف ہیں یا میرے اوپر ہیں یعنی میں وہ قرضہ ادا کرونگا اور اون لڑکے بالوں کی پرورش کرونگا سبحان اللہ کیا شفقت کریانہ ہے) اور میں ولی ہوں مسلمانوں کا (یعنی متکفل ہوں اونکی امورات کا اور متصرف ہوں اونکی حوایج کا)

حَثُّ الْإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ فِي الْخُطْبَةِ امام کا رغبت دلانا لوگوں کو صدقہ کرنے کیلئے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْطُبُ فَيَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَكُونُ أَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَوْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ بَعْثًا تَكَلَّمَ وَإِلَّا رَجَعَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلتے تو دو رکعتیں پڑھ کر خطبہ پڑھتے پھر صدقہ دینے کا حکم کرتے تو سب سے زیادہ عورتیں صدقہ دیتیں اگر آپ کو کوئی کام ہوتا یا کچھ لشکر بھیجنا ہوتا تو بیان کرتے نہیں تو لوٹ آتے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ أَدُّوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے خطبہ پڑھا بصرے میں تو کہا ادا کرو زکوٰۃ اپنے روزوں کی یہ سنکر لوگ ایک دوسرے کیطرف دیکھنے لگے عبداللہ بن عباس نے کہا یہاں مدینہ والوں میں سے کون کون ہیں اوٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ نہیں جانتے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا صدقہ فطر کا ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر آدھا صاع گیہوں کا یا ایک صاع کھجور یا جو سے (صاع چار سیر کے قریب ہوتا ہے)

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ

قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ
عَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ
نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے روز نماز کے
بعد ہم کو خطبہ سنایا تو فرمایا جو شخص ہمارے ایسی نماز پڑھے اور ہماری ایسی قربانی کرے اوس نے ٹھیک کیا اور جو شخص نماز سے
پہلے قربانی کرلیوے تو وہ گوشت کی بکری ہے یعنے قربانی کا ثواب اوس میں نہیں ہوا ابو بردہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم خدا
کی میں نے قربانی کرلی نماز کو نکلنے سے پہلے میں سمجھا یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے جلدی کی میں نے کھایا اور اپنے گھر
والوں اور ہمسایوں کو کھلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت کی بکری ہوئی ابو بردہ نے کہا تو میرے
پاس چھہ مہینے کا (یا ایک برس کا) ایک دنبہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے کیا وہ کفایت کریگا میری طرف سے
قربانی کے لیے آپ نے فرمایا ہاں اور سوا تیرے اور کسی کو کافی نہ ہوگا **اَلْقَصْدُ فِي الْخُطْبَةِ** خطبہ متوسط پڑھنا
یعنی بہت بڑا نہ بہت چھوٹا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ
صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
پڑھا کرتا آپ کے نماز بھی متوسط ہوتی اور خطبہ بھی متوسط (یعنے نہ بہت لنبا نہ مختصر) **اَلْجُلُوْسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ
وَالسُّكُوْتُ فِيْهِ** دونوں خطبہ کے بیچ میں بیٹھنا اور چپ رہنا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ فِيْهَا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ خُطْبَةً اُخْرٰى
فَمَنْ خَبَّرَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَلَا تُصَدِّقْهُ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت
ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا پھر آپ بیٹھ گئے اور بات نہ کی پھر کھڑے ہوئے اور دوسرا
خطبہ پڑھا اب جو تجھ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر خطبہ پڑھا تو تو نہ مان اوسکو **اَلْقِرَاءَةُ فِي الْخُطْبَةِ
الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرُ فِيْهَا** دوسرے خطبہ میں قرآن کی آیتیں پڑھنا اور اللہ کی یاد کرنا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَيَقْرَاُ اٰيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَكَانَتْ
خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلٰوتُهُ قَصْدًا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ
پڑھتے تھے پھر بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور کچھ آیتیں کلام اللہ کی پڑھتے اور اللہ کی یاد کرتے اور خطبہ بھی آپکا میانہ ہوتا
اور نماز بھی بیچ کی ہوتی **نُزُوْلُ الْاِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهٖ مِنَ الْخُطْبَةِ** خطبہ کے تمام ہونے سے پہلے امام کا
منبر سے اوترنا عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ اِذْ اَقْبَلَ حَسَنٌ وَ
حُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ وَحَمَلَهُمَا فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ

وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هٰذَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فِي قَمِيصِهِمَا فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام تشریف لائے دو لال کرتے پہنے ہوئے چلتے جاتے تھے اور گرتے جاتے تھے آپ منبر پر سے اترے اور دونوں کو گود میں اٹھا لیا بعد اس کے فرمایا سچ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ تمہارے مال اور اولاد فتنہ میں (یعنی خدا سے غافل کرتے ہیں) میں نے ان دونوں کو دیکھا گرتے پڑتے چلے آتے تھے میں اپنی گفتگو میں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ منبر پر سے اترا اور ان کو اٹھا لیا۔

مَوْعِظَةُ الْاِمَامِ النِّسَاءَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَحَثُّهُنَّ عَلَى الصَّدَقَةِ خطبہ سے فارغ ہو کر عورتوں کو نصیحت کرنا اور ان کو رغبت دلانا صدقے کے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَهْوِي بِيَدِهَا إِلٰى حَلْقِهَا تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ترجمہ ابن عباس سے ایک شخص نے پوچھا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے (عید کے نماز کو لئے) انہوں نے کہا ہاں اور اگر میرا درجہ آپ کے نزدیک نہ ہوتا تو میں ساتھ نہ رہ سکتا (اس لئے کہ بہت کم سن تھے) آپ اس نشان پاس آئے جو کثیر بن الصلت کے گھر کے پاس ہے آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر عورتوں پاس آئے ان کو وعظ اور نصیحت کی اور حکم کیا ان کو صدقہ دینے کا تو عورتوں نے اشارہ شروع کیا اپنے گلوں کی طرف ڈالتی تھیں بلال کے کپڑے میں (یعنی زیور اپنے اتار اتار کر دینا شروع کیا)

اَلصَّلٰوةُ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهَا عید کی نماز سے پہلے یا بعد نماز پڑھنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں اور اس سے پہلے یا اس کے بعد نماز نہیں پڑھی

ذَبْحُ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ وَعَدَدُ مَا يَذْبَحُ امام عید کے دن کتنی قربانیاں کرے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحٰى وَانْكَفَأَ إِلٰى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا بقر عید کے روز پھر آپ جھکے دو دنبوں کی طرف جو سیاہ اور سفید تھے (یعنی ابلق) اور ان کو ذبح کیا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ أَوْ يَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے عیدگاہ میں

اِجْتِمَاعُ الْعِيدَيْنِ وَشُهُودُهُمَا عید اور جمعہ ایک ہی دن پڑیں تو کیا کرنا چاہیے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْجُمُعَةُ وَالْعِيدُ فِي يَوْمٍ قَرَأَ بِهِمَا ترجمہ

نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑہتے اور جب جمعہ اور عید ایک ہی دن پڑہتے تو دونون نمازون مین یہی سورتین پڑہتے **الرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْعِيدَ** اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن پڑین اور کوئی شخص عید کی نماز پڑہ لیوے تو اوسکو اختیار ہے جمعہ مین آوے یا نہ آوے **عَنْ** مُعَاوِيَةَ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ قَالَ نَعَمْ صَلَّى الْعِيدَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان نے زید بن ارقم سے پوچہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے عیدین کی نماز مین اونہون نے کہا ہان آپنے عید کی نماز پڑہی سویرے پہر رخصت دی جمعہ مین جسکا جی چاہے آوے اور جسکا جی چاہے نہ آوے **عَنْ** وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَأَخَّرَ الْخُرُوجَ حَتَّى تَعَالَى النَّهَارُ ثُمَّ خَرَجَ فَخَطَبَ فَأَطَالَ الْخُطْبَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْجُمُعَةَ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَصَابَ السُّنَّةَ **ترجمہ** وہب بن کیسان سے روایت ہی عبد اللہ بن الزبیر کے زمانے مین دو عیدین ایک دن جمع ہوئین (یعنی جمعہ اور عید) اونہون نے دیر کی نکلنے مین جب دن چڑہ گیا تو نکلے خطبہ پڑہنے کو اور لمبا خطبہ پڑہا پہر اوترے اور نماز پڑہی اوسدن جمعہ کی نماز نہین پڑہی لوگون نے ابن عباس سے یہ بیان کیا اونہون نے کہا ٹہیک کیا سنت کے موافق **ضَرْبُ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ** عید کے دن خوشی سے باجا بجانا **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِدُفَّيْنِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا **ترجمہ** ام المؤمنین عایشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس تشریف لیگئے وہان دو لڑکیان دف (ایک قسم کا باجا ہی) بجا رہی تہین ابو بکر رض نے اونکو جہڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بجانے دو ای ابو بکر اس لئے کہ ہر ایک قوم کے ایک عید ہی جسمین وہ خوشی کرتے ہین اور گاتے بجاتے ہین بخاری اور مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہے اور یہ ہماری عید ہی **ف** نووی نے کہا اختلاف کیا علما نے گانے مین تو جائز رکہا اوسکو ایک جماعت نے اہل حجاز سے اور یہی ایک روایت ہے مالک سے اور حرام کہا ابو حنیفہ اور اہل عراق نے اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہی اور صحیح یہ ہے کہ درست ہی گانا اوس قسم کا جسمین بری باتون کی رغبت نہ ہو بلکہ شجاعت اور سخاوت اور عمدہ خصایل کی طرف ترغیب ہو اور یہ گانے والیان انصار کی لڑکیان تہین جو عرب کی اوس اور خزرج کی لڑائی کا ذکر کرتی تہین اور انکا پیشہ گانے کا نہ تہا جیسی مسلم کی روایت مین ہی **اللَّعِبُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ** عید کے روز امام کے سامنے کہیل کود کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ السُّودَانُ أَوِ الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَدَعَانِي فَكُنْتُ أَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهِ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي انْصَرَفْتُ **ترجمہ** ام المؤمنین عایشہ رض سے روایت ہی حبشی آئے کہیلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید کے روز (مسجد مین) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سلم نے مجھے بلایا مین آپ کے کاندہے پر سے اون کو دیکھتی تھی پہر برابر مین دیکھتی رہی یہانتک کہ مین خود چلی آئی یعنے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مجھسے بس نہین کہا بلکہ میرا جی خود بہر گیا اوسوقت چلی آئی **ف** یہہ کہیل حبشیونکا ایک قسم کی کثرت تہی ہتہیارون سے اور ایسا کہیل جس سے مقصود جہاد کی قوت ہو مسجد مین درست ہے اسحدیث سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ عورت کو اجنبی مردون کیطرف دیکہنا درست ہے اور بعضون نے کہا نا درست ہے بدلیل حدیث ام سلمہ اور ام حبیبہ کہ منع کیا آپ نے اون دونون کو عبد اسد بن ام مکتوم کے سامنے نکلنے سے حالانکہ وہ اندہے تہے فرمایا تم تو اندہی نہین ہو اونکو دیکہتی ہو بعضون نے کہا یہ واقعہ آیت حجاب سے پہلے کا ہے اور بعضون نے کہا عورت کو مردونکا کہیل دیکہنا درست ہے لیکن خاص مردون کے طرف یعنے اون کے بدن کو دیکہنا درست نہین ہے واسد اعلم **اَللَّعِبُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْعِيْدِ وَنَظْرُ النِّسَاءِ اِلٰى ذٰلِكَ** مسجد مین عید کے دن کہیلنا اور عورتون کا یہہ کہیل دیکہنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا اَسْاَمُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مینے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو دیکہا آپ نے اپنی چادر سے مجھے چھپا لیا اور مین حبشیونکو دیکہہ رہی تہی جو مسجد مین کہیل رہے تہے یہانتک کہ مین خود تہک گئی اب تم اندازہ کرو جوان چھوکری کم سن جو کہیل کود پر دیوانے ہو کتنی دیر کہڑی رہی ہوگی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ رض فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ فَاِنَّمَا هُمْ يَعْنِيْ بَنِيْ اَرْفِدَةَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے عمر رض آئے اور حبشی مسجد مین کہیل رہے تہے حضرت عمر نے اونکو ڈانٹا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہیلنے دے اونکو اے عمر وہ بنی ارفدہ مین (یعنے حبشی ہین) **اَلرُّخْصَةُ فِي الْاِسْتِمَاعِ اِلَى الْغِنَاءِ وَضَرْبُ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيْدِ** عید کے دن گانے اور بجانے کی اجازت

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِالدُّفِّ وَتُغَنِّيَانِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِثَوْبِهٖ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى مُتَسَجٍّ بِثَوْبِهٖ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَهُنَّ اَيَّامُ مِنًى وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق اون کے پاس گئے دیکہا تو دو لڑکیان وہان دف بجا رہی ہین اور گا رہی ہین اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کپڑا لپیٹے ہوئے ہین تو آپ نے اپنا منہ کہولا اور فرمایا اے ابوبکر انکو گانے بجانے دے کیونکہ یہہ دن عید کے ہین اور وہ دن منا کے تہے (یعنے ۱۱ ۱۲ ۱۳ ذیحجہ کی) اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اون دنون مدینے مین تہے **اٰخِرُ كِتَابِ الْعِيْدَيْنِ** تمام ہوی کتاب عیدین کی

كِتَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَتَطَوُّعِ النَّهَارِ رات اور دن کے نوافل کے کتاب **بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ وَالْفَضْلِ فِيْ ذٰلِكَ** گہرون مین نفل نماز پڑہنے کی فضیلت **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم صلوا في بيوتكم ولا تتخذوها قبورا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا نماز پڑھو اپنے گھروں میں یعنی نفل اور مت بناؤ گھروں کو قبریں جیسے قبروں میں نماز نہیں ہوتی عن زید
بن ثابت ان النبي صلى الله عليه وسلم اتخذ حجرة في المسجد من حصير فصلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فيها ليالي حتى اجتمع اليه الناس ثم فقدوا صوته ليلة فظنوا انه نائم فجعل
بعضهم يتنحنح ليخرج اليهم فقال ما زال بكم الذي رأيت من صنيعكم حتى خشيت ان يكتب عليكم
ولو كتب عليكم ما قمتم به فصلوا ايها الناس في بيوتكم فان افضل صلوة المرء في بيته الا الصلوة
المكتوبة ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک حجرہ بنایا بوریے کا اس
میں کئی رات نماز (نفل) پڑھا کیے یہاں تک کہ لوگ مسجد میں آپ پاس جمع ہونے لگے (اور آپ کے پیچھے شریک ہوتے نماز
میں) پھر ایک رات لوگوں نے آپ کی آواز نہ سنی سمجھے آپ سو رہے ہیں بعضوں نے کھنکارنا شروع کیا تاکہ آپ باہر نکلیں آپ نے
فرمایا میں نے تمہارا کام دیکھا اور میں ڈرا کہیں فرض نہ ہو جاوے تم پر اگر فرض ہو جاتا تو تم اوسکو نہ کر سکتے پس لوگو نماز
پڑھو (نفل) اپنے گھروں میں اس لیے کہ بہتر نماز آدمی کی وہ ہے جو اوس کے گھر میں ہو کیونکہ خالی ہوتی ہے ریا سے اور کسی
کو اوس کی خبر نہیں ہوتی سوا خدا کے) سوا فرض کے (وہ مسجد میں افضل ہے) عن كعب بن عجرة قال صلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة المغرب في مسجد بني عبد الاشهل فلما صلى قام ناس يتنفلون
فقال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بهذه الصلوة في البيوت ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز بنی عبدالاشہل کی مسجد میں پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو لوگ کھڑے ہو کر سنتیں پڑھنے
لگے آپ نے فرمایا یہ گھروں میں پڑھا کرو

قيام الليل تہجد کا بیان

عن سعد بن هشام انه اتى ابن عباس
فسأله عن الوتر فقال الا انبئك باعلم اهل الارض بوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم
قال عائشة ائتها فاسألها ثم ارجع الي فاخبرني بردها عليك فاتيت على حكيم بن افلح فاستلحقته
اليها فقال ما انا بقاربها اني نهيتها ان تقول في هاتين الشيعتين شيئا فابت فيهما الا مضيا
فاقسمت عليه فجاء معي فدخلنا عليها فقالت احكيم من هذا معك قلت سعد بن هشام قالت
من هشام قال ابن عامر فترحمت عليه وقالت نعم المرء كان عامرا قال يا ام المؤمنين انبئيني عن
خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت اليس تقرأ القرآن قال قلت بلى قالت فان خلق نبي الله
صلى الله عليه وسلم القرآن فهممت ان اقوم فبدا لي قيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
يا ام المؤمنين انبئيني عن قيام نبي الله صلى الله عليه وسلم قالت الست تقرأ هذه السورة يا ايها
المزمل قلت بلى قالت فان الله عز وجل افترض قيام الليل في اول هذه السورة فقام نبي الله صلى

الله عليه وسلم وأصحابه حولاً حتى انتفخت أقدامهم وأمسك الله عز وجل خاتمتها اثني عشر شهرًا
ثم أنزل الله عز وجل التخفيف في آخر هذه السورة فصار قيام الليل تطوعًا بعد أن كان فريضة فهممت أن
أقوم فبدا لي وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا أم المؤمنين أنبئيني عن وتر رسول الله صلى
الله عليه وسلم قالت كنا نعد له سواكه وطهوره فيبعثه الله عز وجل لما شاء أن يبعثه
من الليل فيتسوك ويتوضأ ويصلي ثماني ركعات لا يجلس فيهن إلا عند الثامنة يجلس فيذكر الله عز وجل
ويدعو ويسلم تسليمًا يسمعنا ثم يصلي ركعتين وهو جالس بعد ما يسلم ثم يصلي ركعة
فتلك إحدى عشرة ركعة يا بني فلما أسن رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخذ اللحم أوتر بسبع و
صلى ركعتين وهو جالس بعد ما سلم فتلك تسع ركعات يا بني وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
إذا صلى الصلاة أحب أن يدوم عليها وكان إذا شغله عن قيام الليل نوم أو مرض أو وجع صلى من النهار
ثنتي عشرة ركعة ولا أعلم أن نبي الله صلى الله عليه وسلم قرأ القرآن كله في ليلة ولا قام ليلة
كاملة حتى الصباح ولا صام شهرًا كاملاً غير رمضان فأتيت ابن عباس فحدثته بحديثها فقال
صدقت أما إني لو كنت أدخل عليها لأتيتها حتى تشافهني مشافهة قال أبو عبد الرحمن كذا وقع في كتابي
ولا أدري ممن الخطأ في موضع وتره عليه السلام ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے وہ عبد اللہ بن عباس سے ملے اور انسے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
اونہوں نے کہا میں تمکو بتلاؤں اوس شخص کو جو ساری زمین میں اون سے زیادہ جانتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو سعد نے کہا ہاں اونہوں نے
کہا وہ عایشہ ہیں جاؤ اون کے پاس اور پوچھو اون سے پھر جو وہ جواب دیں مجھسے بیان کرو میں حکیم بن افلح پاس آیا اور
اونسے کہا میرے ساتھ چلو حضرت عایشہ تک اونہوں نے کہا میں نہیں جانے کا میں نے اونکو منع کیا تہا کہ تم ان دو گروہوں
کے حق میں کچھہ نہ کہو (یعنی معاویہ اور علی رض کے گروہوں میں) لیکن اونہوں نے نہ مانا اور کہا میں کبھی جاؤں گی میں نے اونکو
قسم دی ضرور میرے ساتھہ چلو وہ میرے ساتھہ آئے اور حضرت عایشہ پاس گئے اونہوں نے حکیم سے پوچھا تمہارے ساتھہ کون
ہے میں نے کہا سعد بیٹا ہشام کا اونہوں نے کہا کون ہشام حکیم نے کہا عامر کا بیٹا حضرت عایشہ بولیں اللہ رحم کرے عامر
پر اچھا آدمی تہا عامر سعد نے کہا میں نے عرض کیا اے ام المومنین مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق (یعنی عادات اور
خصایل) بتلایئے اونہوں نے کہا تم قرآن نہیں پڑھتے میں نے کہا کیوں نہیں اونہوں نے کہا بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اخلاق قرآن کے موافق تھے میں نے قصد کیا اوٹھنے کا پھر مجھے یاد آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عبادت کرنا رات کو
میں نے کہا اے ام المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز مجھکو بتلاؤ اونہوں نے کہا کیا تو نے سورۂ مزمل نہیں پڑھی
میں نے کہا کیوں نہیں اونہوں نے کہا اللہ جل جلالہ نے رات کی نماز فرض کر دی تھی پہلے اس سورت میں کیونکہ ارشاد فرمایا قم
الليل إلا قليلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ایک سال تک راتوں کو کھڑے ہو لیتے یہاں تک کہ اون کے

باتون بہول گئی اور اسعد نے اس سورہ کا خاتمہ بارہ مہینے تک روک رکہا پھر اخیر مین آیت تخفیف کی اوتری یعنی علم ان سیکون منکم مرضی اخیر تک) اوسوقت رات کو کہڑا ہونا سنت رہ گیا پہلے فرض تہا پھر مین نے اوٹہنے کا قصد کیا تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے وتر کا (یعنی طاق رکعتون کا جو آپ رات کو پڑہتے تہے) مجھے خیال آیا مین نے عرض کیا ام المومنین مجھے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا وتر بتلاؤ اونہون نے کہا ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تہے پھر اسد جل جلالہ کو جب منظور ہوتا آپ کو بیدار کرتا رات کو آپ اوٹہتے اور مسواک کر کے وضو کرتے اور آٹہہ رکعتین پڑہتے بیچ مین او نکے نہ بیٹہتے مگر اخیر مین آٹہوین رکعت پڑہ کر بیٹہتے پھر اسد کا ذکر کرتے اور دعا مانگتے اور سلام پھیرتے آواز سے کہ ہم کو سنائی دیتا پھر سلام کے بعد دو رکعتین بیٹہ کر پڑہتے پھر ایک رکعت پڑہتے سب گیارہ رکعتین ہوتین اے بیٹے میرے جب آپ کا سن زیادہ ہوا اور گوشت بڑہ گیا (یعنی موٹے اور بہاری ہو گئے) تو آپ وتر کی سات رکعتین پڑہنے لگے اور دو رکعتین بیٹہ کر سلام کے بعد سب نو رکعتین پڑہنے لگے اے بیٹے میرے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جب کوئی نماز (نفل) پڑہتے تو چاہتے کہ ہمیشہ اسکو پڑہا کرین اور جب آپ کو نیند غالب ہوتی یا کچہ بیماری ہوتی یا دکہ یا وجہ تو دن کو بارہ رکعتین پڑہتے اور مین نہین جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قران ایکرات مین کبہی پڑہا ہو یا کبہی ساری رات صبح تک عبادت کی ہو یا کسی مہینے پورے مہینہ کے روزے رکہے ہون سوا رمضان کے سعد نے کہا یہ سنکر مین ابن عباس کے پاس آیا اور اونسے حدیث بیان کی اونہون نے کہا سچ کہا عائشہ نے اور مین اونکے پاس جاتا ہوتا تو جاتا اور اونکی زبانی یہہ حدیث سنتا کہا ابو عبد الرحمن نے اسی طرح بیچ کتاب میری کے اور نہین جانتا مین کس شخص سے غلطی ہوئی وتر کے بیان مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی یعنی اولی بہ ہر رکعت نفل کا بیہ ثواب رکہتا ہے

باب مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا جو شخص رمضان کی راتون مین نماز پڑہے ایمان سے ثواب کے واسطے اوسکی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عبادت کرے رمضان مین ایمان سے ثواب کے واسطے تو اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

باب قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ رمضان کی راتون مین نماز پڑہنے کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّصَلّٰی بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰی مِنَ الْقَابِلَةِ وَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِیْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِیْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّیْ خَشِيْتُ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِیْ رَمَضَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مسجد مین ایکرات نماز پڑہی آپکے ساتہہ اور لوگون نے بہی پڑہی پھر دوسری رات کو بہی پڑہی اور لوگ بہت تہے جب تیسری اور چوتہی رات کو لوگ جمع ہوئے تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم باہر نہ نکلے صبح کو آپنے فرمایا مین نے دیکہا جو تم نے کیا لیکن مین صرف اسوجہ سے نہ نکلا کہ کہین فرض ہو جاوے تمپر اور یہہ حال رمضان مین ہوا **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فلم يقم بنا حتى بقي سبع من الشهر فقام بنا حتى ذهب ثلث الليل ثم لم يقم بنا في السادسة فقام
بنا في الخامسة حتى ذهب شطر الليل فقلت يا رسول الله لو نفلتنا بقية ليلتنا هذه قال انه من
قام مع الامام حتى ينصرف كتب الله له قيام ليلة ثم لم يصل بنا ولم يقم حتى بقي ثلث من الشهر فقام بنا
في الثالثة وجمع اهله ونساءه حتى تخوفنا ان يفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور

ترجمہ ابوذر سے روایت ہے ہم نے روزے رکھے (رمضان کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نہیں کھڑے ہوئے (راتوں کو تراویح کے لیے) یہانتک کہ سات راتیں رہ گئیں) یعنی تیئیسویں رات کو آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چوبیسویں رات کو نہیں کھڑے ہوئے پچیسویں کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش باقی رات بھی آپ اسی طرح ہمارے ساتھ نماز پڑھتے آپ نے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ کھڑا ہو نماز کے لیے اور اسکی فراغت پانے تک اسکے ساتھ رہے اسکے لیے ساری رات کی نماز کا ثواب لکھیگا پھر آپ نہیں کھڑے ہوئے (چھبیسویں رات کو) جب تین راتیں رہ گئیں تو ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے اور اپنے گھر والوں اور بی بیوں کو جمع کیا اسقدر ہم ڈرے کہیں سحر جاتی رہی (یعنی اتنی رات تک آپ کھڑے ہوئے کہ سحری کا وقت گذرنے کو تھا)

عن النعمان بن بشير يقول قمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في شهر رمضان ليلة ثلث وعشرين الى ثلث الليل الاول ثم قمنا معه ليلة خمس وعشرين الى نصف الليل ثم قمنا معه ليلة سبع وعشرين حتى ظننا ان لا ندرك الفلاح وكانوا يسمونه السحور

ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے رمضان کے مہینے میں تیئیسویں رات کو تہائی رات تک پھر پچیسویں رات کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک پھر ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے یہانتک کہ سحری جاتے رہنے کا ڈر ہوا

باب الترغيب في قيام الليل رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نام احدكم عقد الشيطان على راسه ثلث عقد يضرب على كل عقدة ليلا طويلا اي ارقد فان استيقظ فذكر الله انحلت عقدة فان توضأ انحلت عقدة اخرى فان صلى انحلت العقد كلها فيصبح طيب النفس نشيطا والا اصبح خبيث النفس كسلان

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سوتا ہے تو شیطان اس کے سر پر تین گرہیں دیتا ہے اور ہر ایک پر یہ پھونک دیتا ہے کہ رات بڑی ہے سوتا رہ پھر اگر وہ جاگا (اور شیطان کا کہنا نہ سنا) اور اس نے اللہ کی یاد کی (نیند سے اٹھتے ہی) تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں اور صبح کو خوش مزاج ہنس مکھ رہتا ہے نہیں تو منحوس اور سست رہتا ہے

عن عبد الله قال ذكر عند رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل نام ليلة حتى اصبح قال ذلك رجل بال الشيطان في اذنيه

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص کا ذکر آیا جو رات کو صبح تک سوتا رہا

اپنے فرمایا اوسکے کانون مین شیطان نے موت دیا ہے (یعنی غفلت ڈالدی ہے جب نیند سے نہین جاگتا) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ

رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فُلَانًا نَامَ عَنِ الصَّلٰوۃِ بِالْبَارِحَۃِ حَتّٰی اَصْبَحَ قَالَ ذَاکَ شَیْطَانٌ بَالَ فِیْ

اُذُنَیْہِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ فلان شخص رات کو سو گیا نماز سے یہانتک کہ

صبح ہو گئی اپنے فرمایا شیطان نے اوسکے کانون مین موت دیا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی ثُمَّ اَیْقَظَ اِمْرَاَتَہٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ رَشَّ

فِیْ وَجْهِهَا الْمَاءَ وَرَحِمَ اللّٰہُ اِمْرَاَۃً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ اَیْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰی فَاِنْ اَبٰی

نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْمَاءَ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ اوس

شخص پر جو رات کو جاگے پھر نماز پڑھے پھر جگاوے اپنی عورت کو وہ بھی نماز پڑھے اگر نہ اوٹھے تو اوس کے منہ پر پانی چھڑک

دیوے اور رحم کرے اللہ اوس عورت پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑھے پھر جگاوے اپنے خاوند کو وہ بھی نماز پڑھے اگر نہ مانے

تو اوس کے منہ پر پانی چھڑک دیوے عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَرَقَہٗ وَفَاطِمَۃَ

فَقَالَ اَلَا تُصَلُّوْنَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِیَدِ اللّٰہِ فَاِذَا شَاءَ اَنْ یَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قُلْتُ لَہٗ ذٰلِکَ ثُمَّ سَمِعْتُہٗ وَهُوَ مُدْبِرٌ یَضْرِبُ فَخِذَہٗ وَ

یَقُوْلُ وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا ترجمہ حضرت علی رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور

حضرت فاطمہؓ کو پکارا رات کو اور فرمایا نماز نہین پڑھتے (تہجد کی) مین نے کہا یا رسول اللہ ہماری جانین اللہ جل جلالہ کے ہاتھ

مین ہین جب وہ چاہے گا ہم کو اوٹھا دیگا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے جب مین نے یہ کہا پھر مین نے سنا آپ پیٹھ

موڑے جا رہے تھے اور ران پر ہاتھ مار کے فرماتے تھے (وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا) یعنی انسان سب سے زیادہ جھگڑنے والا ہے

مطلب یہ ہے کہ حق بات کو بعضے وقت نہین مانتا اور چاہتا ہے کہ بیفایدہ دلیل کرے جس سے اپنی بات ورہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کا حضرت علی کو پکارنا یہ بہی تو اللہ ہی کی چاہت سے تہا اور جب وہ جاگ اوٹھے تو اللہ ہی نے اونکو جگایا پھر نماز پڑھنے

مین کیا عذر تہا اگرچہ تہجد کی نماز فرض نہ تھی نفل تھی اور اسی خیال سے حضرت علی رضؓ نے اوس مین دیر کی اور حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کا حکم بطریق اعلام تہا نہ وجوب ورنہ طاعت لازم ہو جاتی واللہ اعلم عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ دَخَلَ

عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی فَاطِمَۃَ مِنَ اللَّیْلِ فَاَیْقَظَنَا لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی بَیْتِہٖ فَصَلّٰی

هَوِیًّا مِّنَ اللَّیْلِ فَلَمْ یَسْمَعْ لَنَا حِسًّا فَرَجَعَ اِلَیْنَا فَاَیْقَظَنَا فَقَالَ قُوْمَا فَصَلِّیَا قَالَ فَجَلَسْتُ وَاَنَا اَعْرُکُ عَیْنِیْ

وَاَقُوْلُ اِنَّا وَاللّٰہِ لَا نُصَلِّیْ اِلَّا مَا کُتِبَ عَلَیْنَا اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِیَدِ اللّٰہِ فَاِنْ شَاءَ اَنْ یَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا قَالَ فَوَلّٰی

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ وَیَضْرِبُ بِیَدِہٖ عَلٰی فَخِذِہٖ مَا نُصَلِّیْ اِلَّا مَا کُتِبَ لَنَا وَ

کَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ کے پاس

پاس رات کو آئے اور ہم کو جگایا نماز کے لیے پھر اپنے گھر کو لوٹ گئے اور بڑی دیر تک نماز پڑھا کیے لیکن ہماری آہٹ نہ پائی ہم
تو پھر لیٹ کر سو رہے تھے) تب تو آپ پھر آئے اور ہم کو جگایا اور فرمایا اوٹھو نماز پڑھو میں اوٹھ کر بیٹھا آنکھیں ملتا جاتا اور کہتا تھا
قسم خدا کی ہم اوسی قدر نماز پڑھیں گے جتنی اللہ نے ہماری تقدیر میں لکھی ہے اور ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں اگر وہ
چاہیگا تو ہم کو اوٹھا دیگا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے اور اپنا ہاتھ ران پر مار کے فرماتے تھے ہم اوسی
قدر نماز پڑھیں گے جتنی اللہ نے ہماری تقدیر میں لکھی ہے (یہ حضرت علی کا کلام تھا آپ اوس کو تعجب سے نقل کرتے تھے) انسان
سب سے زیادہ جھگڑالو ہے **ف** اس لیے کہ یہ امر سچ ہے جتنا تقدیر میں ہے اتنا ہی انسان کریگا مگر تقدیر کا کسی کو علم نہیں
ہے پھر اوسکے ذکر کا کیا محل ہے نیک کاموں میں کوشش کرنا ہمارا فرض ہے نہ یہ کہ تقدیر کا حیلہ کرکے ہاتھ پاؤں پسار دیں فقط

باب فضل صلوٰۃ اللیل رات کی نماز کی فضیلت

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد شہر رمضان شہر اللہ المحرم وافضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ اللیل
ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد روزہ رکھنے کے لیے سب مہینوں سے زیادہ
محرم کا مہینہ افضل ہے اور فرض نماز کے بعد رات کی نماز سب نمازوں سے افضل ہے

عن حمید بن عبد الرحمن یرفعہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ قیام اللیل وافضل الصیام بعد رمضان المحرم ارسلہ شعبۃ بن الحجاج **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض کے بعد رات کی نماز فضیلت
رکھتی ہے اور روزے کے لیے رمضان کے بعد محرم فضیلت رکھتا ہے ارسال کیا اس حدیث کو شعبہ بن حجاج نے

فضل صلوٰۃ اللیل فی السفر سفر میں تہجد پڑھنے کی فضیلت

عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ یحبہم اللہ عز وجل رجل اتی قوما فسألہم باللہ ولم یسألہم بقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلفہم رجل باعقابہم فاعطاہ سرا لا یعلم بعطیتہ الا اللہ عز وجل والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل بہ نزلوا فوضعوا رؤسہم فقام یتملقنی ویتلو آیاتی ورجل کان فی سریۃ فلقوا العدو فانہزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح اللہ لہ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تین
آدمیوں سے محبت رکھتا ہے ایک تو وہ شخص جو ایک قوم کا تھا اوس قوم میں ایک شخص آیا اللہ کے لیے نہ رشتہ اور ناتے کی وجہ
سے پھر اوس قوم نے اوسکو نہ دیا وہ شخص چپکے سے چلا گیا اور چھپا کر اوسکو دے آیا جسکو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے یا اوس
شخص کے جسے دیا ہے اور ایک وہ شخص جو ایک قوم میں تھا وہ رات بھر چلے جب سونا اونکو سب سے بھلا معلوم ہوا تو وہ اوتری
اور پڑکر سو رہے مگر وہ شخص کھڑا رہا اللہ سے دعا کرتا ہوا اور اوس کے سامنے عاجزی کرتا ہوا اور اوس کی آیتیں پڑھتا ہوا (یعنی
نفل پڑھا کیا) اور ایک وہ شخص جو لشکر میں تھا جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو لوگ بھاگ کھڑے ہوئے مگر وہ سینہ سامنے کیے ہوئے چلا گیا
یہاں تک کہ مارا گیا یا اللہ نے فتح دی اوسکو

وقت القیام رات کو کس وقت نفل پڑھے عن مسروق قال ذات

لِعَائِشَةَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلدَّائِمُ قُلْتُ فَاَيُّ اللَّيْلِ كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ
اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ ترجمہ مسروق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی سے پوچھا کونسا کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ
پسند ہوتا انہوں نے کہا جو کام ہمیشہ ہو میں نے کہا آپ رات کو کب اوٹھتے تھے انہوں نے کہا جب مرغ بولتا یعنی
اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے اس لیئے کہ مرغ کی آواز شروع ہوتی ہے جب پھر رات باقی رہتی ہے باب ذکر
مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الْقِيَامُ جن باتوں کو اوٹھ کر پہلے کیا کرے عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيُهَلِّلُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا
وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عاصم
بن حمید سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس چیز سے شروع کرتے تھے انہوں نے
کہا تو نے وہ بات مجھ سے پوچھی کسی نے نہیں پوچھی آج تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس بار اللہ اکبر کہتے پھر دس بار الحمد للہ
کہتے پھر دس بار سبحان اللہ کہتے پھر دس بار لا الہ الا اللہ کہتے پھر دس بار استغفار کرتے اور فرماتے اللهم اغفر لی واهدنی اخیر تک
یعنی یا اللہ بخش مجھکو اور راہ بتلا مجھے اور روزی دے مجھکو اور تندرست رکھ مجھکو پناہ مانگتا ہوں اللہ کی قیامت کے دن جا کی
کی تنگی سے عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ
اَسْمَعُهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ الْهَوِيَّ
ترجمہ ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے پاس رہتا میں سنتا جب آپ اوٹھتے تو دیر تک
فرماتے سبحان اللہ رب العالمین پھر دیر تک فرماتے سبحان اللہ وبحمدہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ
مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ
وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَالِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ
وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ ثُمَّ ذَكَرَ قُتَيْبَةُ كَلِمَةً
مَعْنَاهَا وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ
الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات
کو کھڑے ہوتے تہجد کیلیے تو فرماتے اللهم لك الحمد اخیر تک یعنی یا اللہ تجھی کو تعریف لایق ہے تو روشن کرنیوالا ہے آسمانوں اور زمین کا
اور جو ان میں ہیں تجھی کو تعریف لایق ہے تو سچا تیرا وعدہ سچا ملنا سچا آگ سچی قیامت سچی نبی سچے محمد سچا میں نے تیرے لیئے گردن
رکھدی اور تجھپر بھروسا کیا تجھپر یقین لایا تیرے ہی لیئے جھگڑا اور تیری ہی طرف فیصلہ کو لیگیا سو میرے اگلے اور پچھلے اور کھلے گناہ
بخشدے تو ہی آگے اور تو ہی پیچھے ہے سوا تیرے کوئی پوجنے کے لایق نہیں کسی میں زور اور طاقت نہیں سوا اللہ کے عَنْ

جبرئيل وميكائيل وإسرافيل فاطر السموات والأرض عالم الغيب والشهادة أنت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اللهم اهدني لما اختلف فيه من الحق إنك تهدي من تشاء إلى صراط مستقيم ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس دعا سے شروع کرتے تھے اونھوں نے کہا آپ جب رات کو اوٹھتے نماز شروع کرتے تو فرماتے اللهم رب جبرئيل اخیر تک یعنی اے مالک جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے اے پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے اے جاننے والے غایب اور حاضر کے تو فیصلہ کریگا اپنے بندوں کا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں یا اللہ جس بات میں اختلاف ہے اوسمیں تو مجھکو حق بتلا دے بیشک جسکو چاہتا ہے تو سیدھی راہ پر لگاتا ہے

عن حميد بن عبد الرحمن بن عوف أن رجلا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال قلت وأنا في سفر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لأرقبن رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلاة حتى أرى فعله فلما صلى صلاة العشاء وهي العتمة اضطجع هويا من الليل ثم استيقظ فنظر في الأفق فقال ربنا ما خلقت هذا باطلا حتى بلغ إنك لا تخلف الميعاد ثم أهوى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى فراشه فاستل منه سواكا ثم أفرغ في قدح من إداوة عنده ماء فاستن ثم قام فصلى حتى قلت قد صلى قدر ما نام ثم اضطجع حتى قلت قد نام قدر ما صلى ثم استيقظ ففعل كما فعل أول مرة وقال مثل ما قال ففعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث مرات قبل الفجر ترجمہ حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا وہ کہتا تھا میں سفر میں ساتھ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو میں نے کہا ضرور دیکھونگا آپ کسطرح نماز پڑھتے ہیں جب آپ عشا کی نماز پڑھ چکے تو بڑی دیر تک سوتے رہے پھر جاگے اور آسمان کے کنارے کو دیکھا اور فرمایا ربنا ما خلقت ہذا باطلا یعنی اے پروردگار تو نے یہ بیکار نہیں بنایا یہانتک کہ پہونچے انک لا تخلف المیعاد تک پھر آپ بچھونے کیطرف جھکے اور مسواک اوٹھائی اور ڈول سے پانی نکالا ایک پیالہ میں اور مسواک کی پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے یہانتک کہ میں سمجھا جتنی دیر تک سوئے تھے اوتنی ہی دیر تک نماز پڑھی پھر لیٹ رہے یہانتک کہ میں سمجھا سوئے اوتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک نماز پڑھی تھی پھر جاگے اور ایسا ہی کیا (یعنی مسواک کی اور نماز پڑھی) اور کہا وہی جو پہلے کہا تھا (یعنی ربنا ما خلقت ہذا باطلا) اخیر تک تو فجر سے پہلے آپ نے تین بار ایسا ہی کیا

باب ذكر صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا بیان

عن أنس قال ما كنا نشاء أن نرى رسول الله صلى الله عليه وسلم في الليل مصليا إلا رأيناه ولا نشاء أن نراه نائما إلا رأيناه ترجمہ انس سے روایت ہے ہم جب چاہتے رات کو دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے تو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اور جب چاہتے سوتے ہوئے دیکھیں تو سوتے ہوئے دیکھتے (یعنی آپ رات کو سوتے بھی اور نماز بھی پڑھتے نہ ساری

رات جاگتی ساری رات سوتے۔ عن یعلی بن مملک انہ سال ام سلمۃ عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقالت کان یصلی العتمۃ ثم یسبح ثم یصلی بعدھا ما شاء اللہ من اللیل ثم ینصرف فیرقد
مثل ما صلی ثم یستیقظ من نومہ ذلک فیصلی مثل ما نام وصلوتہ تلک الاخرۃ تکون الی الصبح
ترجمہ یعلی بن مملک نے پوچھا ام المومنین ام سلمہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو انہوں نے کہا آپ عشا کی نماز
پڑھتے پھر سنتیں پڑھتے پھر اس کے بعد جتنی رات تک اللہ چاہتا آپ نماز پڑھا کرتے پھر سو رہتے اتنی دیر تک جتنی
دیر تک نماز پڑھی تھی پھر جاگتے اور نماز پڑھتے اتنی دیر تک جتنی دیر تک سوئے تھے اور یہ اخیر کی نماز آپ کی فجر تک رہتی
عن یعلی بن مملک انہ سال ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قراءۃ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وعن صلوتہ فقالت ما لکم وصلوتہ کان یصلی ثم ینام قدر ما صلی ثم یصلی
قدر ما نام ثم ینام قدر ما صلی حتی یصبح ثم نعتت لہ قراءتہ فاذا ھی تنعت قراءۃ مفسرۃ حرفا
حرفا ترجمہ یعلی بن مملک نے ام سلمہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت کو یعنی آپ کلام اللہ کیونکر پڑھتے
تھے) اور نماز کو انہوں نے کہا تمہیں کیا آپ کی نماز سے (یعنی تمہارا پوچھنا بے فائدہ ہے کیونکہ تم ویسی نماز نہیں
پڑھ سکتے) آپ نماز پڑھتے تھے پھر سو رہتے جتنی دیر نماز پڑھی پھر نماز پڑھتے جتنی دیر سوئے تھے پھر سوتے جتنی دیر نماز پڑھی
تھی صبح تک پھر قرات کو بیان کیا تو وہ صاف ایک ایک حرف الگ الگ تھی) ذکر صلوٰۃ داود علیہ السلام
داود علیہ السلام کی نماز کا بیان عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احب الصیام الی اللہ عز وجل صیام داود علیہ السلام کان یصوم یوما ویفطر یوما واحب الصلوٰۃ
الی اللہ صلوٰۃ داود کان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب روزوں سے زیادہ پسند اللہ کو حضرت داود علیہ السلام کا روزہ ہے
وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور سب نمازوں میں زیادہ پسند اللہ کو حضرت داود کی نماز ہے وہ آدھی رات
سوتے پھر تہائی رات نماز پڑھتے پھر چھٹے حصہ میں سوتے (اس طرح ساری رات کو تقسیم کرتے) ذکر صلوٰۃ
نبی اللہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی نماز کا بیان عن انس بن مالک ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیت لیلۃ اسری بی علی موسیٰ علیہ السلام عند الکثیب الاحمر وھو قائم
یصلی فی قبرہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھکو معراج ہوا تو میں موسیٰ
علیہ السلام کے پاس آیا سرخ ٹیلے کے پاس وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اتیت علی موسیٰ عند الکثیب الاحمر وھو قائم یصلی قال ابو عبد الرحمن النسائی ھذا اولی بالصواب عندنا من حدیث معاذ
بن خالد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام پر گیا سرخ ریتے کے ٹیلے پر وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے

ف امام نسائی نے کہا ہمارے نزدیک یہ روایت ٹھیک ہے پہلی روایت سے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ معراج کی اثنا میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ سے چھٹے آسمان پر ملے تھے اور ممکن ہے کہ پہلی ملاقات قبر میں ہوئی ہو پھر چھٹے
آسمان پر اور مرنج ہے یہ ایک مقام ہے بیت المقدس سے ایک منزل پر وہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے عن انس
انّ النبی صلّی الله علیه وسلّم قال مررت علی قبر موسی علیه السّلام وهو یصلّی فی قبره ترجمہ انس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر گزرا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے
عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلّی الله علیه وسلّم مررت لیلة اسری بی علی موسی
علیه السّلام وهو یصلّی فی قبره ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس ہو کر گیا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے عن انس انّ النبی صلّی الله علیه
وسلّم لیلة اسری به مرّ علی موسی علیه السّلام وهو یصلّی فی قبره ترجمہ انس سے روایت ہے جس رات رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گزرے وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے عن انس قال
اخبرنی بعض اصحاب النبی صلّی الله علیه وسلّم انّ النبی صلّی الله علیه وسلّم لیلة اسری به مرّ
علی موسی علیه السّلام وهو یصلّی فی قبره ترجمہ انس سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا ایک صحابی نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس سے گئے وہ اپنی قبر میں
نماز پڑھ رہے تھے عن انس عن بعض اصحاب النبی صلّی الله علیه وسلّم انّ النبی صلّی الله علیه وسلّم
قال لیلة اسری بی مررت علی موسی وهو یصلّی فی قبره ترجمہ انس سے روایت ہے اونہوں نے سنا بعض صحابہ
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات آپ مجھ کو معراج ہوا تو میں موسیٰ علیہ السلام پر سے گزرا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ
رہے تھے

باب احیاء اللیل رات کو عبادت کرنا

عن خبّاب بن الارتّ وکان قد شهد بدرًا مع
رسول الله صلّی الله علیه وسلّم انّه راقب رسول الله صلّی الله علیه وسلّم لیلة صلّاها رسول الله
صلّی الله علیه وسلّم کلّها حتّی کان مع الفجر فلمّا سلّم رسول الله صلّی الله علیه وسلّم من صلوته
جاءه خبّاب فقال یا رسول الله بابی انت وامّی لقد صلّیت اللیلة صلوة ما رایتک صلّیت نحوها فقال
رسول الله صلّی الله علیه وسلّم اجل انّها صلوة رغبة ورهبة سالت ربّی عزّ وجلّ فیها ثلث خصال
فاعطانی اثنتین ومنعنی واحدة سالت ربّی عزّ وجلّ ان لا یهلکنا بما اهلک به الامم قبلنا فاعطانیها
وسالت ربّی ان لا یظهر علینا عدوًّا من غیرنا فاعطانیها وسالت ربّی ان لا یلبسنا شیعًا فمنعنیها
ترجمہ خباب بن الارت سے روایت ہے وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اونہوں نے رات
بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا جب فجر قریب ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا خباب گئے اور

اور عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے آپ نے اس رات کو ایسی نماز پڑھی ویسی کبھی میں نے آپ کو پڑھتے
ہوئے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ نماز محبت اور ڈر کی ہے میں نے اس میں اپنے پروردگار سے
تین باتیں مانگیں دو تو عطا فرمائیں اور ایک نہیں دی میں نے اپنے پروردگار سے یہ مانگا کہ ہم کو ہلاک نہ کر اون
عذابوں سے جن سے اگلی امتوں کو ہلاک کیا تو قبول ہوا پھر میں نے مانگا کہ ہم پر غیر دشمن مسلط نہ ہو تو قبول ہوا ف
اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اور پہلے زمانوں میں جابجا مسلمان کافروں کی رعایا رہے ہیں چنانچہ اس
وقت ہندوستان میں نصاری کی حکومت ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام سے ہے
یعنی جو لوگ اوس وقت آپ کے ساتھ موجود تھے اون پر کبھی غیر دشمن مسلط نہیں ہوا۔ یا مطلب یہ ہے کہ تمام مسلمانوں پر
غیر دشمن مسلط نہ ہوا اور ابھی تک عرب اور افریقہ اور وسط ایشیا اور ایشیائے کوچک اور شرقی یورپ کی بعض مقامات پر
مسلمان آزاد ہیں اور اون کے حاکم مسلمان ہیں اگرچہ نصاری سے تعلق کچھ نہ کچھ قائم ہو گیا ہے اور اونکی حکومت نے ایک
عالم کو گھیر لیا ہے۔ یا مراد خاص عرب کے مسلمان ہیں۔ یا مراد یہ ہے کہ جب تک قیامت کے آثار ظاہر نہ ہوں مسلمانوں پر غیر
دشمن مسلط نہ ہوا اور نصاری کا تمام مسلمانوں پر مسلط ہونا اور سب ملکوں پر حکومت قائم کرنا قیامت کے آثار سے ہے واللہ اعلم۔
ت پھر میں نے مانگا کہ ہم میں پھوٹ نہ ہو اور گروہ گروہ نہ ہوں (یعنی سب متفق اور متحد رہیں) تو قبول نہ ہوا ف
بلکہ بہتر فرقے ہو گئے اور ہر ایک فرقے کے سیکڑوں شاخیں ہو گئیں الاختلاف علی عائشة فی احیاء اللیل اختلاف [illegible] کا
حضرت عائشہ پر رات کی عبادت میں عن عائشة قالت كان اذا دخلت العشر احيى رسول الله صلى الله عليه وسلم الليل وايقظ اهله وشد
المئزر ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رمضان کا اخیر دہا کا آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو جگاتے اور تہ بند مضبوط
باندھتے عن ابی اسحاق قال اتیت الاسود بن یزید وکان لی اخا صدیقا فقلت یا ابا عمرو حدثنی
ما حدثتك ام المؤمنين عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قالت كان ينام اول الليل
ويحيي آخره ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے میں اسود بن یزید پاس آیا اور وہ میرے بھائی اور دوست تھے میں نے کہا اے ابا عمرو
بیان کرو مجھ سے جو بیان کیا ہو تم سے ام المومنین عائشہ رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے باب میں اونہوں نے کہا
حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رات کو سوتے تھے اور پچھلی رات میں جاگتے عن عائشة رض قالت لا
اعلم رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ القرآن كله في ليلة ولا قام ليلة حتى الصباح ولا صام شهرا
كاملا قط غير رمضان ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک رات میں کبھی سارا قرآن پڑھا ہو یا رات بھر صبح تک عبادت کی ہو یا ایک مہینے پورے روزے رکھے ہوں سوا رمضان کے عن
عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها امرأة فقال من هذه قالت فلانة لا
تنام فذكرت من صلاتها فقال مه عليكم بما تطيقون فوالله لا يمل الله عز وجل حتى تملوا وكان

أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اون کے پاس گئے وہان ایک عورت بیٹھی تہی آپنے پوچہا یہہ کون ہے حضرت عائشہ نے کہا یہہ فلانی عورت ہے پہر بیان
کیا کہ یہہ سوتی نہین ہے اور رات بہر نماز پڑہتی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ کیا بات ہے تم کو چاہئیے
اوتنا عمل کرو جتنی طاقت ہو قسم خدا کی اللہ جل جلالہ نہین تہکیگا (ثواب دینے سی) تم ہی تہک جاؤگے (عمل کرنیسے)
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کام پسند تہا جسکو آدمی ہمیشہ کرے ف ہمیشہ وہی کام ہوگا جو اعتدال سے ہو [illegible]
روز دن رات محنت اوٹہا کر ایک کام کرنا اچہا نہین اسلیئے کہ وہ چہوٹ جاتا ہے ہمیشہ نبہہ نہین سکتا اس لیئے حکمت کا
قاعدہ یہہ ہے کہ تہوڑا کام کرے جتنا طبیعت پر بار نہ ہو وہ ہمیشہ قائم رہیگا اور وہی فائدہ بخشیگا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى حَبْلًا مَمْدُودًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا
الْحَبْلُ قَالُوا لِزَيْنَبَ تُصَلِّي إِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ
نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لیگئے وہان
ایک رسی دیکہی جو دو ستونون مین بندہی تہی آپنے پوچہا یہہ رسی کیسی ہے لوگون نے کہا زینب نماز پڑہتی ہین جب تہک جاتی
ہین تو اس رسی سے لٹک رہتی ہین (لیکن بیٹہتی نہین اور آرام نہین پاتین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رسی کو
کہول ڈالو جبتک دل لگی نماز پڑہو اور جب تہک جاؤ تو بیٹہ جاؤ (ف آرام پاؤ) سو یہہ اس لیئے کہ بعد ریاضت اور محنت کے سکون
اور راحت ضرور ہے ورنہ آدمی بیمار ہوجاویگا پہر مطلق ریاضت نہ ہوسکیگی عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے رہے (نماز مین) یہان
تک کہ پاؤن آپ کے سوج گئے کسی نے کہا آپکے تو اگلے اور پچہلے گناہ اللہ نے بخش دیئے ہین (پہر آپ کس لیئے اتنی عبادت کرتے ہین)
آپنے فرمایا کیا مین اللہ کا بندہ شکرگذار نہون (یعنی اگر میرے گناہ اللہ نے معاف کردیئے ہین تو مین اسی احسان کا شکر کرتا ہون)
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَزْلَعَ يَعْنِي تَشَقَّقَ قَدَمَاهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے یہانتک کہ آپکے پاؤن پہٹ جاتے

كَيْفَ يَفْعَلُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا

وَذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذَلِكَ جب کہڑے ہوکر نماز شروع کرے تو کسطرح کرے اور بیان راویون کے اختلاف کا
اس باب مین حضرت عائشہ سے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا
صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بڑی رات تک نماز پڑہتے جب کہڑے ہوکر نماز پڑہتے تو رکوع بہی کہڑے ہوکر کرتے اور جب بیٹہ کر نماز پڑہتے تو رکوع بہی بیٹہ
کر کرتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَاعِدًا فَإِذَا افْتَتَحَ

الصلوٰة قائماً رکع قائماً واذا افتتح الصلوٰة قاعداً رکع قاعداً ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے اور بیٹھے نماز پڑھتے تھے جب کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے
اور جب بیٹھ کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی
وھو جالس فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءته قدر ما یکون ثلاثین او اربعین آیة قام فقرأ
وھو قائم ثم رکع ثم سجد ثم یفعل فی الرکعة الثانیة مثل ذلک ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے قرات کیا کرتے جب ان کی قرات میں سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو
کھڑے ہو جاتے اور ان کو پڑھ کر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے عن عائشة قالت
ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی جالساً حتی دخل فی السن فکان یصلی وھو جالس یقرأ فاذا
غبر من السورة ثلاثون او اربعون آیة قام فقرأ بھا ثم رکع ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز ... پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپکا سن زیادہ ہو گیا (اور طاقت کم ہو گئی) اس
وقت آپ بیٹھ کر نماز (نفل) پڑھنے لگے تو آپ بیٹھے بیٹھے قرات کیا کرتے جب تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے
اور ان کو پڑھ کر رکوع کرتے عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ وھو قاعد
فاذا اراد ان یرکع قام قدر ما یقرأ انسان قدر اربعین آیة ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے آپ بیٹھ کر
قرات کیا کرتے (نفل نمازوں میں) پھر جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے جتنی دیر تک آدمی چالیس آیتیں پڑھے عن
سعد بن ہشام بن عامر قال قدمت المدینة فدخلت علی عائشة رض قالت من انت قلت انا سعد بن
ہشام بن عامر قالت رحم اللہ اباک قلت اخبرینی عن صلوٰة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان وکان قلت اجل قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یصلی باللیل صلوٰة العشاء ثم یأوی الی فراشه فینام فاذا کان جوف اللیل قام الی حاجته والی
طهوره فتوضأ ثم دخل المسجد فیصلی ثمان رکعات یخیل الیّ انه یسوی بینهن فی القراءة والرکوع
والسجود ویوتر برکعة ثم یصلی رکعتین وھو جالس ثم یضع جنبه فربما جاء بلال فآذنه با
لصلوٰة قبل ان یغفی وربما یغفی وربما شککت اغفی او لم یغف حتی یؤذنه بالصلوٰة وکانت تلک صلوٰة رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اسن ولحم فذکرت من لحمه ما شاء اللہ قالت کان النبی صلی اللہ علیه
وسلم یصلی بالناس العشاء ثم یأوی الی فراشه فاذا کان جوف اللیل قام الی طهوره والی حاجته فتوضأ
ثم یدخل المسجد فیصلی ست رکعات یخیل الیّ انه یسوی بینهن فی القراءة والرکوع والسجود ثم یوتر
برکعة ثم یصلی رکعتین وھو جالس ثم یضع جنبه وربما جاء بلال فآذنه بالصلوٰة قبل ان یغفی

وربما أغفى وربما شككت أغفى أم لا حتى يؤذنه بالصلاة قالت فما زالت تلك صلاة رسول الله
صلى الله عليه وسلم ترجمہ سعد بن ہشام بن عامر سے روایت ہے میں مدینہ میں آیا تو حضرت عائشہ کے پاس گیا انہوں
نے پوچھا تم کون ہو میں نے کہا سعد بن ہشام بن عامر انہوں نے کہا رحم کرے اللہ تمہارے باپ پر میں نے کہا مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتلاؤ انہوں نے کہا آپ ایسا کرتے تھے ایسا کرتے تھے میں نے کہا ہاں بیان کیجئے پھر انہوں نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو عشا کی نماز پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آتے اور سو رہتے جب آدھی رات ہو جاتی تو اٹھتے
حاجت کو اور طہارت کو پھر وضو کرتے اور مسجد میں آتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے میرے خیال میں آپ ان رکعتوں میں قرات
اور رکوع اور سجود کو برابر کرتے پھر ایک رکعت وتر کی پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے پھر کروٹ پر لیٹ رہتے بعد اس کے
بلال آپکو جگاتے کبھی سو جاتے پہلے کبھی سونے کے بعد کبھی مجکو شک رہتی کہ آپ سوئے یا نہیں سوئے یہانتک کہ بلال آپکو
جگا دیتے نماز کے لئے پھر یہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ آپکا سن زیادہ ہو گیا اور گوشت چڑھ گیا پھر
بیان کیا آپ کے گوشت کا حال جو اللہ نے چاہا پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز لوگوں کے ساتھ پڑھتے پھر
بچھونے پر آتے جب آدھی رات گزر جاتی تو آپ طہارت اور حاجت کو جاتے پھر وضو کرتے اور مسجد میں آتے چھ رکعتیں پڑھتے میرے
خیال میں انکی قرات اور رکوع اور سجدہ سب ایک دوسرے کے برابر ہوتے پھر ایک رکعت وتر کی پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر
پڑھتے پھر کروٹ پر لیٹ رہتے تو کبھی انکو بلال نماز کے لئے بلاتے سو جانے سے پہلے اور کبھی سو جانے کے بعد اور کبھی مجھ کو شک رہتی
کہ آپ سو گئے یا نہیں یہانتک کہ بلال آپکو جگا دیتے پھر ہمیشہ یہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہی

باب صلوة القاعد في النافلة نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا بیان عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يمتنع من وجهي وهو صائم وما مات حتى كان أكثر صلوته قاعدا ثم ذكر كلمة معناها
إلا المكتوبة وكان أحب العمل إليه ما دام عليه الإنسان وإن كان يسيرا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے منہ سے مزہ لیتے (یعنی پیار کرتے) اور آپ روزہ سے ہوتے اور آپ کی وفات نہ ہوئی یہانتک کہ
اکثر نماز آپکی بیٹھ کر ہوتی سوا فرض کے اور سب سے زیادہ پسند آپکو وہ کام ہوتا جو ہمیشہ ہوا کرے اگرچہ تھوڑا ہو عن أم سلمة قالت
ما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى كان أكثر صلوته جالسا إلا المكتوبة ترجمہ ام سلمہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی یہانتک کہ آپ کی اکثر نماز بیٹھ کر ہونے لگی مگر فرض کہ وہ کھڑے ہو کر پڑھتے
عن أم سلمة قالت ما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى كان أكثر صلوته قاعدا إلا الفريضة
وكان أحب العمل إليه أدومه وإن قل ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات نہیں ہوئی یہانتک کہ آپ اکثر نماز بیٹھ کر پڑھنے لگے سوا فرض کے اور سب سے زیادہ پسند آپکو وہ کام ہوتا جو ہمیشہ ہو
اگرچہ تھوڑا ہو عن أم سلمة قالت والذي نفسي بيده ما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى

كان اكثر صلوته قاعدا الا المكتوبة وكان احب العمل اليه ما داوم عليه وان قل ترجمہ ام المومنین
ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا قسم اوس شخص کے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال
نہیں کیا یہانتک کہ اکثر نماز آپ کی بیٹھکر ہونے لگی مگر فرض کہڑے ہوکر پڑہتے اور بہت پسند تہا آپکو وہ کام جسکو ہمیشہ کرے
اگرچہ تہوڑا ہو عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يمت حتى كان يصلي كثيرا من صلوته وهو جالس
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہیں کیا یہانتک کہ آپ اپنی اکثر نماز نفل کو
بیٹھکر پڑہتے تہے عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي
وهو قاعد قالت نعم بعد ما حطمه الناس ترجمہ عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے
پوچہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑہتے تہے انہوں نے کہا ہاں جب لوگوں نے آپ کو بوڑہا کر دیا یعنی طرح
طرح کے بوجہ ڈالکر عن حفصة قالت ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في سبحته قاعدا
قط حتى كان قبل وفاته بعام فكان يصلي قاعدا يقرأ بالسورة فيرتلها حتى تكون اطول من
اطول منها ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھکر نفل پڑہتے نہیں دیکہا
لیکن وفات سے ایکسال پہلے آپ بیٹھکر پڑہنے لگے آپ ایک سورت کو پڑہتے تہے اتنا ٹہر ٹہر کر کہ وہ بڑی سے بڑی ہو جاتی ۔

باب فضل صلوة القائم على صلوة القاعد کہڑے ہوکر پڑہنے والے کی فضیلت بیٹھکر پڑہنے والے پر عن
عبد الله بن عمرو قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي جالسا فقلت حدثت انك قلت ان
صلوة القاعد على النصف من صلوة القائم وانت تصلي قاعدا قال اجل ولكني لست كاحد
منكم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھکر نماز پڑہتے دیکہا تو میں نے
کہا میں نے سنا ہے آپنے فرمایا بیٹھکر نماز پڑہنے والے کو آدہا ثواب ہے کہڑے ہوکر نماز پڑہنے والے کا پہر آپ بیٹھکر پڑہتے ہیں آپنے
فرمایا بیشک لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں ف یعنی مجہے دونوں حال میں ثواب برابر ہے اس لئے کہ میں بیٹھکر
جب ہی پڑہتا ہوں جب کہڑے کہڑے تہک جاتا ہوں یا مجہکو اللہ تعالی نے اس حکم سے مستثنی کیا ہے

فضل صلوة القاعد على صلوة النائم بیٹھکر نماز پڑہنے والے کی فضیلت لیٹ کر پڑہنے والے پر عن عمران بن حصين
قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن الذي يصلي قاعدا قال من صلى قائما فهو افضل ومن
صلى قاعدا فله نصف اجر القائم ومن صلى نائما فله نصف اجر القاعد ترجمہ عمران بن حصین سے روایت
ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا بیٹھکر نماز پڑہنے والے کو آپنے فرمایا جو کہڑے ہوکر پڑہے سو سب سے بہتر اور جو
بیٹھکر پڑہے اوسکو کہڑے ہوکر پڑہنے والے کا آدہا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑہے اوسکو بیٹھکر پڑہنے والے کا آدہا ثواب ہے

كيفية صلوة القاعد بیٹھکر نماز کیسی ہے عن عائشة قالت رايت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي متربعا

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار زانو یعنی التی پالتی مار کر بیٹھکر نماز پڑھتے دیکھا۔ امام نسائی نے کہا میں نہیں جانتا اس حدیث کو کسی نے روایت کیا ہو سوا ابو داؤد حفری کے اور وہ ثقہ ہے لیکن میں اس حدیث کو غلط سمجھتا ہوں **ف** خطا کی وجہ یہ ہے کہ اور روایات میں بیٹھکر دو زانو بیٹھکر پڑھنا منقول ہے اور شاید یہ فعل کیا ایک دو بار ہو بیان جواز کے لئے واللہ اعلم

باب كيف القراءة بالليل

رات کو کس طرح قرات کرے

عن عبد الله بن ابي قيس قال سالت عائشة كيف كانت قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل يجهر ام يسر قالت كل ذلك قد كان يفعل ربما جهر وربما اسر

ترجمہ عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کیونکر قرات کرتے پکار کر یا آہستہ حضرت عائشہ نے کہا دونوں طرح کبھی پکار کر کبھی آہستہ

فضل السر على الجهر

آہستہ پڑھنے کی فضیلت

عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الذي يجهر بالقرآن كالذي يجهر بالصدقة والذي يسر بالقرآن كالذي يسر بالصدقة

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کو پکار کر پڑھے وہ ایسا ہی جیسے کوئی علانیہ صدقہ دیوے اور جو شخص آہستہ پڑھے وہ ایسا ہی جیسے کوئی چپکے سے صدقہ دیوے

باب تسوية القيام والركوع والسجود والجلوس بين السجدتين في قيام الليل

رات کی نماز میں قیام اور رکوع اور سجدہ اور سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا سب برابر کرنا

عن حذيفة قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة فافتتح البقرة فقلت يركع عند المائة فمضى فقلت يركع عند المائتين فمضى فقلت يصلي بها في ركعة فمضى فافتتح النساء فقرأها ثم افتتح آل عمران فقرأها يقرأ مترسلا اذا مر بآية فيها تسبيح سبح واذا مر بسؤال سأل واذا مر بتعوذ تعوذ ثم ركع فقال سبحان ربي العظيم فكان ركوعه نحوا من قيامه ثم رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده فكان قيامه قريبا من ركوعه ثم سجد فجعل يقول سبحان ربي الاعلى فكان سجوده قريبا من ركوعه

ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی تو آپ نے سورہ بقرہ شروع کی میں نے کہا سو آیتوں پر آپ رکوع کریں گے آپ آگے بڑھ گئے تب میں نے کہا دو سو آیتوں پر آپ رکوع کریں گے آپ آگے بڑھ گئے تب میں نے کہا آپ پوری سورت پڑھیں گے ایک رکعت میں آپ آگے بڑھ گئے آپ نے سورہ نسا شروع کی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ بعد سورہ بقرہ کے سورہ نسا ہے پھر سورہ آل عمران مگر جو ترتیب اب مصحف مجید میں ہے اس میں پہلے سورہ بقر پھر آل عمران پھر نسا ہے اور یہ ترتیب دوسری حدیثوں سے نکلتی ہے اسی واسطے صحابہ نے اس پر اتفاق کیا اور ممکن ہے کہ حضرت نے ترتیب نہ کی ہو اس لئے کہ ترتیب کرنا ضرور نہیں خصوصا نوافل میں اور ممکن ہے کہ حذیفہ کو سہو ہوا ہو سوت اوسکو پڑھا پھر سورہ آل عمران شروع کی اوسکو پڑھا اور بہت قرات

آپ کی آہستہ آہستہ ٹھہر کر تھی جب کوئی آیت اللہ کی پاکی کی آتی تو تسبیح کہتے اور جب کوئی آیت سوال کی آتی تو اللہ سے سوال
کرتے اور جب کوئی آیت پناہ مانگنے کی آتی تو اللہ سے پناہ مانگتے پھر آپنے رکوع کیا تو سبحان ربی العظیم کہا کبھی رکوع بھی قیام کے
برابر تھا پھر سر اوٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور یہ قیام رکوع کے قریب قریب تھا پھر سجدہ کیا اور سبحان ربی الاعلی
کہنے لگے تو سجدہ رکوع کے قریب قریب تھا عن حذیفۃ انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی رمضان فرکع فقال فی رکوعہ سبحان ربی العظیم مثل ما کان قائما ثم جلس یقول رب اغفر
لی مثل ما کان قائما ثم سجد فقال سبحان ربی الاعلی مثل ما کان قائما فما صلی اربع رکعات حتی جاء
بلال الی الغداۃ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے اونھوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں
آپنے رکوع کیا اور سبحان ربی العظیم کہا کبھی اوتنی دیر تک جتنی دیر کھڑے رہے تھے پھر بیٹھے تو رب اغفر لی کہا کبھی قیام
کے برابر سجدہ کیا تو سبحان ربی الاعلی کہا کبھی قیام کے برابر اسی طرح صرف چار رکعتیں آپنے پڑھیں صبح تک یہانتک کہ بلال
آئے فجر کی نماز کے لیے بلانے کو باب کیف صلوۃ اللیل رات کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیے عن ابن عمر
یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ اللیل والنہار مثنی مثنی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات دن کی نماز دو دو رکعتیں ہیں ف یعنی دو دو رکعت کرکے پڑھنا چاہیے مراد
نفل نمازیں ہیں امام نسائی نے کہا میرے نزدیک یہ حدیث خطا ہے (یعنی دن کا ذکر کرنا صحیح یوں ہے کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں)
عن ابن عمر سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل فقال مثنی مثنی فاذا خشیت
الصبح فواحدۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو
آپنے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں جب صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھ لی (تا کہ سب نماز وتر یعنی طاق ہو جاوے) عن
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدۃ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو
تو ایک رکعت وتر پڑھ لے عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر یسأل عن صلوۃ
اللیل فقال مثنی مثنی فاذا خشیت الصبح فاوتر برکعۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے پوچھا گیا منبر پر رات کی نماز کو آپ نے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں جب فجر کا خوف ہو تو ایک رکعت
وتر پڑھ لے عن ابن عمر ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل قال مثنی مثنی
فان خشی احدکم الصبح فلیوتر بواحدۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو آپنے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں اگر فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے عن
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدۃ ترجمہ

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو
ایک رکعت وتر پڑھ لے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے ایک شخص نے مسلمانوں میں سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کیونکر ہے آپ نے فرمایا رات کی
نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى
فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات
کی نماز کو پوچھا آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ
اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا
یا رسول اللہ رات کی نماز کیونکر ہے آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تجھ کو فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ

بَابُ الْاَمْرِ بِالْوِتْرِ وتر پڑھنے کا حکم عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا اَهْلَ
الْقُرْاٰنِ اَوْتِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر
پڑھا پھر فرمایا اے قرآن والو وتر پڑھو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ وتر ہے (یعنی ایک ہے اور ایک طاق ہے) دوست رکھتا ہے وتر کو عَنْ
عَلِيٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنَّهٗ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ
حضرت علیؓ نے فرمایا وتر فرض نہیں ہے جیسی پنجوقتہ نماز لیکن وہ سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** مگر ایسی سنت
جسکو آپ نے ہمیشہ ادا کیا اسی واسطے بعضوں نے اسکو واجب قرار دیا اور واجب کا درجہ فرض سے کم مقرر کیا لیکن سنت سے زیادہ اور
صحیح یہ ہے کہ واجب وہی فرض ہے اور فرض وہی واجب اور وتر نہ واجب ہے نہ فرض بلکہ سنت ہے **بَابُ الْحَثِّ**
عَلَى الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا (اوس شخص کو جسکو جاگنے کا بھروسہ نہ ہو) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِيْ
خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ اَلنَّوْمِ عَلٰى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى ترجمہ ابوہریرہؓ سے
روایت ہے مجھ کو وصیت کی میرے دوست (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی ایک تو وتر پڑھ کر سونا دوسرے ہر مہینہ میں
تین دن روزہ رکھنا (۱۳-۱۴-۱۵) کو تیسری فجر کی دو رکعت سنت پڑھنا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ اَلْوِتْرِ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَوْمِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابوہریرہؓ
سے روایت ہے مجھ کو وصیت کی میرے دوست نے اس دن پر رحمت بھیجے اور سلام تین باتوں کی ایک تو وتر پہلی رات میں پڑھ لینا دوسرے
فجر کی دو رکعت سنت پڑھنا تیسرے ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا **بَابُ** مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عن الوترين في ليلة ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں دو وتروں کو منع کیا ہے یعنی دو بار پڑھنے سے

عن قيس بن طلق قال زارنا أبي طلق بن علي في يوم من رمضان فأمسى بنا وقام بنا تلك الليلة وأوتر بنا ثم انحدر إلى مسجد فصلى بأصحابه حتى بقي الوتر ثم قدم رجلا فقال أوتر بهم فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا وتران في ليلة ترجمہ قیس بن طلق سے روایت ہے ہمارے پاس آئے باپ میرے طلق بن علی رمضان میں ایک دن تو شام تک رہے ہمارے اور رات کو نماز پڑھائی اور وتر پڑھے پھر ایک مسجد کو گئے اور ان اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز پڑھی جب وتر رہ گیا تو ایک اور شخص کو آگے کیا اور کہا وتر پڑھا دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک رات میں دو وتر نہیں چاہییں

وقت الوتر وتر کا وقت

عن الأسود بن يزيد قال سألت عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان ينام أول الليل ثم يقوم فإذا كان من السحر أوتر ثم أتى فراشه فإذا كان له حاجة ألم بأهله فإذا سمع الأذان وثب فإن كان جنبا أفاض عليه من الماء وإلا توضأ ثم خرج إلى الصلوة ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے حضرت عائشہ سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو پوچھا آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول شب سو رہتے پھر اٹھتے جب سحر کا وقت ہوتا وتر پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آتے اگر آپ کو خواہش ہوتی تو اپنی بی بی پاس جاتے جب اذان کی آواز آتی تو جھٹ اٹھ کھڑے ہوتے اگر نہانے کی حاجت ہوتی تو نہا لیتے نہیں تو وضو کر کے نماز کو جاتے

عن مسروق عن عائشة قالت أوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم من أوله وآخره وأوسطه وانتهى وتره إلى السحر ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رات اور پچھلی رات اور بیچ بیچ رات سب میں وتر پڑھا ہے اور ختم ہوا وتر آپ کا سحر تک

عن ابن عمر قال من صلى من الليل فليجعل آخر صلوته بالليل وترا فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر بذلك ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جو شخص رات کو نماز پڑھے تو اسکو اخیر میں وتر پڑھنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا ہے

باب الأمر بالوتر قبل الصبح صبح سے پہلے وتر پڑھنا چاہیے

عن أبي سعيد الخدري يقول سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوتر فقال أوتروا قبل الصبح ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کسی نے وتر کو آپ نے فرمایا پڑھو وتر کو فجر ہونے سے پہلے

عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أوتروا قبل الفجر ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر پڑھو فجر سے پہلے

الوتر بعد الأذان فجر کی اذان ہونے کے بعد وتر پڑھنا

عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه أنه كان في مسجد عمرو بن شرحبيل فأقيمت الصلوة فجعلوا ينتظرونه فجاء فقال إني كنت أوتر قال وسئل عبد الله هل بعد الأذان وتر قال نعم وبعد الإقامة وحدث عن النبي

صلی اللہ علیہ وسلم انہ نام عن الصلوۃ حتی طلعت الشمس ثم صلی ترجمہ ابراہیم بن محمد سے روایت ہے انہوں
نے سنا اپنے باپ سے سنا ابو عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں تھے تو نماز کی تکبیر ہوئی لوگ اونکا انتظار کرنے لگے جب وہ آئے
تو انہوں نے کہا میں وتر پڑھ رہا تھا اور انہوں نے کہا عبد اللہ سے سوال ہوا اگر فجر کی اذان ہو جاوے تو وتر پڑھنا چاہیے تو انہوں
اونہوں نے کہا پڑھنا چاہیے اگرچہ تکبیر ہی ہو جاوے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ آپ سو
گئے تھے فجر کی نماز سے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا پھر آپ نے نماز پڑھی

باب الوتر علی الراحلۃ سواری پر وتر پڑھنا

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر علی الراحلۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر وتر پڑھتے تھے عن ابن عمر کان یوتر علی بعیرہ ویذکر
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک ترجمہ عبد اللہ بن عمر اونٹ پر وتر پڑھتے تھے اور بیان کرتے
تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یوتر علی البعیر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھتے تھے

باب کم الوتر وتر کی کتنی رکعتیں ہیں

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الوتر رکعۃ من آخر اللیل
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر ایک رکعت ہے اخیر رات میں عن ابن عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الوتر رکعۃ من آخر اللیل ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا عن ابن عمر ان
رجلا من اہل البادیۃ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل قال مثنی مثنی والوتر رکعۃ
من آخر اللیل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک جنگل کے رہنے والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچھا
آپ نے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں اور وتر ایک رکعت ہے اخیر رات میں

کیف الوتر بواحدۃ ایک رکعت وتر کو کیونکر پڑھنا چاہیے

عن عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ اللیل مثنی مثنی
فاذا اردت ان تنصرف فارکع بواحدۃ توتر لک ما قد صلیت ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تو ختم کرے تو ایک رکعت اور پڑھ لے وہ سب ہو جاویں گے
یعنی طاق) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی والوتر رکعۃ
واحدۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اور وتر کی
ایک رکعت عن عبد اللہ بن عمر ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعۃ واحدۃ
توتر لہ ما قد صلی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچھا
آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تم میں سے کسی کو فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لے وہ ساری نماز کو وتر

کرو تی عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ صَلٰوةُ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

فَاِذَا خِفْتُمُ الصُّبْحَ فَاَوْتِرُوْا بِوَاحِدَةٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تم کو فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لو عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ

الْاَيْمَنِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے ایک رکعت اون میں

وتر کی ہوتی پھر داہنی کروٹ لیٹتے

باب كَيْفَ الْوِتْرُ بِثَلَاثٍ تین رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھنا چاہیے

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ

رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ

ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ

قَلْبِيْ ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے اونہوں نے ام المومنین عائشہ رض سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

نماز کو رمضان میں حضرت عائشہ نے کہا آپ رمضان میں کچھ زیادہ نہیں پڑھتے تھے گیارہ رکعتوں سے پہلے آپ چار رکعتیں

پڑھتے تھے تو مت پوچھ اونکی خوبی اور بڑائی پھر چار پڑھتے تھے مت پوچھ اون کی خوبی اور بڑائی پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے

(وتر کی) میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سو جاتے ہیں وتر پڑھنے سے پہلے آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتے

ہیں لیکن دل نہیں سوتا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ ترجمہ

ام المومنین عائشہ سے رض روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام نہیں پھیرتے تھے وتر کی دو رکعتیں پڑھ کر ف

یعنی تینوں رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرتے تھے

ذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي الْوِتْرِ

ابی بن کعب کی حدیث میں جو وتر کے باب میں ہے راویوں کا اختلاف ہے عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا

الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهٖ سُبْحَانَ

الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يُطِيْلُ فِيْ اٰخِرِهِنَّ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر

کی تین رکعتیں پڑھتے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے اور دوسری رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری رکعت

میں قل ہو اللہ احد اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے جب وتر سے فارغ ہوتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے اور اخیر

میں پکار کر کہتے عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الْوِتْرِ

بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ترجمہ

ور

ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت
میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد۔ عن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربک الاعلیٰ وفی الرکعۃ الثانیۃ بقل یا ایہا الکافرون وفی الثالثۃ
بقل ہو اللہ احد ولا یسلم الا فی آخرہن ویقول یعنی بعد التسلیم سبحان الملک القدوس ثلاثا ترجمہ
ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں قل یا ایہا
الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور سلام نہیں پھیرتے تھے مگر اخیر میں اور بعد سلام کے سبحان الملک القدوس
تین بار کہتے۔ **الاختلاف** علی ابی اسحاق فی حدیث سعید بن جبیر عن ابن عباس فی الوتر۔ ابن عباس کی
حدیث میں راویوں کا اختلاف ہے۔ عن ابن عباس انہ کان یوتر بثلاث یقرأ فی الاولیٰ بسبح اسم ربک الاعلیٰ وفی
الثانیۃ بقل یا ایہا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ہو اللہ احد۔ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں
قل ہو اللہ احد پڑھتے۔ عن ابن عباس انہ کان یوتر بثلاث بسبح اسم ربک الاعلیٰ وقل یا ایہا الکافرون
وقل ہو اللہ احد۔ ترجمہ عبداللہ بن عباس وتر کی تین رکعتوں میں تین سورتیں پڑھتے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا
الکافرون اور قل ہو اللہ احد۔ عن عبد اللہ بن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام من اللیل فا
ستن ثم صلی رکعتین ثم نام ثم قام فاستن ثم توضأ وصلی رکعتین حتی صلی ستا ثم اوتر بثلاث
وصلی رکعتین۔ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور مسواک کی پھر دو رکعتیں
پڑھیں پھر سو رہے پھر کھڑے ہوئے اور مسواک کی پھر وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں یہاں تک کہ چھ رکعتیں پڑھیں پھر تین رکعتیں وتر
کی پڑھیں اور دو رکعتیں پڑھیں یا فجر کی سنتوں کی یا وتر کے بعد دو نفل پڑھے۔ عن ابن عباس قال کنت عند
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام فتوضأ واستاک وہو یقرأ ہذہ الآیۃ حتی فرغ منہا ان فی خلق
السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب ثم صلی رکعتین ثم عاد فنام حتی
سمعت نفخہ ثم قام فتوضأ واستاک ثم صلی رکعتین ثم نام ثم قام فتوضأ واستاک وصلی رکعتین واوتر بثلاث
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا رات کو آپ اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی اور اس آیت کو پڑھتے تھے ان فی خلق
السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم اخیر تک پھر
دو رکعتیں پڑھیں پھر سو رہے یہاں تک کہ میں نے آپ کے سونے کی آواز سنی پھر کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور مسواک کیا اور دو رکعتیں
پڑھیں پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ عن ابن عباس قال استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستن
وساق الحدیث۔ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور مسواک کی پھر بیان کیا حدیث کو۔

أَخْبَرَنَا ... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ خَالَفَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور وتر کی تین رکعتیں اور دو رکعتیں فجر کے نماز سے پہلے پڑھتے تھے۔ مخالفت کی حبیب بن ابی ثابت کی عمرو بن مرہ نے اور روایت کیا اسکو یحییٰ بن الجزار سے انہوں نے ام سلمہ سے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِتِسْعٍ خَالَفَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے جب عمر آپ کی زیادہ ہوئی اور ضعف ہو گیا تو آپ نو رکعتیں پڑھنے لگے۔ مخالفت کی عمرو بن مرہ کی عمارہ بن عمیر نے انہوں نے روایت کیا اس حدیث کو یحییٰ بن الجزار سے انہوں نے عائشہ سے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا فَلَمَّا أَسَنَّ وَثَقُلَ صَلَّى سَبْعًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھا کرتے جب سن آپکا زیادہ ہو گیا اور آپ بھاری ہو گئے تو سات رکعتیں پڑھنے لگے

بَابُ ذِكْرِ الِاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْوِتْرِ

راویوں کا اختلاف زہری پر ابو ایوب کے حدیث میں جو وتر کے باب میں ہے

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ضرور ہے اب جسکا جی چاہے سات رکعتیں وتر کی پڑھے جسکا جی چاہے پانچ رکعتیں پڑھے اور جسکا جی چاہے تین رکعتیں پڑھے اور جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھے عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ترجمہ اور گذرا

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے وہ کہتے تھے وتر ضرور ہے اب جسکا جی چاہے پانچ رکعتیں پڑھنے کا تو وہ پانچ پڑھے اور جسکا جی چاہے تین رکعتیں پڑھنے کا تو وہ تین پڑھے اور جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھنے کا تو وہ ایک پڑھے عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ مَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْمَأَ إِيمَاءً ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے انہوں نے کہا جسکا جی چاہے وتر کی سات رکعتیں پڑھے اور جسکا جی چاہے وتر کی پانچ رکعتیں پڑھے اور جسکا جی چاہے وتر کی تین رکعتیں پڑھے اور جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھے اور جسکا جی چاہے اشارہ کرے

كَيْفَ الْوِتْرُ بِخَمْسٍ وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ الْوِتْرِ

پانچ رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے اور بیان راویوں کے اختلاف کا حکم پر وتر کی حدیث میں

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ وَلَا بِكَلَامٍ ترجمہ ام سلمہ سے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعتیں اور سات رکعتیں پڑہتے تہے اور اون کی بیچمین سلام نہ پہیرتے نہ بات کرتے
عن ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بسبع او بخمس لا يفصل بينهن بتسليم ولا كلام
ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی سات رکعتیں یا پانچ رکعتیں پڑہتے اون کے بیچمین سلام نہ
پہیرتے عن مقسم قال الوتر سبع فلا اقل من خمس فذكرت ذلك لابراهيم فقال عمن ذكره
قلت لا ادري قال الحكم فحججت فلقيت مقسما فقلت له عمن قال عن الثقة عن عائشة وعن
ميمونة ترجمہ مقسم نے کہا وتر کی سات رکعتیں ہیں اور پانچ سے کم نہیں ہیں حکم نے کہا مین نے یہ ابراہیم سے بیان کیا انہون
نے کہا مقسم نے کس سے سنا مین نے کہا مین نہیں جانتا پھر مین حج کو گیا تو مقسم سے ملا اور اون سے پوچھا انہون نے کہا
ایک معتبر شخص سے سنا اوس نے حضرت عائشہ اور میمونہ سے سنا عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
يوتر بخمس ولا يجلس الا في اخرهن ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ
رکعتیں پڑہتے تہے اونہیں بیٹہتے تہے مگر اخیر مین

باب كيف الوتر بسبع سات رکعتیں وتر کی کیونکر پڑہی

عن عائشة قالت لما اسن رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذ اللحم صلى سبع ركعات لا يقعد الا في
اخرهن وصلى ركعتين وهو قاعد بعد ما يسلم فتلك تسع يا بني وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا صلى صلوة احب ان يداوم عليها ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سن
زیادہ ہوگیا اور گوشت چڑہ گیا تو آپ سات رکعتیں پڑہنے لگے نہیں بیٹہتے تھے مگر اون کے اخیر مین اور دو رکعتیں بیٹہ کر پڑہتے سلام کے
بعد تو سب نو رکعتیں ہوئین اے بیٹے میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑہتے تو چاہتے کہ ہمیشہ پڑہین اوس کو
عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اوتر بتسع ركعات لم يقعد الا في الثامنة
فيحمد الله ويذكره ويدعو ثم ينهض ولا يسلم ثم يصلي التاسعة فيجلس فيذكر الله عز وجل ويدعو
ثم يسلم تسليما يسمعنا ثم يصلي ركعتين وهو جالس فلما كبر وضعف اوتر بسبع ركعات لا
يقعد الا في السادسة ثم ينهض فلا يسلم فيصلي السابعة ثم يسلم تسليمة ثم يصلي ركعتين وهو
جالس ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں پڑہا کرتے اور نہیں بیٹہتے مگر
دوسری رکعت کے بعد تو اللہ کی تعریف کرتے اور اوسکا ذکر کرتے اور دعا کرتے پہر کہڑے ہو جاتے اور سلام نہ پہیرتے پہر سات
رکعتیں پڑہتے پہر بیٹہتے اور اللہ کی تعریف کرتے اور دعا مانگتے پہر سلام پہیرتے اسطرح کہ ہم کو سنائی دیتا پہر دو رکعتیں بیٹہکر
پڑہتے جب آپ بوڑہے ہو گئے اور ضعف آگیا تو سات رکعتیں وتر کی پڑہنے لگے اور نہیں بیٹہتے تہے مگر چھٹی رکعت کے بعد پہر کہڑے
ہو جاتے اور سلام نہ پہیرتے پہر ساتوین رکعت پڑہتے بعد اس کے ایک سلام پہیرتے پہر دو رکعتیں بیٹہکر پڑہتے

كيف الوتر بتسع نو رکعتیں وتر کی کیونکر پڑہی

عن عائشة قالت كنا نعد لرسول الله صلى الله عليه وسلم سواكه

وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ
لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو بَيْنَهُنَّ وَلَا يُسَلِّمُ
تَسْلِيمًا ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ وَيَقْعُدُ وَذَكَرَ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے پھر اللہ آپ کو جگا دیتا جب منظور ہوتا اور کچھ جگانا
رات میں آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نو رکعتیں پڑھتے نہیں بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت پڑھ کر اللہ کی تعریف کرتے اور درود پڑھتے
اور دعا مانگتے اور سلام نہ پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھتے اور بیٹھتے اور اللہ کی تعریف کرتے اور درود شریف پڑھتے اور دعا مانگتے
پھر سلام پھیرتے اس طرح کہ ہم کو سنائی دیتا پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ
بْنِ عَامِرٍ لَمَّا أَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا أَخْبَرَنَا أَنَّهُ أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَلَا أَدُلُّكَ أَوْ أَلَا أُنَبِّئُكَ بِأَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ فَأَتَيْنَا
هَا فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا وَدَخَلْنَا فَسَأَلْنَاهَا فَقُلْتُ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا
نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ
يُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ فِيهِنَّ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُو ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ
يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ
جَالِسٌ فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ
ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعٌ أَيْ بُنَيَّ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى
صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا ترجمہ زرارہ بن اوفی سے روایت ہے کہ سعد بن ہشام بن عامر جب ہمارے پاس آئے تو اونہوں نے
بیان کیا کہ وہ ابن عباس پاس گئے تھے اور اون سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو اونہوں نے کہا میں تمکو
اوس شخص کو نہ بتاؤں جو تمام روی زمین کے لوگوں سے زیادہ واقف ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سے میں نے کہا
کون اونہوں نے کہا عائشہ رض پھر ہم اون کے پاس گئے اور سلام کیا اور اندر گئے ہم نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
وتر کا حال بیان کرو اونہوں نے کہا ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیتے تھے پھر اللہ جب چاہتا رات کو
آپکو اوٹھا دیتا آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے پھر نو رکعتیں پڑھتے اور نہ بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت کے بعد پھر اللہ کی تعریف کرتے اور
اسکا ذکر کرتے اور دعا مانگتے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہیں پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھتے اور بیٹھتے اللہ کی تعریف کرتے اور اس کی
یاد کرتے اور دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے اس طرح سے کہ ہم کو سنائی دیتا پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے یہ سب گیارہ رکعتیں ہوئیں اے بچے
میرے جب آپکا سن زیادہ ہو گیا اور گوشت چڑھ گیا تو سات رکعتیں وتر کی پڑھیں پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھیں سلام کے بعد یہ نو

رکعتین ہین اور بیچ میری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑہتے تو چاہتے کہ ہمیشہ اوسکو پڑہا کرین عن عائشۃ تقول
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بتسع رکعات ثم یصلی رکعتین وھو جالس فلما ضعف
اوتر بسبع رکعات ثم صلی رکعتین وھو جالس ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر
کی نو رکعتین پڑہتے پھر دو رکعتین پڑہتے بیٹھکر جب ضعیف ہوگئے تو سات رکعتین وتر کی پڑہنے لگے اور دو رکعتین بیٹھکر عن
عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بتسع ویرکع رکعتین وھو جالس ترجمہ ام المومنین
عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتین پڑہتے اور دو رکعتین بیٹھکر عن سعد بن ہشام انہ
وفد علی ام المومنین عائشۃ فسألھا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان یصلی من
اللیل ثمان رکعات ویوتر بالتاسعۃ ویصلی رکعتین وھو جالس ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے وہ ام المومنین
عائشہ پاس گئے اور اون سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو انہون نے کہا آپ رات کو آٹھ رکعتین پڑہتے اور نوین رکعت
سے اونکو طاق کرتے پھر دو رکعتین بیٹھکر پڑہتے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل
تسع رکعات ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتین پڑہتے باب کیف الوتر
باحدی عشرۃ رکعۃ گیارہ رکعتین وتر کی کیونکر پڑہے عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی
من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ ویوتر منھا بواحدۃ ثم یضطجع علی شقہ الایمن ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتین پڑہتے تہے اون مین سے ایک وتر کی ہوتی پھر داہنی کروٹ پر لیٹتے
باب الوتر بثلاث عشرۃ رکعۃ تیرہ رکعتین وتر کی پڑہنا عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوتر بثلاث عشرۃ رکعۃ فلما کبر وضعف اوتر بسبع ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وتر کی تیرہ رکعتین پڑہتے تہی جب سن زیادہ ہوا اور ضعیف ہوگئے تو نو رکعتین پڑہنے لگے باب القراءۃ فی الوتر
وتر مین کتنا کلام اللہ پڑہے عن ابی مجلز ان ابا موسی کان بین مکۃ والمدینۃ فصلی العشاء رکعتین ثم
قام فصلی رکعۃ اوتر بھا یقرأ فیھا بمائۃ آیۃ من النساء ثم قال ما الوت ان اضع قدمی حیث وضع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدمیہ وان اقرأ بما قرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ
ابو مجلز سے روایت ہے ابو موسی اشعری مکے اور مدینے کے بیچ مین تہے انہون نے عشا کی دو رکعتین پڑہین پھر کھڑے ہوئے اور ایک
رکعت وتر کی پڑہی اوسمین سو آیتین سورۂ نسا کی پڑہین پھر کہا مین نے کوتاہی نہین کی کہ رکہون قدم اپنے جہان پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے قدم رکہے اور پڑہون وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا ہے نوع آخر من القراءۃ فی الوتر
وتر مین دوسری طرح کی قرات عن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم
ربک الاعلی وقل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد فاذا سلم قال سبحان الملک القدوس ثلث مرات

ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے جب سلام پھیرتے تو فرماتے سبحان الملک القدوس تین بار عن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بسبح اسم ربک الاعلی وقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عن عبد الرحمن بن ابزی عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربک الاعلی وقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عن عبد الرحمن بن ابزی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بسبح اسم ربک الاعلی وقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد وکان یقول اذا سلم سبحان الملک القدوس ثلثا ویرفع صوتہ بالثالثۃ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے اور سلام کے بعد تین بار سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے عن عبد الرحمن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربک الاعلی وقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد ثم یقول اذا سلم سبحان الملک القدوس ویرفع بسبحان الملک القدوس صوتہ بالثالثۃ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے پھر سلام کے بعد کہتے سبحان الملک القدوس اور تیسری بار سبحان الملک القدوس بلند آواز سے کہتے عن عبد الرحمن بن ابزی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بسبح اسم ربک الاعلی وقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد وکان اذا سلم وفرغ قال سبحان الملک القدوس ثلثا طولہا فی الثالثۃ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے اور جب سلام پھیرتے اور فارغ ہوتے تو سبحان الملک القدوس تین بار کہتے اور تیسری بار لمبا کرتے عن عبد الرحمن بن ابزی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بسبح اسم ربک الاعلی وقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عن ابن ابزی عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بسبح اسم ربک الاعلی وقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد فاذا فرغ من الصلوۃ قال سبحان الملک القدوس ثلث مرات ترجمہ ابزی کے بیٹے نے اپنے باپ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے جب نماز سے فارغ ہوتے

سبحان الملک القدوس تین بار کہتے عَنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ترجمہ ابن ابزی سے روایت ہے
انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ
احد پڑھتے تھے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ
رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ
اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے جب فارغ ہوتے تو تین بار سبحان الملک القدوس
کہتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَ
قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَیَمُدُّ فِی الثَّالِثَةِ ترجمہ
عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ
احد پڑھتے تھے جب فارغ ہوتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ
الْاَعْلٰی ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا عَنْ
عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فَلَمَّا
صَلّٰی قَالَ مَنْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَکُمْ خَالَجَنِیْهَا ترجمہ عمران بن حصین
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک شخص نے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا جب آپ نماز پڑھ چکے
تو پوچھا کس نے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا ایک شخص نے کہا میں نے آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی نے مجھ
سے چھین لیا قرآن کو **الدعاء فی الوتر** وتر میں کیا دعا پڑھے عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِی الْوِتْرِ فِی الْقُنُوْتِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ
فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ
مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ ترجمہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند
کلمے سکھائے میں ان کو وتر کی قنوت میں کہا کرتا ہوں اللہم اہدنی فیمن ہدیت اخیر تک یعنی یا اللہ راہ دکھلا مجھ کو ان

لوگون کے ساتھ مین جنکو تو نے راہ دکھائی اور تندرست رکھ مجھکو ان لوگون کے ساتھ مین جنکو تو نے تندرست کیا اور
نگہبانی کر میری اون لوگون کے ساتھ مین جنکی تو نے نگہبانی کی اور برکت دے اس مین جو تو نے مجھکو دیا ہے اور بچا مجھکو برائی
سے اوس کے جو تو نے ٹھیرایا ہے جو تجھسے دوستی رکھے وہ ذلیل نہین ہوتا بڑی برکت والا ہے تو اور اونچا ہے عن الحسن بن علی
قال علمنی رسول الله صلی الله علیه وسلم هؤلاء الکلمات فی الوتر قال قل ترجمہ امام حسن بن علی رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یہ کلمات سکھائے وتر مین اپنے فرمایا کہہ اللهم اهدنی فیمن هدیت وبارك لی
فیما اعطیت وتولنی فیمن تولیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک وانه لا یذل
من والیت تبارکت ربنا وتعالیت وصلی الله علی النبی محمد عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی الله
علیه وسلم کان یقول فی آخر وتره اللهم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک
واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کے اخیر مین فرماتے اللهم انی اعوذ برضاک من سخطک اخیر تک یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری
خوشی کی تیرے غصے سے اور تیرے بچاؤ کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری تجھ سے مین تیری تعریف نہین کر سکتا
ایسا ہے جیسے تو نے اپنی آپ کی تعریف کی ترک رفع الیدین فی الدعاء فی الوتر وتر مین دعا قنوت پڑھتے
وقت ہاتھ نہ اوٹھانا عن انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم لا یرفع یدیه فی شیء من دعائه الا فی
الاستسقاء قال شعبة فقلت لثابت انت سمعته من انس قال سبحان الله قلت سمعته قال سبحان الله
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا مین ہاتھ نہین اوٹھاتے تھے مگر پانی مانگتے وقت شعبہ نے کہا مین نے
ثابت سے پوچھا تم نے یہ حدیث انس سے سنی ہے اونہون نے کہا سبحان اللہ مین نے کہا سنی ہے اونہون نے کہا سبحان اللہ
ف یہ اونہون نے تعجب سے کہا یعنی سنی کیون نہین اگرچہ اس حدیث مین ہاتھ کا اوٹھانا اور دعا مین ثابت نہین ہوتا
لیکن اور حدیثون سے ہاتھ کا اوٹھانا اور مقامات مین بھی آیا ہے اور شاید انس کو اس کی خبر نہ ہوگی یا مقصود ان کا
مبالغہ ہے یعنی بہت لنبا کر کے نہین اوٹھاتے تھے جیسے استسقا مین اوٹھاتے تھے باب قدر السجدة بعد الوتر وتر
کے بعد کتنا بڑا سجدہ کرے عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی احدی عشرة رکعة
فیما بین ان یفرغ من صلوة العشاء الی الفجر باللیل سوی رکعتی الفجر ویسجد قدر ما یقرأ احدکم
خمسین آیة ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتین پڑھتے تھے عشا کی نماز سے فارغ ہو کر فجر
تک سوا فجر کے دو سنتون کے اور سجدہ کرتے تھے اتنی دیر تک جتنی دیر مین تم مین سے کوئی پچاس آیتین پڑھے التسبیح
بعد الفراغ من الوتر وتر سے فارغ ہو کر تسبیح کہنا عن عبد الرحمن بن ابزی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان
یوتر بسبح اسم ربک الاعلی وقل یا ایها الکافرون وقل هو الله احد ویقول بعد ما یسلم سبحان الملک

القدوس ثلث مرات یرفع بها صوته. ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم
ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے اور سلام کے بعد تین بار بلند آواز سے سبحان الملک القدوس
کہتے عن عبد الرحمن بن ابزی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بسبح اسم ربک الاعلی وقل
یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد ویقول بعد ما یسلم سبحان الملک القدوس ثلث مرات یرفع بها
صوته. ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عبد الرحمن بن ابزی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر
بسبح اسم ربک الاعلی وقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد فاذا اراد ان ینصرف قال سبحان الملک
القدوس ثلثا یرفع بها صوته. ترجمہ عبدالرحمن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم
ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے جب اٹھنے کا ارادہ کرتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے بلند
آواز سے عن عبد الرحمن بن ابزی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بسبح اسم ربک
الاعلی وقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد واذا سلم قال سبحان الملک القدوس ثلث مرات
یمد صوته فی الثالثة ثم یرفع. ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک
الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے اور جب سلام پھیرتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری بار بلند
آواز سے کہتے پھر اٹھتے عن عبد الرحمن بن ابزی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بسبح اسم ربک الاعلی
وقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد فاذا فرغ قال سبحان الملک القدوس. ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے جب فارغ
ہوتے تو سبحان الملک القدوس کہتے **اباحة الصلوة بین الوتر وبین رکعتی الفجر** وتر اور فجر کی سنتوں کے
بیچ میں نفل پڑھنا درست ہے عن ابی سلمة بن عبد الرحمن انه سال عائشة عن صلوة رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم من اللیل فقالت کان یصلی ثلث عشرة رکعة تسع رکعات قائما یوتر فیهن ورکعتین جالسا
فاذا اراد ان یرکع قام فرکع وسجد ویفعل ذلک بعد الوتر فاذا سمع نداء الصبح قام فرکع رکعتین
خفیفتین. ترجمہ ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو
پوچھا رات میں حضرت عائشہ نے کہا آپ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے نو رکعتیں کھڑے ہو کر انہی میں وتر ہوتا اور دو رکعتیں بیٹھ کر
جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے اور دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے (یعنی فجر کی سنتیں) **المحافظة علی الرکعتین
قبل الفجر** فجر کی سنتوں کی تاکید عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان لا یدع اربع رکعات قبل الظهر
ورکعتین قبل الفجر. ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں چھوڑتے تھے ظہر سے پہلے چار رکعتوں
کو اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا یدع اربعا قبل الظهر

وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے ظہر سے پہلے چار
رکعتوں کو اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں بہتر ہیں دنیا سے اور جو دنیا میں ہے

وَقْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فجر کی دو رکعتوں کا وقت عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے
روایت ہے جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو جانے سے پہلے دو رکعتیں ہلکی پڑھتے عَنْ حَفْصَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی معلوم ہوتی تو دو رکعتیں پڑھتے

الْاِضْطِجَاعُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی کروٹ لیٹنا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ
بَعْدَ أَنْ يَتَبَيَّنَ الْفَجْرُ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جب فجر کی اذان کہہ کر
موذن چپ ہو رہتا تو آپ اٹھتے اور دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے فرض سے پہلے لیکن فجر کی روشنی ہو جانے کے بعد پھر
داہنی کروٹ پر لیٹتے

بَابُ ذَمِّ مَنْ تَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ جو شخص رات کو عبادت کرتا ہو پھر چھوڑ دے اس کی مذمت عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ
قِيَامَ اللَّيْلِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مت ہو مثل فلانے کے پہلے
وہ رات کو عبادت کرتا تھا پھر چھوڑ دی عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَكُنْ يَا عَبْدَ اللَّهِ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ہو اے عبداللہ اس شخص کا سا جو پہلے رات کو عبادت کرتا تھا پھر چھوڑ دی

بَابُ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فجر کی رکعتوں کا وقت عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے تھے
عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ
مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے تھے اذان و تکبیر کے بیچ میں
فجر کی نماز کے عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالصَّلَاةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ
ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میں اذان اور نماز کے دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے عَنْ حَفْصَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ رَكْعَتَيِ الصُّبْحِ

ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پڑھتے اذان اور تکبیر کے بیچ میں فجر کی نماز کی۔ عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين خفيفتين بين النداء والاقامة من صلوة الصبح ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي قبل الصبح ركعتين ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے۔ عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا نودي لصلوة الصبح سجد سجدتين قبل صلوة الصبح ترجمہ ام المومنین

فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدے کرتے (یعنی دو رکعتیں پڑھتے) فجر کی نماز سے پہلے۔ عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سكت المؤذن صلى ركعتين خفيفتين ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے جب مؤذن چپ رہتا اذان دے کر۔ عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سكت المؤذن من الاذان لصلوة الصبح وبدا الصبح صلى ركعتين خفيفتين قبل ان تقام الصلوة ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے جب مؤذن فجر کی اذان دے کر چپ ہو رہتا اور صبح کھلی نکلتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے نماز کھڑی ہونے سے پہلے۔ عن حفصة انه كان يصلي قبل الفجر ركعتين خفيفتين ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے۔ عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين اذا طلع الفجر ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے جب فجر نمودار ہوتی۔ عن حفصة انها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلع الفجر لا يصلي الا ركعتين خفيفتين ترجمہ حفصہ سے روایت ہے جب فجر نمودار ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑھتے مگر دو رکعتیں ہلکی پھلکی۔ عن حفصة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان اذا نودي لصلوة الصبح ركع ركعتين خفيفتين قبل ان يقوم الى الصلوة ترجمہ حفصہ سے روایت ہے جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پڑھتے نماز کو کھڑے ہونے سے پہلے۔ عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يركع ركعتين قبل الفجر وذلك بعد ما يطلع الفجر ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے جب فجر نمودار ہو جاتی۔ عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اضاء له الفجر صلى ركعتين ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی معلوم ہو جاتی تو دو رکعتیں پڑھتے۔ عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين خفيفتين بين النداء والاقامة من صلوة الفجر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے درمیان اذان اور اقامت کے فجر کی وقت۔ عن ابي سلمة انه سال عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل قالت كان يصلي ثلث عشرة ركعة يصلي ثمان ركعات ثم يوتر ثم يصلي ركعتين وهو جالس فاذا اراد ان يركع قام فركع ويصلي ركعتين بين الاذان والاقامة في صلوة الصبح ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے

اونہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کو اونہوں نے کہا تیرہ رکعتیں تھیں پہلے
آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے اور دو رکعتیں اذان اور
اقامت کے بیچ میں پڑھتے فجر کی نماز کے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ
الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں
اذان سنکر پڑھتے اور ہلکا کرتے اونکو۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہے عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ شُرَيْحًا
الْحَضْرَمِيَّ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَسَّدُ
الْقُرْآنَ ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس شریح حضرمی کا ذکر آیا آپ نے فرمایا وہ
توسد نہیں کرتا قرآن کا ف توسد کے معنے تکیہ لگانا اور قرآن کے توسد نہ کرنے کو دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ رات
کو سوتا نہیں بلکہ رات بھر عبادت کرتا ہے اگر سوتا اور تکیے پر سر رکھتا تو قرآن بھی اوس کے ساتھ نہیں رہتا اگر پہلے معنے
مراد ہیں تو تعریف ہے شریح کی اور جو دوسرے معنے مراد ہیں تو مذمت ہے واللہ اعلم باب مَنْ كَانَ لَهُ صَلَاةٌ
بِاللَّيْلِ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا النَّوْمُ ایک شخص رات کو تہجد پڑھتا ہو اور ایک رات نیند کے سبب سے نہ پڑھ سکے عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كَتَبَ
اللهُ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص رات کو نماز پڑھا کرتا ہو پھر وہ نیند کی وجہ سے پڑھ نہ سکے تو اللہ نماز کا ثواب اوسے دیگا اور اوسکا سونا صدقہ
ہو جاویگا اوس پر (یعنی اللہ جل جلالہ اوسکو معاف کر دیگا) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ صَلَاةٌ صَلَّاهَا مِنَ اللَّيْلِ فَنَامَ عَنْهَا كَانَ ذَلِكَ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ
وَكَتَبَ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو کوئی
نماز پڑھا کرتا ہو پھر سو جاوے اور نماز نہ پڑھ سکے تو یہ صدقہ ہوگا اللہ کا اوس پر اور لکھا جاویگا اوس کے لیے نماز کا ثواب عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ایسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔ امام نسائی نے کہا اس روایت کی اسناد میں ابو جعفر رازی
ہے جو قوی نہیں ہے حدیث میں باب مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي الْقِيَامَ فَنَامَ ایک شخص اپنے بچھونے پر آیا
اور نیت رکھتا تھا رات کو اوٹھنے کی لیکن سو گیا اور اوٹھ نہ سکا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى
وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اپنے بچھونے پر آوے (سونے کو) لیکن نیت رکھتا ہو رات کو اوٹھنے کی اور نماز پڑھنے کی پھر اوسکی آنکھ لگ جاوے صبح تک

تو اوسکو نیت کا ثواب ہوگا اور اوسکا سونا ایک صدقہ ہوگا اوسکی پروردگار کیطرف سے۔ امام نسائی نے کہا مخالفت کی
حبیب بن ابی ثابت کی سفیان ثوری نے اور روایت کیا اوسکو عن ابی الدرداء موقوفاً اور یہی صواب ہے قول انکا
نہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ۔ باب ما یصلی من نام عن صلوٰۃ او منعہ وجع جو کوئی شخص نیند یا
بیماری کیوجہ سے رات کی نماز نہ پڑھ سکے تو دن کو کتنی رکعتیں پڑھے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا لم یصل من اللیل منعہ ذلک نوم او وجع صلی من النہار ثنتی عشرۃ رکعۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز نہ پڑھ سکتے نیند یا بیماری کیوجہ سے تو دن کو بارہ رکعتیں پڑھتے باب
متی یقضی من نام عن حزبہ من اللیل جو شخص اپنا وظیفہ رات کو نہ پڑھ سکے تو وہ دن کو کس وقت پڑھے عن عمر بن
الخطاب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن حزبہ او عن شیء منہ فقرأہ فیما
بین صلوٰۃ الفجر وصلوٰۃ الظہر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا ورد پورا یا کچھ اوسمیں سے رات کو نہ پڑھ سکے اور سو جاوے پھر فجر کی نماز سے لیکر ظہر تک اوسکو
پڑھ لیوے تو گویا اوس نے رات میں ہی پڑھا اور ویسا ہی ثواب اوسکے لیئے لکھا جاویگا عن عمر بن الخطاب انہ قال
من نام عن حزبہ او قال جزئہ من اللیل فقرأہ فیما بین صلوٰۃ الصبح الی صلوٰۃ الظہر فکانما قرأہ
من اللیل ترجمہ حضرت عمر نے کہا جو شخص اپنے وظیفہ یا رات کے ایک حصہ سے سو جاوے پھر اوسکو صبح کی نماز سے لیکر ظہر تک پڑھ لیوے تو
گویا اوس نے رات ہی کو پڑھا عن عمر بن الخطاب قال من فاتہ حزبہ من اللیل فقرأہ حین تزول الشمس الی
صلوٰۃ الظہر فانہ لم یفتہ او کانہ ادرکہ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے اونہوں نے کہا جس شخص کا رات
کا وظیفہ قضا ہو جاوے پھر وہ آفتاب کے ڈھلنے سے ظہر کے وقت تک اوسکو پڑھ لیوے تو گویا قضا ہی نہیں ہوا یا گویا اوس نے وہ وظیفہ
پالیا عن حمید بن عبد الرحمن قال من فاتہ ورد من اللیل فلیقرأہ فی صلوٰۃ قبل الظہر فانہا تعدل
صلوٰۃ اللیل ترجمہ حمید بن عبد الرحمن نے کہا جس شخص کا رات کا وظیفہ قضا ہو جاوے پھر اوسکو ظہر سے پہلے پڑھ لیوے تو رات
کی نماز کے برابر ہوگا باب ثواب من صلی فی الیوم واللیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ سوی المکتوبۃ عن
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثابر علی اثنتی عشرۃ رکعۃ فی الیوم واللیلۃ دخل
الجنۃ اربعا قبل الظہر ورکعتین بعدہا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ پڑھے بارہ رکعتوں کو رات دن میں جنت میں
جاویگا چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کے
پہلے عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ثابر علی ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ عز وجل
لہ بیتا فی الجنۃ اربعا قبل الظہر ورکعتین بعد الظہر ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین

قبل الفجر ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ پڑھے بارہ رکعتوں کو اللہ جل جلالہ
اوسکے لیے ایک گھر بناویگا جنت میں چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو عشا کے بعد اور دو
فجر سے پہلے عن ام حبیبۃ بنت ابی سفیان قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رکع ثنتی
عشرۃ رکعۃ فی یوم ولیلۃ سوی المکتوبۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ ترجمہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے روایت ہے
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بارہ رکعتیں پڑھے ہر دن اور رات میں سوا فرض کے اللہ
اوس کے لیے ایک گھر بناویگا جنت مین عن ابن جریج قال قلت لعطاء بلغنی انک ترکع قبل الجمعۃ اثنتی عشرۃ
رکعۃ ما بلغک فی ذلک قال اخبرت ان ام حبیبۃ حدثت عنبسۃ بن ابی سفیان ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال من رکع اثنتی عشرۃ رکعۃ فی الیوم واللیلۃ سوی المکتوبۃ بنی اللہ لہ عز وجل بیتا فی الجنۃ
ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے مین نے عطا سے کہا مجھے خبر پہونچی ہے تم جمعہ سے پہلے بارہ رکعتیں پڑھتے ہو اس باب مین تمنے کیا سنا ہے
اونہون نے کہا مین نے سنا ہے کہ ام حبیبہ نے عنبسہ بن ابی سفیان کو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ
رکعتیں پڑھے رات اور دن مین سوا فرض کے تو اللہ تعالی اوس کے لیے جنت مین ایک گھر بناویگا عن ام حبیبۃ قالت
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی فی یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ عز وجل لہ بیتا
فی الجنۃ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص ایکدن مین بارہ رکعتیں پڑھے اللہ
اوس کے لیے ایک گھر بناویگا جنت مین عن یعلی بن امیۃ قال قدمت الطائف فدخلت علی عنبسۃ بن ابی
سفیان وھو بالموت فرایت منہ جزعا فقلت انک علی خیر فقال اخبرتنی اختی ام حبیبۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی ثنتی عشرۃ رکعۃ بالنہار او باللیل بنی اللہ عز وجل لہ بیتا فی الجنۃ
ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے مین طائف مین گیا تو عنبسہ ابن ابی سفیان کو مرتا ہوا پایا اور مین نے دیکھا وہ بیقرار ہین مین نے
کہا تم تو اچھے آدمی ہو اونہون نے کہا مجھسے میری بہن ام حبیبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
بارہ رکعتیں پڑھے دن کو یا رات کو اللہ تعالی اوس کے لیے ایک گھر بناویگا جنت مین عن ام حبیبۃ بنت ابی سفیان قالت
من صلی ثنتی عشرۃ رکعۃ فی یوم فصلی قبل الظہر اربعا وبعدھا رکعتین وبعد المغرب رکعتین وقبل العشاء رکعتین
رکعتین قبل الفجر ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے وہ کہتی ہین جو شخص بارہ رکعتیں ایکدن مین پڑھے چار ظہر سے پہلے اور دو بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو عشا کے بعد اور دو فجر سے پہلے تو اللہ اوسکے لیے جنت مین گھر بناویگا
عن ام حبیبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثنتی عشرۃ رکعۃ من صلی بنی لہ بیت فی الجنۃ
اربع رکعات قبل الظہر ورکعتین بعد الظہر ورکعتین قبل العصر ورکعتین بعد المغرب ورکعتین
قبل صلوۃ الصبح ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بارہ رکعتیں ہین جو اونکو پڑھیگا اوس کے
لیے ایک گھر بنایا جاویگا جنت مین چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے

ام حبیبة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی ثنتی عشرة رکعة بنی الله له بیتا فی الجنة
اربعا قبل الظهر وثنتین بعدها واثنتین قبل العصر واثنتین بعد المغرب واثنتین قبل الصبح ترجمہ
ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتیں پڑھے اللہ اوس کے لیے ایک گھر بناویگا جنت
میں چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے عن ام حبیبة قالت
من صلی فی الیوم واللیلة ثنتی عشرة رکعة سوی المکتوبة بنی له بیت فی الجنة اربعا قبل الظهر
ورکعتین بعدها وثنتین قبل العصر وثنتین بعد المغرب وثنتین قبل الفجر ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے
اونہوں نے کہا جس شخص نے رات دن میں بارہ رکعتیں پڑھیں فرض کے سوا اوس نے اپنا گھر جنت میں بنایا چار ظہر سے پہلے
اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے عن ام حبیبة عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال من صلی فی الیوم واللیلة ثنتی عشرة رکعة بنی له بیت فی الجنة ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رات دن میں بارہ رکعتیں پڑھیں اوس نے اپنا گھر بنایا جنت میں عن ام حبیبة
قالت من صلی فی النهار ثنتی عشرة رکعة سوی المکتوبة بنی له بیت فی الجنة ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے
اونہوں نے کہا جس شخص نے رات دن میں بارہ رکعتیں پڑھیں سوا فرض کے اوسکے لیے بنایا جاویگا ایک گھر جنت میں
عن ام حبیبة قالت من صلی فی یوم ولیلة اثنتی عشرة رکعة سوی المکتوبة بنی الله له عز وجل
بیتا فی الجنة ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے جس شخص نے رات دن میں بارہ رکعتیں پڑھیں سوا فرض کے اللہ تعالی اوسکے لیے ایک
گھر بناویگا جنت میں عن ام حبیبة انه من صلی فی یوم ثنتی عشرة رکعة بنی له بیت فی الجنة ترجمہ
ام حبیبہ نے کہا جو شخص ایکدن میں بارہ رکعتیں پڑھے اوس کے لیے ایک گھر بنایا جاویگا جنت میں عن ام حبیبة قالت
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی فی یوم ثنتی عشرة رکعة سوی الفریضة بنی الله له او بنی له
بیت فی الجنة ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایکدن میں بارہ رکعتیں پڑھے سوا فرض
کے اللہ اوسکے لیے ایک گھر بناویگا یا اوسکے لیے ایک گھر بنایا جاویگا جنت میں عن ام حبیبة ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال من صلی ثنتی عشرة رکعة فی یوم ولیلة بنی الله له بیتا فی الجنة ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتیں پڑھے ایک دن رات میں اللہ تعالی اوس کے لیے ایک گھر بناویگا جنت میں عن ام حبیبة
قالت من صلی فی یوم اثنتی عشرة رکعة بنی له بیت فی الجنة ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا جو شخص
ایک دن میں بارہ رکعتیں پڑھے اوسکے واسطے ایک گھر بنایا جاویگا جنت میں عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال من صلی فی یوم ثنتی عشرة رکعة سوی الفریضة بنی الله له بیتا فی الجنة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعتیں پڑھے سوا فرض کے اوس کے لیے اللہ ایک گھر جنت میں بناویگا عن

حسان بن عطية قال لما نزل بعنبسة جعل يتضور فقيل له فقال اما اني سمعت ام حبيبة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم تحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه من ركع اربع ركعات قبل الظهر واربعا
بعدها حرم الله عز وجل لحمه على النار فما تركتهن منذ سمعتهن ترجمہ حسان بن عطیہ سے روایت
ہے جب عنبسہ کی وفات قریب ہوئی تو وہ تڑپ رہے تھے لوگوں نے اون سے کہا (یعنی اونکو تسکین دی) اونہوں نے کہا میں نے
ام حبیبہ سے سنا جو بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ نے فرمایا جو شخص چار رکعتیں پڑھے ظہر سے پہلے اور چار ظہر کے
بعد اللہ اوسکا گوشت حرام کریگا جہنم پر اوس روز سے میں نے اونکو نہیں چھوڑا جب سے سنا عن ام حبيبة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم ان حبيبها ابا القاسم صلى الله عليه وسلم اخبرها ما من عبد مؤمن يصلي اربع
ركعات بعد الظهر فلا تمس النار جلده ابدا ان شاء الله عز وجل ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ اونکے حبیب ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جو بندہ مسلمان چار رکعتیں
پڑھے ظہر کے بعد تو جہنم کی آگ اگر خدا چاہے اوسکی بدن سے نہ لگیگی کبھی عن ام حبيبة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان يقول من صلى اربع ركعات قبل الظهر واربعا بعدها حرمه الله عز وجل على النار ترجمہ ام حبیبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص چار رکعتیں ظہر سے پہلے پڑھے اور چار رکعتیں ظہر کے بعد اللہ اوس کو
حرام کریگا جہنم پر عن محمد بن ابي سفيان قال لما نزل به الموت اخذه امر شديد فقال حدثتني اختي ام حبيبة
بنت ابي سفيان قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حافظ على اربع ركعات قبل الظهر واربع بعدها
حرمه الله تعالى على النار ترجمہ محمد بن ابی سفیان سے روایت ہے جب اونکو موت آنے لگی تو بڑی بیقراری ہوئی اونہوں
نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محافظت کرے
ظہر سے پہلے چار رکعتوں پر اور ظہر کے بعد چار رکعتوں پر تو حرام کردیگا اللہ اسکو جہنم پر عن ام حبيبة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال من صلى اربعا قبل الظهر واربعا بعدها لم تمسه النار ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چار رکعتیں پڑھے ظہر سے پہلے اور چار ظہر کے بعد اوس کو جہنم کی آگ نہ لگیگی

اخر كتاب الصلوة تمام ہوئی کتاب نماز کی باب تمني الموت موت کی

آرزو کرنا کیسا ہے عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يتمنين احدكم الموت
اما محسنا فلعله ان يزداد خيرا واما مسيئا فلعله ان يستعتب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آرزو نہ کرے تم میں سے موت کی اسلیے کہ وہ نیک ہے تو شاید زیادہ نیکی کرے اور جو بد ہے تو شاید بدی
سے توبہ کرے (ہر حال جینا بہتر ہے اوس کے لیے) عن ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا
يتمنين احدكم الموت اما محسنا فلعله ان يعيش يزداد خيرا وهو خير له واما مسيئا فلعله

اَنْ یَسْتَعْتِبَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اسلیے
کہ اگر وہ نیک ہے تو شاید جئے اور بھلائی زیادہ کرے اور گنہگار ہے تو شاید توبہ کرے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَلٰکِنْ لِیَقُلِ اللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ
خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِنْ کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اوس مصیبت سے جو دنیا میں اوسکو پہنچے لیکن یون کہے یا اللہ جلا مجھکو جبتک جینا میرے لیے بہتر
ہو اور مار مجھکو اگر مرنا میرے لیے بہتر ہو اَلدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ موت کی دعا کرنا کیسا ہے عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا بِالْمَوْتِ وَلَا تَتَمَنَّوْہُ فَمَنْ کَانَ دَاعِیًا لَا بُدَّ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ
اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مت دعا کرو موت کے لیے اور مت آرزو کرو موت کی اگر ضرور دعا کرنا چاہو تو یون کہو یا اللہ جلا مجھکو جبتک
جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو عَنْ قَیْسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی خَبَّابٍ وَقَدِ اکْتَوٰی فِیْ بَطْنِہٖ
سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ دَعَوْتُ بِہٖ ترجمہ قیس سے روایت
ہے میں خباب پاس گیا اونہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لیے تھے وہ کہنے لگے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع کیا ہوتا تو مین
دعا کرتا موت کی درد کی شدت اور تکلیف سے ذِکْرُ الْمَوْتِ وَالْاِسْتِعْدَادِ لَہٗ موت کی بہت یاد کرنا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بہت یاد کرو لذتون کے مٹانیوالی اور کاٹنے والی کو ف یعنی موت کی فایدہ اوسکا یہ ہے کہ انسان جب موت کو یاد کرے تو نیک
کاموں میں جلدی کوشش کرتا ہے اور بری کامون سے توبہ کرتا ہے اور دوسری یہ کہ اکثر وقت غفلت اور خوشی میں گذرتا ہے پھر اگر
کسی وقت فکر اور رنج کیا تو رنج کی عادت جاتی رہے گی اور جب ایک بارگی کوئی رنج ہوگا تو ہلاکت کا خوف ہے اسی واسطے انسان کے
لیے ضرور ہے کہ وہ خوشی اور رنج دونو کا مزہ اوٹھاتا رہے تیسری یہ کہ موت کی یاد اکثر فکر و تشویش لاتی ہے اور دنیا کی رنجون جیسے
افلاس تنگدستی یا اور اسباب سے ہون دور کرتی ہے اور رشک و حسد کی مادے کو قطع کرتی ہے عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا
تَقُوْلُوْنَ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ
عُقْبٰی حَسَنَۃً فَاَعْقَبَنِیَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم مرنیوالی کے پاس جاؤ (یعنی جو بیمار موت کے قریب ہو) تو اچھی بات کہو (یعنی دعا کرو اوس کے
لیے مغفرت کی) اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں تمہاری بات پر جب ابو سلمہ میرے خاوند مر گئے مین نے کہا یا رسول اللہ مین کیا کہوں
آپ نے فرمایا کہہ یا اللہ بخشدے ہم کو اور اوسکو اور اوس کے بعد اوس سے بہتر بدلا دے تو اللہ نے اوس کے بعد مجھکو دیا محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بہتر ہیں ابو سلمہ سے یعنی اپنے مجھ سے نکاح کیا) **باب تلقین المیت** میت کو سکھلانا عن
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سکھلاؤ اپنے مردوں کو (یعنی جو مرنے کے قریب ہوں) لا الہ الا اللہ ف یعنی اس کلمہ
طیبہ کو اوس وقت پڑھو تاکہ وہ بھی سنکر پڑھنے لگیں عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا
موتاکم لا الہ الا اللہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **باب علامۃ موت المؤمن** مومن کو مرنے کی نشانی عن
بریدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موت المؤمن بعرق الجبین ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا مرنا پیشانی کے پسینے سے ہوتا ہے ف یعنی مسلمان پر مرتے وقت اتنی شدت ہوتی ہے
کہ پیشانی پر پسینا آجاتا ہے اور یہ سختی اس لیے ہوتی ہے کہ اوسکے گناہ دنیا میں مٹ جاویں اور وہ اللہ کے پاس پاک اور صاف ہوکر ہو
جاوے عن بریدۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المؤمن یموت بعرق الجبین ترجمہ بریدہ سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان مرتا ہے پیشانی کے پسینے سے **باب شدۃ**
الموت موت کی سختی کا بیان عن عائشۃ قالت مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لبین حاقنتی
وذاقنتی فلا اکرہ شدۃ الموت لاحد ابدا بعد ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوئی (یعنی میں آپکو دیکھ رہی تھی) اب میں
کسی کے لیے موت کی سختی برا نہیں سمجھتی جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ف کہ آپ پر موت کی
بہت سختی ہوئی پس معلوم ہوا کہ موت کی سختی کچھ برائی کی دلیل نہیں ہے بلکہ بہتر ہے اور باعث ہے ترقی درجات اور مغفرت
ذنوب کی **الموت یوم الاثنین** پیر کے دن مرنا عن انس قال آخر نظرۃ نظرتہا الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کشف الستارۃ والناس صفوف خلف ابی بکر رض فاراد ابو بکر ان یرتد فاشار الیہم ان
امکثوا والقی السجف وتوفی من آخر ذلک الیوم وذلک یوم الاثنین ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے آخری
بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے پردہ اوٹھایا اور لوگ ابو بکر کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے ابو بکر نے چاہا
پیچھے ہٹنا آپ نے اشارہ کیا اپنی جگہ پر رہو اور پردہ ڈال لیا پھر اوسی روز اخیر دن میں آپکا انتقال ہوا اور وہ پیر کا دن تھا
الموت فی بغیر مولدہ وطن کے سوا اور کہیں مرنے کی فضیلت عن عبد اللہ بن عمرو قال مات رجل بالمدینۃ
ممن ولد بہا فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا لیتہ مات بغیر مولدہ قالوا ولم
ذاک یا رسول اللہ قال ان الرجل اذا مات بغیر مولدہ قیس لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ ترجمہ
عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص جو مدینے کی پیدایش تھا مدینے میں مرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر نماز پڑھی
پھر فرمایا کاش کہ وہ اور کہیں مرتا لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپنے فرمایا آدمی جب اپنے وطن کے سوا اور کہیں مرتا ہے تو اوسکو

کہ جنت میں مر جاتی ہے پیدائش کی جگہہ سے لیکر اوسکے خیر پانوں کے نشان تک (یعنے مرنیکی جگہہ تک) ف اس حدیث سے فضیلت مسافرت اور غربت کی معلوم ہوئی جب وہ بُری کام کیلئے نہ ہو بلکہ جہاد کیلئے ہو یا اچھے لوگوں یا اون کے معاش پیدا کرنے کیلئے

باب ما یلقی به المؤمن من الکرامة عند خروج نفسه مرنے کیوقت مومن کی کیسی عزت ہوتی ہے

عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا حضر المؤمن اتته ملائكة الرحمة بحریرة بیضاء فیقولون اخرجی راضیة مرضیا عنك الی روح الله وریحان ورب غیر غضبان فتخرج كاطیب ریح المسك حتی انه لیناوله بعضهم بعضا حتی یاتون به باب السماء فیقولون ما اطیب هذه الریح التی جاءتكم من الارض فیاتون به ارواح المؤمنین فلهم اشد فرحا به من احدكم بغائبه یقدم علیه فیسالونه ماذا فعل فلان فیقولون دعوه فانه كان فی غم الدنیا فاذا قال اما اتاكم قالوا ذهب به الی امه الهاویة وان الكافر اذا احتضر اتته ملائكة العذاب بمسح فیقولون اخرجی ساخطة مسخوطا علیك الی عذاب الله عز وجل فتخرج كانتن ریح جیفة حتی یاتون به باب الارض فیقولون ما انتن هذه الریح حتی یاتون به ارواح الكفار

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت نزدیک آتی ہے تو فرشتے رحمت کے سفید ریشمی کپڑا لیکر آتے ہیں اور کہتے ہیں نکل راضی ہے تو اللہ سے اور اللہ تجھسے راضی ہے اللہ کی رحمت کیطرف اور اوس کے رزق کیطرف اور اپنے پروردگار کیطرف جو غصے نہیں ہے (فرشتے روح سے کہتے ہیں) پھر وہ نکلتی ہے جیسے عمدہ خوشبودار مشک اور ہاتھوں ہاتھ فرشتے اوس کو اوٹھاتے ہیں اور آسمان کے دروازہ پر لیجاتے ہیں اور کہتے ہیں کیا خوشبو ہے یہ جو زمین سے آئی پھر اوس کو لاتے ہیں اور مومنوں کی روحوں پاس وہ خوش ہوتی ہیں اوس سے زیادہ جو تم کو کسی گئی ہوئی شخص کے آنے سے ہوتی ہے اور اوس سے پوچھتی ہیں فلان شخص (یعنے جسکو وہ دنیا میں چھوڑ گئی تھی) اب کیسی کام کرتا ہے پھر روحیں کہتی ہیں ابھی ٹھہر جو چھوڑ دو اسکو دنیا کے غم میں تھا پھر روح کہتی ہے کیا وہ شخص تمہارے پاس نہیں آیا (وہ تو مر گیا تھا) روحیں کہتی ہیں وہ دوزخ میں گیا ہوگا اور کافر کی جب موت آتی ہے تو عذاب کے فرشتے ایک ٹاٹ کا ٹکڑا لیکر آتے ہیں اور کہتے ہیں نکل تو ناراض ہے اللہ سے اور اللہ تجھسے ناراض ہے اللہ کے عذاب کیطرف پھر وہ نکلتی ہے جیسے بہت سی مردار کی بو یہانتک کہ زمین کے دروازے پر لاتے ہیں (جو اوپر ہے جہاں سے آسمان کی حد شروع ہوتی ہے یا نیچے ہے اسفل السافلین میں) اور کہتے ہیں کیا بدبو ہے پھر لیجاتے ہیں اوسکو کافروں کی روحوں میں

باب فیمن احب لقاء الله اللہ کی ملاقات جو شخص چاہے

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه قال شریح فاتیت عائشة فقلت یا ام المؤمنین سمعت ابا هریرة یذكر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا ان كان كذلك فقد هلكنا قالت وما ذاك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه ولكن لیس منا احد الا وهو یكره الموت قالت قد قاله رسول الله صلی الله علیه وسلم ولیس

بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا طَمَحَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ فَعِنْدَ ذَلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے گا اللہ اوس سے ملنا چاہے گا اور جو شخص اللہ سے ملنا برا جانے گا اللہ بھی اوس سے ملنا برا جانتا ہے شریح نے کہا میں حضرت عائشہ پاس گیا اور عرض کیا اے ام المومنین ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان کی ہے اگر ایسا ہو تو ہم سب تباہ ہو جاوین گے انہون نے پوچھا کیا میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے اللہ بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو برا جانے اللہ بھی اوسکی ملاقات کو برا جانتا ہے لیکن ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو موت کو برا نہ جانے حضرت عائشہ نے کہا بیشک یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں جو تم سمجھے ہو بلکہ مطلب یہ ہے جب بینائی مٹ جاوے اور چھاتی میں دم آ جاوے اور رونگٹے بدن پر کھڑے ہو جاوین اوس وقت جو اللہ سے ملنا چاہے اللہ بھی اوس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ سے ملنا نہ چاہے اللہ بھی اوس سے ملنا نہ چاہے گا یعنی جب موت قریب ہوتی ہے اوس وقت مومن کو خوشی ہوتی ہے اللہ سے ملنے کی اور کافر بہت ڈرتا ہے اور گھبراتا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے جب کوئی بندہ میرا مجھ سے ملنا چاہتا ہے میں بھی اوس سے ملنا چاہتا ہوں اور جب وہ میرا ملنا برا جانتا ہے میں بھی اوس سے ملنا برا جانتا ہوں عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ ترجمہ عبادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی ملاقات چاہے گا اللہ بھی اوس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ سے ملنے کو برا جانیگا اللہ بھی اوس سے ملنے کو برا جانیگا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَزَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللَّهِ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَمَغْفِرَتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا برا جانتا ہے اللہ بھی اوس سے ملنا برا جانتا ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ اللہ سے ملنا کیا ہے موت سے ملنا اور موت سے ملنا تو ہر شخص ہم میں برا جانتا ہے آپ نے فرمایا نہیں یہ مرتے وقت ہے جب کسی کو خوشخبری دیجاتی ہے اللہ کی رحمت اور مغفرت کی ساتھ تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے اور اللہ بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور جب اوسکو خبر دیجاتی ہے اللہ کے عذاب کی تو وہ اللہ سے ملنا برا جانتا ہے اور اللہ بھی اوس سے ملنا برا جانتا ہے

تقبیل المیت میت کو بوسہ دینا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَدِّدُ وَهُوَ مَيِّتٌ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے بوسہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے
بیچ میں اور آپ کی وفات ہو چکی تھی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
مَيِّتٌ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے اور حضرت عائشہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے بوسہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اور آپ کی وفات ہو چکی تھی عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ
فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ
عَنْ وَجْهِهِ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَبَدًا أَمَّا الْمَوْتَةُ
الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق ایک گھوڑے پر آئے اپنے مکان سے جو
سنح میں تھا (سنح ایک ضلع کا نام ہے اطراف مدینہ میں) یہاں تک کہ اترے اور مسجد میں گئے اور کسی سے بات نہیں کی اور حضرت
عائشہ کے حجرے میں گئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مخطط یعنی لکیروں دار جس میں سرخ یا سیاہ لکیریں تھیں)
چادر سے ڈھانپ دیا تھا (اور آپ کی وفات ہو چکی تھی) ابوبکر نے آپ کا منہ کھولا اور جھک پڑے آپ پر اور بوسہ دیا اور روئے پھر
کہا فدا ہوں آپ پر باپ میرے قسم اللہ کی اللہ آپ کو دوبارہ نہ مارے گا (ف) یعنی اب اسکے بعد آپ کو موت نہیں ہے بلکہ ہمیشہ
حیات ہے اور اللہ جل جلالہ کی رحمت اور عنایت اور الطاف میں آپ ہمیشہ رہیں گے جنت میں (ت) لیکن جو موت آپ کے لیے
لکھی گئی تھی وہ ہو چکی

تَسْجِيَةُ الْمَيِّتِ

میت کو ڈھانپ دینا عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ
مُثِّلَ بِهِ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبٍ فَجَعَلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ
فَنَهَانِي قَوْمِي فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَلَمَّا رُفِعَ سَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقَالُوا هَذِهِ
بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ فَلَا تَبْكِي أَوْ فَلِمَ تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ
انصاری سے روایت ہے میرے باپ کو احد کے دن لائے اور کافروں نے اونکے ساتھ مثلہ کیا تھا یعنی اون کے کان ناک کاٹ ڈالے
تو سامنے رکھی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اون پر ایک کپڑا ڈھنپا ہوا تھا میں نے قصد کیا کھولنے کا لوگوں نے مجھ کو منع
کیا اس خیال سے کہ بیٹا ہے باپ کو اس حال میں دیکھ کر زیادہ بیقرار ہو گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ اٹھائے
گئے جب اونکو اٹھایا تو ایک عورت کے رونے کی آواز سنی آپ نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا عمرو کی بیٹی یا بہن آپ نے فرمایا
مت رو یا کیوں روتی ہے فرشتے اپنے پروں سے اوس پر سایہ کیے رہے یہاں تک کہ اوٹھایا گیا

فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر رونا کیسا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَتْ بِنْتٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَغِيرَةٌ فَأَخَذَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهَا إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا فَقُبِضَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ أَتَبْكِينَ وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ مَا لِي لَا أَبْكِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لست ابکی ولکنہا رحمۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن بخیر
علی کل حال تنزع نفسہ من بین جنبیہ وھو یحمد اللہ عز وجل ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ایک چھوٹی لڑکی مرنے لگی آپ نے اوسکو اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا پھر دونوں ہاتھ اپنے اوسپر رکھدیئے وہ مر گئی
آپ کے سامنے ام ایمن رونے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام ایمن تم روتی ہو اور میں تمہارے پاس موجود ہوں
ام ایمن نے کہا میں کیوں نہ روؤں جب اللہ کے رسول روتے ہیں آپ نے فرمایا میں روتا نہیں لیکن یہ اللہ کی رحمت ہے (یعنی
آہستہ رونا اور صرف آنسو نکلنا اللہ کا رحم ہے بندوں پر) پھر آپ نے فرمایا مسلمان کو ہر حال میں بہتری ہے اوسکی جان نکلتی ہے
پسلیوں سے لیکن وہ اللہ جل جلالہ کا شکر کرتا ہے عن انس ان فاطمۃ بکت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین
مات فقالت یا ابتاہ من ربہ ما ادناہ یا ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ یا ابتاہ جنۃ الفردوس ماواہ ترجمہ انس سے
روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آپ پر روئیں اور کہنے لگیں اے باپ میرے تم اپنے
پروردگار سے نزدیک ہو گئے اے باپ میں تمہاری خبر جبرئیل کو پہنچاتی ہوں اے باپ میرے تمہارا ٹھکانا جنت الفردوس
میں ہے عن جابر ان اباہ قتل یوم احد قال فجعلت اکشف عن وجہہ وابکی والناس ینہونی ورسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینہانی وجعلت عمتی تبکیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبکیہ
ما زالت الملائکۃ تظلہ باجنحتہا حتی رفعتموہ ترجمہ جابر سے روایت ہے میرے باپ مارے گئے احد کی لڑائی میں تو میں
اونکا منہ کھولتا اور روتا لوگ مجھے منع کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع نہ کرتے آپ نے فرمایا مت روؤ اوسپر برابر فرشتے اوسپر اپنے بازوؤں سے
سایہ کئے رہے یہانتک کہ تم نے اوسکو اوٹھایا النہی عن البکاء کونسا رونا منع ہے عن جابر بن عتیک
اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاء یعود عبد اللہ بن ثابت فوجدہ قد غلب علیہ فصاح بہ فلم یجبہ
فاسترجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قد غلبنا علیک یا ابا الربیع فصحن النساء وبکین فجعل ابن عتیک
یسکتہن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہن فاذا وجبت فلا تبکین باکیۃ قالوا وما الوجوب
یا رسول اللہ قال الموت قالت ابنتہ ان کنت لارجو ان تکون شہیدا قد کنت قضیت جہازک قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اللہ عز وجل قد اوقع اجرہ علی قدر نیتہ وما تعدون الشہادۃ قالوا
القتل فی سبیل اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہادۃ سبع سوی القتل فی سبیل اللہ عز وجل المطعون
شہید والمبطون شہید والغریق شہید وصاحب الہدم شہید وصاحب ذات الجنب شہید وصاحب
الحرق شہید والمرأۃ تموت بجمع شہیدۃ ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ثابت
کی عیادت (بیمار پرسی) کو آئے دیکھا تو بیماری اون پر غالب ہے آپ نے اوسکو زور سے پکارا اونہوں نے جواب نہ دیا آپ نے فرمایا انا للہ
وانا الیہ راجعون اور فرمایا ہم مغلوب ہوگئے تم پر اے ابو الربیع (ابو الربیع کنیت ہے عبد اللہ بن ثابت کی یعنی تقدیر ہماری ارادے پر غالب

النیاحة علی المیت میت پر نوحہ کرنا کیسا ہے یعنی مردے پر چلا کر رونا اور اوسکے اوصاف کا بیان کرنا عن قیس بن عاصم قال لا تناحوا علی فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم ینح علیه ترجمہ قیس بن عاصم سے روایت ہے اونھوں نے کہا مجھپر نوحہ کرنا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ نہیں ہوا عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ علی النساء حین بایعهن ان لا ینحن فقلن یا رسول اللہ ان نساء اسعدننا فی الجاهلیة افنسعدهن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اسعاد فی الاسلام ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں سے بیعت لی تو اقرار کرایا نوحہ نہ کرنے کا اونھوں نے کہا یا رسول اللہ بعضی عورتوں نے ہماری بھی جاہلیت کے زمانے میں (یعنی رونے پیٹنے میں شریک ہوئیں تھیں) ہم بھی اونکی مدد کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات اسلام میں نہیں ہو سکتی عن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المیت یعذب فی قبره بالنیاحة علیه ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مردے کو عذاب ہوتا ہے قبر میں جب لوگ اوسپر نوحہ کرتے ہیں عن عمران بن حصین قال المیت یعذب بنیاحة اهله علیه فقال له رجل ارأیت رجلا مات بخراسان وناح اهله علیه ههنا اکان یعذب بنیاحة اهله علیه قال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذبت انت ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے اونھوں نے کہا مردے کو عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے چلا کر رونے سے ایک شخص بولا کیا اگر کوئی خراسان (ایک ولایت کا نام ہے ایران میں) میں مرے اور اوسکے گھر والے یہاں اوسپر نوحہ کریں تو اوسکو عذاب ہوگا اوسکے گھر والوں کے نوحہ کرنے سے (یہ امر قیاس سے بعید ہے) عمران نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے اور تو جھوٹا ہے (یہی جواب ہے اوس شخص کا جو قیاس کو حدیث کے سامنے لاوے) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اهله علیه فذکر ذلک لعائشة فقالت وهل انما مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقبر فقال ان صاحب هذا القبر لیعذب وان اهله یبکون علیه ثم قرأت ولا تزر وازرة وزر اخری ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے پر عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے سے یہ حضرت عائشہ سے بیان کیا گیا اونھوں نے کہا بھول گئے عبد اللہ بن عمر اصل یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر گزرے اور فرمایا اس قبر والے پر عذاب ہوتا ہے اور اس کے گھر والے اسپر رو رہے ہیں پھر اس آیت کو پڑھا ولا تزر وازرة وزر اخری ف یعنی کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اوٹھاویگا پھر کیا وجہ ہے کہ اونکے رونے سے مردے پر عذاب ہو جواب یہ ہے کہ مردے کا قصور اوسکے عذاب کا باعث ہے اس لیے کہ جب وہ جانتا تھا اپنے گھر والوں کی جہالت کو تو کیوں نہیں وصیت کی کہ مجھپر نوحہ نہ کرنا چلا کر نہ رونا عن عائشة ذکر لها ان عبد اللہ بن عمر یقول ان المیت لیعذب ببکاء الحی علیه قالت عائشة یغفر اللہ لابی عبد الرحمن اما انه لم یکذب ولکنه نسی او اخطأ انما مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یهودیة یبکی علیها فقال انهم لیبکون علیها وانها لتعذب

ترجمہ ام المومنین عائشہ کے سامنے ذکر ہوا کہ عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں مردے کو عذاب ہوتا ہے زندوں کے رونے سے انہوں نے کہا اللہ رحم کرے
ابو عبد الرحمن پر (کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) وہ جھوٹ نہیں بولے لیکن بھول یا چوک گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک یہودی عورت پر گذرے جس کو لوگ رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا وہ لوگ رو رہے ہیں اور اس کو عذاب ہو رہا ہے عن

عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل يزيد الكافر عذابا ببعض بكاء أهله
عليه ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کافر کو عذاب زیادہ دیتا ہے اس کے گھر والوں
کے رونے کے سبب سے عن ابن أبي مليكة يقول لما هلكت أم أبان حضرت مع الناس فجلست بين عبد الله
بن عمر وابن عباس فبكين النساء فقال ابن عمر ألا تنهى هؤلاء عن البكاء فإني سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول إن الميت ليعذب ببعض بكاء أهله عليه فقال ابن عباس قد كان عمر يقول بعض
ذلك خرجت مع عمر حتى إذا كنا بالبيداء رأى ركبا تحت شجرة فقال انظر من الركب فذهبت فإذا
صهيب وأهله فرجعت إليه فقلت يا أمير المؤمنين هذا صهيب وأهله فقال علي بصهيب فلما دخلت
المدينة أصيب عمر فجلس صهيب يبكي عنده يقول وا أخياه وا أخياه فقال عمر يا صهيب لا تبك فإني
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الميت ليعذب ببعض بكاء أهله عليه قال فذكرت
ذلك لعائشة فقالت أما والله ما تحدثون هذا الحديث عن كاذبين مكذبين ولكن السمع يخطئ وإن
لكم في القرآن ما يشفيكم ألا تزر وازرة وزر أخرى ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن
الله ليزيد الكافر عذابا ببكاء أهله عليه ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے جب ام ابان گذر گئیں تو میں لوگوں کے ساتھ
موجود تھا اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس کے بیچ میں بیٹھا تھا عورتیں رو رہی تھیں عبد اللہ بن عمر نے کہا تم انکو منع نہیں
کرتے ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مردے کو عذاب ہوتا ہے اسکے گھر والوں کے رونے سے ابن عباس
نے کہا عمر بھی ایسا ہی کہتے تھے ایکبار میں عمر رضہ کے ساتھ نکلا جب بیدا (ایک مقام کا نام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) میں پہنچے
تو کچھ سوار ایک درخت کے تلے دیکھا مجھسے کہا دیکھو یہ سوار کون ہیں میں گیا دیکھا تو صہیب اور ان کے گھر والے ہیں میں لوٹا اور کہا اے
امیر المومنین یہ صہیب اور ان کے گھر والے ہیں حضرت عمر نے کہا صہیب کو میرے پاس لے آؤ جب ہم مدینہ میں پہنچے تو حضرت عمر زخمی ہوگئے
(یعنی ابولولو ملعون نے آپ کو مارا) صہیب ان کے پاس رونے لگے اور کہنے لگے ہے میرے دوست ہے میرے بھائی عمر رضہ نے کہا مت رو
اسلئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مردے کو عذاب ہوتا ہے اسکے گھر والوں کے رونے سے ابن عباس نے کہا میں
نے یہ حضرت عائشہ سے بیان کیا انہوں نے کہا قسم خدا کی تم یہ حدیث جھوٹوں اور جھٹلانے والوں سے روایت نہیں کرتے (یعنی جن لوگوں
نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ سچے ہیں) لیکن سننے میں غلطی ہوتی ہے اور قرآن میں وہ بات موجود ہے جس سے تمہاری تسکین ہو جائے
فرمایا ہے ولا تزر وازرة وزر اخرى یعنی کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاویگا) لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے کہ اللہ تعالی

کافر کو عذاب زیادہ کریگا اوسکے گہر والون کے رونے سے **ف** مگر اس صورت مین بھی آیت کی مخالفت باقی رہے گی اور شاید مراد
وہ کافر ہو جو اپنے اوپر رونے پیٹنے کا حکم کر جاوے **باب الرخصة في البكاء على الميت** رونے کی اجازت میت پر

عن أبي هريرة قال مات الميت من آل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتمع النساء يبكين عليه فقام عمر ينهاهن ويطردهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهن يا عمر فإن العين دامعة والقلب مصاب والعهد قريب **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مین سے ایک شخص مرگیا (یعنی حضرت زینب صاحبزادی آپکی) عورتین جمع ہو کر رونے لگین حضرت عمر کہڑے ہوئے اور منع کرنے لگے اور ہانکنے لگے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جانے دے اے عمر اسلیے کہ آنکھ رونیوالی ہے اور دل پر رنج ہے اور زمانہ مرنیکا نزدیک ہے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی رونیکی اسلیے کہ وہ آہستہ روتی تہین اور اگر نہ روتین تو دل کا بخار آنکھون سے باہر نکلتا اور ایک مرض پیدا کرتا **دعوى الجاهلية** جاہلیت کیطرح چلانا اور پکار کر رونا منع ہے

عن عبد الله (بن مسعود) قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعاء الجاهلية **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مین سے نہین ہے (یعنی مسلمان نہین ہے) وہ شخص جو گال پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کیطرح پکارے (یعنی میت پر نوحہ کرے) **السلق** چلا کر رونا منع ہے

عن صفوان بن محرز قال أغمي على أبي موسى فبكوا عليه فقال أبرأ إليكم كما برئ إلينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من حلق ولا خرق ولا سلق **ترجمہ** صفوان بن محرز سے روایت ہے ابو موسی اشعری رضی بیہوش ہوگئے لوگ رونے لگے انہون نے کہا مین بری ہوتا ہون تم سے (یعنی تمکو نصیحت کر دیتا ہون) جیسے بری ہوئے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین سے نہین ہے جو سر منڈا دے (یعنی مصیبت مین ہندون کیطرح) اور کپڑے پہاڑ ڈالے اور چلا کر روے **ضرب الخدود** گالون پر مارنا منع ہے

عن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مین سے نہین ہے وہ شخص جو گالونکو مارے اور گریبان پہاڑے اور جاہلیت کیطرح پکارے **الحلق** سر منڈانا مصیبت مین منع ہے

عن عبد الرحمن بن يزيد وأبي بردة قالا لما ثقل أبو موسى أقبلت امرأته تصيح قالا فأفاق فقال ألا أخبرك إني بريء ممن برئ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم قالا وكان يحدثها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أنا بريء ممن حلق وخرق وسلق **ترجمہ** عبد الرحمن بن یزید اور ابو بردہ سے روایت ہے جب ابو موسی اشعری کی بیماری سخت ہوئی تو انکی عورت آئی چلاتی ہوئی ابو موسی ہوش مین آئے اور کہا مین بیزار ہون اس سے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار تھے دونون نے کہا ابو موسی اس سے حدیث بیان کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بیزار ہون اوس شخص سے جو سر منڈا دے اور کپڑے پہاڑے اور چلا کر روے **شق الجيوب** گریبان پہاڑنا منع ہے

عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاہلیۃ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے جو شخص گال پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی طرح چلاوے عن ابی موسی
انہ اغمی علیہ فبکت ام ولد لہ فلما افاق قال لہا اما بلغک ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا
لہا فقالت قال لیس منا من سلق وحلق وخرق ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے وہ بیہوش ہوگئے انکی لونڈی ام ولد
انکی رونے لگی جب انکو ہوش آیا تو کہنے لگے کیا تم کو خبر نہیں پہنچی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اوس سے پوچھا کیا
فرمایا وہ بولیں فرمایا نہیں ہے ہم میں سے جو چلاوے اور سر منڈاوے اور کپڑے پھاڑے عن ابی موسی قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من حلق وسلق وخرق ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہیں ہے ہم میں سے جو بال منڈاوے یا چلاوے یا کپڑے پھاڑے عن القرثع قال لما ثقل ابو موسی صاحت امراتہ فقال
اما علمت ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت بلی ثم سکتت فقیل لہا بعد ذلک ای شیء قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن من حلق او سلق او خرق ترجمہ قرثع سے روایت ہے جب ابو موسی بیمار ہوئے
تو انکی بی بی نے چیخ ماری ابو موسی نے کہا تو نہیں جانتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا بولی ہاں کیوں نہیں جانتی
پھر چپ ہو رہی لوگوں نے اوس سے پوچھا کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بولی تحقیق رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اوس شخص پر جو بال منڈاوے یا پکار کر چلاوے یا کپڑے پھاڑے

الاجر بالاحتساب والصبر عند المصیبۃ

جب مصیبت ہو تو صبر کریگا اور خدا سے اجر مانگنے کا حکم

عن اسامۃ بن زید ارسلت بنت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم الیہ ان ابنی قد قبض فاتنا فارسل یقرأ السلام ویقول ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی
کل شیء عندہ باجل مسمی فلتصبر ولتحتسب فارسلت الیہ تقسم علیہ لیاتینہا فقام ومعہ سعد بن
عبادۃ ومعاذ بن جبل وابی بن کعب وزید بن ثابت ورجال فرفع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبی
ونفسہ تتقعقع ففاضت عیناہ فقال سعد یا رسول اللہ ما ھذا قال ھذا رحمۃ یجعلہا اللہ فی قلوب عبادہ
وانما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت
زینب نے آپ پاس کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرنیکو ہے آپ تشریف لائیے آپنے جواب میں کہلا بھیجا اللہ کا مال ہے جو لی اور جو دی اور
ہر چیز کی مدت اوسکے پاس مقرر ہے چاہیئے صبر کرنا اور اللہ سے ثواب مانگنا انہوں نے پھر قسم دیکر کہلا بھیجا آپ تشریف لائیے
اوس وقت آپ کھڑے ہوئے اور آپکے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ بچہ لایا گیا اوسکی سانس ٹوٹ رہی تھی آپ کی آنکھیں بھر آئیں سعد نے کہا یا رسول اللہ
کیا ہے آپنے فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ نے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ بھی بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم کرتے ہیں عن
انس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبر عند الصدمۃ الاولی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر یہی ہے جو صدمہ پہونچتے ہی ہو اور رو پیٹ کر تو سب کو صبر آ جاتا ہے

عن قرة أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم ومعه ابن له فقال له أتحبه فقال أحبك الله كما أحبه ففقده فسأل عنه فقال ما يسرك أن لا تأتي بابا من أبواب الجنة إلا وجدته عنده يسعى يفتح لك

ترجمہ قرہ مزنی سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اوسکے ساتھ اوسکا بیٹا تھا آپ نے پوچھا کیا تو اوسکو چاہتا ہے اوس نے کہا اللہ آپکو چاہے جیسے میں اوسکو چاہتا ہوں پھر وہ لڑکا مرگیا آپ نے اوسکو نہ دیکھا اوسکے باپ سے پوچھا (معلوم ہوا وہ مرگیا) آپ نے (اوسکے باپ سے) فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوتا اس بات سے کہ تو جس دروازے پر جنت کے جاویگا اپنے بچے کو پاوے گا وہ تیرے لیے کوشش کریگا دروازہ کھولنے کا

ثواب من صبر واحتسب
جو شخص صبر کرے اور خدا سے اجر چاہے اوسکا ثواب

عن عمرو بن شعيب كتب إلى عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي حسين يعزيه بابن له هلك وذكر في كتابه أنه سمع أباه يحدث عن جده عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله لا يرضى لعبده المؤمن إذا ذهب بصفيه من أهل الأرض فصبر واحتسب بثواب دون الجنة

ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اونہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمان کو ایک خط لکھا اون کے بچے کی تعزیت میں جو مرگیا تھا اور اوس خط میں یہ لکھا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا اونہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ راضی نہیں ہوتا اپنے بندے مومن کے لیے کسی ثواب سے جب اوسکے لڑکے کو لیجاتا ہے اور وہ صبر کرتا ہے اور ثواب چاہتا ہے سوا جنت کے (یعنی جنت کے سوا دوسرے کسی ثواب سے راضی نہیں ہوتا)

ثواب من احتسب ثلاثة من صلبه
جس شخص کے تین لڑکے مر جاویں اوسکا ثواب

عن أنس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احتسب ثلاثة من صلبه دخل الجنة فقامت امرأة فقالت أو اثنان قال أو اثنان قالت المرأة يا ليتني قلت واحدا

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین لڑکوں کے مرنے پر جو اوسکی صلب سے ہوں ثواب مانگے وہ جنت میں جاویگا ایک عورت کھڑی ہوئی اور بولی یا دو لڑکوں کے مرنے پر آپ نے فرمایا یا دو لڑکوں کے مرنے پر عورت نے کہا کاش میں ایک لڑکا کہتی

من يتوفى له ثلاثة
جسکے تین لڑکے مر جاویں

عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يتوفى له ثلاثة لم يبلغوا الحنث إلا أدخله الله الجنة بفضل رحمته إياهم

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جسکے تین لڑکے مر جاویں جوانی سے پہلے مگر اللہ اوسکو جنت میں داخل کریگا اپنی رحمت کے فضل سے

عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلمين يموت بينهما ثلاثة أولاد لم يبلغوا الحنث إلا غفر الله لهما بفضل رحمته إياهم

ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمانوں کے (یعنی باپ اور ماں کے) تین اولاد مر جاویں جوانی سے پہلے تو اللہ اون دونوں کو بخشدیگا اپنی رحمت کے فضل سے

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يموت لأحد من المسلمين ثلاثة من

الْوَالِدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے تین
لڑکے نہیں مرتے پھر اسکو جہنم میں آگ لگے مگر قسم پوری ہونے کو (وہ قسم یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا وان منکم الا واردہا تم میں سے کوئی
ایسا نہیں ہے جو جہنم پر سے نہ جاوے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفَّى بَيْنَهُمَا
ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ قَالَ يُقَالُ لَهُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُولُونَ
حَتَّى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا فَيُقَالُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب دو مسلمانوں کی تین اولاد جوانی سے پہلے مرجاویں تو اللہ انکو جنت میں لیجاویگا اپنی رحمت کے فضل سے پھر لڑکوں سے
کہا جاویگا جنت میں جاؤ وہ کہینگے ہم نہیں جاتے جبتک ہمارے ماں باپ نہ جاویں پھر کہا جاویگا جاؤ تم بھی اور تمہارے ماں باپ

مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً جو شخص تین لڑکے آگے بھیج چکا ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا تَشْتَكِيهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَافُ عَلَيْهِ وَقَدْ قَدَّمْتُ ثَلَاثَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک لڑکا لیکر جو بیمار تھا اور بولی یا رسول اللہ میں ڈرتی ہوں اسکو مرجانیسے اور پہلے میرے تین لڑکے مرگئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے مضبوط روک کرلی ہے جہنم کی آگ سے

النعی موت کی خبر پہونچانا

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ نَعَاهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر کی موت کی خبر دی قبل اونکی خبر آنیکے تو جب خبر دی آپکی آنکھیں بہہ رہی تہیں یعنی آنسو نکل رہے تھے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبش کے مرنے کی خبر دی جس دن وہ مرا اور فرمایا بخشش چاہو اپنے بھائی کیلئے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ بَصُرَ بِامْرَأَةٍ لَا تَظُنُّ أَنَّهُ عَرَفَهَا فَلَمَّا تَوَسَّطَ الطَّرِيقَ وَقَفَ حَتَّى انْتَهَتْ إِلَيْهِ فَإِذَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مَا أَخْرَجَكِ مِنْ بَيْتِكِ يَا فَاطِمَةُ قَالَتْ أَتَيْتُ أَهْلَ هَذَا الْمَيِّتِ فَتَرَحَّمْتُ إِلَيْهِمْ وَعَزَّيْتُهُمْ بِمُصِيبَتِهِمْ قَالَ لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَكُونَ بَلَغْتُهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِي ذَلِكَ مَا تَذْكُرُ فَقَالَ لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ حَتَّى يَرَاهَا جَدُّ أَبِيكِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے اتنے میں آپ نے ایک عورت کو دیکھا ہم سمجھے ہیں آپ نے اوسکو نہیں پہچانا جب بیچ رستہ میں پہونچے تو آپ کھڑے ہوگئے یہانتک کہ وہ عورت آپ پاس آگئی اوسوقت معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہ زہرا ہیں آپکی صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ تم اپنے گھر سے کیوں نکلیں اونہوں نے کہا میں اس میت کے گھر والوں پاس گئی تھی اونپر رحمت کی دعا کی اور اونکی مصیبت کی تعزیت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [فرمایا] تم اونکے ساتھ قبرستان گئیں

گئیں تھیں اونہوں نے کہا اللہ کی بنا دین قبرستان تک کیون جاتی اور آپ سے سن چکی ہے جو آپ نے فرمایا تھا اس باب
مین آپنے فرمایا اگر تو اونکے ساتھ قبرستان تک جاتی تو جنت کو نہ دیکھتی یہانتک کہ تمہاری باپ کے دادا یعنی عبد المطلب
نہ دیکھتی (اور وہ تو کبھی نہ دیکھینگے اسلئے کہ اونکی موت کفر پر ہوئی ہے پھر تو بھی نہ دیکھے گی) ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ عورتونکو قبرستان مین جانا منع ہے **غسل المیت بالماء والسدر** میت کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل
دینا عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتْ
اِبْنَتُهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ
كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا
اِيَّاهُ ترجمہ ام عطیہ انصاریہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب آپکی صاحبزادی (زینب رضی)
نے انتقال کیا آپنے فرمایا غسل دو اونکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو یعنی جبتک خوب طہارت ہو پانی
اور بیری سے اور اخیر کے غسل مین تھوڑا کافور ملا دو جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھ کو خبر کرو جب ہم فارغ ہوے تو ہم نے خبر دی
آپنے اپنا تہبند دیا اور فرمایا یہ اونکے بدن پر لپیٹ دو (یعنی کفن کے نیچے برکت کے لیے) **غسل المیت بالحمیم**
گرم پانی سے غسل کرنا عَنْ اُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ تُوُفِّيَ ابْنِيْ فَجَزِعْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لِلَّذِيْ يَغْسِلُهٗ لَا تَغْسِلِ ابْنِيْ بِالْمَاءِ
الْبَارِدِ فَتَقْتُلَهٗ فَانْطَلَقَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِقَوْلِهَا فَتَبَسَّمَ
ثُمَّ قَالَ مَا قَالَتْ طَالَ عُمُرُهَا فَلَا نَعْلَمُ امْرَاَةً عُمِّرَتْ مَا عُمِّرَتْ ترجمہ ام قیس سے روایت ہے میرا بیٹا مر گیا مین
بیقرار ہو گئی تو مین نے اوس شخص سے کہا جو غسل دیتا تھا مت غسل دے میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے مت مار اوسکو یہ سنکر عکاشہ
بن محصن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا قول ام قیس کا آپنے تبسم فرمایا اور کہا کیا کہا ام قیس نے
دراز ہو عمر اوسکی پھر نہین جانتے ہم کسی عورت کی اتنی عمر ہوئی ہو جتنی ام قیس کی ہوئی (بوجہ دعا دینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے) **غسل راس المیت** میت کے سر کو دہونا عَنْ حَفْصَةَ تَقُوْلُ حَدَّثَتْنَا اُمُّ عَطِيَّةَ اَنَّهُنَّ
جَعَلْنَ رَاْسَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ قُلْتُ نَقَضْنَهٗ وَجَعَلْنَهٗ ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ قَالَتْ
نَعَمْ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے ہم سے ام عطیہ نے بیان کیا کہ اون عورتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
صاحبزادی کے سر کو تین چوٹیون پر تقسیم کیا مین نے کہا بالونکو کھولکر تین چوٹیان کردین اونہون نے کہا ہان **غسل**
میامن المیت ومواضع الوضوء منه میت کی داہنی طرف سے غسل شروع کرنا اور وضو کے مقامات کو پہلے دہونا عَنْ
اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غَسْلِ ابْنَتِهٖ ابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا
ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل مین فرمایا پہلے داہنی طرف کے اعضا سے
اور وضو کے مقامات سے شروع کرو **غسل المیت وترا** میت کو طاق بار غسل دینا عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَاتَتْ اِحْدٰى

بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارسل الینا فقال اغسلنہا بماء وسدر واغسلنہا وترا ثلاثا او خمسا او سبعا ان رأیتن ذلک واجعلن فی الآخر شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذننی فلما فرغنا آذناہ فالقی الینا حقوہ وقال اشعرنہا ایاہ ومشطناہا ثلاثۃ قرون والقیناہا من خلفہا ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی گزر گئیں آپ نے ہم کو بلا بھیجا اور فرمایا انکو غسل دو پانی اور بیری سے اور تین بار یا پانچ بار یا سات بار ان کو غسل دو اگر تم مناسب دیکھو اور اخیر میں تھوڑا کافور ملا دو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھکو خبر کرو جب ہم فارغ ہوئے تو آپکو خبر دی آپ نے اپنی تہبند ہماری طرف پھینکی اور فرمایا اسکو ان کے بدن پر لپیٹ دو

عن ام عطیۃ قالت توفیت احدی بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارسل الینا فقال اغسلنہا ثلاثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک بماء وسدر واجعلن فی الآخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذننی فلما فرغنا آذناہ فالقی الینا حقوہ وقال اشعرنہا ایاہ ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا آپ نے ہم کو بلا بھیجا اور فرمایا غسل دو اسکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم کو ضرورت معلوم ہو پانی اور بیری سے اور اخیر میں کافور شریک کرو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھکو خبر کرو جب ہم غسل دے چکے تو آپ کو خبر کی آپ نے اپنا تہبند دیا اور فرمایا اسکو بدن پر لپیٹ دو دوسری روایت میں بھی ایسا ہے ثلاثا او خمسا او سبعا او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار غسل دو یا اس سے زیادہ اگر تم کو مناسب معلوم ہو

عن ام عطیۃ قالت توفیت ابنۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرنا بغسلہا فقال اغسلنہا ثلاثا او خمسا او سبعا او اکثر من ذلک ان رأیتنہ قلت وترا قال نعم واجعلن فی الآخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذننی فلما فرغنا آذناہ فاعطانا حقوہ فقال اشعرنہا ایاہ ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا آپ نے حکم کیا انکو غسل دینے کا تو فرمایا غسل دو تین بار یا پانچ بار یا سات بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو میں نے کہا طاق بار فرمایا ہاں اور اخیر میں کافور یا تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل دے چکو تو مجھ کو خبر کرو جب ہم غسل دے چکے تو آپ کو خبر دی آپ نے اپنا تہبند دیا اور فرمایا پہلے ان کے بدن پر لپیٹ دو

الکافور فی غسل المیت
میت کو غسل میں کافور شریک کرنا

عن ام عطیۃ قالت اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنہا ثلاثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک بماء وسدر واجعلن فی الآخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذننی فلما فرغنا آذناہ فالقی الینا حقوہ وقال اشعرنہا ایاہ قال وقالت حفصۃ اغسلنہا ثلاثا او خمسا او سبعا قال وقالت ام عطیۃ مشطناہا ثلاثۃ قرون ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم غسل دے رہے تھے آپکی صاحبزادی کو آپ نے فرمایا غسل دو ان کو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو پانی اور بیری کے پتے سے اور اخیر میں تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل دے چکو تو

تو مجھے بھی اطلاع کرو جب ہم غسل دے چکے تو آپ کو خبر کی آپ نے اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا یہ اوس کو اندر لپیٹ دو حفصہ نے کہا غسل دو اوسکو تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہا ام عطیہ نے ہم نے اوسکی بالوں کی تین چوٹیاں کر دیں ایک روایت میں ہے وجعلنا رأسها ثلاثة قرون یعنی ہم نے اوسکے بالوں اوسکے سر کو تین چوٹیاں کر دیں

الاشعار اندر ایک کپڑا لپیٹنا

عن محمد بن سيرين يقول كانت أم عطية امرأة من الأنصار قدمت تبادر ابنا لها فلم تدركه حدثتنا قالت دخل النبي صلى الله عليه وسلم علينا ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا أو شيئا من كافور فإذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا ألقى إلينا حقوه فقال أشعرنها إياه ولم يزد على ذلك قال لا أدري أي بناته قال قلت ما قوله أشعرنها إياه أتؤزر به قال لا أراه إلا أن يقول ألففنها فيه ترجمہ محمد بن سیرین سے روایت ہے ام عطیہ ایک انصاری عورت تھی وہ آئی جلدی کرتی ہوئی (بصرہ میں) اپنی بیٹے کو دیکھنے کو لیکن نہ پایا اوسکو (وہ مرگیا) یا چلا گیا) تو اوسی عورت نے ہم کو حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری پاس تشریف لائے اور ہم غسل دے رہے تھے آپ کی صاحبزادی کو آپ نے فرمایا غسل دو اوسکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو پانی اور بیری سے اور اخیر میں تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھے خبر دو جب ہم فارغ ہوئے تو آپ نے اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا یہ اون کے بدن پر لپیٹ دو اس سے زیادہ نہیں بیان کیا اور کہا میں نہیں جانتا کونسی صاحبزادی آنحضرت کی تھیں میں نے کہا اشعار سے کیا مراد ہے کیا ازار پہنانا مقصود ہے اونہوں نے کہا میں یہ سمجھتا ہوں لپیٹ دینا مقصود ہے یہ کپڑا آپکی کفن کے اندر تبرک کے لئے لپٹوا دیا

عن أم عطية قالت توفيت إحدى بنات النبي صلى الله عليه وسلم فقال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن ذلك واغسلنها بالسدر والماء واجعلن في آخر ذلك كافورا أو شيئا من كافور فإذا فرغتن فآذنني قالت فآذناه فألقى إلينا حقوه فقال أشعرنها إياه ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے انتقال کیا تو آپ نے فرمایا اوسکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ غسل دو اگر تم مناسب دیکھو اور بیری اور پانی سے دھوؤ اور اخیر میں تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھکو خبر کرو ہم نے خبر دی آپکو آپ نے اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا یہ اوس کے بدن پر لپیٹ دو

الامر بتحسين الكفن کفن اچھا دینے کا حکم

عن جابر يقول خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر رجلا من أصحابه مات فقبر ليلا وكفن في كفن غير طائل فزجر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يقبر الإنسان ليلا إلا أن يضطر إلى ذلك وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ولي أحدكم أخاه فليحسن كفنه ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو آپ نے ایک صحابی کا ذکر کیا جو مرگیا تھا اور رات ہی کو دفن کیا گیا ایک کپڑا ناقص کفن میں آپ نے منع کیا رات کو دفن کرنے سے (اس لئے کہ لوگ نماز کو کم آویں گے یا کفن کا عیب چھپانے کے لئے) مگر جب ضرورت ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے

کوئی چیز بہائی کا دانت ہو کر کفن اوسکو چہا دیوے ف یعنی صاف اور پورا ایک سنت کیموافق نہ اوسمین اسراف کرے نہ کمی
بلکہ جیسا وہ زندگی مین پہنتا تہا ویسی کپڑا لگا دیوے **باب ای الکفن خیر** کونسا کفن بہتر ہے عن سمرة عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال البسوا من ثیابکم البیاض فانہا اطہر واطیب وکفنوا فیہا موتاکم ترجمہ
روایت ہے سمرہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو وہ پاکیزہ اور عمدہ ہین اور اونہی مین کفن دیا کرو اپنے مردونکو
باب کم کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑون مین کفن دیے گیے عن عائشة قالت
کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثة اثواب سحولیة بیض ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کفن دیے گیے سحول (ایک گانوں کا نام ہے یمن مین) کے سفید تین کپڑون مین عن عائشة قالت کفن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلاثة اثواب یمانیة کرسف لیس فیہا قمیص ولا عمامة فذکروا لعائشة قولہم
فی ثوبین وبرد حبرة فقالت قد اتی بالبرد ولکنہم ردوہ ولم یکفنوہ فیہ ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گیے تین کپڑے میں نہیں روئی کے تہے نہ ان میں کرتہ تہا نہ عمامہ ف
بلکہ ایک ازار تہی اور ایک کفنی اور ایک لفافہ جمہور علما کا یہی قول ہے کہ کفن مین یہی تین کپڑے سنت ہین اور عمامہ اور قمیص خلاف
سنت ہے اور امام مالک اور ابوحنیفہ رح کے نزدیک قمیص اور عمامہ مستحب ہے ف پھر حضرت عائشہ سے ذکر ہوا کہ دو کپڑے ہے اور ایک چادر
تہی یمن کی اونہون نے کہا یمنی چادر آئی تہی لیکن لوگون نے اوسکو پہیر دیا اور آپ کے کفن مین نہین دی **باب فی**
الکفن کفن مین قمیص ہونا عن عبد اللہ بن عمر قال لما مات عبد اللہ بن ابی جاء ابنہ الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال اعطنی قمیصک حتی اکفنہ فیہ وصل علیہ واستغفر لہ فاعطاہ قمیصہ ثم
قال اذا فرغتم فاذنونی اصلی علیہ فجذبہ عمر وقال قد نہاک اللہ ان تصلی علی المنافقین
فقال انا بین خیرتین استغفر لہم او لا تستغفر لہم فصلی علیہ فانزل اللہ تعالی ولا تصل علی احد منہم
مات ابدا ولا تقم علی قبرہ فترک الصلوة علیہم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب عبد اللہ بن ابی
(منافق) مرگیا تو اوسکا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مجہے اپنا کرتہ دیجیے تا اوسمین کفن دون اپنے
باپ کو اور آپ اوس پر نماز پڑہیے اور بخشش مانگیے اوسکے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قمیص اوسکو دیا پھر فرمایا جب تم فارغ ہو
غسل و کفن سے تو مجہے خبر کرو مین نماز پڑہونگا اوسپر حضرت عمر نے یہ سنکر آپکو کہینچا اور کہا اللہ نے آپکو منع کیا ہے منافقون
پر نماز پڑہنے سے آپنے فرمایا مجہے اختیار دیا ہے کہ اون کے لیے بخشش مانگون یا نہ مانگون پہر آپنے اوسپر نماز پڑہی تب اللہ تعالی نے حضرت
عمر کی راے کے موافق یہ آیت اوتاری ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ یعنی مت نماز پڑہ اون مین
کسی پر کبہی جب وہ مرجاوے اور مت کہڑا ہو اوسکی قبر پر پہر آپنے منافقون پر نماز پڑہنا چہوڑ دی عن جابر یقول ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اتی قبر عبد اللہ بن ابی وقد وضع فی حفرتہ فوقف علیہ فامر بہ فاخرج لہ فوضعہ علی

من ريقه والبسه قميصه ونفث عليه من ريقه والله اعلم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عبد اللہ بن ابی کی قبر پر آئے وہ قبر میں رکھ دیا گیا تھا آپ کھڑے ہوئے اور حکم کیا وہ نکالا گیا آپ نے اوسکو بٹھایا گھٹنوں پر
پھر اپنا کرتہ پہنایا اور تھوک اپنا سر پر ڈالا ف شاید یہ دوسرا کرتہ ہوگا کیونکہ پہلا کرتہ تو آپ دے چکے تھے یہ اوس کرتہ کا عوض ہے
جو اوسنے حضرت عباس کو دیا تھا کہ منافق کا احسان نہ رہے عن جابر يقول وكان العباس بالمدينة فطلبت
الانصار ثوبا يكسونه فلم يجدوا قميصا يصلح عليه الا قميص عبد الله بن ابي فكسوه اياه ترجمہ
جابر سے روایت ہے حضرت عباس مدینے میں تھے انصار نے ایک کرتہ اون کے پہننے کے لیے ڈھونڈھا تو نہیں ملا مگر عبد اللہ
بن ابی کا کرتہ ٹھیک آیا وہی اونکو پہنا دیا عن خباب قال هاجرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نبتغي
وجه الله فوجب اجرنا على الله فمنا من مات لم ياكل من اجره شيئا منهم مصعب بن عمير قتل يوم احد
فلم يجد شيئا نكفنه فيه الا نمرة كنا اذا غطينا راسه خرجت رجلاه واذا غطينا بها رجليه
خرج راسه فامرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نغطي بها راسه ونجعل على رجليه اذخرا و
منا من اينعت له ثمرته فهو يهدبها ترجمہ خباب بن الارت سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ہجرت کی اللہ کیواسطے تو ثابت ہو گیا اجر ہمارا اللہ پر لیکن کوئی ہم میں سے مر گیا اور اوسنے اپنے اجر میں سے کچھ نہ کھایا
بلکہ سب آخرت میں ہے) اون میں سے مصعب بن عمیر تھے جو مارے گئے احد کے روز اور اون کے کفن کے لیے ہمنے کچھ نہ پایا مگر ایک
کملی جب اوسکو ہم اون کے سر پر رکھتے تو پاؤں باہر نکل آتے اور جب پاؤں پر رکھتے تو سر نکل آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم کیا ہم کو اونکا سر چھپا دو اور پاؤں پر اذخر (ایک قسم کی گھانس ہے) ڈالدو۔ اور کوئی ہم میں سے ایسا ہے جسکے پھل پکے
اور وہ اونکو چنتا ہے (یعنی باغات رکھتا ہے) المحرم يكفن اذا مات محرم جب مر جاوے تو اوسکو کیونکر کفن
دیں عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوا الميت في ثوبيه الذين احرم فيهما
واغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تمسوه بطيب ولا تخمروا راسه فانه يبعث يوم القيامة
محرما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو غسل دو اوسکے دو کپڑوں میں جنمیں اوسنے
احرام باندھا تھا اور غسل دو اوسکو پانی اور بیری کے پتے سے اور کفن دو اوسکو اوسی دو کپڑوں میں اور خوشبو مت لگاؤ اور سر مت ڈھانپو
وہ قیامت میں احرام باندھے ہوئے اوٹھیگا المسك مشک کا بیان عن ابي سعيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من خير طيبكم المسك ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر خوشبو
تمہاری مشک ہے عن ابي سعيد مثله الاذن بالجنازة جنازے کی خبر کرنا عن ابي امامة بن سهل
بن حنيف اخبره ان مسكينة مرضت فاخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم بمرضها فكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يعود المساكين ويسال عنهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ماتت فاذنوا

فخرج بجنازتها ليلا فكرهوا ان يوقظوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبح رسول الله
صلى الله عليه وسلم اخبر بالذي كان منها فقال الم آمركم ان تؤذنوني بها قالوا يا رسول الله كرهنا
ان نوقظك ليلا فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى صف بالناس على قبرها وكبر اربع تكبيرات
ترجمہ ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے ایک مسکین عورت بیمار ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ہوئی
آپ مسکینوں کی بیمار پرسی کرتے تھے اور انکا حال پوچھتے تھے آپ نے فرمایا جب یہ جاوے تو مجھے خبر کرنا (وہ مرگئی) اوسکا جنازہ
رات کو نکلا لوگوں نے رات کو آپکا جگانا مناسب نہ جانا (اور اوسکو دفن کردیا) جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
حال بیان کیا آپ نے فرمایا میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ مجھے خبر کرنا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک آپنے حکم دیا تھا
لیکن ہم کو برا معلوم ہوا آپ کو جگانا رات میں پھر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ صف جمائی لوگوں کی اوسکی قبر
پر اور چار تکبیریں کہیں

السرعة بالجنازة

جنازے کو جلدی لیجانا

عن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول اذا وضع الرجل الصالح على سريره قال قدموني قدموني واذا وضع الرجل يعني
الشقي على سريره قال يا ويلتي اين تذهبون بي ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ فرماتے تھے جب نیک بندہ چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے لیچلو مجھکو اور جب برا آدمی رکھا جاتا ہے چارپائی پر تو وہ کہتا ہے
خرابی ہو کہاں لیے جاتی ہو مجھکو عن ابي سعيد الخدري يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وضعت
الجنازة فاحتملها الرجال على اعناقهم فان كانت صالحة قالت قدموني قدموني وان كانت غير صالحة
قالت يا ويلتي الى اين تذهبون بها يسمع صوتها كل شيء الا الانسان ولو سمعها الانسان لصعق ترجمہ
ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ رکھا جاتا ہے پھر لوگ اوسکو اوٹھاتے ہیں اپنی گردنوں
پر تو اگر نیک ہوتا ہے وہ کہتا ہے مجھے آگے لیچلو لیچلو اور جو نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے خرابی ہو کہاں لیے جاتے ہو ہر ایک شئے اوسکی آواز
سنتا ہے سوا آدمی کے اگر آدمی سنے تو بیہوش ہو جاوے عن ابي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال اسرعوا
بالجنازة فان تك صالحة فخير تقدمونها اليه وان تك غير ذلك فشر تضعونه عن رقابكم
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی لیچلو جنازے کو اگر نیک ہے تو اوسکو نیکی کی طرف لیجاتے ہو
اور جو نیک نہیں ہے تو بد کو جلدی گردنوں سے اوتارنا چاہیے عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه و
سلم يقول اسرعوا بالجنازة فان كانت صالحة قدمتموها الى الخير وان كانت غير ذلك كانت شرا
تضعونه عن رقابكم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عبد الرحمن بن جوشن قال شهدت جنازة عبد الرحمن
بن سمرة وخرج زياد يمشي بين يدي السرير فجعل رجال من اهل عبد الرحمن ومواليهم يستقبلون
السرير ويمشون على اعقابهم ويقولون رويدا بارك الله فيكم فكانوا يدبون دبيبا حتى اذا كنا

بِبَعْضِ الطَّرِيقِ الْمِرْبَدِ لَحِقَنَا أَبُو بَكْرَةَ عَلَى بَغْلَةٍ فَلَمَّا رَأَى الَّذِينَ يَصْنَعُونَ حَمَلَ عَلَيْهِمْ بِبَغْلَتِهِ وَأَهْوَى
إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ وَقَالَ خَلُّوا فَوَالَّذِي أَكْرَمَ وَجْهَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمَلًا فَانْبَسَطَ الْقَوْمُ ترجمہ عبدالرحمن بن یونس سے روایت ہے ہم
مین عبدالرحمن بن سمرہ کے جنازہ کے ساتھ تھا اور زیاد آگے چل رہا تھا تخت کے سامنے تو چند لوگون نے عبدالرحمن کے عزیز
اور اون کے غلامون مین سے تخت کو آگے چلنا شروع کیا اپنی ایڑیون پر اور کہنے لگے آہستہ آہستہ چلو برکت دے اللہ تم کو تو وہ آہستہ
چل رہی تھی یہانتک کہ جب ہم مربد کی راستے مین تھے تو ابو بکرہ اپنے خچر پر سوار ملے جب اونہون نے یہہ حال دیکھا تو خچر کو اونپر
لیگئے اور کوڑے سے اشارہ کیا اور کہا ہٹو قسم اوس شخص کی جسنے عزت دی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم نے دیکھا ہم
تا ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریب دوڑنے کے جنازے کو لیچلتے یہ سنکر لوگ خوش ہو گئے عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ
لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمَلًا ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمل کرنے لگتے جنازے مین ف رمل ایک قسم کی دوڑ ہے یعنی جلدی چلتے قریب دوڑنے کے
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جَنَازَةٌ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ
حَتَّى تُوضَعَ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے سامنے جنازہ گزرے تو کھڑے ہو جاؤ
اور جو جنازہ کے ساتھ جاوے وہ نہ بیٹھے جبتک جنازہ زمین پر نہ رکھا جاوے الْأَمْرُ بِالْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ جنازے کے لئے
کھڑے ہونیکا حکم عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلَمْ يَكُنْ
مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے جنازہ کو دیکھے اور اوس کے ساتھ نہ چلے تو کھڑا رہے یہانتک کہ جنازہ آگے نکل جاوے یا زمین پر
رکھا جاوے آگے جانے سے پہلے عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ
فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازے کو
دیکھو تو کھڑے رہو یہانتک کہ جنازہ آگے نکل جاوے یا زمین پر رکھا جاوے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے رہو جو شخص ساتھ جاوے نہ بیٹھے جبتک جنازہ زمین پر رکھا جاوے عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَا مَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ جَنَازَةً قَطُّ فَجَلَسَ حَتَّى تُوضَعَ
ترجمہ ابو ہریرہ اور ابو سعید سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا بیٹھتے ہوئے جنازے مین جبتک وہ زمین پر
نہ رکھا جاوے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ وَقَالَ عَمْرٌو إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگ ایک جنازہ

تک بیٹھے نہیں ترجمہ ... کی روایت ہے ... جنازہ ... کے پیچھے ... عن زید بن ثابت
قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فطلعت جنازة فقام رسول الله صلى الله عليه
وسلم وقام من معه فلم يزالوا قياما حتى نفذت ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے تو ایک جنازہ نکلا تو آپ کھڑے ہو گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور کھڑے رہے یہاں تک کہ وہ جنازہ
نکل گیا **القيام لجنازة اهل الشرك** مشرکوں کے جنازے کے لیے کھڑا ہونا عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال
كان سهل بن حنيف وقيس بن سعد بن عبادة بالقادسية فمرت عليهما جنازة فقاما فقيل لهما انها
من اهل الارض فقالا مرت برسول الله صلى الله عليه وسلم جنازة فقام فقيل له انه يهودي فقال
أليست نفسا ترجمہ عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت ہے سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہ قادسیہ میں تھے
ان پر سے ایک جنازہ گزرا وہ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا یہ تو ملک کے رہنے والوں میں سے ہے یعنی کافر ہے انہوں نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا آپ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا یہ جنازہ یہودی کا تھا آپ نے فرمایا
کیا وہ جان نہیں ہے **عن جابر بن عبد الله** قال مرت بنا جنازة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وقمنا
معه فقلت يا رسول الله انما هي جنازة يهودية فقال ان للموت فزعا فاذا رأيتم الجنازة فقوموا ترجمہ
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہمارے سامنے سے ایک جنازہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے
ہو گئے میں نے کہا یا رسول اللہ یہ جنازہ ایک یہودی عورت کا ہے آپ نے فرمایا موت ایک قسم کی ہیبت ہے جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے
ہو جاؤ **الرخصة في ترك القيام** جنازے کے لیے کھڑا نہ ہونا **عن ابي معمر** قال كنا عند علي فمرت به جنازة
فقاموا لها فقال علي ما هذا قالوا امر ابي موسى فقال انما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم لجنازة
يهودية ولم يعد بعد ذلك ترجمہ ابو معمر سے روایت ہے ہم حضرت علی کے پاس تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا لوگ کھڑے ہو گئے
حضرت علی نے کہا یہ کیا ہے انہوں نے کہا حکم ہے ابو موسیٰ کا یعنی انہوں نے کہا ہے جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کو حضرت
علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوئے پھر اس کے بعد کبھی نہیں کھڑے ہوئے
تو وہ حکم موقوف ہو گیا **عن محمد** ان جنازة مرت بالحسن بن علي وابن عباس فقام الحسن ولم يقم
ابن عباس فقال الحسن أليس قد قام رسول الله صلى الله عليه وسلم لجنازة يهودي قال
ابن عباس نعم ثم جلس ترجمہ محمد سے روایت ہے ایک جنازہ نکلا حسن بن علی اور ابن عباس کے سامنے تو حسن کھڑے ہو گئے
اور ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے حسن نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے
ابن عباس نے کہا ہاں پھر بیٹھنے لگے یعنی پھر اس کے بعد جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے **عن ابن سيرين** قال مر
بجنازة على الحسن بن علي وابن عباس فقام الحسن ولم يقم ابن عباس فقال الحسن اما قام لها رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن عباس لم یقم قعد ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے ایک جنازہ نکلا امام حسن رضی
اللہ عنہ اور ابن عباس کے سامنے امام حسن کھڑے ہو گئے اور ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے امام حسن رض نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جنازہ کے لیے نہیں کھڑے ہوئے ابن عباس نے کہا ہاں کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے عن ابی مجلز عن ابن
عباس والحسن بن علی مرت بهما جنازة فقام احدهما وقعد الآخر فقال الذي قام اما والله
لقد علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قام قال الذي جلس لقد علمت ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قد جلس ترجمہ ابو مجلز سے روایت ہے ابن عباس اور امام حسن رض کے سامنے ایک جنازہ نکلا ایک کھڑے ہو گئے
اور ایک بیٹھے رہے جو کھڑے ہوئے تھے انہوں نے کہا (دوسرے سے) کیا تم کو معلوم نہیں قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کھڑے ہوئے تھے جو بیٹھے تھے انہوں نے کہا تم کو معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے عن جعفر بن محمد
عن ابيه ان الحسن بن علي كان جالسا فمر عليه بجنازة فقام الناس حتى جاوزت الجنازة فقال الحسن
انما مر بجنازة يهودي وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على طريقها جالسا فكره ان تعلو راسه
جنازة يهودي فقام ترجمہ امام جعفر صادق سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ امام محمد باقر رض سے کہ امام حسن بن علی
بیٹھے تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ پار ہو گیا امام حسن نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
ایک یہودی کا جنازہ نکلا آپ راستے میں بیٹھے تھے آپکو برا معلوم ہوا کہ سر کے اوپر سے یہودی کا جنازہ جائے اسلیے آپ کھڑے ہو گئے عن
جابر يقول قام النبي صلى الله عليه وسلم لجنازة مرت به حتى توارت ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ نظر سے غائب ہو گیا دوسری روایت میں یوں ہے قام النبي
صلى الله عليه وسلم واصحابه لجنازة يهودي حتى توارت یعنی کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
اصحاب ایک یہودی کے جنازے کے لیے یہاں تک کہ وہ چھپ گیا یعنی دور نکل گیا عن انس ان جنازة مرت برسول
الله صلى الله عليه وسلم فقام فقيل انها جنازة يهودي فقال انما قمنا للملائكة ترجمہ انس سے روایت
ہے ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکلا آپ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ جنازہ یہودی کا ہے آپ نے
فرمایا ہم فرشتوں کے لیے کھڑے ہوئے

استراحة المؤمن بالموت مومن کا موت سے آرام پانا

عن ابی قتادة بن
ربعي انه كان يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر عليه بجنازة فقال مستريح او مستراح
منه فقالوا ما المستريح وما المستراح قال العبد المؤمن يستريح من نصب الدنيا واذاها والعبد الفاجر
يستريح منه العباد والبلاد والشجر والدواب ترجمہ ابو قتادہ بن ربعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے ایک جنازہ نکلا آپ نے فرمایا آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا اصحاب نے عرض کیا اسکا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا مسلمان
بندہ (جب مر جاتا ہے) تو دنیا کی تکلیفوں اور صدموں سے چھوٹ کر آرام پاتا ہے اور کافر جب مر جاتا ہے تو اس سے بندے اللہ کے بستیاں

اور درخت و جانور آرام پاتی ہیں (کیونکہ وہ ستاتا تھا بندون کو اور دیتا تھا بستیون کو اور کاٹتا تھا درختون کو اور
مارتا تھا جانورون کو حق) عن ابی قتادة قال کنا جلوسا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ طلعت
جنازة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مستریح ومستراح منه المؤمن یموت فیستریح من نصب
الدنیا ونصبها واذاها والفاجر یموت فیستریح منه العباد والبلاد والشجر والدواب ترجمه ابو قتادہ
سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ ایک جنازہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آرام پانے والا
ہے یا آرام دینے والا مومن (یعنی نیک بندہ گناہوں سے پاک) جب مرجاتا ہے تو دنیا کی تکلیف اور صدمون اور محنتوں سے آرام پاتا ہے
اور فاجر (یعنی گنہگار ظالم یا فاجر) جب مرتا ہے تو اللہ کے بندے اور شہر اور درخت اور جانور اون کو آرام ہو جاتا ہے باب فی
الثناء مردہ کی تعریف کرنا عن انس قال مروا بجنازة فاثنوا علیها خیرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم
وجبت ثم مروا بجنازة اخری فاثنوا علیها شرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم وجبت فقال عمر فداک ابی
وامی مر بجنازة فاثنی علیها خیرا فقلت وجبت ومر بجنازة فاثنی علیها شرا فقلت وجبت فقال
من اثنیتم علیه خیرا وجبت له الجنة ومن اثنیتم علیه شرا وجبت له النار انتم شهداء الله فی
الارض ترجمه انس سے روایت ہے ایک جنازہ نکلا تو لوگوں نے اوسکی تعریف کی (اچھا شخص تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اوسکی برائی بیان کی آپنے فرمایا واجب ہوگئی حضرت عمر نے کہا قربان ہوں
آپ پر ماں باپ میرے ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اوس کی تعریف کی آپنے فرمایا واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں اوسکی برائی
کی آپنے فرمایا واجب ہوگئی (اس سے کیا مراد ہے) آپنے فرمایا جسکی تم نے تعریف کی اوس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جسکی تم نے
برائی کی اوسکے لیے دوزخ واجب ہوگئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین میں عن ابی هریرة قال مروا بجنازة علی النبی صلی الله
علیه وسلم فاثنوا علیها خیرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم وجبت ثم مروا بجنازة اخری فاثنوا
علیها شرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم وجبت قالوا یا رسول الله قولک الاولی والاخری وجبت
فقال النبی صلی الله علیه وسلم الملائکة شهداء الله فی السماء وانتم شهداء الله فی الارض ترجمه
ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکلا لوگوں نے اوس کی تعریف کی آپنے فرمایا واجب ہوگئی پھر
دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اوسکی برائی کی آپنے فرمایا واجب ہوگئی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپنے کیا فرمایا پھر کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اللہ کے گواہ ہیں آسمان میں اور تم اللہ کے گواہ ہو زمین میں عن ابی الاسود الدیلی
قال اتیت المدینة فجلست الی عمر بن الخطاب فمرت بجنازة فاثنی علی صاحبها خیر فقال عمر وجبت ثم مر
بالثالثة فاثنی علی صاحبها شرا فقال عمر وجبت فقلت وما وجبت یا امیر المؤمنین قال قلت کما قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما مسلم شهد له اربعة بالخیر ادخله الله الجنة قلنا وثلاثة قال وثلاثة

قلنا او اثنان قال او اثنان ترجمہ ابو الاسود دیلی سے روایت ہے میں مدینہ میں آیا تو حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا ایک جنازہ
سامنے سے گیا لوگوں نے اوسکی تعریف کی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اوسکی برائی کی حضرت
عمرؓ نے کہا واجب ہوئی پھر تیسرا نکلا لوگوں نے اوسکی برائی کی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوئی میں نے کہا کیا چیز واجب ہوئی
اے امیر المؤمنین اونھوں نے کہا میں نے اوسی طرح کہا جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اوسکے لیے چار آدمی بہتری
کی گواہی دیں اللہ اوسکو جنت میں لیجاویگا ہم نے کہا اگر تین آدمی گواہی دیں آپ نے فرمایا تین بھی ہم نے کہا اگر دو آدمی گواہی
دیں آپ نے فرمایا دو بھی **النهي عن ذكر الهلكى الا بخير** مردوں کا ذکر نیکی سے کرنا چاہیے **عن عائشة قالت**
ذكر عند النبي صلى الله عليه وسلم هالك بسوء فقال لا تذكروا هلكاكم الا بخير ترجمہ ام المؤمنین
عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا جو مرگیا تھا برائی سے ذکر ہوا آپ نے فرمایا اپنے مردوں کا
ذکر مت کرو مگر بھلائی کے ساتھ **النهي عن سب الاموات** مردوں کے برا کہنے کی ممانعت **عن عائشة قالت**
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا الى ما قدموا ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا مت کہو مردوں کو وہ تو پہنچ گئے اپنے عملوں کو **عن انس بن مالك**
يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبع الميت ثلاثة اهله وماله وعمله فيرجع اثنان اهله
وماله ويبقى احد عمله ترجمہ انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھ تین چیزیں
جاتی ہیں ایک اوسکے عزیز و اقربا دوسری اوسکا مال تیسرے اوسکے اعمال پھر دو لوٹ آتی ہیں یعنی عزیز و اقربا اور مال اور ایک
اوسکے ساتھ رہتا ہے یعنی عمل **عن ابي هريرة** قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال للمؤمن على المؤمن ست خصال
يعوده اذا مرض ويشهده اذا مات ويجيبه اذا دعاه ويسلم عليه اذا لقيه ويشمته اذا عطس
وينصح له اذا غاب او شهد ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے مومن پر چھ حق ہیں
ایک تو وہ جب بیمار ہو تو اوسکی پوچھنے کو جاوے دوسرے جب وہ مرجاوے تو اوسکے جنازے میں حاضر ہو تیسرے جب دعوت کرے تو
قبول کرے چوتھے جب وہ ملے تو اوسکو سلام کرے پانچویں جب وہ چھینکے تو اوسکا جواب دیوے چھٹے غایب اور حاضر میں اوسکا
خیر خواہ رہے **الامر باتباع الجنائز** جنازوں کے ساتھ جانیکا حکم **عن البراء بن عازب** قال امرنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم بسبع ونهانا عن سبع امرنا بعيادة المريض وتشميت العاطس وابرار القسم ونصر
المظلوم وافشاء السلام واجابة الداعي واتباع الجنائز ونهانا عن خواتيم الذهب وعن آنية الفضة
وعن المياثر والقسية والاستبرق والحرير والديباج ترجمہ براء بن عازبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہمکو سات باتوں کا حکم کیا ہے اور سات باتوں سے منع کیا ہے ایک تو بیمار کو پوچھنے کا دوسرے چھینک کا جواب دینے کا تیسرے
قسم پورا کرنے کا چوتھے مظلوم کی مدد کرنیکا پانچویں سلام کو جاری کرنیکا چھٹے دعوت قبول کرنیکا ساتویں جنازوں کے ساتھ جانیکا

اور منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے اور میاثر اور قسی اور استبرق اور حریر اور دیبا کے پہننے سے ف میاثر جمع میثرہ کی ایک قسم کا ریشمی کپڑا سرخ ہوتا ہے اور قسی ایک کپڑا ہے ریشمی منسوب طرف قس کے جو ایک گاؤں ہے مصر اور استبرق اور حریر اور دیبا سب ریشمی کپڑے مشہور ہیں **فضل من تبع جنازة** جو شخص جنازے کے ساتھ جاوے اوسکی فضیلت عن البراء بن عازب يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تبع جنازة حتى يصلى عليها كان له من الأجر قيراط ومن مشى مع الجنازة حتى تدفن كان له من الأجر قيراطان والقيراط مثل أحد ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ رہے نماز پڑھنے تک اوسکو ایک قیراط کے برابر ثواب ملیگا اور جو شخص جنازے کے ساتھ جاوے دفن ہونے تک اوسکو دو قیراط برابر ثواب ملیگا اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا (دونوں کی قیراط کیطرح) عن عبد الله بن المغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تبع جنازة حتى يفرغ منها فله قيراطان فإن رجع قبل أن يفرغ منها فله قيراط ترجمہ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ جاوے اور (دفن سے) فارغ ہونے تک ساتھ رہے اوسکو دو قیراط برابر ثواب ہے اگر اوس سے پہلے چلا آوے تو ایک قیراط برابر ثواب ہے) **مكان الراكب من الجنازة** جو شخص سوار ہو وہ جنازے سے کہاں رہے عن المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الراكب خلف الجنازة والماشي حيث شاء منها والطفل يصلى عليه ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے رہے (آگے یا پیچھے یا برابر) اور بچے پر نماز پڑھی جاوے **مكان الماشي من الجنازة** پیدل جنازے کے ساتھ کہاں رہے عن المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الراكب خلف الجنازة والماشي حيث شاء والطفل يصلى عليه ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے رہے اور بچے پر نماز پڑھی جاوے عن ابن عمر انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر يمشون أمام الجنازة ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کو دیکھا جنازے کے آگے چلتے تھے عن ابن عمر انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر وعثمان يمشون بين يدي الجنازة ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا **الأمر بالصلوة على الميت** مردے پر نماز پڑھنے کا حکم عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أخاكم قد مات فقوموا فصلوا عليه ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی مرگیا اوٹھو نماز پڑھو اوس پر **الصلوة على الصبيان** بچوں پر نماز پڑھنا عن عائشة قالت أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بصبي من صبيان الأنصار يصلي عليه قالت عائشة فقلت طوبى لهذا عصفور من عصافير الجنة لم يعمل سوءا ولم يدركه قال أو غير ذلك يا عائشة خلق الله عز وجل

الجنة وخلق لها اهلا وخلقهم في اصلاب آبائهم وخلق النار وخلق لها اهلا وخلقهم في اصلاب
آبائهم ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بچہ انصار کا آیا جنازہ پڑھنے کو پس
جنازہ اوسکا آیا حضرت عائشہ نے کہا خوشی ہو اس کو یہ تو ایک چڑیا ہے جنت کی چڑیوں میں سے نہ کوئی برائی کی نہ برائی کے
سن کو پہنچا آپ نے فرمایا اے عائشہ اور کچھ بھی ہو اللہ جل جلالہ نے جنت کو پیدا کیا اور اوسکے لوگ پیدا کیے وہ
اپنے باپوں کی پشت میں تھی یعنی دنیا میں آنے سے پہلے ہی سے مقرر کر دیا ہے کہ وہ جنتی ہے اور وہ دوزخی اور جہنم کو پیدا
کیا اور اوسکے لیے لوگ پیدا کیے اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے پس کیا معلوم کہ یہ لڑکا جنت والوں میں ہے یا دوزخ
والوں میں سے ۔ **الصلوۃ على الاطفال** بچوں پر نماز پڑھنا عن المغيرة بن شعبة انه ذكر ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال الراكب خلف الجنازة والماشي حيث شاء منها والطفل يصلى عليه ترجمہ
مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے چلے اور لڑکے
پر نماز پڑھی جائے ۔ باب **اولاد المشركين** مشرکوں کی اولاد عن ابي هريرة قال سئل رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن اولاد المشركين فقال الله اعلم بما كانوا عاملين ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کا حال (وہ جنت میں جاوینگے یا دوزخ میں) آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ
عمل کرنیوالے تھے یعنی اگر بڑے ہوتے تو کیا کرتے مطلب یہ ہے کہ خداوند کریم کو اختیار ہے ان کو جنت میں لیجاوے یا دوزخ میں
عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن اولاد المشركين فقال الله اعلم بما كانوا عاملين
ترجمہ اوپر گزر چکا عن ابن عباس قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اولاد المشركين فقال خلقهم
الله حين خلقهم وهو يعلم بما كانوا عاملين ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کا حال آپ نے فرمایا اللہ نے جب ان کو پیدا کیا وہ جانتا تھا جو عمل کرنیوالے تھے عن ابن عباس
قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن ذراري المشركين فقال الله اعلم بما كانوا عاملين ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مشرکوں کی اولاد کو آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنیوالے تھے
الصلوۃ على الشهداء شہیدوں پر نماز پڑھنا عن شداد بن الهاد ان رجلا من الاعراب جاء
الى النبي صلى الله عليه وسلم فآمن به واتبعه ثم قال اهاجر معك فاوصى به النبي صلى الله عليه
وسلم بعض اصحابه فلما كانت غزوة غنم النبي صلى الله عليه وسلم سبيا فقسم وقسم له فاعطى اصحابه
ما قسم له وكان يرعى ظهرهم فلما جاء دفعوه اليه فقال ما هذا قالوا قسم قسمه لك النبي صلى الله عليه
وسلم فاخذه فجاء به الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا قال قسمته لك قال ما على هذا
اتبعتك ولكني اتبعتك على ان ارمى الى هاهنا واشار الى حلقه بسهم فاموت فادخل الجنة فقال ان تصدق

الله يصدقك فلبثوا قليلا ثم نهضوا في قتال العدو فأتي به النبي صلى الله عليه وسلم يحمل قد أصابه
سهم حيث أشار فقال النبي صلى الله عليه وسلم أهو هو قالوا نعم قال صدق الله فصدقه ثم كفنه
النبي صلى الله عليه وسلم في جبته ثم قدمه فصلى عليه فكان مما ظهر من صلاته اللهم هذا عبدك
خرج مهاجرا في سبيلك فقتل شهيدا أنا شهيد على ذلك ترجمہ شداد بن الہاد سے روایت ہے ایک شخص گنوار
گاؤں والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور ایمان لایا اور آپ کے ساتھ ہوا پھر کہنے لگا میں آپکے ساتھ ہجرت کرونگا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے لیے بعض صحابہ کو وصیت کی جب غزوہ ختم ہوا (یعنی جس لڑائی میں مسلمانونکو بکریاں ملی تھیں)
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون بکریونکو تقسیم کیا اور اوسکا بھی حصہ لگایا آپکے صحابہ نے اوسکا حصہ اوسکو دیا وہ اونکی جانور
سواری کے چرایا کرتا تھا جب اوسکا حصہ وہ انکو آیا تو اوس نے پوچھا یہ کیا ہے لوگون نے کہا یہ تیرا حصہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تجھکو دیا ہے اوسنے لیا اور اوسکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یہ کیا ہے آپ نے فرمایا تیرا حصہ
مین نے دیا ہے اوس نے کہا مین اسلیے آپ کے ساتھ نہین ہوا تھا بلکہ مینے آپ کی پیروی اسلیے کی ہے کہ میری اس جگہہ اور حلق کو بتلایا
تیر مارا جاوے (یعنی لڑائی مین) پھر مین مرون اور جنت مین جاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اللہ کو سچا کریگا اللہ بھی
تجھے سچا کریگا (یعنی پورا کریگا) پھر لوگ تھوڑی دیر تک ٹھہرے بعد اوسکے دشمن سے لڑنے کے لیے اوٹھے اور لڑائی شروع ہوئی لوگ اوسکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اوٹھا کر اوسکو تیر لگا تھا اوسی جگہہ جہان اوسنے بتلایا تھا آپنے فرمایا کیا یہ وہی شخص ہے لوگون نے کہا
ہان آپنے فرمایا اللہ کو اس نے سچ کیا (یعنی اللہ تعالی نے جو صفات مجاہدین کے بیان فرمائے ہین ادن سبکو اس نے سچ کیا) تو اللہ نے بھی
اسکو سچا کیا (یعنی اسکی مراد پوری ہوئی یہ شہید ہوا) پھر آپنے اپنے جبہ کا کفن اسکو دیا اور اوسکو آگے رکھا اور اوس پر نماز پڑھی جتنا
اپکی نماز مین سے لوگونکو سنائی دیا تھا وہ یہ تھا آپ فرماتے تھے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے تیری راہ مین ہجرت کر کے نکلا اور شہید ہو کر مارا
گیا مین اس بات کا گواہ ہون عن عقبة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج يوما فصلى على أهل أحد صلاته
على الميت ثم انصرف إلى المنبر فقال إني فرط لكم وأنا شهيد عليكم ترجمہ عقبہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے (مدینے کے) پھر نماز پڑھی احد کے شہیدون پر جیسے مردے پر پڑھتے تھے پھر منبر کیطرف آئے اور فرمایا مین
تمہارا پیش خیمہ ہون (یعنی قیامت مین تم سے پہلے اوٹھ کر تمہارے لیے جنت مین جانیکی تیاری کرونگا) اور تمپر گواہ ہون ترک
الصلوة عليهم شہیدونپر نماز نہ پڑھنا عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين
الرجلين من قتلى أحد في ثوب واحد ثم يقول أيهما أكثر أخذا للقرآن فإذا أشير إلى أحدهما قدمه في اللحد
قال أنا شهيد على هؤلاء وأمر بدفنهم بدمائهم ولم يصل عليهم ولم يغسلوا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیونکو احد کے شہیدون مین سے ایک کپڑے مین اکٹھا کرتے پھر فرماتے کون ان دونون مین
سے قرآن زیادہ جانتا ہے جب لوگ ایک کیطرف اشارہ کرتے اوسکو قبر مین آگے کرتے (قبلہ کیطرف) پھر فرمایا مین گواہ ہون ان لوگون پر

اور حکم کیا اون کو دفن کرنیکا بہو لگے سوہوئے اوسپر نماز پڑہی نہ اونکو غسل دیا **ف** روایتون مین آیاہی کہ آنحضرت صلعم
احد کے شہیدون پر نماز پڑہی

باب ترك الصلوة على المرجوم
جو شخص زنا کی حد مین سنگسار کیا جاوی اوسپر نماز نہ پڑہنا

عن جابر بن عبد الله ان رجلا من اسلم جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فاعترف بالزنا فاعرض عنه ثم اعترف فاعرض عنه حتى شهد على نفسه اربع مرات فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابك جنون قال لا قال احصنت قال نعم فامر به النبي صلى الله عليه وسلم فرجم فلما اذلقته الحجارة فر فادرك فرجم فمات فقال النبي صلى الله عليه وسلم له خيرا ولم يصل عليه **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ ایک شخص قبیلہ اسلم مین سے (ماعز اسلمی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا آپ نے اوسکیطرف سے منہ پہیر لیا پہر زنا کا اقرار کیا آپ نے اوسکیطرف سے منہ پہیر لیا یہانتک کہ چار بار اوس نے اپنے اوپر گواہی دی (یعنی اقرار کیا زنا کا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجہکو جنون ہی اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا تو محصن ہی (یعنی تیرا نکاح ہو چکا ہی) وہ بولا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکو پتہرون سے مار ڈالنیکا جب پتہرون کی تکلیف اوسکو پہونچی تو لگا بہاگنے لیکن لوگون نے پالیا اور پتہرون سے بارا وہ مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین نیک باتین کہین اور نماز نہین پڑہی اوسپر

الصلوة على المرجوم
زنا کی حد مین جو سنگسار کیا جاوی اوسپر نماز پڑہنا

عن عمران بن حصين ان امراة من جهينة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت اني زنيت وهي حبلى فدفعها الى وليها فقال احسن اليها فاذا وضعت فأتني بها فلما وضعت جاء بها فامر بها فشكت عليها ثيابها ثم رجمها ثم صلى عليها فقال له عمر اتصلي عليها وقد زنت فقال لقد تابت توبة لو قسمت على سبعين من اهل المدينة لوسعتهم وهل وجدت توبة افضل من ان جادت بنفسها لله عز وجل **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور بولی مین نے زنا کی وہ پیٹ سے تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوسکے ولی (یعنی وارث اور سرپرست) کے سپرد کیا اور فرمایا اسکو اچہی طرح سے رکہہ جب جنے تو میرے پاس لیکر آ جب وہ جنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا اوس نے اپنے کپڑے اپنی اوپر لپیٹ لیے (اور کانٹون سے اوسکو باندہ لیا تاکہ رجم کے وقت کہلین نہ کہلے) آپنے اوسکو پتہرون سے مروا ڈالا پہر اوسپر نماز پڑہی حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ اوسپر نماز پڑہتے ہین اور اوس نے زنا کی تہی آپنے فرمایا اوس نے ایسی توبہ کی کہ اگر مدینے کے ستر آدمیون پر وہ توبہ بانٹی جاوے البتہ اون سب کو کافی ہو اور کیا اس سے بہتر توبہ ہوگی کہ اوس نے اپنی جان کو دے ڈالا اللہ جل جلالہ کے لیے (یعنی اوسکی رضامندی کے لیے اور اوسکے عذاب سے بچنے کے لیے)

الصلوة على من يحيف في وصيته
جو شخص وصیت مین ظلم کرے (یعنی حق جایز سے زیادہ وصیت کرے اور وارثون کو کچہ نہ چہوڑے) اوسپر نماز پڑہنا

عن عمران بن حصين ان رجلا اعتق ستة مملوكين له عند موته ولم يكن له مال غيرهم فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فغضب من ذلك وقال لقد هممت ان لا اصلي عليه ثم

دعا بهم فجزأهم ثلثة أجزاء ثم أقرع بينهم فأعتق اثنين وأرق أربعة ترجمہ عمران بن حصین سے
روایت ہے ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھوں غلاموں کو آزاد کردیا اور سوا ان کے اور کچھ مال اسکا نہ تھا جب رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ غصے ہوئے اور فرمایا میں نے قصد کیا تھا کہ اوس پر نماز نہ پڑھوں پھر اوسکے غلاموں کو بلایا اور دو دو کے تین حصے
کیے پھر قرعہ ڈالا تو دو غلاموں کو آزاد کیا اور چار کو غلام رہنے دیا یعنی تہائی مال میں اوسکی وصیت نافذ کی اور باقی میں باطل۔ الصلوٰۃ
علی من غل جس شخص نے غنیمت کے مال میں چوری کی ہو اوس پر نماز نہ پڑھنا عن زید بن خالد قال مات رجل بخیبر
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا علی صاحبکم انہ غل فی سبیل اللہ ففتشنا متاعہ فوجدنا
فیہ خرزا من خرز یہود ما یساوی درہمین ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہے ایک شخص خیبر میں مر گیا تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ سے تم اوس پر نماز پڑھ لو (میں نہیں پڑھتا) اس نے اللہ کی راہ میں چوری کی جب ہم نے اوسکا اسباب دیکھا
تو ایک نگینہ پایا یہود کے نگینوں میں سے جسکی قیمت دو درہم کی بھی نہ تھی الصلوٰۃ علی من علیہ دین جو شخص قرضدار
ہو اوس پر نماز نہ پڑھنا عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی برجل من الانصار لیصلی علیہ فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوا علی صاحبکم فان علیہ دینا قال ابو قتادۃ ھو علی قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بالوفاء فصلی علیہ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس انصاری کا ایک جنازہ آیا نماز
پڑھنے کو لیے آپ نے کہا (صحابہ سے) فرمایا تم پڑھ لو نماز اپنے صاحب پر میں نہیں پڑھونگا اس لیے کہ وہ قرضدار ہے ابو قتادہ نے کہا
یا رسول اللہ وہ قرض مجھ پر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس قرار کو پورا کریگا انہوں نے کہا ہاں پورا کرونگا تب آپ نے
نماز پڑھی اوس پر عن سلمۃ بن الاکوع قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ فقالوا یا نبی اللہ صل علیھا قال
ھل ترک علیہ من دین قالوا نعم قال ھل ترک من شیء قالوا لا قال صلوا علی صاحبکم قال رجل من الانصار
یقال لہ ابو قتادۃ صل علیہ وعلی دینہ فصلی علیہ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جنازہ
آیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز پڑھیے اوس پر آپ نے فرمایا کیا اوس پر کچھ قرض ہے بولے ہاں آپ نے فرمایا کچھ جائداد چھوڑ گیا ہے جس سے
وہ قرض ادا کیا جاوے لوگوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تم نماز پڑھ لو اپنے صاحب پر ایک شخص انصاری بولا جسکو ابو قتادہ کہتے تھے آپ
نماز پڑھیے اوس پر وہ قرض میرے اوپر ہے تب آپ نے نماز پڑھی اوس پر عن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی علی
رجل علیہ دین فاتی بمیت فسأل أعلیہ دین قالوا نعم علیہ دیناران قال صلوا علی صاحبکم قال
ابو قتادۃ ھما علی یا رسول اللہ فصلی علیہ فلما فتح اللہ علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا اولی بکل مؤمن
من نفسہ من ترک دینا فعلی ومن ترک مالا فلورثتہ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو قرضدار ہوتا
اوس پر نماز نہ پڑھتے ایک بار ایک جنازہ آیا آپ نے پوچھا کیا اس پر قرض ہے لوگوں نے کہا ہاں اوس پر دو دینار قرض ہیں آپ نے فرمایا تم نماز پڑھ لو
اپنے صاحب پر ابو قتادہ نے کہا یا رسول اللہ وہ دونوں دینار میں ادا کرونگا پھر آپ نے اوس پر نماز پڑھی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فتح دی

(یعنی مال غنیمت بہت ملا اور تکلیف دور ہوئی) تو آپ نے فرمایا میں ہر ایک مومن پر اوسکی نفس سے زیادہ حق رکھتا ہوں جو شخص قرضدار ہو کر مر جاوے وہ قرضہ مجھ پر ہے اور جو شخص مال چھوڑ کر جاوے وہ اوسکے وارثوں کا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا تُوُفِّیَ الْمُؤْمِنُ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ فَیَسْاَلُ هَلْ تَرَکَ لِدَیْنِهٖ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ قَالُوْا نَعَمْ صَلّٰی عَلَیْهِ وَاِنْ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے جب کوئی مومن مر جاتا اور قرضدار ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے یہ اپنی قرض کے ادا کو جائداد چھوڑ گیا ہے اگر لوگ کہتے ہاں چھوڑ گیا ہے تو آپ اوسپر نماز پڑھتے اگر کہتے نہیں تو آپ صحابہ سے کہتے تم اوسپر نماز پڑھ لو جب اللہ تعالی نے اپنے رسول پر کھولدیا (دنیا کو) تو آپ نے فرمایا میں مومنوں پر اونکی جانوں سے زیادہ مہربان ہوں جو شخص مر جاوے قرضدار ہو کر وہ قرضہ میری اوپر ہے اور جو شخص مال چھوڑ جاوے وہ اوسکے وارثوں کا ہے

الصَّلٰوةُ عَلٰی مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ جو شخص اپنے تئیں آپ مار ڈالے اوسپر نماز نہ پڑھنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهٗ بِمَشَاقِصَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اُصَلِّیْ عَلَیْهِ ترجمہ جابر بن سمرہ رضی سے روایت ہے ایک شخص نے اپنے تئیں تیر کے پیکانوں سے مار ڈالا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اوسپر نماز نہیں پڑھونگا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَتَرَدّٰی خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسُمُّهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ ثُمَّ انْقَطَعَ عَلَیَّ شَیْءٌ خَالِدٌ یَقُوْلُ کَانَتْ حَدِیْدَتُهٗ فِیْ یَدِهٖ یَجَاُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے تئیں پہاڑ سے گرا کر مار ڈالے تو وہ دوزخ میں ہمیشہ اوپر سے نیچے گرتا رہے گا سدا اوسی میں رہیگا اور جو شخص زہر پیکر اپنے تئیں مار ڈالے تو زہر اوس کے ہاتھ میں ہوگا دوزخ میں اور وہ ہمیشہ اوسکو پیا کریگا اور جو شخص اپنے تئیں لوہے سے مار ڈالے (یعنی تلوار یا چھری یا کٹار یا تیر سے) پھر اسکے بعد مجھے یاد نہیں رہا (یہ راوی کا قول ہے) یعنی تیز چیز سے تو وہ لوہا اوسکے ہاتھ میں ہوگا دوزخ کی آگ میں اور ہمیشہ اوسکو بھونکا کریگا اپنے پیٹ میں سدا اوسی میں رہیگا (یعنی ایک لمبی مدت تک یا مراد وہ شخص ہے جو ان فعلوں کو درست سمجھتا ہو وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہیگا)

اَلصَّلٰوةُ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ منافقوں پر نماز پڑھنا

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیِّ بْنِ سَلُوْلٍ دُعِیَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ اِلَیْهِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُصَلِّیْ عَلَی ابْنِ اُبَیٍّ وَقَدْ قَالَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا اُعَدِّدُ عَلَیْهِ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَخِّرْ عَنِّیْ یَا عُمَرُ فَلَمَّا اَکْثَرْتُ عَلَیْهِ قَالَ اِنِّیْ قَدْ خُیِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ عَلِمْتُ اَنِّیْ زِدْتُ عَلَی السَّبْعِیْنَ غُفِرَ لَهٗ لَزِدْتُ عَلَیْهَا فَصَلّٰی عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ

قد مضت فی براءة حتی ترکت الآیتان من براءة ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره انهم کفروا
بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون فعجبت بعد من جرأتی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم یومئذ
والله ورسوله اعلم ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے جب عبداللہ بن ابی سلول (منافق) مرگیا تو رسول اللہ صلعم بلائے گئے
اوسپر نماز پڑہنے کے لیے جب آپ کہڑے ہوئے نماز کے لیے اور مستعد ہوگئے تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ابن ابی دشمن خدا پر نماز پڑہتے
ہین حالانکہ اوس نے فلانے دن ایسی باتین کہین تہین اور فلانے دن ایسی ایسی ہین اوسکی باتین شمار کر رہا تہا اور جو اوس نے
کفر اور نفاق کی باتین کین تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا جانے دے ای عمر جب مین نے بہت اصرار کیا
تو آپنے فرمایا مجھکو اختیار ہے (کہ منافقین پر نماز پڑہون یا نہ پڑہون) تو مین نے اختیار کیا نماز پڑہنے کو اور اگر مین جانون کہ ستر بار سے زیادہ
بخشش چاہون تو اوسکی بخشش ہو جاوے گی البتہ ستر بار سے زیادہ استغفار کرون (یعنی اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا ان تستغفر لهم سبعین مرة
فلن یغفر الله لهم اس سے مقصود ستر کا شمار نہین ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ منافقون کی مغفرت کبھی نہ ہوگی) پہر آپنے نماز پڑہی اوسپر اور
تہوڑی دیر گزری تہی کہ سورہ برات کی یہہ دو آیتین اوترین ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره انهم
کفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون یعنی مت نماز پڑہ اون مین سے کسی پر جب وہ مرجاوے اور مت کہڑا ہو اوسکی قبر پر
اسلیے کہ اون لوگون نے انکار کیا اللہ کا اور اوسکے رسول کا اور مرے گنہگار (تو حضرت عمرؓ کی رای اللہ جل جلالہ کے نزدیک منظور اور مقبول
ہوئی) پہر مین نے تعجب کیا اپنے اسقدر جرأت سے اللہ کے رسول پر اون اور اللہ اور رسول خوب جانتے ہین

الصلوة علی الجنائز فی المسجد

مسجد کے اندر جنازے کی نماز پڑہنا عن عائشة قالت ما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی سهیل بن
بیضاء الا فی المسجد ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر مسجد کے اندر جنازے کی نماز
پڑہی عن عائشة قالت ما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی سهیل بن بیضاء الا فی جوف المسجد ترجمہ
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر نماز نہین پڑہی مگر خاص مسجد کے اندر ف مسجد کے اندر جنازے
کی نماز پڑہنے مین کوئی قباحت نہین اور اکثر علما جیسے شافعی اور احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے

الصلوة علی الجنائز باللیل

رات کو جنازے کی نماز پڑہنا عن ابی امامة بن سهل بن حنیف انه قال اشتکت امرأة بالعوالی مسکینة فکان
النبی صلی الله علیه وسلم یسألهم عنها وقال ان ماتت فلا تدفنوها حتی اصلی علیها فتوفیت فجاءوا بها
الی المدینة بعد العتمة فوجدوا رسول الله صلی الله علیه وسلم قد نام فکرهوا ان یوقظوه فصلوا علیها
ودفنوها ببقیع الغرقد فلما اصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم جاءوا فسألهم عنها فقالوا قد دفنت
یا رسول الله وقد جئناک فوجدناک نائما فکرهنا ان نوقظک قال فانطلقوا فانطلق یمشی ومشوا معه حتی اروه
قبرها فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم وصفوا وراءه فصلی علیها وکبر اربعا ترجمہ ابو امامہ بن سہل
بن حنیف سے روایت ہے ایک عورت بیمار ہوئی عوالی مین رہنے والی (عوالی وہ گاؤن ہین جو مدینے کی اطراف مین ہین) جو مسکین تہی تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے اوسکا حال پوچھا کرتے اپنے فرمایا اگر وہ مرجاوے تو اوسکو دفن مت کرنا جبتک میں اوس پر نماز نہ پڑھوں وہ
مرگئی تو لوگ اوسکو مدینہ میں عشا کے بعد لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سوگئے تھے صحابہ نے آپ کا جگانا مناسب
نہ جانا اور اوس پر نماز پڑھ کے بقیع میں دفن کردیا جب صبح ہوئی اور لوگ آپکے پاس آ لیے آپ نے اوسکا حال پوچھا صحابہ نے
کہا وہ دفن ہوگئی یارسول اللہ اور ہم آپکے پاس آئے تھے لیکن آپ سوتے تھے تو ہم نے برا جانا آپکا جگانا یہ سنکر آپ چلے اور
صحابہ بھی آپکے ساتھ چلے یہانتک کہ اونہوں نے اوسکی قبر آپ کو دکھلائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور
صحابہ نے آپ کے پیچھے صف کی آپنے اوسپر نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں **الصفوف على الجنازة** جنازے پر

صفیں باندھنا **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اخاكم النجاشي قد مات فقوموا 1
فصلوا عليه فقام فصففنا كما يصف على الجنازة وصلى عليه ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بھائی نجاشی (حبشہ کے بادشاہ تھے جو مسلمان ہوگئے تھے) نے انتقال کیا تو کھڑے ہو اور نماز
پڑھو اوسپر پھر آپ کھڑے ہوئے اور ہماری صفیں بندھوائیں جیسے جنازے پر صفیں ہوتی ہیں اور نماز پڑھی اوس پر

عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نعى للناس النجاشي اليوم الذي مات فيه ثم خرج بهم الى المصلى
فصف بهم فصلى عليه وكبر اربع تكبيرات ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے
مرنیکی خبر اوسی روز دی جس روز وہ مرا (حالانکہ وہ ایک دور دراز ملک میں تھا معجزہ تھی) پھر نکلے آپ صحابہ کو لیکر مصلی کی طرف
اور صف بندھوائی اونکی اور نماز پڑھی اوسپر اور چار تکبیریں کہیں **عن** ابي هريرة قال نعى رسول الله صلى الله عليه وسلم
النجاشي لاصحابه بالمدينة فصفوا خلفه فصلى عليه وكبر اربعا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو مدینہ میں نجاشی کے مرنیکی خبر دی صحابہ نے آپکے پیچھے صف باندھی آپنے اوسپر نماز پڑھی
چار تکبیریں کہیں **عن** جابر ان رسول اللہ صلى الله عليه وسلم قال ان اخاكم قد مات فقوموا فصلوا 1
عليه فصففنا عليه صفين ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی مرگیا کھڑے
ہو اوسپر نماز پڑھو ہم نے دو صفیں باندھیں اوسپر **عن** جابر قال كنت في الصف الثاني يوم صلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم على النجاشي ترجمہ جابر رض سے روایت ہے میں دوسری صف میں تھا جسروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر نماز
پڑھی **عن** عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخاكم النجاشي قد مات فقوموا
فصلوا عليه قال فقمنا فصففنا عليه كما يصف على الميت وصلينا عليه كما نصلي على الميت ترجمہ عمران بن حصین
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی مرگیا کھڑے ہو اور اوس پر نماز پڑھو ہم کھڑے ہوئے اور
دو صفیں باندھیں جیسے میت پر باندھتے ہیں اور نماز پڑھی اوسپر جیسے میت پر پڑھتے ہیں **الصلوة على الجنازة قائما**
جنازے پر نماز کھڑے ہو کر پڑھنا **عن** سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ام كعب ماتت

فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فِي وَسَطِهَا ترجمہ سمرہؓ سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام کعب پر نماز پڑھی جو زچگی میں مر گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے
اوپر نماز پڑھنے کو لئے اوس کی کمر کے سامنے **اِجْتِمَاعُ جَنَازَةِ صَبِيٍّ وَامْرَأَةٍ** لڑکے اور عورت کے جنازے کو ساتھ رکھکر
نماز پڑھنا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ حَضَرَتْ جَنَازَةُ صَبِيٍّ وَامْرَأَةٍ فَقُدِّمَ الصَّبِيُّ مِمَّا يَلِي الْقَوْمَ
وَوُضِعَتِ الْمَرْأَةُ وَرَاءَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِمَا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ
فَسَأَلْتُهُمْ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا السُّنَّةُ ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے عمار کے سامنے ایک جنازہ آیا لڑکے کا اور ایک عورت
کا تو انہوں نے لڑکے کو لوگوں کے قریب کیا اور عورت کو اوسکے پیچھے اور دونوں پر نماز پڑھی اوس وقت لوگوں میں ابو سعید
خدری اور ابن عباس اور ابو قتادہ اور ابو ہریرہ موجود تھے میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا یہی سنت ہے **اِجْتِمَاعُ**
جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عورتوں اور مردوں کے جنازے کو ایک جگہ کہنا عَنْ نَافِعٍ يَزْعُمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلَى
تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيعًا فَجَعَلَ الرِّجَالَ يَلُونَ الْإِمَامَ وَالنِّسَاءَ يَلِينَ الْقِبْلَةَ فَصَفَّهُنَّ صَفًّا وَاحِدًا وَوُضِعَتْ جَنَازَةُ
أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ زَيْدٌ وُضِعَا جَمِيعًا وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ
بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو قَتَادَةَ فَوُضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ فَقَالَ
رَجُلٌ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَنَظَرْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا
هِيَ السُّنَّةُ ترجمہ نافع کہتے تھے عبد اللہ بن عمر نے نو جنازوں پر ایک ساتھ نماز پڑھی تو مردوں کو امام کے نزدیک کیا اور عورتوں کو
قبلے سے نزدیک کیا اور ان سب کی ایک صف کی اور ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی حضرت عمر کی بی بی کا جنازہ اور ان
کے ایک بیٹے کا جنکو زید کہتے تھے ایک ساتھ رکھا گیا اور ان دنوں میں حاکم سعید بن عاص تھے اور لوگوں میں عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ
اور ابو سعید اور ابو قتادہ تھے اور لڑکا امام کے پاس رکھا گیا ایک شخص نے کہا میں اسکو برا سمجھا تو میں نے ابن عباس اور ابو ہریرہ
اور ابو سعید اور ابو قتادہ کی طرف دیکھا اور کہا یہ کیا ہے انہوں نے کہا ایسا ہی سنت ہے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أُمِّ فُلَانٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ فِي وَسَطِهَا ترجمہ سمرہ بن جندب
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ام فلاں (یعنی ام کعب) جو نفاس رادس عن ان کا نام ہے جو جننے کے بعد
نکلتا ہے کی حالت میں مر گئی تھی آپ اوسکے بیچ میں کھڑے ہوئے (یعنی سینے یا کمر کے سامنے) **عَدَدُ التَّكْبِيرِ**
عَلَى الْجَنَازَةِ جنازے پر کتنی تکبیریں کہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ
وَخَرَجَ بِهِمْ فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے
مرنے کی خبر پہنچائی لوگوں کو اور ان کے ساتھ نکلے (مصلے کی طرف) پھر صف باندھی اور چار تکبیریں کہیں عَنْ أَبِي
أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ مَرِضَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ شَيْءٍ عِيَادَةً

للمريض فقال اذا ماتت فآذنوني فماتت ليلا فدفنوها ولم يعلموا النبي صلى الله عليه وسلم فلما اصبح سأل عنها فقالوا كرهنا ان نوقظك يا رسول الله فاتى قبرها فصلى عليها وكبر اربعا ترجمہ ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ ایک عورت بیمار ہوئی عوالی کے بیچ (عوالی وہ گاؤں ہیں جو مدینہ کے اطراف بلندی پر واقع ہیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ بیمار پرسی کرتے تہے بیمار کی آپنے فرمایا جب یہ مر جاوے تو مجہے خبر کرنا وہ رات کو مر گئی لوگوں نے اوسکو دفن کر دیا اور رسول اللہ صلعم کو خبر نہ کی جب صبح ہوئی آپنے اوسکا حال پوچہا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کو برا معلوم ہوا آپکو جگانا رات میں تو آپ اوسکی قبر پر آئے اور نماز پڑہی اور چار تکبیریں کہیں عن ابن ابی لیلے ان زيد بن ارقم صلى على جنازة فكبر عليها خمسا وقال كبرها رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابن ابی لیلے سے روایت ہے زید بن ارقم رضہ نے ایک جنازہ پر نماز پڑہی تو پانچ تکبیریں کہیں اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی پانچ تکبیریں کہیں

الدعاء

دعا جنازہ کے بیان میں عن عوف بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى على جنازة اللهم اغفر له وارحمه واعف عنه وعافه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بماء وثلج وبرد ونقه من الخطايا كما ينقى الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وقه عذاب القبر وعذاب النار قال عوف رضہ فتمنيت ان لو كنت الميت لدعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم لذلك الميت ترجمہ عوف بن مالک رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑہی تو میں نے سنا آپنے یہ دعا کی۔ اللهم اغفر له وارحمه اخیر تک یا اللہ بخش دے اوسکو اور رحم کر اوسپر اور معاف کر اوسکو اور سلامت رکہہ اوسکو عذاب سے اور اچہی کر مہمانی اوسکی اور کشادہ کر جگہ اوسکی اور دہو ڈال اوسکو پانی اور برف اور اولے سے (یعنی اپنی رحمت کی ٹہنڈک سے اوسکے گناہوں کی گرمی کو بجہا دے اور صاف کر اوسکو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا صاف کیا جاتا ہے میل سے اور بدل دے اوسکو ایک گہر اوس کے گہر سے) جو دنیا میں تہا) بہتر اور گہر کے لوگ اوس کے گہر کے لوگوں سے بہتر اور بی بی اوسکی بی بی سے بہتر اور بچا اوسکو قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے۔ عوف رضہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سنکر میں نے آرزو کی کاش میں اس میت کی جگہہ ہوتا (تو اس دعا سے مشرف ہوتا) عن عوف بن مالك يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على ميت فسمعت في دعائه وهو يقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وادخله الجنة ونجه من النار او قال اعذه من عذاب القبر ترجمہ عوف بن مالک رضہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نماز پڑہتے تہے میت پر تو دعا کی آپنے اللہم اغفر له وارحمه اخیر تک عن عبد الله بن ربيعة السلمي وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا لَهٗ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَاَيْنَ عَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ فَلَمَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ترجمہ عبید اللہ بن سبیؓ سلمی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے انہون نے سنا عبید بن خالد سلمی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا دو شخصون مین (یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی بنا دیا) تو ایک اون دونون مین سے قتل کیا گیا اور دوسرا (چند روز) بعد اوسکے مر گیا ہم نے اوسپر نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا (یعنی کیا دعا مانگی) ہمنے کہا اوسکے لیے دعا کی یا اللہ بخشدے یا اللہ اوسپر رحم کر یا اللہ اوسکو اپنے ساتھی سے ملا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہان گئی اوسکی نماز اوسکے بعد اور کہان گیا اوسکا عمل اوسکے بعد البتہ دونون مین اتنا فرق ہے جیسے آسمان اور زمین مین (یعنی ایک سے دوسرے کا درجہ بلند ہے پھر دونون ایک جگہ کیسے رہ سکتے ہین)

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا ترجمہ ابو ابراہیم انصاری سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ سے انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جنازے کی نماز مین فرماتے تھے یا اللہ بخشدے ہمارے جیتے کو اور مردے کو اور حاضر اور غایب اور مرد اور عورت اور چھوٹی اور بڑے کو

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَجَهَرَ حَتّٰى اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ سُنَّةٌ وَحَقٌّ ترجمہ طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے مین نے نماز پڑھی ابن عباسؓ کے پیچھے ایک جنازے پر انہون نے سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی پکار کر یہانتک کہ ہم کو سنائی دیا جب فارغ ہوئے تو مین نے اونکا ہاتھ پکڑا اور پوچھا (یہ کیا ہے) انہون نے کہا سنت ہے اور حق ہے ف یعنی سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین پڑھنا چاہیے

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَسَمِعْتُهٗ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَقُلْتُ تَقْرَاُ فَقَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ حَقٌّ وَسُنَّةٌ ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے مین ابن عباس کے پیچھے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو اونکو سورہ فاتحہ پڑھتے سنا جب وہ فارغ ہوئے مین نے اونکا ہاتھ پکڑا اور اون سے پوچھا کہ تم سورت پڑھتے ہو انہون نے کہا ہان یہ لازم ہے اور سنت ہے

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ السُّنَّةُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يَقْرَاَ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مُخَافَتَةً ثُمَّ يُكَبِّرَ ثَلٰثًا وَالتَّسْلِيْمُ عِنْدَ الْاٰخِرَةِ ترجمہ ابو امامہؓ نے کہا سنت ہے کہ نماز جنازہ مین پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ آہستہ پڑھی جاوے پھر تین تکبیرین کہے اور اخیر مین سلام پھیرے ف پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ اور ایک سورت آہستہ سے یا پکار کر پڑھنا سنت ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک فاتحہ اور سورت نہ پڑھے بلکہ پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھے اور دوسرے تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری کے بعد دعاے ماثورہ اور چوتھی کے بعد سلام

فَضْلُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِائَةٌ جس شخص پر

سوا دمی نماز پڑھیں۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ أَنْ يَكُونُوا مِائَةً يَشْفَعُونَ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مردے پر ایک ایسا گروہ مسلمانوں کا نماز پڑھے جو سو تک پہونچیں اور اسکی سفارش کریں (اللہ کے پاس) تو اللہ انکی سفارش قبول کریگا

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ فَيَبْلُغُوا أَنْ يَكُونُوا مِائَةً فَيَشْفَعُوا إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان مرے پھر اوسکے جنازہ پر ایک جماعت مسلمانوں کی نماز پڑھے جنکا شمار سو تک ہو اور وہ اوسکی سفارش کریں اللہ پاس تو اللہ اونکی سفارش قبول کریگا

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ فَرُّوخَ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَلَى جَنَازَةٍ فَظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ كَبَّرَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَلْتَحْسُنْ شَفَاعَتُكُمْ قَالَ أَبُو الْمَلِيحِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ وَهُوَ ابْنُ سَلِيطٍ عَنْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ فَسَأَلْتُ أَبَا الْمَلِيحِ عَنِ الْأُمَّةِ فَقَالَ أَرْبَعُونَ ترجمہ حکم بن فروخ سے روایت ہے ابو الملیح نے ہمارے ساتھ ایک جنازے پر نماز پڑھی تو ہم کو گمان ہوا کہ وہ تکبیر کہہ چکے پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا تم کرو اپنی صفوں کو اور اچھی ہوگی شفاعت تمہاری ابو الملیح نے کہا مجھے حدیث بیان کی عبد اللہ بن سلیط نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے اور وہ میمونہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مردے پر ایک اُمت نماز پڑھے تو اون کی سفارش قبول ہوگی۔ حکم بن فروخ نے کہا میں نے ابو الملیح سے پوچھا اُمت کتنے آدمیوں کو کہتے ہیں اونہوں نے کہا چالیس آدمیوں کو

باب ثَوَابُ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ

جو شخص جنازے پر نماز پڑھے اوسکے ثواب کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَالْقِيرَاطَانِ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے پر نماز پڑھے اسکو ایک قیراط برابر ثواب ہے اور جو شخص انتظار کرے اوسکے دفن ہونے تک اوسکو دو قیراط برابر ثواب ہے اور دو قیراط برابر دو بڑے پہاڑوں کے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ رہے نماز ہونے تک اوسکو ایک قیراط برابر ثواب ہے اور جو شخص حاضر رہے اوسکے دفن تک اوسکو دو قیراط کا ثواب ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ قیراط کیا ہے آپ نے فرمایا دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں نہ دنیا کی قیراط کیطرح جو کسی چیز کا ہوتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ احْتِسَابًا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ

من الاجر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازے کے ساتھ جاوے خدا کے لیے
اوس پر نماز پڑھے پھر اوس کو دفن کرے تو اوسکو دو قیراط برابر ثواب ہوگا اور جو شخص نماز پڑھ کر لوٹ آوے دفن سے پہلے اوسکو ایک
قیراط برابر ثواب ہوگا عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَۃً فَصَلّٰی عَلَیْھَا
ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَہٗ قِیْرَاطٌ مِنَ الْاَجْرِ وَمَنْ تَبِعَھَا فَصَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ قَعَدَ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ دَفْنِھَا فَلَہٗ قِیْرَاطَانِ مِنَ الْاَجْرِ
کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ
جاوے پھر اوس پر نماز پڑھے اور لوٹ آوے تو اوسکو ایک قیراط برابر ثواب ہے اور جو شخص جنازے کے ساتھ جاوے پھر اوس پر نماز پڑھے پھر
بیٹھا رہے یہانتک کہ دفن سے فارغ ہو تو اوسکو دو قیراط برابر ثواب ہے اور ہر ایک قیراط احد پہاڑ سے زیادہ ہے اَلْجُلُوْسُ
قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَۃُ جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا کیسا ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا وَمَنْ تَبِعَھَا فَلَا یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تم جنازے کو دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو جو شخص جنازے کے ساتھ جاوے وہ نہ بیٹھے جبتک جنازہ زمین پر رکھا جاوے
اَلْوُقُوْفُ لِلْجَنَائِزِ جنازے کے لیے کھڑے ہونا عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّہٗ ذُکِرَ الْقِیَامُ عَلَی الْجَنَازَۃِ حَتّٰی
تُوْضَعَ فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ ترجمہ حضرت علیؓ نے بیان کیا جنازے
کے لیے کھڑے رہنے کو جبتک وہ دفن کیا جاوے پھر انہوں نے کہا پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہتے تھے بعد اوس کے بیٹھنے
لگے عَنْ عَلِیٍّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَرَاَیْنَاہُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا ترجمہ حضرت علیؓ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمنے کھڑے دیکھا تو ہم کھڑے ہوئے اور بیٹھے دیکھا تو ہم بیٹھنے لگے عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃٍ فَلَمَّا انْتَھَیْنَا اِلَی الْقَبْرِ وَلَمْ یُلْحَدْ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَہٗ
کَاَنَّ عَلٰی رُءُوْسِنَا الطَّیْرَ ترجمہ براءؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک جنازے میں جب قبر تک
پہونچے تو وہ تیار نہیں ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں
یعنی نہایت چپ چاپ) مُوَارَاۃُ الشَّھِیْدِ فِیْ دَمِہٖ شہید کو خون لگا ہوا دفن کرنا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِقَتْلٰی اُحُدٍ زَمِّلُوْھُمْ بِدِمَائِھِمْ فَاِنَّہٗ لَیْسَ کَلْمٌ یُکْلَمُ فِی اللّٰہِ
یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَدْمٰی لَوْنُہٗ لَوْنُ الدَّمِ وَرِیْحُہٗ رِیْحُ الْمِسْکِ ترجمہ عبداللہ بن ثعلبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لپیٹ دو اون کو اونکے خونوں میں یعنی اونکے کپڑوں میں جن میں خون لگا ہوئی دفن کرو اس لیے کہ کوئی زخم ایسا
نہیں ہے جو اللہ کی راہ میں لگا ہو مگر وہ قیامت کے روز آویگا بہتا ہوا رنگ اوسکا خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی اَیْنَ یُدْفَنُ
الشَّھِیْدُ شہیدوں کو کہاں پر دفن کیا جاوے عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مُعَیَّۃَ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ الطَّائِفِ فَحُمِلَا
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ یُدْفَنَا حَیْثُ اُصِیْبَا وَکَانَ ابْنُ مُعَیَّۃَ وُلِدَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم فامر ان یدفنا حیث اصیبا وکان ابن معیۃ ولد علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ عبید اللہ بن معیہ سے روایت ہے دو مسلمان مارے گئے طائف کی لڑائی میں لوگ انکو اٹھا لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آپ نے حکم کیا انکو دفن کرنیکا جہاں وہ مارے گئے تھے ۔ عبید اللہ بن معیہ راوی اس حدیث کا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوا تھا عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتلی احد ان یردوا
الی مصارعھم وکانوا قد نقلوا الی المدینۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
احد کے شہیدوں کو ان کے گرنیکی جگہوں پر لیجانے کا اور لوگ میرے باپ کو مدینے میں اوٹھا لائے عن جابر ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال ادفنوا القتلی فی مصارعھم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دفن
کردو ان لوگوں کو جو لڑائی میں مارے جاویں ان کے گرنے کی جگہوں میں

باب مواراۃ الشرک مشرک کو دفن کرنا

عن علی قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عمک الشیخ الضال قد مات فمن یواریہ قال اذھب فوار
اباک ولا تحدثن حدثا حتی تاتینی فواریتہ ثم جئت فامرنی فاغتسلت ودعا لی وذکر دعاء
لم احفظہ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپکا بوڑھا چچا گمراہ (یعنی ابو طالب)
مر گیا اب کون اس کو گاڑیگا آپ نے فرمایا جا اور اپنے باپ کو گاڑ کر آ اور کوئی نئی بات نہ کرنا جب تک میرے پاس لوٹ کر نہ آنا میں گیا اور
انکو زمین میں چھپا آیا پھر لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے حکم دیا مجھے غسل کرنیکا میں نے غسل کیا آپ نے میرے
لیے دعا فرمائی اور ایک دعا ایسی کی جو مجھے یاد نہیں رہی ناجیہ بن کعب کا قول ہے جو حضرت علی سے راوی ہے

باب اللحد والشق بغلی اور صندوقی قبر کا بیان

عن سعد قال الحدوا لی لحدا وانصبوا علی نصبا کما فعل
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ سعد بن وقاص سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے لیے بغلی قبر کھودو اور اینٹیں
کھڑی کرو جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کی تھی عن عامر بن سعد ان سعدا لما حضرتہ الوفاۃ قال الحدوا
لی لحدا وانصبوا علی نصبا کما فعل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عامر بن سعد سے روایت ہے سعد بن وقاص کی
جب وفات ہونے لگی تو انہوں نے کہا میرے لیے بغلی قبر کھدوا اور اینٹیں کھڑی کرو جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے کیا تھا عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغلی قبر ہمارے لیے ہے اور صندوقی اوروں کے لیے ہے اس حدیث سے بغلی
قبر کی فضیلت ثابت ہوئی لیکن صندوقی بھی بنانا درست ہے

باب ما یستحب من اعماق القبر قبر کو گہرا کھودنا بہتر ہے

عن ہشام بن عامر قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فقلنا یا رسول اللہ
الحفر علینا لکل انسان شدید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفروا واعمقوا واحسنوا وادفنوا
الاثنین والثلاثۃ فی قبر واحد قالوا فمن نقدم یا رسول اللہ قال قدموا اکثرھم قرآنا قال فکان ابی

ثالث ثلاثة في قبر واحد ترجمہ ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے احد کے روز ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ ہر ایک آدمی کے لیے قبر کھودنا ہم پر دشوار ہے آپ نے فرمایا کھودو اور گہرا کھودو اور اچھی طرح کھودو اور دو دو اور تین تین شخصوں کو ایک
قبر میں رکھ دو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کون آگے رکھیں (قبلہ کے قریب رکھیں) آپ نے فرمایا جو قرآن زیادہ یاد رکھتا ہو
ہشام نے کہا میرا باپ اس دن تین شخصوں میں تیسرا تھا جو ایک قبر میں رکھے گئے تھے ف قبر گہری کھودنے میں شرع کی غرض
یہی ایک یہ ہے کہ مردے کی عفونت باہر نہیں نکلے گی اور درندے سے اور ہوا کے فساد سے محفوظ رہیں گے باب ما يستحب من توسيع
القبر قبر کو کشادہ کرنا عن هشام بن عامر قال لما كان يوم احد اصيب من المسلمين واصاب
الناس جراحات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احفروا واوسعوا وادفنوا الاثنين والثلاثة في
القبر وقدموا اكثرهم قرآنا ترجمہ ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے جس دن احد کی لڑائی ہوئی تو کئی ایک مسلمان مارے گئے اور
کئی ایک زخمی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھودو اور کشادہ کرو قبر کو اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں گاڑ دو
اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اسکو آگے کرو وضع الثوب في اللحد قبر میں ایک کپڑا بچھانا عن ابن عباس قال
جعل تحت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دفن قطيفة حمراء ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے جب آپ قبر میں رکھے گئے ایک سرخ چادر (یعنی کملی) بچھائی گئی مگر یہ سنت نہیں ہے نہ صحابہ کے اتفاق سے
ہوا بلکہ شقران آپ کے غلام نے اس چادر کو بچھایا ان کو برا معلوم ہوا کہ جس چادر پر آپ اوڑھتے بچھاتے تھے اسکو کوئی اور اوڑھے یا
بچھاوے الساعات التي نهي عن اقبار الموتى فيهن جن ساعتوں میں مردوں کا دفن کرنا منع ہے عن عقبة بن عامر
الجهني قال ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا
حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تزول الشمس وحين تضيف
الشمس للغروب ترجمہ عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا تین ساعتیں ایسی ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع
کرتے تھے ہم کو نماز پڑھنے سے یا مردے کو گاڑنے سے ایک تو جس وقت آفتاب نکلتا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جاوے اور ایک ٹھیک دوپہر کو
یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جاوے اور ایک جس وقت آفتاب ڈوبنے لگے عن جابر يقول خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم
فذكر رجلا من اصحابه مات فقبر ليلا وكفن في كفن غير طائل فزجر رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان يقبر انسان ليلا الا ان يضطر الى ذلك ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو ایک شخص
ذکر کیا اپنے اصحاب میں سے جو مر گیا تھا اور اسکو رات ہی رات ایک ناقص کفن میں گاڑ دیا تھا آپ نے منع فرمایا رات کو گاڑنے سے مگر جب ایسی
لاچاری ہو دفن الجماعة في القبر الواحد کئی آدمیوں کو ایک قبر میں گاڑنا عن هشام بن عامر قال لما كان
يوم احد اصاب الناس جهد شديد فقال النبي صلى الله عليه وسلم احفروا واوسعوا وادفنوا الاثنين
والثلاثة في قبر فقالوا يا رسول الله فمن نقدم قال قدموا اكثرهم قرآنا ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے جب

کا روز ہوا تو لوگوں کو بڑی تکلیف پہونچی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کھودو اور کشادہ کرو اور دو دو تین تین آدمیونکو دفن کرو ایک قبر میں لوگوں نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلعم کسکو آگے کریں آپنے فرمایا جو قرآن زیادہ جانتا ہو عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اشْتَدَّ الْجِرَاحُ يَوْمَ أُحُدٍ فَشُكِيَ
ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا فِي الْقَبْرِ الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ
وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ سخت زخمی ہوئے تھے احد کے
دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت بیان کی آپنے فرمایا کھودو اور کشادہ کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور ایک ایک قبر میں
دو دو تین تین آدمیونکو گاڑدو اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اوسکو آگے کرو عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ احْفِرُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور دو دو تین تین آدمیونکو ملاکر دفن کرو اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اوسکو آگے کرو
مَنْ يُقَدَّمُ کون آگے رکھا جاوے قبر میں عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُتِلَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ احْفِرُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا وَكَانَ أَبِي ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَكَانَ
أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَقُدِّمَ ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے میرے باپ شہید ہوئے احد کے روز تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھودو اور
اچھی طرح صاف کرو اور دفن کرو دو اور تین کو ایک ہی قبر میں اور آگے کرو اوسکو جو قرآن زیادہ جانتا ہو اور میرا باپ تین آدمیوں میں سے جو ایک قبر
میں رکھے گئے تیسرا تھا اور اون سب سے قرآن زیادہ جانتا تھا تو اوسکو آگے کیا إِخْرَاجُ الْمَيِّتِ مِنَ اللَّحْدِ بَعْدَ أَنْ يُوضَعَ فِيهِ
مردے کو قبر سے نکالنا دفن کردینے کے بعد عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ
فِي حُفْرَتِهِ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ترجمہ جابر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی کے پاس آئے جب قبر میں دفن ہو گیا تھا آپنے حکم کیا وہ نکالا گیا پھر رکھا اوسکو اپنے زانوں پر
اور تھوک اپنا اوسپر ڈالا اور اپنا کرتہ اوسکو پہنایا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ اس سے مقصد کیا تھا آپکا کہ عبد اللہ بن ابی دل سے مسلمان نہ تھا
بلکہ ایک منافق مشہور تھا عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ فَأُخْرِجَ مِنْ قَبْرِهِ
فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَتَفَلَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حکم کیا عبد اللہ بن ابی کو لیکے اوسکو قبر سے نکالا پھر سر اوسکا اپنے گھٹنوں پر رکھا اور تھوک اپنا اوسپر ڈالا اور کرتہ اپنا اوسے پہنایا عَنْ
جَابِرٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ فَأُخْرِجَ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ
فَتَفَلَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد اللہ بن
ابی کو لیکے وہ اپنی قبر سے نکالا گیا پھر سر اوسکا اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اوسپر تھوکا اور اپنا کرتہ اوسکو پہنایا اور اللہ خوب جانتا ہے إِخْرَاجُ
الْمَيِّتِ مِنَ الْقَبْرِ بَعْدَ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ مردے کو قبر سے نکالنا دفن کے بعد عَنْ جَابِرٍ قَالَ دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَلَمْ يَطِبْ
قَلْبِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ فَدَفَنْتُهُ عَلَى حِدَةٍ ترجمہ جابر سے روایت ہے میرے باپ کے ساتھ ایک اور شخص قبر میں رکھا گیا میرا دل خوش ہوا

میں نے اوسکو ہنگام رات دفن کیا **الصلوٰۃ علی القبر** قبر پر نماز پڑھنا عن یزید بن ثابت انہم خرجوا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فرای قبرا جدیدا فقال ما ھذا قالوا ھذہ فلانۃ مولاۃ
بنی فلان فعرفہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتت ظہرا وانت صائم قائل فلم نحب ان نوقظک
بہا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف الناس خلفہ وکبر علیہا اربعا ثم قال لا یموت فیکم
میت مادمت بین اظہرکم الا اٰذنتمونی بہ فان صلوتی لہ رحمۃ ترجمہ یزید بن ثابت سے روایت ہے وہ
رسول اللہ صلعم کے ساتھ نکلے ایک روز انہوں نے ایک قبر تازی دیکھی پوچھا یہ کیا ہے (یعنی کسکی قبر ہے) لوگوں نے عرض کیا یہ فلانی عورت بنی فلان
لوگوں کی لونڈی ہے آپنے اوسکو پہچان لیا یہ دوپہر کو مرگئی آپ روزے سے تہے اور سورہے تہے ہم کو اچہا نہ معلوم ہوا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور لوگوں نے صف باندہی آپنے تکبیر کہی چار بار پہر فرمایا جو کوئی تم میں سے مرے میری زندگی میں تو
مجھے خبر کرنا اسلئے کہ میری نماز اوسکے لیے رحمت ہے عن الشعبی اخبرنی من مر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
قبر منتبذ فامہم وصف خلفہ قلت من ھو یا ابا عمرو قال ابن عباس ترجمہ شعبی سے روایت ہے مجہسے بیان کیا اوس
شخص نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تہا ایک قبر پر جو سب قبروں سے علیحدہ تہی آپنے امامت کی اور لوگوں نے آپکے پیچہے صف باندہی
سلیمان نے کہا میں نے شعبی سے پوچہا وہ شخص کون تہی انہوں نے کہا ابن عباس رض عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی
علی قبر امرأۃ بعد ما دفنت ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی قبر پر نماز پڑہی دفن ہونے کے بعد
الرکوب بعد الفراغ من الجنازۃ جنازے سے فارغ ہوکر سوار ہونا عن جابر بن سمرۃ قال خرج رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ ابی الدحداح فلما رجع اتی بفرس معرور فرکب ومشینا معہ ترجمہ جابر بن سمرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو الدحداح کے جنازے کے ساتھ نکلے جب لوٹنے لگے تو ایک گہوڑا آیا ننگی پیٹ کا یعنی اوس پر زین وغیرہ نہ تہا
آپ اوس پر سوار ہوئے ہم آپکے ساتھ پیدل چلے **الزیادۃ علی القبر** قبر کو زیادہ کرنا عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان یبنی علی القبر او یزاد علیہ او یجصص زاد سلیمان بن موسی او یکتب علیہ ترجمہ جابر سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت بنانے سے (جیسے گنبد وغیرہ) یا قبر کو زیادہ کرنے سے (یعنی اونچا بنانے سے) یا اوسپر گچ کرنے
سے یا اوسپر لکہنے سے کیونکہ ان سب چیزوں میں مال ضایع کرنا ہے اسلئے کہ مردے کو اسکی احتیاج نہیں ہے اور زندے محتاج ہیں
مال کے جسقدر مال موجود ہو زندوں کی اصلاح اور تعلیم اور تربیت میں اوسکا صرف کرنا بہتر ہے **البناء علی القبر** قبر پر عمارت
بنانا عن جابر یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تقصیص القبور او یبنی علیہا او یجلس
علیہا احد ترجمہ جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو گچ کرنے سے یا اوس پر عمارت بنانے سے یا اوس پر بیٹھنے
سے **تجصیص القبور** قبروں پر گچ کرنا عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تجصیص
القبور ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قبروں پر گچ کرنے سے **تسویۃ القبر اذا رفعت** قبر کو

سو تو اوسکو گرا کر برابر کرنا عن ثمامة بن شفي قال كنا مع فضالة بن عبيد بارض الروم فتوفي صاحب
لنا فامر فضالة بقبره فسوي ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بتسويتها ترجمہ ثمامہ بن
شفی سے روایت ہے ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ تھے روم کے ملک میں تو ان ہمارا ایک ساتھی مر گیا فضالہ نے حکم دیا اونکی قبر برابر کی گئی
یعنی زمین سے بہت اونچی نہیں رکھی پھر کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم دیتے تھے قبروں کے برابر کرنیکا ف
یعنی زمین سے بہت بلند نہ کریں بلکہ ایک بالشت اونچا رکھنا کافی ہے اب اوسکو سطح کرنا بہتر ہے امام شافعی کے نزدیک اور کوہانی بہتر ہے
اور علما کے نزدیک عن ابي الهياج قال قال علي الا ابعثك على ما بعثني عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تدعن قبرا مشرفا الا سويته ولا صورة في بيت الا طمستها ترجمہ ابو الہیاج سے روایت ہے حضرت علی نے اوس سے
کہا میں تمکو بھیجوں اوس کام پر جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بھیجا تھا کوئی قبر بلند مت چھوڑ مگر اوسکو برابر کر دے اور کوئی
مورت کسی گھر میں نہ دیکھ مگر اوس کو مٹا دے زيارة القبور قبروں کی زیارت کا بیان عن بريدة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ونهيتكم عن لحوم الاضاحي فوق ثلثة
ايام فامسكوا ما بدا لكم ونهيتكم عن النبيذ الا في سقاء فاشربوا في الاسقية كلها ولا تشربوا مسكرا
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب زیارت کرو قبروں کی
اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کے گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے اب جہانتک جی چاہے رکھو اور میں نے تم کو منع کیا تھا کچھ بھگونے
سے کسی برتن میں سوا مشک کے اب جس برتن میں جی چاہے بھگوؤ اور پیو لیکن نشہ لانیوالی چیز نہ پیو عن بريدة انه كان في
مجلس فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني كنت نهيتكم ان تاكلوا لحوم الاضاحي الا ثلثا فكلوا
واطعموا وادخروا ما بدا لكم وذكرت لكم ان لا تنتبذوا في الظروف الدباء والمزفت والنقير والحنتم
انتبذوا فيما رأيتم واجتنبوا كل مسكر ونهيتكم عن زيارة القبور فمن اراد ان يزور فليزر ولا تقولوا
هجرا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے وہ ایک مجلس میں تھے جسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپنے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کے
گوشت کھانے سے تین دن کے بعد اب کھاؤ اور کھلاؤ اور چھوڑ رکھو جبتک تم کو مناسب معلوم ہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے
(نبیذ کہتے ہیں کھجور یا انگور کے پانی کو) چند برتنوں میں تونبے اور مرتبان اور کھجور کے تونبے میں اور سبز روغنی برتن میں کیونکہ ان
برتنوں میں جلد شراب بنایا جاتا تھا اب جس برتن میں چاہو نبیذ بناؤ لیکن بچو ہر چیز سے جو نشہ لاوے اور منع کیا تھا میں نے تم کو قبروں کی
زیارت سے اب جسکا جی چاہے زیارت کرے لیکن زبان سے بری بات نہ کہو زيارة قبر المشرك مشرک کی قبر کی زیارت عن ابي هريرة
قال زار رسول الله صلى الله عليه وسلم قبر امه فبكى وابكى من حوله وقال استاذنت ربي عز وجل في ان استغفر
لها فلم يؤذن لي واستاذنت في ان ازور قبرها فاذن لي فزوروا القبور فانها تذكر الموت ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ماں کی قبر پر گئے تو رونے لگے اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے اون کو رولانے لگے اور فرمایا کہ میں نے

اپنے مالک سے اجازت مانگی اپنی ماں کے لیے دعا کرنے کی تو اجازت نہ ملی واسطے کہ وہ مشرک تھی خدا اسکو نہیں بخشیگا پھر میں اسکے لیے کیوں دعا کروں پھر میں نے
اجازت مانگی انکی قبر پر جانیکی تو اجازت ملی تم بھی زیارت کیا کرو قبروں کی کیونکہ زیارت قبروں کی موت کو یاد دلاتی ہے

النہی عن الاستغفار للمشرکین مشرکون کے واسطے دعا کرنے کی ممانعت عن سعید بن المسیب عن ابیه قال لما حضرت ابا طالب
الوفاة دخل علیه النبی صلی الله علیه وسلم وعنده ابو جهل وعبد الله بن ابی امیة فقال ای عم قل لا اله الا الله
کلمة احاج لك بها عند الله عز وجل فقال له ابو جهل وعبد الله بن ابی امیة یا ابا طالب اترغب عن ملة عبد
المطلب فلم یزالا یکلمانه حتی کان آخر شیء کلمهم به علی ملة عبد المطلب فقال النبی صلی الله علیه وسلم
لاستغفرن لك ما لم انه عنك فنزلت ما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ونزلت انك
لا تهدی من احببت ترجمہ سعید بن المسیب نے اپنے باپ سے سنا جب ابو طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا مرنے لگے تو آپ ان
کے پاس تشریف لیگئے وہاں ابو جہل اور عبد اللہ بن امیہ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا اے چچا میرے کہو لا الہ الا اللہ اس کلمہ کی وجہ سے میں تمہارے لیے حجت
کرونگا اللہ جل جلالہ پاس ابو جہل اور عبد اللہ بن امیہ نے کہا اے ابو طالب کیا تم عبد المطلب کے دین سے نفرت کرتے ہو پھر وہ دونوں
ان سے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ اخیر بات ابو طالب کے زبان سے یہ نکلی کہ عبد المطلب کے دین پر ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں تمہارے لیے دعا کرونگا جبتک مجھکو ممانعت نہ ہوگی اسوقت یہ آیت اتری ما کان للنبی والذین آمنوا اخیر تک یعنی نبی
کو اور جو لوگ ایمان لائے ان کو نہیں چاہیے مشرکون کے لیے دعا کرنا اور یہ آیت اتری انک لا تہدی من احببت یعنی تم نہیں راہ پر لا
سکتے جسکو چاہو عن علی قال سمعت رجلا یستغفر لابویه وهما مشرکان فقلت اتستغفر لهما وهما مشرکان فقال
اولم یستغفر ابراهیم لابیه فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فذکرت ذلك له فنزلت وما کان استغفار
ابراهیم لابیه الا عن موعدة وعدها ایاه ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے ایک شخص کو سنا وہ دعا کرتا تھا اپنے ماں
باپ کے لیے جو مشرک تھے میں نے کہا کیا تو دعا کرتا ہے ان کے لیے حالانکہ وہ مشرک تھے وہ بولا ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی ہے اپنے باپ کے لیے یعنی
آذر کے لیے حالانکہ وہ مشرک تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری کہ ابراہیم علیہ السلام نے جو
دعا اپنے باپ کے لیے کی تھی وہ ایک وعدہ کی وجہ سے تھی جو ابراہیم نے کیا تھا اس لیے کہ کہا تھا لاستغفرن لک میں تیرے لیے دعا کرونگا
جب انکو معلوم ہوا کہ وہ اللہ کا دشمن تھا تو اس سے بیزار ہو گئے الامر بالاستغفار للمؤمنین مسلمانوں کے لیے دعا کرنیکا حکم
عن محمد بن قیس بن مخرمة یقول سمعت عائشة تحدث قالت الا احدثکم عنی وعن النبی صلی الله علیه وسلم
قلنا بلی قالت لما کانت لیلتی التی هو عندی تعنی النبی صلی الله علیه وسلم انقلب فوضع نعلیه عند رجلیه
وبسط طرف ازاره علی فراشه فلم یلبث الا ریثما ظن انی قد رقدت ثم انتعل رویدا واخذ رداءه رویدا ثم
فتح الباب رویدا وخرج رویدا وجعلت درعی فی راسی واختمرت وتقنعت ازاری وانطلقت فی اثره حتی جاء
البقیع فرفع یدیه ثلاث مرات فاطال ثم انحرف فانحرفت فاسرع فاسرعت فهرول فهرولت فاحضر

فَاحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ
لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّتِي رَأَيْتُ
أَمَامِي قَالَتْ نَعَمْ فَلَهَزَنِي فِي صَدْرِي لَهْزَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قُلْتُ مَهْمَا يَكْتُمِ
النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكِ
فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ فَظَنَنْتُ أَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ وَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ
آتِيَ الْبَقِيعَ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ
اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ ترجمہ محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے وہ کہتے

تھے یعنی حضرت عائشہ سے سنا انہوں نے کہا میں تم سے اپنا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کروں ہم نے کہا ہاں ضرور بیان کرو انہوں نے کہا ایک بار میری باری کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے اتنے میں آپنے کروٹ لی اور دونو جوتیاں اپنے پاس رکھ لیں اور چادر کا بچھونا بچھایا پھر نہیں ٹھہرے مگر اتنا کہ آپ سمجھے میں سو گئی پھر آہستہ چپکے سے جوتیاں پہنیں اور چپکے سے چادر اوٹھالی پھر چپکے سے دروازہ کھولا اور چپکے سے نکل گئے میں نے بھی یہ حال دیکھکر کرتہ اپنے سر میں ڈالا اور اوڑھنی سر پر باندھی اور تہبند پہنی اور آپ کے پیچھے پیچھے چلی یہانتک کہ آپ بقیع میں پہونچے وہاں جاکر تین بار دونوں ہاتھ اوٹھائے اور بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر لوٹے میں بھی لوٹی آپ جلد چلے میں بھی جلد چلی پھر آپ دوڑے میں بھی دوڑی پھر آپ اور زور سے دوڑے میں بھی زور سے دوڑی اور میں آپ سے آگے گھر میں پہونچی گر لیٹی تھی اتنے میں آپ آئے اور پوچھا اے عائشہ تیری سانس پھول گئی ہے اور پیٹ اوپر اوٹھا ہے (جیسے دوڑنے والیکا حال معلوم ہوتا ہے) میں نے کہا کچھ نہیں آپنے فرمایا تو مجھ سے کہدے نہیں تو وہ جو سب باریکیوں کو جانتا ہے اور ہر ایک چیز کی خبر رکھتا ہے (یعنی اللہ جل جلالہ) مجھ سے کہدیگا میں نے کہا یا رسول اللہ فدا ہوں آپ پر ماں باپ میرے پھر میں نے سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا تو ہی تھی وہ سیاہی جو میں اپنے سامنے دیکھتا تھا میں نے کہا ہاں آپنے ایک گھونسہ میرے سینے میں مارا جس سے مجھ کو صدمہ پہونچا پھر فرمایا کیا تو یہ سمجھی کہ اللہ اور اسکا رسول تجھ پر ظلم کریگا (یعنی حضرت عائشہ نے دل میں خیال کیا تھا کہ آپ چھپ کر کسی اور بی بی کے پاس جاتے ہیں اسواسطے ساتھ ہوئی تھیں) میں نے کہا لوگ آپ سے کیا چھپاوینگے اللہ نے آپ کو بتلا دیا کہ میرے دل میں یہ تھا آپنے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے جب تو نے دیکھا لیکن اندر نہیں آئے اس لیے کہ تو کپڑے اوتار چکی تھی انہوں نے مجھکو پکارا تجھسے چھپا کر میں نے بھی انکو جواب دیا تجھسے چھپا کر پھر میں یہ سمجھا کہ تو سو گئی اور مجھے جگانا تیرا برا معلوم ہوا اور میں ڈرا کہ تو اکیلی پریشان نہ ہو خیر جبرئیل نے مجھکو حکم کیا بقیع میں جانیکا اور وہاں کے لوگوں کے لیے دعا کرنیکا (بقیع قبرستان ہے مدینہ منورہ کا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کیونکر کہوں (جب بقیع میں جاؤں) آپ نے فرمایا کہہ السلام علی اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین یرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون یعنی سلام ہے ان گھروں کے مومنوں اور مسلمانوں پر اور رحم کرے اللہ ہم میں سے اگلوں اور پچھلوں پر اور ہم تم سے اگر خدا چاہے تو ملنے والے ہیں ف اس حدیث سے عورتوں کے

کے لئے قبرون کی زیارت درست نکلی اور اسباب مین علما کو تین قول ہین - ایک تو یہ کہ عورتون کو قبرون کی زیارت حرام ہے کیونکہ آپ نے لعنت
کی ان عورتون پر جو قبرونکی زیارت کو جاوین دوسرے یہ کہ مکروہ ہے تیسری یہ کہ جائز ہے عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَبِسَ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ قَالَتْ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي بَرِيرَةَ تَتْبَعُهُ فَتَبِعَتْهُ حَتَّى جَاءَ
الْبَقِيعَ فَوَقَفَ فِي أَدْنَاهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقِفَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَبَقَتْهُ بَرِيرَةُ فَأَخْبَرَتْنِي فَلَمْ أَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا حَتَّى
أَصْبَحْتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أَهْلِ الْبَقِيعِ لِأُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کھڑے ہوئے اور کپڑے پہنے پھر باہر نکلے مین نے اپنی لونڈی بریرہ سے کہا تو پیچھے پیچھے جا وہ گئی یہانتک کہ آپ
بقیع مین پہنچے ادنےٰ حصہ مین ٹھہرے جتنی دیر تک اللہ کو منظور تھا کھڑے رہے پھر لوٹے تو بریرہ آگے آگئی آپ سے اور مجھ سے بیان کیا مین نے کچھ نہین کہا
جب صبح ہوئی تو مین نے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا مین بقیع والونکی طرف بھیجا گیا تھا دعا کرنیکو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَتْ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ
فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا وَإِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُونَ غَدًا أَوْ مُوَاكِلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جب انکے یہان ہوتی تو آپ
پچھلی رات کو بقیع کیطرف نکلتے اور فرماتے السلام علیکم دار قوم مومنین اخیر تک یعنی سلام ہے تمہارے اوپر گھر مسلمانونکے اور ہم اور تم وعدہ دیئے گئے
ہین کل اور اگر خدا چاہے تو ہم تم سے ملنیوالے ہین یا اللہ بخشدے بقیع الغرقد والون کو ف بقیع ایک جگہہ کا نام ہے متصل مدینہ کے وہ قبرستان
ہے اسمین پہلے غرقد (ایک درخت ہے کانٹے دار) کے درخت بہت تھے اسلیئے اسکو بقیع الغرقد کہتے ہین عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى عَلَى الْمَقَابِرِ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ
اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب قبرستان پر تشریف لیجاتے تو فرماتے السلام علیکم اہل الدیار اخیر تک یعنی سلام ہے تمہارے اوپر مومن اور مسلمان گھر والو بیشک
ہم تم سے ملجاوینگے تم ہم سے آگے گئے ہو اور ہم تمہارے پیچھے ہین مین اللہ سے سلامتی چاہتا ہون تمہارے لیئے اور اپنے لیئے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرُوا لَهُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے جب نجاشی مر گیا (بادشاہ حبش
کا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کرو اسکی بخشش کے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى
لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنیکی خبر اسی روز دی جسدن وہ مرا اور فرمایا دعا کرو اپنے بھائی کیلئے

التَّغْلِيظُ فِي اتِّخَاذِ السُّرُجِ عَلَى الْقُبُورِ

قبرون پر چراغ جلانے کی برائی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَ
الْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ ترجمہ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ان عورتون پر
جو قبرون کی زیارت کرین اور ان لوگون پر جو قبرون پر مسجدین بناوین اور وہان چراغ جلاوین

التَّشْدِيدُ فِي الْجُلُوسِ

عَلَى الْقُبُوْرِ قبروں پر بیٹھنے کی برائی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ
عَلٰی جَمْرَةٍ حَتّٰی تُحْرِقَ ثِیَابَهٗ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر تم میں سے کوئی انگارے پر بیٹھے یہاں تک کہ اوس کے کپڑے جل جاویں تو اس سے بہتر ہے کہ قبر پر بیٹھے عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْعُدُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ ترجمہ عمرو بن حزمؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مت بیٹھو قبروں پر **اِتِّخَاذُ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ** قبروں کو مسجد بنانا عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لعنت کی اللہ نے اوس قوم پر جسنے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا ف یعنی قبروں کو قبلہ بنایا یا مسجد کیطرح قبر پر جمع ہونے لگے اور
وہاں روشنی کرنے لگے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی
اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ نے یہود
اور نصاریٰ پر اونہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا **کَرَاهِیَةُ الْمَشْیِ بَیْنَ الْقُبُوْرِ فِی النِّعَالِ السِّبْتِیَّةِ**
سبتی جوتیاں پہنکر قبروں میں جانا مکروہ ہے ف سبت بالکسر گائے کے چمڑے کو کہتے ہیں جو دباغت کرکے صاف کیا جاوے
اور بال اوسکے دور کیے جاویں ایسی جوتیاں پہنکر قبروں میں جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ ان میں نجاست نہ ہو یا قبروں کی حرمت
رکھنے کے خیال سے یا اس وجہ سے کہ اس قسم کی جوتیاں میں ایک قسم کا تکبر اور غرور ہے کیونکہ عرب کی عادت یہ تھی کہ وہ بال سمیت چمڑے
کی جوتیاں پہنتے عَنْ بَشِیْرِ بْنِ الْخَصَاصِیَةِ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰی قُبُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ
فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ شَرًّا کَثِیْرًا ثُمَّ مَرَّ عَلٰی قُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَیْرًا کَثِیْرًا فَحَانَتْ
مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ فَرَاٰی رَجُلًا یَّمْشِیْ بَیْنَ الْقُبُوْرِ فِیْ نَعْلَیْهِ فَقَالَ یَا صَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ اَلْقِهِمَا ترجمہ بشیر بن خصاصیہ سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا آپ مسلمانوں کی قبر پر گزرے تو فرمایا یہ لوگ بڑے شر سے بچ گئے اور آگے نکل گئے
پھر مشرکوں کی قبر پر گزرے تو فرمایا یہ لوگ بڑی خیر سے محروم رہے اور آگے نکل گئے پھر آپنے خیال کیا دیکھا تو ایک شخص قبروں میں جوتیاں
پہنے جارہا ہے آپنے فرمایا اے سبتی جوتیاں والے اونکو ڈال **اَلتَّسْهِیْلُ فِیْ غَیْرِ السِّبْتِیَّةِ** سبتی کے سوا اور جوتیوں
کی اجازت عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ
لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی لوٹتے ہیں
تو وہ اونکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے ف تو معلوم ہوا کہ جوتیاں پہنکر جانا درست ہے **اَلْمَسْئَلَةُ فِی الْقَبْرِ** قبر کے سوال کا بیان
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ
لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ فَیَاْتِیْهِ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ
فَیَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَیُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ

الجنة قال النبي صلى الله عليه وسلم فيراهما جميعا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی لوٹتے ہیں تو وہ انکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے پھر اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اوسکو
بٹھاتے ہیں اور اوس سے پوچھتے ہیں تو کیا کہتا تھا اس شخص کے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) بارے میں مومن کہتا ہے میں گواہی
دیتا ہوں اس بات کی کہ وہ اللہ کے بندے اور اوسکے بھیجے ہوئے ہیں پھر اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ اپنا ٹھکانا جہنم میں اللہ تعالی نے اوس کے
بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ دونوں ٹھکانے اپنے دیکھتا ہے عن انس ان النبي صلى
الله عليه وسلم قال ان العبد اذا وضع في قبره وتولى عنه اصحابه انه ليسمع قرع نعالهم اتاه ملكان
يقعدانه فيقولان ما كنت تقول في هذا الرجل فاما المؤمن فيقول اشهد انه عبد الله ورسوله فيقال
له انظر الى مقعدك من النار قد ابدلك الله مقعدا خيرا منه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيراهما جميعا واما الكافر او المنافق فيقال له ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول لا ادري كنت
اقول كما يقول الناس فيقال له لا دريت ولا تليت ثم يضرب ضربة بين اذنيه فيصيح صيحة يسمعها
من يليه غير الثقلين ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوس کے
ساتھی لوٹ کر جاتے ہیں تو وہ انکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے پھر اوس کے دو فرشتے آتے ہیں اور اوس سے پوچھتے ہیں تو کیا کہتا تھا اس شخص کے
بابت میں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں) جو مومن ہوتا ہے وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ آپ اللہ کے بندے
اور اوس کے بھیجے ہوئے ہیں اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ اپنی جگہہ جہنم میں اللہ نے تجھے اوس کے بدلے وہ جگہہ دی جو اوس سے بہتر ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ اپنی دونوں جگہوں دیکھتا ہے لیکن کافر و منافق (جسکے دل میں یقین نہ ہو لیکن ظاہر میں مسلمان
ہوا اوس سے جب کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تھا اس شخص کے بارے میں تو وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا جیسا لوگ کہتے تھے میں بھی کہتا تھا
(یعنی میں لوگوں کا تابع تھا) تو اوس سے کہا جاتا ہے نہ تو نے اپنی عقل سے دریافت کیا نہ قرآن پڑھا پھر اوسے ایک مار پڑتی ہے اوس کے دونوں
کانوں کے بیچ میں اور وہ ایک چیخ مارتا ہے جسکو سب نزدیک والے سنتے ہیں سوا آدمی اور جن کے **من قتله بطنه** ترجمہ جو شخص
پیٹ کے عارضے سے مر جاوے عن عبد الله بن يسار قال كنت جالسا وسليمان بن صرد وخالد بن عرفطة فذكروا
ان رجلا توفي مات ببطنه فاذا هما يشتهيان ان يكونا شهدا جنازته فقال احدهما للآخر الم يقل رسول الله صلى
الله عليه وسلم من يقتله بطنه لم يعذب في قبره فقال الآخر بلى الشهيد ترجمہ عبد اللہ بن یسار سے روایت ہے
میں بیٹھا تھا اور سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ لوگوں نے ذکر کیا کہ فلاں شخص پیٹ کے عارضے سے مر گیا ان دونوں نے آرزو کی کاش اوس کے
جنازے میں شریک ہوتے پھر ایک نے دوسرے سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا جس شخص کو پیٹ مار ڈالے یعنی پیٹ کے
عارضے سے مرے اوسکو قبر کا عذاب نہ ہوگا دوسرے نے کہا ہاں **شہید** عن راشد بن سعد عن رجل من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم ان رجلا قال يا رسول الله ما بال المؤمنين يفتنون في قبورهم الا الشهيد قال كفى ببارقة

السُّيُوفِ عَلَىٰ رَأْسِهِ فِتْنَةً ترجمہ راشد بن سعد سے روایت ہے اونہون نے سنا ایک صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ کیا حال ہے کہ سب مسلمان قبر مین آزمائے جاتے ہین یعنی اونکو عذاب ہوتا ہے اگر شہید کا امتحان نہین ہوتا آپنے فرمایا کافی ہے اونکے سرون پر تلوار کی چمک کی آزمایش یعنے اونکا امتحان دنیا مین لے لیا گیا کہ تلوارین سرون پر کہائین اور خدا کی راہ مین جان نثار کی پھر اب دوبارہ امتحان کی کیا ضرورت ہے

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ الطَّاعُونُ وَالْبَطْنُ وَالْغَرَقُ وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ مِرَارًا وَرَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ صفوان بن امیہ نے کہا طاعون (وبا) اور پیٹ کے عارضے سے مرنا اور ڈوب کر مرنا اور زچگی سے مرنا عورت کا شہادت ہے۔ تیمی جو اس حدیث کا راوی ہے اوس نے کہا یہ حدیث ہم سے ابو عثمان نے کئی بار بیان کی اور ایک بار اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا

ضَمَّةُ الْقَبْرِ وَضَغْطَتُهُ قبر کا دبانا اور دبوچنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ عَذَابُ الْقَبْرِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سعد بن معاذ انصاری کے حق مین) یہ وہ شخص ہے جسکی موت سے عرش ہل گیا اور آسمان کے دروازے کہلگئے اور ستر ہزار فرشتے اسکے جنازے مین آئے البتہ قبر مین ایک دباؤ اسکو ہوا پھر وہ عذاب جاتا رہا

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے آیت يثبت الله الذين آمنوا اخیر تک یعنی اللہ قایم رکھے گا ایمان والونکو ٹھیک بات پر دنیا مین اور آخرت مین قبر کے عذاب مین اوتری ہے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الآخرة قبر کے عذاب مین اوتری ہے مردے سے پوچھا جاویگا تیرا رب کون ہے اور تیرا پیغمبر کون ہے وہ کہیگا رب میرا اللہ ہے اور پیغمبر میرے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین یہی مراد ہے اس آیت سے کہ اللہ تعالی ثابت رکہیگا ایمان والون کو ٹہیک بات پر دنیا مین اور آخرت مین یعنی وہ برابر جواب دینگے اللہ تعالی اون کے دلونکو مضبوط کر دیگا اور کافر گہبرا جاوینگے غلط سلط بکینگے اونکو عذاب ہوگا

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ فَقَالَ مَتَى مَاتَ هَذَا قَالُوا مَاتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسُرَّ بِذَلِكَ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر سے ایک آواز سنی تو پوچھا یہ شخص کب مرا ہے لوگون نے کہا جاہلیت کے زمانہ مین آپ خوش ہوئے یہ سنکر کہ مسلمان نہین ہے پھر آپنے فرمایا اگر تم گہبرا نہ جاتے تو مین اللہ سے دعا کرتا کہ قبر کا عذاب تم کو سنا دے

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد ایک آواز سنی آپنے فرمایا یہود ہین اونکو عذاب ہوتا ہے اونکی قبرون مین اسکا بیان ہو چکا ہے کہ

قبر کے عذاب سے) التعوذ من عذاب القبر قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انہ کان یقول اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من عذاب النار واعوذ بک من فتنۃ المحیا
والممات واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم انی
اعوذ بک من عذاب القبر اخیر تک یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے
اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فساد سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری مسیح دجال کے فساد سے عن ابی ھریرۃ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک یستعیذ من عذاب القبر ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے عن اسماء بنت ابی بکر تقول قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فذکر الفتنۃ التی یفتن بھا المرء فی قبرہ فلما ذکر ذلک ضج المسلمون ضجۃ حالت بینی وبین ان افھم کلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سکنت ضجتھم قلت لرجل قریب منی ای بارک اللہ لک ماذا قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر قولہ قال قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال ترجمہ اسماء بنت ابی بکر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے اور بیان کیا اوس فتنہ کا جو آدمی کو قبر میں ہوتا ہے جب آپ نے اسکا بیان کیا تو مسلمانوں
نے ایک چیخ ماری جسکی وجہ سے میں حضرت کی بات سمجھ نہ سکی جب اونکی چیخ موقوف ہوئی تو میں نے ایک شخص سے کہا جو میرے نزدیک تھا اللہ تجھ
برکت دیوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخیر میں کیا فرمایا اوس نے کہا آپ نے فرمایا مجھ پر وحی آئی ہے کہ تم قبر میں آزمائے جاؤگے قریب قریب
اوس آزمائش کے جو دجال کے سامنے ہوگی عن عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھم ھذا الدعاء
کما یعلمھم السورۃ من القرآن قولوا اللھم انا نعوذ بک من عذاب جھنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک
من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات ترجمہ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لوگوں کو یہ دعا اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے تھے یعنی اللھم انا نعوذ بک من عذاب جھنم اخیر تک عن عائشۃ
قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی امرأۃ من الیھود وھی تقول انکم تفتنون فی القبور
فارتاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال انما تفتن یھود قالت عائشۃ فلبثنا لیالی ثم قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قالت عائشۃ فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعد یستعیذ من عذاب القبر ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اوس وقت ایک یہودی
عورت میرے پاس تھی وہ کہنے لگی تم کو قبر میں آزمایا جاویگا یہ سنکر آپ گھبرا گئے اور فرمایا یہودیوں کی آزمائش ہوگی حضرت عائشہ نے
کہا پھر کئی رات تک ہم ٹھہرے بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر وحی آئی ہے کہ تم کو قبر میں آزمایا جاویگا پھر میں نے سنا آپ پناہ
مانگتے تھے قبر کے عذاب سے عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستعیذ من عذاب القبر ومن فتنۃ الدجال
وقال انکم تفتنون فی قبورکم ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے اور دجال کے

قبر سے اور آپ نے فرمایا تم کو قبر میں آزمائش ہو گی عن عائشة دخلت يهودية عليها فاستوهبتها شيئا فوهبت لها
عائشة فقالت أجارك الله من عذاب القبر قالت عائشة فوقع في نفسي من ذلك حتى جاء رسول الله صلى الله عليه
وسلم فذكرت ذلك له فقال إنهم ليعذبون في قبورهم عذابا تسمعه البهائم ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ
یہودی عورت انکے پاس آئی اور ان سے کچھ مانگا انہوں نے دیا یہودی عورت نے کہا اللہ تجھے قبر کے عذاب سے بچاوے حضرت عائشہ نے کہا مجھ
شک میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ان کو قبروں
میں عذاب ہوتا ہے جسکو جانور سنتے ہیں عن عائشة قالت دخل علي عجوزتان من عجز يهود المدينة فقالتا إن أهل القبور
يعذبون في قبورهم فكذبتهما ولم أنعم أن أصدقهما فخرجتا ودخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقلت يا رسول الله إن عجوزتين من عجز يهود المدينة قالتا إن أهل القبور يعذبون في قبورهم قال صدقتا
إنهم يعذبون عذابا تسمعه البهائم كلها فما رأيته صلى صلاة إلا تعوذ من عذاب القبر ترجمہ ام المومنین عائشہؓ
سے روایت ہے میرے پاس مدینہ کی دو بڑھیاں یہود میں کی آئیں اور انہوں نے کہا قبر والوں کو عذاب ہوتا ہے قبروں میں میں نے ان کو
جھٹلایا اور مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا انکو سچا کہنا پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
دو بڑھیاں یہود میں آئیں تھیں وہ کہتی تھیں قبر والوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے آپ نے فرمایا انہوں نے سچ کہا بیشک انکو
عذاب ہوتا ہے ایسا کہ سب جانور سنتے ہیں پھر میں نے دیکھا آپ ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے **وضع الجريدة**
على القبر قبر پر شاخ درخت کی لگانا عن ابن عباس قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بحائط من حيطان
مكة أو المدينة سمع صوت إنسانين يعذبان في قبورهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعذبان
وما يعذبان في كبير ثم قال بلى كان أحدهما لا يستتر من بوله وكان الآخر يمشي بالنميمة ثم دعا
بجريدة فكسرها كسرتين فوضع على كل قبر منهما كسرة فقيل له يا رسول الله لم فعلت هذا قال لعله أن يخفف
عنهما ما لم ييبسا أو إلى أن ييبسا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ یا مدینہ کی ایک باغ پر
گزرے وہاں دو آدمیوں کی آواز سنی جنکو قبر میں عذاب ہوتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو عذاب ہوتا ہے اور کچھ بڑی
قصور میں نہیں ہوتا بلکہ ایک اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک شاخ منگوائی
اور اسکو دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا لگا دیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا آپ نے فرمایا شاید انکے عذاب
میں تخفیف ہو جب تک یہ خشک نہ ہوں عن ابن عباس قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقبرين فقال إنهما ليعذبان
وما يعذبان في كبير أما أحدهما فكان لا يستبرئ من بوله وأما الآخر فكان يمشي بالنميمة ثم أخذ
جريدة رطبة فشقها بنصفين ثم غرز في كل قبر واحدة فقالوا يا رسول الله لم صنعت هذا فقال لعلهما
أن يخفف عنهما ما لم ييبسا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے اور کہا انکو عذاب ہوتا ہے اور

کچھ بڑے قصوں مین عذاب نہین ہوا ایک تو پیشاب سے پاکی نہین کرتا تہا دوسرا چغل خوری کرتا تہا پہر آپ نے ایک تر و تازہ شاخ لی اور بیچ
کو چیر کر دو ٹکڑے کئے پہر ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹکڑا لگا دیا لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیون کیا آپ نے فرمایا شاید ان کا
عذاب ہلکا ہو ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتہ کی برکت سے پایا کہ ہر تر و تازہ شاخ اور سبز درخت قبر کے عذاب کو کم کرتی ہے
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ
اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مر جاتا ہے تو صبح و شام اوسکا ٹھکانا اوس کو
دکہلایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت مین سے اور جو دوزخی ہے تو دوزخ مین سے یہانتک کہ اللہ اوسکو اوٹہاوے قیامت کے روز عَنِ
ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْرَضُ عَلٰى اَحَدِكُمْ اِذَا مَاتَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَاِنْ
كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ قِيْلَ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے ہر ایک کو جب وہ مر جاتا ہے تو اوسکا ٹھکانا
دکہلایا جاتا ہے صبح اور شام اگر وہ جنتی ہے تو جنت مین سے اور جو دوزخی ہے تو دوزخ مین سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہانتک کہ اللہ تجکو اوس
کو اوٹہاوے قیامت کے روز عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ
مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا
مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِيْنَ** مومنون کی روحون کا
بیان عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ فِيْ
شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى جَسَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن
کی جان جنت کے درختون پر اوڑتی رہیگی یہانتک کہ اللہ تعالی اوسکو قیامت کے روز اوسکے بدن کی طرف بہیجیگا عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ
بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ اَخَذَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرِيْنَا مَصَارِعَهُمْ
بِالْاَمْسِ قَالَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا قَالَ عُمَرُ وَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَؤُوْا وَاِنَّهُمْ جُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ
فَاَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادٰى يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا
فَاِنِّيْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ ترجمہ
انس سے روایت ہے ہم حضرت عمر کے ساتہ تہے مکے اور مدینے کے بیچ مین وہ ذکر کرنے لگے بدر والون کا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن
پہلے ہم کو کافرون کے مارے جانیکی جگہین دکہلائین اور فرمایا یہ فلان کے گرنیکی جگہہ ہے اور یہ فلانے کی گرنیکی جگہہ ہے اگر خدا چاہے کل حضرت
عمر نے کہا قسم اوس کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کرکے بہیجا اون جگہون مین فرق نہین ہوا (یعنی ہر ایک کافر اپنی جگہہ پر مارا گیا) اون سبکو
ایک کنوین مین ڈالدیا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان تشریف لائے اور پکارا اے فلانے فلانے کے بیٹے اے فلانے فلانے کے بیٹے

تمہارے رب نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اوسکو تم نے پایا (یعنی عذاب میں تم نے پایا یا نہیں) اور میں نے تو اپنے رب کا وعدہ پا لیا یعنی
فتح اور نصرت کو، حضرت عمرؓ نے کہا آپ ان مردوں سے باتیں کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے آپ نے فرمایا تم میری بات کو ان
سے زیادہ نہیں سنتے **ف** اس حدیث سے اسیطرح اور احادیث سے سماع موتے یعنی مردوں کا سننا زندوں کی باتوں کا ثابت ہوتا ہے اور
بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایک قصہ مخصوص تھا اللہ نے اونکو اوس وقت آپکا کلام سننے کے لیے جلا دیا تھا **عن** انس قال سمع المسلمون
من الليل ببئر بدر ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم ينادي يا ابا جهل بن هشام ويا شيبة بن ربيعة
ويا عتبة بن ربيعة ويا امية بن خلف هل وجدتم ما وعد ربكم حقا فاني وجدت ما وعدني ربي حقا
قالوا يا رسول الله او تنادي قوما قد جيفوا فقال ما انتم باسمع لما اقول منهم ولكنهم لا يستطيعون ان
يجيبوا **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے مسلمانوں نے رات بدر کے کنوے پر سنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے آواز دے رہے تھے
اے ابا جہل بن ہشام اور اے شیبہ بن ربیعہ اور اے عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف کیا تم نے پایا جو تمہارے رب نے وعدہ کیا کیونکہ میں نے
پایا جو میرے رب نے وعدہ کیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اون لوگوں کو پکارتے ہیں جو مر سڑ گئے آپ نے فرمایا تم میری
بات اون سے زیادہ نہیں سنتے لیکن وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم وقف
على قليب بدر فقال هل وجدتم ما وعد ربكم حقا قال انهم ليسمعون الآن ما اقول فذكر ذلك لعائشة فقالت
وهل ابن عمر انما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم الآن يعلمون ان الذي كنت اقول لهم هو الحق ثم قرأت
قوله انك لا تسمع الموتى حتى قرأت الآية **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوے پر
کھڑے ہوے اور فرمایا بھلا تم نے پایا جو تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا فرمایا وہ اس وقت سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں حضرت عائشہ
سے اسکا ذکر ہوا انہوں نے کہا ابن عمر بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا وہ اب جانتے ہیں کہ جو میں نے اون سے
کہا تھا وہ سچ تھا پھر اس آیت کو پڑھا انك لا تسمع الموتى اخیر تک **ف** یعنی تو نہیں سنا سکتا مردوں کو مراد کافروں کے دل ہیں جو
مثل مردے کے ہیں کوئی بات نہیں سنتے اس آیت سے اور حضرت عائشہ کے قول سے مردوں کا نہ سننا معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم **عن**
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل بني آدم وفي حديث مغيرة كل ابن آدم يأكله التراب
الا عجب الذنب منه خلق وفيه يركب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام آدمی کے
بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوا ریڑھ (ڈھڈی) کی ہڈی کے اوسی سے آدمی بنا گیا اور اوسی میں پھر جوڑا جاویگا **ف** عربی میں
عجب الذنب اوس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن میں اوسکو ڈھڈی کہتے ہیں سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام
مٹی میں گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہیں گلتی آدمی کی پیدائش پیٹ میں اول اوسی سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اوسی ہڈی سے
ترکیب ہوگی سب بدن کی یہانتک کہ وہاں جیسا بدن تھا ویسا ہی تیار ہو جاویگا یہ جو فرمایا ڈھڈی نہیں گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اوسکے باریک
باریک اجزاء اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ بظاہر اوسکا گل جاوے واللہ اعلم بمراد رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم **عن** ابي هريرة عن رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل کذبنی ابن آدم ولم یکن ینبغی لہ ان یکذبنی وشتمنی ابن آدم ولم یکن ینبغی لہ ان یشتمنی
اما تکذیبہ ایای فقولہ انی لا اعیدہ کما بدأتہ ولیس آخر الخلق باعز علی من اولہ واما شتمہ ایای فقولہ اتخذ اللہ
ولدا وانا اللہ الاحد الصمد لم الد ولم اولد ولم یکن لی کفوا احد ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
فرماتا ہے جھٹلایا مجھکو آدمی نے اور اوسکو ایسا لازم نہ تھا اور گالی دی مجھکو آدمی نے اور اوسکو ایسا لازم نہ تھا سو میرا جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں اوسکو
دوبارہ نہ جلاؤنگا جیسے پہلی بار اوسکو پیدا کیا اور دوبارہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے مجھپر دشوار نہیں ہے اور گالی دینا اوسکا یہ ہے وہ کہتا ہے اللہ کا
ایک بیٹا ہے (یعنی نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو کہتے ہیں) حالانکہ میں اکیلا ہوں کسی کا محتاج نہیں نہ جنا ہوں نہ جنا گیا ہوں اور میرے جوڑ کا کوئی نہیں

عن ابی ہریرۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اسرف عبد علی نفسہ حتی حضرتہ الوفاۃ قال لاہلہ اذا
انا مت فاحرقونی ثم اسحقونی ثم اذرونی فی الریح فی البحر فواللہ لئن قدر اللہ علی لیعذبنی عذابا لا یعذبہ احدا من خلقہ
قال ففعل اہلہ ذلک قال اللہ عز وجل لکل شیء اخذ منہ شیئا اد ما اخذت فاذا ہو قائم قال اللہ عز وجل ما حملک
علی ما صنعت قال خشیتک فغفر اللہ لہ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک شخص نے بہت گناہ
کیے تھے جب وہ مرنے لگا تو اوس نے اپنے لوگوں سے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلانا پھر پیسنا پھر میری خاک کچھ ہوا میں اڑا دینا کچھ دریا میں ڈالدینا اسلیے کہ اگر
اللہ تعالیٰ مجھپر قادر ہوگا تو ایسا عذاب کریگا کہ ویسا کسی مخلوق کو نہ کریگا۔ لوگوں نے اوسکے مرنے پر ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو جسنے اوسکا کچھ حصہ لیا تھا یعنی پانی اور
زمین اور ہوا کو حکم کیا حاضر کرو جو تم نے لیا ہے یہانتک کہ وہ شخص پورا ہو کر سامنے کھڑا ہوا اوسوقت اللہ تعالیٰ نے اوس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے
ڈر سے اللہ نے اوس کو بخشدیا سبحان اللہ وبحمدہ ہمارا پروردگار اور مالک کیسا غفور رحیم ہے

عن حذیفۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
کان رجل ممن کان قبلکم یسیء الظن بعملہ فلما حضرتہ الوفاۃ قال لاہلہ اذا انا مت فاحرقونی ثم اطحنونی ثم اذرونی فی البحر
فان اللہ ان یقدر علی لم یغفر لی قال فامر اللہ عز وجل الملائکۃ فتلقت روحہ قال لہ ما حملک علی ما فعلت قال یا رب ما فعلت
الا من مخافتک فغفر اللہ لہ ترجمہ حذیفہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص تم سے پہلے اپنے کاموں کو برا جانتا تھا جب مرنے لگا تو اپنے
لوگوں سے بولا جب میں مر جاؤں تو مجھکو جلا دو پھر پیس کر راکھ کر کے پھر دریا میں ڈال دو اسلیے کہ اگر اللہ نے مجھکو پکڑ پایا تو کبھی نہیں بخشیگا (وہ مر گیا) اوسکے لوگوں نے ایسا ہی کیا
اللہ جل جلالہ نے فرشتوں کو حکم کیا انہوں نے اوس کی روح کو پکڑا پھر اللہ نے اوس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار میں نے
ایسا کیا اللہ نے اوسکو بخشدیا

ذکر البعث قیامت میں اٹھنے کا بیان

عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب علی
المنبر ویقول انکم ملاقو اللہ عز وجل حفاۃ عراۃ غرلا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر
خطبہ پڑھتے تھے فرماتے تھے تم اللہ سے ملوگے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحشر الناس یوم القیامۃ
عراۃ غرلا فاول الخلائق یکسی ابراہیم علیہ السلام ثم قرأ کما بدأنا اول خلق نعیدہ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز لوگ ننگے بدن بے ختنہ اوٹھائے جاوینگے اور سب مخلوقات سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جاوینگے پھر آپ نے یہ پڑھا
آیت کما بدأنا اول خلق نعیدہ جیسے پہلی بار ہم نے پیدا کیا ویسا ہی دوبارہ پیدا کرینگے

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

يحشر الناس يوم القيامة حفاة عراة غرلا فقالت عائشة فكيف بالعورات قال لكل امرئ منهم يومئذ شان يغنيه ترجمہ ام المؤمنین
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز لوگ اٹھینگے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ لوگوں کے
ستر کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا ہر ایک اپنی فکر میں ہوگا تو کوئی کسی کی شرمگاہ کو نہ دیکھیگا عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم
انكم تحشرون حفاة عراة قلت الرجال والنساء ينظر بعضهم الى بعض قال ان الامر اشد من ان يهمهم ذلك ترجمہ ام المؤمنین
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حشر کیے جاؤ گے ننگے پیر ننگے بدن میں نے کہا مرد عورت ایک دوسرے کو دیکھینگے آپ نے فرمایا اس
کا خیال کہاں ہوگا حشر کی مصیبت ایسی سخت ہوگی عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم
القيامة على ثلاث طرائق راغبين راهبين اثنان على بعير وثلاثة على بعير واربعة على بعير وعشرة على بعير وتحشر بقيتهم
النار تقيل معهم حيث قالوا وتبيت معهم حيث باتوا وتصبح معهم حيث اصبحوا وتمسي معهم حيث امسوا ترجمہ ابوہریرہؓ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز لوگ تین طرح اٹھینگے بعضے ان میں سے شوق میں بھرے ہونگے جنت کی اور بعضے
ڈرتے ہونگے دوزخ سے دو ایک اونٹ پر ہونگے اور تین ایک اونٹ پر ہونگے اور چار ایک اونٹ پر ہونگے اور دس ایک اونٹ پر ہونگے اور باقی
لوگوں کو آگ اکٹھا کریگی یعنی گھیر لیگی جہاں وہ دوپہر کو ٹھہر جاوینگے آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہر جائیگی اور جہاں وہ رات کو ٹھہر جاوینگے آگ بھی ان کے
ساتھ ٹھہر جائیگی اور جہاں وہ صبح کرینگے آگ بھی انکے ساتھ صبح کریگی اور جہاں وہ شام کرینگے آگ بھی انکے ساتھ شام کریگی ف جنت
کے شوقین اعلے درجے کے مومن ہونگے جیسے انبیا اور شہدا اور صالحین جنکو جہنم سے مطلق ڈر نہ ہوگا اور دوزخ سے ڈرنیوالے گنہگار مسلمان ہونگے
اور آگ میں گھیرے ہوئے کافر ہونگے بعضوں نے کہا یہ واقعہ قیامت سے پہلے کا ہے یعنی اوس آگ کا جو یمن سے نکلکر لوگوں کو شام کیطرف
لیجاویگی لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ حشر کا ذکر ہے عن ابي ذر قال ان الصادق المصدوق صلى الله عليه وسلم حدثني ان الناس يحشرون
ثلاثة افواج فوج راكبين طاعمين كاسين وفوج تسحبهم الملائكة على وجوههم وتحشرهم النار وفوج يمشون ويسعون
يلقي الله الآفة على الظهر فلا يبقى حتى ان الرجل ليكون له الحديقة يعطيها بذات القتب لا يقدر عليها ترجمہ ابوذرؓ
سے روایت ہے سچے اور سچے کہے گئے نے اللہ ان پر رحمت بھیجے اور سلام مجھ سے فرمایا لوگ تین طرح حشر ہونگے ایک گروہ تو سوار ہوگا کھاتے اور پہنتے جاوینگے
اور دوسرے گروہ کو فرشتے اونکے منہ کے بل گھسیٹتے اور آگ کیطرف لیجاوینگے اور تیسرا گروہ پاؤں سے چلیگا اور دوڑیگا اللہ جانوروں پر آفت ڈال
دیگا سو وہ نہ ملینگی یہانتک کہ ایک شخص کے پاس باغ ہوگا وہ ایک اونٹ کے بدلے میں دیگا لیکن اونٹ نہ ملیگا ف بعضوں نے کہا اس بیان سے معلوم
ہوتا ہے کہ یہ دنیا کا حشر ہے جو شام کیطرف ہوگا لیکن صحیح یہ ہے کہ قیامت کا حشر مراد ہے اور باغ کا ذکر بر سبیل تمثیل ہے یعنی سواریاں ایسی مفقود ہونگی
کہ اگر کوئی باغ بھی ایک اونٹ کے بدلے لینا چاہے تو اونٹ نہ ملیگا واللہ اعلم **ذکر اول من یکسیٰ** سب سے پہلے قیامت میں کون کپڑے پہنایا
جاویگا عن ابن عباس قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم بالموعظة فقال يا ايها الناس انكم محشورون الى الله عز وجل عراة
قال ابو داود حفاة غرلا فقال وكيع ووهب عراة غرلا كما بدانا اول خلق نعيده قال اول من يكسى يوم القيامة ابراهيم
وانه سيؤتى قال ابو داود يجاء وقال وهب ووكيع سيؤتى برجال من امتي فيؤخذ بهم ذات الشمال فاقول رب اصحابي فيقال

لك انك لا تدري ما احدثوا بعدك فاقول كما قال العبد الصالح وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتني الى قوله وان تغفر لهم

الاية فيقال ان هؤلاء لم يزالوا مرتدين على اعقابهم منذ فارقتهم ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کھڑے ہوئے نصیحت کرنیکو تو فرمایا اے لوگو تم اٹھائے جاؤ گے اللہ کے پاس ننگے بدن ننگے پاؤں اور بن ختنہ پھر اس آیت کو پڑھا کما بدأنا اول خلق نعیدہ پھر فرمایا
کیا ہوں پیدائش کو ویسا ہی بارہ کرینگے اور سب سے پہلے قیامت میں ابراہیم کو کپڑے پہنائے جاوینگے اور کچھ لوگ میری امت کے لائے جاوینگے اور انکو پکڑ کر بائیں
طرف لیجاوینگے میں کہونگا اے پروردگار میرے اصحاب ہیں کہا جاویگا تم نہیں جانتے جو انہوں نے تمہارے پیچھے نئی باتیں کیں میں اوسی طرح کہونگا جیسے
نیکبخت بندے یعنی حضرت عیسیٰؑ نے کہا اللہ تعالیٰ کے سامنے میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں موجود تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو نگہبان تھا
انکا اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور جو تو بخش دیوے تو تو غالب ہے حکمت والا - کہا جاویگا یہ لوگ پھر گئے دین سے یعنی مرتد ہو گئے) جب سے تم ان
جدا ہوئے (ف) مرتد وہ لوگ ہیں جو آنحضرتؐ کی وفات کے بعد دین اسلام سے پھر گئے اور مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے شریک ہو گئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان سے لڑ کر قتل کیا

فی التعزیة تعزیت کا بیان عن معاوية بن قرة عن ابيه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا جلس يجلس اليه نفر من اصحابه
فيهم رجل له ابن صغير ياتيه من خلف ظهره فيقعده بين يديه فهلك فامتنع الرجل ان يحضر الحلقة لذكر ابنه فحزن عليه ففقده النبي ص
فقال ما لي لا ارى فلانا قالوا يا رسول الله بنيه الذي رايته هلك فلقيه النبي ص فساله عن بنيه فاخبره انه هلك فعزاه عليه
ثم قال يا فلان ايما كان احب اليك ان تمتع به عمرك او لا تاتي غدا الى باب من ابواب الجنة الا وجدته قد سبقك اليه يفتحه لك
قال يا نبي الله بل يسبقني الى باب الجنة فيفتحها لي لهو احب الي قال فذاك لك ترجمہ معاویہ بن قرہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلعم
جب بیٹھتے تو کئی صحابی آپکے پاس بیٹھتے ان میں ایک شخص تھا جسکا ایک چھوٹا بچہ اوس کے پیٹھ پیچھے سے آتا اور وہ اوسکو اپنے سامنے بٹھاتا اتفاقاً وہ بچہ مر گیا اوس شخص
نے حلقے میں آنا چھوڑ دیا اس خیال سے کہ بچہ یاد آویگا رسول اللہ نے اوسکو نہ پایا پوچھا کیا سبب ہے جو فلان شخص کو میں نہیں دیکھتا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
اوسکا چھوٹا بچہ جسکو آپنے دیکھا تھا مر گیا رسول اللہ اوس شخص سے ملے اور اوسکے بچے کا حال پوچھا اوس نے بیان کیا کہ وہ مر گیا آپنے اوسکو تعزیت کی یعنی
ایسی باتیں کہیں جس سے اوسکو تشفی اور تسلی ہو اور رنج کم ہو پھر آپنے فرمایا اے شخص تجھکو کونسی بات پسند ہے یہ کہ تو اوس سے فائدہ اٹھاتا اپنی عمر بھر یا یہ کہ جب
تو قیامت کے روز جنت کے کسی دروازے پر جاویگا اوسکو اپنے سے پہلے وہاں پاویگا اور وہ تیرے لیے دروازہ کھولیگا وہ بولا یا رسول اللہ یہ بات کہ وہ جنت کو میرے لیے مجھ سے پہلے
پہونچے اور میرے لیے دروازہ کھولے مجھکو زیادہ پسند ہے اوسکی عمر سے) آپنے فرمایا یہی ہوگا تیرے لیے

نوع آخر ایک اور قسم کی تعزیت عن ابی هريرة قال ارسل ملك
الموت الى موسى ع فلما جاءه صكه ففقا عينه فرجع الى ربه فقال ارسلتني الى عبد لا يريد الموت فرد الله عز وجل اليه عينه وقال
ارجع اليه وقل له يضع يده على متن ثور فله بكل ما غطت يده بكل شعرة سنة قال اي رب ثم مه قال الموت قال فالان فسال الله
عز وجل ان يدنيه من الارض المقدسة رمية بحجر قال رسول الله ص فلو كنت ثم لاريتكم قبره الى جانب الطريق تحت الكثيب الاحمر ترجمہ
ابوہریرہؓ سے روایت ہے موت کا فرشتہ (عزرائیل) حضرت موسیٰ کے پاس بھیجا گیا جب اونکے پاس آیا تو حضرت موسیٰ نے ایک طمانچہ اوسکو مارا اوسکی آنکھ پھوٹ گئی وہ اپنے
پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا تو نے مجھکو ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا اللہ جل جلالہ نے اوسکی آنکھ پھر درست کر دی اور فرمایا پھر جا اوس سے کہہ کہ اپنا
ہاتھ ایک بیل کے پیٹھ پر رکھے جتنے بال اوسکے ہاتھ تلے آ دینگے اوتنے برس اوسکی عمر ہوگی (فرشتہ آیا اور) اوس نے ایسا ہی کہا حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے

الربع الثاني من ترجمہ کتاب النسائی

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الصيام

کتاب روزے کے بیان میں عن طلحة بن عبيد الله ان اعرابيا جاء الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم ثائر الرأس فقال يا رسول الله اخبرني ماذا فرض الله علي من الصلوة قال الصلوة
الخمس الا ان تطوع شيئا قال اخبرني بما افترض الله علي من الصيام قال صيام شهر رمضان الا ان
تطوع شيئا قال اخبرني بما افترض الله علي من الزكوة فاخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم بشرائع
الاسلام فقال والذي اكرمك لا اتطوع شيئا ولا انقص مما فرض الله علي شيئا فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق او دخل الجنة ان صدق ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ایک
گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا جسکے بال پریشان تھے (یعنی سر بکھرا ہوا تھا) اوس نے کہا یا رسول اللہ مجھے بتلائیے اللہ نے
کتنی نمازیں مجھپر فرض کی ہیں آپنے فرمایا پانچ نمازیں اور اس سے زیادہ نفل ہیں پھر اوس نے کہا مجھے بتلائیے اللہ نے کتنے روزے مجھپر
فرض کیے ہیں آپنے فرمایا رمضان کے روزے اور اس کے سوا نفل ہیں پھر اوس نے کہا مجھے بتلائیے زکوۃ اللہ نے کتنی فرض کی ہے
آپنے اوسکو اسلام کے احکام بتلائے وہ بولا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو بزرگی دی میں اس سے زیادہ نہیں کرونگا نہ اس سے
کم جتنا اللہ نے فرض کیا ہے آپنے فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو نجات پائی یا جنت میں جاویگا ف اس حدیث سے روزے کی فرضیت
ثابت ہوئی اور کلام اللہ کی آیت بھی فمن شهد منكم الشهر فليصمه یعنی جو شخص تم میں سے رمضان کو پاوے وہ روزے رکھے
فرضیت پر دال ہے اور اس سے منسوخ ہوگیا وہ حکم جو ابتدا اسلام میں تھا کہ جو شخص مالدار ہو وہ روزے رکھے یا فدیہ دیوے کیونکہ
اللہ تعالی نے یہاں اختیار نہیں دیا اور جو فدیے کا اختیار باقی ہوتا تو مریض اور مسافر فدیے کے زیادہ حقدار تھے اونکو قضا کرنے کا
کیوں حکم ہوا آیہ بعض ملحدوں نے جو روزے کو فرض اختیاری قرار دیا ہے یہ ابطال ہے آیت اور احادیث متواترہ کا اور خرق ہے اجماع
اور صحابہ اور تابعین کا عن انس قال نهينا في القرآن ان نسأل النبي صلى الله عليه وسلم عن شيء وكان يعجبنا
ان يجيء الرجل العاقل من اهل البادية فيسأله فجاء رجل من اهل البادية فقال يا محمد اتانا رسولك فاخبرنا
انك تزعم ان الله عز وجل ارسلك قال صدق قال فمن خلق السماء قال الله قال فمن خلق الارض قال الله قال
فمن نصب فيها الجبال قال الله قال فمن جعل فيها المنافع قال الله قال فبالذي خلق السماء والارض ونصب فيها
الجبال وجعل فيها المنافع آلله ارسلك قال نعم وزعم رسولك ان علينا خمس صلوات في كل يوم وليلة قال
صدق قال فبالذي ارسلك آلله امرك بهذا قال نعم قال وزعم رسولك ان علينا زكوة اموالنا قال صدق
قال فبالذي ارسلك آلله امرك بهذا قال نعم فقال وزعم رسولك ان علينا صوم شهر في كل سنة قال

صدق قال فبالذی ارسلك الله آمرك بهذا قال نعم فقال وزعم رسولك ان علینا الحج من استطاع الیه
سبیلا قال صدق قال فبالذی ارسلك الله آمرك بهذا قال نعم قال فوالذی بعثك بالحق لا ازیدن علیهن
شیئا ولا انقص منهن شیئا فلما ولی قال النبی صلی الله علیه وسلم لئن صدق لیدخلن الجنة ترجمہ انس سے روایت ہے ہم کو ممانعت
تھی قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھنے کی (یعنی بلا ضرورت سوال کرنیکی اللہ تعالی نے فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لا تسألوا
عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم یعنی اے ایمان والو مت پوچھو وہ باتیں کہ اگر کھولی جاویں تمپر برا لگے تم کو) تو ہم کو بھلا معلوم ہوتا اگر کوئی
شخص عقلمند گانون سے آ کر آپ سے کچھ پوچھے اتفاقاً ایک شخص جنگل کا رہنے والا آیا اور بولا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارا پیام
پہونچانیوالا ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا تم کہتے ہو اللہ جل جلالہ نے مجھکو بھیجا ہے آپ نے فرمایا اوس نے سچ کہا وہ شخص بولا آسمان کو کس نے
پیدا کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے پھر وہ بولا زمین کو کس نے پیدا کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے پھر وہ بولا پہاڑون کو زمین میں کس نے
جمایا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے پھر وہ بولا اون میں فایدے (یعنی طرح طرح کے پھل اور میوے) کس نے پیدا کیے آپ نے فرمایا اللہ نے پھر وہ بولا
قسم ہے اوس شخص کی جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا پھر زمین میں پہاڑ کھڑے کیے پھر اون میں طرح طرح کے فایدے رکھے کیا اللہ تعالی نے
تم کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا ہان پھر وہ بولا تمہارے پیام پہونچانیوالے نے ہم سے کہا کہ ہم پر پانچ نمازیں ہیں ہر دن رات میں آپ نے فرمایا
سچ کہا وہ بولا قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے ان نمازون کا آپ نے فرمایا ہان پھر وہ بولا آپ کے پیام پہونچانیوالے
نے کہا ہم پر ہر سال میں ایک مہینے کے روزے ہیں آپ نے فرمایا سچ کہا وہ بولا قسم ہے اوس شخص کی جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے
روزون کا آپ نے فرمایا ہان پھر وہ بولا آپ کے پیام پہونچانیوالے نے ہم سے کہا ہم پر حج ہے بیت اللہ کا جو جانیکا رستہ پاوے آپ نے فرمایا سچ
کہا وہ بولا قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو حج کا حکم کیا ہے آپ نے فرمایا ہان وہ بولا قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو
سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں ان باتون کو پورا کرونگا نہ زیادہ نہ کم جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا آپ نے فرمایا اگر سچ بولا تو جنت میں جاویگا ف
یہ پوچھنے والا ضمام بن ثعلبہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف فرائض کے ادا کرنا جنت کی استحقاق کے لیے کافی ہے اگرچہ سنت اور نوافل
ادا نہ کرے عن انس بن مالك یقول بینا نحن جلوس فی المسجد جاء رجل علی جمل فاناخه فی المسجد ثم عقله
فقال لهم ایكم محمد ورسول الله صلی الله علیه وسلم متكئ بین ظهرانیهم قلنا له هذا الرجل الابیض
المتكئ فقال له الرجل یا ابن عبد المطلب فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اجبتك قال الرجل یا محمد
انی سائلك فمشتد علیك فی المسألة فلا تجد فی نفسك قال سل عما بدا لك قال انشدك بربك ورب من
قبلك آلله ارسلك الی الناس كلهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم نعم قال فانشدك الله آلله امرك
ان تصلی الصلوات الخمس فی الیوم واللیلة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم نعم قال فانشدك الله آلله
امرك ان تاخذ هذه الصدقة من اغنیائنا فتقسمها علی فقرائنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم
نعم فقال الرجل آمنت بما جئت به وانا رسول من ورائی من قومی وانا ضمام بن ثعلبة اخو بنی سعد بن

پکڑی۔ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار آیا اور مسجد میں اونٹ کو بٹھایا پھر اوسکو باندھا پھر لوگوں سے بولا محمد تم میں سے کون ہیں اور آپ صحابہ کے بیچ میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے ہم نے کہا یہ شخص میں گورے رنگ کے تکیہ لگائے ہوئے وہ شخص بولا ای عبد المطلب کے بیٹے آپ نے فرمایا میں نے تجھے جواب دیا (یعنی میں موجود ہوں پکارنا کیا ضرور ہے) وہ شخص بولا ای محمد میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں اور زور سے پوچھونگا تو تم برا نہ ماننا آپ نے فرمایا پوچھ تو جو چاہے وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں تمھارے پروردگار کی اور تم سے پہلے جو لوگ گزرے اونکی پروردگار کی کیا اللہ نے تم کو سب آدمیوں کی طرف بھیجا ہے آپ نے فرمایا ہاں اے خدا (یعنی خدا کو گواہ کیا اپنے اس کہنے پر) پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے پانچ نمازیں پڑھنے کا دن رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ای خدا پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے ہر سال اس مہینے میں (یعنی رمضان میں) روزے رکھنے کا آپ نے فرمایا یا اللہ ہاں پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے امیروں اور مالداروں سے زکوۃ لیکر فقیروں کو بانٹنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یا اللہ تب وہ شخص بولا میں نے یقین کیا اوس دین پر جسکو تم لائے اور میں قاصد ہوں اپنی قوم کے لوگوں کا جو میرے پیچھے ہیں اور میں ضمام (رضہ) بن ثعلبہ کا بیٹا بنی سعد بن بکر کی قوم میں سے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَصْحَابِهٖ جَاءَهُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ قَالَ اَیُّکُمُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالُوْا هٰذَا الْاَمْغَرُ الْمُرْتَفِقُ قَالَ حَمْزَةُ الْاَمْغَرُ الْاَبْیَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَةً فَقَالَ اِنِّیْ سَائِلُكَ فَمُشْتَدٌّ عَلَیْكَ فِی الْمَسْاَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ اَسْاَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ وَرَبِّ مَنْ بَعْدَكَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِهٖ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تُصَلِّیَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِهٖ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْ اَمْوَالِ اَغْنِیَائِنَا فَتَرُدَّهٗ عَلٰی فُقَرَائِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِهٖ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنِ اثْنَیْ عَشَرَ شَهْرًا قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِهٖ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ یَّحُجَّ هٰذَا الْبَیْتَ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّیْ اٰمَنْتُ وَصَدَّقْتُ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ

ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص جنگل کا رہنے والا آیا اور پوچھا تم میں سے کون عبد المطلب کا بیٹا ہے لوگوں نے کہا یہ شخص جو گورے رنگ کا ہے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں وہ بولا میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں اور ذرا سختی سے پوچھونگا آپ نے فرمایا پوچھ جو تیرا جی چاہے وہ بولا میں آپ سے پوچھتا ہوں اوس شخص کی قسم دیکر جو آپکا پروردگار ہے اور آپ سے پہلے لوگوں کا بھی پروردگار ہے اور آپ کے بعد کے لوگوں کا بھی پروردگار ہے کیا اللہ نے آپ کو بھیجا آپ نے فرمایا ای اللہ ہاں پھر وہ بولا میں آپ کو قسم دیتا ہوں اوسی کی کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے ہر دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا آپ نے فرمایا ای اللہ ہاں پھر وہ بولا میں آپکو قسم دیتا ہوں اوسی کی کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے صدقہ لینے کا مالداروں کے مال میں سے اور فقیروں کو بانٹنے کا آپ نے فرمایا یا اللہ ہاں پھر وہ بولا میں آپکو قسم دیتا ہوں اوسی کی کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے کہ بیت اللہ کا حج کرے جو شخص وہاں تک جا سکے آپ نے فرمایا ہاں اے اللہ وہ بولا میں ایمان لایا اور سچ جانا اور میں ضمام ثعلبہ کا بیٹا ہوں

بَابُ الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ

في شهر رمضان رمضان میں زیادہ سخاوت کرنے کا بیان عن عبد الله بن عباس كان يقول كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم أجود الناس وكان أجود ما يكون في رمضان حين يلقاه جبريل وكان جبريل يلقاه في كل ليلة من
شهر رمضان فيدارسه القرآن قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم حين يلقاه جبريل عليه السلام أجود بالخير
من الريح المرسلة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور سب وقتوں سے
زیادہ آپ رمضان میں سخاوت کرتے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملتے اور حضرت جبرئیل رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملا کرتے
اور قرآن کا دور کرتے۔ راوی نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل ملتے تو آپ سخاوت کرتے مال کی جیسی دی ہوا سے
بھی زیادہ ف یعنی جیسے بے روک ہوا نکل جاتی ہے اس طرح مال آپ کے ہاتھ سے نکلا رہتا جو آتا بانٹ دیتے عن عائشة قالت
ما لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم من لعنة تذكر وكان إذا كان قريب عهد بجبريل يدارسه كان أجود
بالخير من الريح المرسلة ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی لعنت ایسی نہیں کی جو بیان
کیجاوے اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے دور کا زمانہ آتا تو آپ چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔ ابو عبد الرحمن نسائی نے
کہا یہ روایت غلط ہے اور صحیح یونس بن یزید کی روایت ہے جو اوپر گزری اور اس روایت میں ایک حدیث دوسری حدیث میں داخل ہو گئی

فضل شهر رمضان

رمضان کی فضیلت کا بیان عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا
دخل شهر رمضان فتحت أبواب الجنة وغلقت أبواب النار وصفدت الشياطين ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں
اور شیطان قید کیے جاتے ہیں عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا دخل رمضان فتحت أبواب
الجنة وغلقت أبواب النار وصفدت الشياطين ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

ذكر الاختلاف على الزهري فيه

اس حدیث میں راویوں نے جو زہری پر اختلاف کیا اس کا بیان عن أبي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم إذا دخل رمضان فتحت أبواب الجنة وغلقت أبواب جهنم وسلسلت الشياطين ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
عن أبي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جاء رمضان فتحت أبواب الرحمة وغلقت
أبواب جهنم وسلسلت الشياطين ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن بجائے جنت کے اس میں رحمت کا لفظ ہے یعنی رمضان آتا
ہے تو رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں عن أبي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان رمضان
فتحت أبواب الجنة وغلقت أبواب جهنم وسلسلت الشياطين ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن أبي هريرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال إذا دخل شهر رمضان فتحت أبواب الجنة وغلقت أبواب النار وسلسلت الشياطين
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هذا رمضان قد جاءكم تفتح
فيه أبواب الجنة وتغلق فيه أبواب النار وتسلسل فيه الشياطين ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رمضان کا مہینہ آن پہونچا مبارک ہو اوسمیں جنت کے دروازے
کہولے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں سے باندھے جاتے ہیں **ذِكْرُ الاخْتِلَافِ عَلَى مَعْمَرٍ فِيهِ** اس حدیث میں

معمر پر راویوں کے اختلاف کا بیان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ

مِنْ غَيْرِ عَزِيمَةٍ وَقَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَسُلْسِلَتْ فِيهِ الشَّيَاطِينُ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تہے رمضان میں تراویح پڑہنے کی مگر وجوب نہیں کرتے تہے
اور فرماتے تہے جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کہولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں
سے باندہے جاتے ہیں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللهُ

عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلّٰهِ فِيهِ

لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے
پاس رمضان آیا مبارک مہینہ ہے اللہ نے اوسکے روزے تمپر فرض کیے ہیں اس مہینے میں جنت کے دروازے کہولے جاتے ہیں اور جہنم کے
دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شریر شیطان باندہے جاتے ہیں اوسمیں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص محروم رہا اوس کی
ثواب سے وہ محروم رہا عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ عُدْنَا عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ فَتَذَاكَرْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا شَهْرَ

رَمَضَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُغَلُّ

فِيهِ الشَّيَاطِينُ وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ ترجمہ عرفجہ سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد
کی عیادت (بیمار پرسی) کو گئے وہاں رمضان کا ذکر کرنے لگے انہوں نے کہا کس چیز کا ذکر کرتے ہو ہم نے کہا رمضان کے مہینے کا
انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے رمضان میں جنت کے دروازے کہولے جاتے ہیں اور جہنم
کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان باندہے جاتے ہیں اور ہر رات ایک پکارنیوالا پکارتا ہے اے نیکی کے چاہنے والے آ اور اے بدی کے چاہنے
والے بدی کم کر امام نسائی نے کہا اس حدیث میں خطا ہوئی ہے عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتٍ فِيهِ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ فَأَرَدْتُ

أَنْ أُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ أَوْلَى بِالْحَدِيثِ فَحَدَّثَ الرَّجُلُ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي رَمَضَانَ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَيُصَفَّدُ فِيهِ

كُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا طَالِبَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا طَالِبَ الشَّرِّ أَمْسِكْ ترجمہ عرفجہ سے روایت ہے
میں ایک گہر میں تہا جسمیں عتبہ بن فرقد تہے تو میں چاہا ایک حدیث بیان کروں اور ایک شخص تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ میں سے وہ زیادہ مستحق تہا حدیث بیان کرنیکا اوس نے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا رمضان
کی بابت میں کہ اوس میں آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور ہر ایک شیطان سرکش قید کیا
جاتا ہے اور ہر رات ایک پکارنیوالا پکارتا ہے اے نیکی چاہنے والے آ اور اے بدی کے چاہنے والے بدی کم کر **الرخصة**

فِی اَنْ یُقَالَ لِشَہْرِ رَمَضَانَ رَمَضَانَ رمضان کے مہینے کو صرف رمضان کہنے کی اجازت ف اس مسئلے میں تین قول ہیں
ایک یہہ فقط رمضان نہیں کہنا چاہیے بلکہ ماہ رمضان کہنا چاہیے اس لیے کہ رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے دوسرا
یہ کہ جہاں پر قرینہ ہو کہ مراد ماہ رمضان ہے وہاں صرف رمضان بھی کہنا درست ہے جیسے ہم نے رمضان کے روزے رکھے اور نہیں کہنا
چاہیے کہ رمضان آیا یا گیا تیسری یہہ کہ صرف رمضان کہنے میں کچھ قباحت نہیں اور یہی مذہب ہے بخاری رح اور محققین علما کا عَنْ
اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ وَلَا قُمْتُہٗ کُلَّہٗ وَلَا اَدْرِیْ کَرِہَ
التَّزْکِیَۃَ اَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ غَفْلَۃٍ وَّرَقْدَۃٍ ترجمہ ابوبکرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں
نہ کہے میں نے سارے رمضان روزے رکھے اور عبادت کی راوی نے کہا میں نہیں جانتا آپ نے یہہ کہنا کیوں برا جانا شاید اس وجہ سے کہ اپنی تعریف
کرنا برا سمجھا یا ضرور کچھ نہ کچھ غفلت ہوئی ہوگی پھر سارے رمضان میں عبادت کہاں ہوئی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِامْرَاَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِذَا کَانَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِیْ فِیْہِ فَاِنَّ عُمْرَۃً فِیْہِ تَعْدِلُ حَجَّۃً
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت سے فرمایا جب رمضان آوے تو اوس میں عمرہ کر اس
لیے کہ رمضان میں ایک عمرہ حج کے برابر ہے ف تو ان دونو حدیثوں میں آپ نے صرف رمضان کہا اور شہر رمضان نہیں فرمایا

اِخْتِلَافُ اَہْلِ الْاٰفَاقِ فِی الرُّؤْیَۃِ اگر چاند کے دیکھنے میں ملکوں میں اختلاف ہو عَنْ کُرَیْبٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْہُ
اِلٰی مُعَاوِیَۃَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَیْتُ حَاجَتَہَا وَاسْتُہِلَّ عَلَیَّ ہِلَالُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَیْتُ الْہِلَالَ
لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فِیْ اٰخِرِ الشَّہْرِ فَسَاَلَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَکَرَ الْہِلَالَ فَقَالَ مَتٰی رَاَیْتُمْ فَقُلْتُ رَاَیْنَاہُ
لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ قَالَ اَنْتَ رَاَیْتَہٗ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ قُلْتُ نَعَمْ وَرَاٰہُ النَّاسُ فَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِیَۃُ قَالَ لٰکِنْ رَاَیْنَاہُ لَیْلَۃَ السَّبْتِ
فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰی نُکْمِلَ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا اَوْ نَرَاہُ فَقُلْتُ اَوَلَا تَکْتَفِیْ بِرُؤْیَۃِ مُعَاوِیَۃَ وَاَصْحَابِہٖ قَالَ لَا ہٰکَذَا اَمَرَنَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ کریب سے روایت ہے ام الفضل نے اونکو معاویہ بن ابی سفیان پاس بھیجا شام میں انہوں نے کہا
میں شام میں آیا اور اونکا کام پورا کیا اتنے میں رمضان کا چاند آیا اور میں شام ہی میں تھا تو میں نے جمعے کی رات کو چاند دیکھا پھر میں
مدینے میں آن پہونچا رمضان کے اخیر میں عبد اللہ بن عباس نے مجھسے پوچھا اور چاند کا ذکر کیا تم نے کب چاند دیکھا میں نے کہا ہم نے
دیکھا جمعے کی رات کو اونہوں نے کہا تم نے جمعے کی رات کو دیکھا میں نے کہا ہاں اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا اور معاویہ نے
بھی اونہوں نے کہا ہم نے تو ہفتے کی رات کو دیکھا اور ہم برابر روزے رکھے جاوینگے یہانتک کہ تیس دن پورے ہوں یا چاند دکھلائی دیوے
میں نے کہا تم معاویہ اور اون کے لوگوں کے چاند دیکھنے میں خیال نہ کروگے اونہوں نے کہا نہیں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی
حکم کیا ہے ف کہ چاند دیکھکر روزے شروع کرو اور چاند دیکھکر موقوف کرو اگر چاند نہ دکھلائی دیوے تو تیس دن پورے کرلو۔ مدینے سے
شام تک دو سو کوس ہے اور اتنی دور میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اور ملکوں کی رویت کا اعتبار نہیں جو فاصلے
پر واقع ہوں البتہ اگر نزدیک ہوں تو اعتبار ہوگا بابُ قَبُوْلِ شَہَادَۃِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ عَلٰی ہِلَالِ شَہْرِ رَمَضَانَ

ایک شخص کی گواہی رمضان کا چاند دیکھنے پر مقبول ہے عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابصرت الہلال
فقال اتشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ قال نعم فنادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان صوموا ترجمہ
ابن عباس رض سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میں نے چاند دیکھا آپنے فرمایا تو گواہی دیتا ہے اس بات کے
کہ نہیں کوئی معبود سچا سوا اللہ کے اور محمد اسکے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں وہ بولا ہاں آپنے منادی کروا دی کہ روزہ رکھو عن ابن عباس رض
قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابصرت الہلال اللیلۃ فقال اتشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا
عبدہ ورسولہ قال نعم قال یا بلال اذن فی الناس فلیصوموا غدا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میں نے رات کو چاند دیکھا آپنے فرمایا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ کے اور
حضرت محمد اس کے بندے ہیں اور بھیجے ہوئے ہیں وہ بولا ہاں آپنے فرمایا اے بلال پکار دے لوگوں میں کل روزہ رکھیں عن عبد الرحمن بن
زید بن الخطاب انہ خطب الناس فی الیوم الذی یشک فیہ فقال الا انی جالست اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وسالتہم وانہم حدثونی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ وانسکوا
لہا فان غم علیکم فاتموا ثلاثین وان شہد شاہدان فصوموا وافطروا ترجمہ عبد الرحمن بن زید بن خطاب نے خطبہ پڑھا
شک کے روز یعنی جس دن شبہ تھا کہ یہ پہلی تاریخ ہے یا سلخ ہے تو کہا میں صحبت میں رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے اور ان سے
پوچھا انہوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور روزہ چھوڑو چاند دیکھ کر اسی طرح
حج میں عمل کرو اگر آسمان پر ابر ہو تو تیس دن پورے کر لو البتہ اگر دو گواہ گواہی دیں کہ چاند دیکھنے کی (جب آسمان پر ابر ہو) تو روزہ رکھو اور روزہ
چھوڑو اکمال شعبان ثلاثین اذا کان غیم وذکر اختلاف الناقلین عن ابی ہریرۃ جب ابر ہو تو شعبان کے
تیس دن پورے کرنا اور بیان راویوں کے اختلاف کا ابو ہریرہ سے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا
لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فعدوا ثلاثین ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور روزہ موقوف کرو چاند دیکھ کر اگر ابر ہو تو تیس دن پورے کر لو عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیۃ الہلال وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فاقدروا ثلاثین ترجمہ وہی جو گزرا عن
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم الہلال فصوموا واذا رایتموہ فافطروا فان غم
علیکم فصوموا ثلاثین یوما ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو پھر جب
چاند دیکھو تو روزہ موقوف کرو اور اگر ابر آ جاوے تو تیس روزے رکھو عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول اذا رایتم الہلال فصوموا واذا رایتموہ فافطروا فان غم علیکم فاقدروا لہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض
سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر
ابر آ جاوے تو اندازہ کر لو یعنی تیس دن پورے کر لو عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر رمضان فقال لا تصوموا

حتی تروا الہلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نے رمضان کو بیان کیا تو فرمایا مت روزہ رکھو جب تک نہ دیکھو اور مت روزہ موقوف کرو جب تک چاند نہ دیکھو اگر ابر ہو جاوے تو اندازہ
کر لو ذکر الاختلاف علی عبید اللہ بن عمر فی ہذا الحدیث بیان راویوں کے اختلاف کا عبید اللہ بن عمر پر اس حدیث
میں عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا حتی تروہ ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم
فاقدروا لہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھو اور مت روزہ موقوف
کرو یہاں تک کہ چاند دیکھو اگر ابر ہو جاوے تو اس کا اندازہ کر لو عن ابی ہریرۃ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الہلال
فقال اذا رأیتموہ فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فعدوا ثلاثین ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو ذکر کیا تو فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر چاند چھپ جاوے تو تیس دن
پورے کر لو ذکر الاختلاف علی عمرو بن دینار فی حدیث ابن عباس فیہ راویوں کے اختلاف کا بیان ابن عباس کی حدیث
میں عمرو بن دینار پر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ
فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھ کر
اور موقوف کرو چاند دیکھ کر اگر ابر ہو جاوے تو تیس دن کا شمار پورا کر لو عن ابن عباس قال عجبت ممن یتقدم الشہر وقد قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الہلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا میں تعجب کرتا ہوں اس شخص سے جو مہینا ہونے سے آگے روزہ رکھتا ہے حالانکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر ابر ہو جاوے تو تیس دن کا شمار پورا کرو ذکر
الاختلاف علی منصور فی حدیث ربعی فیہ راویوں کا اختلاف منصور پر ربعی کی روایت میں عن حذیفۃ بن الیمان
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقدموا الشہر حتی تروا الہلال قبلہ او تکملوا العدۃ ثم صوموا حتی
تروا الہلال او تکملوا العدۃ قبلہ ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو مہینا
کے آگے جب تک چاند نہ دیکھو یا شعبان کے تیس دن پورے نہ کر لو پھر روزہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھو یا تیس روزے پورے کر لو عن ربعی عن بعض
اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا الشہر حتی تکملوا العدۃ
او تروا الہلال ثم صوموا ولا تفطروا حتی تروا الہلال او تکملوا العدۃ ثلاثین ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابی
سے روایت ہے آپ نے فرمایا مت روزہ رکھو رمضان کے آگے جب تک شمار پورا نہ کر لو یا چاند دیکھو پھر روزہ رکھو اور موقوف مت کرو روزوں کو جب تک
چاند دیکھو یا شمار پورا کرو عن ربعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الہلال فصوموا واذا رأیتموہ
فافطروا فان غم علیکم فاتموا شعبان ثلاثین الا ان تروا الہلال قبل ذلک ثم صوموا رمضان ثلاثین الا ان
تروا الہلال قبل ذلک ترجمہ ربعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب پھر چاند دیکھو تو

موقوف کرو اگر چاند چھپ جاوے تو شعبان کی تیس دن پورے کرلو مگر جب چاند اوس سے پہلے دیکھو پھر رمضان کی تیس روزے رکھو مگر یہ چاند
اوس سے پہلے دیکھو عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته
فان حال بينكم وبينه سحاب فاكملوا العدة ولا تستقبلوا الشهر استقبالا ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے رکھو چاند دیکھکر اور موقوف کرو چاند دیکھکر اگر تمھارے اور چاند کے بیچ میں ابر آجاوے
تو تیس دن کا شمار پورا کرلو اور مہینے کے آگے مت روزے رکھو عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تصوموا قبل رمضان صوموا للرؤية وافطروا للرؤية فان حالت دونه غيابة فاكملوا ثلاثين ترجمہ
ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزے رکھو رمضان سے پہلے (ایک دو روز رمضان کے استقبال کے
لیے) بلکہ روزے رکھو چاند دیکھکر اور موقوف کرو چاند دیکھکر اگر ابر حائل ہو جاوے تو تیس دن پورے کرلو

كم الشهر

مہینا کتنے روز کا ہوتا ہے ذكر الاختلاف على الزهري في الخبر عن عائشة بیان اختلاف کا راویوں کے زہری پر حضرت
عائشہ کی حدیث میں عن عائشة قالت اقسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يدخل على نسائه شهرا فلبث
تسعا وعشرين فقلت أليس قد كنت آليت شهرا فعددت الايام تسعا وعشرين فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم الشهر تسع وعشرون ترجمہ ام المومنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کہائی کہ اپنی عورتوں پاس نہ
جاوینگے ایک مہینے تک پھر آپ انتیس روز تک ٹھہرے رہے میں نے کہا آپ نے قسم کہائی تھی ایک مہینے کی لیے اور شمار سے ابھی انتیس روز ہوئے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے **ف** ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بھید کی بات
حضرت ام المومنین حفصہؓ سے کہی اور اون سے کہا کسی سے ظاہر نہ کرنا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہدی اور رفتہ رفتہ وہ بات فاش
ہوگئی اللہ تعالی نے آپکو بتلا دیا کہ ام المومنین حفصہؓ نے اس بات کو ظاہر کردیا آپ بہت ناراض ہوئے اور ام المومنین عائشہ اور حفصہ
دونوں کو توبہ کا حکم ہوا۔ وہ بات یہ تھی کہ حضرت نے اپنی لونڈی کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا۔ یا خلافت کی بات تھی کہ بعد میرے
ابوبکر کو خلافت ہوگی پھر عمر کو عن ابن عباس قال لم ازل حريصا ان اسأل عمر بن الخطاب عن المرأتين من ازواج
رسول الله صلى الله عليه وسلم اللتين قال الله ان تتوبا الى الله فقد صغت قلوبكما وساق الحديث وقال فيه
فاعتزل رسول الله صلى الله عليه وسلم نساءه من اجل ذلك الحديث حين افشته حفصة الى عائشة تسعا وعشرين
ليلة قالت عائشة وكان قال ما انا بداخل عليهن شهرا من شدة موجدته عليهن حين حدثه الله عز وجل حديثهن
فلما مضت تسع وعشرون ليلة دخل على عائشة فبدأ بها فقالت له عائشة انك قد كنت آليت يا رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان لا تدخل علينا شهرا وانا اصبحنا من تسع وعشرين ليلة نعدها عدا فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم الشهر تسع وعشرون ليلة ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے میں نہایت مشتاق تھا کہ حضرت عمرؓ سے پوچھوں اون بی بیوں
کو جنکا ذکر اللہ تعالی نے اس آیت میں کہا ہے ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما یعنی اگر تم توبہ کرو اللہ کیطرف تو تمہارے دل جھک گئے ہیں

دیہان کیا حدیث کو آخر تک اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا اپنی عورتوں کو اس بات کی وجہ سے جو حضرت حفصہ نے ظاہر کر دی
حضرت عائشہ سے انتیس راتوں تک حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان عورتوں کے پاس نہیں جاؤں گا ایک مہینے
تک بسبب غصے کے جو تھا اون پر جب اللہ نے اونکا حال آپکو بتلا دیا جب انتیس راتیں گذریں تو رسول اللہ صلعم سب سے پہلے حضرت عائشہ
کے پاس گئے اونہوں نے کہا یا رسول اللہ آپنے قسم کہائی تھی ایک مہینے تک نہ آنے کی اور ابھی انتیسویں رات کی صبح ہوئی ہے ہم گنتے جاتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے ذکر خبر ابن عباس فیہ ابن عباس کی حدیث کا بیان
اس باب میں عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبریل علیہ السلام فقال الشهر تسع وعشرون
یوما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے
کہا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشهر تسع وعشرون یوما ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے عن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انه ضرب بیده علی الاخری وقال الشهر هكذا وهكذا وهكذا ونقص فی الثالثة اصبعا ترجمہ
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا مہینہ یہ ہے اور یہ ہے اور یہ اور اخیر
میں ایک اونگلی کم کر لی ف یعنی انتیس روز کا عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشهر
هكذا وهكذا وهكذا یعنی تسعة وعشرون ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مہینہ یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے اپنی انگلیوں سے بتلایا اور تیسری بار میں ایک اونگلی کو کم کر دیا یعنی انتیس روز کا عن محمد بن
سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشهر هكذا وهكذا وصفق محمد بن عبید بیدیه
ینعتها ثلاثا ثم قبض فی الثالثة الابهام فی الیسری ترجمہ محمد بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مہینہ یہ ہے اور یہ ہے اور محمد بن عبید اس حدیث کے راوی نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر تین بار بتلایا پہر تیسری بار میں بائیں ہاتھ کا
انگوٹہا بند کر لیا عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الشهر يكون تسعة وعشرين ويكون ثلاثين
فاذا رأيتموه فصوموا واذا رأيتموه فافطروا فان غم عليكم فاكملوا العدة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے اور تیس روز کا ہوتا ہے جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزہ موقوف
کرو اگر ابر ہو جاوے تو شمار پورا کرو عن عبد الله بن عمر يقول سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول الشهر تسع وعشرون
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے عن ابن عمر عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال انا امة امية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا وهكذا ثلاثا حتى ذكر تسعا وعشرين
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم امی ہیں امی ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں مہینہ
یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے انتیس کو فرمایا عن ابن عمر یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا امة امية لا نحسب

وَلَا نَكْتُبُ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا تَمَامَ الثَّلٰثِيْنَ
ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگ امی ہیں امی حساب کتاب نہیں لکھتے مہینہ یہ ہے اور یہ یہ
اور تیسری بار میں انگوٹھے کو بند کر لیا اور مہینہ یہ ہے اور یہ اور یہ پورے تیس بتلائے یعنی کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس روز کا ہوتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَوَصَفَ شُعْبَةُ عَنْ صِفَةِ جَبَلَةَ عَنْ صِفَةِ ابْنِ
عُمَرَ اَنَّهُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ فِيْمَا حَكٰى مِنْ صَنِيْعِهِ مَرَّتَيْنِ بِاَصَابِعِ يَدَيْهِ وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا مِنْ اَصَابِعِ يَدَيْهِ ترجمہ
ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ یہ ہے اور شعبہ نے جبلہ بن سحیم سے نقل کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے مہینہ
انتیس روز کا ہے اسطرح کر دو بار انہوں نے اپنی دونوں کی انگلیوں سے اشارہ کیا اور تیسری بار میں ایک انگلی بند کر لی عَنِ

ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے

الحث علی السحور

سحری کھانے کی فضیلت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا سحری کرو اسلیے کہ سحری میں برکت ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَسَحَّرُوْا ترجمہ اس روایت میں یہ عبد اللہ بن مسعود کا قول بیان
کیا ہے کہ انہوں نے کہا سحری کرو عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً ترجمہ وہی جو
اوپر گزرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً ترجمہ اس روایت میں یہ قول ابوہریرہؓ کا بیان کیا کہ سحری کرو اسلیے کہ
سحری میں برکت ہے ف کیونکہ سحری کھانے سے طاقت ہوتی ہے اور روزہ دار خوش رہتا ہے اور سحری کا وقت عبادت اور دعا کا بھی
ہوتا ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

تأخير السحور

سحری میں دیر کرنے کی فضیلت عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ اَيَّ سَاعَةٍ تَسَحَّرْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ النَّهَارُ اِلَّا اَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ ترجمہ زرؓ سے روایت ہے ہم نے حذیفہ سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت
سحری کی انہوں نے کہا دن ہو گیا تھا مگر آفتاب نہیں نکلا تھا مطلب یہ ہے کہ فجر بہت قریب تھی گویا ہو گئی تھی اور بعضوں کے نزدیک طلوع
آفتاب تک کھانا درست ہے لیکن یہ قول مردود ہے اور مخالف ہے کتاب اللہ کے عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا
اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمَسْجِدَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا اِلَّا هُنَيْهَةٌ ترجمہ زر بن حبیش سے روایت
ہے میں نے سحری کھائی حذیفہؓ کے ساتھ پھر ہم نکلے نماز کو جب مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھیں اور نماز کی تکبیر ہوئی تھوڑی دیر کے بعد عَنْ

صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْنَا ترجمہ
صلہ بن زفر سے روایت ہے میں نے سحری کھائی حذیفہ کے ساتھ پھر ہم نکلے نماز کو پس تو فجر کی سنتیں پڑھیں اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی ہم نے
نماز پڑھی قَدْرُ مَا بَيْنَ السَّحُوْرِ وَبَيْنَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فجر کی نماز اور سحری میں کتنا فاصلہ ہو عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

تسحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قمنا الى الصلوة قلت كم كان بينهما قال قدر ما يقرأ الرجل خمسين آية ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے ہم نے سحری کھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر نماز کو کھڑے ہوئے انس نے کہا میں نے زید بن ثابت سے پوچھا نماز میں اور سحری میں کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے

عن زيد بن ثابت قال تسحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قمنا الى الصلوة قلت زعم ان انسا القائل ما كان بين ذلك قال قدر ما يقرأ الرجل خمسين آية ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی پھر ہم نماز کو اٹھے شاید انس نے کہا کتنا فاصلہ دونوں میں تھا انہوں نے کہا اتنا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے

عن انس قال تسحر رسول الله صلى الله عليه وسلم وزيد بن ثابت ثم قاما فدخلا في صلوة الصبح فقلنا لانس كم كان بين فراغهما ودخولهما في الصلوة قال قدر ما يقرأ الانسان خمسين آية ترجمہ انس سے روایت ہے زید بن ثابت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی پھر دونوں کھڑے ہوئے اور صبح کی نماز پڑھنے لگے قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا کتنا فاصلہ تھا کھانے سے فراغت اور نماز میں انہوں نے کہا اتنا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے

عن ابي عطية قال قلت لعائشة فينا رجلان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احدهما يعجل الافطار ويؤخر السحور والآخر يؤخر الافطار ويعجل السحور قالت ايهما الذي يعجل الافطار ويؤخر السحور قلت عبد الله قالت هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع ترجمہ ابو عطیہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا ہم میں دو آدمی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک تو روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے (یعنی قریب فجر کے) اور دوسرا افطار دیر میں کرتا ہے اور سحری جلد کھاتا ہے انہوں نے کہا وہ کون شخص ہے جو افطار جلدی کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے میں نے کہا عبد اللہ بن مسعودؓ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے

عن ابي عطية قال قلت لعائشة فينا رجلان احدهما يعجل الافطار ويؤخر السحور والآخر يؤخر الافطار ويعجل السحور قالت ايهما الذي يعجل الافطار ويؤخر السحور قلت عبد الله بن مسعود قالت هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عن ابي عطية قال دخلت انا ومسروق على عائشة فقال لها مسروق رجلان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كلاهما لا يألو عن الخير احدهما يؤخر الصلوة والفطر والآخر يعجل الصلوة والفطر فقالت عائشة ايهما الذي يعجل الصلوة والفطر قال مسروق عبد الله فقالت عائشة هكذا كان يصنع رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابو عطیہ سے روایت ہے میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہؓ کے پاس گئے مسروق نے کہا دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں اور دونوں نیک کام میں کوتاہی نہیں کرتے لیکن ایک تو نماز بھی دیر سے پڑھتا ہے اور روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے اور دوسرا نماز بھی جلدی پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا وہ کون شخص ہے جو نماز بھی جلد پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے مسروق نے کہا عبد اللہ بن مسعود حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے

عن ابي عطية قال دخلت انا

ومسروق على عائشة فقلت لها يا ام المؤمنين رجلان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم احدهما يعجل
الافطار ويعجل الصلوة والاخر يؤخر الافطار ويؤخر الصلوة فقالت ايهما يعجل الافطار ويعجل الصلوة
قلنا عبد الله بن مسعود قالت هكذا كان يصنع رسول الله صلى الله عليه وسلم والاخر ابو موسى
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ دوسرے صحابی ابو موسی اشعری تھے **فضل السحور** سحری کھانے کی فضیلت عن
رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتسحر فقال انها بركة
اعطاكم الله اياها فلا تدعوه ترجمہ ایک صحابی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس گیا آپ سحری کھا رہے تھے آپ نے فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تم کو دی ہے تو مت چھوڑو اوسکو **دعوة السحور**
سحری کھانے کے لیے بلانا عن العرباض بن سارية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يدعو الى السحور
في شهر رمضان قال هلموا الى الغداء المبارك ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ بلاتے تھے سحری کے لیے رمضان کے مہینے میں تو فرماتے آؤ صبح کے مبارک کھانے کے لیے **تسمية السحور غداء** سحری
کو صبح کا کھانا کہنا عن المقدام بن معديكرب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عليكم بغداء السحور فانه هو الغداء
المبارك ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کرو اپنے اوپر صبح کا کھانا یعنی سحری کا کیونکہ وہ
مبارک کھانا ہے صبح کا عن خالد بن معدان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل هلم الى الغداء المبارك
يعني السحور ترجمہ خالد بن معدان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے آ صبح کے کھانے کے لیے
جو مبارک ہے یعنی سحری کے لیے **فصل** ما بين صيامنا وصيام اهل الكتاب ہمارے اور اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ
کے روزے میں کیا فرق ہے عن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فصل ما بين صيامنا وصيام
اهل الكتاب اكلة السحور ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزے
میں فرق یہی ہے سحری کھانا وہ سحری نہیں کھاتے **السحور** بالسويق والتمر ستو اور کھجور کھا کر سحری کرنا عن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذلك عند السحور يا انس اني اريد الصيام اطعمني شيئا فاتيته
بتمر واناء فيه ماء وذلك بعد ما اذن بلال فقال يا انس انظر رجلا ياكل معي فدعوت زيد بن ثابت فجاء
فقال اني قد شربت شربة سويق وانا اريد الصيام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اريد الصيام فتسحر
معه ثم قام فصلى ركعتين ثم خرج الى الصلوة ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے وقت انس سے
کہا اے انس میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں مجھ کو کچھ کھلا میں کھجور لایا اور ایک برتن پانی کا اس وقت بلال اذان دے چکے تھے آپ نے فرمایا اے انس
کسی شخص کو ڈھونڈھ جو میرے ساتھ کھاوے میں نے زید بن ثابت کو بلایا وہ آئے اونہوں نے کہا میں نے ایک گھونٹ ستو کا پی لیا ہے اور میری نیت
روزے کی ہے آپ نے فرمایا میری بھی نیت روزے کی ہے پھر زید نے آپ کے ساتھ سحری کھائی بعد اوس کے آپ اوٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر

نہار روزے کا وقت قول الله تعالى كلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر

اس آیت کی تفسیر کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض اخیر تک عن البراء بن عازب ان احدهم كان اذا نام قبل ان
يتعشى لم يحل له ان ياكل شيئا ولا يشرب ليلته ويومه من الغد حتى تغرب الشمس حتى نزلت هذه الاية
كلوا واشربوا الى الخيط الاسود وقال نزلت في ابي قيس بن عمرو اتى اهله وهو صائم بعد المغرب فقال هل من شيء
فقالت امراته ما عندنا شيء ولكن اخرج التمس لك عشاء فخرجت ووضع راسه فنام فرجعت اليه فوجدته
نائما وايقظته فلم يطعم شيئا وبات واصبح صائما حتى انتصف النهار فغشي عليه وذلك قبل ان تنزل هذه
الاية فانزل الله فيه ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ پہلے یہ دستور تھا کہ اگر روزہ دار شام کو کھانا کھانے سے پہلے سو جاتے
پھر وہ ساری رات پھر کھانا اور پینا درست نہ ہوتا دوسرے دن آفتاب کے ڈوبنے تک یہاں تک کہ یہ آیت اتری کلوا واشربوا حتی یتبین
لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یعنی کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ کھل جاوے تم کو سفید دھاری فجر کی سیاہ دھاری سے اور
یہ آیت ابو قیس بن عمرو کے باب میں اتری وہ اپنی بی بی پاس آئے مغرب کے بعد اور وہ روزے سے تھے پوچھا کچھ کھانے کو ہے
بی بی نے کہا ہمارے پاس کچھ نہیں ہے لیکن میں جاتی ہوں تیرے لیے کچھ کھانا ڈھونڈھ لاتی ہوں وہ باہر گئی اور یہ لیٹ کر سو گئے جب
وہ لوٹ کر آئی تو ان کو دیکھا سوتے ہیں اس نے جگایا لیکن انہوں نے کچھ نہ کھایا (اس سبب سے کہ سونے کے بعد کھانا پینا درست نہ تھا) اور رات
بھر یوں ہی رہے پھر صبح کو روزہ رکھا جب دوپہر ہوئی تو ان کو غش آگیا (اسی بھوک اور پیاس کے) اس وقت تک یہ آیت نہیں اتری تھی
تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری عن عدي بن حاتم انه سال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قوله حتى يتبين
لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود قال هو سواد الليل وبياض النهار ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سفید دھاری اور سیاہ دھاری سے کیا مراد ہے اس آیت میں حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود
آپ نے فرمایا سیاہ دھاری رات کی سیاہی ہے اور سفید دھاری دن کی سفیدی

كيف الفجر

فجر کیونکر نکلتی ہے عن ابن مسعود
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل لينبه نائمكم ويرجع قائمكم وليس الفجر ان يقول هكذا
واشار بكفه ولكن الفجر ان يقول هكذا واشار بالسبابتين ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بلال رات کو اذان دیتے ہیں جب تھوڑی رات باقی رہتی ہے تاکہ تم میں سے جو سوتا ہے وہ ہوشیار ہو (تہجد پڑھے یا سحری کھاوے) اور جاگتا
ہے وہ لوٹ جاوے (تھوڑی دیر سو رہے یا کھانا کھانے کے لیے یا وتر پڑھ لے) اور فجر اس طرح نہیں ہے اور اشارہ کیا اپنی ہتھیلی
بلکہ فجر اس طرح ہے اور اشارہ کیا دونوں کلمے کی انگلیوں سے ف پہلی ایک روشنی لمبی ہوتی ہے بھیڑیے کی دم کی طرح وہ فجر نہیں ہے بلکہ
صبح کاذب ہے اس وقت روزہ دار کو کھانا پینا درست ہے دوسری روشنی آسمان کے کنارے میں پورب کی طرف پھیلی ہوئی نکلتی ہے وہ صبح
صادق ہے اس وقت روزہ دار کو کھانا پینا منع ہوتا ہے عن سمرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنعنكم
اذان بلال ولا هذا البياض حتى ينفجر الفجر هكذا وهكذا يعني معترضا قال ابو داود وبسط يديه يمينا وشمالا

مَا دَامَ بَيَاضٌ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت دھوکا دیوے تم کو بلال کی اذان اور یہ سفیدی جبتک
فجر کی روشنی نہ ہوے اسطرح یعنی جو ان میں ابو داؤد نے کہا شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے اور بائیں پھیلائے کھینچکر اَلتَّقَدُّمُ
قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ رمضان کا استقبال کرنا کیسا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا
قَبْلَ الشَّهْرِ بِصِيَامٍ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا أَتَى ذٰلِكَ الْيَوْمُ عَلَى صِيَامِهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزے رکھو مہینے سے پہلے مگر وہ شخص کہ جسکا دن روزہ کا آجاوے یعنی کوئی شخص کے عادت تھی ایک دن
روزہ رکھنے کی اب وہ دن رمضان سے پہلے آن پہونچا تو روزہ رکھ لے اسلیے کہ اوسکی نیت استقبال کے نہیں ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدٌ الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَحَدٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا قَبْلَهُ
فَلْيَصُمْهُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو کوئی رمضان سے ایک روز یا دو روز آگے
مگر وہ شخص جو پہلے سے اوس دن روزہ رکھا کرتا تھا وہ رکھے عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصِيَامِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ يَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے مگر جب وہ دن آجاوے جس دن تم میں سے کوئی
روزہ رکھا کرتا تھا تو روزہ رکھے۔ امام نسائی نے کہا حدیث خطا ہے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو پے درپے دو مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا مگر آپ شعبان کو رمضان سے ملا دیتے یعنی شعبان میں برابر روزے رکھتے
کہ وہ رمضان کے روزوں سے پہنچا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ
ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان سے ملا دیتے عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ
عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ
لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَكَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ أَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت
عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کو اونہوں نے کہا آپ روزے رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نہ کرینگے پھر افطار
کرتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے روزے نہ رکھینگے اور آپ ساری شعبان یا اکثر شعبان میں روزے رکھتے تھے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ
كَانَتْ إِحْدَانَا تُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَمَا تَقْدِرُ أَنْ تَقْضِيَ حَتَّى يَدْخُلَ شَعْبَانُ وَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُومُ فِي شَهْرٍ مَا يَصُومُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے
ہم میں سے یعنی حضرت کی بی بیوں میں سے رمضان میں کوئی افطار کرتے (یعنی روزے نہ رکھتی) پھر اوسکو قضا کرنے کی مہلت نہ ملتی یہانتک
کہ شعبان آتا اور جتنے روزے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں رکھتے تھے کسی مہینے میں نہ رکھتے آپ اکثر شعبان بلکہ ساری شعبان میں
روزے رکھتے عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرِينِي عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ

يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ يَكُنْ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کو انہوں نے کہا آپ روزہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب روزے ہی رکھا کریں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار ہی کریں گے اور کسی مہینے میں آپ شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ سارے شعبان میں یا کل شعبان میں روزے رکھتے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال کے کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ شعبان کے سارے مہینے میں روزے رکھتے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَعْبَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزے رکھتے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک رات میں سارا قرآن پڑھا ہو یا کسی رات میں ساری رات عبادت کی ہو یا کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں سوا رمضان کے ف پھر اور کی حدیثوں میں جو آیا ہے کہ آپ سارے شعبان کے روزے رکھتے مراد اس سے یہ ہے کہ اکثر دنوں میں رکھتے اور بہت کم افطار کرتے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًّا مُنْذُ أَتَى الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب روزے رکھا کریں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار کیا کریں گے اور آپ نے کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے جب سے مدینے میں آئے مگر رمضان میں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ لَا مَا عَلِمْتُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ترجمہ عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھا کرتے انہوں نے کہا نہیں مگر جب باہر سے آتے (یعنی سفر سے) میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے انہوں نے کہا نہیں مگر رمضان کے اور نہ کسی مہینے میں افطار کرتے (یعنی ایک روزہ بھی نہ رکھیں) یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ کی)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ صَوْمٌ مَعْلُومٌ سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللَّهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرَ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا نہیں مگر جب سفر سے آتے میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی روزہ معین تھا سوا رمضان کے انہوں نے کہا قسم اللہ کی آپ نے کسی معین مہینے میں روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے

یہانتک کہ وفات ہوئی اور دو افطار کر لیا کسی مہینے میں بالکل) بلکہ روزہ رکہا ہر ایک مہینے میں عن جبیر بن نفیر قال سأل رجل
عائشة عن الصیام فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم شعبان کلہ ویتحری صوم الاثنین
والخمیس ترجمہ جبیر بن نفیر سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عائشہ سے پوچہا روزوں کو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے
شعبان میں روزے رکہتے اور خیال رکہتے پیر اور جمعرات کے روزے کا عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم
شعبان ورمضان ویتحری الاثنین والخمیس ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے
رکہتے تہے شعبان اور رمضان میں اور خیال رکہتے تہے پیر اور جمعرات کا **صیام یوم الشک** شک کے دن روزہ رکہنا
کیسا ہے یعنی جس دن شبہہ ہو کہ رمضان کا پہلا دن ہے یا شعبان کا اخیر عن صلة قال کنا عند عمار فاتی بشاة مصلیة
فقال کلوا فتنحی بعض القوم قال انی صائم فقال عمار من صام الیوم الذی یشک فیه فقد عصی ابا القاسم
ترجمہ صلہ سے روایت ہے ہم عمار کے پاس بیٹہے تہے اتنے میں ایک بکری بہنی ہوئی آئی انہوں نے کہا کہاؤ بعض لوگوں نے کنارہ کیا اور
کہنے لگے ہم روزہ دار ہیں عمار نے کہا جس نے شک کے دن روزہ رکہا اوس نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی عن
سماک قال دخلت علی عکرمة فی یوم یعنی قد اشکل من رمضان هو ام من شعبان وهو یاکل خبزا وبقلا و
لبنا فقال لی هلم فقلت انی صائم قال وحلف باللہ لتفطرن قلت سبحان اللہ مرتین فلما رایته یحلف لا یستثنی
تقدمت قلت هات الان ما عندک قال سمعت ابن عباس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا
لرؤیته وافطروا لرؤیته فان حال بینکم وبینه سحابة او ظلمة فاکملوا العدة عدة شعبان ولا تستقبلوا
الشهر استقبالا ولا تصلوا رمضان بیوم من شعبان ترجمہ سماک سے روایت ہے میں عکرمہ پاس گیا ایک دن جس میں شک تہی رمضان
کا ہے یا شعبان کا وہ روٹی اور ترکاری اور دودہ کہا رہے تہے انہوں نے کہا آؤ میں نے کہا میں روزے سے ہوں انہوں نے اللہ کی
قسم کہائی تم روزہ توڑ دوگے یعنی دو بار کہا سبحان اللہ جب میں نے دیکہا وہ قسم کہائے جاتے ہیں ان شاء اللہ بہی نہیں کہتے میں نے
کہا لاؤ جو تمہارے پاس ہے اونہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے روزہ رکہو چاند دیکہکر
اور افطار کرو چاند دیکہکر اگر تمہارے اور چاند کے بیچ میں ابر آجاوے یا تاریکی تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو اور رمضان سے پہلے روزے رکہو
نہ رمضان کو ملاؤ شعبان سے **التسهیل فی صیام یوم الشک** شک کے دن روزہ رکہنا کس کو جائز ہے عن ابی هریرة عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یقول الا لا تقدموا الشهر بیوم او اثنین الا رجل کان یصوم صیاما فلیصمه
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے مت روزے رکہو رمضان سے ایک یا دو دن پہلے مگر وہ شخص جو ہمیشہ اوس دن روزہ رکہا
کرتا ہو وہ رکہے **ثواب من قام رمضان وصامه ایمانا واحتسابا** جو شخص رمضان میں دن کو روزے رکہے اور رات کو عبادت
کرے ایمان کے ساتہ ثواب کے لیے اوس کو کیا ثواب ملیگا عن سعید بن المسیب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام
رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

رمضان میں رات کو عبادت کرے یعنی تراویح پڑھے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخش جاوینگے عن عائشة زوج النبي
صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرغب الناس فی قیام رمضان من غیر ان یامرهم بعزیمة
امر فیه فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو رغبت دیتے تھے رمضان مین عبادت کرنے کی لیکن زور سے کسی بات کا حکم نہین کرتے تھے یعنی ضروری اور واجب
نہین کیا) آپ فرماتے تھے جو شخص کھڑا ہو رمضان کی راتون مین یعنی تراویح پڑھے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخش جاوینگے
عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج فی جوف اللیل یصلی فی المسجد فصلی بالناس وساق الحدیث
وفیه قالت وکان یرغبهم فی قیام رمضان من غیر ان یامرهم بعزیمة ویقول من قام لیلة القدر ایمانا
واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه قال فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلک ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو باہر نکلے مسجد مین نماز پڑھنے کو لیے پھر نماز پڑھائی اور بیان کیا حدیث کو یہانتک
کہا حضرت عائشہ نے آپ لوگون کو رغبت دیتے تھے رمضان کی راتون مین کھڑے ہونے کی (نماز تراویح مین) مگر زور سے حکم نہین دیتے تھے اور
فرماتے تھے جو شخص شب قدر مین کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخش جاوینگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات
پائی اور حکم ایسا ہی رہا ف یعنی رمضان کا قیام مستحب اور سنت رہا کچھ واجب اور ضرور نہ تھا عن ابی هريرة قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی رمضان من قامه ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان کے باب مین فرماتے تھے جو شخص اس مہینے مین کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ
بخش جاوینگے عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من جوف اللیل یصلی فی المسجد وساق الحدیث
وقال فیه وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغبهم فی قیام رمضان من غیر ان یامرهم بعزیمة امر فیه
فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رات کو نکلے مسجد مین نماز پڑھنے کو لیے پھر بیان کیا حدیث کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دیتے تھے لوگون کو رمضان مین
عبادت کرنے کی مگر زور سے حکم نہین دیتے تھے آپ فرماتے تھے جو شخص رمضان مین کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخش جاوینگے
عن ابی هريرة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لرمضان من قامه ایمانا واحتسابا غفر له ما
تقدم من ذنبه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان کے لیے فرماتے تھے جو شخص اس مہینے مین
کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے گناہ اگلے بخش جاوینگے عن ابی هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص رمضان مین کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخش جاوینگے عن ابی هريرة قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یامرهم بعزیمة قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے رمضان میں کھڑے ہونے
کو بدون اسکے کہ حکم کریں تاکید سے فرماتے جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخش دیے جاوینگے عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ
بخشے جاوینگے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں میں کھڑا ہو ایمان
کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخش دیے جاوینگے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ
اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
صَامَ رَمَضَانَ وَفِیْ حَدِیْثِ شَیْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ
ہے جو شخص قدر کی رات کو کھڑا ہو (عبادت کرے) ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخش دیے جاوینگے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من صام یعنی جو شخص روزے رکھے یا من قام یعنی جو شخص کھڑا ہو (عبادت کرے) رمضان میں
اوسکے اگلے گناہ بخش دیے جاوینگے عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَیْبَانَ اَنَّهٗ لَقِیَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ حَدِّثْنِیْ بِاَفْضَلِ شَیْءٍ سَمِعْتَهٗ
یُذْکَرُ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَکَرَ
رَمَضَانَ فَفَضَّلَهٗ عَلَی الشُّهُوْرِ وَقَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ترجمہ
نضر بن شیبان سے روایت ہے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے ملے اور اون سے کہا بیان کرو مجھ سے سب سے عمدہ فضیلت رمضان کی جو تم
نے سنی ہو ابوسلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبدالرحمان بن عوف نے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے
رمضان کا ذکر کیا تو سب مہینوں پر اوسکو فضیلت دی پھر فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے وہ گناہوں سے
ایسا نکلیگا جیسے اوس روز جس دن ماں نے اوسکو جنا تھا اوس دن وہ گناہوں سے صاف اور پاک تھا۔ امام نسائی نے کہا یہ بالکل
غلط ہے صحیح یوں ہے کہ ابوسلمہ نے ابوہریرہ سے سنا۔ دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے لیکن اوس میں یوں ہے مَنْ صَامَهٗ وَقَامَهٗ اِیْمَانًا
وَّاحْتِسَابًا یعنی جو شخص روزے رکھے اور کھڑا ہو رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَیْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ سَلَمَةَ

بن عبد الرحمن حدثني بشيء سمعته من أبيك سمعه أبوك من رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بين أبيك
وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم أحد في شهر رمضان قال نعم حدثني أبي قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم إن الله تبارك وتعالى فرض صيام رمضان وسننت لكم قيامه فمن صامه وقامه إيمانا واحتسابا خرج
من ذنوبه كيوم ولدته أمه ترجمہ نضر بن شیبان سے روایت ہے میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہا مجھکو کوئی حدیث ایسی بیان کرو جو تم
نے اپنے باپ سے سنی ہو اور تمہارے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو بیچ میں اور کوئی واسطہ نہ ہو انہوں نے کہا اچھا حدیث
بیان کی مجھسے میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے فرض کیے روزے رمضان کے اور سنت ہے کھڑا ہونا اور
میں جو شخص رمضان میں روزے رکھے اور رات کو کھڑا رہے گناہوں سے ایسا نکل جاویگا جیسے اس روز تھا جس دن اوسکی ماں نے اوسے جنا تھا فضل
الصیام روزے کی فضیلت کا بیان عن علی بن ابی طالب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله تبارك وتعالى
يقول الصوم لي وأنا أجزي به وللصائم فرحتان حين يفطر وحين يلقى ربه والذي نفسي بيده لخلوف
فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے
روزہ خاص میرے لیے ہے یعنی ایسی عبادت ہے جو سوا خدا کے اور کسی کے لیے نہیں ہوتی اگرچہ مسلمان کی سب عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں
مگر روزہ مشرکوں نے بھی بہت اللہ ہی کے لیے رکھا ہے یا روزہ ایسی عبادت ہے جس میں ریا نہیں ہو سکتی اس لیے وہ خاص خدا کے لیے ہے اور میں
ہی اوسکا بدلہ دونگا اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی جس وقت روزہ کھولتا ہے اور دوسری خوشی اوس وقت ہوگی جب اللہ
سے ملیگا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو زیادہ پسند ہے مشک کی خوشبو سے عن عبد الله
قال الله عز وجل الصوم لي وأنا أجزي به وللصائم فرحتان فرحة حين يلقى ربه وفرحة عند فطره و
لخلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے ایسی ہی روایت ہے عن أبي سعيد قال
قال النبي صلى الله عليه وسلم إن الله تبارك وتعالى يقول الصوم لي وأنا أجزي به وللصائم فرحتان إذا
أفطر فرح وإذا لقي الله فجزاه فرح والذي نفس محمد بيده لخلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح
المسك ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصيام لي وأنا أجزي به
الصائم يفرح مرتين عند فطره ويوم يلقى الله وخلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك ترجمہ
ایسی ہی روایت ہے عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من حسنة عملها ابن آدم إلا كتب له
عشر حسنات إلى سبعمائة ضعف قال الله عز وجل إلا الصيام فإنه لي وأنا أجزي به يدع شهوته وطعامه من
أجلي الصيام جنة للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم أطيب عند الله
من ريح المسك ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیکی آدمی کرتا ہے اوس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں
سات سو نیکیوں تک اللہ جل جلالہ نے فرمایا مگر روزہ وہ خاص میرے لیے ہے میں اوسکا بدلہ دونگا اپنی خواہش کو اور کھانے کو چھوڑتا ہے

میرے لیے روزہ ڈھال ہے جیسے ڈھال لڑائی میں زخموں سے بچاتی ہے ویسے ہی روزہ شیطان کے حملوں کو روکتا ہے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں
ایک روزہ کھولتے وقت دوسری پروردگار سے ملتے وقت البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو زیادہ پسند ہے مشک کی خوشبو سے عن
أبي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل عمل ابن آدم له إلا الصيام هو لي وأنا أجزي به والصيام
جنة إذا كان يوم صيام أحدكم فلا يرفث ولا يصخب فإن شاتمه أحد أو قاتله فليقل إني صائم والذي
نفس محمد بيده لخلوف فم الصائم أطيب عند الله يوم القيامة من ريح المسك للصائم فرحتان يفرحهما إذا
أفطر فرح بفطره وإذا لقي ربه عز وجل فرح بصومه ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سب کام آدمی کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ وہ میرا ہے میں اوسکا بدلہ دونگا روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو بیہودہ
بکے (یعنی بیہودہ باتیں نہ بولے غیبت نہ کرے) نہ چلاوے اگر کوئی اوسے گالی دیوے یا اوس سے لڑے تو کہدے میں روزہ دار ہوں قسم ہے اوس شخص کے
جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے البتہ روزہ دار کو دو خوشی ہے ایک جس وقت روزہ کھولتا ہے خوش ہوتا ہے روزہ کھولنے سے دوسرے جب
اللہ سے ملیگا خوش ہوگا اپنے روزے سے عن أبي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله عز وجل كل
عمل ابن آدم له إلا الصيام هو لي وأنا أجزي به الصيام جنة فإذا كان يوم صوم أحدكم فلا يرفث ولا
يصخب فإن شاتمه أحد أو قاتله فليقل إني امرؤ صائم والذي نفس محمد بيده لخلوف فم الصائم أطيب
عند الله من ريح المسك ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
قال الله عز وجل كل عمل ابن آدم له إلا الصيام هو لي وأنا أجزي به والذي نفس محمد بيده لخلوف فم
الصائم أطيب عند الله من ريح المسك ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے
اللہ نے فرمایا ہر کام آدمی کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ وہ میرے لیے ہے میں اوسکا بدلہ دونگا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان
ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کی نزدیک بہتر ہے مشک کی خوشبو سے عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل
حسنة يعملها ابن آدم فله عشر أمثالها إلا الصيام لي وأنا أجزي به ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا (اللہ تعالی فرماتا ہے) ہر نیکی کے بدلے آدمی کو دس نیکیوں کا ثواب ملیگا مگر روزہ وہ میرے لیے ہی ہے میں اوسکا بدلہ دونگا عن
أبي أمامة قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت مرني بأمر آخذه عنك قال عليك بالصوم فإنه
لا مثل له ترجمہ ابوامامہؓ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا مجھکو ایک کام بتلایئے جسکو میں حاصل
کروں آپ سے آپنے فرمایا تو روزے کو اختیار کر اس کے برابر کوئی (عبادت) نہیں ہے عن أبي أمامة الباهلي قال قلت يا رسول
الله مرني بأمر ينفعني الله به قال عليك بالصوم فإنه لا مثل له ترجمہ ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھکو
ایسا کام بتلایئے جس سے اللہ مجھکو نفع دیوے آپنے فرمایا روزہ لازم کر لے اسکے برابر کوئی کام نہیں ہے عن أبي أمامة أنه سأل رسول الله
صلى الله عليه وسلم أي العمل أفضل قال عليك بالصوم فإنه لا عدل له ترجمہ ابوامامہؓ سے روایت ہے انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو نسا کام افضل ہے آپ نے فرمایا روزہ کہ برابر اوسکے کوئی کام نہیں ہے عن ابی امامۃ قال قلت یا رسول اللہ مرنی بعمل قال علیک
بالصوم فانہ لا عدل لہ ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھکو کسی کام کا حکم کیجیے آپ نے فرمایا روزہ رکھا کر کیونکہ برابر
دوسرا کام نہیں ہے عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصوم جنۃ ترجمہ معاذ بن جبل سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصوم جنۃ
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصیام جنۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے (جو گناہوں سے باز رکھتا ہے اور شیطان کے حملوں سے بچاتا ہے) عن ابی ہریرۃ
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصیام جنۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
روزہ سپر ہے عن مطرف رجل من عامر بن صعصعۃ ان عثمان بن ابی العاص دعا لہ بلبن لیسقیہ فقال مطرف
انی صائم فقال عثمان سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الصیام جنۃ کجنۃ احدکم من القتال
ترجمہ مطرف سے روایت ہے جو عامر بن صعصعہ کی اولاد میں سے ایک شخص تھا عثمان بن ابی العاص نے اونکے پلانے کے لیے دودھ منگوایا
اونھوں نے کہا میں روزے سے ہوں عثمان نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ سپر ہے جیسے تم میں سے کسی کے پاس
لڑائی کی سپر ہوتی ہے عن مطرف قال دخلت علی عثمان بن ابی العاص فدعا بلبن فقلت انی صائم فقال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الصوم جنۃ من النار کجنۃ احدکم من القتال ترجمہ مطرف سے روایت ہے میں عثمان بن
ابی العاص پاس گیا انہوں نے دودھ منگوایا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے روزہ سپر ہے جہنم کی آگ سے جیسے تم میں سے کسی کے پاس لڑائی کی سپر ہو عن ابی عبیدۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول الصوم جنۃ ما لم یخرقھا ترجمہ ابو عبیدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ سپر ہے جبتک
اوسکو پھاڑے نہیں (یعنی جبتک غیبت نہ کرے یا جھوٹ نہ بولے کیونکہ اس سے روزہ بگڑ جاتا ہے جیسے ڈھال پھٹ جاتی ہے) عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال الصیام جنۃ من النار فمن اصبح صائما فلا یجہل یومئذ وان امرؤ جہل علیہ فلا یشتمہ ولا
یسبہ ولیقل انی صائم والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک ترجمہ ام المومنین
عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے آگ کی (یعنی جہنم کی آگ سے بچاویگا) جو شخص صبح کو روزہ دار ہو کے
وہ جہالت نہ کرے اگر کوئی شخص اوس سے جہالت کرے تو اوسکو گالی نہ دے برا نہ کہے بلکہ یوں کہدے کہ میں روزہ دار ہوں قسم اوس شخص کی جس کے
ہاتھ میں محمد کی جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ پاکیزہ ہے عن ابی عبیدۃ قال الصیام جنۃ
ما لم یخرقھا ترجمہ ابو عبیدہ نے کہا روزہ ڈھال ہے جبتک اوسکو پھاڑے نہیں عن سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال للصائمین باب فی الجنۃ یقال لہ الریان لا یدخل فیہ احد غیرہم فاذا دخل آخرہم اغلق من دخل
فیہ شرب ومن شرب لم یظما ابدا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دارون

لیے جنت مین ایک دروازہ ہے جسکو ریان کہتے ہین اس مین کوئی نجاوے گا سوا روزہ دارون کے جب (سب روزہ دار یا تک کہ
اخیر شخص اوسکے اندر جاویگا تو وہ دروازہ بند ہوجاویگا جو شخص اوسکے اندر جاویگا وہ پیئیگا (وہان کو پانی کو) اور جو پیئیگا وہ
پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا عن سہل قال ان فی الجنۃ بابا یقال لہ الریان یقال یوم القیامۃ این الصائمون ہل لکم
الی الریان من دخلہ لم یظمأ ابدا فاذا دخلوا اغلق علیہم فلم یدخل فیہ احد غیرہم ترجمہ سہل نے کہا جنت مین
ایک دروازہ ہے جسکو ریان کہتے ہین قیامت کے روز پکارا جاویگا روزہ دار کہان ہین آتے ہو ریان کیطرف جو شخص اوسکے اندر جاویگا
وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا جب اوسکے اندر چلے جاوین گے تو وہ دروازہ بند ہوجاویگا پھر کوئی اوسمین نجاویگا عن ابی ہریرۃ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انفق زوجین فی سبیل اللہ عز وجل نودی فی الجنۃ یا عبد اللہ ہذا
خیر فمن کان من اہل الصلوۃ یدعی من باب الصلوۃ ومن کان من اہل الجہاد دعی من باب الجہاد ومن کان
من اہل الصدقۃ یدعی من باب الصدقۃ ومن کان من اہل الصیام دعی من باب الریان قال ابو بکر
الصدیق یا رسول اللہ ما علی احد یدعی من تلک الابواب من ضرورۃ فہل یدعی احد من تلک الابواب کلہا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم وارجو ان تکون منہم ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص جوڑا (دو اشرفیان یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیان یا دو غلام یا دو لونڈیان) دیوے
اللہ کی راہ مین جنت مین پکارا جاویگا اے اللہ کے بندے یہ تیری نیکی ہے تو جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جاویگا اور
جو شخص جہادی ہوگا (غازی) وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو شخص صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے بلایا جاویگا
اور جو شخص روزہ دار ہوگا وہ روزے کے دروازے سے بلایا جاویگا۔ ابو بکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ جو شخص سب دروازون سے بلایا جاوے
اوسکو کیا تکلیف ہوگی کوئی ایسا بھی ہوگا جو سب دروازون سے بلایا جاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان اور مجھے امید ہے کہ تم
ایسے ہی لوگون مین سے ہوگے ف جو سب دروازون سے بلائے جاوین گے اس حدیث سے فضیلت اور بزرگی حضرت ابو بکر صدیق
کی معلوم ہوئی روزے اور نماز اور صدقہ اور جہاد سب باتون مین ابو بکر صدیق کامل تھے پھر اون کے جنتی ہونے مین کیا شک ہے عن
عبد اللہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن شباب لا نقدر علی شیء قال یا معشر الشباب علیکم
بالباءۃ فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء ترجمہ عبد اللہ سے روایت
ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہم جوان تھے تاب نہ رکھتے تھے آپ نے فرمایا اے گروہ جوانون کے تم نکاح کرو اس لیے کہ نکاح کر لینے
سے نگاہ نیچی رہتی ہے (یعنی عورتون کے گھورنے سے بچتا ہے) اور شرمگاہ بچتی ہے (زنا سے) اور جو شخص نکاح کا مقدور نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ
اوسکو خصی بنا دیگا ف یعنی جیسی خصی کر ڈالنے سے شہوت جاتی رہتی ہے اوسیطرح روزہ رکھنے سے شہوت کم ہوجاویگی عن علقمۃ ان
ابن مسعود لقی عثمان بعرفات فخلا بہ فحدثہ وان عثمان قال لابن مسعود ہل لک فی فتاۃ ازوجکہا
فدعا عبد اللہ علقمۃ فحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض

الْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ ترجمہ علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے حضرت عثمان سے ملے عرفات میں وہ تنہائی میں ان سے باتیں کیں حضرت عثمان نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا میں تمہارا نکاح ایک جوان عورت سے کر دوں عبد اللہ بن مسعود نے علقمہ کو بلا بھیجا اور یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نکاح کا مقدور رکھے وہ نکاح کرے تو بہتر ہے اسکی نگاہ کو روکے گا اور شرمگاہ کو بچا رکھیگا اور جو شخص نکاح کا مقدور نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے جسکو اتنا مقدور نہ ہو وہ روزہ رکھے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَمَعَنَا عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ وَجَمَاعَةٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثٍ مَا رَأَيْتُهُ حَدَّثَ بِهِ الْقَوْمَ إِلَّا مِنْ أَجْلِي لِأَنِّي كُنْتُ أَحْدَثَهُمْ سِنًّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس گئے ہمارے ساتھ علقمہ تھے اور اسود اور کئی ایک لوگ انہوں نے ایک حدیث بیان کی میں سمجھتا ہوں میرے لیے بیان کی کیونکہ میں ان سب میں کمسن تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے جو شخص تم میں سے مقدور رکھے نکاح کا وہ نکاح کر لے اسلیے کہ نکاح روکتا ہے نگاہ کو اور بچا رکھتا ہے فرج کو یعنی شرمگاہ کو

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِتْيَةٍ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ ترجمہ علقمہ سے روایت ہے میں عبد اللہ بن مسعود کے پاس تھا اور وہ حضرت عثمان کے پاس بیٹھے تھے حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان عورت پر گزرے آپ نے فرمایا جو شخص تم میں سے طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نگاہ کو روکتا ہے اور شرمگاہ کو بچا رکھتا ہے اور جو شخص اتنا مقدور نہ رکھے وہ روزہ رکھے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث میں جو ابو معشر راوی ہے اوسکا نام زیاد بن کلیب ہے اور وہ ثقہ ہے مصاحب تھا ابراہیم نخعی کا اوس سے منصور اور مغیرہ اور شعبہ نے روایت کیا اور ایک ابو معشر مدینہ کا رہنے والا ہے اوسکا نام نجیح ہے وہ ضعیف ہے اور ضعف کے ساتھ منکر حدیثیں اوس سے منقول ہیں اوسکی منکر حدیثوں میں سے ایک وہ ہے جو اوس نے روایت کی محمد بن عمرو سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ یعنی درمیان پورب اور پچھم کے قبلہ ہے اور ایک وہ ہے جو ہشام بن عروہ سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کاٹو گوشت کو چھری سے لیکن اوسکو نوچ کر کھاؤ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ وَلَكِنِ انْهَسُوهُ نَهْسًا

بَابُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جو شخص اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ زَحْزَحَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ بِذَلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن روزہ رکھے اسکی راہ میں

(یعنی جہاد کے سفر میں یا حج کے سفر میں) اللہ تعالیٰ اسکو جہنم سے اس روزہ کی وجہ سے ستر برس کی راہ دور کر دیگا عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ
الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ
سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَجْہَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ مِنْ جَہَنَّمَ سَبْعِیْنَ عَامًا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ یَصُوْمُ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ وَجْہَہٗ
مِنَ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ بَاعَدَ اللّٰہُ
عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَامَ
یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی بَاعَدَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ مِنَ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَصُوْمُ عَبْدٌ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِذٰلِکَ الْیَوْمِ مِنَ النَّارِ
عَنْ وَجْہِہٖ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ حَرَّ جَہَنَّمَ عَنْ وَجْہِہٖ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْہِہٖ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا عَنْ عُقْبَۃَ
بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ بَاعَدَ اللّٰہُ مِنْہُ جَہَنَّمَ مَسِیْرَۃَ
مِائَۃِ عَامٍ (ف) ان سب احادیث کے لفظوں میں کچھ کچھ اختلاف ہے لیکن مطلب ایک ہے مَا یُکْرَہُ
مِنَ الصِّیَامِ فِی السَّفَرِ سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے عَنْ کَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ ترجمہ کعب بن عاصم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے ف علماء نے اختلاف کیا ہے سفر میں رمضان کے روزے رکھنا کیسا ہے بعض ظاہریہ کے نزدیک
جائز ہی نہیں بلکہ اگر رکھے تو روزہ درست نہ ہوگا اور قضا لازم ہوگی اور جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے لیکن مالک اور ابوحنیفہ اور
شافعی کے نزدیک روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تکلیف نہ ہو نہیں تو افطار بہتر ہے اور سعید بن المسیب اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق کے
نزدیک روزہ نہ رکھنا بہتر ہے اور یہ حدیث محمول ہے اوس صورت پر جب روزے سے ضرر کا احتمال ہو عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت
خطا ہے یعنی سعید بن المسیب سے مرسلاً اور بیشک یہی روایت ہے اس روایت میں ابن کثیر کا کسی نے ساتھ نہیں دیا عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی نَاسًا مُجْتَمِعِیْنَ عَلٰی رَجُلٍ فَسَاَلَ فَقَالُوْا رَجُلٌ اَجْہَدَہُ الصَّوْمُ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لوگون کو دیکہا ایک شخص پر جمع ہین آپنے پوچہا کیا ہے لوگون نے کہا روزہ سے پریشان ہو گیا ہے (اور یہ واقعہ سفر مین تہا) آپنے
فرمایا سفر مین روزہ رکہنا نیکی نہین ہے عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر برجل في ظل شجرة
يرش عليه الماء قال ما بال صاحبكم هذا قالوا يا رسول الله صائم قال انه ليس من البر ان تصوموا في السفر
وعليكم برخصة الله التي رخص لكم فاقبلوها ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر
گزرے جو درخت کے سایہ مین تہا اسپر پانی ڈال رہے تہے آپنے فرمایا اسکو کیا ہوا ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ روزہ دار ہے آپنے فرمایا سفر مین روزہ
رکہنا کوئی نیکی نہین ہے تم قبول کرو اللہ کی رخصت کو جو اس نے تم کو دی ہے عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال ليس من البر الصيام في السفر عليكم برخصة الله عز وجل فاقبلوها عن جابر ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس من البر الصيام في السفر ترجمہ اوپر گزر چکا عن جابر بن عبد الله ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا قد ظلل عليه في السفر فقال ليس من البر الصيام في السفر ترجمہ جابر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا سفر مین اسپر سایہ کیا گیا تہا آپنے فرمایا سفر مین روزہ رکہنا نیکی نہین ہے عن
جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى مكة عام الفتح في رمضان فصام حتى بلغ كراع الغميم فصام الناس
فبلغه ان الناس قد شق عليهم الصيام فدعا بقدح من ماء بعد العصر فشرب والناس ينظرون فافطر بعض الناس وصام
بعضهم فبلغه ان ناسا صاموا فقال اولئك العصاة ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا
مکہ کیطرف چلے رمضان مین تو روزے رکہتے رہے یہانتک کہ پہونچے کراع الغمیم مین (کراع الغمیم دو لفظ ہین ایک کراع یعنے ندی دوسری غمیم ایک
وادی کا نام ہے اور دونون ملکر ایک موضع کا نام ہے جو مدینہ سے سات منزل پر ہے اور مکہ سے دو منزل پر) اور لوگ بہی (جو آپ کے ساتھ تہے
روزے رکہتے ہے آپکو خبر پہونچی کہ روزہ لوگون پر بہاری ہو گیا ہے آپنے ایک پیالہ پانی کا منگوایا عصر کے بعد اور پی لیا لوگ دیکہہ رہے تہے
پہر بعض لوگون نے روزہ کہولڈالا (آپ کو دیکہکر) اور بعضون نے روزہ رکہا جب آپکو یہ خبر پہونچی کہ بعض لوگون نے روزہ
رکہا ہے آپنے فرمایا وہ گنہگار ہین ف اسلیے کہ جب روزہ سفر مین شاق ہو تو افطار بہتر ہے خصوصا جہاد کے سفر مین جہان روزے سے
ضعیف ہو جانیکا احتمال ہے عن ابي هريرة قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بطعام بمر الظهران فقال لابي بكر و
عمر ادنيا فكلا فقالا انا صائمان فقال ارحلوا لصاحبيكم اعملوا لصاحبيكم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہانا لایا گیا مر الظہران (ایک مقام کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) مین آپنے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے
فرمایا نزدیک آؤ اور کہاؤ ان دونون نے کہا ہم روزے سے ہین آپنے فرمایا لوگو انکو اونٹ دو یا دونون کی سواری طیار کر دو اور کام کرو
انکے حصہ کا اسلیے کہ وہ روزہ دار ہین عن ابي سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رسول الله صلى الله عليه
وسلم يتغدى بمر الظهران ومعه ابو بكر وعمر فقال الغداء مرسل ترجمہ ابو سلمہ سے بہی حدیث مرسلا روایت کی گئی ہے
کہ آپ صبح کا کہانا کہا رہے تہے مر الظہران مین آپکے ساتھ ابو بکر اور عمر تہے اخیر تک عن ابي سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

وبايحيى ومحمد كانوا من الطهرات مرسل ترجمہ اور گزرا **ذکر** وضع الصيام عن المسافر مسافر کو روزہ معاف ہونا **عن**
عمرو بن أمية الضمري قال قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم من سفر فقال انتظر الغداء يا أبا أمية فقلت إني صائم
فقال تعال ادن مني حتى أخبرك عن المسافر إن الله عز وجل وضع عنه الصيام ونصف الصلاة ترجمہ عمرو بن امیہ ضمری سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سفر سے آیا اور آپنے فرمایا صبح کو کھانے کے لیے ٹھہرو میں نے کہا میں روزہ سے ہوں آپ نے
فرمایا ادھر آ میرے پاس میں تجھکو مسافر کا حکم بتلاؤں اللہ جل جلالہ نے روزہ اور آدھی نماز کو معاف کر دیا ہے مسافر پر **عن** عمرو بن أمية
الضمري قال قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تنتظر الغداء يا أبا أمية
قلت إني صائم فقال تعال أخبرك عن المسافر إن الله وضع عنه يعني الصيام ونصف الصلاة **عن** أبي أمية الضمري
قال قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم من سفر فسلمت عليه فلما ذهبت لأخرج قال انتظر الغداء يا أبا أمية
قلت إني صائم يا نبي الله قال تعال أخبرك عن المسافر إن الله تعالى وضع عنه الصيام ونصف الصلاة ترجمہ اس روایت
میں اتنا زیادہ ہے کہ میں سفر سے آیا میں نے آپ کو سلام کیا جب میں جانے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو کھانیکو لیکر جانا
عن أبي أمية يعني الضمري أنه قدم على النبي صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه **عن** أبي أمية الضمري أنه قدم
على رسول الله صلى الله عليه وسلم من سفر قال انتظر الغداء يا أبا أمية قلت إني صائم قال ادن أخبرك عن المسافر إن
الله وضع عنه الصيام ونصف الصلاة **عن** أبي أمية الضمري أنه أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم من سفر و
هو صائم فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تعال أخبرك عن الصيام إن الله عز وجل وضع عن المسافر
الصيام ونصف الصلاة **عن** أبي أمية أنه أتى النبي صلى الله عليه وسلم من سفر نحوه ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن**
أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله وضع عن المسافر يعني نصف الصلاة والصوم وعن الحبلى والمرضع ترجمہ
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے معاف کر دیا مسافر کو روزہ اور آدھی نماز اور پیٹ والی اور
دودھ پلانیوالی عورت کو **ف** اگر روزہ سے ڈر ہو نقصان کا تو نہ رکھیں پیچھے قضا کر لیں **عن** أيوب عن شيخ من قشير عن عمه حدثنا
ثم ألفيناه في إبل له فقال له أبو قلابة حدثه فقال الشيخ حدثني عمي أنه ذهب في إبل له فانتهى إلى النبي صلى الله
عليه وسلم وهو يأكل أو قال يطعم فقال ادن فكل أو قال ادن فاطعم فقلت إني صائم فقال إن الله عز وجل وضع عن
المسافر شطر الصلاة والصيام وعن الحامل والمرضع ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک شیخ سے قشیر کے (قشیر
ایک قبیلہ کا نام ہے) اوس نے سنا اپنے چچا سے۔ ابو ایوب نے کہا پہلے اس شیخ نے ہم سے حدیث بیان کی تھی پھر ہم نے اوسکو اونٹوں میں
دیکھا تو ابو قلابہ نے کہا حدیث بیان کر اوس سے اوس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے چچا نے وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ گیا تو
رسول اللہ صلعم تک پہنچا آپ کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا نزدیک آ اور کھا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے
معاف کر دیا ہے مسافر سے آدھی نماز کو اور روزے کو اسیطرح پیٹ والی عورت اور دودھ پلانیوالی کو روزہ معاف کر دیا ہے **عن**

ایوب قال حدثنی ابو قلابة هذا الحدیث ثم قال هل لک فی صاحب الحدیث فدلنی علیه فلقیته فقال حدثنی قریب
لی یقال له انس بن مالک قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابل کانت لی اخذت فوافقته وهو یاکل فدعانی
الی طعامه فقلت انی صائم فقال ادن اخبرک عن ذلک ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوٰة ترجمہ ایوب سے
ابو قلابہ نے یہ حدیث بیان کی پھر کہا تم اس حدیث کے بیان کرنیوالے سے ملو گے مجھے اوسکا نشان بتلایا میں اس سے ملا اوس نے کہا مجھ سے
ایک عزیز نے بیان کیا جسکا انس بن مالک کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ لیگیا جب میں آپ پاس پہونچا تو آپ کہانا
کہا رہے تھے آپ نے مجھکو بلایا کہانے کے لیے میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا نزدیک آ میں تجھسے بیان کروں اللہ تعالی نے مسافر
کو آدھی نماز اور روزہ معاف کردیا ہے عن رجل قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشیٔ فاذا هو یتغدی قال هلم الی
الغداء فقلت انی صائم قال هلم اخبرک عن الصوم ان اللہ وضع عن المسافر نصف الصلوٰة والصوم ورخص للحبلی
والمرضع ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک کام کو آیا آپ صبح کا کہانا کہا رہے تھے آپ نے فرمایا آ کہا
میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا ادہر آ میں تجھکو روزہ کا حکم بتلاؤں اللہ تعالی نے مسافر کو آدھی نماز معاف کردی ہے اور روزہ
معاف کردیا ہے اسیطرح حاملہ اور دودہ پلانیوالی کو رخصت دی ہے عن هانی بن الشخیر عن رجل من بلحریش عن ابیه قال کنت
مسافرا فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا صائم وهو یاکل قال هلم قلت انی صائم قال تعال الم تعلم ما وضع
اللہ عن المسافر قلت وما وضع عن المسافر قال الصوم ونصف الصلوٰة ترجمہ ہانی بن شخیر سے روایت ہے اونہوں نے سنا
ایک شخص سے جو بلحریش میں سے تہا اوس نے سنا اپنے باپ سے کہا میں مسافر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میں روزے سے تہا آپ
کہانا کہا رہے تھے آپ نے فرمایا آ میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا آ تو نہیں جانتا جو اللہ تعالی نے معاف کیا ہے مسافر کو میں نے کہا کیا معاف
کیا ہے آپ نے فرمایا روزہ اور آدھی نماز عن هانی بن عبد اللہ بن الشخیر عن رجل من بلحریش عن ابیه قال کنا نسافر ما شاء
اللہ فاتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یطعم فقال هلم فاطعم فقلت انی صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم احدثکم عن الصیام ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوٰة ترجمہ ہانی بن عبد اللہ بن شخیر سے
روایت ہے اونہوں نے سنا ایک شخص سے جو بلحریش میں سے تہا اوس نے سنا اپنے باپ سے کہا میں مسافر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا اور میں روزے سے تہا آپ کہانا کہا رہے تھے آپ نے فرمایا آ میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا آ تو نہیں جانتا جو اللہ تعالی نے معاف
کیا ہے مسافر کو میں نے کہا کیا معاف کیا ہے آپ نے فرمایا روزہ اور آدھی نماز عن هانی بن عبد اللہ بن الشخیر عن رجل من بلحریش
عن ابیه قال کنا نسافر ما شاء اللہ فاتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یطعم فقال هلم فاطعم فقلت انی
صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدثکم عن الصیام ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوٰة ترجمہ
ہانی بن عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے اوس نے سنا بلحریش کے ایک شخص سے اوس نے سنا اپنے باپ سے کہا ہم سفر میں کرتے تھے جبتک اللہ
چاہتا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ کہانا کہا رہے تھے آپ نے فرمایا آ کہانا کہا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا میں تمکو روزہ

تبارک و تعالیٰ نے مسافر کو روزہ معاف کر دیا ہے اور آدہی نماز معاف کر دی ہے عن هانئ بن عبد الله بن الشخير قال كنت
مسافرا فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يأكل وانا صائم فقال هلم قلت اني صائم قال اتدري ما وضع الله
عن المسافر قلت وما وضع الله عن المسافر قال الصوم وشطر الصلوٰة ترجمہ اوپر گزر چکا عن غيلان قال خرجت مع
ابي قلابة في سفر فقرب طعاما فقلت اني صائم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج في سفر فقرب طعاما
فقال لرجل ادن فاطعم قال اني صائم قال ان الله وضع عن المسافر نصف الصلوٰة والصوم في السفر فادن فاطعم
فدنوت فطعمت ترجمہ غیلان سے روایت ہے میں ابو قلابہ کے ساتھ نکلا سفر میں اونہوں نے کھانا سامنے کیا میں نے کہا میں
روزہ سے ہوں ابو قلابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نکلے آپ کے سامنے کھانا آیا آپ نے ایک شخص سے کہا آ اور کہا وہ بولا
میں روزہ سے ہوں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر کو آدہی نماز اور روزہ سفر میں معاف کر دیا ہے تو آ اور کہا میں گیا اور کہایا فضل
الافطار في السفر على الصوم سفر میں روزہ نہ رکھنے کی فضیلت عن انس بن مالك قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
في السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا في يوم حار واتخذنا ظلالا فسقط الصوام وقام المفطرون فسقوا الركاب
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب المفطرون اليوم بالاجر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے بعض ہم میں سے روزہ رکھا اور بعضوں نے افطار کیا ایک دن بہت گرمی تھی ہم اترے اور سایہ لگائے روزہ دار
تھک کر گر پڑے اور بے روزہ اوٹھے اور اونٹوں کو پانی پلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کا ثواب بے روزہ لوگ لے گئے ذکر
قوله الصائم في السفر كالمفطر في الحضر روزہ رکھنا سفر میں ایسا ہے جیسے بے روزہ ہونا گھر میں عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن
عوف قال يقال الصائم في السفر كالمفطر في الحضر ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف نے کہا لوگ کہتے تھے سفر میں روزہ
رکھنا ایسا ہے جیسے حضر میں افطار کرنا ف یعنی سفر میں روزہ رکھنے کا کچھ ثواب نہیں ہے یا روزہ رکھنا گناہ ہے یعنی جس صورت میں ضرر
کا احتمال ہو یہ حدیث ابن ماجہ نے عبد الرحمن بن عوف سے مرفوعاً روایت کی ہے عن عبد الرحمن بن عوف قال الصيام في السفر
كالافطار في الحضر ترجمہ عبد الرحمن بن عوف نے کہا سفر میں روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جیسے حضر یعنی گھر میں افطار کرنا عن
عبد الرحمن بن عوف قال الصائم في السفر كالمفطر في الحضر ترجمہ عبد الرحمن بن عوف نے کہا سفر میں روزہ رکھنے والا ایسا ہی
جیسے حضر میں افطار کرنے والا الصيام في السفر سفر میں روزہ رکھنے کا بیان عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم
خرج في رمضان فصام حتى اتى قديدا ثم اتي بقدح من لبن فشرب وافطر هو واصحابه ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نکلے (سفر میں) تو روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ قدید (ایک مقام ہے مدینہ سے سات منزل مکہ کی طرف)
میں پہنچے پھر ایک پیالہ دودھ کا آپ کے سامنے آیا آپ نے پی لیا اور آپ کے صحابہ نے بھی پیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں اگر کسی نے
روزہ رکھا ہو پھر تکلیف معلوم ہو تو توڑ سکتا ہے عن ابن عباس قال صام رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة حتى
اتى قديدا ثم افطر حتى اتى مكة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا جب مدینہ سے نکلے

یہاں تک کہ قدید میں پہنچے پھر افطار کیا یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صام فی السفر
حتی اتی قدیدا ثم دعا بقدح من لبن فشرب فافطر هو واصحابه ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سفر میں روزہ رکھا یہاں تک کہ قدید میں آئے پھر ایک پیالہ دودھ کا منگوایا اپنی پیا اور آپ کے اصحاب نے بھی پیا عن ابن عباس قال خرج
رسول الله صلی الله علیه وسلم الی مکة فصام حتی اتی عسفان فدعا بقدح فشرب قال شعبة فی رمضان فکان ابن عباس
یقول من شاء صام ومن شاء افطر ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف نکلے تو روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ عسفان میں پہنچے
پھر ایک پیالہ منگوایا اور پیا رمضان میں ابن عباس کہتے تھے جو چاہے سفر میں روزے رکھے اور جو چاہے افطار کرے عن ابن عباس قال سافر
رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رمضان فصام حتی بلغ عسفان ثم دعا باناء فشرب نهارا لیراه الناس ثم افطر ترجمہ
ابن عباس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا رمضان میں تو روزے رکھتے رہے یہاں تک کہ عسفان میں پہنچے پھر ایک برتن
منگوایا اور دن کو پانی پیا لوگ دیکھتے تھے پھر روزہ نہیں رکھا عن العوام بن حوشب قال قلت لمجاهد الصوم فی السفر قال
کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم ویفطر ترجمہ عوام بن حوشب سے روایت ہے میں نے مجاہد سے کہا سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے
انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے اور افطار کرتے تھے عن مجاهد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صام فی شهر رمضان
فافطر فی السفر ترجمہ مجاہد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں روزے رکھے پھر افطار کیا سفر میں عن حمزة بن عمرو الاسلمی
انه سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الصوم فی السفر قال ان ذکر کلمة معناها ان شئت فصم وان شئت فافطر
ترجمہ حمزہ بن عمرو اسلمی رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ جی چاہے نہ رکھ عن
حمزة بن عمرو قال یا رسول الله مثله مرسل عن حمزة قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الصوم فی السفر
قال ان شئت ان تصوم فصم وان شئت ان تفطر فافطر عن حمزة بن عمرو قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن الصوم فی السفر فقال ان شئت ان تصوم فصم وان شئت ان تفطر فافطر عن حمزة بن عمرو الاسلمی قال یا رسول
الله انی اجد قوة علی الصیام فی السفر قال ان شئت فصم وان شئت فافطر عن حمزة بن عمرو انه سأل رسول الله
صلی الله علیه وسلم عن الصوم فی السفر قال ان شئت ان تصوم فصم وان شئت ان تفطر فافطر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
ان سب روایتوں کے معنی ایک ہیں لیکن لفظوں میں کچھ کچھ اختلاف ہے عن حمزة بن عمرو قال کنت اسرد الصیام علی عهد رسول
الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله انی اسرد الصیام فی السفر فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ
حمزہ بن عمرو سے روایت ہے میں پے درپے روزے رکھا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میں نے کہا یا رسول اللہ میں پے درپے رکھوں
برابر سفر میں آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور جی چاہے تو افطار کر عن حمزة قال قلت یا نبی الله انی رجل اسرد الصیام افاصوم
فی السفر قال ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن حمزة بن عمرو انه سأل رسول الله صلی الله علیه
وسلم وکان رجلا یصوم فی السفر فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ حمزہ بن عمرو اسلمی سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے

اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ جی چاہے نہ رکھ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ترجمہ حمزہ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں اپنے روزہ کی طاقت پاتا ہوں سفر میں کیا مجھ پر کچھ گناہ ہے روزہ رکھنے سے آپ نے فرمایا یہ رخصت ہے اللہ جل جلالہ کی جو شخص اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہے اور جو روزہ رکھنا چاہے تو اوس پر کچھ گناہ نہیں ہے عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ترجمہ حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا سفر میں روزہ رکھوں آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو رکھ جی چاہے نہ رکھ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي رَجُلٌ اَصُومُ اَفَاَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے حمزہ نے کہا یا رسول اللہ میں سفر میں روزہ رکھوں اور وہ بہت روزے رکھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور جی چاہے تو نہ رکھ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَصُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ رَجُلًا يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ فِي رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ لَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ہم رمضان میں سفر کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی ہم میں سے روزہ رکھتا کوئی نہ رکھتا اور کوئی دوسرے کو عیب نہ لگاتا عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ وَلَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا يَعِيبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَاَفْطَرَ بَعْضُنَا ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تو بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا اور بعضوں نے نہیں رکھا عَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمَا سَافَرَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصُومُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ فَلَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ ترجمہ ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے دونوں نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو کوئی روزہ رکھتا تھا کوئی افطار کرتا اور کوئی دوسرے پر عیب نہ لگاتا

الرخصة للمسافر ان يصوم بعضا ويفطر بعضا مسافر کو اختیار ہے کہ رمضان میں کچھ دن روزے رکھے کچھ دن افطار کرے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ صَائِمًا فِي رَمَضَانَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْكَدِيدِ اَفْطَرَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا رمضان میں نکلے مدینہ سے روزے رکھتے ہوئے جب کدید میں پہنچے تو افطار کیا

الرخصة في الإفطار لمن حضر شهر رمضان فصام ثم سافر جو شخص رمضان میں روزہ رکھے پھر سفر کو جاوے تو روزہ
کھولنا ہے عن ابن عباس قال سافر رسول الله صلى الله عليه وسلم فصام حتى بلغ عسفان ثم دعا بإناء فشرب نهارا
ليراه الناس ثم أفطر حتى دخل مكة في رمضان قال ابن عباس فصام رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر
وأفطر فمن شاء صام ومن شاء أفطر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا تو روزہ رکھا جب عسفان
(ایک مقام ہے مکے سے دوسری منزل پر) میں پہنچے تو ایک برتن پانی کا منگوایا اور دن کو پانی پیا اسلیے کہ لوگ دیکھیں پھر روزہ نہ رکھا
یہاں تک کہ مکے میں پہنچے رمضان میں ابن عباس نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا سفر میں اور افطار بھی کیا اب جسکا
جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے افطار کرے وضع الصيام عن الحبلى والمرضع حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزے معاف ہونا

عن أنس بن مالك أنه أتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتغدى فقال له النبي صلى الله عليه وسلم هلم إلى الغداء
فقال إني صائم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلاة وعن الحبلى
والمرضع ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ کھانا کھا رہے تھے تو آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھا
انس نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا اللہ نے معاف کر دیا ہے مسافر کو روزہ اور آدھی نماز اسی طرح پیٹ والی اور دودھ پلانے والی عورت کو
روزہ معاف ہے (جب بچہ کا احتمال ہو) لیکن پھر قضا کرنا ضرور ہے تأويل قول الله عز وجل وعلى الذين يطيقونه فدية
طعام مسكين اس آیت کی تفسیر عن سلمة بن الأكوع قال لما نزلت هذه الآية وعلى الذين يطيقونه فدية طعام
مسكين كان من أراد أن يفطر ويفتدي حتى نزلت الآية التي بعدها فنسختها ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے جب
یہ آیت اتری وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين یعنی جو شخص طاقت رکھتا ہو روزے کی وہ ایک مسکین کا کھانا دیوے (اگر روزہ نہ
رکھنا چاہے) تو جو شخص چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا فدیہ دیتا یہاں تک کہ اسکے بعد کی آیت اتری فمن شهد منكم الشهر فليصمه اور پہلی
آیت منسوخ ہو گئی ف اب سب کو روزہ رکھنا ضرور ہے مگر مسافر اور مریض کو رخصت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں پھر قضا کر لیویں اور
بعضوں نے کہا پہلی آیت منسوخ نہیں ہے بلکہ معنی اسکے یہ ہیں کہ جو لوگ پہلے روزے کی طاقت رکھتے تھے لیکن اب بے طاقت ہو گئے ہیں (
جیسے بوڑھا) انکو اختیار ہے کہ فدیہ دیں یا روزہ رکھیں عن ابن عباس في قوله وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين يطيقونه
يكلفونه فدية طعام مسكين واحد فمن تطوع خيرا طعام مسكين آخر ليست بمنسوخة فهو خير له وأن
تصوموا خير لكم لا يرخص في هذا إلا للذي لا يطيق الصيام أو مريض لا يشفى ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وعلى
الذين يطيقونه کے معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں کو تکلیف ہے روزے کی (یعنی روزہ اون پر شاق ہے) ایک مسکین کا کھانا دینا چاہیے اگر کوئی ایک اور مسکین
کو دیوے تو وہ اوسکے لیے بہتر ہے لیکن روزہ رکھنا بہتر ہے (یہ آیت منسوخ نہیں ہے بلکہ رخصت ہے اوس شخص کے لیے جو روزے کی طاقت
نہیں رکھتا جیسے ضعیف ناتوان جسکو روزہ ضرر کرتا ہے) یا بیمار ہے جو چنگا نہیں ہوتا) ف اور بعضے کہتے ہیں کہ یطیقونہ میں لا مقدر ہے
یعنی لا یطیقونہ جیسے اس آیت میں یبین اللہ لکم ان تضلوا یعنی ان لا تضلوا اور بعضے کہتے ہیں کہ یطیقونہ اطاقہ سے ہے جسکے معنی سلب طاقت

تو عوض ہر دن جو لوگ طاقت نہیں رکھتے یعنی روزے کی وہ فدیہ دیویں یا روزہ رکھیں پھر حال اچھی ہوتے نکلے جبکی ہوئی تازے طاقت ور
شخص کو کسی کو رخصت نہیں ہے فدیہ دینے کی بلکہ باتفاق اہل اسلام شرق و غرب اوس پر روزہ رکھنا فرض ہے وضع الصیام
عن الحائض باب حائضہ عورت کو روزہ معاف ہونا عن معاذة العدوية ان امرأة سألت عائشة أتقضي الحائض
الصلوة إذا طهرت قالت أحرورية أنت كنا نحيض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم نطهر
فيأمرنا بقضاء الصوم ولا يأمرنا بقضاء الصلوة ترجمہ معاذہ عدویہ سے روایت ہے ایک عورت نے حضرت عائشہ
سے پوچھا کیا حائضہ عورت جب حیض سے پاک ہو تو نماز کی قضا کرے اونہوں نے کہا تو حروری تو نہیں ف حروری نسبت ہے
حروراکی طرف جو ایک مقام کا نام تھا قریب کوفے کے خارجی وہیں اکٹھا ہوئے تھے اور حضرت علی نے اونکو قتل کیا تھا وہ لوگ
تشدد کرتے تھے دین کے مسائل میں حد سے زیادہ تو حضرت عائشہ نے اوس عورت سے کہا کیا تو بھی حروریہ یعنی خارجی ہے
ہم کو حیض آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھر ہم پاک ہوتی تھیں تو آپ ہم کو حکم کرتے روزے کی قضا کرنے کی اور
نماز کی قضا پڑھنے کا حکم نہ کرتے عن عائشة قالت إن كان ليكون علي الصيام من رمضان فما أقضيه حتى يجيء شعبان
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے مجھ پر رمضان کے روزے رہتے تھے پھر میں اونکی قضا نہیں کرتی یہانتک کہ شعبان آجاتا باب إذا
طهرت الحائض أو قدم المسافر في رمضان هل يصوم بقية يومه جب عورت حیض سے پاک ہو یا مسافر سفر سے آوے
رمضان میں اور دن باقی ہو تو کیا کرے عن محمد بن صيفي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عاشوراء
منكم أحد أكل اليوم فقالوا منا من صام ومنا من لم يصم قال فأتموا بقية يومكم وابعثوا إلى أهل العروض فليتموا
بقية يومهم ترجمہ محمد بن صیفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاشورا کے روز کیا تم میں سے کچھ کھایا ہے آج کے
روز لوگوں نے کہا بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا ہے اور بعضوں نے نہیں رکھا آپ نے فرمایا تو باقی دن پورا کرو (یعنی اب باقی
دن کچھ کھاؤ پیو نہیں) اور کہلا بھیجو ان لوگوں کو جو شہر کے کنارے ہیں یعنی قریب کے گانوں والوں کو پورا کریں باقی دن کو
ف اس حدیث سے مولف نے یہ بات نکالی کہ جب عاشورا میں امساک کا حکم ہوا تو رمضان میں بطریق اولیٰ امساک کرنا لازم ہوگا باب إذا
لم يجمع من الليل هل يصوم ذلك اليوم من التطوع اگر رات سے روزے کی نیت نہ کی ہو تو دن کو نفلی روزہ رکھ سکتا ہے
عن سلمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل أذن يوم عاشوراء من كان أكل فليتم بقية يومه
ومن لم يكن أكل فليصم ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا پکار دے عاشورا
کے روز جس شخص نے کھانا کھالیا ہے وہ باقی دن کچھ کھاوے پیوے نہیں اور جس شخص نے نہیں کھایا ہے وہ روزہ رکھ لیوے باب في النية
في الصيام روزے کی نیت کا بیان عن عائشة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال هل عندكم
من شيء فقلت لا قال فإني صائم ثم مر بي بعد ذلك اليوم وقد أهدي إلي حيس فخبأت له منه وكان
يحب الحيس قالت يا رسول الله إنه أهدي لنا حيس فخبأت لك منه قال أدنيه أما إني قد أصبحت وأنا صائم

فأكل منه ثم قال إنما مثل صوم التطوع مثل الرجل يخرج من ماله الصدقة فإن شاء أمضاها وإن شاء حبسها

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا کچھ ہے کھانے کو میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں روزے سے ہوں پھر دوسرے دن آئے اور میرے پاس حیس آیا تھا حیس ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور پنیر اور گھی اور آٹے سے بنتا ہے میں نے آپ کے لیے چھپا رکھا تھا اس لیے کہ حیس کو چاہتے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس حیس کا حصہ آیا تو میں نے آپ کے لیے چھپا رکھا ہے آپ نے فرمایا لاؤ اس کو میں نے روزہ رکھا تھا پھر آپ نے کھایا اس کو بعد اس کے فرمایا نفل روزے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اپنے مال میں سے (نفل) صدقہ نکالے اب اس کو اختیار ہے چاہے دیوے چاہے نہ دیوے عن عائشة قالت دخل علي رسول الله

صلى الله عليه وسلم دورة قال أعندك شيء قلت ليس عندي شيء قال فإني صائم قالت ثم دار علي الثانية

وقد أهدي لنا حيس فجئت به فأكل فعجبت منه فقلت يا رسول الله دخلت علي وأنت صائم ثم أكلت

حيسا قال نعم يا عائشة إنما منزلة من صام في غير رمضان أو غير قضاء رمضان أو في التطوع بمنزلة رجل

أخرج صدقة ماله فجاد منها بما شاء فأمضاه وبخل منها بما بقي فأمسكه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پھیرا کیا میرے پاس اور پوچھا کچھ کھانے کو ہے میں نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا تو میں روزے سے ہوں پھر دوسرا پھیرا کیا آپ نے اس وقت میرے پاس حیس آیا تھا حیس کا میں اس کو لیکر آئی آپ نے کھایا میں نے تعجب کیا اور کہا یا رسول اللہ پہلے آپ آئے تھے تو آپ روزے سے تھے اب آپ نے حیس کھایا آپ نے فرمایا ہاں اے عائشہ جو شخص روزہ رکھے لیکن رمضان کا نہ ہو نہ رمضان کی قضا کا - یا نفل روزہ ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اپنے مال میں سے صدقہ نکالا پھر جتنا چاہا سخاوت کر کے اس میں سے دیا اور جتنا چاہا بخیلی کر کے اس میں سے رکھ لیا عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجيء ويقول هل

عندكم غداء فنقول لا فيقول إني صائم فأتانا يوما وقد أهدي لنا حيس فقال هل عندكم شيء قلنا نعم أهدي

لنا حيس قال أما إني قد أصبحت أريد الصوم فأكل ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے تھے اور پوچھتے تھے تمہارے پاس کھانا ہے ہم کہتے نہیں آپ فرماتے میں روزے سے ہوں پھر ایک روز آپ ہمارے پاس آئے حیس آیا تھا آپ نے پوچھا کچھ ہے ہم نے کہا ہاں حیس کا تحفہ آیا ہے آپ نے فرمایا میں نے صبح کو روزے کی نیت کی تھی پھر کھایا عن عائشة أم المؤمنين

قالت أتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقلنا أهدي لنا حيس قد جعلنا لك منه نصيبا فقال إني

صائم فأفطر ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک دن تشریف لائے ہم نے کہا ہم کو حیس کا حصہ آیا تھا ہم نے آپ کا حصہ رکھ چھوڑا ہے آپ نے فرمایا میں روزے سے ہوں پھر روزہ توڑ ڈالا عن عائشة أم المؤمنين أن النبي

صلى الله عليه وسلم كان يأتيها وهو صائم فقال أصبح عندكم شيء تطعمينيه فنقول لا فيقول إني صائم

ثم جاءها بعد ذلك فقالت أهديت لنا هدية فقال ما هي قالت حيس قال قد أصبحت صائما فأكل ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آتے روزہ رکھ کر اور پوچھتے کچھ کھانا ہے تو ہم کہتے نہیں فرماتے میں روزے

سے ہوں ایک روز بعد اسکے آئی میں نے کہا ہمارے پاس حصیہ آیا ہے آپنے فرمایا کیا چیز ہے میں نے کہا حیس ہے آپ نے فرمایا میں نے تو روزہ
رکھا تھا پھر کہا لاؤ عن عائشۃ ام المؤمنین قالت دخل علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل
عندکم شیء فقلنا لا قال انی صائم ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز
میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ ہے ہم نے کہا نہیں آپنے فرمایا میں تو روزے سے ہوں عن عائشۃ ان رسول اللہ فقلت
صلی اللہ علیہ وسلم اتاھا فقال ھل عندکم طعام فقلنا لا قال انی صائم قال ثم جاء یوما اخر فقالت عن عائشۃ
یا رسول اللہ انا قد اھدی لنا ھدیۃ حیس فدعا بہا فقال اما انی قد اصبحت صائما فاکل ترجمہ ام المؤمنین عائشہ کے پاس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے انہوں نے کہا نہیں آپنے فرمایا میں روزے سے ہوں پھر
ایک اور دن آپ تشریف لائے حضرت عائشہ نے کہا ہمارے پاس ہدیہ آیا ہے حیس کا وہ منگوایا گیا آپنے فرمایا میں نے تو صبح کو روزے کی
نیت کی تھی پھر کھایا آپ نے عن مجاھد وام کلثوم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی عائشۃ فقال
ھل عندکم طعام نحوہ ترجمہ مجاہد اور ام کلثوم نے بھی حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت کی عن عائشۃ ام المؤمنین
قالت جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال ھل عندکم من طعام قلت لا قال اذا اصوم قالت ودخل
علی مرۃ اخری فقلت یا رسول اللہ قد اھدی لنا حیس فقال اذا افطر الیوم وقد فرضت الصوم ترجمہ
ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے میں نے کہا نہیں
آپ نے فرمایا تو میں روزہ رکھ لیتا ہوں پھر ایک بار اور آئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس حیس آیا ہے حیس کا آپنے فرمایا تو میں
افطار کرتا ہوں آج اور میں روزہ کو فرض کر چکا تھا عن حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یبیت الصیام
قبل الفجر فلا صیام لہ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزے کی نیت نہ کرے
فجر نکلنے سے پہلے اسکا روزہ نہ ہوگا ف ظاہرا یہ حدیث مخالف ہے حضرت عائشہ کی حدیث کے جو اوپر گزری مگر شاید یہ فرض
روزے میں ہو یا قضا اور کفارے کے روزوں میں اور امام مالک کے نزدیک ہر طرح کے روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے عن
حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یبیت الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
عن حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یجمع الصیام قبل طلوع الفجر فلا یصوم ترجمہ
ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزے کی نیت نہ کرے فجر نکلنے سے پہلے وہ روزہ نہ رکھے
عن حفصۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یبیت الصیام من اللیل فلا صیام لہ ترجمہ اوپر گزر چکا
عن حفصۃ انھا کانت تقول من لم یجمع الصیام من اللیل فلا یصوم ترجمہ ام المؤمنین حفصہ نے کہا جو شخص روزے
کی نیت رات سے نہ کرے وہ روزہ نہ رکھے عن عبد اللہ بن عمر قال قالت حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا
صیام لمن لم یجمع قبل الفجر ترجمہ ام المؤمنین حفصہ نے کہا جو شخص نیت نہ کرے فجر سے پہلے اسکا روزہ نہیں ہے عن حفصۃ

یہ حکم نفلی روزہ کا ہے
نفلی میں جائز ہے
حدیث عائشہ کا نفلی روزہ

قالت لا صيام لمن لم يجمع قبل الفجر عن حفصة قالت لا صيام لمن لم يجمع الصيام قبل الفجر عن حفصة
قالت لا صيام لمن لم يجمع الصيام قبل الفجر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عائشة وحفصة مثله لا يصوم إلا
من أجمع الصيام قبل الفجر ترجمہ ام المومنین عائشہ و حفصہ سے روایت ہے ان دونوں نے کہا روزہ نہیں مگر وہ شخص جو
نیت کرے روزہ کی فجر سے پہلے عن ابن عمر قال إذا لم يجمع الرجل الصوم من الليل فلا يصم عن ابن عمر أنه
كان يقول لا يصوم إلا من أجمع الصيام قبل الفجر ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے بھی ایسا ہی کہا صوم نبي الله
داود عليه السلام حضرت داود علیہ السلام کے روزے کا بیان عن عبد الله بن عمرو بن العاص يقول قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم أحب الصيام إلى الله عز وجل صيام داود عليه السلام كان يصوم يوما ويفطر يوما وأحب
الصلوة إلى الله عز وجل صلوة داود عليه السلام كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه ترجمہ
عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب روزوں سے زیادہ اللہ کو حضرت داود کا روزہ
پسند ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور سب نمازوں میں اللہ کو حضرت داود کی نماز پسند ہے وہ آدھی رات
تک سوتے تھے اور تہائی رات تک جاگتے پھر چھٹے حصے میں رات کو سوتے (یعنی رات کو بارہ گھنٹوں میں سے چھ گھنٹے تک سوتے پھر چار گھنٹے
جاگتے پھر دو گھنٹے سوتے) صوم النبي صلى الله عليه وسلم بأبي هو وأمي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا بیان
فدا ہوں آپ پر ماں باپ میرے عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يفطر أيام البيض في حضر
ولا سفر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں (یعنی ہر مہینے کی ۱۳-۱۴-۱۵ میں) افطار
نہیں کرتے تھے نہ سفر میں نہ حضر میں عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول لا يفطر
ويفطر حتى نقول ما يريد أن يصوم وما صام شهرا متتابعا غير رمضان منذ قدم المدينة ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے
روزے نہ رکھیں گے اور کبھی آپ نے ایک مہینے تک لگاتار روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے جب سے مدینہ میں آئے (ف یعنی کسی مہینے
کی پوری روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے) عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول ما
يريد أن يفطر ويفطر حتى نقول ما يريد أن يصوم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب روزہ نہ رکھیں گے عن عائشة
قالت لا أعلم نبي الله صلى الله عليه وسلم قرأ القرآن كله في ليلة ولا قام ليلة حتى الصباح ولا صام شهرا
قط كاملا غير رمضان ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات
میں پڑھا ہو یا ساری رات صبح تک عبادت کی ہو یا کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں سوا رمضان کے عن عبد الله بن شقيق قال
سألت عائشة عن صيام النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان يصوم حتى نقول قد صام ويفطر حتى نقول

فَرَأَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ ترجمہ عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کو انہوں نے کہا آپ روزے رکھتے یہانتک کہ ہم کہتے آپ روزے ہی رکھیں گے پھر افطار کرتے یہانتک کہ ہم کہتے اب افطار ہی کریں گے اور کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے جب سے مدینے میں تشریف لائے

عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ بَلْ كَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب مہینوں میں روزہ رکھنے کو لیے شعبان کا مہینہ پسند تھا بلکہ آپ اسکو ملا دیتے تھے رمضان کے ساتھ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ مَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہانتک کہ ہم کہتے اب افطار نہ کرینگے اور افطار کرتے یہانتک کہ ہم کہتے روزے نہ رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَهْرَ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی دو مہینے لگا تار روزے نہ رکھتے مگر شعبان اور رمضان کے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ وَيَصِلُ بِهِ رَمَضَانَ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال بھر میں کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھتے تھے مگر شعبان کے اسکو رمضان سے ملا دیتے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ لِشَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ أَوْ عَامَّتَهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ سارے شعبان میں روزے رکھتے یا اکثر شعبان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزے رکھتے مگر کچھ تھوڑے دن نہ رکھتے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان میں روزے رکھتے

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَرَكَ تَصُومُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذٰلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ ترجمہ اسامہ بن زید نے کہا یا رسول اللہ میں آپکو سب مہینوں سے زیادہ شعبان میں روزے رکھتا دیکھتا ہوں آپنے فرمایا یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں رجب اور رمضان کے بیچ میں یہ وہ مہینہ ہے جس میں آدمی کے اعمال پروردگار پاس اٹھائے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں میرا عمل اس وقت جائے جب میں روزے سے ہوں

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَصُومُ حَتَّى لَا تَكَادَ تُفْطِرَ وَتُفْطِرُ حَتَّى لَا تَكَادَ أَنْ تَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ أَيُّ يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمَ الْاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ

ذٰلِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت
ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ روزے رکھتے ہیں اسقدر کہ افطار نہیں کرتے پھر افطار کرتے ہیں اسقدر کہ روزے نہیں رکھتے مگر دو دن اگر آپ
کے روزوں کے بیچ میں آجاتے ہیں تو بہتر ورنہ آپ ان دونوں میں ضرور روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا وہ کون سے دن ہیں میں نے کہا پیر
جمعرات آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہیں جنمیں اعمال پیش کیے جاتے ہیں پروردگار پاس تو میں چاہتا ہوں میرا عمل اسوقت پیش کیا
جاوے جب میں روزے سے ہوں عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَيُقَالُ لَا يُفْطِرُ
وَيُفْطِرُ فَيُقَالُ لَا يَصُومُ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر روزے رکھتے تھے لوگ کہتے اب افطار نہ
کریں گے پھر افطار کرتے تو لوگ کہتے اب روزہ نہ رکھیں گے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَتَحَرَّى صِيَامَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیال رکھتے تھے پیر اور
جمعرات کے روزے کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خیال رکھتے پیر اور جمعرات کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ مِنْ هٰذِهِ الْجُمُعَةِ وَالْاِثْنَيْنِ مِنَ الْمُقْبِلَةِ
ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے دو ایک ہفتے میں پیر اور جمعرات کو اور
ایک دوسرے ہفتے کے پیر کو عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ
الْخَمِيسِ وَيَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہر مہینے میں پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے پھر دوسرے ہفتے کی پیر کو رکھتے عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَكَانَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ترجمہ ام المومنین
حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو اپنی داہنی ہتھیلی کو داہنی گال کے تلے رکھتے اور پیر اور جمعرات کو روزہ
رکھتے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ وَقَلَّمَا
يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں غرہ سے یعنی پہلی تاریخ سے تین
روزے رکھتے تھے اور جمعے کے دن کم افطار کرتے تھے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ
الضُّحَى وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت
کی دو رکعتیں پڑھنے کا مجھے حکم دیا اور فرمایا مت سو جب تک وتر نہ پڑھ لے اور حکم دیا تین روزے رکھنے کا ہر مہینے میں عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

يَّتَمُّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ عَاشُورَاءَ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرَّى فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ **ترجمہ** عبید اسد سے روایت ہے ابن عباس سے کسینے پوچھا عاشورا کے روزہ کو یعنی محرم کی دسوین تاریخ کو۔ اونہون نے کہا مین نہین جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دن کا روزہ اور دنون سے بہتر جان کر رکہا ہو مگر رمضان کا اور عاشورا کا

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے مین نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا عاشورا کے روز وہ منبر پر تہے اور کہتے تہے اے مدینہ والو کہان ہین علما تمہارے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اسکو دن فرماتے تہے مین روزے سے ہون جسکا جی چاہے روزہ رکہے

عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَأَتِهِ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي بَعْضُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَتِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيسَيْنِ **ترجمہ** ہنیدہ بن خالد نے اپنی بی بی سے سنا اونہون نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی نے بیان کیا کہ آپ روزہ رکہتے تہے عاشورا کے روز اور ذی الحجہ کے نو دنون مین اور ہر مہینے کے تین دنون مین ایک پہلی پیر کو اور دو جمعرات کو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ہمیشہ روزہ رکہا اوس نے روزہ نہین رکہا **ف** بلکہ وہ عادی ہو گیا دن کو بہوکے رہنے کا اور روزے سے جو غرض تھی فوت ہو گئی۔ ہر ایک خواہش توڑنے اور چہوڑنے کا ثواب جبہی ہے جب اوس خواہش استعمال بہی جاری ہو ورنہ نفس پر دشوار ہی نہ ہو گی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ روزہ رکہے اوس نے نہ روزہ رکہا نہ افطار کیا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ **ترجمہ** اوپر گذرا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے بہی ایسا ہی روایت ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَصُومُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی مین ہمیشہ روزے رکہتا ہون پہر بیان کیا حدیث کو عطا نے کہا مجھے یاد نہین کیونکر بیان کیا ہمیشہ کے روزے رکہنے کو مگر اتنا یاد ہے کہ یون کہا جسنے ہمیشہ روزے رکہے اوس نے روزے نہین رکہے

ہمیشہ روزے رکہنے کی ممانعت

عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ
عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارًا الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ

وَلَا اَفْطَرَ ترجمہ عمران سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فلاں شخص کبھی افطار نہیں کرتا آپ نے فرمایا نہ روزہ
رکھا نہ افطار کیا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يَصُوْمُ الدَّهْرَ
قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ ترجمہ عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کے سامنے
ذکر ہوا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا آپ نے فرمایا نہ اوس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ صَوْمِ الدَّهْرِ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ ترجمہ عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہمیشہ روزہ رکھنے کی بابت میں نہ روزہ ہے نہ افطار عَنْ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ
بِرَجُلٍ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَا يُفْطِرُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک شخص سے گزرے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص افطار نہیں کرتا اتنی مدت سے آپ نے فرمایا نہ اس نے
روزہ رکھا نہ افطار کیا عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ فَغَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيْنَا
بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَسُئِلَ عَمَّنْ صَامَ الدَّهْرَ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ مَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ
ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کتنے روزے رکھتے ہیں آپ غصے ہوئے (اس لیے
کہ یہ سوال بے محل تھا پوچھنا یہ چاہیے تھا کہ میں کتنے روزے رکھوں تاکہ اوسکی طاقت کے موافق آپ جواب دیتے) حضرت عمر نے (آپکا غصہ
کم کرنے کے لیے) کہا ہم راضی ہیں اللہ جل جلالہ کے پروردگار ہونے پر اور اسلام کو دین کرنے پر اور محمد کے رسول ہونے پر پھر آپ
سے پوچھا گیا ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا جو کوئی ایسا کرے اوس نے روزہ نہیں رکھا نہ افطار کیا سَرْدُ الصِّيَامِ
پے درپے روزے رکھنا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ اَفَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ اِنْ شِئْتَ اَوْ اَفْطِرْ اِنْ شِئْتَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے حمزہ
بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں کیا سفر میں بھی رکھوں آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو رکھ
چاہے تو افطار کر صَوْمُ ثُلُثَيِ الدَّهْرِ دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ
اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَصُوْمُ الدَّهْرَ قَالَ وَدِدْتُ اَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ قَالُوْا فَثُلُثَيْهِ قَالَ اَكْثَرَ قَالُوْا
فَنِصْفَهُ قَالَ اَكْثَرَ قَالَ اَفَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ عمرو بن شرحبیل
سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر آیا ایک شخص کا جو
ہمیشہ روزے رکھتا تھا آپ نے فرمایا اگر وہ کبھی کچھ نہ کھاتا تو بہتر تھا (یعنی جب ہمیشہ روزے رکھتا ہے تو رات کو بھی کھانا کیا ضرور ہے) لوگوں
نے کہا یا رسول اللہ اگر دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ایک دن
روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے پھر آپ نے فرمایا میں تم کو بتلا دوں اوتنے روزے جن سے سینے کی جلن جاتی ہے
(یعنی دل کی بیماریاں کم ہوں جیسے حسد اور بغض اور شہوت) ہر مہینے میں تین روزے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ شَيْئًا قَالَ فَثُلُثَيْهِ قَالَ أَكْثَرُ قَالَ فَنِصْفَهُ قَالَ أَكْثَرُ قَالَ أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ قَالُوا بَلَى قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اوس شخص کے باب میں جو ہمیشہ روزے رکھے اخیر تک

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي أُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ هٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ

ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے آپنے فرمایا نہ روزہ ہے نہ افطار ہے پھر اونہوں نے کہا یا رسول اللہ جو شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپنے فرمایا اس کے کوئی طاقت رکھتا ہے پھر اونہوں نے کہا جو شخص ایکدن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپنے فرمایا یہ روزہ ہے حضرت داؤد پیغمبر کا پھر اونہوں نے کہا جو شخص ایکدن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے آپنے فرمایا میں چاہتا ہوں اتنی طاقت رکھوں پھر آپنے فرمایا تین روزے ہر مہینے میں رکھنا اور رمضان کے روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کی برابر ہیں

صَوْمُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ ایکدن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَأْتِيهَا فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ أَتَيْنَاهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِنِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ مَعَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قُلْتُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَأَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَوْمُ يَوْمٍ وَفِطْرُ يَوْمٍ

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میرے باپ نے میرا نکاح ایک عالی خاندان کی عورت سے کر دیا تو وہ اوس عورت کے پاس آتے اور اوس کے خاوند کا حال یعنی میرا حال پوچھتے وہ بولی بہت اچھا آدمی ہے آج تک ہمارے بچھونے کو نہیں روندا اور ہمارے پاخانے کو نہیں ڈھونڈھا **ف** یعنی کبھی ہمارے ساتھ سویا بیٹھا نہیں تاکہ بچھونا روندا جاتا اور کبھی کھایا نہیں کہ پاخانے کی حاجت پڑتی **ف** جب سے ہم اوس کے پاس آئے ہیں میرے باپ نے اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپنے فرمایا اوسکو میرے پاس لے آؤ میں اپنے باپ کے ساتھ آپ پاس گیا آپنے فرمایا تو کسطرح روزے رکھتا ہے میں نے کہا ہر روز آپ نے فرمایا ہر ہفتہ میں تین روزہ رکھا کر میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو دو دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر میں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا سب روزوں سے زیادہ افضل روزے رکھ داؤد علیہ السلام کے روزے ایکدن روزہ اور ایک دن افطار

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ زَوَّجَنِي أَبِي امْرَأَةً فَجَاءَ يَزُورُهَا فَقَالَ كَيْفَ تَرَيْنَ بَعْلَكِ فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ

لا ينام الليل ولا يفطر النهار رفع في وقال زوجتك امرأة من المسلمين فعضلتها قال فجعلت لا ألتفت إلى
قوله مما أرى عندي من القوة والاجتهاد فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال لكني أنا أقوم وأنام و
أصوم وأفطر فقم ونم وصم وأفطر قال صم من كل شهر ثلاثة أيام فقلت أنا أقوى من ذلك قال صم صوم
داود عليه السلام صم يوما وأفطر يوما قلت إني أقوى من ذلك قال اقرأ القرآن في كل شهر ثم انتهى إلى خمس عشرة
وأنا أقول أنا أقوى من ذلك ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے میرے باپ نے میرا نکاح ایک عورت سے کر دیا پھر وہ اس کو دیکھنے کو آئے
اور اوس سے پوچھا تیرا خاوند کیسا ہے وہ بولی واہ کیا اچھا آدمی ہے رات کو سوتا نہیں دن کو افطار نہیں کرتا وہ مجھ سے لڑنے لگے اور
کہنے لگے ایک مسلمان عورت کو تو نے تکلیف میں ڈال رکھا ہے میں نے اونکی بات کا خیال نہیں کیا۔ اس لیے کہ میں اپنے آپ میں بہت
قوت اور طاقت پاتا تھا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا میں تو رات کو عبادت بھی کرتا ہوں سوتا بھی ہوں روزہ
بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں تو بھی عبادت کر اور سو اور روزہ رکھ اور افطار کر آپ نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھ میں نے کہا
مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ
طاقت ہے آپ نے فرمایا ایک مہینے میں قرآن ختم کر پھر آپ (کم کرتے کرتے) پندرہ دن تک پہونچے اور میں یہی کہتا جاتا تھا مجھ میں اس سے زیادہ
طاقت ہے عن عبد الله بن عمرو قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم حجرتي فقال ألم أخبر أنك تقوم الليل و
تصوم النهار قال بلى قال فلا تفعلن نم وقم وصم وأفطر فإن لعينك عليك حقا وإن لجسدك عليك حقا
وإن لزوجك عليك حقا وإن لضيفك عليك حقا وإن لصديقك عليك حقا وإنه عسى أن يطول بك عمر و
إنه حسبك أن تصوم من كل شهر ثلاثا فذلك صيام الدهر كله والحسنة بعشر أمثالها قلت إني أجد قوة فشدد
فشدد علي وقال صم من كل جمعة ثلاثة أيام قلت إني أطيق أكثر من ذلك فشددت فشدد علي قال صم
صوم نبي الله داود عليه السلام قلت وما كان صوم داود قال نصف الدهر ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں آئے اور فرمایا مجھے خبر پہونچی ہے تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو
میں نے کہا ہاں سچ ہے آپ نے فرمایا ایسا مت کرو سو اور عبادت کرو اور روزہ رکھو اور افطار کرو اسلیے کہ تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے (وہ
سونا چاہتی ہیں) اور تمہارے بدن کا تم پر حق ہے (وہ آرام چاہتا ہے) اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے اور
تمہاری عمر شاید بہت ہوگی (ایسا ہی ہوا عبداللہ بن عمرو بہت بوڑھے ہو کر مرے) تم کو کافی ہے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا جب
عمر بڑی ہے تو اتنی ہی روزے بہت ہو جاوینگے) اور یہ برابر ہیں ہمیشہ روزہ رکھنے کی (یعنی اوتنا ہی ثواب ہے) اس لیے کہ ہر ایک
نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے (تو تین روزے تیس روزے ہو گئے) میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے اور میں نے اپنے اوپر سختی کی
آپ نے بھی سختی کی اور فرمایا ہر جمعہ میں تین روزے رکھ میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے اور میں نے اپنے اوپر سختی کی آپ نے
بھی سختی کی اور فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ میں نے کہا وہ کیسا ہے آپ نے فرمایا آدھا زمانہ (یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن

اِقْرَأْ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یَقُوْلُ لَاَقُوْمَنَّ اللَّیْلَ وَلَاَ صُوْمَنَّ النَّہَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ذٰلِکَ فَقُلْتُ لَہٗ قَدْ قُلْتُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّکَ لَا تَسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّہْرِ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَۃَ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا وَذٰلِکَ مِثْلُ صِیَامِ الدَّہْرِ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صُمْ یَوْمًا وَاَفْطِرْ یَوْمَیْنِ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وَاَفْطِرْ یَوْمًا وَذٰلِکَ صِیَامُ دَاوٗدَ وَہُوَ اَعْدَلُ الصِّیَامِ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو لَاَنْ اَکُوْنَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَۃَ الْاَیَّامَ الَّتِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَہْلِیْ وَمَالِیْ

ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے بیان کیا میں کہتا ہوں کہ رات بھر عبادت کرونگا اور ہمیشہ روزہ رکھونگا جبتک جیونگا آپ نے مجھ سے فرمایا تو یہ کہتا تہا میں نے کہا یا رسول اللہ بیشک میں نے یہہ کہا آپ نے فرمایا تو اتنی طاقت نہیں رکھتا روزہ رکہہ اور افطار کر اور سو اور عبادت کر اور ہر مہینے میں تین روزے رکہا کر اس لیے کہ نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے اور یہ ہمیشہ روزہ رکہنے کے برابر ہے میں نے کہا مجھ اس سے بہتر کی طاقت ہے آپنے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ اور دو دن افطار کر میں نے کہا مجھے اس سے بہتر کی طاقت ہے آپنے فرمایا اچھا ایکدن روزہ رکہہ اور ایک دن افطار کر حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ یہ بہت معتدل ہے مینے کہا مجھ اس سے بہتر کی طاقت ہے آپنے فرمایا اس سے بہتر کچھ نہیں ہے عبداللہ بن عمرو نے کہا اگر میں پہلی بات آپ کی قبول کر لیتا یعنی تین دن ہر مہینے میں روزے رکھنا تو وہ بہت پسند ہوتا مجھے اپنے گھر بار اور مال سے **ف** یعنی پہلے تو جوانی اور زور کے جوش میں میں نے آپکا کہنا نہ مانا اور اپنے نفس پر سختی کی اب قدر معلوم ہوئی اور ایک دن روزہ ایک دن افطار بھی شاق ہو گیا اب افسوس آتا ہے کہ میں نے پہلی بات کیوں قبول نہ کی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو فَقُلْتُ اَیْ عَمِّ حَدِّثْنِیْ عَمَّا قَالَ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنَ اَخِیْ اِنِّیْ کُنْتُ قَدْ اَجْمَعْتُ عَلٰی اَنْ اَجْتَہِدَ اجْتِہَادًا شَدِیْدًا حَتّٰی قُلْتُ لَاَصُوْمَنَّ الدَّہْرَ وَلَاَ قْرَأَنَّ الْقُرْاٰنَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ فَسَمِعَ بِذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَانِیْ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیَّ فِیْ دَارِیْ فَقَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ قُلْتَ لَاَصُوْمَنَّ الدَّہْرَ وَلَاَ قْرَأَنَّ الْقُرْاٰنَ فَقُلْتُ قَدْ قُلْتُ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ مِنْ کُلِّ شَہْرٍ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ قُلْتُ اِنِّیْ اَقْوٰی عَلٰی اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَصُمْ صِیَامَ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِنَّہٗ اَعْدَلُ الصِّیَامِ عِنْدَ اللّٰہِ کَانَ صَائِمًا یَوْمًا وَیَوْمًا مُفْطِرًا وَاِنَّہٗ اِذَا کَانَ وَعَدَ لَمْ یُخْلِفْ وَاِذَا لَاقٰی لَمْ یَفِرَّ ترجمہ عبدالرحمن سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمرو کے پاس گیا اور کہا اے چچا بیان کر مجھ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا انہوں نے کہا اے بھتیجے میرے میں نے قصد کیا کہ بہت کوشش کروں (عبادت میں) یہانتک کہ میں نے کہا میں ساری عمر روزہ رکہونگا اور قرآن ہر ایک رات دن میں پڑہا کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ خبر سنی تو میرے پاس آئے اور میرے گھر کے اندر آئے اور فرمایا میں نے سنا ہے تم نے کہا ہے میں ساری عمر روزہ رکہونگا اور قرآن

پھر مینے کہا بیشک یا رسول اللہ ایسا ہی ہے آپنے فرمایا ایسا ہے تو ہر مہینے میں تین روزے رکھ مینے کہا مجھمین اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا تو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ وہ سب روزون میں زیادہ معتدل ہے اسکو یاد رکھ ایکدن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب وعدہ کرتے تو خلاف نہ کرتے اور جب لڑائی شروع کرتی تو سپاہیوں سے نہ بھاگتے

ذكر الزيادة في الصيام والنقصان روزہ کی کمی اور زیادتی کا نقصان

عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له صم يوما ولك اجر ما بقي قال اني اطيق اكثر من ذلك قال صم يومين ولك اجر ما بقي قال اني اطيق اكثر من ذلك قال صم ثلاثة ايام ولك اجر ما بقي قال اني اطيق اكثر من ذلك قال صم اربعة ايام ولك اجر ما بقي قال اني اطيق اكثر من ذلك قال صم افضل الصيام عند الله صوم داود عليه السلام كان يصوم يوما ويفطر يوما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن روزہ رکھا کر اور تجھے ثواب ملیگا باقی نو دن کے روزوں کا یعنی دس دن میں ایکدن روزہ رکھ اونہوں نے کہا مجھمیں اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا دو دن روزہ رکھ اور باقی دنوں کا تجھے ثواب ملیگا اونہوں نے کہا مجھمیں اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا تین دن روزہ رکھ اور تجھے باقی دنوں کا ثواب ملیگا اونہوں نے کہا مجھمیں اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا سب روزون میں افضل روزہ رکھ داؤد علیہ السلام کا وہ ایکدن روزہ رکھتے اور ایکدن افطار کرتے

عن عبد الله بن عمرو قال ذكرت للنبي صلى الله عليه وسلم الصوم فقال صم من كل عشرة ايام يوما ولك اجر تلك التسعة فقلت اني اقوى من ذلك قال فصم من كل تسعة ايام يوما ولك اجر تلك الثمانية قلت اني اقوى من ذلك قال فصم من كل ثمانية ايام يوما ولك اجر تلك السبعة قلت اني اقوى من ذلك قال فلم يزل حتى قال صم يوما وافطر يوما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزوں کا بیان کیا آپ نے فرمایا ہر دس دن میں ایکدن روزہ رکھ اور تجھے باقی نو روزوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھمیں اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا اچھا ہر نو دن میں ایکدن روزہ رکھ اور تجھے ثواب باقی آٹھ روزوں کا ملیگا میں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپنے فرمایا اچھا ہر آٹھ دن میں ایکدن روزہ رکھ اور تجھے باقی سات دنوں کے بھی روزوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھمیں اس سے زیادہ کی طاقت ہے پھر آپ ایسے ہی فرماتے رہے یہانتک کہ فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صم يوما ولك اجر عشرة فقلت زدني قال صم يومين ولك اجر تسعة قلت زدني قال صم ثلاثة ولك اجر ثمانية قال ثابت فذكرت ذلك لمطرف فقال ما اراه الا يزداد في العمل وينقص من الاجر ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن روزہ رکھ تجھے دس دن روزوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا اور زیادہ کیجیے آپنے فرمایا دو دن روزہ رکھ تجھے نو روزوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا اور زیادہ کیجیے آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھ تجھے آٹھ روزوں کا ثواب ملیگا ثابت نے کہا میں نے مطرف سے یہ حدیث بیان کی اونہوں نے کہا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جتنا عمل

ترغیب دلاویگا اوتنا ثواب گھٹتا جاویگا ف اور مقصود اس سے یہ ہے کہ لوگ روزہ کم رکھیں اور افطار زیادہ کریں اس لیے
کہ جب بہت روزہ رکھینگے تو نفس کو بھوک اور پیاس کی عادت ہو جاوے گی علاوہ اسکے خوف ہے اسباب کا کہیں بہت روزوں
سے ضعف نہ ہو جاوے اور پھر دوسری عبادتوں میں خصوصًا کافروں سے جہاد کرنے میں خلل پڑے صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ
مِنَ الشَّهْرِ مہینے میں تین دن روزہ رکھنا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ
اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ بِذٰلِكَ اِلَّا الْخَيْرَ قَالَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ
وَلٰكِنْ اَدُلُّكَ عَلٰى صَوْمِ الدَّهْرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ خَمْسَةَ
اَيَّامٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ عَشْرًا فَقُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا میں نے سنا ہے
تو رات بھر عبادت کرتا ہے اور ہر دن روزہ رکھتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میری نیت نہ تھی مگر ثواب کی یعنی میں بہتر جانکر
یہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا جسنے ہمیشہ روزہ رکھا اوس نے روزہ نہیں رکھا لیکن میں تجھکو ہمیشہ روزے کا ثواب بتلاتا ہوں ہر مہینے میں تین
دن روزہ رکھ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا ہر مہینے میں پانچ دن روزہ رکھ میں نے کہا یا رسول اللہ
مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر مہینے میں دس دن روزہ رکھ میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا تو
داود علیہ السلام کا روزہ رکھ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاقَ الْحَدِيْثَ ترجمہ دوسری روایت بھی عبد اللہ بن عمرو سے ایسی ہی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنَّكَ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ وَاِنَّكَ
اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ صَوْمُ الدَّهْرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ
صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ
اِذَا لَاقٰى ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا اے عبد اللہ تو ہمیشہ روزے رکھتا ہے اور رات
بھر عبادت کرتا ہے جب تو ایسا کریگا تو آنکھیں اندر بیٹھ جاوینگی اور طبیعت تھک جاویگی جسنے ہمیشہ روزہ رکھا اوس نے روزہ نہیں رکھا
ہر مہینے میں تین روزہ رکھنا ہمیشہ کے روزے کے برابر ہے میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار
کر جیسے داود علیہ السلام کرتے تھے اور وہ لڑائی سے نہ بھاگتے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِيْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُطَالِبُهٗ حَتّٰى قَالَ فِيْ خَمْسَةِ اَيَّامٍ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ
اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمْ اَزَلْ اُطَالِبُهٗ حَتّٰى قَالَ صُمْ اَحَبَّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صَوْمَ دَاوٗدَ كَانَ
يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا قرآن کو ایک مہینے میں
پڑھ میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے پھر میں ایسے ہی کہتا رہا یہانتک کہ آپنے فرمایا پڑھ پانچ دن میں آپنے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے

رکھوں میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے پھر میں یہی کہتا رہا یہانتک کہ آپنے فرمایا سب دنوں میں اللہ کو حضرت داؤد علیہ السلام کا
روزہ پسند ہے وہ ایکدن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَصُوْمُ اَسْرُدُ الصَّوْمَ وَاُصَلِّي اللَّيْلَ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ وَاِمَّا لَقِيَهُ قَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ
فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِاَهْلِكَ حَظًّا صُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ
تِسْعَةٍ قَالَ اِنِّيْ اَقْوٰى لِذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذًا قَالَ وَكَيْفَ صِيَامُ دَاوُدَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ صیام
كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى قَالَ وَمَنْ لِّيْ بِهٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں اور رات کو نماز پڑھتا ہوں آپنے مجھکو بلا بھیجا یا آپ خود مجھسے ملے
آپنے فرمایا مجھے خبر پہونچی ہے تم روزے رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے اور رات بھر نماز پڑھتے ہو تو ایسا مت کرو اس لیے کہ تمہاری آنکھ کا
بھی حصہ ہے اور تمہارے نفس کا بھی حصہ ہے اور تمہاری بی بی کا بھی حصہ ہے روزہ رکھو اور افطار کرو اور سو رہو اور دس دن میں ایک
رکھو اور تجھے باقی نو دن کا بھی روزے کا ثواب ملیگا میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپنے فرمایا تو حضرت داؤد
علیہ السلام کا روزہ رکھو میں نے کہا ان کا روزہ کیسا تھا اے نبی اللہ کے آپ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جب
لڑائی میں مقابلہ ہوتا تو نہ بھاگتے میں نے کہا کون ایسا کر سکتا ہے اے نبی اللہ کے صِيَامُ خَمْسَةِ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ مہینے میں پانچ
روزے رکھنے کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِيْ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَاَلْقَيْتُ لَهُ
وِسَادَةً اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ قَالَ اَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ
ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ اِحْدٰى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ
صِيَامُ يَوْمٍ وَفِطْرُ يَوْمٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر آیا میرے روزوں کا آپ تشریف
لائے میرے پاس میں نے آپ کے لیے ایک تکیہ بچھایا چمڑے کا جس میں اندر خرما کی چھال بھری تھی آپ زمین پر بیٹھے اور تکیہ میرے اور آپ
کے بیچ میں ہو گیا آپنے فرمایا کیا تجھے ہر مہینے میں تین روزے کافی نہیں ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پانچ میں نے کہا یا رسول اللہ
آپنے فرمایا سات میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نو میں نے کہا یا رسول اللہ آپنے فرمایا گیارہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں ہے وہ آدھے زمانہ میں روزہ رکھتے تھے اسطرح کہ ایک دن روزہ رکھتے
اور ایک دن افطار کرتے صِيَامُ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ مہینے میں چار روزے رکھنا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ مِّنَ الشَّهْرِ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ فَصُمْ
يَوْمَيْنِ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ
اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے ہر مہینے میں ایک روزہ رکھ اور تجھے باقی نو دنوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو دو دن روزہ رکھ اور تجھے باقی دنوں کے روزے کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھ اور تجھے باقی دنوں کا روزے کا ثواب ملے گا میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا چار دن روزہ رکھ اور تجھے باقی دنوں کے روزے کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب روزوں میں بہتر داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے

صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةٍ لَا أَدَعُهُنَّ أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحَى وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے مجھے وصیت کی میرے حبیب نے اللہ اونپر رحمت بھیجے اور سلام تین باتوں کی میں انکو نہیں چھوڑتا وصیت کی مجھکو چاشت کی نماز پڑھنے کی اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةٍ بِنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کا حکم کیا ایک تو وتر پڑھ کر سونا دوسرے جمعہ کے دن غسل کرنا تیسری ہر مہینے میں تین روزے رکھنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا دو رکعتیں چاشت کی پڑھنے کا اور بغیر وتر پڑھے نہ سونیکا اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا وتر پڑھ کر سونے کا اور جمعہ کے دن غسل کرنیکا اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنے کا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَهْرُ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک رمضان کے مہینے میں اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مہینے میں تین روزے رکھے اوس نے ہمیشہ روزے رکھے پھر کہا سچ فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں جو کوئی ایک نیکی لاویگا اسکو دس گنا ثواب ہوگا

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ تَمَّ صَوْمُ الشَّهْرِ أَوْ فَلَهُ صَوْمُ الشَّهْرِ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مہینے میں تین روزے رکھے اوسکو پورے مہینے کے روزوں کا ثواب ہے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول صیام حسن ثلثة ایام من الشھر ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت
ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اچھے روزے ہر مہینہ میں تین روزے ہیں عن ابن عمر یقول کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ثلثة ایام من کل شھر ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے **کیف یصوم ثلثة ایام من کل شھر** ہر مہینے میں تین روزے کس طرح رکھے
عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم ثلثة ایام من کل شھر یصوم الاثنین من اول
الشھر والخمیس الذی یلیہ ثم الخمیس الذی یلیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں
تین روزے رکھتے ایک پہلی پیر کو دوسری اس کے بعد کی جمعرات کو تیسری اس کے بعد کی جمعرات کو عن ھنیدة الخزاعی قال
دخلت علی ام المؤمنین تقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شھر ثلاثة ایام اول
اثنین من الشھر ثم الخمیس ثم الخمیس الذی یلیہ ترجمہ ہنیدہ خزاعی سے روایت ہے میں ام المؤمنین حفصہ کے پاس
گیا وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے ایک پہلے پیر کو دوسری جمعرات کو پھر ایک دوسری
جمعرات کو عن حفصة قالت اربع لم یکن یدعھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صیام عاشوراء والعشر
وثلاثة ایام من کل شھر ورکعتین قبل الغداة ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے چار باتوں کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کبھی نہیں چھوڑتے تھے ایک تو عاشوراء کے روزے کو دوسرے ذی الحجہ کے دس روزوں کو تیسرے ہر مہینے میں تین روزوں کو
چوتھی فجر سے پہلے دو رکعتوں کو عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یصوم تسعة من ذی الحجة ویوم عاشوراء وثلاثة ایام من کل شھر اثنین من الشھر وخمیسین
ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے روایت ہے آپ ذی الحجہ میں نو روزے رکھتے (پہلی تاریخ سے لیکر نویں تاریخ تک)
اور عاشوراء کے روز (یعنی دسویں محرم کو) روزہ رکھتے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھتے ایک پیر کو اور دو جمعرات کو عن
بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم العشر وثلث ایام من
کل شھر الاثنین والخمیسین ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے روایت ہے آپ ذی الحجہ کے دس دنوں
میں روزہ رکھتے اور ہر مہینہ میں تین دن ایک پیر کو اور دو جمعرات کو عن ام سلمة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یامر بصیام ثلثة ایام اول خمیس والاثنین والاثنین ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین
دن روزہ رکھنے کا حکم کرتے ایک تو پہلی جمعرات کو دوسری پیر کو تیسری پیر کو عن جریر بن عبد اللہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال صیام ثلثة ایام من کل شھر صیام الدھر وایام البیض صبیحة ثلاث عشرة واربع
عشرة وخمس عشرة ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن ہر مہینے میں روزے
رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے اور ایام بیض تیرھویں شب کی فجر سے چودھویں پندرھویں تک ہیں (ان کو ایام بیض اس لیے

کہتے ہیں کہ ان کی راتیں چاندنی سے سفید اور روشن ہوتی ہیں) عن ابی ہریرۃ قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بارنب قد شواہا فوضعہا بین یدیہ فامسک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یاکل وامر القوم
ان یاکلوا وامسک الاعرابی فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یمنعک ان تاکل قال انی اصوم ثلثۃ ایام من
الشہر قال ان کنت صائما فصم الغر ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور
ایک خرگوش بھونکر لایا اوس کو آپکے سامنے رکھا آپ اوس کے کہانے سے رکے اور نہیں کہایا لیکن لوگون کو حکم کیا انہون نے
کہایا اور گنوار بہی کہانے سے رکا آپنے فرمایا تو کیون نہیں کہاتا وہ بولا میں ہر مہینے میں تین دن روزے رکہتا ہون آپنے فرمایا
اگر تو روزے رکہتا ہے تو چاندنی کے دنون میں رکہہ یعنی ۱۳-۱۴-۱۵-کو عن ابی ذر قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان نصوم من الشہر ثلاثۃ ایام البیض ثلاث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ ابوذر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا مہینے میں تین روزے رکہنے کا ایام بیض میں یعنی ۱۳-۱۴-۱۵-کو عن
ابی ذر قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نصوم من الشہر ثلثۃ ایام من البیض ثلاث عشرۃ
واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ وہی جو گزرا عن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صمت
شیئا من الشہر فصم ثلاث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تو مہینے میں روزہ رکہے تو تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو رکہہ عن ابی ذر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لرجل علیک بصیام ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا تو لازم کر لے اپنے اوپر روزہ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو عن ابی ذر ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر رجلا بصیام ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ ابوذر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کے روزے کا عن ابن الحوتکیۃ
قال قال ابی جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ارنب قد شواہا وخبز فوضعہا بین
یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال انی وجدتہا تدمی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ
لا یضر کلوا وقال للاعرابی کل قال انی صائم قال صوم ماذا قال ...... قال صوم ثلاثۃ ایام من الشہر
قال ان کنت صائما فعلیک بالغر البیض ثلاث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ زید بن حوتکیہ سے روایت
ہے کہ میرے باپ نے کہا ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک خرگوش لیے ہوئے جسکو اوس نے بہونا تہا اور روٹی بہی تہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکہا اور کہا میں نے دیکہا یہ خون بہا رہا تہا (یعنی حیض کا خون اسمیں سے نکلتا تہا اس لیے کہ خرگوش
کو حیض آتا ہے) آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کچہ نقصان نہیں کہاؤ اور گنوار سے فرمایا تو بہی کہا اوس نے کہا میں روزہ سے ہون
آپ نے فرمایا کیسے روزے اوس نے کہا مہینے کے تین روزے آپنے فرمایا اگر تو یہ روزے رکہے تو سفید راتون میں رکہہ یعنی تیرہوین چودہوین

اور پندرہوین کو۔ امام نسائی نے کہا صحیح یہہ ہے کہ ابن حوتکیہ نے ابی ذر سے سنا لیکن کہیں مین شاید ہوئی سہو کا جو ابی ذر کے بدلے کہا گیا ہو عن موسیٰ بن طلحة ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بارنب وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مد یدہ الیہا فقال الذی جاء بہا انی رایت بہا دما فکف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ وامر القوم ان یاکلوا وکان فی القوم رجل منتبذ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لک قال انی صائم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہلا ثلاث البیض ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة ترجمہ موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس خرگوش لایا آپنے اپنا ہاتھہ اوسکی طرف لنبا کیا کہانے کو وہ شخص بولا مین نے دیکہا ہے اسکو خون آتا تہا آپنے ہاتھہ روک لیا اور لوگون کو حکم دیا اوس کے کہانے کو ایک شخص دور علیحدہ بیٹہا تہا آپ نے اوس سے پوچہا تجہے کیا ہوا ہے وہ بولا مین روزے سے ہون آپنے فرمایا ایام بیض مین کیون روزے نہین رکہتا تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو عن موسیٰ بن طلحة قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بارنب قد شواہا رجل فلما قدمہا الیہ قال یا رسول اللہ انی قد رایت بہا دما فترکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یاکلہا وقال لمن عندہ کلوا فانی لو اشتہیتہا اکلتہا ورجل جالس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادن فکل مع القوم فقال یا رسول اللہ انی صائم قال فہلا صمت البیض قال وما ہن قال ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة ترجمہ موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک خرگوش آیا جسکو ایک شخص بہونکر لایا تہا جب آپکے سامنے رکہا تو بولا یا رسول اللہ مینے دیکہا اوس کو خون آتا تہا آپنے یہہ سنکر اوسی چہوڑدیا اور نہ کہایا اور جو لوگ آپکے پاس بیٹہے تہے اون سے کہا کہاؤ اسلیے اگر میرا جی چاہتا تو مین بہی کہاتا ایک شخص اور بیٹہا تہا آپنے اوس سے فرمایا نزدیک آؤ اور لوگون کے ساتہہ شریک ہو کہانے مین وہ بولا یا رسول اللہ مین روزے سے ہون آپنے فرمایا تو نے بیض کے روزے کیون نہ رکہے پوچہا بیض کے روزے کونسے آپنے فرمایا تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو عن عبد الملک یحدث عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر بہذہ الایام الثلاث البیض ویقول ہی صیام الشہر ترجمہ عبد الملک سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین ایام بیض مین روزے رکہنے کا حکم کرتے اور فرماتے یہہ مہینے کے روزے کے برابر ہین عن عبد الملک بن ابی المنہال یحدث عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہم بصیام ثلاث ایام البیض ترجمہ عبد الملک بن ابی المنہال نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لوگون کو ایام بیض کے تین روزون کا عن عبد الملک بن قدامة بن ملحان عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بصیام اللیالی الغر البیض ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة ترجمہ عبد الملک بن قدامہ بن ملحان سے روایت ہے اونے سنا اپنے باپ قدامہ بن ملحان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے چاندکی سفید راتون مین روزے رکہنے کا تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو

صوم یومین من الشہر

مہینے مین دو دن روزہ رکہنا عن ابی عقرب قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصوم فقال صم یوما من الشہر قلت یا رسول اللہ زدنی زدنی

قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي زِدْنِي يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي زِدْنِي إِنِّي أَجِدُ بِي قُوَّةً فَسَكَتَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيَرُدُّنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابو عقرب سے

روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزے کو آپ نے فرمایا ہر مہینے میں ایک روزہ رکھ میں نے کہا یا رسول اللہ

بڑھا دیجیے۔ بڑھا دیجیے کہا یا رسول اللہ بڑھا دیجیے دو دن ہر مہینے میں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ بڑھا دیجیے بڑھا دیجیے میں اپنے تئیں زور آور

پاتا ہوں آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ میں سمجھا آپ مجھے جواب دیں گے سینے نہیں بڑھا دینگے آپ نے فرمایا تین روزے

رکھ ہر مہینے میں عَنْ أَبِي عَقْرَبٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

وَاسْتَزَادَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَزَادَهُ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ

إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَمَا كَادَ أَنْ يَزِيدَهُ فَلَمَّا

أَلَحَّ عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابو عقرب سے روایت ہے اوس نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزے کو آپ نے فرمایا ایک روزہ رکھ ہر مہینے میں اور زیادہ چاہا ابو عقرب نے کہا فدا ہوں

آپ پر ماں باپ میرے میں اپنے تئیں طاقت ور پاتا ہوں آپ نے زیادہ کیا اور فرمایا مہینے میں دو روزے رکھ اوس نے کہا فدا

ہوں آپ پر ماں باپ میرے میں اپنے تئیں طاقت ور پاتا ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میں بھی اپنے تئیں طاقت ور پاتا ہوں

طاقت ور پاتا ہوں پھر آپ نے اوسی زیادہ نہ کیا جب اوس نے بہت خواہش کی تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھ

كتاب الزكوة

کتاب زکوۃ کے بیان میں ف جو ایک رکن اسلام ہے جیسے نماز باب وُجُوبِ الزَّكٰوةِ زکوۃ فرض ہے عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا

جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ

أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ يَعْنِي أَطَاعُوكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ

عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ بِذٰلِكَ فَاتَّقِ دَعْوَةَ

الْمَظْلُومِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو اون سے کہا تمہارا

گزر ہوگا ایک قوم پر جو اہل کتاب ہیں (یعنی یہود اور نصاریٰ سے) پھر جب تو اون کے پاس پہنچے تو بلا اون کو گواہی دینے اس بات کی کہ

خدا کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اوسکے بھیجے ہوئے ہیں اگر وہ تیرا کہنا مان لیں پھر تو اون سے کہہ اللہ نے

اون پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں ایکدن رات میں اگر وہ اوسکو مان لیں پھر اون سے کہہ اللہ نے اون پر صدقہ (زکوۃ) فرض

کیا ہے جو مالداروں سے لیا جاتا ہے اور اونہی میں کے مفلسوں اور محتاجوں کو دیا جاتا ہے اگر وہ اسکو بھی مان لیں تو بچا رہ مظلوم

کی بد دعا سے ف صحیحین کی روایت میں ہے اگر وہ اسکو بھی یعنی صدقہ دینے کو بھی مان لیں تو بچا رہ اون کے عمدہ اور بہتر مالوں سے

یعنی زکوٰۃ میں متوسط ہے کا مال لے نہ عمدہ اور نہ خراب اور بیچارہ مظلوم کی بددعا سے بچ کیونکہ مظلوم کی دعا میں اور اللہ تعالیٰ میں کچھ روک نہیں ہے یعنے وہ برابر جسیے اللہ تعالیٰ تک پہونچتی ہے کہیں نہیں رکتی ایسا نہ ہو کہ تو لوگوں پر ظلم کرے اور زکوٰۃ میں عمدہ عمدہ مال لے لیوے اور وہ تیرے لیے بددعا کریں۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتّٰى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِهِنَّ لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ أَنْ لَا آتِيَكَ وَلَا آتِيَ دِينَكَ وَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً لَا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَحْيِ اللّٰهِ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا قَالَ بِالْإِسْلَامِ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَقُولَ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَى اللّٰهِ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ

ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے اونہوں نے اوسکے دادا سے اونہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پاس نہیں آیا یہانتک کہ میں نے قسمیں کہائیں تہیں اپنے انگلیوں سے زیادہ کہ آپ پاس نہ آونگا اور کبھی آپکا دین قبول نہ کرونگا اور میں ایک آدمی تہا جسکو کچھ عقل نہ تہی مگر جو اللہ نے اور اوس کے رسول نے سکہلایا اور میں آپسے پوچہتا ہوں اللہ کی وحی کی قسم دیکر اللہ نے کس چیز کے ساتہہ آپکو بہیجا ہماری طرف آپنے فرمایا اسلام کے ساتہہ میں نے کہا اسلام کی نشانیاں کیا ہیں آپنے فرمایا تو کہے میں نے اپنا موتہہ رکہہ دیا اللہ کیطرف (یعنی جو اوسکا حکم ہوگا سو بجا لاونگا) اور اوسی کا ہوگیا اور نماز ادا کرے اور زکوٰۃ دیوے

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ تَمْلَأُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَالصَّلٰوةُ نُورٌ وَالزَّكٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ

ترجمہ ابو مالک اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرنا وضو کا آدہا ایمان ہے (کیونکہ ایمان سے گناہ بخشے جاتے ہیں اور وضو سے صغائر یعنی چہوٹے بخشے جاتے ہیں) اور الحمد للہ کہنا بہر دیگا ترازو کو اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر بہر دیتے ہیں آسمان اور زمین کو (اپنے ثواب سے) اور نماز نور ہے (قیامت میں) اور زکوٰۃ دلیل ہے (اوسکے پاس خلوص کے اور نجات کی) اور صبر روشنی ہے (یعنی عقل کی روشنی ہے جسکو عقل ہے وہ صبر کرتا ہے اور جو اس روشنی سے محروم ہے وہ صبر نہیں کرتا) اور قرآن دلیل ہے تیرے لیے (اگر تو حق پر ہے) یا دلیل ہے تجہپر (اگر تو باطل پر ہے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ يَقُولَانِ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَكَبَّ فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا نَدْرِي مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فِي وَجْهِهِ الْبُشْرٰى فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكٰوةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلَامٍ

ترجمہ ابو ہریرہ اور ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ سنایا ہم کو تو فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تین بار پہر آپ جہک گئے اور ہر شخص ہم میں سے جہک کر رونے لگا لیکن ہمکو معلوم نہیں کہ کیا قسم کہائی پہر آپنے سر اوٹہایا اور آپ کے چہرے پر خوشی تہی ہم کو بہلا معلوم ہوا لال اونٹ ملنے سے زیادہ (لال اونٹ بہت قیمتی ہوتے ہیں) پہر آپنے فرمایا جو بندہ پانچوں نمازیں پڑہے اور رمضان کے روزے رکہے اور زکوٰۃ نکالے اور ساتوں کبیرہ گناہوں سے بچے (یعنی شرک اور جادو اور خون ناحق اور سود خواری اور یتیم کے مال کہا جانے اور

جو اوسے بہا گئے اور بازرہا عورتوں پر تہمت لگانے سے اوسکو بہی جنت کے دروازے کہولے جاوینگے اور کہاجاویگا جا اندر سلامتی کے ساتھ

عن ابی ہریرة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من انفق زوجین من شیء من الاشیاء فی سبیل اللہ دعی من ابواب الجنة یا عبد اللہ ہذا خیر وللجنة ابواب فمن کان من اہل الصلوة دعی من باب الصلوة ومن کان من اہل الجہاد دعی من باب الجہاد ومن کان من اہل الصدقة دعی من باب الصدقة ومن کان من اہل الصیام دعی من باب الریان قال ابوبکر ہل علی من یدعی من تلک الابواب من ضرورة فہل یدعی منہا کلہا احد یا رسول اللہ قال نعم وارجو ان تکون منہم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا صرف کرے اللہ کی راہ میں وہ جنت کے دروازوں سے بلایا جاویگا اے بندے اللہ کے یہ دروازہ بہتر ہے اور جنت کے کئی دروازہ ہیں جو نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو غازی ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقے کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو روزہ دار ہوگا وہ باب الریان سے بلایا جاویگا ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ جو شخص ان دروازوں سے بلایا جاوے اوسکو کچھ ضرر نہیں لیکن کوئی ایسا بہی ہوگا جو سب دروازوں سے بلایا جاوے آپنے فرمایا ہاں اور مجہے امید ہے کہ تم اونہی میں سے ہوگے

باب التغلیظ فی حبس الزکوٰة

زکوٰة نہ دینے کا عذاب

عن ابی ذر قال جئت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو جالس فی ظل الکعبة فلما رآنی مقبلا قال ہم الاخسرون ورب الکعبة فقلت ما لی لعلی انزل فی شیء قلت من ہم فداک ابی وامی قال الاکثرون اموالا الا من قال ہکذا وہکذا وہکذا حتی بین یدیہ وعن یمینہ وعن شمالہ ثم قال والذی نفسی بیدہ لا یموت رجل فیدع ابلا او بقرا لم یؤد زکوتہا الا جاءت یوم القیمة اعظم ما کانت واسمنہ تطؤہ باخفافہا وتنطحہ بقرونہا کلما نفدت اخرہا اعیدت اولہا حتی یقضی بین الناس ترجمہ ابوذر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کعبے کے سایے میں بیٹہے تہے جب مجہے آتے دیکہا تو فرمایا وہی لوگ ٹوٹے والے ہیں قسم ہے کعبے کے پروردگار کی میں نے کہا کیا ہے شاید میری باب میں کچہ اوترا میں نے عرض کیا وہ کون لوگ ہیں قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے آپنے فرمایا جو بہت مال رکہتے ہیں مگر جو ایسے ہیں اور اشارہ کیا اس طرف اوس طرف یہانتک کہ سامنے اور داہنے اور بائیں بہی (یعنی ہر طرف سے محتاجوں کو خیر دیتے ہیں) پہر فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتہ میں میری جان ہے جو شخص مرے اونٹ اور بیل چہوڑ کر جنکی زکوٰة نہ دی ہو تو وہ اونٹ اور بیل قیامت میں موٹے ہو کر آوینگے اور موٹی اور روندینگے اوسکو کہروں سے اور مارینگے اوسکو سینگوں سے جب اخیر جانور اوسکا اس طرح کر لیگا تو پہر پہلے کو لاوینگے۔ یہی ہوتا ہوگا یہانتک کہ حکم ہو آدمیوں میں یعنی اونکا فیصلہ ہو کہ جنتی ہیں یا دوزخی

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل لہ مال لا یؤدی حق مالہ الا جعل لہ طوقا فی عنقہ شجاع اقرع وہو یفر منہ وہو یتبعہ ثم قرأ مصداقہ من کتاب اللہ عز وجل ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتاہم اللہ من فضلہ ہو خیرا لہم بل ہو شر لہم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مالدار ہو اور اپنے مال کی زکوۃ ادا نکرے
وہ مال اوسکی گردن کا طوق ہوگا ایک گنجا سانپ بنکر وہ اوس سے بھاگے گا اور یہ اون کے ساتھ ہوگا پھر اسکی تصدیق کے لیئے کلام اللہ کی
یہ آیت پڑھی مت سمجھیں ان لوگوں کو جو بخیلی کرتے ہیں اوس مال کے ساتھ جو اللہ نے انکو اپنے فضل سے دیا ہے یہ بخل اون کو اچھا ہے بلکہ وہ
برا ہے اون کے لیئے نزدیک ہے جسکی ساتھ وہ بخیلی کرتے ہیں وہ اونکا طوق بنایا جاوے قیامت کے روز عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ لَا يُعْطِيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَجْدَتُهَا وَرِسْلُهَا قَالَ فِيْ عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا فَاِنَّهَا تَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغَذِّ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنِهٖ
وَاَشَرِهٖ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا اِذَا جَاءَتْ اُخْرَاهَا اُعِيْدَتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا يَوْمَ كَانَ مِقْدَارُهٗ
خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ بَقَرٌ لَا يُعْطِيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا
وَرِسْلِهَا فَاِنَّهَا تَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَغَذَّ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ وَاَشَرَهٗ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُهٗ كُلُّ ذَاتِ
قَرْنٍ بِقَرْنِهَا وَتَطَؤُهٗ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا اِذَا جَاوَزَتْهُ اُخْرَاهَا اُعِيْدَتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ
مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ لَا يُعْطِيْ حَقَّهَا فِيْ
نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَاِنَّهَا تَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغَذِّ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنِهٖ وَاَشَرِهٖ ثُمَّ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهٗ
كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهٗ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ اِذَا جَاوَزَتْهُ اُخْرَاهَا
اُعِيْدَتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ اونکی زکوۃ نہ دیوے
تنگی اور کشادگی میں (یعنی جب اونٹ موٹے تازے ہوں تو زکوۃ نہ دیوے اون میں سے کیونکہ اچھے موٹے اونٹ کا خدا کی راہ میں دینا
دشوار ہو اور جب دبلے ہوں تو برا سمجھے زکوۃ میں دینے یا جب قحط اور تنگی کا زمانہ ہو تو زکوۃ نہ نکالے) لوگوں نے عرض
کیا یا رسول اللہ تنگی اور کشادگی کیا ہے آپ نے فرمایا دشواری اور آسانی کے زمانے میں تو وہ اونٹ قیامت کے روز خوب تیز اور موٹے
اور چالاک بنکر آوینگے اور اونکا مالک اون اونٹوں کے سامنے ایک صاف برابر میدان میں اوندھا لٹایا جاویگا وہ اونٹ اوسکو
روندینگے اپنے کھروں سے جب اخیر کا اونٹ روند چلیگا تو پھر کرسی پہلا اونٹ کو لاوینگے دن بھر اسیطرح جو پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا
یہانتک کہ فیصلہ ہو لوگوں کا اور وہ اپنی راہ دیکھہ لیوے (کہ جنت کیطرف ہے یا دوزخ کیطرف) اور جس شخص کا پاس بیل ہوں وہ اونکی
زکوۃ ادا نہ کرے تنگی اور آسانی کے زمانے میں تو قیامت کے روز وہ بیل تیز اور موٹے اور چالاک بنکر آوینگے اور اون کے مالک کو اوندھا لٹا
جاویگا ایک صاف برابر میدان میں پھر ہر ایک سینگوں والا بیل مار دیگا اوسکو اپنے سینگوں سے اور ہر ایک کھر والا اپنے کھروں سے اوسکو
کچلیگا جب اخیر کا بیل گزر جاویگا تو پھر سے پہلی بیل کو لاوینگے دن بھر اسی طرح جو پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو
لوگوں کا اور وہ اپنی راہ دیکھہ لیوے اور جس شخص کے پاس بکریاں ہوں اور وہ اون کی زکوۃ تنگی اور آسانی کے وقت ادا نہ کرے تو قیامت

گئے، وزوہ بکریان تیز اور موٹی اور چالاک بکرا ہوتی پہر اوسکے مالک کو اوندہا لٹایا جاویگا ایک برابر کہلے میدان مین اور ہر ایک
کہروالی بکری اوسکو اپنے کہرونسے روندیگی اور سینگونوالی سینگونسے ماریگی اور کوئی اونمین مڑے ہوے سینگ کی یا ٹوٹے
ہوے سینگ کی نہوگی (بلکہ سب کے سینگ سیدہے اور مضبوط ہونگے تاکہ مالک کو تکلیف پہونچاوین) جب اخیر کی بکری نکل
جاویگی تو پہر سرے سے پہلی کو لاوینگے دن بہر جو پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو لوگونکا اور وہ اپنی راہ دیکہہ
لی

باب مانع الزکوۃ جو شخص زکوۃ نہ دیوے اوسکا بیان عن ابی ہریرۃ قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم واستخلف ابو بکر بعدہ وکفر من کفر من العرب قال عمر لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی
مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابو بکر لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال
واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہ قال عمر رض فواللہ
ما ہو الا ان رأیت اللہ شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر خلیفہ ہوئے اور جو لوگ عربون مین سے کافر ہوئے وہ کافر ہوئے تو حضرت عمر رض نے حضرت
ابوبکر رض سے کہا تم کیسے لڑوگے لوگون سے (جو زکوۃ نہین دیتے) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہے حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا
یہانتک کہ وہ کہین کوئی معبود سچا نہین ہے سوا خدا کے تو جسنے یہ کہا اوس نے اپنے مال اور جان کو مجہسے بچا لیا مگر کسی حق کے بدلے
مین (یعنی اگر کسیکو ماریگا تو وہ بہی مارا جاویگا یا کسی کا مال لیگا تو اوسکا بہی مال لیا جاویگا) اور اوسکا حساب اللہ پر ہے حضرت ابوبکر رض نے
کہا مین لڑونگا اوس شخص سے جو فرق کریگا نماز اور زکوۃ مین (یعنی نماز پڑہے اور زکوۃ نہ دے اوسکی فرضیت کا انکار کرے) کیونکہ زکوۃ
حق ہے مال کا (جیسے نماز حق ہے نفس کا) قسم خدا کی اگر ایک بکری کا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تہے اور مجہکو نہ دینگے تو مین
اون سے لڑونگا اوس کے نہ دینے پر حضرت عمر رض نے کہا قسم اللہ کی کچہ نہ تہا مگر مین جانتا ہون اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر رض کا سینہ کہول دیا
لڑنے کے لیے پہر مینے جانا کہ یہی حق ہے **ف** اس لیے کہ اسلام مین صرف لا الہ الا اللہ کہنا کافی نہین بلکہ اسلام کی ارکان مین سے
پہلا رکن توحید ہے پہر نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج یہ بہی ارکان ہین جو کوئی ان کے فرض ہونے سے انکار کرے وہ مسلمان
نہین اُس سے لڑنا چاہیے

باب عقوبۃ مانع الزکوۃ جو شخص زکوۃ نہ دے اوس کی سزا کیا ہے عن بہز بن حکیم
قال حدثنی ابی عن جدی قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی کل ابل سائمۃ فی کل اربعین ابنۃ لبون
لا یفرق ابل عن حسابہا من اعطاہا مؤتجرا فلہ اجرہا ومن ابی فانا اخذوہا وشطر ابلہ عزمۃ من عزمات
ربنا لا یحل لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم منہا شیء ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے اوس نے
اوسکے دادا سے اوس نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے ہر چالیس اونٹ مین جو جنگل سے چرا کر چلے آتے
ہون ایک دو برس کی اونٹنی ہے اونٹ جدا نہ کیے جاوینگے اپنے حساب سے (زکوۃ سے بچنے کے لیے) جو شخص زکوۃ دیگا ثواب کے لیے

اسکو ثواب ملیگا اور جو شخص انکار کریگا ہم زکوٰۃ بھی لینگے اور آدھے اونٹ اوسکے چھین لینگے یہ ایک حکم ہے ہمارے رب کے حکموں میں سے اور
آل میں سے محمد کی آل کو کچھ درست نہیں ہے۔

باب زکوٰۃ الابل اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان

عن ابی سعید الخدری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ ولا فیما دون خمس ذود صدقۃ
ولا فیما دون خمسۃ اواق صدقۃ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم غلے
میں جو زمین سے پیدا ہو زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے
ف وسق ساٹھ صاع کا اور ایک صاع آٹھ رطل یا پانچ رطل کا ہوتا ہے اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے پانچ اوقیے
سے دو سو درم ہوئے اور درم تین ماشہ اور ایک رتی اور پانچویں حصے رتی کے برابر ہوتا ہے اگر تولہ پورا بارہ ماشہ کا ہو تو دو سو درم میں ساڑھے باون
تولے چاندی ہوئی اور جو کم بیش ہو تو اسی حساب سے لگا سکتے ہیں عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لیس فیما دون خمسۃ ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اواق صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی
زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے عن انس بن مالک ان ابا بکر کتب لھم ان ھذہ فرائض الصدقۃ
التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین التی امر اللہ عز وجل بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن
سئلھا من المسلمین علی وجھھا فلیعطھا ومن سئل فوق ذلک فلا یعط فیما دون خمس وعشرین من الابل فی کل
خمس ذود شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین ففیھا بنت مخاض الی خمس وثلاثین فان لم تکن بنت مخاض فابن
لبون ذکر فاذا بلغت ستا وثلاثین ففیھا بنت لبون الی خمس واربعین فاذا بلغت ستۃ واربعین ففیھا حقۃ
طروقۃ الفحل الی ستین فاذا بلغت احدی وستین ففیھا جذعۃ الی خمسۃ وسبعین فاذا بلغت ستۃ و
سبعین ففیھا ابنتا لبون الی تسعین فاذا بلغت احدی وتسعین ففیھا حقتان طروقتا الفحل الی عشرین و
مائۃ فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ فاذا تباین اسنان الابل
فی فرائض الصدقات فمن بلغت عندہ صدقۃ الجذعۃ ولیست عندہ جذعۃ وعندہ حقۃ فانھا تقبل
منہ الحقۃ ویجعل معھا شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درھما ومن بلغت عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست
عندہ الا جذعۃ فانھا تقبل منہ ویعطیہ المصدق عشرین درھما او شاتین ان استیسرتا لہ ومن بلغت
عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ وعندہ بنت لبون فانھا تقبل منہ ویجعل معھا شاتین ان استیسرتا لہ
او عشرین درھما ومن بلغت عندہ صدقۃ بنت لبون ولیست عندہ الا حقۃ فانھا تقبل منہ ویعطیہ
المصدق عشرین درھما او شاتین ومن بلغت عندہ صدقۃ بنت لبون ولیست عندہ ابنۃ لبون وعندہ
بنت مخاض فانھا تقبل منہ ویجعل معھا شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درھما ومن بلغت عندہ صدقۃ

ابنة مخاض وليس عنده الا ابن لبون ذكر فانه يقبل منه وليس معه شيء ومن لم يكن عنده الا اربع
من الابل فليس فيها شيء الا ان يشاء ربها وفي صدقة الغنم في سائمتها اذا كانت اربعين ففيها شاة الى عشرين
ومائة فاذا زادت يعني واحدة ففيها شاتان الى مائتين فاذا زادت واحدة ففيها ثلث شياه الى ثلثمائة فاذا
زادت ففي كل مائة شاة ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس الغنم الا ان يشاء المصدق
ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما
بالسوية واذا كانت سائمة الرجل ناقصة من اربعين شاة واحدة فليس فيها شيء الا ان يشاء ربها وفي الرقة
ربع العشر فان لم تكن الا تسعين ومائة درهم فليس فيها شيء الا ان يشاء ربها ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے

حضرت ابو بکر صدیق رض نے اون کے لیے یہ لکھا کہ یہ فرض ہیں زکوۃ کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے مسلمانوں پر
جنکا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو حکم دیا جس مسلمان سے مانگا جاوے اونکے موافق وہ دیدیوے اور جس سے مانگا جاوے اس سے زیادہ
نہ دیوے۔ پچیس اونٹوں سے کم میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے جب پچیس اونٹ ہو جاویں تو اونمیں ایک برس کی اونٹنی ہے
پینتیس تک اگر ایک برس کی اونٹنی نہ ہو تو دو برس کا اونٹ جب چھتیس اونٹ ہوں تو اون میں دو برس کی اونٹنی ہے پینتالیس
اونٹوں تک جب چھیالیس اونٹ ہوں تو اون میں تین برس کی اونٹنی ہے (جو لائق ہو نرکو دینے کی یعنی جوان ہو گئی ہو) ساٹھ اونٹوں
تک جب اکسٹھ اونٹ ہو جاویں تو اون میں چار برس کی اونٹنی ہے (جو پانچویں میں لگی ہو) پچھتر اونٹوں تک جب چھہتر ہوں تو اون میں
دو اونٹنیاں ہیں دو دو برس کی نوے اونٹوں تک جب اکانوے اونٹ ہوں تو اون میں دو اونٹنیاں ہیں تین تین برس کی
جو نر کو دینے کے لائق ہوں ایک سو بیس اونٹ تک جب ایک سو بیس سے زیادہ اونٹ ہوں تو ہر چالیس اونٹ میں ایک اونٹنی ہے دو برس کی اور ہر
پچاس میں ایک اونٹنی ہے تین برس کی۔ اگر اونٹوں کے دانتوں میں اختلاف ہو یعنی زکوۃ کے لائق اونٹ نہ ہو بلکہ بڑا
یا چھوٹا ہو (مثلا) جس شخص پر چار برس کی اونٹنی لازم آوے اور اوس کے پاس نہ ہو لیکن تین برس کی اونٹنی ہو تو وہ اوسکو
دیدے اور دو بکریاں دیدے اگر اوس سے ہو سکیں نہیں تو بیس درم دیدے اور جس شخص کو تین برس کی اونٹنی دینا ہو اور
اوسکے پاس چار برس کی اونٹنی ہو تو لے لیں گے اور زکوۃ لینے والا (یعنی مصدق جو امام کیطرف سے مقرر ہوتا ہے زکوۃ کی تحصیل کے
لیے) اوس کو بیس درم پھیر دیگا یا دو بکریاں دیدیگا اور جس شخص کو تین برس کی اونٹنی دینا ہو اور اوس کے پاس نہ ہو تو دو برس
کی اونٹنی دیدے اور دو بکریاں اوسکے ساتھ دیوے یا بیس درم دیوے اور جسکو دو برس کی اونٹنی دینا ہو اور اوس کے پاس تین
برس کی اونٹنی ہو تو لی لینگے اور مصدق اوسکو بیس درم یا دو بکریاں دیدیگا اور جسکو دو برس کی اونٹنی دینا ہو اور اوس کے پاس نہ ہو
لیکن ایک برس کی اونٹنی ہو تو لے لیں گے اور دو بکریاں لیں گے اگر اوس سے ہو سکیں نہیں تو بیس درم لیں گے اور جس شخص کے
اوپر ایک برس کی اونٹنی ہو لیکن اوس کے پاس دو برس کا اونٹ ہو تو لے لیں گے اور کچھ نہ دیں گے نہ لیں گے (اس لیے کہ اونٹ کی
قیمت مادہ سے نصف ہے) اور جسکے پاس صرف چار اونٹ ہوں اونمیں کچھ زکوۃ نہیں ہے مگر جب مالک اپنی خوشی سے کچھ دینا چاہے تو

بکریاں جو جنگل میں چرائی جاتی ہوں جب چالیس ہوں تو ان میں ایک بکری ہے زیادہ ہو تو دو سو تک اون میں دو بکریاں ہیں جب ایک بکری
بھی زیادہ ہو تو تین بکریاں ہیں تین سو تک پھر ہر ایک سیکڑہ میں ایک بکری ہے لیکن زکوۃ میں بڈھا اور کانا اور عیب دار نہ لیا جاویگا
اور نہ نر مگر جب مصدق لینا چاہے (کسی مصلحت سے مثلاً اوسکی پاس سب عیب دار یا بوڑھے جانور ہوں یا سب نر ہوں یا زکوۃ کے جانوروں
کے لیے نر کی ضرورت ہو) اور زکوۃ کے ڈر سے دو جدا مالوں کو ایک جگہہ نہ کریں (مثلاً چالیس چالیس بکریاں دو شخصوں کی ہوں تو ہر
ایک سے ایک ایک بکری لینا چاہیے وہ دونوں ملا دیں تاکہ ایک ہی بکری دینا پڑے) اور ملے ہوئے مالوں کو جدا نہ کریں (مثلاً کسی
پاس چالیس بکریاں ہوں وہ بیس بیس الگ کر دیوے تاکہ مصدق نصاب سے کم سمجھے اور زکوۃ نہ لیوے) دو شخصوں کا مال جو یکجا ہو ف اور
بعضے کہتے ہیں کہ یہ بھی مصدق کے لیے ہے یعنی وہ ظلم نہ کرے زکوۃ لینے میں اور متفرق مالوں کو ایک جگہہ نہ کرے۔ زکوۃ وصول کرنیکو لیوے
اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے حساب برابر کر لیں ف مثلاً دو سو بکریاں دو شخصوں کی ہیں ایک کی تہائی
کا شریک ہو اور ایک دو تہائی کا تو مصدق دو بکریاں لے لیوے پھر جو تہائی والا آدہی بکری کے دام دوسرے شریک سے پھیر لیوے ف
اور جب بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں کچھ نہیں ہے مگر جب اونکا مالک خوشی سے کچھ دینا چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ
زکوۃ کا ہے (جتنے سو درہم کے برابر ہو) اگر ایک سو نوے درہم ہوں تو ان میں کچھ نہیں ہے مگر جب مالک خوشی سے کچھ دینا چاہے باب

مانع زكوة الإبل اونٹوں کی زکوۃ نہ دینے کا عذاب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْإِبِلُ
عَلَى رَبِّهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى رَبِّهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ
إِذَا هِيَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ أَلَا لَا يَأْتِيَنَّ
أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ
أَلَا لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ
شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ قَالَ وَيَكُونُ كَنْزُ أَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ أَنَا كَنْزُكَ فَلَا
يَزَالُ حَتَّى يُلْقِمَهُ إِصْبَعَهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ اپنے مالک کے پاس آویں گے اچھے حال
میں ہو کر (جیسے دنیا میں جس وقت موٹے تازے تھے) اگر اس نے اون کا حق ادا نہ کیا ہو گا (یعنی اون کی زکوۃ نہ دی ہو گی) روندیں
گے اوسکو اپنے پاؤں سے۔ اسی طرح بکریاں اپنے مالک کے پاس آویں گی اچھے حال میں ہو کر جب اوس نے اونکا حق ادا نہ کیا ہو گا روندیں
گے اوسکو اپنے کھروں سے اور ماریں گی اوسکو اپنی سینگوں سے ایک حق اونکا یہ بھی ہے (سوا زکوۃ کے مگر زکوۃ فرض ہے اور یہ مستحب ہے)
کہ دودھ دوہی جاویں جب پانی پینے آویں) ف عرب میں دستور تھا کہ لوگ اپنے جانوروں کو جب پانی پلانے لاتے تو وہاں جو
لوگ جمع ہوتے اون کو دودھ دوہ کر پلاتے اگرچہ یہ مستحب ہے مگر مروت اور احسان کے لحاظ سے ضروری ہے اسواسطے اسکو بھی حق قرار دیا ف
خبردار ہو جاؤ کوئی تم میں سے قیامت کے روز اپنی اونٹ کو گردن پر سوار کر کے نہ لاوے وہ آواز کرتا ہو گا پھر وہ کہے گا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
مجھکو (بچاؤ) میں کہونگا میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں کہہ چکا تھا۔ تم میں سے ایک کا خزانہ (جسکی وہ زکوۃ ادا نہ کرتا تھا) قیامت کے

سو اور بکری لیتا تو وہ بانکر دیتا اور وہ ایک اوسکو دیکھ کر بہاگے گا وہ جا اوسکے پیچھے ہوگا اور کہیگا مین تیرا خزانہ ہون یہانتک کہ اپنی
انگلی اوسکے منہ مین دیدیگا **باب** سقوط الزکوٰۃ عن الابل اذا کانت رسلا لاھلھا و لحمولتھم جب پانچ
تھوڑے ہون کام کاج کے لیے اور بوجھ لادنے کے لیے تو اون مین زکوٰۃ نہین ہے عن بھز بن حکیم یحدث عن ابیہ عن
جدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی کل ابل سائمۃ من کل اربعین ابنۃ لبون لا یفرق
ابل عن حسابھا من اعطاھا مؤتجرا فلہ اجرھا ومن منعھا فانا اخذوھا و شطر ابلہ عزمۃ من عزمات ربنا
لا یحل لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم منھا شیء ترجمہ بھز بن حکیم سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے اوس نے
دادا سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب جنگل سے چرنیوالے اونٹ ہون تو ہر چالیس اونٹ مین ایک دو برس
کی اونٹنی ہے اونٹ جدا نکیے جاوینگے اپنے حساب سے جو شخص زکوٰۃ دیگا ثواب کے لیے اوسکو ثواب ملیگا اور جو شخص نہ دیگا تو ہم
زبردستی لینگے اور آدہے اونٹ اور لینگے (سزا کے لیے) یہ ایک حکم ہے ہمارے پروردگار کے حکمون سے محمد کی آل کو اوس مین سے کچھ
درست نہین ہے **باب** زکوٰۃ البقر گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان عن معاذ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعثہ الی الیمن وامرہ ان یاخذ من کل حالم دینارا او عدلہ معافر ومن البقر من ثلاثین تبیعا او تبیعۃ
ومن کل اربعین مسنۃ ترجمہ معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یمن کیطرف بہیجا اور حکم کیا ہر بالغ سے
ایک دینار لینے کا (جزیہ مین) یا اوس قیمت کا کپڑا اور ہر تیس گائے بیلون سے ایک بیل برس روز کا یا گائے برس روز کی اور ہر چالیس گائے
بیلون سے ایک گائے دو برس کی عن معاذ بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن وامرنی ان اخذ من
کل اربعین بقرۃ ثنیۃ ومن کل ثلاثین تبیعا ومن کل حالم دینارا او عدلہ معافر ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو یمن کیطرف بہیجا اور حکم کیا ہر چالیس بیلون مین سے ایک گائے دو برس کے لینے کا اور ہر تیس مین
سے ایک برس کی گائے لینے کا اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اوس قیمت کے کپڑے لینے کا عن معاذ قال لما بعثہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الی الیمن امرہ ان یاخذ من کل ثلاثین من البقر تبیعا او تبیعۃ ومن کل اربعین مسنۃ ومن
کل حالم دینارا او عدلہ معافر ترجمہ اوپر گزر چکا عن معاذ بن جبل قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حین بعثنی الی الیمن ان لا اخذ من البقر شیئا حتی تبلغ ثلاثین فیھا عجل تابع جذع او جذعۃ حتی تبلغ اربعین
فاذا بلغت اربعین ففیھا بقرۃ مسنۃ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجہکو یمن کی
طرف بہیجا تو حکم دیا گائے بیلون سے کچھ نہ لینے کا جبتک وہ تیس کو نہ پہونچین جب تیس کو پہونچین تو اون مین ایک گائے کا بچہ ہے
ایک سال کا نر یا مادہ چالیس تک پہر جب چالیس ہون تو اون مین ایک گائے ہے دو برس کی **باب** مانع زکوٰۃ البقر گائے بیل
کی زکوٰۃ نہ دینے والا عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم
لا یؤدی حقھا الا وقف لھا یوم القیامۃ بقاع قرقر تطؤہ ذات الاظلاف باظلافھا وتنطحہ ذات القرون بقرونھا

لَبَنِهَا يَوْمَ وِرْدِهَا وَلَا مَنِيحَةُ الْقِرَبِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهُ إِلَّا يُخَيَّلُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ يَقُولُ لَهُ هَذَا كَنْزُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اونٹ یا بیل یا بکریاں رکھتا ہو اور انکا حق نہ دیوے تو قیامت روز وہ کھڑا کیا جاویگا ایک صاف ہموار میدان میں کھرالی ان کو کھروں سے اوسکو روندیں گے اور سینگ والے اپنے سینگوں سے اوسکو ماریں گے کوئی اون میں منڈی اور سینگ ٹوٹی نہیں ہوگی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اونکا حق کیا ہے آپنے فرمایا نر کو جفتی کے لیے دینا (اور اوسکی اجرت نہ لینا) اور پانی پلانے کا ڈول مانگے کو دینا اور خدا کی راہ میں یعنی جہاد میں سواری اور بوجھ لادنی کو دینا) اور جو مال والا اوسکا حق ادا نہ کریگا قیامت کے روز وہ مال اوسکا ایک گنجا سانپ بنکر آویگا اور مالک اوسکو دیکھکر بھاگیگا وہ ساتھ ہوگا اور کہیگا یہ تیرا خزانہ ہے جسپر تو بخیلی کرتا تھا جب دیکھیگا کوئی علاج نہیں یعنی بھاگنے سے بچاؤ نہیں ہو سکتا تو لاچار ہوکر اپنا ہاتھ اوس کے منہ میں ڈالدیگا اور وہ اوس کو چباڈالیگا اونٹ کیطرح

بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ بکریوں کی زکوۃ کا بیان

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ إِنَّ هَذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق نے اون کو لکھ بھیجا یہ فرض ہیں زکوۃ کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے مسلمانوں پر جنکا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو حکم دیا اخیر حدیث تک ف جو اوپر گزری جسمیں بیان ہے اونٹوں اور بکریوں کی زکوۃ کا۔ مؤلف نے اس حدیث کو دوبارہ ذکر کیا اور یہاں طول کے ڈر سے چھوڑ دیا

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَانِعِ زَكَاةِ الْغَنَمِ بکریوں کی زکوۃ نہ دینے والی کا بیان

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ اور گائے اور بکریاں رکھتا ہو اور اون کی زکوۃ نہ دیوے تو قیامت کے دن وہ جانور خوب بڑے اور موٹے ہوکر آویں گے اور سینگوں سے ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے جب اخیر جانور نکلجاویگا تو پھر پہلا آویگا اسیطرح لوگوں کا فیصلہ ہونے تک

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَالتَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ جدا مال کو ملانا اور ملے ہوئی مال کو جدا کرنا منع ہے

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ فِي عَهْدِي أَنْ لَا نَأْخُذَ رَاضِعَ لَبَنٍ وَلَا نَجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا نُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَقَالَ خُذْهَا فَأَبَى ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق (زکوۃ تحصیل کرنیوالا) ہمارے پاس آیا میں اوس کے پاس جاکر بیٹھا اور سنا وہ کہتا تھا ہم سے قرار لیا گیا ہے کہ ہم دودھ پلانی والے جانور کو نہ لیں گے اور جدا مال کو اکٹھا نہ کریں گے اور ملے ہوئی مال کو جدا نہ کریں گے زکوۃ بڑھانے کے لیے ف مثلاً دو اونٹ ایک کے تھے اور تین ایک کے کسی پر زکوۃ نہ تھی دونوں کو ملا دیا اور ایک بکری زکوۃ کی لیلی

یا اسی بکریاں ایک شخص پر دو شخص کے ملی ہوئی تہین اون مین ایک بکری تہی اب چالیس چالیس الگ کرکے دو بکریاں دین ت

ایک شخص اون کے پاس ادہی کوہان کے اونٹنی زبردست لیکر آیا اور کہنے لگا لے اوس نے انکار کیا عن وائل بن حجر ان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث ساعیا فاتی رجلا فآتاہ فصیلا مخلولا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثنا

مصدق اللہ ورسولہ وان فلانا اعطاہ فصیلا مخلولا اللہم لا تبارک فیہ ولا فی ابلہ فبلغ ذلک الرجل فجاء

بناقة حسناء فقال تبت الی اللہ عز وجل والی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم

بارک فیہ وفی ابلہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بہیجا زکوة وصول کرنیکے لیے

وہ گیا ایک شخص کے پاس اوس نے ایک دبلا اونٹ کا بچہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اللہ اور اوس کے رسول

کے مصدق کو بہیجا فلانے نے اوسکو ایک اونٹ کا دبلا بچہ دیا یا اللہ مت برکت دے اوس مین اور اوس کے اونٹ مین یہہ خبر اوسکو

پہونچی وہ ایک اچہی اونٹنی لیکر آیا اور کہنے لگا مین نے توبہ کی اللہ اور اوس کے رسول کیطرف آپ نے فرمایا یا اللہ برکت دے اوس

مین اور اوس کے اونٹون مین

باب صلوة الامام علی صاحب الصدقة زکوة دینے والے کے لیے دعا کرنا

۹ عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقتہم قال اللہم صل علی آل

فلان فاتاہ ابی بصدقتہ فقال اللہم صل علی آل ابی اوفی ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی قوم زکوة لیکر آتی آپ فرماتے یا اللہ رحمت بہیج فلانے کی آل پر میرا باپ زکوة لیکر آیا تو آپ نے فرمایا

یا اللہ رحمت بہیج ابی اوفی کی آل پر

اذا جاوز فی الصدقة جب صدقہ مین مصدق زیادتی کرے

۱۰ عن عبد الرحمن بن ہلال قال قال جریر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناس من الاعراب فقالوا یا رسول اللہ یاتینا ناس من

مصدقیک یظلمون قال ارضوا مصدقیکم قالوا وان ظلم قال ارضوا مصدقیکم قال ثم قالوا وان ظلم

قال ارضوا مصدقیکم قال جریر فما صدر عنی مصدق منذ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا

وہو راض ترجمہ عبد الرحمن بن ہلال سے روایت ہے جریر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس عرب کے چند لوگ آئے اور

کہنے لگے یا رسول اللہ آپ کیطرف سے مصدق لوگ ہمارے پاس آتے ہین اور ہم پر ظلم کرتے ہین آپنے فرمایا راضی کرو اپنے مصدقونکو

لوگون نے عرض کیا اگرچہ وہ ظلم کرین آپ نے فرمایا راضی کرو اپنے مصدقون کو پھر لوگون نے کہا اگرچہ وہ ظلم کرین آپ نے فرمایا

راضی کرو اپنے مصدقون کو جریر نے کہا اوس روز سے کوئی مصدق میرے پاس سے نہین گیا مگر راضی ہوکر جب سے مین نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ سنا

باب اعطاء السید المال بغیر اختیار المصدق مالک مال خود زکوة نکالکر دے سکتا ہے اگر مصدق نہ نکالے

عن مسلم بن ثفنة قال استعمل ابن علقمة ابی علی عرافة قومہ وامرہ ان یصدقہم

فبعثنی ابی الی طائفة منہم لآتیہ بصدقتہم فخرجت حتی اتیت علی شیخ کبیر یقال لہ سعر فقلت ان ابی بعثنی

الیک لتودی صدقة غنمک قال ابن اخی وای نحو تاخذون قلت نختار حتی انا نتبین ضروع الغنم قال ابن

ابن أخي فإني أحدثك أني كنت في شعب من هذه الشعاب على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في غنم لي فجاءني
رجلان على بعير فقالا إنا رسولا رسول الله صلى الله عليه وسلم لتؤدي صدقة غنمك قال قلت وما علي
فيها قالا شاة فأعمد إلى شاة قد عرفت مكانها ممتلئة محضا وشحما فأخرجتها إليهما فقالا هذه
الشافع والشافع الحائل وقد نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نأخذ شافعا فأعمد إلى عناق معتاط
والمعتاط التي لم تلد ولدا وقد حان ولادها فأخرجتها إليهما فقالا ناولناها فدفعتها إليهما فجعلاها
معهما على بعيرهما ثم انطلقا ترجمہ مسلم بن ثفنہ سے روایت ہے ابن علقمہ نے میرے باپ کو اپنی قوم کی عرافت پر مقرر کیا (عرافت
ایک منصب ہے جو ہر ایک قوم میں کسی شخص کو دی جاتی ہے وہ اون کے برے بھلے کی خبر رکھتا ہے اور حاکم کو ہر ایک کا حال کہتا ہے گویا
ہے وہاں اونکا اخباری اور پرچہ نویس کہتے ہیں) اور حکم کیا اونکو صدقہ وصول کرنیکا میرے باپ نے مجھکو ایک گروہ کیطرف
بھیجا اونکی زکوۃ لانے کو میں نکلا اور ایک بوڑھے شخص کے پاس گیا جسکو سعر کہتے تھے میں نے کہا میرے باپ نے مجھکو تمہارے پاس بھیجا ہے
تاکہ تم اپنی بکریوں کا صدقہ ادا کرو وہ بولا اے میرے بھتیجے تم کسطرح صدقہ لیتے ہو میں نے کہا ہم تو لیتے ہیں بکریوں کے تھنوں کو دیکھ کر
عمدہ مال ڈھونڈ کر لیتے ہیں) اوس نے کہا اے بھتیجے میرے میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں ایکبار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں انہی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں اپنی بکریاں لیے رہتا تھا اتنے میں دو شخص ایک اونٹ پر سوار آئے اور کہنے لگے ہم بھیجے ہوئے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیری طرف اس لیے کہ تو اپنی بکریوں کی زکوۃ ادا کرے میں نے کہا میرے اوپر ان بکریوں میں کتنی
زکوۃ ہے انہوں نے کہا ایک بکری میں نے قصد کیا ایک بکری کیطرف جسکا مرتبہ میں جانتا تھا بھری ہوئی تھی دودھ سے (یعنی بہت دودھ
دیتی تھی) اور چربی سے اور اوسکو نکال لایا اون کیطرف انہوں نے کہا یہ بچے والی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع کیا ہے
بچے والی بکری لینے سے پھر میں نے قصد کیا ایک اور بکری کیطرف جو ایک برس کی تھی گابھن اوس نے کبھی بچہ نہ جنا تھا لیکن جننے والی
تھی میں اوسکو نکال کر لایا اونہوں نے کہا ہمیں دیدو میں نے اوٹھا کر اون کو دی اونہوں نے اونٹ پر اپنے ساتھ رکھ لی اور چل دیے
عن مسلم بن ثفنة أن ابن علقمة استعمل أباه على صدقة قومه وساق الحديث ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
أبي هريرة قال أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بصدقة فقيل منع ابن جميل وخالد بن الوليد
وعباس بن عبد المطلب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ينقم ابن جميل إلا أنه كان فقيرا فأغناه الله
وأما خالد بن الوليد فإنكم تظلمون خالدا قد احتبس أدراعه وأعتده في سبيل الله وأما العباس بن عبد المطلب
عم رسول الله صلى الله عليه وسلم فهي عليه صدقة ومثلها معها ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے حضرت عمر کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم کیا تو آپ سے کہا گیا ان تینوں نے صدقہ نہیں دیا ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس بن
عبد المطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل ناشکری کرتا ہے حالانکہ وہ محتاج تھا پھر اللہ نے اوسکو مالدار کر دیا (تو زکوۃ
دیتا تھا) اور خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو اس لیے کہ انہوں نے زرہیں اور ہتھیار اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں پھر اون میں

زکوۃ کہان ہی) اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ان کی زکوۃ رسول اللہ پر ہی اور اتنی اور بھی
اس لیے کہ آپ ان سے دو سال پیشگی زکوۃ لے چکے تھی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ
فَتَثَلَّهُ سَوَاءً ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہو ویسی ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِلَالٍ الثَّقَفِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کِدْتُ اُقْتَلُ بَعْدَكَ فِیْ عَنَاقٍ اَوْ شَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّهَا تُعْطٰی فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِیْنَ مَا
اَخَذْتُهَا ترجمہ عبید اللہ بن ہلال ثقفی سے روایت ہو ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قریب تہا کہ
مین مارا جاؤن بعد آپ کے ایک بکری کے بچے یا ایک بکری مین (یعنی ان کے لینے مین) زکوۃ کے آپ نے فرمایا اگر زکوۃ مہاجرین کے فقیرون
کو نہ دی جاتی تو مین نہ لیتا (یعنی زکوۃ مین اپنے لیے نہین لیتا بلکہ انہی کے فقیرون کو دیتا ہون تو خوشی سے دینا چاہیے) بَابُ
زَکٰوةِ الْخَیْلِ گھوڑون کی زکوۃ کے بیان مین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ
وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اوسکی غلام اور گھوڑے کے زکوۃ
نہین ہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا زَکٰوةَ عَلَی الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَرْفَعُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فِیْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمَرْءِ فِیْ فَرَسِهٖ وَلَا مَمْلُوْکِهٖ صَدَقَةٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا بَابُ زَکٰوةِ
الرَّقِیْقِ غلامون کی زکوۃ کا بیان عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ
صَدَقَةٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِیْ غُلَامِهٖ وَلَا فِیْ فَرَسِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر
گزرا یعنے گھوڑے اور غلام مین زکوۃ نہین ہی ف یہ جب ہے کہ خدمت کے لیے ہون اور جو تجارت کے لیے ہون تو ان مین
زکوۃ ہے مگر بعض لوگون کے نزدیک سوا اونٹ اور گائے اور بکری اور چاندی سونے کے کسی مال مین زکوۃ نہین ہے اگرچہ تجارت کے
لیے ہو اور یہ قول شاذ ہی بَابُ زَکٰوةِ الْوَرِقِ چاندی کی زکوۃ کا بیان عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِیْ دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوسعید خدری سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم چاندی مین زکوۃ نہین ہے اور پانچ وسق غلے سے کم مین زکوۃ نہین
ہی ف اوقیے اور وسق کے معنے اوپر گزرے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ
فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ
مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے پانچ وسق سے
کم کھجور مین زکوۃ نہین ہی اور پانچ اوقیے سے کم چاندی مین زکوۃ نہین ہی اور پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ نہین ہے عَنْ اَبِیْ
سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَدَقَةَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَلَا فِیْمَا
دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس فيما دون خمس اواق من الورق صدقة ولا فيما دون
خمس من الابل صدقة وليس فيما دون خمسة اوسق صدقة ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن علي رض قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم قد عفوت عن الخيل والرقيق فادوا زكوة اموالكم من كل مائتين خمسة ترجمہ حضرت
علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے معاف کردی زکوۃ گھوڑون اور غلامون کی تو ادا کرو زکوۃ اپنے
مالون کی دوسو مین سے پانچ (یعنی چالیسوان حصہ) عن علي رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عفوت عن
الخيل والرقيق وليس فيما دون مائتين زكوة ترجمہ امیر المؤمنین علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین
نے معاف کردی زکوۃ گھوڑون اور غلامون کی اور دوسو درم سے کم مین زکوۃ نہین ہے۔ باب زكوة الحلي زیور کی زکوۃ کا
بیان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان امرأة من اهل اليمن اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم و
بنت لها في يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال اتؤدين زكوة هذا قالت لا قال ايسرك ان يسورك
الله عز وجل بهما يوم القيامة سوارين من نار قال فخلعتهما فالقتهما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت
هما لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک عورت یمن کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اوس کے ساتھ اوسکی بیٹی تھی اوس کے ہاتھ مین دو کنگن تھے موٹی موٹی سونے کے آپ نے فرمایا کیا
تم زکوۃ دیتی ہو اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا تم کو بھلا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے روز تم کو دو کنگن آگ کے پہناوے اوس
عورت نے یہ سنکر کنگنون کو اوتارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈالدیا اور کہا یہ اللہ اور اوس کے رسول کے لیے ہین
عن عمرو بن شعيب قال جاءت امرأة ومعها بنت لها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي يد ابنتها مسكتان
نحوه مرسل ترجمہ عمرو بن شعیب سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے باب مانع زكوة ماله جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دیوے
عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الذي لا يؤدي زكوة ماله يخيل اليه ماله يوم القيامة
شجاعا اقرع له زبيبتان قال فيلتزمه او يطوقه قال يقول انا كنزك انا كنزك ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز اوسکا مال ایک گنجا سانپ بنکر آویگا اوسکی
آنکھون پر دو نقطے سیاہ ہونگے (اس قسم کا سانپ بہت زہردار ہوتا ہے) وہ اوس سے چمٹ جاویگا یا اوسکو لپیٹ لیگا اور کہیگا مین تیرا
خزانہ ہون تیرا خزانہ ہون عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من آتاه الله عز وجل مالا فلم يؤد زكوته
مثل له ماله يوم القيامة شجاعا اقرع له زبيبتان يأخذ بلهزمتيه يوم القيامة فيقول انا مالك انا كنزك
ثم تلا هذه الآية ولا يحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله من فضله الآية ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالی مال دیوے پھر وہ اوسکی زکوۃ نہ ادا کرے قیامت کے روز اوسکا مال ایک گنجا
سانپ بنکر آویگا جسکی آنکھون پر دو کالے ٹیکے ہونگے اور اوس کے دونون جبڑے پکڑ کر کہیگا مین تیرا مال ہون تیرا خزانہ ہون پھر

آپنے یہ آیت پڑھی ولا تحسبن الذین یبخلون الآیۃ (یعنی بخیل نہ سمجھیں کہ بخیل اونکے لیے بہتر ہے بلکہ بری ہے اون کے لیے قیامت کے
روز جس مال سے بخیلی کرتے تھے وہی اونکا طوق ہوگا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ حَبٍّ أَوْ تَمْرٍ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پانچ وسق غلے سے کم میں یا پانچ وسق کھجور سے کم میں زکوۃ نہیں ہے **بَابُ** زَكَاةِ الْحِنْطَةِ گیہوں کی زکوۃ
کا بیان عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ فِي الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَكَاةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ
أَوْسُقٍ وَلَا يَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكَاةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوَاقٍ وَلَا يَحِلُّ فِي إِبِلٍ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ ترجمہ
ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گیہوں اور کھجور میں زکوۃ نہیں ہوتی جبتک پانچ وسق نہ ہوں اور
چاندی میں زکوۃ نہیں ہوتی جبتک پانچ اوقیہ نہ ہو اور اونٹوں میں زکوۃ نہیں ہوتی جبتک پانچ اونٹ نہ ہوں **بَابُ زَكَاةِ**
الْحُبُوبِ غلوں کی زکوۃ کا بیان عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلَا
تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کسی دانے اور کھجور میں صدقہ (زکوۃ) نہیں جبتک پانچ وسق نہوں اور پانچ اونٹوں سے کم میں اور پانچ اوقیے سے
کم چاندی میں زکوۃ نہیں ہے **الْقَدْرُ** الَّذِي تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ کتنے مال میں زکوۃ واجب ہے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوۃ نہیں ہے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ
ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم میں زکوۃ نہیں ہے یعنی چاندی میں اور
پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکوۃ نہیں ہے **مَا يُوجِبُ** الْعُشْرَ وَمَا يُوجِبُ
نِصْفَ الْعُشْرِ دسواں حصہ کسمیں ہے اور بیسواں حصہ کس میں ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي وَالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلہ بارش اور نہر اور چشموں کے پانی سے پیدا ہو یا زمین کے
تری سے پیدا ہوا ہو اوسمیں سے دسواں حصہ لیا جاویگا اور جو اونٹوں سے سینچا جاوے یا ڈولوں سے اوس میں سے بیسواں حصہ
لیا جاویگا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ
الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پیداوار
آسمان یا نہر یا چشموں کے پانی سے ہو اوس میں سے دسواں حصہ لیا جاوے اور جو پیداوار جانوروں پر پانی لا کر سینچی ہو اوس میں بیسواں
حصہ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ

وَفِيمَا سُقِيَ بِالدَّوَالِي نِصْفُ الْعُشْرِ ترجمہ معاذ سے روایت ہے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کیطرف بھیجا اور حکم کیا جو بارش کے پانی سے پیدا ہوا اوسمین سے دسوان حصہ لینے کا اور جو ڈولون کے پانی سے پیدا ہوا اوس مین سے بیسوان حصہ لینے کا۔

باب تخمینہ کرنیوالا کتنا چھوڑ دے عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَأْخُذُوا أَوْ تَدَعُوا الثُّلُثَ شَكَّ شُعْبَةُ فَدَعُوا الرُّبُعَ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اندازہ کرو (پھلوں کا درختوں پر معمول ہے کہ جب پھل درخت پر ہوتے ہیں تو اونکا اندازہ کر لیتے ہیں) پھر ادا کرنے کو تو تیسرا حصہ چھوڑ دو اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو (رعایت کے طور پر تاکہ مالک کو گنجایش رہے ہمسایوں دوستوں کو کھلانے کی)

باب قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ اس آیت کی تفسیر عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فِي الْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ قَالَ هُوَ الْجُعْرُورُ وَلَوْنُ حُبَيْقٍ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْخَذَ فِي الصَّدَقَةِ الرُّذَالَةُ ترجمہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے اس آیت مین لاتیمموا الخبیث منہ تنفقون یعنی مت قصد کرو بری مال کے دینے کا اوس کو خرچ کرتی ہو لیکن لیتے نہیں خیر تک انہون نے کہا خبیث سے مراد جعرور اور لون حبیق ہین (یہ دو نو قسمین ہین کھجور کی جو بہت خراب ہوتی ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زکوٰۃ مین برے مال کے لینے سے عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنْوَ حَشَفٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُ فِي ذَلِكَ الْقِنْوِ فَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْ هَذَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ حَشَفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آپ کے ہاتھ مین لکڑی تھی ایک شخص سوکھی بری کھجور ٹانک گیا تھا (مسجد مین دستور تھا کہ صدقے کی کھجور کو مسجد مین لٹکا دیتے مسکین اونکو کھاتے) آپ اوس گچھے مین لکڑی مارتے تھے اور فرماتی اگر اسکا مالک چاہتا تو اچھی کھجور دے سکتا تھا بیشک اسکا مالک قیامت کے روز ایسی ہی خراب کھجور کھاوے گا۔

باب المعدن کان کا بیان عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ فِي طَرِيقٍ مَأْتِيٍّ أَوْ فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَلَكَ وَمَا لَمْ يَكُنْ فِي طَرِيقٍ مَأْتِيٍّ وَلَا فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا پڑی ہوئی چیز کو آپ نے فرمایا جو اوس رستہ کی راہ مین پایا گاؤن مین ملی تو ایک برس تک اوسکو بتلا اگر اوس کا مالک آوے تو دیدی نہین تو تیری ہے اور جو رستہ آباد نہ ہو یا گاؤن آباد نہ ہو تو اوس مین سے اور کان مین سے پانچوان حصہ ادا کیا جاویگا (باقی پانے والیکا ہے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کے زخم کا بدلہ نہیں اور کنوان کھودنے مین اگر مزدور مر جاوے تو بدلہ نہیں اور اگر کان کھودنی مین مزدور مر گیا تو بدلہ نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین یا کان مین پانچوان حصہ ہے بیت المال کا ف یعنی اگر کسیکا جانور بلا تعدی مالک کے کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اوس کے مالک پر تاوان نہیں اور اگر مزدور

کنوان کہودتے یا کان کہودتے ہین اگر کنوان یا کہان پہٹ پڑی یا گر پڑے اور مزدور دب کر مر جاوے یا گر کر مر جاوے تو کہدوانیوالی پر
کچہ تاوان نہین ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِمِثْلِهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جُرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ
وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرُ جُبَارٌ
وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا زَکٰوةُ النَّحْلِ شہد کی مکہیوں کی زکوٰۃ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعُشُوْرِ نَحْلٍ لَهٗ وَسَاَلَهٗ
اَنْ یَحْمِیَ لَهٗ وَادِیًا یُقَالُ لَهٗ سَلَبَةُ فَحَمٰی لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَادِیَ فَلَمَّا وَلِیَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
کَتَبَ سُفْیَانُ بْنُ وَهْبٍ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَسْاَلُهٗ فَکَتَبَ عُمَرُ اِنْ اَدّٰی اِلَیْكَ مَا کَانَ یُؤَدِّیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُشْرِ نَحْلِهٖ فَاحْمِ لَهٗ سَلَبَةَ ذٰلِكَ وَاِلَّا فَاِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَیْثٍ یَاْکُلُهٗ مَنْ شَاءَ ترجمہ عبداللہ بن عمرو
ابن العاص سے روایت ہے بلال آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شہد کا دسوان حصہ لیکر اور درخواست کی آپ ایک جنگل
مقرر کر دینی کی جسکا نام سلبہ تہا انہی لیے (یعنے اور کوئی وہان کی چہتے نہ لے سکے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جنگل اوس کے
لیے مقرر کر دیا جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو سفیان بن وہب نے اونکو لکہا پوچہتے تہے (اسی بات کو کہ وہ جنگل اوسیر مقرر رہے یا نہ رہے)
حضرت عمر نے جواب لکہا اگر وہ تجہکو دیتا ہے دسوان حصہ شہد کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا تہا تو وہ جنگل اوسی کو علاقے
مین ہے دے اور جو نہ دیوے تو مکہیان بارش کی شہد دیتی ہین جسکا جی چاہے اوسی کہا وے (بارش کی مکہیان اس لیے کہ وہ بارش سے
جو پہول اور گہانس اور درخت اگتے ہین اونکو کہاتی ہین پہر اونکی منہ سے شہد نکلتا ہے) فَرْضُ زَکٰوةِ رَمَضَانَ رمضان
کی زکوٰۃ (یعنی صدقہ فطر) کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَکٰوةَ رَمَضَانَ عَلَی الْحُرِّ وَ
الْعَبْدِ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ ترجمہ عبداللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی زکوٰۃ فرض کے آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر ایک صاع کہجور کا
یا ایک صاع جو کا پہر لوگون نے آدہا صاع گیہون کا ٹہرا لیا (کیونکہ وہ قیمت مین جو کے ایک صاع کے برابر ہے) اور ابن عمر کا یہی مذہب ہے اکثر علما کا
روایت مین گیہون کا آدہا صاع حضرت سے بہی منقول ہے باب فَرْضِ زَکٰوةِ رَمَضَانَ عَلَی الْمَمْلُوْكِ غلام لونڈی پر زکوٰۃ رمضان
کی فرض ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَی الذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ
صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰی نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا زَکٰوةُ رَمَضَانَ
عَلَی الصَّغِیْرِ چہوٹے نابالغ پر رمضان کی زکوٰۃ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَکٰوةَ رَمَضَانَ
عَلٰی کُلِّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ حُرٍّ وَّعَبْدٍ وَّذَکَرٍ وَّاُنْثٰی صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیے رمضان کی زکوٰۃ ہر چہوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر ایک صاع کہجور سے یا ایک صاع
جو سے (لیکن نابالغ اگر مالدار ہو تو اوس کے مال مین سے زکوٰۃ دیجاوے اور جو مفلس ہے تو اوسکا ولی دیوے اسیطرح لونڈی غلام کیطرف

اور مکاتب کی نہ دے فرض زکوٰۃ رمضان علی المسلمین دون المعاہدین رمضان کی زکوٰۃ مسلمانوں پر ہے نہ کہ ذمیوں پر عن
ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض زكوة الفطر من رمضان على الناس صاعا من تمر او صاعا من شعير
على كل حر او عبد ذكر او انثى من المسلمين ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر فرض کیا
لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر آزاد اور غلام مرد اور عورت پر مسلمانوں میں سے ف یعنی اگر غلام لونڈی کافر ہوں ان کی طرف
سے صدقہ فطر دینا ضرور نہیں عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكوة الفطر صاعا من تمر او صاعا
من شعير على الحر والعبد والذكر والانثى والصغير والكبير من المسلمين وامر بها ان تؤدى قبل خروج
الناس الى الصلوة ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ مقرر کی ایک صاع کھجور کا یا
ایک صاع جو کا آزاد اور غلام اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے پر مسلمانوں میں سے اور حکم کیا اس کو ادا کرنے کا عید کی نماز کو جانے
کے پہلے عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقة الفطر على الصغير والكبير والذكر والانثى
والحر والعبد صاعا من تمر او صاعا من شعير ترجمہ اوپر گزر چکا فرض صدقة الفطر قبل نزول الزكوة زکوٰۃ
فرض ہونے سے پہلے صدقہ فطر فرض تھا عن قيس بن سعد بن عبادة قال كنا نصوم عاشوراء ونؤدي زكوة
الفطر فلما نزل رمضان ونزلت الزكوة لم نؤمر به ولم ننه عنه وكنا نفعله ترجمہ قیس بن سعد بن عبادہ سے
روایت ہے ہم عاشورے کا روزہ رکھتے اور عید الفطر کا صدقہ ادا کرتے یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض ہوئے اور زکوٰۃ فرض ہوئی اور
روزے سے نہ ہم کو حکم ہوا عاشورے کے روزے اور صدقہ فطر کا نہ ممانعت ہوئی ف بلکہ دونوں چیزیں سنت رہ گئیں جیسے بعض علما
کا مذہب ہے لیکن جمہور علما کے نزدیک صدقہ فطر کی فرضیت باقی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے عن قيس بن سعد
قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بصدقة الفطر قبل ان تنزل الزكوة فلما نزلت الزكوة لم يامرنا
ولم ينهنا ونحن نفعله ترجمہ قیس بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا صدقہ فطر کا زکوٰۃ فرض
ہونے سے پہلے پھر جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو نہ ہم کو حکم کیا نہ منع کیا ہم اس کو کرتے رہے مسئلہ زكوة الفطر صدقہ فطر
میں کتنا اناج دینا چاہیے عن الحسن قال قال ابن عباس وهو امير البصرة في آخر الشهر اخرجوا زكوة صومكم
فنظر الناس بعضهم الى بعض فقال من ههنا من اهل المدينة قوموا فعلموا اخوانكم فانهم لا يعلمون ان هذه
الزكوة فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم على كل ذكر وانثى حر ومملوك صاعا من شعير او تمر او
نصف صاع من قمح فقاموا ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے عبداللہ بن عباس جب امیر تھے بصرے کے تو انہوں نے رمضان کے
اخیر مہینے میں کہا اپنے روزوں کی زکوٰۃ نکالو لوگوں نے دیکھنا شروع کیا ایک کو ایک نے انہوں نے کہا یہاں مدینہ والوں میں سے
کون ہے اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ نہیں جانتے اس زکوٰۃ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا ہے ہر مرد اور عورت آزاد
اور غلام پر ایک صاع جو سے اور ایک صاع کھجور سے یا آدھا صاع گیہوں سے پھر وہ لوگ اٹھے (سب لوگوں کو سمجھانے کے لیے) عن

ابن سیرین عن ابن عباس قال ذکر فی صدقۃ الفطر قال صاعا من بر او صاعا من تمر او صاعا من شعیر
او صاعا من سلت ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے ابن عباس نے صدقہ فطر میں بیان کیا ایک صاع گیہونکا یا ایک صاع کھجور کا
یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع سلت کا (ایک قسم ہے جو کی) عن ابی رجاء قال سمعت ابن عباس یخطب علی منبرکم یعنی
منبر البصرۃ یقول صدقۃ الفطر صاع من طعام ترجمہ ابو رجاء سے روایت ہے ابن عباس سے مین نے سنا وہ خطبہ
پڑھتے تھے تمہارے منبر پر یعنی بصرے کے منبر پر کہتے تھے صدقہ فطر ایک صاع ہے غلے کا **باب** التمر فی زکوۃ الفطر صدقہ
فطر میں کھجور دینا عن ابی سعید الخدری قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ الفطر صاعا من
شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ
فطر مقرر کیا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے **الزبیب** انگور صدقہ فطر میں دینا عن ابی سعید
قال کنا نخرج زکوۃ الفطر اذ کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من طعام او صاعا من شعیر
او صاعا من تمر او صاعا من زبیب او صاعا من اقط ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ہم صدقہ فطر نکالتے تھے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے ایک صاع گیہونکا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع انگور کا یا ایک صاع پنیر کا **ف** طعام کا
ترجمہ گیہون صحیح ہے اس لیے کہ اہل حجاز کی عرف میں طعام گیہونکو کہتے مین اور جمہور علما جیسے شافعی اور مالک وغیرہم کا یہی قول ہے
کہ صدقہ فطر ایک صاع سے کم نہین ہے اگرچہ گیہون یا انگور ہوں اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک گیہون اور انگور میں نصف صاع اور
باقی چیزون میں ایک صاع ہے عن ابی سعید قال کنا نخرج صدقۃ الفطر اذ کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صاعا من طعام او صاعا من تمر او صاعا من شعیر او صاعا من اقط فلم نزل کذلک حتی قدم
معاویۃ من الشام فکان فیما علم الناس انہ قال ما اری مدین من سمراء الشام الا تعدل صاعا من
ھذا قال فاخذ الناس بذلک ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زکوۃ نکالتے تھے
ایک صاع گیہون سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع پنیر سے ہمیشہ ایسی ہی کرتے رہے یہانتک کہ معاویہ
شام سے آئے اور انہون نے لوگونکو جو سکھایا اوس میں یہ بھی ایک تہا کہ شام کے گیہون کے دو مد (یعنی نصف صاع کیونکہ صاع
کے چار مد ہوتے ہین راس کے ایک صاع کے برابر ہین) جسکو تم نکالتے ہو قیمت میں) اوس روز سے لوگون نے اسپر عمل شروع کیا
رگیہونکا آدہا صاع دینے لگے) **الدقیق** آٹا صدقہ فطر مین دینا عن ابی سعید الخدری قال لم نخرج علی
عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا صاعا من تمر او صاعا من شعیر او صاعا من زبیب او صاعا من
دقیق او صاعا من اقط او صاعا من سلت ثم شک سفیان فقال دقیق او سلت ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت
ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نہین نکالتے تھے صدقہ فطر مین مگر ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع
خشک انگور کا یا ایک صاع آٹے کا یا ایک صاع پنیر کا یا ایک صاع جو کا **الحنطۃ** صدقہ فطر مین گیہون دینا عن

ابن عباس خطب بالبصرة فقال ادوا زكوة صومكم فجعل الناس ينظر بعضهم الى بعض فقال من ههنا من اهل المدينة قوموا الى اخوانكم فعلموهم فانهم لا يعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض صدقة الفطر على الصغير والكبير والحر والعبد والذكر والانثى نصف صاع من بر او صاعا من تمر او شعير فقال الحسن فقال علي اما اذا اوسع الله فاوسعوا اعطوا صاعا من بر او غيره ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے خطبہ پڑھا بصری میں تو کہا ادا کرو زکوۃ اپنے روزونکی لوگ یہ سنکر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے (حیران ہو کر کہ روزے کی زکوۃ کیسی) انہوں نے کہا یہاں مدینے والوں میں کون کون ہے اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ نہیں جانتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا صدقہ فطر کو چھوٹی اور بڑی اور آزاد اور غلام پر اور مرد اور عورت پر آدھا صاع گیہوں کا یا ایک صاع کھجور کا یا جو کا حسن نے کہا حضرت علی نے کہا جب اللہ نے تم کو گنجایش دی تو تم بھی گنجایش کرو ایک صاع دو گیہوں کا یا اور چیزوں کا

السلت

سلت (ایک قسم کا جو ہے سفید اور سکو پوست نہیں ہوتا) صدقہ فطر میں دینا عن ابن عمر قال كان الناس يخرجون عن صدقة الفطر في عهد النبي صلى الله عليه وسلم صاعا من شعير او تمر او سلت او زبيب ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے لوگ صدقہ فطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نکالتے تھے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع خشک انگور

الشعير

جو صدقہ فطر میں دینا عن ابي سعيد الخدري قال كنا نخرج في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم صاعا من شعير او تمر او زبيب او اقط فلم نزل كذلك حتى كان في عهد معاوية قال ما ارى مدين من سمراء الشام الا تعدل صاعا من شعير ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاع جو یا کھجور یا انگور یا پنیر کا نکالتے تھے ایسا ہی کرتے رہے یہاں تک کہ معاویہ کا زمانہ ہوا انہوں نے کہا میرے نزدیک شام کے گیہوں کے دو مد (یعنی نصف صاع) جو کے ایک صاع کے برابر ہے

الاقط

صدقہ فطر میں پنیر دینا عن ابي سعيد الخدري قال كنا نخرج في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم صاعا من تمر او صاعا من شعير او صاعا من اقط لا نخرج غيره ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاع کھجور کا نکالتے یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع پنیر کا (صدقہ فطر میں) ان کے سوا اور چیز نہ دیتے

كم الصاع

صاع کتنا ہوتا ہے عن السائب بن يزيد قال كان الصاع على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مدا وثلثا بمدكم اليوم وقد زيد فيه ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے صاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمہارے ایک مد اور تہائی مد کا تھا اب مد زیادہ ہو گیا ہے ف صاع دو ہیں ایک حجازی ایک عراقی ہر ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک عراقی مد کا اعتبار ہے اور جمہور علما کے نزدیک وہی معتبر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا۔ آپ کے زمانے میں مد ایک رطل اور تہائی رطل کا تھا جسکی تخمینا اونہاون تولے چھ ماشے ہوئے اس حساب سے صاع دو سو چھتیس تولہ کا ہوا یعنی اسی تولہ کے سیر سے چھ تولے کم تین سیر خیر تین سیر رکھے تو اسلیے کہ کبھی تولہ ۱۱ ماشہ کا ہوتا ہے اور کبھی سیر اسی روپیہ کا اور روپیہ تولے سے کم ہوتا ہے۔ ابو حنیفہ

کے نزدیک مد دو رطل کا ہوتا ہے تو صاع کے آٹھ رطل ہوئے یعنی چار سیر۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ مد اب بڑھ گیا ہو تمہارے زمانے
میں تمہارا صاع نبوی ایک مد اور تہائی مد کا ہو گیا عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المكيال مكيال
أهل المدينة والوزن وزن أهل مكة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپ مدینے کا معتبر
ہے اور تول مکے والوں کے **باب** الوقت الذي يستحب أن تؤدى صدقة الفطر فيه کونسی وقت صدقہ فطر
ادا کرنا بہتر ہے عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بصدقة الفطر أن تؤدى قبل خروج الناس
إلى الصلاة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر ادا کرنے کا نماز کو جانے سے
پہلے **باب** إخراج الزكاة من بلد إلى بلد ایک شہر کی زکوۃ دوسرے شہر میں بھیجنا کیسا ہے عن ابن عباس أن النبي صلى
الله عليه وسلم بعث معاذ بن جبل إلى اليمن فقال إنك تأتي قوما أهل كتاب فادعهم إلى شهادة أن لا إله إلا
الله وأني رسول الله فإن هم أطاعوك فأعلمهم أن الله عز وجل افترض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة
فإن هم أطاعوك فأعلمهم أن الله عز وجل افترض عليهم صدقة في أموالهم تؤخذ من أغنيائهم فتوضع
في فقرائهم فإن هم أطاعوك لذلك فإياك وكرائم أموالهم واتق دعوة المظلوم فإنها ليس بينها وبين الله عز
وجل حجاب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا تم جاتے
ہو ایک قوم پاس جو اہل کتاب ہیں تو بلانا ان کو گواہی دینے اس بات کی کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا اللہ کے اور میں اللہ کا رسول
ہوں اگر وہ تیرا کہنا مان لیں پھر ان کو بتلا کہ اللہ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں ہر دن اور رات میں اگر وہ مان لیں پھر ان کو
بتلا کہ اللہ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے ان کے مالوں میں جو لیا جاوے گا ان کے مالدار لوگوں سے اور دیا جاوے گا ان کے
محتاجوں کو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ہر ایک شہر کی زکوۃ وہیں کے محتاجوں کو دینا بہتر ہے البتہ دوسرے شہر میں بھی اگر وہاں
محتاج نہ ہوں یا ان سے بھی زیادہ مستحق ہوں **ف** اگر وہ مان لیں اس کو تو بچا ان کے عمدہ مالوں سے اور بچ مظلوم کی
بد دعا سے اس لیے کہ مظلوم کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے بیچ میں کوئی آڑ نہیں ہے **باب** إذا أعطاها غنيا وهو لا يشعر
جب زکوۃ مالدار کو دیوے اور معلوم نہ ہو کہ یہ مالدار ہے عن أبي هريرة يحدث به عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال قال رجل لأتصدقن بصدقة فخرج بصدقته فوضعها في يد سارق فأصبحوا يتحدثون تصدق
على سارق فقال اللهم لك الحمد على سارق لأتصدقن بصدقة فخرج بصدقته فوضعها في يد زانية فأصبحوا
يتحدثون تصدق الليلة على زانية فقال اللهم لك الحمد على زانية لأتصدقن بصدقة فخرج بصدقته
فوضعها في يد غني فأصبحوا يتحدثون تصدق على غني فقال اللهم لك الحمد على زانية وعلى سارق وعلى
غني فأتي فقيل له أما صدقتك فقد تقبلت أما الزانية فلعلها أن تستعف به من زناها ولعل السارق
أن يستعف به عن سرقته ولعل الغني أن يعتبر فينفق مما أعطاه الله عز وجل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا میں صدقہ دونگا پھر وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ کہنے لگے چور کو صدقہ ملا وہ شخص بولا یا اللہ تیرا شکر ہے چور کے صدقے پر (یعنی اگرچہ چور کو پہونچا پر میں تیرا شکر کرتا ہوں تو نے مجھکو صدقے کی توفیق دی) میں اور صدقہ دونگا پھر وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا اور ایک بدکار عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ کہنے لگے رات کو ایک بدکار عورت کو صدقہ ملا وہ شخص بولا یا اللہ تیرا شکر ہے بدکار عورت کی صدقے پر میں اور ایک صدقہ دونگا پھر وہ صدقہ لیکر نکلا اور ایک مالدار کے ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ کہنے لگے ایک مالدار کو صدقہ ملا اس شخص نے کہا یا اللہ تیرا شکر ہے بدکار اور چور اور مالدار کی خیرات پر پھر خواب میں اوس سے کہا گیا تیرا صدقہ قبول ہو گیا بدکار کا اس لیے کہ شاید وہ سوچے بد شرارت سے اور چور بھی اوس مال میں سے جو اسنے اوسکو دیا ہے **ف** معلوم ہوا کہ صدقے اور خیرات کا ثواب کسیطرح ضائع نہیں ہوتا اگرچہ نادانستگی سے غیر مستحق کو دیدے بشرطیکہ نیت خالص ہو **باب** الصَّدَقَةِ مِنَ الْغُلُولِ چوری کے مال میں سے صدقہ دینا

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ **ترجمہ** ابو الملیح سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نہیں قبول کرتا نماز بغیر طہارت کے اور نہ صدقہ چوری کے مال میں سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صدقہ دیوے حلال میں سے اور اللہ نہیں قبول کرتا مگر حلال مال کو تو پروردگار اوسکو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے اگرچہ ایک ہی کھجور ہو پھر وہ بڑھتا ہے اوسکی ہتھیلی میں یہانتک کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے کو پالتا ہے **ف** یعنی اگر حلال مال تھوڑا سا بھی خدا کی راہ میں دیوے تو اوسکا ثواب بہت ہے **جُهْدُ الْمُقِلِّ** کم مال والا کوشش کر کے صدقہ دیوے تو اوسکا ثواب

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ قِيلَ وَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ أُهَرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا کام افضل ہے آپ نے فرمایا ایمان جس میں کسی طرح کا شک نہو اور جہاد جس میں چوری نہو غنیمت کے مال کی اور حج مبرور (یعنی جسمیں گناہ نہو) پھر پوچھا گیا کون سی نماز افضل ہے آپ نے فرمایا جس میں قیام دیر تک ہو پھر پوچھا گیا کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا جو کم مال والا (غریب) محنت اوٹھا کر دیوے پھر پوچھا گیا کون سی ہجرت افضل ہے آپ نے فرمایا جو چھوڑ دے حرام کاموں کو پھر پوچھا گیا کونسا جہاد افضل ہے فرمایا جو شخص جہاد کرے مشرکوں سے اپنے مال اور جان کو صرف کر کے پھر

پوچھا گیا کونسا آزاد کیا جانا افضل ہے فرمایا جسکا خون بہایا گیا اور اوسکا گھوڑا مارا گیا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال سبق درہم مائۃ الف درہم قالوا وکیف قال کان لرجل درہمان تصدق باحدہما و
انطلق رجل الی عرض مالہ فاخذ منہ مائۃ الف درہم فتصدق بہا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درم لاکھ درم سے زیادہ ہے لوگون نے کہا کیسے آپنے فرمایا ایک شخص کے دو درم ہون اور وہ ایک
درم صدقہ دیوے (تو یہ ایک درم بہتر ہے) اور ایک شخص اپنے مال کی ایکطرف جاوے اور لاکھ درم نکالے اور صدقہ دیوے
یعنی مالدار آدمی کے لاکھ درم کے برابر محتاج کا ایک درم ہے) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سبق درہم مائۃ الف قالوا یا رسول اللہ وکیف قال رجل لہ درہمان فاخذ احدہما فتصدق بہ و
رجل لہ مال کثیر فاخذ من عرض مالہ مائۃ الف فتصدق بہا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایک درم لاکھ درم سے بڑھ گیا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر آپنے فرمایا ایک شخص کے پاس دو درم تھے اوس نے
ایک درم لیکر صدقہ دیا اور ایک شخص کے پاس بہت مال تھا اوس نے اپنے مال کے ایک حصہ مین سے لاکھ درم اوٹھائے اور صدقہ دیئے
(تو اس کے لاکھ درم سے اوسکا ایک درم بہتر ہے) عن ابی مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأمرنا با
الصدقۃ فما یجد احدنا شیئا یتصدق بہ حتی ینطلق الی السوق فیحمل علی ظہرہ فیجیئ بالمد فیعطیہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انی لاعرف الیوم رجلا لہ مائۃ الف ما کان لہ یومئذ درہم ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہم کو صدقے کا حکم کرتے اور ہمارے پاس کچھ نہوتا جو صدقہ دین تو ہم مین سے کوئی بازار مین جاتا اور بوجھ اوٹھاتا پھر ایک مد کہانا
لاتا (مزدوری کرکے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا - ابو مسعود نے کہا مین ایک شخص کو جانتا ہون جسکے پاس اب
ایک لاکھ درم ہین اور اوسوقت ایک درم نہ تہا) عن ابی مسعود قال لما امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصدقۃ
فتصدق ابو عقیل بنصف صاع وجاء انسان بشیئ اکثر منہ فقال المنافقون ان اللہ عزوجل لغنی
عن صدقۃ ہذا وما فعل ہذا الآخر الا ریاء فنزلت الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات
والذین لا یجدون الا جہدہم الآیۃ ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمکو صدقے کا حکم کیا
تو ابو عقیل نصف صاع لیکر آئے اور ایک شخص زیادہ لیکر آیا منافقون نے کہا اس کے (یعنی ابو عقیل کے) صدقے سے تو اللہ غنی
ہے (یعنی تہوڑے صدقے کی اوسکو کیا پرواہ ہے) اور دوسرے نے لوگون کو دکہلانے کے لئے صدقہ دیا ہے تب یہ آیت اتری الذین
یلمزون المطوعین آخیر تک یعنی جو لوگ طعن کرتے ہین دل کہول کر خیرات دینے والے مسلمانون پر اور اون پر جو نہین کہتے مگر اپنی
محنت اور مزدوری پھر اون پر ٹھٹھے کرتے ہین اللہ نے اون سے ٹھٹھا کیا اور اونکو دکہہ کی مار کی ف وہ دوسرا شخص عبد الرحمن بن عوف
تہے جو چار ہزار درم لیکر آئے تہے کافرون نے کہا انہون نے ریا کے لئے دیا ہے

الید العلیا (اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا)
کیسا ہے) عن حکیم بن حزام یقول سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی ثم سألتہ

فَاَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ نے مجھ کو دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر فرمایا مال سرسبز و شیریں ہے جو شخص اسکو خوشی سے لیگا اوسکو برکت ہوگی اور جو شخص حرص سے لیگا (یعنی اوسکا انتظار کرکے طمع سے) اوسکو برکت نہ ہوگی وہ اوسکی طرح ہوگا جو کھاتا ہے لیکن اوسکا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے ف بخاری میں ہے کہ حضرت نے جب یہ حدیث فرمائی تو میں نے کہا قسم ہے اوسکی جسنے آپ کو پیغمبر کیا میں زندگی بھر کبھی کسی سے کچھ نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی نہ لیا ابوبکر اور عمر اپنی اپنی خلافت میں اونکو بلاتے حصہ لینے کو اور وہ نہ لیتے

باب اَيَّتُهُمَا الْيَدُ الْعُلْيَا اوپر والا ہاتھ کونسا ہے

عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَدُ الْمُعْطِيْ الْعُلْيَا وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ اُمَّكَ وَاَبَاكَ وَاُخْتَكَ وَاَخَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ مُخْتَصَرٌ ترجمہ طارق محاربی سے روایت ہے ہم مدینے میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے آپ فرماتے تھے دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے اور شروع کر صدقہ اون لوگوں سے جنکی روٹی تجھ پر ہے ان کی ماں اور باپ کی اور بہن کی اور بھائی کی پھر اسیطرح اور نزدیک والے کی اور نزدیک کے یہ حدیث مختصر ہے یعنی حدیث سے

الْيَدُ السُّفْلٰى نیچے والا ہاتھ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى السَّائِلَةُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقے کا ذکر کرتے تھے اور سوال سے بچنے کا تو فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ وہ ہے جو خرچ کرے اور نیچا ہاتھ وہ ہے جو مانگے

الصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى ایسا صدقہ دینا کہ آدمی مالدار رہے بہتر ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جو آدمی اوس کے بعد مالدار رہے (یعنی سب مال نہ دیدے بلکہ بقدر اپنی حاجت کے رکھ لیوے تا خود اوسکو مانگنا نہ پڑے) اور بلند ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع کر اوس سے جسکی پرورش تجھ پر ہے

تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ اس حدیث کی تفسیر

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى زَوْجَتِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَبْصَرُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دو ایک شخص بولا یارسول اللہ میرے پاس ایک اشرفی ہے آپ نے فرمایا صدقہ کر اپنی اوپر (یعنی اپنے کاموں میں صرف کر) وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا صدقہ کر اپنی بی بی پر وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا صدقہ کر اپنے لڑکے پر وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا صدقہ کر اپنے خدمتگار پر وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اب تو خود سمجھ لے (یعنی جو مستحق ہو اوسکو دے)

باب اِذَا تَصَدَّقَ

وھو محتاج الیہ ھل یرد علیہ اگر کوئی شخص صدقہ دیوے اور خود محتاج ہو تو صدقہ اوسکا پہیر دیا جاوے عن ابی سعید ان

رجلا دخل المسجد یوم الجمعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال صل رکعتین ثم جاء الجمعۃ

الثانیۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال صل رکعتین ثم قال تصدقوا فتصدقوا فاعطاہ ثوبین ثم

قال تصدقوا فطرح احد ثوبیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم تروا الی ھذا انہ دخل المسجد بھیئۃ

بذۃ فرجوت ان تفطنوا لہ فتصدقوا علیہ فلم تفعلوا فقلت تصدقوا فتصدقتم فاعطیتہ ثوبین ثم قلت

تصدقوا فطرح احد ثوبیہ خذ ثوبک وانتھرہ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ایک شخص مسجد مین آیا جمعہ کی روز اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تہے آپ نے فرمایا دو رکعتین پڑہ پہر وہ دوسری جمعہ مین آیا اور آپ خطبہ پڑہ رہے تھے آپنے فرمایا دو رکعتین پڑہ

پہر تیسری جمعہ مین آیا آپ نے فرمایا دو رکعتین پڑہ پہر فرمایا صدقہ دو لوگون نے صدقہ دیا آپنے اوس شخص کو دو کپڑے دیے پہر آپنے لوگون

سے فرمایا صدقہ دو اوس شخص نے ایک کپڑا نکال کر ڈالدیا ارادن دو سے پہر نہ تہی جو کبھی آپنے اوسکو دی تہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم نہین

دیکہتے اس شخص کو یہ مسجد مین آیا اہیسے حال سے تو مین سمجہا تم اوسکا حال دیکھ کر پہچان لوگے اور اوسکو صدقہ دوگے لیکن تمنے نہ دیا تو مین

ہی نے کہا صدقہ دو جب تم نے صدقہ دیا تو مین نے اوسکو دو کپڑے دیے پہننے کو پہر مین نے کہا صدقہ دو تو اوس نے ایک کپڑا نکال کر ڈالا

لے اپنا کپڑا اوٹہا اور جھڑکا آپ نے اوس کو **ف** اسوجہ سے کہ وہ خود محتاج تہا اوس کے پاس کپڑے نہ تھے پہر اوسکو صدقہ دینا بیجا تہا

کیونکہ پہلے اپنی ضرورت رفع کرنا ضرور ہے **صدقۃ العبد** غلام صدقہ دیوے عن عمیر مولی ابی اللحم قال امرنی مولای

ان اقدد لحما فجاء مسکین فاطعمتہ منہ فعلم بذلک مولای فضربنی فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فدعاہ فقال لم ضربتہ قال یطعم طعامی بغیر ان آمرہ وقال مرۃ اخری بغیر امری قال الاجر بینکما ترجمہ عمیر

سے روایت ہے جو غلام تہا ابی اللحم کا مجہکو میری مالک نے حکم کیا گوشت بہونے کا اتنے مین ایک مسکین آیا مین نے اوسکو تہوڑا گوشت کہلایا جب

مالک کو یہ خبر ہوئی تو اوس نے مجہکو مارا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے میرے مالک کو بلا بہیجا اور پوچھا تو نے کیون مارا اس کو

وہ بولا میرا کہانا لوگون کو کھلا دیتا ہے بغیر میری پوچھے یا بغیر میرے حکم کے آپنے فرمایا ثواب اوسکا تم دونون کو ملیگا یعنی جب غلام مالک کے مال

مین سے یا جورو خاوند کے مال مین سے صدقہ دیوے تو ثواب غلام اور مالک اور جورو اور خاوند دونون کو ملیگا عن ابی موسی عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال علی کل مسلم صدقۃ قیل ارایت ان لم یجدھا قال یعتمل بیدیہ فینفع نفسہ ویتصدق

قیل ارایت ان لم یستطع قال یعین ذا الحاجۃ الملھوف قیل فان لم یفعل قال یامر بالخیر قیل ارایت ان لم یفعل قال

یمسک عن الشر فانھا صدقۃ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ ہے لوگون نے کہا

یا رسول اللہ اگر نہ پاوے (یعنی مقدور نہ ہو) آپنے فرمایا اپنے ہاتہون سے محنت کرے پہر اپنے تئین فایدہ پہونچاوے یہ بہی صدقہ ہے اپنی نفس کا

لوگون نے کہا یا رسول اللہ اگر ایسا بہی نہ کر سکے آپنے فرمایا مدد کرے محتاج پریشان کی لوگون نے کہا اگر ایسا نہ کرے آپ نے فرمایا

حکم کرے نیک بات کا لوگون نے کہا اگر یہ بہی نہ کرے فرمایا باز رہے برائیون سے یہ بہی ایک صدقہ ہے **صدقۃ المرأۃ**

۵ فقال صل رکعتین ثم جاء الجمعۃ الثالثۃ ۲

من بيت زوجها عورت اپنے خاوند کے مال سے صدقہ دیوے عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا تصدقت
المرأة من بيت زوجها كان لها أجر وللزوج مثل ذلك وللخازن مثل ذلك ولا ينقص كل واحد منهما
من أجر صاحبه شيئا للزوج بما كسب ولها بما أنفقت ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب عورت خاوند کے مال میں سے صدقہ دیوے تو اوسکو ثواب ملیگا اور اتنا ہی ثواب اوسکے خاوند کو ملیگا اور اوتنا ہی ثواب
تحویلدار کو ملیگا اور کوئی انمیں سے دوسرے کا ثواب کم نہ کریگا خاوند کو کمائی کی وجہ سے اور عورت کو خرچ کی وجہ سے ثواب ملیگا
عطية المرأة بغير اذن زوجها عورت بغیر اجازت خاوند کے نہ دیوے عن عبد الله بن عمرو قال لما فتح رسول الله
صلى الله عليه وسلم مكة قام خطيبا فقال في خطبته لا يجوز لامرأة عطية الا باذن زوجها ترجمہ عبد اللہ بن عمرو
سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو خطبے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا خطبے میں عورت کو صدقہ دینا جائز نہیں
ہے مگر اپنی خاوند کی اجازت سے فضل الصدقة صدقے کی فضیلت عن عائشة رض قالت ان ازواج النبي صلى الله
عليه وسلم اجتمعن عنده فقلنا أيتنا بك أسرع لحوقا فقال أطولكن يدا فأخذن قصبة فجعلن يذرعنها
فكانت سودة أسرعهن لحوقا فكانت أطولهن يدا فكان ذلك من كثرة الصدقة ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں آپکے پاس اکٹھی ہوئیں ہمنے کہا کون بی بی آپسے جلد ملیگی آپنے فرمایا جو تم میں
سے لمبی ہاتھ والی ہے (یعنی بہت سخی ہے) اونہوں نے ایک لکڑی لی اور ہاتھ ناپنے لگیں (وہ سمجھیں کہ مراد آپکی یہی ہے جسکا
ہاتھ لمبا ہو) تو سب سے جلدی (حضرت کی بی بیوں میں) سودہ آپسے ملیں (یعنی اونکی وفات سب بیویوں سے پہلی ہوئی) وہ
سب میں لمبی ہاتھ والی تھیں (یعنی صدقہ بہت دیتی تھیں لیکن دوسری روایتوں میں ہے کہ سب بیویوں میں پہلے آنحضرت
کے حضرت زینب رض کا انتقال ہوا اور وہ سب میں زیادہ سخی تھیں اور یہی صحیح ہے) باب أي الصدقة أفضل کونسا
صدقہ افضل ہے عن أبي هريرة قال قال رجل يا رسول الله أي الصدقة أفضل قال أن تصدق وأنت صحيح
شحيح تأمل العيش وتخشى الفقر ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہتر ہے آپنے فرمایا
تیرا صدقہ دینا اوس وقت جب تندرست ہو مال کی حرص رکھتا ہو عیش کی آرزو رکھتا ہو محتاجی سے ڈرتا ہو ف اور نہیں تو بہتیرے
میں مرتے وقت جب سب آرزوئیں پوری ہو جاتی ہیں سب ہی صدقہ دیتے ہیں عن حكيم بن حزام قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم أفضل الصدقة ما كان عن ظهر غنى واليد العليا خير من اليد السفلى وابدأ بمن تعول
ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جسکے بعد آدمی مالدار رہے اور اوپر والا ہاتھ
بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے اور شروع کر صدقہ اون سے جنکی پرورش تجھ پر ہے عن أبي مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال اذا أنفق الرجل على أهله وهو يحتسبها كانت له صدقة ترجمہ ابو مسعود رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب مرد خرچ کرے اپنی بی بی پر ثواب کے واسطے (یعنی خدا کی حکم کو بجا لانے کی نیت سے) تو اوسکو صدقے کا ثواب حاصل ہوگا عن

أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جسکے بعد آدمی مالدار رہے اور شروع کر صدقہ تو اوس سے جسکی پرورش تجھپر ہے

عن جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ عَنْ أَهْلِكَ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا يَقُولُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ **ترجمہ** جابر رضی سے روایت ہے ایک شخص نے بنی عذرہ میں سے اپنے غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا تیرے پاس اور کچھ مال ہے سوا اس غلام کے وہ بولا نہیں آپنے فرمایا کون خریدتا ہے اس غلام کو نعیم بن عبد اللہ نے آٹھہ سو درہمون کو وہ غلام خریدا آپ اون درہمون کو اوس شخص پاس لائے دینے کو (جسکا غلام تھا) پھر فرمایا شروع کر اپنی ذات سے پہلے او سپر صدقہ کر (یعنی اپنے نفس کو آرام دے) اگر اوس سے کچھہ بچے تو اپنی بی بی کو دے اگر اوس سے کچھہ بچے تو اپنے ناتے والے کو دے اگر اوس سے کچھہ بچے تو اسطرح اور اسطرح یعنی سامنے سے اور دہنی طرف سے اور بائیں طرف سے (فقیرون کو دے)

صَدَقَةُ الْبَخِيلِ بخیل کے صدقے کا بیان

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الْمُنْفِقِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ أَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ أَنْ يُنْفِقَ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ أَوْ مَرَّتْ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ وَلَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى أَخَذَتْهُ بِتَرْقُوَتِهِ أَوْ بِرَقَبَتِهِ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ قَالَ طَاوُسٌ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِيَدِهِ وَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچنے والے خیرات کرنیوالے کی اور بخیل کی مثال ایسی ہے جیسے دو مردون کی جن پر دو کرتے یا دو زرہیں ہیں لوہے کی چھاتی سے لیکر ہنسلی تک پھر خرچنے والا (سخی) جب خرچنا چاہے تو اوسکی زرہ کشادہ ہو جاتی ہے اور چلی جاتی ہے یہانتک کہ اوسکے پورون کو ڈھانپ لیتی ہے پھر اوسکے چلنے کا نشان مٹ جاتا ہے (بوجہ اوسکے ڈھیلے ہونیکے یعنی زمین پر اوسکے قدم کا نشان نہیں رہتا) اور بخیل جب خرچنے کا قصد کرتا ہے تو وہ زرہ سمٹ جاتی ہے اور ہر ایک چھلہ اوسکا دوسرے چھلے کو پکڑ لیتا ہے یہانتک کہ اوسکی ہنسلی یا گردن پکڑ لیتی ہے ابوہریرہ نے کہا میں گواہ ہون میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اوسکو کشادہ کرتے تھے وہ کشادہ نہوتی تھی طاؤس نے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا دونون ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے کشادہ کرنیکے لیے وہ کشادہ نہوتی تھی **ف** اس حدیث کے الفاظ و معانی میں اور ترتیب میں راویون کا بہت اختلاف ہوا ہے یہانتک کہ بعضی روایتون میں بوجہ تقدیم اور تاخیر اور تحریف الفاظ کے مطلب بگڑ گیا ہے مگر جو روایت اوپر مذکور ہوئی قریب

ہی مواب یہ کے اور حاصل اوسکا یہ ہے کہ سخی خرچ کرنیمین خوش رہتا ہی اور دل اوسکا کشادہ ہوتا ہے اور نشان مٹتی سی یہ غرض ہے کہ مال کا
نقصان صدقی سی مٹ جاتا ہی اور وہ مال بڑہ کردیتا ہی یا اوس سی بھی زیادہ ہو جاتا ہے برخلاف بخیل کے وہ خرچ کرنیمین دل تنگ
ہوتا ہی بقول شخصی کہدڑی جائی پر دمڑی نہ جائی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل البخیل والمتصدق
مثل رجلین علیہما جبتان من حدید قد اضطرت ایدیہما الی تراقیہما فکلما ہم المتصدق بصدقۃ اتسعت
علیہ حتی تعفی اثرہ وکلما ہم البخیل بصدقۃ تقبضت کل حلقۃ الی صاحبتہا وتقلصت علیہ وانضمت یداہ الی
تراقیہ وسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فیجتہد ان یوسعہا فلا تتسع ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال بخیل کے اور صدقہ دینے والے کی (یعنی سخی کی) اون دو شخصونکی سی ہی جو لوہی کی دو جبی
پہنی ہون اور اون کے ہاتھ چپٹ گئی ہون ہنسلی سے تو جب صدقہ دینے والا قصد کرتا ہی صدقہ دینی کا وہ جبہ کشادہ ہو جاتا ہی یہانتک
کہ اوسکے پانوکا نشان مٹا دیتا ہی (بوجہ کشادہ ہونے کے اور زمین پر گھسٹنے کے) اور جب بخیل قصد کرتا ہی صدقے کا تو ہر ایک حلقہ اوس کا
دوسری سی پیوست ہو جاتا ہی اور جبہ سمٹ جاتا ہی اور دونوں ہاتھونکو ہنسلی پر جوڑ دیتا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتی تہی وہ کوشش کرتا ہی کشادہ کرنے کی لیکن کشادہ نہین ہوتا عن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف قال کنا یوما فی المسجد
جلوسا ونفر من المہاجرین والانصار فارسلنا رجلا الی عائشۃ لیستاذن فدخلنا علیہا قالت دخل علی سائل
مرۃ وعندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرت لہ بشیء ثم دعوت بہ فنظرت الیہ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اما تریدین ان لا یدخل بیتک شیء ولا یخرج الا بعلمک قلت نعم قال مہلا یا عائشۃ لا تحصی فیحصی
اللہ عزوجل علیک ترجمہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف سی روایت ہی ہم ایک روز مسجد مین بیٹھی تھی اور کئی مہاجر اور انصار بیٹھی تھی ایک
شخص کو ہم نے بھیجا حضرت عائشہ کی پاس اجازت چاہنی کو پھر ہم گئی اون کے پاس اونہون نی کہا ایک بار ایک فقیر میری پاس آیا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی تھی مین نے حکم کیا اوسکو کچھ دینی کا پہر مین نے منگوا کر اوسکو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو چاہتی ہی کہ تیرے
گہر مین کچھ نہ آوی نہ جاوے بغیر تیری جانے ہوئے مین نے کہا ہان آپنے فرمایا چہوڑ اے عائشہ مت گن پھر اللہ بھی گن کر تجھے دیگا (یعنی بے حساب آمدنی
گھٹا دیگی) عن اسماء بنت ابی بکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا لا تحصی فیحصی اللہ عزوجل علیک ترجمہ اسما بنت
ابی بکر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا مت گن نہین تو اللہ بھی گنکر تجھے دیگا عن اسماء بنت ابی بکر
انہا جاءت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ لیس لی شیء الا ما ادخل علی الزبیر فہل علی جناح فی ان ارضخ مما
یدخل علی فقال ارضخی ما استطعت ولا توکی فیوکی اللہ عزوجل علیک ترجمہ اسما بنت ابی بکر سی روایت ہی وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور کہنی لگین اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس کچھ نہین ہی مگر جو زبیر (اون کے خاوند) مجھے دیتی ہین کہانی
کو یا خرچ کو) کیا مجھے گناہ ہوگا اگر مین اوس سی کچھ دیا کرون (فقیرون اور محتاجون کو) آپنے فرمایا دیا کر جہانتک تجھ سے ہو سکی اللہ تعالیٰ
وانت لگا (یعنی مت روک) نہین تو اللہ بھی روکے گا تجھپر التقلیل فی الصدقۃ تہوڑی صدقی کا بیان عن عدی عن النبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو
تم جہنم سے صدقہ دیکر اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہو عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَأَشَاحَ
بِوَجْهِهٖ وَتَعَوَّذَ مِنْهَا ذَكَرَ شُعْبَةُ أَنَّهُ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ التَّمْرَةِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ
طَيِّبَةٍ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا تو اپنی منہ کو پھیر لیا (ہم سمجھے کہ آپ جہنم
کو دیکھ رہے ہیں) اور پناہ مانگی جہنم سے شعبہ نے کہا تین بار آپ نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا بچو تم انگار سے اگرچہ کھجور کا ٹکڑا دیکر اگر یہ بھی نہ ہو سکے
تو اچھی بات کہہ کر **ف** یعنی سائل جب سوال کرے اگر کچھ میسر ہو تو دیدے تھوڑا ہو یا بہت جو کچھ نہ ہو سکے تو جواب دیدے مگر نرمی سے کہ سائل
کا جی خوش رہے اس میں بھی صدقے کا ثواب ہے **بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ** صدقے کی فضیلت عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ حُفَاةٌ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ
عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ
فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي
خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي
تَسَاءَلُونَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ
رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ
الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتّٰى
رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ
سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے
روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ابھی دن شروع تھا اتنے میں کچھ لوگ آئے ننگے بدن ننگے پاؤں تلواریں
لٹکائے ہوئے اکثر اون میں مضر کے قبیلے سے تھے بلکہ سب مضر ہی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدل گیا اون کی محتاجی دیکھ
کر پہلے آپ اندر گئے پھر نکلے پھر بلال کو حکم دیا اذان دینے کا اونہوں نے اذان دی نماز تیار ہوئی آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا اور فرمایا
یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم اخیر تک اے ایمان والو ڈرو اپنے مالک سے جسنے تم کو پیدا کیا ایک جان سے پھر اوس کے بی بی
اوسی میں سے پیدا کی پھر پھیلایا اون دونوں سے بہت مردوں اور عورتوں کو (مطلب یہ ہے کہ انسانی ہمدردی پر لوگ مستعد ہوں
یہ خیال کر کے کہ آدمی سب ایکدوسرے کے بھائی ہیں) ڈرو اوس اللہ سے جسکے نام کے ذریعے سے مانگتے ہو ایک دوسرے سے اور ناتوں
کے ذریعے سے بیشک اللہ تم کو دیکھ رہا ہے ڈرو اللہ سے اور دیکھے ہر آدمی جو اوس نے بھیجا ہے کل کے روز کے لیے (یعنی قیامت کے لیے
کیا سامان کیا ہے) صدقہ دے آدمی کا اشرفی سے روپیہ سے کپڑے سے ایک صاع گیہوں سے ایک صاع جو سے یہانتک کہ کھجور

سے کپڑے سے پھر ایک شخص انصاری ایک تھیلی (روپیوں کی) لایا جو اوسکی تھیلی مین نہین سماتی تھی پھر اور لوگون کا تار بندھ گیا
یہانتک کہ دو ڈھیر ہوگئے اناج کے کھانے اور کپڑے کے ہوگئے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو دیکھا چمکتا تھا جیسے
سونا خوشی سے اور فرحت سے اسلئے کہ آپ کی نصیحت کی تاثیر ہوئی اور غریبون کا کام نکلا واہ جی فصاحت اور بلاغت اسی کا نام
ہے جو آپ مین تھی) تب آپنے فرمایا جو شخص اسلام مین نیک راہ نکالے (جس سے مسلمانون کا فائدہ ہو اسلام کی ترقی ہو) اوسکو اوسکے
نکالنے کا ثواب ہے اور اون لوگونکا ثواب بھی ملیگا جو اسپر عمل کرتے جاوینگے مگر عمل کرنیوالیکا ثواب کچھہ کم نہوگا اور جو شخص اسلام مین بری
بات نکالے (جس سے مسلمانونکو نقصان پہونچے اسلام کو ضعف ہو) تو اسپر اوس نکالنے کا عذاب ہے اور اون لوگون کا عذاب بھی اوسی پر
ہوگا جو اوسپر عمل کرینگے مگر عمل کرنیوالونکا عذاب کم نہوگا **ف** یہان بھی انصاری نے راہ نکالی کہ سب سے پہلے صدقہ لایا پھر
اور لوگ بھی اوسکے دیکھا دیکھی لائے چونکہ یہہ بات نیک تھی اوس انصاری کو اپنے صدقے کا ثواب بھی ملا اورون کا بھی ثواب ہوا

عن حارثة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تصدقوا فانه سيأتي عليكم زمان يمشي الرجل
بصدقته فيقول الذي يعطاها لو جئت بها بالامس قبلتها فاما اليوم فلا **ترجمہ** حارثہ بن وہب سے روایت ہے
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے صدقہ کرو اس لیے کہ ایک زمانہ ایسا آویگا جب آدمی اپنا صدقہ ایک شخص کو دینے جاویگا
وہ کہیگا کل لاتا تو میں لے لیتا آج نہیں لونگا اس لیے کہ آج مالدار ہوگیا ہون مطلب یہہ ہے کہ روپیہ اخیر زمانے مین بہت جلد جاتا رہیگا
آویگا بوجہ بے انتظامی اور لوٹ پوٹ اور فسادوں کی بادشاہوں کے خزانے کہلجاوینگے اور دولت کو بہت ترقی ہوگی لینے والے
کم ہونگے عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم اشفعوا تشفعوا ويقضي الله على لسان نبيه ما شاء
ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفارش کرو اور سفارش قبول کرو (کسی مسلمان کے فائدے
کیلئے) اللہ اپنی پیغمبر کی زبان سے جو چاہیگا حکم کریگا (یعنی ہوگا وہی جو خدا کا حکم ہے پھر سفارش مین کیا نقصان ہے) عن معاوية بن
ابي سفيان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الرجل يسألني الشيء فامنعه حتى تشفعوا فيه فتؤجروا وان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اشفعوا تؤجروا **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مجھہ سے کوئی شخص مانگتا ہے مین نہین دیتا جبتک تم سفارش نہین کرتے جب تم سفارش کرتے ہو تم کو ثواب ہوتا ہے تو سفارش
کرو ثواب پاؤگے

الاختيال في الصدقة
صدقے مین فخر کرنا

عن جابر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان من الغيرة ما يحب الله عز وجل ومنها ما يبغض الله عز وجل ومن الخيلاء ما يحب الله عز وجل ومنها ما يبغض
الله عز وجل فاما الغيرة التي يحب الله عز وجل فالغيرة في الريبة واما الغيرة التي يبغض الله عز وجل فالغيرة
في غير ريبة والاختيال الذي يحب الله عز وجل اختيال الرجل بنفسه عند القتال وعند الصدقة والاختيال
الذي يبغض الله عز وجل الخيلاء في الباطل **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غیرت وہ ہے جسکو
اللہ تعالی پسند کرتا ہے اور ایک غیرت وہ ہے جسکو اللہ تعالی ناپسند کرتا ہے اسی طرح ایک فخر وہ ہے جسکو اللہ تعالی پسند کرتا ہے دوسرا فخر وہ ہے

جسکو تعالی ناپسند کرتا ہے - وہ غیرت جو اللہ کو پسند ہے یہہ ہے کہ انسان غیرت کرے تہمت کی جگہہ مین یعنی اوس جگہہ بدنامی کا خوف ہو
جیسے شرابخانہ مین بیٹھنا غیر محرم عورت کے ساتھ تنہا رہنا جب غیرت کریگا تو گناہون سے بچیگا) اور جو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان
غیرت کرے اوس مقام مین جہان تہمت کا خوف نہین ہے اور جو فخر اللہ کو پسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان فخر کرے اپنے ساتھ لڑائی کیوقت
رتاکہ شجاعت زیادہ ہو اور دوسرے لوگون کو بھی رغبت ہو لڑنے پر) یا صدقہ دینے وقت اور جو فخر اللہ کو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان
لغو یا گناہ کے کامون مین فخر کرے **ف** یہ حدیث حکمت کے چشمون مین سے ایک بڑا چشمہ ہے جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پیغمبر حکمت
مین بڑے اعلی درجے پر ہوتے ہین نیک باتون مین فخر اور ناموری سب کو جائز کر دیا تاکہ نیکی کی ترقی ہو اور لوگ رغبت کرین اور
دین پہیلے اور بری کامون مین فخر کرنے سے منع کر دیا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کلوا وتصدقوا والبسوا فی غیر اسراف ولا مخیلۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاؤ اور صدقہ دو اور کپڑا پہنو لیکن اسراف (یعنے بے فایدہ خرچ کرنا) اور غرور سے بچو **باب**
اجر الخادم اذا تصدق باذن مولاہ جب نوکر یا غلام اپنی مالک کی اجازت سے صدقہ دیوے **عن** ابی موسی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا وقال الخازن الامین الذی یعطی
ما امر بہ طیبا بہا نفسہ احد المتصدقین ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان
دوسرے مسلمان کے لیے مثل عمارت کے ہے جیسے اوس مین ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کیے رہتی ہے اسیطرح ہر ایک مسلمان کو چاہیے
دوسرے مسلمان کو سنبھالے ہو اور مضبوط کیے رہے) اور فرمایا تحویلدار امانتدار جو اپنی مالک کے حکم سے خوش ہو کر دیتا ہے (خدا کی راہ
مین) صدقہ دینے والے کے برابر ہے **باب** السر بالصدقۃ چپکے سے صدقہ دینے والا **عن** عقبۃ بن عامر قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الجاہر بالقران کالجاہر بالصدقۃ والمسر بالقران کالمسر بالصدقۃ ترجمہ
عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پکار کر پڑہنے والا ایسا ہے جیسے سب کے سامنے صدقہ دینے والا
(یعنی اوسکا ثواب کم ہے) اور آہستہ قرآن پڑہنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ینظر اللہ عز وجل الیہم یوم القیمۃ العاق لوالدیہ والمرأۃ المترجلۃ والدیوث
وثلاثۃ لا یدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ والمدمن علی الخمر والمنان بما اعطی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون کیطرف اللہ نہین دیکھیگا قیامت کے روز ایک وہ جو نافرمانی کرے (دنیا کے
کامون مین) والدین کی (مان باپ کی) دوسری وہ عورت جو مردونکا بہیس بنا دے تیسری دیوث (جو اپنی عورت کو دوسرے
کے پاس لیجاوے) اور تین آدمی جنت مین نہ جاوینگے ایک تو نافرمانی کرنیوالا مان باپ کی اور دوسرے ہمیشہ شراب پینے والا اور تیسرے
احسان کر کے جتانے والا **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ لا یکلمہم اللہ عز وجل یوم القیمۃ
ولا ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم فقراہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو ذر خابوا وخسروا

قال المسبل ازاره والمنفق سلعته بالحلف الكاذب والمنان عطاءه ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا تین شخصوں سے اللہ بات نہیں کریگا قیامت کے روز نہ اون کی طرف دیکھیگا نہ اون کو پاک کریگا اور اون کو دکھ کا عذاب ہوگا پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ ابوذر نے کہا وہ لوگ تو ٹوٹے میں پڑے اور اون کو نقصان ہوا آپ نے فرمایا ازار لٹکانے والا (تکبر
سے نیچی غرور سے) اور اپنے اسباب کو خرچ کرنے والا جھوٹی قسم کھا کر اور دیکر احسان رکھنے والا عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثلاثة لا يكلمهم الله عز وجل يوم القيامة ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم المنان بما اعطى والمسبل ازاره
والمنفق سلعته بالحلف الكاذب ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا باب
رد السائل مانگنے والیکو جواب دینا عن ابن بجيد الانصاري عن جدته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ردوا السائل ولو بظلف في حديث هارون محرق ترجمہ ابن بجید انصاری نے اپنی دادی سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا رخصت کرو مانگنے والی کو (کچھ دیکر) اگرچہ کھر ہو جلا ہوا عن بهز بن حكيم قال حدثني ابي عن جده قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا ياتي رجل مولاه يسأله من فضل عنده فيمنعه اياه الا دعي له يوم القيامة
شجاع اقرع يتلمظ فضله الذي منع ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے اونہوں نے دادا سے
اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے مالک کے پاس آوے اور فاضل (یعنی حاجت سے زیادہ
بیکار) چیز مانگے پھر وہ نہ دے تو قیامت کے روز ایک گنجا سانپ بنکر آویگا جو اپنی زبان سے اوس چیز کو چباتا ہوگا باب من سأل بالله
عز وجل جو شخص اللہ کے نام پر مانگے عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استعاذ بالله فاعيذوه
ومن سألكم بالله فاعطوه ومن استجار بالله فاجيروه ومن اتى اليكم معروفا فكافئوه فان لم تجدوا
فادعوا له حتى تعلموا ان قد كافأتموه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
پناہ مانگے اللہ کی اوسکو پناہ دو اور جو شخص تم سے اللہ کے نام پر مانگے اوسکو دو اور جو شخص امان چاہے اللہ کے نام پر اوس کو امان دو اور جو شخص
تمہارے ساتھ سلوک کرے تو اوسکا بدلہ دو اگر بدلہ نہ دے سکو تو اوس کے لیے دعا کرو یہانتک کہ تم سمجھو بدلہ ہو چکا باب من سأل بوجه
الله عز وجل جو شخص اللہ کی ذات کا وسیلہ کر کے سوال کرے عن بهز بن حكيم قال حدثني ابي عن جدي قال قلت يا نبي الله ما
اتيتك حتى حلفت اكثر من عددهن لاصابع يديه ان لا آتيك ولا آتي دينك واني كنت امرأ لا اعقل شيئا
الا ما علمني الله ورسوله واني اسألك بوجه الله عز وجل بما بعثك ربك الينا قال بالاسلام قال قلت وما آيات
الاسلام قال ان تقول اسلمت وجهي الى الله عز وجل وتخليت وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة كل مسلم على مسلم محرم
اخوان نصيران لا يقبل الله عز وجل من مشرك بعد ما اسلم عملا او يفارق المشركين الى المسلمين ترجمہ بہز بن حکیم سے
روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے اونہوں نے دادا سے کہا میں نے عرض کیا اے نبی اللہ کے میں آپ کے پاس نہیں آیا یہانتک کہ میں نے
اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے زیادہ قسمیں کھائیں تھیں کہ آپ کے پاس نہ آؤنگا نہ آپ کا دین قبول کرونگا اور میں ایسا آدمی تھا

اب بھی کچھ نہین جانتا مگر جو اللہ اور اوسکے رسول نے سکھلایا مین اللہ تعالی کے منہ مبارک کا وسیلہ دیکر آپ سے پوچھتا ہون اللہ نے
کیا حکم دیکر آپکو بھیجا ہے آپ نے فرمایا اسلام کا مین نے کہا اسلام کی نشانیان کیا ہین آپ نے فرمایا تو کہے مینے اپنا منہ کر دیا اللہ جل جلالہ
کے سامنے (جو فرماویگا اوسکو مانونگا) اور خالی ہوا مین اللہ کے سوا اور کسی کے خیال سے (یعنی شرک سے بیزار ہوا) اور ادا کرے تو
نماز کو اور زکوۃ دیوے ہر مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام ہے دو مسلمان ایکدوسرے کے بھائی ہین اور ایک دوسرے کے مددگار
اللہ نہین قبول کریگا مشرک کا کوئی کام اگرچہ وہ مسلمان ہو جاوے جبتک وہ مشرکون کو چھوڑ کر مسلمانون مین نہ چلا آوے **ف**
اس حدیث سے ہجرت کا فرض ہو جانا پایا جاتا ہے بعضون نے کہا کہ یہ حکم ابتدای اسلام مین تہا جب مسلمانون کی تعداد کم تہی
اور اونکا ایک جگہ حاضر رہنا اسلئے کہ سب ملکر کافرونکا مقابلہ کرین **من یسأل** باللّٰہ عز وجل ولا یعطی بہ جو شخص اللہ
کے نام پر نہ دیوے **عن ابن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الناس منزلۃ قلنا بلی
یا رسول اللہ قال رجل اخذ برأس فرسہ فی سبیل اللہ عز وجل حتی یموت او یقتل واخبرکم بالذی یلیہ
قلنا نعم یا رسول اللہ قال رجل معتزل فی شعب یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعتزل شرور الناس و
اخبرکم بشر الناس قلنا نعم یا رسول اللہ قال الذی یسأل باللہ عز وجل ولا یعطی بہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تم کو نہ بتلاؤن وہ شخص جو اللہ کے نزدیک سب لوگون سے زیادہ بہتر ہے ہمنے
کہا کیون نہین بتلائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے گہوڑے کو لیے ہوئے اللہ کی راہ مین جاوے (یعنی کافرون سے
جہاد کرنے کیلیے) یہانتک کہ جاوے یا مر جاوے پہر مین اوس شخصکو بتلاؤن جو اوس کے قریب ہے ہم نے کہا ہان یا رسول اللہ آپنے
فرمایا جو شخص لوگون سے جدا ہو کر ایک گہاٹی مین رہجاوے اور نماز ادا کرے اور زکوۃ دیوے اور لوگون کی برائیون سے بچا رہے
پہر مین تم کو بتاؤن جو سب سے بدتر ہے ہم نے کہا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ شخص جو اللہ کے نام پر اوس سے مانگا جاوے
اور وہ نہ دیوے **ثواب من یعطی** دینے والے کا ثواب **عن ابی ذر** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ یحبہم
اللہ عز وجل وثلاثۃ یبغضہم اللہ عز وجل اما الذین یحبہم اللہ عز وجل فرجل اتی قوما فسألہم باللہ عز
وجل لم یسألہم بقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلفہ رجل باعقابہم فاعطاہ سرا لا یعلم بعطیتہ
الا اللہ عز وجل والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل بہ نزلوا فوضعوا
رؤسہم فقام یتملقنی ویتلو آیاتی ورجل کان فی سریۃ فلقوا العدو فہزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او
یفتح اللہ لہ والثلاثۃ الذین یبغضہم اللہ عز وجل الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم **ترجمہ**
ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیونکو اللہ چاہتا ہے اور تین سے دشمنی رکہتا ہے جنکو چاہتا ہے
وہ یہ ہین ایک شخص لوگون پاس آیا اور اللہ کے نام پر اون سے کچھ مانگا کچھ رشتہ ناطہ کا نہ تہا اون میں اور اون لوگون نے نہ دیا ایک
شخص اونمین سے پیچھے سے اوٹہا اور لوگون کو پیچھے چھوڑ کر چپکے سے اوس کو کچھ دے آیا جسکو کوئی نہین جانتا مگر اللہ اور دینے والا

کچھ لوگ ساری رات چلے جب نیند سب برابر کی چیزون سے اونکو بھلی معلوم ہوئی تو اوترکر سو رہے ایک شخص اون مین سے اوٹھا اور میرے
سامنے گڑگڑایا کیا اور آیتین پڑھا کیا - ایک وہ شخص جو لشکر کے ایک ٹکڑے مین تھا جب دشمن سے لڑائی ہوئی تو سب بھاگ گئے مگر وہ
سینہ سامنے کرکے گیا یہانتک کہ مارا گیا یا اللہ نے اوسکو فتح دی - وہ تین لوگ جن سے اللہ تعالی کو دشمنی ہے پہلے مین سے ایک بوڑھا
بدکار دوسرے مفلس غرور کرنیوالا تیسرے مالدار ظلم کرنیوالا **تفسیر المسکین** مسکین کسے کہتے ہین عن ابی ھریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین الذی تردہ التمرۃ والتمرتان واللقمۃ واللقمتان ان المسکین
المتعفف اقرؤا ان شئتم لا یسئلون الناس الحافا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین
وہ نہین ہے جو ایک نوالہ دو نوالے یا ایک کھجور یا دو کھجور اوسکو پھراتے ہین بلکہ مسکین وہ ہے جو سوال نہین کرتا پڑھو اگر تم چاہو اس آیت کو
لا یسئلون الناس الحافا یعنی نہین مانگتے لوگون سے گڑگڑا کر عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین
بھذا الطواف الذی یطوف علی الناس تردہ اللقمۃ واللقمتان والتمرۃ والتمرتان قالوا فما المسکین قال الذی لا یجد
غنی یغنیہ ولا یفطن لہ فیتصدق علیہ ولا یقوم فیسئال الناس ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا مسکین وہ نہین ہے جو لوگون پاس مانگتا پھرتا ہے ایک نوالہ دو نوالے ایک کھجور دو کھجور اوسکو پھراتے ہین لوگون نے
عرض کیا پھر مسکین کون ہے آپنے فرمایا مسکین وہ ہے جسکے پاس دولت نہین جو اوسکو بے پرواہ کرے نہ اوسکا حال کسیکو معلوم ہو تاکہ لوگ
اوسکو صدقہ دین نہ وہ کھڑا ہوتا ہے لوگون سے مانگنے کے لیے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس
المسکین الذی تردہ الاکلۃ والاکلتان والتمرۃ والتمرتان قالوا فما المسکین یا رسول اللہ قال الذی لا
یجد غنی ولا یعلم الناس حاجتہ فیتصدق علیہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ام بجید وکانت ممن بایعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسکین لیقوم علی بابی فما
اجد لہ شیئا اعطیہ ایاہ فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لم تجدی شیئا تعطینہ ایاہ الا
ظلفا محرقا فادفعیہ الیہ ترجمہ ام بجید سے روایت ہے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتون کے ساتھ بیعت کی تھی
عرض کیا یا رسول اللہ مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس کچھ نہین ہوتا اوسکو دینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر تیرے پاس کچھ نہو اوسکو دینے کو سوا ایک جلے کھر کے تو وہی دیدے اوسکو (یعنی حتی المقدور سائل کو محروم نہ کر جو کچھ ہو سکے دے)
الفقیر المختال متکبر فقیر کا بیان عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یکلمھم
اللہ عز وجل یوم القیامۃ الشیخ الزانی والعائل المزھو والامام الکذاب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصون سے اللہ بات نہین کریگا قیامت کے روز ایک بوڑھا بدکار (زنا کرنیوالا) دوسرے محتاج وہ مغرور
رکھے باوجود محتاجی کے نوکری اور محنت نہ کرے گھمنڈ سے) تیسرے بادشاہ جھوٹا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اربعۃ یبغضھم اللہ عز وجل البیاع الحلاف والفقیر المختال والشیخ الزانی والامام الجائر ترجمہ ابوہریرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں کو اللہ دشمن کہتا ہے ایک تو قسمیں کھانے والا سوداگر دوسرے محتاج مغرور
تیسرے بوڑھا بدکار چوتھے حاکم ظلم کرنیوالا

فضل الساعی علی الارملة بیوہ عورتوں کے لیے محنت کرنیوالے کی فضیلت

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الساعي على الارملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محنت کرنیوالا بیوہ عورتوں کے لیے (جو محتاج ہوں اور کمانیوالا کوئی نہ ہو) مثل اس شخص کے ہے ثواب میں) جو جہاد کرتا ہے اسکی راہ میں

المؤلفة قلوبهم اون کافروں کا بیان جنکو ملانے کے لیے روپیہ دیا جاتا تھا

ف ابتدائے اسلام میں کافر مسلمانوں کے دشمن تھے اور مسلمان شمار میں بہت کم تھے بعضے کافر ایسے تھے کہ اگر انکو روپیہ دیا جاوے تو وہ مسلمانوں کو تکلیف نہ دیں اور بعضے ایسے بھی تھے کہ روپیہ کے طمع سے مسلمان ہو جاویں اور بعضے ایسے تھے کہ مسلمان ابھی نام ہو چکے تھے لیکن ڈگمگاتے تھے اگر روپیہ اون کو نہ ملتا تو وہ پھر کافروں میں شریک ہو جاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے ان سب قسم کے کافروں کو روپیہ دیکر ملایا اور مال غنیمت اور صدقات میں سے ایک حصہ اون کے لیے بھی مقرر کیا

عن ابی سعيد الخدري قال بعث علي وهو باليمن بذهبة بتربتها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقسمها رسول الله صلى الله عليه وسلم بين اربعة نفر الاقرع بن حابس الحنظلي وعيينة بن بدر الفزاري وعلقمة بن علاثة العامري ثم احد بني كلاب وزيد الخير الطائي ثم احد بني نبهان فغضبت قريش وقال مرة اخرى صناديد قريش فقالوا تعطي صناديد نجد وتدعنا قال انما فعلت ذلك تالفهم فجاء رجل كث اللحية مشرف الوجنتين غائر العينين ناتئ الجبين محلوق الرأس فقال اتق الله يا محمد قال فمن يطع الله عز وجل اذا عصيته ايأمنني على اهل الارض ولا تأمنوني ثم ادبر الرجل فاستأذن رجل من القوم في قتله يرون انه خالد بن الوليد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من ضئضئي هذا قوما يقرءون القرآن لا يجاوز حناجرهم يقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية لئن ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک سونے کا ٹکڑا بھیجا مٹی کے ساتھ (یعنی کچا سونا مٹی ملا ہوا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بانٹ دیا چار آدمیوں میں اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری کو جو بنی کلاب میں سے تھا اور زید طائی کو جو بنی نبہان میں سے تھا یہ دیکھکر قریش کے لوگ غصے ہوئے یا قریش کے سردار غصے ہوئے اور کہنے لگے تم نجد کے سرداروں کو دیتے ہو اور ہم کو چھوڑ دیتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے انکو دیا دل ملانے کے لیے (کیونکہ یہ ابھی نئے مسلمان ہیں انکا اعتبار نہیں تو شاید مال کے طمع سے اسلام پر جمے رہیں) اتنے میں ایک شخص آیا گھنی داڑھی والا گال ابھری ہوئی آنکھیں بیٹھی ہوئیں پیشانی بلند سر گھٹا ہوا اور کہنے لگا خدا سے ڈر اے محمد آپ نے فرمایا پھر کون اللہ کی تابعداری کریگا اگر میں اوس کی نافرمانی کروں اللہ نے مجھکو امین (یعنی امانتدار معتمد) بنایا ہے زمین والوں پر اور تم مجھکو امین نہیں سمجھتے (میرا اعتبار نہیں کرتے) پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا ایک شخص نے آپ سے

اجازت مانگی اوس کے ذوالنبی کی لوگ جانتے ہیں کہ وہ خالد بن الولید تھے (یا عمر بن الخطاب اونہون نے کہا یا رسول اللہ شاید نفع معلوم
ہوتا ہے فرمائی تو اسکو قتل کرین آپ نے فرمایا نہیں لوگ کہین گے محمد اپنے لوگون کو قتل کرتے ہیں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہون گے جو قرآن پڑھین گے مگر حلق کے نیچے نہ اتریگا (یعنی دل مین اون کے قرآن کی کوئی
تاثیر نہوگی) قتل کرینگے مسلمانون کو اور چھوڑ دین گے بت پرستون کو نکل جاوین گے وہ لوگ اسلام سے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے (
یعنی جانور کے لگ کر اوس مین سے پار ہو جاتا ہے اور تیر مین کچھ نہیں لگتا وہ صاف کا صاف رہتا ہے اسیطرح یہ لوگ بھی اسلام مین آئے
اور پھر نکلے مگر اسلام کا ذرا نشان بھی اون پر نہ پڑا) اگر مین ان لوگون کو پاؤنگا تو ایسا قتل کرونگا جیسے عاد کی قوم قتل ہوئی (کہ اونکا نام
نشان کچھ نہ رہا) **ف** مراد اون لوگون سے خارجی تھے جو حضرت علی مرتضیٰ ؓ کی خلافت مین ظاہر ہوئے ظاہر مین بڑے متقی پرہیزگار
بھی قرآن پر عمل کرنیکا دعوی کرتے مگر دلون مین ایمان کا نور نہ تھا مسلمانون سے لڑنیکو مستعد ہوئے اون کا ذکر آتا ہے **الصدقة**
لمن تحمل بحمالة جو شخص ضامن ہو جاوے کسی قرض کا ذریعہ اوس سے نہ ہو سکے تو اوسکو صدقہ دینا درست ہے **عن قبيصة بن مخارق**
قال تحملت حمالة فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فسألته فيها فقال إن المسألة لا تحل إلا لثلاثة رجل تحمل
بحمالة بين قوم فسأل فيها حتى يؤديها ثم يمسك **ترجمہ** قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے مین نے ایک قرض اپنے ذمے
لے لیا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے سوال کیا اوس کے ادا ہونے کے لیے آپ نے فرمایا سوال درست نہیں
ہے مگر تین آدمیون کے لیے ایک وہ شخص ہے جسنے ضمانت کی ایک قوم کے قرض کی پھر مانگ کر اوسکو ادا کیا پھر باز رہا سوال سے جب قرضہ
ادا ہو گیا **عن قبيصة بن مخارق** قال تحملت حمالة فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم أسأله فيها فقال
أقم يا قبيصة حتى تأتينا الصدقة فنأمر لك ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا قبيصة إن الصدقة لا
تحل إلا لأحد ثلاثة رجل تحمل حمالة فحلت له الصدقة حتى يصيب قواما من عيش أو سدادا من عيش ورجل
أصابته جائحة فاجتاحت ماله فحلت له المسألة حتى يصيبها ثم يمسك ورجل أصابته فاقة حتى يشهد
ثلاثة من ذوي الحجى من قومه قد أصابت فلانا فاقة فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش أو سدادا
من عيش فما سواهن من المسألة يا قبيصة سحت يأكلها صاحبها سحتا **ترجمہ** قبیصہ بن مخارق سے روایت
ہے ضامن ہوا مین ایک قرض کا تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا مانگنے کو آپ نے فرمایا ٹھہر جا اے قبیصہ جب تک ہمارے پاس صدقہ
آوے تو ہم تجھے دلا دین گے بعد اوس کے آپ نے فرمایا اے قبیصہ صدقہ کسی کے لیے درست نہیں مگر تین مین سے ایک کے لیے ایک تو وہ
شخص جو ضامن ہوا (قرضہ کا مثلاً دیت اپنے ذمے کر لی لوگون کو قتل اور خون سے بچانے کے لیے) اوسکو صدقہ درست ہے یہانتک
کہ حاجت اوسکی نکلجاوے اور ایک وہ شخص جسپر آفت آئی اور اوسکا مال تباہ کر دیا اوسکو سوال کرنا درست ہے یہانتک کہ اوسکی مصیبت
رفع ہو اور ایک وہ شخص جسکو کوئی احتیاج پیش آئی اور تین عقلمند آدمیون نے اوس کی قوم مین سے گواہی دی کہ بیشک محتاج ہے اوسکو بھی
سوال درست ہے یہانتک کہ حاجت رفع ہو اوسکی اور گزران کا ایک ذریعہ حاصل کرے اسکے سوا سوال کرنا حرام ہے اور جو کوئی سوال کرتا ہے وہ

حرام کہاتا ہے **الصدقة على اليتيم** یتیم کو صدقہ دینے کا بیان عن ابی سعید الخدری قال جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر وجلسنا حوله فقال انما اخاف عليكم من بعدي ما يفتح لكم من زهرة الدنيا وزينتها فقال رجل أويأتي الخير بالشر فسكت عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيل ما شانك تكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يكلمك ورأينا انه ينزل عليه فافاق يمسح عنه الرحضاء وقال اشاهد السائل انه يعني لا ياتي الخير بالشر وان مما ينبت الربيع يقتل او يلم الا آكلة الخضر فانها اكلت حتى اذا امتلأت خاصرتاها استقبلت عين الشمس فثلطت ثم بالت ثم رتعت وان هذا المال خضرة حلوة ونعم صاحب المسلم هو ان اعطى منه اليتيم والمسكين وابن السبيل وان الذي ياخذه بغير حقه كالذي ياكل ولا يشبع ويكون عليه شهيدا يوم القيمة **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھے آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں جو تمپر کہولی جاویگی دنیا کی خوبی اور زینت سے (یعنی بعد میرے جو فتوحات تم کو حاصل ہونگے اور مال دولت ملیگا) ایک شخص بولا کیا نیکی برائی لاویگی (یعنے ہم مال پیدا کرینگے تو نیک ذریعوں سے جہاد یا تجارت سے پھر اوس سے برائی کیونکر پیدا ہوگی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے لوگوں نے اوس شخص سے کہا تجہکو کیا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرتا ہے اور آپ بات نہیں کرتے ہم دیکھ رہے تہے کہ اوس وقت آپ پر وحی اتر رہی تہی جب وحی موقوف ہوئی تو آپ نے پسینہ پونچہا اور فرمایا وہ پوچھنے والا حاضر ہے بیشک نیکی سے برائی نہیں ہوتی (یعنے حلال مال برا نہیں) مگر دیکھو فصل جن گہاس کو اوگاتی ہے وہ مار ڈالتی ہیں یا قریب مار ڈالنے کی کر دیتی ہیں (حالانکہ گہاس بہتر چیز ہے مگر جب جانور بہت کہا جاتا ہے تو بدہضمی ہو کر مرنے لگتا ہے یا مر جاتا ہے) مگر دوب (یعنے نرم نرم گہاس کہانیوالا جانور کہاتا ہے جب اوس کے کوکہیں بہر جاتی ہیں تو آفتاب کے سامنے جاتا ہے اور ہگتا موتتا ہے پہر چرتا ہے (اسی طرح مال حلال ہے جب اوسکو قناعت سے ضرورت دیکھکر حاصل کریگا تو کام آویگا اور جو حرص کریگا تو ضرور بدہضمی ہوگی آفت لاویگا) کیا اچھا ساتھی ہے مسلمان کا مال حلال اگر اوس میں سے دیا جاوے یتیم اور مسکین اور مسافر کو اور جو شخص ناحق مال حاصل کرے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کہانا کہاتا ہے مگر اوسکا پیٹ نہیں بہرتا اور وہ مال قیامت کے روز اوس پر گواہی دیگا۔ **الصدقة على الاقارب** عزیزوں کو صدقہ دینا عن سليمان بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصدقة على المسكين صدقة وعلى ذي الرحم اثنتان صدقة وصلة **ترجمہ** سلیمان بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنیکا ایک ثواب اور ناتے والی پر صدقہ کرنا جو مسکین ہو دو ثواب رکہتا ہے ایک صدقے کا دوسرے ناتے ملانیکا عن زينب امراة عبد الله قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للنساء تصدقن ولو من حليكن قالت وكان عبد الله خفيف ذات اليد فقلت له ايسعني ان اضع صدقتي فيك وفي بني اخ لي يتامى فقال عبد الله سلي عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فاذا على بابه امراة من الانصار يقال لها زينب تسأل عما اسأل

عَنْهُ وَعَنْ أَيْتَامٍ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ عَنْ ذَلِكَ وَلَا تُخْبِرْ مَنْ نَحْنُ

فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ

وَزَيْنَبُ الْأَنْصَارِيَّةُ فَقَالَ نَعَمْ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ ترجمہ زینب سے روایت ہے جو بیوی تہین عبد اللہ بن مسعود کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دو اے عورتو اگرچہ اپنے زیورون مین سے ہو زینب نے کہا عبد اللہ میرے خاوند مفلس تہے مینے اونسے کہا کیا ہو سکتا ہے کہ مین اپنا صدقہ تم کو اور اپنے بہائی کے یتیم لڑکون کو دون عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہہ مین آپ پاس آئی دیکہا ایک عورت جسکا نام بہی زینب تہا آپ کے دروازے پر یہی مسئلہ پوچہنے کو کہڑی ہے اتنے مین بلال اندر سے نکلے مینے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور آپ سے یہہ مسئلہ پوچہو لیکن ہمارا نام مت کہو وہ گئی اور آپ سے پوچہا آپ نے فرمایا دو عورتین کون ہین بلال نے کہا زینب ہین آپ نے فرمایا کون زینبین ہین اونہون نے کہا ایک زینب تو عبد اللہ کی جورو اور دوسری ایک زینب انصار کی قوم مین سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک یہہ صدقہ درست ہے اور اون کو دوہرا ثواب ہے ایک رشتہ کا اور دوسرے صدقہ کا

الْمَسْأَلَةُ سوال کرنا کیسا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَزِمَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةَ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مین سے کوئی ایک گٹھا لکڑیون کا اپنی پیٹھ پر اوٹہا کر بیچے تو بہتر ہے اس سے کہ سوال کرے پہر کوئی دیوے کوئی نہ دیوے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ آدمی مانگتا رہتا ہے یہانتک کہ قیامت کے روز آویگا اور اوس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بہی نہو گا (یعنی قیامت کے روز ذلیل اور خوار ہو کر آویگا)

عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى أُسْكُفَّةِ الْبَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَسْأَلَةِ مَا مَشَى أَحَدٌ إِلَى أَحَدٍ يَسْأَلُهُ ترجمہ عائذ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے کچہہ مانگا آپ نے دیا جب پاؤن چوکہٹ پہ رکہا یعنی لوٹ کر چلا تو آپ نے فرمایا اگر تم جانتے جو مانگنے مین خرابی ہے البتہ کوئی کسی کے پاس مانگنے نہ جاتا

سُؤَالُ الصَّالِحِينَ نیک لوگون سے مانگنا چاہیے عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ أَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَإِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِينَ ترجمہ ابن فراسی سے روایت ہے فراسی نے کہا یا رسول اللہ مین مانگون (آشخص) فرمایا نہین اگر بن مانگے نہو سکے تو نیک لوگون سے مانگ ف کیونکہ وہ رحم کرین گے اور تیرا راز فاش نکرینگے اور احسان نہ جتاوین گے مثل مشہور ہے خدا چور ہی کے احسان سے بچاوے - فراسی جو راوی ہے اس حدیث کا صحابی ہے پر اوسکا نام معلوم نہین ہوا اور اوسکے بیٹے کا

الِاسْتِعْفَافُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ سوال سے بچنا کیسا ہے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ

اللّٰهُ وَمَن يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کچھ لوگون
نے انصار کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے انکو دیا پھر سوال کیا پھر دیا جب آپ پاس کچھ نہ رہا تو آپ نے فرمایا کچھ پاس
جو مال ہوگا مین تمسے اوٹھا نہ رکھونگا اور جو شخص سوال سے بچے اللہ اوسکو بچا دیگا اور جو شخص صبر کرے اللہ اوسکو صبر دیگا اور کوئی دین
بہتر اور بڑی صبر سے زیادہ نہین ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَاَنْ يَاْخُذَ
اَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّاْتِيَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ فَيَسْاَلَهُ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهُ
ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر کوئی
تم مین سے اپنی رسی سے لکڑیون کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاوے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ ایک شخص پاس جاوے جسکو اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے
اور اوس سے مانگے پھر وہ دیوے یا نہ دیوے **فضل** مَنْ لَا يَسْاَلُ النَّاسَ شَيْئًا جو شخص لوگون سے کچھ نہ مانگے اوس کے
فضیلت عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضْمَنْ لِيْ وَاحِدَةً وَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَ يَحْيٰى هٰهُنَا
كَلِمَةٌ مَعْنَاهَا اَنْ لَّا يَسْاَلَ النَّاسَ شَيْئًا ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ضامن ہو
میرے لیے ایک بات کا اوسی جنت ملیگی وہ یہ ہے کہ لوگون سے کچھ نہ مانگے عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَصْلُحُ الْمَسْاَلَةُ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَيَسْاَلُ حَتّٰى يُصِيْبَ سِدَادًا مِّنْ
عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَيَسْاَلُ حَتّٰى يُؤَدِّيَ اِلَيْهِمْ حَمَالَتَهُمْ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْاَلَةِ وَرَجُلٍ يَحْلِفُ ثَلَاثَةُ
نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهِ مِنْ ذَوِي الْحِجٰى بِاللّٰهِ لَقَدْ حَلَّتِ الْمَسْاَلَةُ لِفُلَانٍ فَيَسْاَلُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ مَعِيْشَةٍ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ
الْمَسْاَلَةِ فَمَا سِوٰى ذٰلِكَ سُحْتٌ ترجمہ قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے سوال درست نہین مگر تین آدمیون کو ایک تو وہ شخص جسکے مال پر آفت آئی وہ مانگے یہانتک کہ گزران کا ایک مضبوط ذریعہ حاصل
کرے پھر باز رہے اور ایک وہ شخص جسکی قوم کے تین عقلمند آدمی گواہی دین اللہ کا نام لیکر بیشک اسکو مانگنا درست ہے وہ مانگے یہانتک کہ
گزران چلنے لگے اوس کے پھر باز رہے سوال سے اس کے سوا مانگنا حرام ہے **حد الغنی** مالدار کس کو کہتے ہین عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّسْاَلُ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَتْ خُمُوْشًا اَوْ كُدُوْحًا فِيْ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا يُغْنِيْهِ اَوْ مَاذَا اَغْنَاهُ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے اور اوس کے پاس اتنا مال ہو جسکی وجہ سے وہ غنی ہو تو اوسکا منہ چھلا ہوا
ہوگا قیامت کے روز لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کتنا مال اوسکو غنی کرتا ہے آپ نے فرمایا پچاس درم یا اوسکی قیمت کا سونا **ف**
پچاس درم کے پندرہ روپیہ کے قریب ہوئے جسکی پاس اتنا مال ہو اوسپر سوال حرام ہے اگرچہ بے سوال کے اوس کو زکوۃ لینا درست ہے دوسری
حدیث مین ہے کہ اگر صبح شام کا کھانا بھی اوس کے پاس موجود ہے تو سوال جائز نہین **باب** الْاِلْحَافُ فِي الْمَسْاَلَةِ چمٹ کر مانگنا
عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْاَلَةِ وَلَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا وَاَنَا لَهُ كَارِهٌ

فَیُبَارَکُ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتُ مَنْ یَلْحِفْ ترجمہ معاویہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت گڑگڑا
اور مت پیچھے پڑو کوئی تم میں سے مجھسے مانگتا ہے اور میں دل میں ناخوش ہوتا ہوں تو اسکو برکت نہ دیگا اوسمیں جو مین اسکو دیتا ہوں
وَکُو پیچھے پڑکر جو سے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَہٗ
اَرْبَعُوْنَ دِرْھَمًا فَھُوَ الْمُلْحِفُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے اور
اوسکے پاس چالیس درہم ہوں تو وہ الحاف سے سوال کرتا ہے جسکا ذکر اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا الحاف کے معنے مبالغہ کرنا اور گڑگڑا کر
پیچھے پڑکر مانگنا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سَرَّحَتْنِیْ اُمِّیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُہٗ فَقَعَدْتُ
فَاسْتَقْبَلَنِیْ وَقَالَ مَنِ اسْتَغْنٰی اَغْنَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنِ اسْتَعَفَّ اَعَفَّہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنِ اسْتَکْفٰی کَفَاہُ اللّٰہُ
عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ سَأَلَ وَلَہٗ قِیْمَۃُ اُوْقِیَّۃٍ فَقَدْ اَلْحَفَ فَقُلْتُ نَاقَتِیْ الْیَاقُوْتَۃُ خَیْرٌ مِّنْ اُوْقِیَّۃٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْأَلْہُ
ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے میری ماں نے مجھکو روانہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میں آیا اور بیٹھا آپ میرے سامنے منہ
کرکے بیٹھے اور فرمایا جو شخص بے پرواہی کریگا لوگوں سے اللہ اوس کو بے پرواہ کریگا اور جو شخص سوال سے بچیگا اللہ اوسکو بچا دیگا اور جو شخص
تھوڑے پر کفایت کریگا اللہ اوسکو کفایت دیگا اور جو شخص سوال کریگا اور اوس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) برابر مال ہوگا تو اوس نے
الحاف کیا میں نے دل میں کہا میری اونٹنی یاقوتہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے میں لوٹ کر آیا اور آپ سے سوال نہیں کیا اِذَا لَمْ یَکُنْ
لَہٗ دَرَاھِمُ وَکَانَ لَہٗ عِدْلُھَا جس شخص کے پاس روپیہ ہوں لیکن مال ہو عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ اَسَدٍ قَالَ نَزَلْتُ اَنَا وَاَھْلِیْ بِبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ
فَقَالَ لِیْ اَھْلِیْ اِذْھَبْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْہُ لَنَا شَیْئًا نَاْکُلُہٗ فَذَھَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَہٗ رَجُلًا یَسْأَلُہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا اَجِدُ مَا اُعْطِیْکَ فَوَلَّی الرَّجُلُ
عَنْہُ وَھُوَ مُغْضَبٌ وَھُوَ یَقُوْلُ لَعَمْرِیْ اِنَّکَ لَتُعْطِیْ مَنْ شِئْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ لَیَغْضَبُ
عَلَیَّ اَنْ لَّا اَجِدَ مَا اُعْطِیْہِ مَنْ سَأَلَ مِنْکُمْ وَلَہٗ اُوْقِیَّۃٌ اَوْ عِدْلُھَا فَقَدْ سَأَلَ اِلْحَافًا قَالَ الْاَسَدِیُّ فَقُلْتُ لَلِقْحَۃٌ
لَنَا خَیْرٌ مِّنْ اُوْقِیَّۃٍ وَالْاُوْقِیَّۃُ اَرْبَعُوْنَ دِرْھَمًا فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْأَلْہُ فَقُدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
ذٰلِکَ شَعِیْرٌ وَزَبِیْبٌ فَقَسَمَ لَنَا مِنْہُ حَتّٰی اَغْنَانَا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جو بنی اسد میں سے تھا میں
اور میرے گھر کے لوگ بقیع الغرقد (مدینہ منورہ کے مقبرہ کا نام ہے) میں اترے میری بی بی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا اور
کچھ مانگ کر لا جس کو ہم کھاویں میں گیا آپ کے پاس ایک شخص کو دیکھا جو مانگ رہا تھا آپ فرماتے تھے میرے پاس نہیں ہے جو تجھکو دوں وہ
شخص منہ موڑ کر غصے سے چلا اور کہتا تھا قسم اپنی عمر کی تم اوسی کو دیتے ہو جسکو چاہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ غصے ہوتا ہے
اس بات پر کہ میرے پاس نہیں ہے جو اوس کو دوں جو شخص تم میں سے سوال کرے اور اوس کے پاس چالیس درہم ہوں یا اتنا مال ہو تو اوس نے
الحاف سے سوال کیا میں نے کہا میرے پاس تو ایک اونٹنی چالیس درہم سے بہتر ہے پھر میں لوٹا اور آپ سے کچھ نہ مانگا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس جو اور کچھ کھجور آئے آپ نے ہم کو بھی اوس میں سے ایک حصہ دیا یہاں تک کہ اللہ نے مالدار کر دیا ہم کو عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ درست نہیں ہے مالدار کو اور نہ جو شخص کہ تندرست ہو (جو محنت اور مزدوری کر سکے)

مَسْئَلَةُ الْقَوِيِّ الْمُكْتَسِبِ جو شخص کہ قدرت رکھتا ہو کما سکتا ہو اوس کو سوال کرنا کیسا ہے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ
الْخِيَارِ أَنَّ رَجُلَيْنِ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلَانِهِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَلَّبَ فِيهِمَا الْبَصَرَ
وَقَالَ مُحَمَّدٌ بَصَرَهُ فَرَآهُمَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ
مُكْتَسِبٍ ترجمہ عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے دو شخصوں نے اون سے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے صدقے
میں سے کچھ مانگتے تھے آپ نے اونکو بغور دیکھا معلوم کیا کہ وہ طاقتدار ہیں فرمایا اگر تم چاہو تو لو لیکن صدقے میں کچھ حصہ نہیں ہے
مالدار کا اور نہ طاقت دار کمانے والے کا

مَسْئَلَةُ الرَّجُلِ ذَا سُلْطَانٍ حاکم سے مانگنا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسَائِلَ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ كَدَحَ وَجْهَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ
الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ شَيْئًا لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگنا
زخمی کرتا ہے اپنے منہ کو جس شخص کا جی چاہے زخمی کرے اور جسکا جی چاہے چھوڑ دیوے مگر وہ جو حاکم سے کوئی چیز مانگے یا ایسی چیز
مانگے جسکے بغیر علاج نہ ہو (یعنی ضروری ہو)

مَسْئَلَةُ الرَّجُلِ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ ضروری چیز کیلیے سوال کرنا عَنْ
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةُ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ
الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگنا ایک زخم
ہے مانگنے والا اپنے منہ کو زخمی کرتا ہے مانگ کر مگر جو شخص حاکم سے مانگے یا ایسی چیز کو مانگے جس کے بغیر چارہ نہ ہو

عَنْ حَكِيمِ
بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ
نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ فَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے مانگا آپنے دیا پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حکیم یہ مال سبز ہے (یعنی دیکھنے میں بھلا
معلوم ہوتا ہے) شیریں ہے جو شخص اسکو خوشی سے لیگا اوس کو برکت دیجاویگی اور جو شخص طمع سے لیگا اوس کو برکت نہ ہوگی وہ
ایسا ہوگا جیسے کوئی کھاوے لیکن اوسکا پیٹ نہ بھرے

الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى اوپر والا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے
بہتر ہے عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ
فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسِهِ
بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ
السُّفْلَى ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا اخیر تک وہی حدیث ہے جو اوپر گزری تا زیادہ

اگر اوس وقت زمین والی بہتر ہین ... عن حکیم بن حزام قال سألت رسول الله صلی الله علیه
وسلم فأعطانی ثم سألته فأعطانی ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا حکیم ان هذا المال خضرة حلوة
فمن اخذه بسخاوة نفس بورک له فیه ومن اخذه باشراف نفس لم یبارک له فیه وکان کالذی یأکل ولا یشبع
والید العلیا خیر من الید السفلی قال حکیم فقلت یا رسول الله والذی بعثک بالحق لا ارزأ احدا بعدک حتی
افارق الدنیا شیئا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ حکیم نے کہا یا رسول اللہ قسم اوس شخص کی جسنے آپ کو بھیجا سچائی کے ساتھ
مین اب کسی سے آپکے بعد نہ لونگا کوئی چیز یہانتک کہ دنیا سے جدا ہون ایسا ہی ہوا حکیم بن حزام نے پھر زندگی بھر کسی سے کچھ نہ لیا
.... یہانتک کہ حضرت ابوبکر و عمر اون کو بلاتے مال
غنیمت مین سے اونکا حصہ دینے کو لیکن وہ نہ لیتے من آتاه الله مالا من غیر مسألة جس شخص کو اللہ تعالی کوئی چیز دیوے
بغیر سوال کے عن ابن الساعدی المالکی قال استعملنی عمر بن الخطاب علی الصدقة فلما فرغت منها فأدیتها الیه
امر لی بعمالة فقلت له انما عملت لله عز وجل واجری علی الله عز وجل فقال خذ ما اعطیتک فانی قد عملت علی عهد
رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت له مثل قولک فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اعطیت شیئا من
غیر ان تسأل فکل وتصدق ترجمہ عبداللہ بن الساعدی سے روایت ہے حضرت عمر نے مجھکو مقرر کیا صدقہ تحصیل کرنے کے کام پر جب
مین فارغ ہوا اور صدقہ اونکو دیدیا اونہون نے حکم کیا میری اجرت دینے کا مین نے کہا کہ یہ کام مین نے خدا کے لیے کیا تھا میرا اجر بھی وہی دیگا اونہون
نے کہا جو مین دیتا ہون لے لے اس لیے کہ مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک کام کیا تھا پھر بھی کہا تھا جو تو نے کہا آپ نے فرمایا جب
تجھے کوئی چیز ملے بن مانگی تو کہا اوس مین سے اور صدقہ دے عن عبد الله بن السعدی انه قدم علی عمر بن الخطاب من الشام
فقال له ألم اخبر انک تعمل علی عمل من اعمال المسلمین فتعطی علیه عمالة فلا تقبلها قال اجل ان لی افراسا واعبدا
وانا بخیر وارید ان یکون عملی صدقة علی المسلمین فقال عمر رض انی اردت الذی اردت وکان النبی صلی الله
علیه وسلم یعطینی المال فاقول اعطه من هو افقر الیه منی وانه اعطانی مرة مالا فقلت له اعطه من هو
احوج الیه منی فقال ما آتاک الله عز وجل من هذا المال من غیر مسألة ولا اشراف فخذه فتموله او تصدق
به وما لا فلا تتبعه نفسک ترجمہ عبداللہ بن سعدی سے روایت ہے وہ حضرت عمر کے پاس آئے شام سے اونہون نے کہا مین نے
سنا ہے تم کام کرتے ہو مسلمانون کا اور جو اجرت ملتی ہے وہ نہین لیتے عبداللہ نے کہا ہان صحیح ہے میرے پاس گھوڑے ہین اور غلام مین
اور مین اچھا ہون مین چاہتا ہون کہ جو مال مجھکو اجرت مین ملتا ہے وہ مسکینون کے صدقے مین صرف ہو حضرت عمر نے کہا مین نے بھی
یہی چاہا تھا جو تو چاہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو مال دیتے مین کہتا اوسکو دیجیے جو مال کے حاجت مجھسے زیادہ رکھتا ہے ایک بار
آپنے مجھکو مال دیا مین نے کہا جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے اوس کو دیجیے آپنے فرمایا جو اللہ تعالی تجھے دیوے دنیا کے مالون مین سے بغیر سوال کے
اور طمع کے تو اوس کو لے اور کام مین لا اور صدقہ دے اور جو مال تجھے نہ دیوے اوسکے پیچھے اپنی جان مت لگا یعنی اوسکے حاصل کرنے کے لیے فایدہ

یجوا وقبیت کرا عن عبد الله بن السعدي أنه قدم على عمر بن الخطاب في خلافته فقال له عمر ألم أحدث
أنك تلي من أعمال الناس أعمالا فإذا أعطيت العمالة رددتها فقلت بلى فقال عمر فما تريد إلى ذلك فقلت لي أفراس المسلمين
وأعبدا وأنا بخير فأريد أن يكون عملي صدقة على المسلمين فقال له عمر فلا تفعل فإني كنت أردت مثل
الذي أردت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعطيني العطاء فأقول أعطه أفقر إليه مني فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم خذه فتموله أو تصدق به ما جاءك من هذا المال وأنت غير مشرف ولا سائل فخذه
وما لا فلا تتبعه نفسك ترجمہ عبداسد بن سعدی سے روایت ہے ترجمہ ابھی ہو چکا گزرا عن عبد الله بن السعدي أنه قدم
على عمر بن الخطاب في خلافته فقال عمر ألم أخبر أنك تلي من أعمال الناس أعمالا فإذا أعطيت العمالة كرهتها
قال فقلت بلى قال فما تريد إلى ذلك فقلت إن لي أفراسا وأعبدا وأنا بخير وأريد أن يكون عملي صدقة على
المسلمين فقال عمر فلا تفعل فإني كنت أردت الذي أردت فكان النبي صلى الله عليه وسلم يعطيني العطاء فأقول له
أعطه أفقر إليه مني حتى أعطاني مرة مالا فقلت أعطه أفقر إليه مني فقال النبي صلى الله عليه وسلم خذه فتموله
وتصدق به ما جاءك من هذا المال وأنت غير مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك ترجمہ سابق جو
اوپر گزرا عن عبد الله بن عمر قال سمعت عمر يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطيني العطاء فأقول أعطه أفقر
إليه مني حتى أعطاني مرة مالا فقلت له أعطه أفقر إليه مني فقال خذه فتموله وتصدق به وما جاءك من هذا
المال وأنت غير مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك ترجمہ عبداسد بن عمر سے روایت ہے میں نے حضرت
عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم مجھکو دیتے تھے میں کہتا تھا اوس کو دیجیے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے ایکبار آپ نے
مجھکو مال دیا میں نے کہا یہ اوسکو دیجیے جو مجھ سے زیادہ اس کی حاجت رکھتا ہے آپ نے فرمایا لے اس کو اور کام میں لا اور صدقہ کر اور جو
مال تیرے پاس آوے اور تجھے اوس کی طمع نہو نہ سوال کرے تو لے لے اوسکو اور جو نہ آوے اوس کے پیچھے مت پڑ باب استعمال آل النبي
صلى الله عليه وسلم على الصدقة رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی آل کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر کرنا عن ربيعة بن الحارث
أنه قال لعبد المطلب بن ربيعة بن الحارث والفضل بن عباس بن عبد المطلب ائتيا رسول الله صلى الله عليه و
سلم فقولا له استعملنا يا رسول الله على الصدقات فأتانا علي بن أبي طالب ونحن على تلك الحال فقال لهما إن فأتى
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يستعمل أحدا منكم على الصدقة فانطلقت أنا والفضل حتى أتينا رسول الله صلى قال
الله عليه وسلم فقال لنا إن هذه الصدقة إنما هي أوساخ الناس وإنها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد صلى الله عليه وسلم
ترجمہ ربیعہ بن الحارث سے روایت ہے انہوں نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس سے کہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس جاؤ
اور کہو ہم کو عامل مقرر کرو صدقوں پر اتنے میں حضرت علی رض تشریف لائے اور ہم اسی حال میں بیٹھے تھے اونہوں نے کہا رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم تم دونوں میں سے کسی کو عامل نہیں کرینگے صدقوں پر پھر میں (یہ عبد المطلب بن ربیعہ کہتے ہیں) اور فضل دونوں ملکر چلے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچی آپنے فرمایا صدقہ لوگونکا میل ہے یعنی مالون کا میل) وہ درست نہین محمدؐ کے لیئے اور محمدؐ
کی آل کے لیئے **ف** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مین پانچ شخصون کی اولاد داخل ہے ایک علی کی دوسری جعفر کی تیسری عقیل
کی چوتھی عباس کی پانچوین حارث بن عبد المطلب کے ان کو زکوۃ لینا آپنے منع کردیا اس لیئے کہ صدقے اور زکوۃ لینے مین نہایت ذلت
ہے اور محتاجی ہے لوگون کی جون کہ یہہ لوگ بزرگ ہین اسلیئے ضرور ہے کہ اپنی محنت سے مال پیدا کرین اور عزت کو قائم رکہین **باب**
ابن اخت القوم منہم ایکقوم کا بہانجا بہی اسی قوم مین داخل ہے **عن** شعبۃ قال قلت لابی ایاس معاویۃ بن قرۃ اسمعت
انس بن مالک یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابن اخت القوم من انفسہم قال نعم **ترجمہ** شعبہ نے
ابو ایاس سے پوچہا تم نے انس سے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہانجا کسی قوم کا اوس قوم مین ہوتا ہے کہا ہان **مولی**
القوم منہم ایک قوم کا مولی (آزاد کیا ہوا غلام) اوسی قوم مین شریک ہوگا **عن** ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم استعمل رجلا من بنی مخزوم علی الصدقۃ فاراد ابو رافع ان یتبعہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان الصدقۃ لا تحل لنا وان مولی القوم منہم **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخزوم مین سے ایک
شخص کو مقرر کیا صدقہ وصول کرنے پر ابو رافع نے (جو مولی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اوس کے ساتہہ جانا چاہا آپنے
فرمایا صدقہ ہم کو درست نہین اور مولی ہر قوم کا اوسی قوم مین سے ہے) **الصدقۃ لا تحل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقہ درست نہ تہا **عن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا اتی بشیء سال عنہ اہدیۃ ام صدقۃ فان قیل صدقۃ لم یاکل وان قیل ہدیۃ بسط یدہ
ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ سے اونہون نے دادا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی چیز
آتی (کہانے کی) تو پوچہتے کہ تحفہ ہے یا صدقہ اگر کہتے صدقہ تو آپ نہ کہاتے اور جو کہتے ہدیہ تو آپ ہاتہہ پہیلاتے کہانے کو **اذا**
تحولت الصدقۃ جب صدقہ ایک کے پاس ہو کر آوے **عن** عائشۃ انہا ارادت ان تشتری بریرۃ فتعتقہا
وانہم اشترطوا ولاءہا فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اشتریہا فاعتقیہا فان الولاء
لمن اعتق وخیرت حین اعتقت واتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فقیل ہذا مما تصدق بہ علی
بریرۃ فقال ہو لہا صدقۃ ولنا ہدیۃ وکان زوجہا حرا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے انہون نے چاہا
بریرہ کو خرید کر آزاد کرین لیکن اوس کے مالکون نے شرط کی کہ ترکہ اوسکا ہم لینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا آپنے
فرمایا خرید لے اسکو اور آزاد کر ترکہ اوسی کو ملیگا جو آزاد کریگا (اور اون کی شرط لغو ہے) جب وہ آزاد ہوئی تو اوس کو اختیار ملا کہ
اپنے خاوند پاس رہے یا نہ رہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت آیا لوگون نے کہا یہہ بریرہ کو صدقے مین ملا تہا آپنے فرمایا
وہ اوس کے لیے صدقہ ہے اور ہماری لیے ہدیہ ہے اور بریرہ کا خاوند آزاد تہا **ف** معلوم ہوا اسکو اگر صدقہ کا مال کسی مالدار کو ہدیے
کے طور پر پہونچے تو مالدار کو اوسکا استعمال کرنا درست ہے **شراء الصدقۃ** صدقہ کیا ہوا مال خریدنا **عن** عمر انہ حمل

عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن اخت القوم منہم ترجمہ انس بن مالک ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...

مرہم بن ستر کجہ ہر

عَلٰی فَرَسٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَضَاعَهُ الَّذِیْ کَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَدْتُ اَنْ اَبْتَاعَهٗ مِنْهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ بَائِعُهٗ بِرُخْصٍ
فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِهٖ
كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے میں نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ میں سواری کو جسکو دیا تھا اوس نے
گھوڑا خراب کر دیا میں نے چاہا اوس کو خرید کر لوں وہ سستا بیچ ڈالیگا لیکن میں نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ
نے فرمایا مت خرید اوس کو اگرچہ ایک درم کو وہ دیدیوے اس لیے کہ صدقہ دیکر پھر اوس کو لینے والا کتے کی طرح ہے قے کرتا ہے پھر اوسی کو
کھانے جاتا ہے عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَرَاٰهَا تُبَاعُ فَاَرَادَ شِرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے اونہوں نے ایک گھوڑا سواری کو دیا خدا کی راہ میں پھر دیکھا تو وہ گھوڑا
بک رہا ہے اوسکو خریدنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لوٹ اپنے صدقے میں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ
تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهَا تُبَاعُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَهٗ ثُمَّ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَاْمَرَهٗ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت
عمرؓ نے ایک گھوڑا صدقہ دیا اللہ کی راہ میں پھر پایا اوسکو بکتا ہوا تو قصد کیا خریدنے کا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور آپ سے اجازت چاہی آپ نے فرمایا مت لوٹ اپنے صدقے میں عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَرَ عَتَّابَ بْنَ اُسَيْدٍ اَنْ يَّخْرُصَ الْعِنَبَ فَتُؤَدّٰی زَكٰوتُهٗ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰی زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا ترجمہ سعید بن المسیب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عتاب بن اسید کو انگور کا اندازہ کرنے کے لیے (جب درخت پر ہوں) پھر اون کی
زکوٰۃ لینے کا جب وہ خشک ہو کر اونکی جیسے کھجور کی زکوٰۃ خشک ہونے کے وقت لیجاتی ہے ف پھلوں کا اندازہ پہلے ہی کر لیتے ہیں جب
وہ درخت پر ہوتے ہیں تاکہ بعد اوترنے کے اوسمیں ضبن اور خیانت نہ ہو پھر اوسی حساب سے دسواں حصہ پھل اوترنے کے بعد لیتے ہیں

تمام ہوئی کتاب زکوٰۃ کی اللہ جل جلالہ کے فضل سے اٰخِرُ كِتَابِ الزَّكٰوةِ

كِتَابُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ

کتاب حج کے بیان میں ف حج فرض ہے ہر مسلمان آزاد پر جو قدرت رکھتا ہو
یعنی راہ میں امن ہو اور اوس کے پاس اتنا روپیہ ہو جو خوراک اور سواری کو کافی ہو حج سے لوٹنے تک اور گھر بار کے خرچ کے لیے کافی ہو

وُجُوْبُ الْحَجِّ حج کے فرض ہونے کا بیان عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ
وَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ رَجُلٌ فِیْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتّٰی اَعَادَهٗ ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ
وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِيَائِهِمْ
فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَخُذُوْا بِهٖ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے فرض کیا ہے تم پر حج تو ایک شخص بولا کیا ہر سال آپ نے کچھ جواب نہ دیا
یہاں تک کہ اوس نے تین بار یہی پوچھا پھر آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال حج واجب ہو جاتا تم اوسکو ادا نہ کر سکتے چھوڑ دو مجھ کو جب تک

میں تم کو چھوڑ دوں (یعنی) میں جبتک کوئی حکم نہ دوں تم بھی مجھسے نہ پوچھو اسلئے کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ تباہ ہوگئے بہت پوچھنے سے اور بسبب اختلاف کرنے اپنے پیغمبروں پر جب میں تم کو کسی بات کا حکم دوں جہاں تک ہوسکے اوسپر عمل کرو اور جب میں تم کو کسی بات سے منع کروں اوس سے پرہیز کرو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ كُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ إِذًا لاَ تَسْمَعُونَ وَلاَ تُطِيعُونَ وَلَكِنَّهُ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے تمپر حج فرض کیا ہے اقرع بن حابس بولا ہر سال اے رسول اللہ آپ چپ ہو رہے اور فرمایا اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال واجب ہوجاتا پھر تم نہ سنتے نہ عمل کرتے نہیں حج ایک ہی بار فرض ہے

وُجُوبُ الْعُمْرَةِ عمرہ کے واجب ہونیکا بیان عَنْ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لاَ يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلاَ الْعُمْرَةَ وَلاَ الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ ترجمہ ابو رزین سے روایت ہے بولا یا رسول اللہ میرا باپ بہت بڑھا ہے وہ نہ حج کرسکتا ہے نہ عمرہ نہ اونٹ پر چڑھ سکتا ہے آپنے فرمایا تو حج کر اپنے باپ کیطرف سے اور عمرہ کر (رزین العقیلی)

بَابُ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ حج مبرور کا بیان ف مبرور اوس حج کو کہتے ہیں جسمیں کوئی گناہ نہ ہو یا اوس کے بعد پھر گناہ سرزد نہ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّةُ الْمَبْرُورَةُ لَيْسَ لَهَا جَزَاءٌ إِلاَّ الْجَنَّةَ وَالْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مبرور کا کوئی بدلہ نہیں ہے سوا جنت کے اور ایک عمرہ کفارہ ہوجاتا ہے اون گناہوں کا جو دوسرے عمرہ تک ہوتے ہیں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَجَّةُ الْمَبْرُورَةُ لَيْسَ لَهَا ثَوَابٌ إِلاَّ الْجَنَّةُ مِثْلَهُ سَوَاءً إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ يُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی جو اوپر گزرا

بَابُ الْحَجِّ حج کی فضیلت کا بیان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْحَجُّ الْمَبْرُورُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا عمل افضل ہے فرمایا یقین کرنا اللہ پر اوس نے پوچھا پھر کونسا آپنے فرمایا جہاد اللہ کی راہ میں (سچا دین پھیلانے کیلئے نہ مال اور ملک کے طمع سے) اوس نے کہا پھر کونسا آپنے فرمایا پھر حج مبرور عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللَّهِ ثَلاَثَةٌ الْغَازِي وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی مہمان تین شخص ہیں ایک جہاد کرنیوالا (غازی) دوسرے حاجی تیسرے عمرہ کرنیوالا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد بوڑھے اور بچے اور ناتوان اور عورت کا حج اور عمرہ ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (کیوم) ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اس گھر کا اور بیہودہ نہ بکا اور گناہ نہ کیا وہ ایسا لوٹیگا جیسے اوسکی ماں نے

اوس جہاد کا ہم ذکر کرتا ہون سے بیان کی عن عائشة قالت قلت یا رسول الله الا نخرج فنجاهد معك فاني لا
ارى عملا في القرآن افضل من الجهاد قال لا ولكن افضل الجهاد وجمله حج البيت حج مبرور ترجمه ام المؤمنين
عائشہ سے روایت ہے انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ساتھ نکلیں آپ کے جہاد کرین کیونکہ مین نہین دیکھتی کوئی عمل جہاد سے زیادہ بہتر
نہین قرآن مین آپ نے فرمایا نہین لیکن تمہارا اور افضل جہاد حج ہے جو مبرور ہو (اور یہ حکم عورتون کے لیے ہے) فضل العمرة عمرہ کی فضیلت
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور ليس
له جزاء الا الجنة ترجمه ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہوتا ہے بیچ
کے گناہون کا اور حج مبرور کا بدلہ کچھ نہین ہے مگر جنت المتابعة بين الحج والعمرة حج کے ساتھ ہی عمرہ کرنا عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تابعوا بين الحج والعمرة فانهما ينفيان الذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک کے بعد ایک کرو کیونکہ وہ دونون دور کرتے ہین گناہون
کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تابعوا بين الحج والعمرة فانهما
ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة وليس للحج ثواب دون الجنة ترجمه عبد الله
بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک کے بعد ایک کرو اس لیے کہ وہ دونون دور کرتی ہین محتاجی
اور گناہون کو جیسے بھٹی لوہے کی اور سونے اور چاندی کی میل کو دفع کرتی ہے اور حج کا ثواب نہین ہے مگر جنت الحج عن الميت
الذي نذر ان يحج اوس مردے کیطرف سے حج کرنا جس نے حج کی نذر کی ہو عن ابن عباس ان امرأة نذرت ان تحج فماتت
فاتى اخوها النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن ذلك فقال ارأيت لو كان على اختك دين اكنت قاضيه
قال نعم قال فاقضوا الله فهو احق بالوفاء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت نے نذر کی حج کی پھر مر گئی اوس کا
بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تو ادا کرتا وہ بولا ہان آپ نے
فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کر دو اسکا ادا کرنا زیادہ ضروری ہے الحج عن الميت الذي لم يحج اوس مردے کیطرف سے حج کرنا جس نے
حج نہین کیا عن ابن عباس قال امرت امرأة سنان بن سلمة الجهني ان يسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
امها ماتت ولم تحج افيجزئ عن امها ان تحج عنها قال نعم لو كان على امها دين فقضته عنها الم يكن يجزئ عنها
فلتحج عن امها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت نے سنان بن سلمہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو میری
مان مر گئی ہے اور اوس نے حج نہین کیا تھا کیا مین اوسکیطرف سے حج کرون تو کافی ہوگا (انہون نے پوچھا) آپ نے فرمایا ہان
اگر اوسکی مان پر قرض ہوتا اور وہ ادا کرتی تو کافی نہ ہوتا اوسکو حج کرنا چاہیے اپنی مان کیطرف سے عن ابن عباس ان امرأة سألت
النبي صلى الله عليه وسلم عن ابيها مات ولم يحج قال حجي عن ابيك ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرا باپ مر گیا اوس نے حج نہین کیا تھا آپ نے فرمایا تو حج کر اپنے باپ کیطرف سے الحج عن الحي الذي لا

يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ ایک شخص بڈھا ہو گیا ناتوانی سے اونٹ پر تھم نہیں سکتا اوسکی طرف سے حج درست ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً

مِنْ خَثْعَمَ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ

اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت نے قبیلہ خثعم سے شیخ کبیر

کہا مزدلفہ کی صبح کو یعنی دسویں تاریخ کو یا رسول اللہ حج اللہ کا اوس وقت فرض کیا اپنے بندوں پر جب میرا باپ ایک بوڑھا ضعیف تھا

جو اونٹ پر تھم نہیں سکتا کیا میں اوسکی طرف سے حج کرون آپنے فرمایا ہان عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ ابن عباس سے دوسری روایت بھی

ایسی ہے الْعُمْرَةُ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ لَا يَسْتَطِيْعُ جو شخص طاقت نرکھے اوسکی طرف سے عمرہ کرنا عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ

اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَالظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ ترجمہ ابو رزین والظعن منا

عقیلی سے روایت ہے اونسے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑھا ضعیف ہے نہ حج کرسکتا ہے نہ عمرہ اور نہ اونٹ پر چڑھ سکتا ہے آپنے فرمایا حج کر اپنے باپ

کیطرف سے اور عمرہ کر تَشْبِيْهُ قَضَاءِ الْحَجِّ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ حج کا ادا کرنا ایسا ہے جیسے قرض کا ادا کرنا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الرُّكُوْبَ اَدْرَكَتْهُ

فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ فَهَلْ يُجْزِئُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ اَنْتَ اَكْبَرُ وَلَدِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اَكُنْتَ

تَقْضِيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْهُ ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے ایک شخص آیا خثعم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس اور عرض کیا میرا باپ بوڑھا ضعیف ہے سوار نہیں ہو سکتا اوسپر حج فرض ہے اللہ کا کیا میں اوسکیطرف سے حج کرون آپنے فرمایا تو اوس کا بڑا

لڑکا ہے وہ بولا ہان آپنے فرمایا تو دیکھ اگر اوس پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا بیشک آپ نے فرمایا تو حج کر اوسکیطرف سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى اَبِيْكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ تَقْضِيْهِ قَالَ

نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ مر گیا اور حج نہیں کیا کیا میں اوسکی

طرف سے حج کرون آپنے فرمایا اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو تو اوس کو ادا کرتا یا نہیں وہ بولا ہان آپنے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کرنا اوس سے بھی ضروری

ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِيْ اَدْرَكَهُ الْحَجُّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَثْبُتُ

عَلَى رَاحِلَتِهِ وَاِنْ شَدَدْتُهُ خَشِيْتُ اَنْ يَمُوْتَ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ اَكَانَ مُجْزِيًا

قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ اَبِيْكَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا میرے

باپ پر حج فرض ہوا اور وہ بوڑھا ہے اونٹ پر تھم نہیں سکتا اور اگر میں اوس کو باندھ دون تو ڈرتا ہون کہیں جان جاوے کیا میں اوسکی طرف سے

حج کرون آپنے فرمایا تو دیکھ اگر اوس پر قرض ہوتا اور تو ادا کرتا تو ادا ہوتا کہ نہیں وہ بولا ہان ادا ہوتا آپنے فرمایا پھر حج کر اپنے باپ کیطرف سے

حَجُّ الْمَرْاَةِ عَنِ الرَّجُلِ عورت مرد کی طرف سے حج کرے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ

أبي شيخا كبيرا لا يستطيع أن يثبت على الراحلة أفأحج عنه قال نعم وذلك في حجة الوداع ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے اتنے میں ایک عورت آئی خثعم کی آپ سے مسئلہ پوچھتی تھی فضل
اسکی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی اور وہ بھی خوبصورت تھی اور یہ بھی ویسے ہی آپ کو ڈر ہوا کہیں فضل کچھ نہ جاویں)
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے وہ عورت بولی یا رسول اللہ میرے باپ پر اللہ کا فرض حج آیا
تو وہ بوڑھا ضعیف تھا اونٹ پر بیٹھنے کی طاقت نہ رکھتا تھا کیا میں اوسکی طرف سے حج کردوں آپنے فرمایا ہاں اور یہ قصہ حجۃ الوداع کا ہے

عن ابن عباس أن امرأة من خثعم استفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع والفضل بن عباس
رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن فريضة الله في الحج أدركت أبي شيخا كبيرا لا يستوي
على الراحلة فهل يقضي عنه أن أحج عنه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم فأخذ الفضل بن عباس يلتفت
إليها وكانت امرأة حسناء وأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم الفضل فحول وجهه من الشق الآخر ترجمہ
وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ وہ عورت خوبصورت تھی عن الفضل بن عباس أنه كان رديف رسول الله صلى الله عليه
وسلم فجاءه رجل فقال يا رسول الله إن أمي عجوز كبيرة وإن حملتها لم تستمسك وإن ربطتها خشيت
أن أقتلها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرأيت لو كان على أمك دين أكنت قاضيه قال نعم قال فحج
عن أمك ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا
میری ماں ضعیف بوڑھی ہے اگر میں اوس کو اونٹ پر چڑھاؤں تو تھم نہیں سکتی اور جو باندھ دوں تو ڈرتا ہوں مر نہ جاوے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا بیشک آپ نے فرمایا پھر حج کر اپنی ماں کی طرف سے

يستحب أن يحج عن الرجل الأكبر ولده باپ کیطرف سے بڑا لڑکا حج کرے تو بہتر ہے عن ابن الزبير أن النبي صلى الله عليه و
سلم قال للرجل أنت أكبر ولد أبيك فحج عنه ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک شخص سے تو اپنے باپ کا بڑا لڑکا ہے اس لیے اوسکی طرف سے حج کر باب حج الصغير چھوٹے لڑکے کو حج کرانا عن ابن عباس
أن امرأة رفعت صبيا لها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ألهذا حج قال نعم ولك أجر
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت اپنے بچے کو اوٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ اسکا بھی حج ہوگا
آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھکو ہوگا عن ابن عباس قال رفعت امرأة صبيا لها من هودج فقالت يا رسول الله
ألهذا حج قال نعم ولك أجر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ لڑکے کو ہودج میں سے اوٹھایا عن ابن عباس أن
امرأة أتت إلى النبي صلى الله عليه وسلم بصبي فقالت ألهذا حج قال نعم ولك أجر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے
ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک لڑکے کو لیکر آئی اور بولی کیا اسکا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور تجھے ثواب ہوگا

عن ابن عباس قال صدر رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما كان بالروحاء لقي قوما فقال ما أنتم قالوا

المسلمون قالوا من انتم قالوا رسول الله قال فاخرجت امراة صبيا من المحفة فقالت الهذا حج قال نعم ولك
اجر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جب روحا ایک مقام کا نام ہے مدینے سے چھتیس میل کے فاصلے پر میں
پہنچے وہاں پر کچھ لوگ ملے آپنے فرمایا تم کون لوگ ہو وہ بولے ہم مسلمان ہیں پھر انہوں نے پوچھا تم کون ہو لوگوں نے کہا رسول اللہ صلعم
ہیں یہ سنکر ایک عورت نے ایک لڑکے کو نکالا کجاوے سے اور پوچھا کیا اسکا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھکو ہوگا عن
ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بامراة وهي في خدرها معها صبي فقالت الهذا حج قال نعم
ولك اجره ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر سے گزرے وہ پردے میں تھی ایک لڑکا اوسکے ساتھ
تھا وہ بولی کیا اس لڑکے کا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور تجھے ثواب ہوگا **الوقت الذي خرج فيه النبي صلى الله عليه وسلم**
من المدينة الى الحج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے حج کو کب نکلے عن عائشة تقول خرجنا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم لخمس بقين من ذي القعدة لا نرى الا الحج حتى اذا دنونا من مكة امر رسول الله صلى الله
عليه وسلم من لم يكن معه هدي اذا طاف بالبيت ان يحل ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ نکلے جب ذیقعدہ کے پانچ دن باقی تھے حج کے ارادے سے جب مکے کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان لوگوں کو جنکے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ تھی حکم کیا طواف کرکے احرام کھولڈالنے کا ف اس لیے کہ حج میں دیر تھی
آپنے خیال کیا کہ اگر حج سے فارغ ہونے تک احرام باندھے رہیں گے تو لوگوں کو تکلیف ہوگی **المواقيت** میقاتوں کا بیان
ف میقات اوس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے احرام باندھنا ضرور ہے اوس شخص کے لیے جو حج یا عمرے کا قصد رکھتا ہے **میقات**
اهل المدينة مدینے والوں کا میقات عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يهل اهل المدينة
من ذي الحليفة واهل الشام من الجحفة واهل نجد من قرن قال عبد الله وبلغني ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال ويهل اهل اليمن من يلملم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام باندھیں
مدینے والے ذوالحلیفہ سے (جو مدینے سے چھ میل پر ہے اور مکہ وہاں سے دس منزل ہے) اور شام والے جحفے سے جو مکے سے تین منزل پر ہے) اور نجد والے قرن
سے (جو مکے سے دو منزل پر ہے) عبد اللہ نے کہا مجھکو پہونچی یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یمن والے یلملم سے (جو ایک
پہاڑ ہے مکے سے دو منزل پر) احرام باندھیں **میقات اهل الشام** شام والوں کا میقات عن عبد الله بن عمر ان رجلا
قام في المسجد فقال يا رسول الله من اين تامرنا ان نهل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل اهل المدينة
من ذي الحليفة ويهل اهل الشام من الجحفة ويهل اهل نجد من قرن قال ابن عمر ويزعمون ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ويهل اهل اليمن من يلملم وكان ابن عمر يقول لم افقه هذا من رسول الله صلى الله عليه
وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کہاں سے ہم کو حکم کرتے ہیں احرام
باندھنے کا آپنے فرمایا مدینے والے احرام باندھیں ذوالحلیفہ سے اور شام والے احرام باندھیں جحفے سے اور نجد والے قرن سے ابن عمر نے کہا لوگ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ
وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میقات مقرر کیا مدینہ والون کے لیے ذو الحلیفہ اور شام والون کے لیے اور مصر والون کی لیے جحفہ اور عراق والون کی لیے ذات عرق
اور یمن والون کی لیے یلملم **مِيْقَاتُ اَهْلِ الْيَمَنِ** یمن والونکا میقات عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ
هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ فَمَنْ كَانَ اَهْلُهٗ دُوْنَ الْمِيْقَاتِ حَيْثُ يُنْشِئُ حَتّٰى يَاْتِيَ ذٰلِكَ عَلٰى
اَهْلِ مَكَّةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا مدینہ والون کی لیے ذو الحلیفہ اور شام والون
کی لیے جحفہ اور نجد والون کے لیے قرن اور یمن والون کی لیے یلملم اور فرمایا یہ میقات ہین ان لوگون کی لیے جو وہین رہتے ہین یا جو
اور مقامون سی یہان آوین اور جو لوگ میقاتون سی ادہر (یعنی مکے سے نزدیک) رہتی ہین وہ جہان سی چلین وہی اونکا میقات ہی
یہانتک کہ مکہ والونکا میقات مکہ ہے **مِيْقَاتُ اَهْلِ نَجْدٍ** نجد والونکا میقات عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَذُكِرَ لِيْ وَلَمْ اَسْمَعْ
اَنَّهٗ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والی ذو الحلیفہ سے
احرام باندہین اور شام والی جحفہ سے اور نجد والی قرن سی اور مین نی نہین سنا لیکن لوگون نے بیان کیا آپ نے فرمایا یمن والے یلملم سے
احرام باندہین **مِيْقَاتُ اَهْلِ الْعِرَاقِ** عراق والونکا میقات عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ
يَلَمْلَمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والون کی لیے میقات مقرر کیا ذو الحلیفہ کو اور
شام اور مصر والون کی لیے جحفہ کو اور عراق والون کی لیے ذات عرق کو اور نجد والون کی لیے قرن کو اور یمن والون کی لیے یلملم کو **مَنْ
كَانَ اَهْلُهٗ دُوْنَ الْمِيْقَاتِ** جو لوگ میقات کی اندر رہتے ہون عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ هُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ
نـ قرن
مِمَّنْ سِوَاهُنَّ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ حَيْثُ بَدَا حَتّٰى يَبْلُغَ ذٰلِكَ اَهْلَ مَكَّةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا مدینہ والون کی لیے ذو الحلیفہ اور شام والون کی لیے جحفہ اور نجد والون کی لیے قرن اور یمن والون کے لیے
یلملم اور فرمایا یہ ان لوگون کے لیے ہین جو وہین رہتے ہین اور جو اور مقامون سی وہان آوین جو قصد رکہتے ہون حج یا عمرہ کا اور جو ان
کے ادہر رہتے ہون وہ جہان سی قصد کرین وہین سے احرام باندہین یہانتک کہ مکے والون کو بہی یہی حکم ہے (وہ مکے ہی مین حج کا احرام
باندہین) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ

الیمن یلملم ولاھل نجد قرن فھن لھم ولمن اتی علیھن من غیر اھلھن ممن کان یرید الحج والعمرۃ فمن کان دونھن
فمن اھلہ حتی ان اھل مکۃ یھلون منھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے
لیے میقات مقرر کیا ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ اور یمن والوں کے لیے یلملم اور نجد والوں کے لیے قرن جو یہاں رہتے ہوں اور جو
یہاں ادھر مقاموں سے گذرے قصد رکھتے ہوں حج یا عمرہ کا **ف** اور جو حج یا عمرہ کا قصد نہ رکھتے ہوں اور کام کے لیے مکہ میں آویں تو احرام ان پر
ضروری نہیں لیکن ابو حنیفہؒ کے نزدیک ضروری ہے **ف** اور جو لوگ ان میقاتوں کے اس طرف رہتے ہیں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں یہانتک
کہ مکہ والے مکے سے احرام باندھیں **التعریس بذی الحلیفۃ** ذوالحلیفہ میں رات کو اترنا **عن** عبد اللہ بن عمر قال بات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفۃ ببیداء وصلی فی مسجدھا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رات کو ذوالحلیفہ میں رہے بیداء میں (ایک میدان ہے ذوالحلیفہ کے پاس) اور نماز پڑھی وہاں کی مسجد میں **عن** عبد اللہ بن
عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ وھو فی المعرس وھو بذی الحلیفۃ اتی فقیل لہ انک ببطحاء مبارکۃ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معرس میں تھے یعنی اس مقام میں جہاں مسافر رات کو ٹھہرتے ہیں یعنی
ذوالحلیفہ میں آپ سے کہا گیا تم مبارک میدان میں ہو **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اناخ بالبطحاء التی بذی
الحلیفۃ وصلی بھا البیداء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھایا اس برابر صاف میدان میں
جو ذوالحلیفہ میں ہے اور نماز پڑھی بیداء میں **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظھر بالبیداء
ثم رکب وصعد جبل البیداء فاھل بالحج والعمرۃ حین صلی الظھر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی بیداء میں پھر سوار ہوئے اور بیداء کی پہاڑ پر چڑھے اور لبیک پکاری حج اور عمرہ کی ساتھ جب ظہر کی نماز
پڑھی **الغسل للاھلال** احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا **عن** اسماء بنت عمیس انھا ولدت محمد بن ابی بکر الصدیق
بالبیداء فذکر ابو بکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرھا فلتغتسل ثم لتھل ترجمہ اسماء بنت عمیس
سے روایت ہے اونہوں نے جنا محمد بن ابی بکر کو بیداء میں ابو بکر نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اون سے کہو غسل
کریں پھر لبیک پکاریں کیونکہ حیض یا نفاس احرام کو نہیں روکتا تمام حج کے ارکان کریں البتہ طواف میں توقف کریں جب تک پاک نہ ہوں
عن ابی بکر انہ خرج حاجا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع ومعہ امراتہ اسماء بنت عمیس
الخثعمیۃ فلما کانت بذی الحلیفۃ ولدت اسماء محمد بن ابی بکر فاتی ابو بکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاخبرہ فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یامرھا ان تغتسل ثم تھل بالحج وتصنع ما یصنع الناس الا انھا
لا تطوف بالبیت ترجمہ ابو بکر صدیق سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کرنیکو حجۃ الوداع میں اون کے
ساتھ اونکی بی بی تھیں اسماء بنت عمیس جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو وہ جنیں محمد بن ابی بکر کو ابو بکر یہ دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا اون سے کہو غسل کریں پھر حج کا احرام باندھیں اور سب کام کریں جو اور لوگ کریں مگر طواف نہ کریں بیت

باب غُسْلِ الْمُحْرِمِ جو شخص احرام باندھ چکا ہو وہ غسل کرے تو کس طرح کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي

أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ قَرْنَيِ الْبِئْرِ وَهُوَ مُسْتَتِرٌ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ

أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ

أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ

فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ترجمہ عبد اللہ بن حنین سے روایت ہے

کہ عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابوا (ایک مقام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) میں ابن عباس نے کہا

محرم (یعنی جو شخص احرام باندھ چکا ہو) اپنا سر دہووے اور مسور نے کہا نہ دہووے۔ ابن عباس نے مجھکو ابو ایوب انصاری کے پاس بھیجا

یہ مسئلہ پوچھنے کو میں آیا تو وہ غسل کر رہے تھے کنوئیں کے دو لکڑیوں کے بیچ میں ایک کپڑا آڑ کیے ہوئے تھے میں نے سلام کیا اور کہا مجھکو

عبد اللہ بن عباس نے بھیجا ہے تمہارے پاس یہ پوچھنے کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب محرم ہوتے تھے تو کیونکر سر دہوتے تھے

انہوں نے اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھکر سر سے ہٹایا یہاں تک کہ سر کھل گیا پھر ایک آدمی سے کہا جو پانی ڈالتا تھا (پانی ڈال) پھر اپنا سر دونوں

ہاتھوں سے ملا آگے لائے ہاتھوں کو پھر پیچھے لیگئے اور کہا میں نے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔ النَّهْيُ عَنِ

الثِّيَابِ الْمَصْبُوغَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ فِي الْإِحْرَامِ احرام میں زعفران اور ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت عَنِ

ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر

سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا ورس (ایک گھانس ہے خوشبودار) میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا

السَّرَاوِيلَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا خُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا

حَتّٰى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا محرم کیسے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا نہ پہنے

قمیص (کرتہ) اور ٹوپی اور پائجامہ اور عمامہ اور نہ وہ کپڑا جس میں ورس (ایک قسم گھانس ہے خوشبودار) یا زعفران لگی ہو اور نہ موزے مگر جس کو

جوتے نہ ملے وہ ان کو کاٹ ڈالے ٹخنوں کے نیچے کر لے الْجُبَّةُ فِي الْإِحْرَامِ احرام میں جبہ پہننا عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ قَالَ

لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْجِعْرَانَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ

فَأَتَاهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ إِلَيَّ عُمَرُ أَنْ تَعَالَ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي الْقُبَّةَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بِعُمْرَةٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ إِذْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغِطُّ لِذٰلِكَ فَسُرِّيَ

عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَنِي آنِفًا فَأُتِيَ بِالرَّجُلِ فَقَالَ أَمَّا الْجُبَّةُ فَاخْلَعْهَا وَأَمَّا الطِّيبُ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ أَحْدِثْ

إِحْرَامًا ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کاش میں دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت ان پر وحی آتی ہو پھر ایک بار ہم جعرانہ میں تھے ایک

موضع ہے طائف کی راہ میں اب اوسکو بڑا عمرہ کہتے ہیں) میں تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ڈیرے میں تھے میں آپ پر وحی آئی
مجھکو عمران نے اشارہ کیا اونہوں نے سر ڈیرے میں ڈالا ایک شخص آیا جسنے احرام باندھا تھا جبہ پہنے ہوئے خوشبو لتھیڑے ہوئے وہ بولا
یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جس نے جبہ پہنی ہوئی احرام باندھا ہو آپ پر وحی اتر رہی تھی آپ آواز کرتے
تھے جیسے سونے میں خراٹے کی آواز ہوتی ہے آخر میں وحی موقوف ہوئی آپنے فرمایا وہ شخص کہاں ہے جس نے مجھ سے ابھی پوچھا تھا
لوگ اوس کو لیکر آئے آپ نے فرمایا جبے کو اوتار ڈال اور خوشبو دہو ڈال پہر نئے سرے سے احرام باندھ۔ امام نسائی نے کہا نئے سرے سے احرام
باندھ یہ فقرہ کسی نے نقل نہیں کیا سوا نوح بن حبیب کے اور میں اسکو محفوظ نہیں سمجھتا **النھی عن لبس القمیص للمحرم** محرم
کو قمیص پہننے کی ممانعت عن عبد اللہ بن عمر ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلبس القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد
لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعهما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا شیئا مسه الزعفران ولا الورس ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا محرم کون سے کپڑے پہنے آپنے فرمایا کرتہ نہ پہنے نہ عمامہ نہ پائجامہ نہ ٹوپی نہ موزے
مگر جسکو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہنے اور اونکو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کر لے اور نہ پہنو وہ کپڑا جس میں زعفران یا ورس لگی ہو **النھی عن لبس**
السراویل فی الاحرام احرام میں پائجامہ پہننے کی ممانعت عن ابن عمر ان رجلا قال یا رسول اللہ ما نلبس من الثیاب
اذا احرمنا قال لا تلبسوا القمیص وقال عمرو مرة اخری القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا الخفین الا ان یکون
لاحدکم نعلان فلیقطعهما اسفل من الکعبین ولا ثوبا مسه ورس ولا زعفران ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے ایک
شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کونسے کپڑے پہنیں جب احرام باندھیں آپ نے فرمایا مت پہنو کرتہ اور عمرو نے کہا کرتے اور عمامے اور
پائجامے اور موزے مگر جسکے پاس جوتی نہ ہوں تو وہ موزوں کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کر لیوے اور نہ وہ کپڑا پہنو جس میں ورس یا
زعفران لگی ہو **الرخصة فی لبس السراویل لمن لا یجد الازار** اگر کسی کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ پائجامہ پہن لیوے عن
ابن عباس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب وهو یقول السراویل لمن لا یجد الازار والخفین لمن لا
یجد النعلین للمحرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے ہوئے آپ فرماتے تھے
پائجامہ اوس شخص کے لیے ہے جسکو تہبند نہ ملے اور موزے اوس شخص کے لیے ہیں جسکو جوتی نہ ملیں احرام میں عن ابن عباس قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من لم یجد ازارا فلیلبس سراویل ومن لم یجد نعلین فلیلبس خفین
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تہبند نہ پاوے وہ پائجامہ پہنے اور جو شخص
جوتے نہ پاوے وہ موزے پہن لے (احرام میں) **النھی عن ان تنتقب المراة الحرام** جو عورت احرام باندھے وہ منہ پر نقاب نہ ڈالے
عن ابن عمر قال قام رجل فقال یا رسول اللہ ماذا تامرنا ان نلبس من الثیاب فی الاحرام فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تلبسوا القمیص ولا السراویلات ولا العمائم ولا البرانس ولا الخفاف الا ان یکون احد لیست له

علیہ وسلم نے فرمایا جب محرم کو جوتی نہ ملے تو وہ موزے پہن لیوے اور ان کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کر لیوے النہی عن ان تلبس المحرمة
النقاب یعنی جو عورت احرام باندھے ہو وہ نقاب نہ باندھے عن ابن عمر ان رجلا قام فقال یا رسول اللہ ماذا تامرنا ان نلبس
من الثیاب فی الاحرام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلبسوا القمص ولا السراویلات ولا الخفاف الا ان یکون
رجل لیس له نعلان فلیلبس الخفین اسفل من الکعبین ولا تلبسوا شیئا من الثیاب مسه الزعفران ولا الورس ولا
تنتقب المراة الحرام ولا تلبس القفازین ترجمہ وہی گزر چکا التلبید عند الاحرام احرام کے وقت بالوں کو جما لینا
گوند وغیرہ سے تاکہ بال پریشان نہ ہوں عن حفصة قالت قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما شان الناس حلوا ولم تحلل یا رسول اللہ
من عمرتک قال انی لبدت راسی وقلدت هدیی فلا احل حتی احل من الحج ترجمہ حفصہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا لوگوں کو کیا ہوا ان سب نے احرام کھول ڈالا اور آپ نے اپنے عمرے کا احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے بالوں
کو جما لیا اور قربانی کی تقلید کی ف تقلید کہتے ہیں گلے میں لٹکانے کو ہدی یعنی قربانی کی تقلید یہ ہے کہ اوسکے گلے میں ہار لٹکا دیں
تاکہ پہچان ہو کہ یہ ہدی کا جانور ہے اور منا میں کاٹنے کے لیے جاتا ہے پھر کوئی اوس سے تعرض نہ کرے تب میں احرام نہیں کھولونگا
جب تک حج نہ کر لونگا عن ابن عمر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یهل ملبدا ترجمہ عبداللہ بن عمر رض
سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا لبیک پکارتے تھے اور بالوں کو جما لیا تھا اباحة الطیب عند الاحرام
احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا درست ہے عن عائشة قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند احرامه حین
اراد ان یحرم وعند احلاله قبل ان یحل بیدی ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے وقت اور احرام کھولتے وقت اپنے ہاتھ سے عن عائشة قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لاحرامه قبل ان یحرم ولحله قبل ان یطوف بالبیت ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لیے احرام سے پہلے اور احرام کھولتے وقت طواف سے پہلے عن عائشة قالت طیبت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامه قبل ان یحرم ولحله حین حل ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عائشة قالت طیبت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحرمه حین احرم ولحله بعد ما رمی جمرة العقبة قبل ان یطوف بالبیت ترجمہ
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لیے جب احرام باندھا اور احرام کھولتے وقت جب
جمرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہوئے طواف سے پہلے ف منا میں تین مقام ہیں جہاں کنکریاں مارتے ہیں ان میں سے ایک جمرہ عقبہ ہے
عن عائشة قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحلاله وطیبته لاحرامه طیبا لا یشبه طیبکم هذا
تعنی لیس له بقاء ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کھولتے وقت اور
باندھتے وقت مگر وہ ایسی خوشبو تھی جیسی تمہاری یہ خوشبو ہے بلکہ جلد فنا ہو جاتی ہے عن عروة قال قلت لعائشة بای شیء طیبت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت باطیب الطیب عند حرمه وحله ترجمہ عروہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ

دیکھی خوشبو کی آپ کی داڑھی اور سر میں احرام باندھنے سے پہلے عن عائشة قالت لقد رأيت وبيص الطيب في مفارق رسول الله
صلى الله عليه وسلم بعد ثلاث ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے خوشبو کی چمک دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں
میں تین دن کے بعد عن عائشة قالت كنت أرى وبيص الطيب في مفرق رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد
ثلاث ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن محمد بن المنتشر قال سألت ابن عمر عن الطيب عند الإحرام فقال لأن أطلى
بالقطران أحب إلي من ذلك فذكرت ذلك لعائشة فقالت يرحم الله أبا عبد الرحمن قد كنت أطيب رسول
الله صلى الله عليه وسلم فيطوف في نسائه ثم يصبح ينضخ طيبا ترجمہ محمد بن المنتشر سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر سے
پوچھا احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے انہوں نے کہا اگر میں قطران (ایک تیل ہوتا ہے سیاہ بدبودار جو اونٹوں کو لگاتے ہیں)
لگاؤں تو بہتر ہے خوشبو لگانے سے میں نے یہ حضرت عائشہ سے بیان کیا انہوں نے کہا رحم کرے اللہ ابا عبد الرحمن پر (یعنی ابن عمر رضی
اللہ عنہ سے چوک ہوئی) میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی تھی آپ سب عورتوں پاس پھر آتے پھر صبح ہوتی اور خوشبو بہت
بہت مہکتی آپ میں سے (اور آپ احرام باندھتے صبح کو) عن محمد بن المنتشر قال سمعت ابن عمر يقول لأن أصبح مطليا
بقطران أحب إلي من أن أصبح محرما أنضخ طيبا فدخلت على عائشة فأخبرتها بقوله فقالت طيبت رسول
الله صلى الله عليه وسلم فطاف في نسائه ثم أصبح محرما ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

الزعفران للمحرم

محرم کو زعفران
لگانا کیسا ہے عن أنس قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن يتزعفر الرجل ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو زعفران لگانے (یعنی احرام میں) عن أنس بن مالك قال نهى رسول الله عن التزعفر عن أنس أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم نهى عن التزعفر قال حماد يعني للرجال ترجمہ اوپر گزرا

الخلوق للمحرم

محرم کو اگر خوشبو لگی ہو
تو کیا کرے عن يعلى بن منية أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم قد أهل بعمرة وعليه مقطعات وهو متضمخ
بخلوق قال فقال أهللت بعمرة فما أصنع فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما كنت صانعا في حجك فاصنعه في عمرتك
ترجمہ یعلی بن منیہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اوس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا لیکن سلے ہوئے کپڑے پہنے تھا اور
خوشبو لگائے تھا وہ بولا میں نے عمرہ کی نیت کی ہے اب میں کیا کروں آپ نے فرمایا جو حج میں کرتا ہے سو عمرہ میں کر (یعنی عمرہ کے احرام میں بھی ان
چیزوں سے بچ جن سے حج میں بچتا ہے) عن يعلى بن أمية قال أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل وهو بالجعرانة و
عليه جبة وهو مصفر لحيته ورأسه فقال يا رسول الله إني أحرمت بعمرة وأنا كما ترى فقال انزع عنك الجبة
واغسل عنك الصفرة وما كنت صانعا في حجك فاصنعه في عمرتك ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ جعرانہ میں تھے وہ جبہ پہنے تھا اور داڑھی اور سر وسکا زرد تھا (زعفران سے) وہ بولا یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا
احرام باندھا اور میرا حال ایسا ہے جو آپ دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا جبہ اتار اور زردی دھو ڈال اور جو حج میں کرتا ہے سو عمرہ میں کر

الكحل للمحرم

محرم کو سرمہ لگانا کیسا ہے عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في المحرم إذا اشتكى رأسه وعينيه

أَنْ تَضِيقَهَا بِصَبِرٍ **ترجمہ** حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم کے سر یا آنکھوں میں بیماری ہو تو ایلوے کا لیپ کرے **ف** اور یہ ایک دوا ہے کڑوی جس میں خوشبو نہیں ہوتی

الْكَرَاهِيَةُ فِي الثِّيَابِ الْمُصْبَغَةِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کو رنگین کپڑے پہننا مکروہ ہے **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَقَدِمَ عَلِيٌّ رض مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ هَدْيًا وَإِذَا فَاطِمَةُ قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مُحَرِّشًا أَسْتَفْتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَاطِمَةَ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ وَقَالَتْ أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ صَدَقَتْ أَنَا أَمَرْتُهَا **ترجمہ** حضرت امام جعفر صادق رض سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ امام محمد باقر سے اونہوں نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ انصاری پاس آئے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب مکے میں پہونچے) اگر معلوم ہوتا مجھے پہلے جو اب ہوا تو میں ہدی اپنے ساتھ نہ لاتا اور عمرہ کر دیتا (یعنی حج کو بدلکر عمرہ کر دیتا اور طواف اور سعی کر کے احرام کھول ڈالتا) اب بھی جس شخص کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور حج کو عمرہ کر دیوے (پھر حج کے دنوں میں حج کا احرام باندھے) اور حضرت علی رض یمن سے آئے تھے ہدی لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے ہدی لیکر گئے تھے ایکبارگی ایکا حضرت فاطمہ زہرا رض نے رنگین کپڑے پہنے اور سرمہ لگایا حضرت علی نے کہا میں یہ دیکھکر بھڑکانے کی نیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ دیکھیے فاطمہ نے رنگین کپڑے پہنے ہیں اور سرمہ لگایا اور کہتی ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم دیا آپ نے فرمایا اونہوں نے سچ کہا سچ کہا سچ کہا میں نے اونکو حکم دیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو رنگین کپڑے پہننا منع ہے ورنہ حضرت علی رض کیوں شکایت کرنے جاتے بعضوں نے کہا وہ رنگ منع ہے جس میں خوشبو ہو

تَخْمِيرُ الْمُحْرِمِ وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ

محرم کو سر اور منہ ڈھانپنا درست نہیں ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَيُكَفَّنُ فِي ثَوْبَيْنِ خَارِجًا رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص اپنے اونٹ پر سے گرا اوس نے اوسکو مار ڈالا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری کی پتی سے اور کفن دو دو کپڑوں میں سر اور منہ اوسکا باہر رکھو وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا **ف** اوسکا سر اور منہ کھولنے کا حکم دیا اس لیے کہ وہ احرام میں مرا تھا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثِيَابِهِ وَلَا تُخَمِّرُوا وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری سے اور کفن دو اوسی کے کپڑوں کا اور مت چھپاؤ منہ اور سر اوسکا کیونکہ وہ قیامت کو لبیک پکارتا ہوا اوٹھیگا

الْإِفْرَادُ

افراد کا بیان **ف** افراد کہتے ہیں صرف حج کی نیت سے احرام باندھنے کو اور جو حج اور عمرے دونوں کی ایک ساتھ نیت کرے تو وہ قران ہے اور جو صرف عمرے کی نیت سے

احرام باندھ کر پھر مکے میں جا کر عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور حج کے دنوں میں حج کرے تو وہ تمتع ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری صرف حج کی نیت سے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ اَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ شَاءَ اَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ذی الحجہ کے چاند پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا جی چاہے حج کا احرام باندھے اور جس کا جی چاہے عمرہ کا احرام باندھے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم نہیں جانتے تھے مگر یہ کہ نکلے تو ہیں حج کو

اَلْقِرَانُ

قران کا بیان **عَنْ** اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ كُنْتُ اَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمْتُ فَكُنْتُ حَرِيْصًا عَلَى الْجِهَادِ فَوَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَاَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِيْرَتِيْ يُقَالُ لَهُ هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا اَتَيْنَا الْعُذَيْبَ لَقِيَنِيْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَاَنَا اُهِلُّ بِهِمَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ مَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَاَنَا حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَاِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَاَتَيْتُ هُرَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ يَا هَنَاهُ اِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا اَتَيْنَا الْعُذَيْبَ لَقِيَنِيْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ مَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ فَقَالَ عُمَرُ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہے صبی بن معبد نے کہا میں ایک گنوار نصرانی تھا سو مسلمان ہو گیا اور مجھے جہاد کی بڑی خواہش تھی لیکن حج اور عمرہ دونوں مجھ پر فرض نکلے میں ایک شخص پاس آیا اپنے کنبے میں سے جس کا نام ہریم بن عبد اللہ تھا اس سے میں نے پوچھا اس نے کہا دونوں ایک ساتھ کر لی اور جو قربانی میسر ہو کاٹ میں نے دونوں کا احرام ساتھ باندھا (یعنی قران کیا) جب ہم عذیب میں آئے (عذیب ایک مقام ہے) تو وہاں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے اور میں دونوں کے ساتھ لبیک پکارتا تھا (یعنی لبیک بحجۃ و عمرۃ کہتا تھا) ایک نے دوسرے سے کہا یہ اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھ نہیں رکھتا ہے یہ سن کر میں حضرت عمرؓ پاس آیا اور عرض کیا اے امیر المومنین میں مسلمان ہوا اور مجھے جہاد کی بڑی آرزو تھی لیکن میں نے دیکھا تو حج اور عمرہ مجھ پر فرض ہیں میں ہریم بن عبد اللہ پاس گیا اور اُن سے کہا مجھ پر حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں اُنہوں نے کہا دونوں کو ایک ساتھ کر لی اور کاٹ جو قربانی میسر ہو میں نے دونوں کا احرام باندھا جب عذیب میں پہنچا تو وہاں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے ایک نے اُن میں سے دوسرے سے کہا اس کو اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھ نہیں ہے حضرت عمر نے کہا تجھ کو بتلائی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (یعنی قران بہتر ہے جو تو نے کیا) اور سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **عَنْ** اَبِيْ وَائِلٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَكَانَ ... اَبُوْ وَائِلٍ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ يُقَالُ لَهُ ... رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ

نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ فَأَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَلَبَّى بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ جَمِيعًا فَسَمِعَهُ كَذَٰلِكَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَمَرَّ عَلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لَأَنْتَ أَضَلُّ مِنْ جَمَلِكَ هَذَا فَقَالَ الصُّبَيُّ فَلَمْ يَزَلْ فِي نَفْسِي حَتَّى لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ ذَٰلِكَ لَهُ فَقَالَ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَقِيقٌ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ أَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ إِلَى الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ نَسْتَذْكِرُهُ فَلَقَدِ اخْتَلَفْنَا إِلَيْهِ مِرَارًا أَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ شقیق نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں اور مسروق بن الاجدع صبی بن معبد کے پاس جایا کرتے اور اس قصے کو بیان کرنا چاہتے میں اور مسروق کئی بار اوس کے پاس گئے۔

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُثْمَانَ فَسَمِعَ عَلِيًّا يُلَبِّي بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَقَالَ أَلَمْ نَكُنْ نُنْهَى عَنْ هَذَا قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَلَمْ أَدَعْ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِكَ ترجمہ مروان بن الحکم سے روایت ہے میں حضرت عثمان کے پاس بیٹھا تھا اونہوں نے سنا حضرت علی رض کو لبیک کہتے ہوئے عمرے اور حج کی یعنی قران کیا تھا عثمان نے کہا کیا ہم نہیں منع کرتے ہیں اس سے علی رض نے کہا بیشک تم منع کرتے ہو اس سے لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا لبیک کہتے ہوئے حج اور عمرہ کی ایک ساتھ تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو تمہاری بات سے نہ چھوڑوں گا

ف حضرت عثمان خلفاے راشدین میں سے ہیں اور اس وقت امیر المومنین تھے جنکی طریقے پر خود حضرت پیغمبر نے چلنے کا حکم دیا ہے مگر چونکہ قران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی اور حضرت عثمان نے اپنی ناواقفی سے اوس سے منع کیا تھا اس لیے حضرت علی رض نے عثمان کا کہنا نہ سنا اور حضرت رسول اللہ صلعم کی سنت پر عمل کیا۔ جب حدیث کے خلاف حضرت عثمان کا حکم جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور اوس زمانے میں خلیفہ وقت تھے قبول کرنے کے لائق نہ ہو تو اور مجتہد یا فقیہ یا امام یا عالم کس شمار اور قطار میں ہیں

عَنْ مَرْوَانَ أَنَّ عُثْمَانَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَأَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ عُثْمَانُ أَتَفْعَلُهَا وَأَنَا أَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَمْ أَكُنْ لِأَدَعَ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ترجمہ مروان سے روایت ہے حضرت عثمان رض نے متعے سے اور قران سے منع کیا تو حضرت علی رض نے اوسی وقت پکارا لبیک بحجۃ وعمرۃ معا یعنی حاضر ہوتا ہوں میں تیری خدمت میں حج اور عمرے سے ایک ساتھ۔ حضرت عثمان نے کہا تم اس کو کرتے ہو اور میں منع کرتا ہوں حضرت علی رض نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی کی کہنے سے چھوڑنے والا نہیں

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِينَ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِكَ قَالَ فَإِنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ قَالَ وَقَالَ لِأَصْحَابِهِ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ وَلَكِنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ ترجمہ براء سے روایت ہے میں حضرت علی رض کے ساتھ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یمن کا حاکم بنایا تھا جب حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو اونہوں نے کہا مجھ سے آپنے پوچھا تو نے کیا کیا ہے (یعنی کاہیکا احرام باندھا ہے) میں نے کہا میں نے احرام باندھا ہے آپکا جیسے احرام ہو (یعنی یہی نیت کی ہے کہ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے) آپنے فرمایا میں تو ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ لایا ہوں

قران کیا آپ نے فرمایا اپنے اصحاب سے اگر میں پہلے جانتا جو اب ہوا یعنی تم کو احرام کھولنا شاق ہوا سو جیسے کہ میں احرام نہیں کھولتا البتہ میں
ویسے ہی کرتا جیسا تم نے کیا ہے یعنی ہدی ساتھ نہ لاتا اور عمرہ یا حج کی نیت سے کرتا لیکن میں ہدی ساتھ لایا ہوں اور میں نے قران کیا ہے تو میں
احرام نہیں کھول سکتا جب تک حج سے فراغت نہ ہو عن عمران بن حصين جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين حج وعمرة
ثم توفي قبل ان ينهى عنها وقبل ان نزل القرآن بتحريمه ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جمع کیا حج اور عمرہ کو پھر وفات پائی اور منع نہ کیا اوس سے نہ قران میں اوسکی حرمت اتری عن عمران قال جمع رسول الله صلى
الله عليه وسلم جمع بين حج وعمرة ثم لم ينزل فيها كتاب ولم ينه عنهما النبي صلى الله عليه وسلم قال فيهما رجل
برأيه ما شاء ترجمہ عمران سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا حج اور عمرہ کو اور قرآن میں اوسکا حکم نہیں اترا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے منع کیا لیکن ایک شخص نے اپنی عقل سے اوسمیں کچھ کہا **ف** مراد حضرت عمر ہیں کیونکہ وہ منع کرتے تھے قران
سے یا تمتع سے جیسے حضرت عثمان منع کرتے تھے پر اون کے منع کرنے کیطرف صحابہ نے التفات نہیں کیا اور اون کو بھی جب حدیث معلوم
ہوئی تو وہ اپنی بات سے پھر گئے جیسے اوپر گزرا کہ حضرت عمر نے قران کو سنت بتلایا صبی بن معبد کو عن عمران بن حصين تمتعنا
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ عمران بن حصین نے کہا ہم نے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عن
انس يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لبيك عمرة وحجا لبيك عمرة وحجا ترجمہ انس سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لبیک عمرة وحجا لبیک عمرة وحجا عن انس قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يلبي بهما ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ لبیک پکارتے تھے
دونوں کے ساتھ یعنی حج اور عمرہ کے عن بكر بن عبد الله المزني قال سمعت انسا قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم
يلبي بالعمرة والحج جميعا فحدثت بذلك ابن عمر فقال لبى بالحج وحده فلقيت انسا فحدثته بقول ابن عمر
فقال انس ما تعدونا الا صبيانا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لبيك عمرة وحجا معا ترجمہ بکر بن
عبد اللہ سے روایت ہے میں نے انس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے تھے عمرہ اور حج دونوں کے ساتھ پھر میں نے ابن عمر سے
بیان کیا اونہوں نے کہا آپ نے فقط حج کے ساتھ لبیک کہی میں نے انس سے کہا ابن عمر ایسا کہتے ہیں اونہوں نے کہا تم ہم کو بچہ سمجھتے ہو
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لبیک عمرة وحجا معا یعنی لبیک عمرہ اور حج کے ساتھ ایکساتھ التمتع
تمتع کا بیان عن عبد الله بن عمر قال تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع بالعمرة الى الحج و
اهدى وساق معه الهدى بذي الحليفة وبدأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهل بالعمرة ثم اهل بالحج وتمتع
الناس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة الى الحج فكان من الناس من اهدى فساق الهدى ومنهم من لم
يهد فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة قال للناس من كان منكم اهدى فانه لا يحل من شيء حرم منه
حتى يقضي حجه ومن لم يكن اهدى فليطف بالبيت وبالصفا والمروة وليقصر وليحلل ثم ليهل بالحج وليهد

یعنی نازل

کی وہ اون کے ساتھ خاص تھی جیسے حضرت ابو ذر سے مروی ہے کہ متعہ حج اور متعہ نساء دونون ہمارے ساتھ خاص تھی واللہ اعلم عن محمد بن
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ
حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ
أَمْرَ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ الضَّحَّاكُ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ تعالیٰ فقال
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ ترجمہ محمد بن عبد اللہ بن الحارث سے روایت ہے اونہون نے سنا سعد بن ابی وقاص
ضحاک بن قیس کو جس سال معاویہ بن ابی سفیان نے حج کیا ذکر کرتے تھے تمتع کا یعنی عمرہ کے بعد حج کرنیکا ضحاک نے کہا یہ وہ کریگا جسکو
اللہ کا حکم معلوم نہین سعد نے کہا تو برا بولا ای میرے بھتیجے ضحاک نے کہا حضرت عمر منع کرتے تھے تمتع سے سعد نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے آپکے ساتھ تمتع کیا عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ
فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتَّى لَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَلٰكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا مُعْرِسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُوا بِالْحَجِّ تَقْطُرُ
رُؤُوسُهُمْ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے وہ فتوی دیتے تھے تمتع کا ایک شخص نے کہا ذرا ٹھہرو اس لیے کہ تم کو معلوم نہین امیر المؤمنین
نے کیا نیا حکم دیا ہے تمہارے بعد جبتک تم اون سے نہ ملو ابو موسی نے کہا مین عمر سے ملا اور اون سے پوچھا انہون نے کہا مین
جانتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے لیکن مجھے برا معلوم ہوا کہ لوگ رات کو اراک کے تلے اپنی عورتون کے ساتھ رہین
اور صبح کو حج کو جاوین سر مین سے پانی ٹپکتا ہوا (یعنی غسل جنابت کرکے) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللّٰهِ إِنِّي
لَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُتْعَةِ وَإِنَّهَا لَفِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَقَدْ فَعَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ ترجمہ ابن
عباس سے روایت ہے مین نے سنا حضرت عمر سے وہ کہتے تھے قسم خدا کی مین تم کو منع کرتا ہون تمتع سے حالانکہ تمتع اللہ کی کتاب مین موجود ہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے پھر منع کرنا حضرت عمر کا بیفائدہ ٹھہرا اور صحابہ نے اوس طرف التفات نکیا عَنْ
طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَعَلِمْتَ أَنِّي قَدْ قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ قَالَ
لَا يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا مُعَاوِيَةُ يَنْهَى النَّاسَ عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ تَمَتَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ طاوس سے روایت رسول اللہ
ہے معاویہ نے ابن عباس سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے مروہ کے پاس اونہون نے کہا ابن عباس
یہ نہ کہین کہ معاویہ لوگون کو منع کرتا ہے تمتع سے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے ف مگر یہ دلیل معاویہ کی ٹھیک نہین
اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا لیکن آپ قربانی ساتھ لائے تھے اسی وجہ سے آپنے عمرہ کرکے احرام نہ کھولا اور بال نہ کترائے
پر جو لوگ قربانی ساتھ نہین لائے تھے اونکو آپنے احرام کھولنے کا حکم دیدیا اور فرمایا اگر مجھکو پیشتر ایسا معلوم ہوتا تو مین بھی ہدی ساتھ نہ لاتا جیسے دوسری
روایتون مین ہے عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ
بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ

بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم اتیت امراۃ من قومی فمشطتنی وغسلت راسی فکنت افتی الناس بذلک فی
امارۃ ابی بکر وامارۃ عمر وانی لقائم بالموسم اذ جاءنی رجل فقال انک لا تدری ما احدث امیر المومنین فی شان النسک
فقلت ایها الناس من کنا افتیناہ بشیء فلیتئد فان امیر المومنین قادم علیکم فاتموا بہ فلما قدم قلت
یا امیر المومنین ما هذا الذی احدثت فی شان النسک قال ان ناخذ بکتاب اللہ فان اللہ عز وجل قال واتموا
الحج والعمرۃ للہ وان ناخذ بسنۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لم یحل حتی نحر الهدی

ف فاتموا
ن تاخذ

ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا بطحا میں آپ نے فرمایا تو نے کاہے کا احرام باندھا میں نے کہا جس چیز
کا آپ نے احرام باندھا آپ نے فرمایا تو ہدی ساتھ لایا میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا طواف کر لے اور صفا مروہ دوڑ لے پھر احرام کھول ڈال میں نے
طواف کیا اور صفا مروہ دوڑا پھر اپنی قوم کی ایک عورت پاس آیا اوس نے میرے سر میں کنگھی کی اور میرا سر دہویا میں لوگوں کو ایسا ہی
حکم دیتا رہا حضرت ابوبکر اور عمر کی خلافت تک پھر ایکبار میں حج کے موسم میں تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا تم نہیں جانتے جو امیر المومنین
نے نیا حکم دیا ہے حج کے باب میں میں نے کہا اے لوگو تم میں سے جس شخص کو میں نے کچھ حکم دیا ہو وہ تامل کرے اس لیے کہ امیر المومنین خود
آنے والے ہیں انکی پیروی کرو جب وہ آئے تو میں نے کہا اے امیر المومنین تم نے کون سی بات نئی نکالی ہے حج میں اونہوں نے کہا یہہ
بات ہے کہ عمل کریں اللہ کی کتاب پر اللہ فرماتا ہے پورا کرو حج اور عمرے کو اللہ کے لیے اور عمل کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر جن سے
کبھی پیغمبر نے احرام نہیں کھولا جب تک ہدی کو نحر نہیں کیا ف مگر ان دونوں باتوں سے تمتع کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی اور خود
اللہ کی کتاب میں ہے فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الهدی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا ہدی کے ساتھ ہونے
کی وجہ سے لیکن اور صحابہ کو حکم دیا احرام کھولنے کا عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد تمتع وتمتعنا معہ
قال فیها قائل برایہ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا
لیکن ایک شخص نے اپنی عقل سے اس باب میں کچھ کہا اوس پر عمل کرنا ضرور نہیں وہ شخص حضرت عمر رض ہیں

ترک التسمیۃ عند الاهلال

احرام کے وقت حج یا عمرے کا نام نہ لینا عن جعفر بن محمد قال حدثنی ابی قال اتینا جابر بن عبد اللہ فسالناہ عن
حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکث بالمدینۃ تسع حجج ثم اذن فی الناس
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاج فی هذا العام فنزل المدینۃ بشر کثیر کلهم یلتمس ان یاتم برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ویفعل ما یفعل فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخمس بقین من ذی القعدۃ وخرجنا معہ
قال جابر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظهرنا علیہ ینزل القرآن وهو یعرف تاویلہ وما عمل بہ من شیء عملنا بہ
فخرجنا لا ننوی الا الحج

ف بتاویلہ

ترجمہ امام جعفر صادق سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے والد بزرگوار امام محمد باقر سے فرمایا کہ میں جابر بن عبد اللہ
انصاری پاس گیا اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو اونہوں نے کہا آپ نو سال تک مدینے میں رہے حج کی دنوں
میں پھر لوگوں کو اطلاع کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج کو تشریف لیجاوینگے تو بہت لوگ مدینے میں آئے اس خیال سے کہ آپ

کی پیروی کرین حج کے کامون مین پھر آپ نکلے جب ذیقعدہ کو پانچ روز باقی ہی ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ساری ہی بیچ مین قرآن اترتا آپ اسکا مطلب سمجھتے لیکن ہم تو جو آپ کرتی وہی کرتی اور جب ہم نکلی تو حج کی نیت سے نکلے

عن عائشۃ قالت خرجنا لا نری الا الحج فلما کنا بسرف حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال احضت قلت نعم قال ان ہذا شیء کتبہ اللہ عز وجل علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی ہم نکلی حج ہی کی نیت سے جب سرف (ایک مقام ہی مکی سے چھ کوس پر) مین پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے مین رو رہی تہی آپنے فرمایا شاید تجھکو حیض آیا مین نے کہا ہان آپنے فرمایا یہ تو وہ چیز ہی جو اللہ نے لکھدی آدم کی بیٹیون کے حصے مین تو سب کام جو احرام والی کرتے ہین کر طواف نہ کر بیت اللہ کا جبتک پاک نہ ہولی)

باب [illegible] بغیر النیۃ یقصد الحج مرد دوسری کی نیت پر حج کا احرام باندہنا

عن ابی موسی قال اقبلت من الیمن والنبی صلی اللہ علیہ وسلم منیخ بالبطحاء حیث حج فقال ابحججت قلت نعم قال کیف قلت قال قلت لبیک باہلال کاہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فطف بالبیت وبالصفا والمروۃ واحل ففعلت ثم اتیت امراۃ ففلت راسی فجعلت افتی الناس بذلک حتی کان فی خلافۃ عمر فقال لہ رجل یا ابا موسی رویدک بعض فتیاک فانک لا تدری ما احدث امیر المومنین فی النسک بعدک فقال ابو موسی یا ایہا الناس من کنا افتیناہ فلیتئد فان امیر المومنین قادم علیکم فاتموا بہ وقال عمر ان ناخذ بکتاب اللہ فانہ یامرنا بالتمام وان ناخذ بسنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یحل حتی بلغ الہدی محلہ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہی مین یمن سے آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ ٹہرائے ہوئی تہی بطحا مین جہان حج کیا تہا مجھسے پوچہا تو نے حج کیا مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا کہا لبیک باہلال کاہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے مین وہی احرام باندہتا ہون جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندہا ہی آپنے فرمایا طواف کر بیت اللہ کا اور دوڑ صفا اور مروہ مین پھر احرام کہولڈال مین نے ایسا ہی کیا بعد اوسکے مین ایکعورت پاس گیا اوس نے میرے سر کی جوئین نکالین مین لوگون کو ایسا ہی حکم دیتا رہا یہانتک کہ عمر کی خلافت ہوئی ایکشخص نے ابو موسی سے کہا تم اپنا فتوی چہوڑ دو تم کو معلوم نہین امیر المومنین نے کیا حکم دیا ہی حج کے کامون مین ابو موسی نے کہا ای لوگو جسکو مین نے کچہ فتوی دیا ہو وہ توقف کرے اس لیے کہ امیر المومنین خود آنیوالی ہین انکی پیروی کرو حضرت عمر نے کہا ہم کو اللہ کی کتاب پر عمل کرنا چاہیے اللہ حکم کرتا ہی پورا کرنے کا حج یا عمرے کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہین کہولا جبتک ہدی اپنی ٹہکانے نہین پہنچ (یعنی ذبح نہین کی منا مین)

فائدہ

ف اس روایت سے بہی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت عمر نے اوسی تمتع سے منع کیا جس مین حج کو فسخ کرکے عمرہ بنایا جاوے اور یہ ممانعت بہی تنزیہا تہی نہ تحریما

عن جعفر بن محمد قال حدثنا ابی قال اتینا جابر بن عبد اللہ فسالناہ عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثنا ان علیا قدم من الیمن بہدی وساق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ ہدیا قال اہللت بما اہللت قال قلت اللہم انی اہل بما اہل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعی الہدی قال

فَلَا تَحِلَّ ترجمہ امام جعفر صادق رض سے روایت ہے مجھسے بیان کیا میرے والد امام محمد باقر رض نے کہا کہ ہم جابر بن عبد اللہ پاس آئے
اور اون سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو انہوں نے کہا حضرت علی رض تشریف لائے یمن سے ہدی لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مدینے سے ہدی لیکر چلے تھے آپ نے فرمایا علی سے تم نے کا ہیکا احرام باندھا انہوں نے کہا میں نے کہا یا اللہ میں احرام باندھتا ہوں
اوس چیز کا جسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا اور میرے ساتھ ہدی ہے آپ نے فرمایا تو احرام نہ کھول جبتک حج سے فارغ نہ ہو
جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَأَهْدَى عَلِيٌّ لَهُ هَدْيًا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے حضرت علی
صدقے کا کام کرکے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے کا ہیکا احرام باندھا اے علی انہوں نے کہا جو آپ نے باندھا
آپ نے فرمایا تو ہدی دے اور احرام باندھے رہ جیسے تو باندھے ہے جابر نے کہا علی بھی اپنی ہدی لائے تھے عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ
عَلِيٍّ حِينَ أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَبْتُ مَعَهُ أَوَاقِيَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَدَ
فَاطِمَةَ قَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ قَالَ فَتَخَطَّيْتُهُ فَقَالَتْ لِي مَا لَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ
فَأَحَلُّوا قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي كَيْفَ
صَنَعْتَ قُلْتُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں حضرت
علی رض کے ساتھ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو مقرر کیا یمن پر میں نے اون کے ساتھ کئی اوقیے کمائے (ایک اوقیہ چالیس درم
کا ہوتا ہے) جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (مکہ میں) تو فاطمہ زہرا کو دیکھا انہوں نے گھر میں خوشبو پھیلائی ہے علی کہتے ہیں
اون سے کہا تم نے برا کیا انہوں نے کہا تم نہیں کیا ہو اہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا انہوں نے احرام کھول ڈالا
کہا میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سا احرام باندھا ہے پھر میں آپ پاس آیا آپ نے فرمایا تو نے کیا کیا ہے میں نے کہا آپکا سا احرام
باندھا ہے آپ نے فرمایا میں تو قران کیا ہے اور ہدی ساتھ لایا ہوں إِذَا أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ هَلْ يَجْعَلُ مَعَهَا حَجًّا اگر عمرے کا احرام
باندھے تو اوسکے ساتھ حج بھی کرسکتا ہے عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ كَائِنٌ
بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَأَنَا أَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ قَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَ
الْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا
حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ
شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ فَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ
كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ نافع سے روایت ہے ابن عمر نے حج کا ارادہ کیا جس سال حجاج بن یوسف ثقفی
آیا تھا عبد اللہ بن زبیر سے لڑنے کو لوگوں نے کہا وہاں لڑائی ہونیوالی ہے ایسا نہ ہو لوگ تم کو روک دیں انہوں نے کہا اللہ فرماتا ہے تم کو رسول

اللہ کی پیروی کرنا بہتر ہے اوس وقت مین وہی کرونگا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تہا زمانہ صلح حدیبیہ کے زمانے مین جب
کافرون نے آپ کو مکے مین آنے سے روکا تہا اپنے مجبور ہوکر قربانی کاٹ ڈالی اور بال منڈا ڈالے احرام کہول ڈالا پہر دوسرے سال آپ نے
عمرہ کی قضا کی امین نے تم کو گواہ کیا کہ مین نے اپنے اوپر عمرہ واجب کیا پہر نکلے جب بیدا مین پہونچے تو کہا حج اور عمرہ ایک ہی ہین مین
تم کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے حج واجب کیا عمرہ کے ساتھہ اور ہدی لی جسکو قدید (ایک مقام کا نام ہے) مین خریدا تہا پہر دونون کو
پکارتے ہوئے مکے مین آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا مروہ دوڑے بس اس سے زیادہ نہ کیا نہ قربانی کو نحر کیا نہ سر منڈایا نہ
بال کترائے نہ کسی چیز کا استعمال کیا جو احرام مین درست نہین جب دسوین تاریخ ہوئی تو نحر کیا سر منڈایا اور خیال کیا کہ پہلے طواف سے
حج اور عمرہ دونون کا طواف ادا ہو گیا **ف** شافعی کا یہ مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک قارن کو دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیے
ف ابن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تہا **كَيْفَ التَّلْبِيَةُ** لبیک کیونکر کہے **عَنِ ابْنِ عُمَرَ**
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ
لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ **ترجمہ** ابن عمر سے
روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے سنا آپ فرماتے تہے لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد
والنعمة لک والملک لا شریک لک یعنی حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین یا اللہ حاضر ہون حاضر تیرا کوئی ساجہی نہین شکر اور احسان تیرا
ہے سلطنت تیری ہے کوئی تیرا ساجہی نہین عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذو الحلیفہ مین دو رکعتین پڑہتے پہر جب
اونٹ آپ کو لیکر کہڑا ہوتا مسجد کے پاس تو آپ ان کلمون کو پکار کر کہتے **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک
لک **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ**
إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک یون
کہتے لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ**
تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ
لَكَ وَزَادَ فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک یون کہتے لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک ابن عمر نے
اتنا زیادہ کیا اس مین لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والرغباء الیک والعمل یعنی حاضر ہون تیری خدمت مین میری سعادت تیرے
پاس آئی مین بہلائی تیرے ہاتھ مین ہے رغبت تیری طرف ہے اور عمل بھی تیرے لیے ہے **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ**

ن الحق

من تلبية النبي صلى الله عليه وسلم لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك ترجمہ
عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک یوں کہتے لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد
والنعمۃ لک عن أبي هريرة قال كان من تلبية النبي صلى الله عليه وسلم لبيك إله الخلق ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے لبیک الٰہ الخلق یعنی حاضر ہوں تیری خدمت میں اے اللہ تمام مخلوق کے

رفع الصوت

بالإهلال بلند آواز سے لبیک کہنا عن خلاد بن السائب عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جاءني
جبريل فقال لي يا محمد مر أصحابك أن يرفعوا أصواتهم بالتلبية ترجمہ خلاد بن سائب سے روایت ہے انہوں
نے سنا اپنے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرو اپنے صحابہ کو پکار
کر لبیک کہیں

العمل في الإهلال احرام کب باندھے عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أهل في دبر
الصلاة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا نماز پڑھ کر عن أنس أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم صلى الظهر بالبيداء ثم ركب وصعد جبل البيداء وأهل بالحج والعمرة حين صلى الظهر ترجمہ
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی بیداء میں (ایک میدان ہے ذو الحلیفہ کے پاس جو مدینے سے چھ
میل ہے) پھر سوار ہوئے اور بیداء کے پہاڑ پر چڑھے اور حج اور عمرہ کی لبیک پکاری ظہر پڑھ چکے تھے عن جعفر بن محمد يحدث
عن أبيه عن جابر في حجة النبي صلى الله عليه وسلم فلما أتى ذا الحليفة صلى وهو صامت حتى أتى البيداء ترجمہ
امام جعفر صادق نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے جابر رض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بیان میں آپ ذو الحلیفہ میں آئے
اور نماز پڑھی پھر چپ رہے یہاں تک کہ بیداء میں آئے عن سالم أنه سمع أباه يقول بيداؤكم هذه التي تكذبون
فيها على رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا من مسجد ذي الحليفة
ترجمہ سالم نے سنا اپنے باپ عبداللہ بن عمر رض سے وہ کہتے تھے یہ تمہارا بیداء ہے جس میں تم جھوٹ بولتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے پر آپ نے احرام نہیں باندھا مگر ذو الحلیفہ کی مسجد سے عن عبد الله بن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يركب راحلته بذي الحليفة ثم يهل حين تستوي به قائمة ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سوار ہوتے تھے اپنی اونٹنی پر ذو الحلیفہ میں پھر لبیک پکارتے تھے جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھے
کھڑی ہوتی عن ابن عمر أنه كان يخبر أن النبي صلى الله عليه وسلم أهل حين استوت به راحلته ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی ہوتی عن عبيد الله بن
جريج قال قلت لابن عمر رأيتك تهل إذا استوت بك ناقتك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل
إذا استوت به ناقته وانبعثت ترجمہ عبید اللہ بن جریج سے روایت ہے میں نے ابن عمر سے کہا تم لبیک پکارتے ہو جب
اونٹنی تم کو اٹھاتی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے تھے جب اونٹنی آپ کو لیکر کھڑی ہوتی **إهلال**

النفساء نفاس والی عورت کیا کرے متفق عن جابر بن عبد الله قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مكث تسع
سنين لم يحج ثم اذن في الناس بالحج فلم يبق احد يقدر ان ياتي راكبا او راجلا الا قدم فتدارك الناس
ليخرجوا معه حتى جاء ذا الحليفة فولدت اسماء بنت عميس محمد بن ابي بكر فارسلت الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال اغتسلي واستثفري بثوب ثم اهلي ففعلت مختصر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینے میں رہے حج نہیں کیا پھر لوگوں کو خبر دی گئی حج کی کوئی شخص باقی نہ رہا
جس کو طاقت تھی سوار یا پیدل آنے کی مگر آیا لوگ اکٹھے ہوئے نکلنے کے لیے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ
میں تشریف لائے وہاں اسماء بنت عمیس جنیں محمد بن ابی بکر کو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا آپ نے فرمایا
غسل کر پھر لنگوٹ باندھ اور لبیک پکار۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ یہ حدیث مختصر ہے ایک لمبی حدیث سے وعن جابر قال
نفست اسماء بنت عميس بمحمد بن ابي بكر فارسلت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم تسأله كيف
تفعل فامرها ان تغتسل وتستثفر بثوبها وتهل ترجمہ جابر رض سے روایت ہے اسماء بنت عمیس جنیں محمد بن ابی بکر کو انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ بھیجا میں کیا کروں آپ نے فرمایا غسل کرے اور ایک کپڑے کا لنگوٹ کس لے باب في المحرمة
بالعمرة تحيض فتخاف فوت الحج ایک عورت نے عمرہ کا احرام باندھا ہو پھر اس کو حیض آجاوے اور حج کے جاتے رہنے کا ڈر ہو
تو کیا کرے عن جابر بن عبد الله قال اقبلنا مهلين مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بحج مفرد واقبلت
عائشة مهلة بعمرة حتى اذا كنا بسرف عركت حتى اذا قدمنا طفنا بالكعبة وبالصفا والمروة فامرنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يحل منا من لم يكن معه هدي قال فقلنا حل ماذا قال الحل كله فواقعنا
النساء وتطيبنا بالطيب ولبسنا ثيابنا وليس بيننا وبين عرفة الا اربع ليال ثم اهللنا يوم التروية ثم
دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على عائشة فوجدها تبكي فقال ما شانك فقالت شاني اني قد حضت
وقد حل الناس ولم احلل ولم اطف بالبيت والناس يذهبون الى الحج الان فقال ان هذا امر كتبه الله على
بنات آدم فاغتسلي ثم اهلي بالحج ففعلت ووقفت المواقف حتى اذا طهرت طافت بالكعبة وبالصفا و ت بالمواقف
المروة ثم قال قد حللت من حجك وعمرتك جميعا فقالت يا رسول الله اني اجد في نفسي اني لم اطف با
لبيت حتى حججت قال فاذهب بها يا عبد الرحمن فاعمرها من التنعيم وذلك ليلة الحصبة ترجمہ جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم لبیک پکارتے ہوئے نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج صرف حج کی اور عائشہ لبیک پکارتی
ہوئیں عمرہ کی جب ہم سرف میں پہنچے تو ان کو حیض آگیا یہاں تک کہ ہم لوگ مکے میں پہنچے اور طواف کیا کعبے کا اور صفا مروہ کا دوڑے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا احرام کھول ڈالنے کا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو ہم نے کہا کیا چیزیں ہم کو حلال ہو گئے
جو احرام میں منع تھیں آپ نے فرمایا ہر چیز پھر ہم نے عورتوں سے جماع کیا اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے اور نویں تاریخ میں

چار تین راتی تھین پھر آٹھوین تاریخ ہمنے احرام باندھا حج کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پاس آئے دیکھا تو وہ رو رہی ہین
آپنے فرمایا تجھی کیا ہوا وہ بولین مجھکو حیض آگیا اور لوگون نے احرام کھولا مین نے نہین کھولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا (تو ابھی تک
مین عمرہ سی فارغ نہین ہوئی) اور لوگ اب حج کو جارہی ہین (میرا حج بھی گیا) آپ نے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ نے لکھدی ہے آدم کے
بیٹیون کو لیے اب تو غسل کر اور حج کا لبیک پکار ا دنھون نے ایسا ہی کیا اور سب جگہ ٹھہرین (یعنی منا اور عرفات اور مزدلفہ مین)
جب حیض سے پاک ہوئین تو طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا پھر فرمایا اب تو حلال ہوگئی حج اور عمرہ دونون سے اونھون نے کہا میرے
دل مین کھٹکتا ہے مینے طواف نہین کیا کعبے کا حج سے پہلے (تو عمرہ کیسے ادا ہوا) آپ نے فرمایا اچھا عبد الرحمن (حضرت عائشہ کے بھائی
تھے) انکو لیجا اور عمرہ کرا لا تنعیم سے (جو ایک مقام ہے مکے سے تین کوس پر اب عمرہ کا احرام اکثر وہین سے باندھتے ہین) اور یہ واقعہ لیلۃ الحصبہ
مین ہوا (یعنی جس رات محصب مین اوترتے ہین) محصب ایک مقام ہے مکے سے ایک میل پر وہان منا سے لوٹتے ہوئے ٹھہرتے ہین بارھوین یا
تیرھوین تاریخ کو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا
فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ قَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا
بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَأَمَّا
الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع مین تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتھ ہدی ہو تو وہ
حج اور عمرہ کا احرام دونون باندھے پھر احرام نہ کھولے جبتک دونون سے فارغ نہ ہو مین جب مکے مین پہونچی تو مجھکو حیض آگیا نہ
طواف نہین کیا کعبے کا نہ صفا مروہ دوڑی پھر مینے شکایت کی اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سر کھول ڈال
اور کنگھی کر اور حج کا احرام باندھ اور عمرہ چھوڑ دے مین نے ایسا ہی کیا جب حج کر چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو
عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کو بھیجا مینے عمرہ کیا آپنے فرمایا یہ تیری عمرہ کا مقام ہے تو جن لوگون نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہون
نے طواف کیا اور سعی کی پھر احرام کھول ڈالا پھر جب (حج کرکے) منا سے لوٹے تو دوسرا طواف کیا حج کا اور جن لوگون نے جمع کیا
تھا حج اور عمرے کو (یعنی قران کیا تھا) انہون نے ایک ہی طواف کیا

الْاِشْتِرَاطُ فِي الْحَجِّ

حج مین شرط کر لینا ف
یعنی احرام کے وقت اسی طرح پکارنا کہ اگر مجھے مکے تک پہونچنا نہ ہوگا تو جہانتک پہونچ سکونگا وہین احرام کھول ڈالونگا اس شرط کا فایدہ
یہ ہے کہ اوسکو احرام کھول ڈالنا درست ہوگا جہان وہ بیماری کیوجہ سے مجبور ہو جاوے اور آگے نہ جاسکے اور ہدی کی ذبح ہونے
تک منا مین انتظار نہ کرنا پڑیگا جیسے اور احصار مین ہوتا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ أَرَادَتِ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى

لہ ثم یسلم ان تشترط فنسکت عن امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ضباعہ نے
ارادہ کیا حج کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم کیا شرط کرنے کا اور اوس نے ایسا ہی کیا آپ کے حکم سے

کیف

یقول اذا اشترط شرط کرتے وقت کیا کہے عن ہلال بن خباب قال سألت سعید بن جبیر عن الرجل یحج یشترط (ف بحج)
قال الشرط بین الناس فحدثته حدیثہ یعنی عکرمۃ فحدثنی عن ابن عباس ان ضباعۃ بنت الزبیر بن عبد
المطلب اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ارید الحج فکیف اقول قال قولی لبیک اللہم لبیک
ومحلی من الارض حیث تحبسنی فان لک علی ربک ما استثنیت ترجمہ ہلال بن خباب سے روایت ہے میں نے سعید بن جبیر سے
پوچھا آدمی حج میں شرط کرے اونہوں نے کہا شرط لوگوں میں ہوتی ہے میں نے اون سے حدیث بیان کی عکرمہ کی اونہوں نے
حدیث بیان کی ابن عباس سے کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ
میرا قصد ہے حج کرون تو کیا کہون آپ نے فرمایا کہہ لبیک اللہم لبیک اور میری جگہ احرام کہولنے کی وہی ہے جہان تو مجہے روک دے کیونکہ
جو تو نے شرط کی وہ تیرے پروردگار کے اوپر ہے عن ابن عباس قال جاءت ضباعۃ بنت الزبیر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأۃ ثقیلۃ وانی ارید الحج فکیف تأمرنی ان اہل قال اہلی واشترطی ان
محلی حیث حبستنی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ضباعہ بنت زبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول
اللہ میں بھاری ہون اور میری نیت حج کی ہے تو کیا حکم فرماتے ہین آپ مجہکو احرام باندہنے مین آپ نے فرمایا احرام باندہ اور شرط کرلے کہ میرے
احرام کہولنے کی جگہ وہی ہے جہان تو مجہکو روک دیوے عن عائشۃ قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ضباعۃ
فقالت یا رسول اللہ انی شاکیۃ وانی ارید الحج فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجی واشترطی ان محلی حیث
تحبسنی ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ پاس آئے وہ بولی یا رسول اللہ میں بیمار ہون اور
حج کرنا چاہتی ہون آپ نے فرمایا حج کر اور شرط کرلے کہ میرے احرام کہولنے کی وہی جگہ ہے جہان تو روک دیوے

ما یفعل من حبس

عن الحج ولم یکن اشترط جو شخص حج سے رک جاوے لیکن اوسنے شرط نہ کی ہو تو کیا کرے عن سالم قال کان ابن عمر ینکر
الاشتراط فی الحج فیقول الیس حسبکم سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان حبس احدکم عن الحج طاف با (ف ویقول)
لبیت وبالصفا والمروۃ ثم حل من کل شیء حتی یحج عاما قابلا ویہدی ویصوم ان لم یجد ہدیا ترجمہ سالم سے
روایت ہے عبد اللہ بن عمر انکار کرتے تہے حج میں شرط کرنے سے اور کہتے تہے کیا بس نہین تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اگر کوئی تم مین
سے رک جاوے حج سے تو طواف کرے کعبہ کا اور صفا مروہ دوڑ لے پھر ہر چیز اوس کو درست ہو جاوے گی یہانتک کہ حج کرے دوسرے سال اور
ہدی دیوے اور جو ہدی نہ ہو تو روزے رکھے عن سالم عن ابیہ انہ کان ینکر الاشتراط فی الحج ویقول ما حسبکم سنۃ نبیکم
صلی اللہ علیہ وسلم انہ لم یشترط فان حبس احدکم حابس فلیأت البیت فلیطف بہ وبین الصفا والمروۃ ثم لیحلق
او لیقصر ثم لیحلل وعلیہ الحج من قابل ترجمہ سالم سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ انکار کرتے تہے حج میں شرط

کرنیگا اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط نہیں کی اگر تم میں سے کسی کو روکنے والا روک دیوے تو بیت اللہ میں آوے
اور طواف کرے اور صفا مروہ دوڑے پھر سر منڈا دے یا بال کترا دے پھر احرام کھول ڈالے اور دوسرے سال حج کرے **باب اشعار البدن**
ہدی کو اشعار کرنا یعنی ایک طرف سے کوہان کے ایک زخم کر دینا اور یہ نشانی ہے اسبات کی کہ وہ جانور ہدی کا ہے عرب لوگ جب
یہ نشانی دیکھتے تو اوس جانور کو نہ لوٹتے عن المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم انهما قالا خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم
عام الحديبية في بضع عشرة مائة من اصحابه حتى اذا كانوا بذي الحليفة قلد الهدي واشعره واحرم
بالعمرة * ترجمہ مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ
کے سال کئی سو اصحاب لیکر نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو ہدی کی تقلید (گلے میں ڈالنا کسی چیز کا جیسے جوتی یا رومال وغیرہ
نشانی کے لیے) کی اور اشعار کیا اور احرام باندھا عمرہ کا عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اشعر بدنه
ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا اپنی اونٹنی کا **باب ای الشقين يشعر** کس
سی اشعار کرے عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اشعر بدنته من الجانب الايمن وسلت الدم عنها
واشعرها * ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا اپنی اونٹنی کا داہنی طرف سے اور پونچھ ڈالا
خون اوس سے **باب سلت الدم عن البدن** بدن سے خون پونچھ ڈالنا عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم
لما كان بذي الحليفة امر ببدنة فاشعر في سنامها من الشق الايمن ثم سلت عنها وقلدها نعلين فلما استوت
به على البيداء اهل * ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ میں تھے تو حکم کیا اپنی اونٹ کو کوہان
چیرنے کا داہنی طرف سے پھر خون پونچھا وہاں سے اور گلے میں اوس کے دو جوتیاں لٹکائیں جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی ہوئی
بیدا پر تو لبیک پکاری **باب تقليد البدن** اونٹوں کے گلے کے ہار بٹنا عن عائشة انها قالت كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يهدي من المدينة فافتل قلائد هديه ثم لا يجتنب شيئا مما يجتنب المحرم * ترجمہ ام المومنین
عائشہ سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی بھیجتے مدینہ سے تو میں ہار گوندھتی آپ کی ہدی کا پھر پرہیز نہ کیا کسی چیز سے
افتل (اسلیے کہ ہار ڈالنے سے احرام نہیں ہوتا جبتک ہدی کے ساتھ روانہ نہ ہو) جن چیزوں سے محرم پرہیز کرتا ہے عن عائشة قالت كنت
افتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فيبعث بها ثم يأتي ما يأتي الحلال قبل ان يبلغ الهدي محله
ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے ہار بٹتی پھر آپ ہدی کو روانہ کر دیتے اور جو
کام حلال (بلا احرام) لوگ کرتے ہیں وہ کرتے یہانتک کہ ہدی اپنی جگہ پہونچی عن عائشة قالت ان كنت لافتل قلائد هدي
رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم يقيم ولا يحرم * ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہدی کے ہار بٹتی پھر آپ ٹھہرے رہتے اور احرام نہ باندھتے عن عائشة قالت كنت افتل القلائد لهدي رسول الله صلى الله
عليه وسلم فيقلد هديه ثم يبعث بها ثم يقيم لا يجتنب شيئا مما يجتنبه المحرم * عن عائشة قالت لقد رأيتني

افتل قلائد الغنم لهدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم يمكث حلالا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **ما يفتل**
منه القلائد ہار کس چیز کے بنانا چاہیے **عن** ام المؤمنين قالت انا فتلت تلك القلائد من عهن كان عندنا
ثم اصبح فينا فيأتي ما يأتي الحلال من اهله وما يأتي الرجل من اهله ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے ان
ہار کو بنا تھا اون سے جو ہمارے پاس تھی پھر صبح ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کام کرتے رہے جو بن احرام لوگ کرتے ہیں اور
جو لوگ اپنی بی بیوں سے کرتے ہیں **تقليد الهدي** ہدی کے گلے میں کچھ لٹکانا **عن** حفصة زوج النبي صلى الله عليه
وسلم انها قالت يا رسول الله ما شأن الناس قد حلوا بعمرة ولم تحلل انت من عمرتك قال اني لبدت
رأسي وقلدت هديي فلا احل حتى انحر ترجمہ ام المومنین حفصہ رض سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہوا انہوں
نے عمرہ کرکے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ کیا احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے سر کے بالوں کو جمایا اور ہدی کے گلے میں ہار لٹکایا میں
احرام نہیں کھولوں گا جب تک نحر (قربانی) نہ کروں **عن** ابن عباس ان نبي الله صلى الله عليه وسلم لما اتى ذا الحليفة اشعر
الهدي في جانب السنام الايمن ثم اماط عنه الدم وقلده نعلين ثم ركب ناقته فلما استوت به البيداء
لبى واحرم عند الظهر واهل بالحج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں تشریف لائے اور ہدی
کا اشعار کیا داہنی طرف کوہان میں اور دو جوتیاں اس کے گلے میں لٹکائیں پھر سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر جب بیداء میں اونٹنی آپ کو
لیکر سیدھی ہوئی اوس وقت آپ نے لبیک کہی اور ظہر کے وقت احرام باندھا اور حج کا لبیک پکارا **تقليد الابل** اونٹ کے گلے میں ہار
لٹکانا **عن** عائشة قالت فتلت قلائد بدن رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي ثم قلدها واشعرها ووجهها
الى البيت وبعث بها واقام فما حرم عليه شيء كان له حلالا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹے پھر آپ نے اون کے گلے میں لٹکائے اور اونکو اشعار کیا اور روانہ کر دیا بیت اللہ کی طرف اور آپ
ٹھہرے رہے اور کوئی چیز آپ پر حرام نہیں ہوئی جو حلال تھی **عن** عائشة قالت فتلت قلائد بدن رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثم لم يحرم ولم يترك شيئا من الثياب ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں
کے ہار بٹے پھر آپ محرم نہیں ہوئے نہ کپڑے پہننا چھوڑے **تقليد الغنم** بکریوں کے ہار لٹکانا **عن** عائشة قالت كنت افتل
قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم غنما ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں
کی جو ہدی ہوتی تھیں (یعنی کعبہ کو بھیجی جاتی تھیں قربانی کو) ہار بٹتی تھی **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
يهدي الغنم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی بھیجتے تھے بکریوں کی **عن** عائشة ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم اهدى مرة غنما وقلدها ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بکریوں کی ہدی کیا
اور اون کے گلے میں ہار لٹکائے **عن** عائشة قالت كنت افتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم غنما ثم لا يحرم
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کی ہار بٹتی تھی جو ہدی بھیجی جاتیں تھیں پھر آپ

محرم نہ ہوتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ فَيُرْسِلُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا لَمْ يُحْرِمْ مِنْهُ

شَيْءٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم ہار لٹکاتے تھے بکری کے گلے میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو بھیج دیتے

اور حلال رہتے تھے کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتے تھے **تَقْلِيدُ الْهَدْيِ نَعْلَيْنِ** ہدی کے گلے میں دو جوتیاں لٹکانا عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَشْعَرَ الْهَدْيَ مِنْ جَانِبِ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ أَمَاطَ

عَنْهُ الدَّمَ ثُمَّ قَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ لَبَّى وَأَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَأَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَأَهَلَّ

بِالْحَجِّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ میں آئے تو اشعار کیا ہدی کا داہنی طرف سے

پھر خون صاف کیا پھر دو جوتیاں لٹکائیں پھر سوار ہوئے اونٹنی پر جب وہ سیدھی ہوئی بیداء میں آپکو لیکر تو حج کا احرام باندھا

ظہر کے وقت اور لبیک پکاری حج کی **هَلْ يُحْرِمُ إِذَا قَلَّدَ** جب ہدی کے گلے میں ہار لٹکا دے تو احرام باندھے یا نہیں عَنْ جَابِرٍ قَالَ

كَانُوا إِذَا كَانُوا حَاضِرِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ بَعَثَ بِالْهَدْيِ فَمَنْ شَاءَ أَحْرَمَ وَمَنْ شَاءَ

تَرَكَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی بھیجی تو سب لوگ مدینہ میں موجود تھے جس نے چاہا احرام

باندھا اور جس نے چاہا نہ باندھا **هَلْ يُوجِبُ تَقْلِيدُ الْهَدْيِ إِحْرَامًا** کیا ہدی کو تقلید کرنے سے احرام بندھ جاتا ہے عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ يُقَلِّدُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَا يَدَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَحَلَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَتَّى يَنْحَرَ

الْهَدْيَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹتی اپنے ہاتھ سے پھر رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے وہ ہار اون کے گلے میں ڈالتے اور روانہ کر دیتے اون کو میرے باپ کے ساتھ اور آپ کوئی چیز نہ چھوڑتے

جسکو اللہ نے حلال کیا آپ کے لیے یہاں تک کہ ہدی کٹ جاتی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ہدی کے جانوروں کو

قربانی کے لیے مکے کو روانہ کرے لیکن خود اون کے ساتھ نہ جاوے یا احرام کی نیت نہ کرے تو محرم نہیں ہوتا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ ترجمہ ام المومنین عائشہ

سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹتی تھی پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے محرم پرہیز کرتا ہے عَنْ

عَائِشَةَ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا قَالَتْ وَلَا نَعْلَمُ الْحَاجَّ يُحِلُّهُ إِلَّا

الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹتی تھی پھر آپ کسی چیز

سے پرہیز نہ کرتے اور ہم نہیں جانتے کہ حج کرنے والا حلال ہوتا ہو سوا طواف کے اور کسی چیز سے **ف** یعنی جب طواف الزیارت کر لے تو احرام کھل

جاتا ہے اور سب چیزیں جنکا استعمال احرام میں منع تھا درست ہو جاتیں ہیں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْرُجُ بِالْهَدْيِ مُقَلَّدًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقِيمٌ مَا يَمْتَنِعُ مِنْ نِسَائِهِ

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹتی تھی پھر ہدی روانہ ہو جاتی ہار پہنا کر

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں رہتی اپنی عورتوں آپ پر نہ ہوتیں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت
ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کی بکریوں کے ہار بٹتی پھر آپ اوس کو روانہ کرتے تھے اور گھر میں رہتے حلال یعنی بغیر احرام کے سَوْقُ
الْهَدْيِ ہدی کو ہنکا ساتھ لیجانا عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقَ هَدْيًا فِي حَجَّتِهِ ترجمہ جابر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی اپنی ساتھ لے گئے حج میں رُكُوبُ الْبَدَنَةِ ہدی کے جانور پر سوار ہونا عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا
بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص
کو دیکھا ہدی کا اونٹ ہانک رہا تھا (اور چلتے چلتے تھک گیا تھا) آپ نے فرمایا سوار ہوجا اوس پر وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار
ہوجا خرابی ہو تیری یہہ دوسری یا تیسری بار آپ نے فرمایا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ
بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا ہدی کا اونٹ ہانکتے ہوئے فرمایا سوار ہوجا اوس پر وہ بولا ہدی ہے آپ نے فرمایا
سوار ہوجا وہ بولا ہدی ہے آپ نے چوتھی بار میں فرمایا سوار ہوجا خرابی ہو تیری رُكُوبُ الْبَدَنَةِ لِمَنْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ یعنی
چلتے چلتے تھکجاوے وہ ہدی کے جانور پر چڑھ لیوے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً وَقَدْ جَهَدَهُ
الْمَشْيُ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَإِنْ كَانَتْ بَدَنَةً ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو دیکھا اونٹ ہانک رہا تھا ہدی کا اور چلتے چلتے تھک گیا تھا آپ نے فرمایا سوار ہوجا اوس پر وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا
سوار ہوجا اگرچہ ہدی کا ہے رُكُوبُ الْبَدَنَةِ بِالْمَعْرُوفِ ہدی کے جانور پر ضرورت کے وقت چڑھنا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُسْأَلُ عَنْ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا سُنّت
أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا ترجمہ ابو الزبیر سے روایت ہے جابر سے پوچھا گیا ہدی کے جانور پر چڑھنا کیسا ہے اونہوں نے کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے چڑھ اوس پر دستور کے موافق (یعنی زیادتی مت کر اور معمول سے زیادہ اوسکو مت ستا)
جب تو لاچار ہو یہاں تک کہ دوسری سواری ملے اِبَاحَةُ فَسْخِ الْحَجِّ بِعُمْرَةٍ لِمَنْ لَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ جو شخص ہدی ساتھ نہ لیجاوے
وہ حج کا احرام فسخ کرکے عمرہ کرکے احرام کھول سکتا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى
إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ
سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ أَوَ مَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي
مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور نیت نہیں تھی مگر حج کی جب مکے میں آئے تو طواف کیا بیت اللہ کا اور آپ نے حکم دیا اس شخص کو جو ہدی نہ
لایا ہو احرام کھول ڈالنے کا تو احرام کھول ڈالا ان لوگوں نے جو ہدی نہ لائے تھے اور آپ کی بیبیاں بھی ہدی نہیں لائی تھیں انہوں
نے بھی احرام کھول ڈالا حضرت عائشہ نے کہا مجھ کو حیض آ گیا اس وجہ سے میں نے طواف نہیں کیا بیت اللہ کا جب محصب کی
رات ہوئی (یعنی تیرھویں یا بارھویں شب) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ عمرہ اور حج کر کے اپنے گھروں کو جاوینگے اور میں صرف
حج کر کے جاؤں آپ نے فرمایا کیا تو نے طواف نہیں کیا ان راتوں میں جب ہم مکے میں آئے میں نے کہا نہیں اس سبب سے کہ میں حائضہ
ہو گئی تھی) آپ نے فرمایا تو جا اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کو اور عمرہ کا احرام باندھ پھر فلاں مقام پر ہم سے ملنا عن عائشة
قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نرى الا انه الحج فلما دنونا من مكة امر رسول الله صلى
الله عليه وسلم من كان معه هدي ان يقيم على احرامه ومن لم يكن معه هدي ان يحل ترجمہ ام المؤمنین عائشہ
سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج ہی کی نیت سے جب مکے کے قریب پہنچے تو آپ نے حکم دیا جس کے ساتھ ہدی
تھی وہ احرام باندھے رہے اور جس کے ساتھ ہدی نہیں ہے وہ احرام کھول ڈالے عن جابر قال اهللنا اصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم بالحج خالصا ليس معه غيره خالصا وحده فقدمنا مكة صبيحة اربعة مضت من ذي الحجة
فامرنا النبي صلى الله عليه وسلم احلوا واجعلوها عمرة فبلغه عنا انا نقول لما لم يكن بيننا وبين عرفة الا خمس
امرنا ان نحل فنروح الى منى ومذاكيرنا تقطر من المني فقام النبي صلى الله عليه وسلم فخطبنا فقال قد بلغني
الذي قلتم واني لابركم واتقاكم ولولا الهدي لحللت ولو استقبلت من امري ما استدبرت ما اهديت قال
وقدم علي من اليمن فقال بما اهللت قال بما اهل به النبي صلى الله عليه وسلم قال فاهد وامكث حراما كما
انت قال وقال سراقة بن مالك بن جعشم قال يا رسول الله ارايت عمرتنا هذه لعامنا هذا او للابد قال هي
للابد ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم نے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے احرام باندھا صرف حج کی نیت سے فقط حج ہی کے
واسطے پھر ہم مکے میں پہنچے ذیحجہ کی چوتھی تاریخ صبح کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام کھول ڈالو اور عمرہ کر لو (یعنی حج کو فسخ کر
ڈالو اور عمرہ کر کے احرام کھول ڈالو) آپ کو ہماری یہ بات پہنچی ہم کہتے تھے جب عرفے کے پانچ دن باقی ہیں اور ہم نے احرام کھول ڈالا تو منا کو ہم
جاوینگے اپنے اعضای تناسل سے منی بہاتے ہوے (یعنی جماع سے فارغ ہوئے ہونگے کہ حج کا احرام باندھا تو گویا منی ذکر سے بہہ رہی ہے) آپ
خطبے کو کھڑے ہوے اور فرمایا میں نے تمہاری بات سنی میں تم سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہوں اگر میں ہدی نہ لاتا تو احرام کھول ڈالتا اور اگر
پہلے مجھے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا تو میں ہدی نہ لاتا حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے آپ نے فرمایا تم نے کاہے کا احرام باندھا انہوں نے کہا جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا آپ نے فرمایا تو ہدی دے اور احرام باندھے رہ جیسے باندھے ہے سراقہ بن مالک نے کہا یا رسول اللہ یہ عمرہ
ہمارا اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے عن سراقة بن مالك بن جعشم انه قال يا رسول الله ارايت
عمرتنا هذه لعامنا ام لابد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هي للابد ترجمہ سراقہ نے کہا یا رسول اللہ یہ عمرہ اسی سال کے

ہے یہ یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے عن سراقة تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم وتمتعنا معه فقلنا ألنا
خاصة أم لأبد قال بل لأبد ترجمہ سراقہ سے روایت ہے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی تمتع کیا آپ کے ساتھ ہم نے
کہا کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں ہمیشہ کے لیے ہے عن بلال قال قلت يا رسول الله فسخ
الحج لنا خاصة أم للناس عامة قال بل لنا خاصة ترجمہ بلال سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا حج کا فسخ کرنا
خاص ہمارے لیے ہے یا سب لوگوں کے لیے آپ نے فرمایا نہیں خاص ہم لوگوں کے لیے عن أبي ذر في متعة الحج قال كانت لنا
خاصة ترجمہ ابوذر سے روایت ہے تمتع حج میں خاص ہمارے لیے تھا عن أبي ذر قال في متعة الحج ليست لكم ولستم منها
في شيء إنما كانت رخصة لنا أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے انہوں نے کہا حج کا تمتع
تمہارے واسطے نہیں ہے نہ تم کو اس سے علاقہ ہے وہ خاص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے رخصت تھی عن أبي ذر
قال كانت المتعة رخصة لنا ترجمہ ابوذر سے روایت ہے متعہ خاص رخصت تھی ہمارے لیے عن عبد الرحمن بن أبي الشعثاء
قال كنت مع إبراهيم النخعي وإبراهيم التيمي فقلت لقد هممت أن أجمع العام الحج والعمرة قال إبراهيم لو كان
أبوك لم يهم بذلك قال وقال إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي ذر قال إنما كانت المتعة لنا خاصة ترجمہ عبد الرحمن
بن شعثا سے روایت ہے میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے ساتھ تھا میں نے کہا میرا قصد ہے اس سال حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کا ابراہیم نے
کہا کہ اگر تیرا باپ ہوتا تو ایسا قصد نہ کرتا ابراہیم تیمی نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے ابوذر سے سنا کہ متعہ خاص ہمارے لیے تھا عن
ابن عباس قال كانوا يرون أن العمرة في أشهر الحج من أفجر الفجور في الأرض ويجعلون المحرم صفرا ويقولون إذا برأ
الدبر وعفا الوبر وانسلخ صفر أو قال دخل صفر فقد حلت العمرة لمن اعتمر فقدم النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه
صبيحة رابعة مهلين بالحج فأمرهم أن يجعلوها عمرة فتعاظم ذلك عندهم فقالوا يا رسول الله أي الحل قال
الحل كله ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے لوگ سمجھتے تھے (جاہلیت میں) کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بڑا گناہ ہے اور محرم کو صفر کہتے تھے
اور کہتے تھے جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو اور بال اس کے بڑھ جاویں اور صفر گزر جاوے یا صفر آجاوے تو عمرہ حلال ہوا عمرہ کرنے والے کو تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چوتھی تاریخ ذی الحجہ کی صبح کو (مکہ میں) آئے حج کی لبیک پکارتے ہوئے پھر آپ نے صحابہ
کو حکم دیا حج کو عمرہ کرنے کا یہ ان لوگوں کو ایک بڑا کام معلوم ہوا (اس لیے کہ جاہلیت سے ان کا عقیدہ یہ تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ
درست نہیں ہے) انہوں نے کہا یا رسول اللہ عمرہ کر لینے سے کون کون سی چیزیں درست ہوں گی آپ نے فرمایا سب چیزیں جو احرام میں
درست نہیں عن ابن عباس يقول أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة وأهل أصحابه بالحج فأمر من
لم يكن معه الهدي أن يحل وكان فيمن لم يكن معه الهدي طلحة بن عبيد الله ورجل آخر فأحلا ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ کے اصحاب نے حج کا پھر جن لوگوں کے ساتھ ہدی نہ تھی
ان کو آپ نے حکم دیا احرام کھول ڈالنے کا اور طلحہ بن عبید اللہ اور ایک شخص ان لوگوں میں سے تھے جن کے پاس ہدی نہ تھی ان دونوں نے

احرام کھولنا عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہذہ عمرۃ استمتعنا بہا فمن لم یکن عندہ
ہدی فلیحل الحل کلہ فقد دخلت العمرۃ فی الحج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ
ہے جس سے فائدہ اٹھایا ہم نے جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جاوے سب طرح سے اور عمرہ حج میں داخل ہو گیا ما جاء فی اکل المحرم
من الصید محرم کو کونسا شکار کھانا درست ہے عن ابی قتادۃ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی اذا کان ببعض طریق مکۃ تخلف مع اصحاب لہ محرمین وہو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی
علی فرسہ فسال اصحابہ ان یناولوہ سوطہ فابوا فسالہم رمحہ فابوا فاخذہ ثم شد علی الحمار
فقتلہ فاکل منہ بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بعضہم فادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فسالوہ عن ذلک فقال انما ہی طعمۃ اطعمکموہا اللہ عز وجل ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ابو قتادہ مکے کے راستے میں اپنے یاروں کے ساتھ پیچھے رہ گئے جو احرام باندھے تھے لیکن ابو قتادہ
کو احرام نہ تھا انہوں نے ایک گورخر دیکھا اپنے گھوڑے پر چڑھے اور یاروں سے کوڑا مانگا انہوں نے نہ دیا پھر نیزہ مانگا انہوں نے
نہ دیا انہوں نے آپ لیا اور گورخر کا پیچھا کیا آخر اسکو مارا تو بعضے اصحاب نے (جو احرام باندھے تھے) اسکا گوشت کھایا اور
بعضوں نے نہ کھایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا یہ ایک لقمہ تھا جو اللہ نے تم کو کھلایا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم اگر مدد نہ کرے شکار کرنے میں نہ بتلا دے نہ دکھاوے اور کوئی شکار کر لا دے تو اسکو کھانا درست ہے
عن عبد الرحمن التیمی قال کنا مع طلحۃ بن عبید اللہ ونحن محرمون فاہدی لہ طیر وہو راقد فاکل
بعضنا وتورع بعضنا فاستیقظ طلحۃ فوافق من اکلہ وقال اکلناہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ عبد الرحمن تیمی سے روایت ہے ہم طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے انکو تحفہ آیا پرندے کا گوشت اور وہ سوتے تھے
تو بعضوں نے ہم میں سے کھایا اور بعضوں نے پرہیز کیا جب طلحہ جاگے تو وہ موافق ہوئے اون لوگوں کے جنہوں نے کھایا تھا
اور کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کو کھایا ہے عن البہزی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خرج یرید مکۃ وہو محرم حتی اذا کانوا بالروحاء اذا حمار وحش عقیر فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال دعوہ فانہ یوشک ان یاتی صاحبہ فجاء البہزی وہو صاحبہ الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ شانکم بہذا الحمار فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر
فقسمہ بین الرفاق ثم مضی حتی اذا کان بالاثایۃ بین الرویثۃ والعرج اذا ظبی حاقف فی ظل فیہ سہم
فزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر رجلا یقف عندہ لا یریبہ احد من الناس حتی یجاوزہ ترجمہ
زید بن کعب بہزی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے مکے کے قصد سے احرام باندھے ہوئے جب روحا میں پہنچے (روحا
ایک مقام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) تو ایک گورخر زخمی دیکھا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا

اوسکو پڑا رہنے دو اوسکا مالک آجاویگا اتنے مین بہزی آیا وہی اوسکا مالک تہا وہ بولا اے رسول اللہ اس گدہے کے آپ مختار ہین آپ
نے ابوبکر کو حکم دیا اونہون نے اوسکا گوشت تقسیم کیا سب ساتہیون کو پہر آپ آگے بڑہے جب اثایہ مین پہنچے (درمیان رویثہ اور عرج کے
اثایہ اور رویثہ اور عرج سب مقامون کے نام ہین) تو دیکہا کہ ایک ہرن اپنا سر جہکائے ہوئے سایے مین کہڑا ہے اور ایک تیر اوسکو
لگا ہوا ہے تو کہا بہزی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ کہڑا رہے اوس کے پاس تا کوئی اوسکو نہ چہیڑے
یہانتک کہ آپ آگے بڑہ جاوین **ف** شکار کا گوشت یعنی جنگل کے شکار کا محرم کے لیے حرام ہے مطلقا بعضون کے نزدیک اس لیے
کہ اللہ نے فرمایا وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما یعنی حرام ہے تم پر شکار خشکی کا جبتک تم احرام باندہے ہو اور شافعی اور مالک اور
احمد اور امام داؤد ظاہری کے نزدیک حرام ہے اگر محرم خود شکار کرے یا مدد کرے شکار کرنے مین یا اوسکے لیے شکار کیا جاوے
اور ابوحنیفہ کے نزدیک اگر محرم کے لیے شکار کیا جاوے لیکن اوس نے مدد نہ کی ہو تو درست ہے واللہ اعلم **مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ
أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ** جس شکار کا کہانا محرم کو درست نہین **عَنِ** الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِي قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت
ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورخر بہیجا اور آپ ابوا یا ودان مین تہے (دونون مقامون کے نام ہین) آپ نے
پہیر دیا جب آپ نے دیکہا جو میری صورت پر نمود ہوا (یعنی رنج) تو فرمایا ہم نے اسلیے پہیرا کہ ہم احرام باندہے ہین **ف** شاید صعب نے
حضرت ہی کے لیے شکار کیا ہوگا اسواسطے آپ نے پہیر دیا ورنہ اوپر گزرا کہ بہزی کا گورخر آپ نے قبول کیا **عَنِ** الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَدَّانَ رَأَى حِمَارَ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّا حُرُمٌ لَا نَأْكُلُ
الصَّيْدَ ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب ودان مین پہنچے تو ایک گورخر دیکہا
آپ نے پہیر دیا اور فرمایا ہم احرام باندہے ہین شکار نہین کہاتے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ عُضْوُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابن عباس نے زید بن ارقم سے
کہا تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ بہیجا گیا شکار کے جانور کا ایک ٹکڑا آپ نے قبول نہ کیا اونہون نے کہا ہان
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُهْدِيَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ نَعَمْ أَهْدَى لَهُ رَجُلٌ عُضْوًا مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ إِنَّا
لَا نَأْكُلُ إِنَّا حُرُمٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے زید بن ارقم آئے تو ابن عباس نے اونکو یاد دلانے کے لیے پوچہا تم نے کیا بیان
کیا تہا شکار کے گوشت مین جو ہدیہ دیا گیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ احرام باندہے تہے زید نے کہا ہان ایک شخص نے
آپ کو ایک پارچہ شکار کے گوشت کا بہیجا آپ نے پہیر دیا اور فرمایا ہم نہین کہاتے ہم احرام باندہے ہین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَى
الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارِ وَحْشٍ تَقْطُرُ دَمًا وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ بِقُدَيْدٍ

فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گورخر کی ران بھیجی جس میں خون
ٹپک رہا تھا قدید میں (ایک مقام ہے) آپ احرام باندہے تھے آپ نے پھیر دیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَهْدَى لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ عليه
وسلم کو گورخر بھیجا آپ احرام باندہے تھے آپ نے پھیر دیا اِذَا ضَحِكَ الْمُحْرِمُ فَفَطِنَ الْحَلَالُ لِلصَّيْدِ فَقَتَلَهُ اَيَاْكُلُهُ اَمْ لَا
محرم شکار کو دیکھکر ہنسے اور حلال سمجھ جاوے اور شکار مارے تو اوسکا کھانا درست ہے یا نہیں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ
اِنْطَلَقَ اَبِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحَابِ اصحاب
يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ اِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَطَعَنْتُهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُعِينُونِي فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ
وَخَشِينَا اَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَفِّعُ فَرَسِي شَاْوًا وَاَسِيرُ شَاْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا ارفع
مِنْ غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا فَلَحِقْتُهُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَبَرَكَاتِهِ اِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا اَنْ يُقْتَطَعُوا يقطع
دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ
مُحْرِمُونَ ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے میری باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جس سال صلح حدیبیہ ہوئی
(یعنی چھٹی سال ہجرت کے) تو اونکی ساتھیوں نے احرام باندہا اور میری باپ نے احرام نہیں باندہا میری باپ نے کہا میں یاروں کے ساتھ
تھا اتنے میں ایک دوسرے کو دیکھکر ہنسنے لگے میں نے دیکھا تو ایک گورخر ہے میں نے اوسکو برچھہ مارا اور اپنے یاروں سے مدد چاہی
اونہوں نے مدد نہ دی پھر ہم سب نے اوسکا گوشت کھایا اور ہم کو ڈر ہوا کہیں ہم لوٹے نہ جاویں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ڈھونڈھنا شروع کیا میں اپنے گھوڑے کا ایک قدم رکھتا تھا اور ایک قدم اوٹھاتا تھا یہانتک کہ ایک شخص قبیلہ غفار میں
سے رات کو مجھے ملا میں نے کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا ہے وہ بولا میں نے آپکو چھوڑا جب آپکا ارادہ سقیا
(ایک گانوں کا نام ہے) میں ٹہرنے اور سونے کا تھا میں آپ سے جاکر ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکے اصحاب نے آپکو سلام
عرض کیا ہے اور رحمت اللہ کی اور برکت اوسکی اور وہ ڈرتے ہیں کہیں لٹ نہ جاویں بغیر آپکے تو اونکا انتظار کیجیے لیس آپنے انتظار
کی میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے ایک گورخر مارا اور میری پاس اوسکا گوشت موجود ہے آپنے لوگوں سے فرمایا کھاؤ اور وہ سب
احرام باندہے تھے عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ
غَيْرِي فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَاَطْعَمْتُ اَصْحَابِي مِنْهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَنْبَاْتُهُ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے اونہوں
نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں تو سب لوگوں نے عمرہ کا احرام باندہا سوا میرے۔ ابو قتادہ نے کہا میں
نے ایک گورخر شکار کیا اور اپنی ساتھیوں کو کھلایا اور وہ احرام باندہے ہوئے تھے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا

میرے پاس تھوڑا گوشت اوسکا بچا ہوا ہے آپنے فرمایا کہاؤ اوسکو حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھی **اذا اشار المحرم الى الصيد**
فقتله الحلال محرم شکار کیطرف اشارہ کرے پھر غیر محرم اوسکو مارے تو کیا حکم ہے عن عبد الله بن ابي قتادة يحدث
عن ابيه انهم كانوا في مسير لهم بعضهم محرم وبعضهم ليس بمحرم قال فرأيت حمار وحش فركبت فرسي
واخذت الرمح واستعنتهم فابوا ان يعينوني فاختلست سوطا من بعضهم فشددت على الحمار فاصبته
فاكلوا منه فاشفقوا قال فسئل عن ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال هل اشرتم او اعنتم قالوا لا
قال فكلوا ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ ابو قتادہ سے سنا لوگ سفر میں تھے بعضوں نے احرام باندھا تھا اور
بعضوں نے نہیں باندھا تھا میں نے ایک گورخر دیکھا اور برچھی لیکر اپنی ساتھیوں سے مدد چاہی لیکن انہوں نے انکار کیا مدد دینے
سے میں نے ایک کاکوڑا لے لیا اور گورخر کے پیچھے لگا آخر اوسکو مارا اونہوں نے اوسکا گوشت کہایا پھر ڈرے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا یا مدد کی اونہوں نے کہا نہیں آپنے فرمایا تو کہاؤ عن جابر قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول صيد البر لكم حلال ما لم تصيدوه او يصاد لكم ترجمہ جابر سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خشکی کا شکار حلال ہے تمہارے لیے جب تم خود شکار نہ کرو نہ تمہارے لیے شکار
کیا جاوے ۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کی اسناد میں عمرو بن ابی عمرو ہے جو قوی نہیں ہے اگرچہ روایت کیا ہے اوس سے امام
مالک نے **ما يقتل المحرم من الدواب** محرم کو کون کون سے جانور مارنا درست ہے **قتل الكلب العقور** کٹکہنے کتے کا مارنا درست ہے
عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خمس ليس على المحرم في قتلهن جناح الغراب والحداة
والعقرب والفارة والكلب العقور ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور
ہیں جنکو مار ڈالنے میں محرم پر کچھ گناہ نہیں ایک کوا دوسری چیل تیسری بچھو چوتھے چوہا پانچویں کاٹنے والا کتا **قتل الحية**
سانپ کا مارنا درست ہے عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خمس يقتلهن المحرم الحية والفارة
والحداة والغراب الابقع والكلب العقور ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
پانچ جانوروں کو مارنے کی محرم مار ڈالے سانپ اور چوہا اور چیل اور کوا چت کبلا اور کاٹنے والا کتا **قتل الفارة** چوہے کا مارنا
درست ہے عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن في قتل خمس من الدواب للمحرم الغراب والحداة
والفارة والكلب العقور والعقرب ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی پانچ جانوروں
کو مارنیکی محرم کے لیے کوا اور چیل اور چوہا اور کاٹنے والا کتا اور بچھو **قتل الوزغ** گرگٹ کا مارنا درست ہے عن سعيد
بن المسيب ان امرأة دخلت على عائشة وبيدها عكاز فقالت ما هذا فقالت لهذه الوزغ لان نبي الله
صلى الله عليه وسلم حدثنا انه لم يكن شيء الا يطفئ على ابراهيم عليه السلام الا هذه الدابة فامرنا
بقتلها ونهى عن قتل الجنان الا ذا الطفيتين والابتر فانهما يطمسان البصر ويسقطان ما في بطون النساء

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاس آئی اوسکے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی حضرت عائشہ نے پوچھا یہ کیا ہے وہ بولی یہ گرگٹ مارنے کے لیے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی جانور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو نہیں بجھاتے تھے مگر یہ جانور تو حکم کیا ہم کو اسکے مار ڈالنے کا اور منع کیا آپ نے سفید سانپ کے مارنے سے اس لیے کہ اوس میں زہر نہیں ہوتا اور حکم کیا دو لکیر والے اور دم کٹے ہوئے سانپ کو مارنے کا کیونکہ وہ دونوں آنکھ پھوڑ ڈالتے ہیں اور حاملہ عورتوں کے پیٹ گرا دیتے ہیں

قتل العقرب بچھو کا مارنا درست ہے

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب لا جناح علی من قتلہن او فی قتلہن وھو حرام الحدأۃ والفأرۃ والکلب العقور والعقرب والغراب ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں انکو مار ڈالنے میں گناہ نہیں احرام کی حالت میں چیل اور چوہا اور کٹنا کتا اور بچھو اور کوا

قتل الحدأۃ چیل کا مارنا درست ہے

عن ابن عمر قال قال رجل یا رسول اللہ ما نقتل من الدواب اذا احرمنا قال خمس لا جناح علی من قتلہن الحدأۃ والغراب والفأرۃ والعقرب والکلب العقور ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ہم کون سے جانور انکو ماریں جب احرام باندھے ہوں آپ نے فرمایا پانچ جانور انکو مارنے میں گناہ نہیں چیل اور کوے اور چوہے اور بچھو اور کٹنے کتے میں

قتل الکلب کتے کا مارنا درست ہے

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ما یقتل المحرم قال یقتل العقرب والفویسقۃ والحدأۃ والغراب والکلب العقور ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے جانور انکو محرم مارے آپ نے فرمایا مارے بچھو اور چوہا اور چیل اور کوا اور کٹنا کتا

عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب لا جناح فی قتلہن فی الحرم والاحرام الفأرۃ والحدأۃ والغراب والعقرب والکلب العقور ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانوروں کے مارنے میں گناہ نہیں اگرچہ حرم میں مارے یا احرام کی حالت میں چوہا چیل کوا بچھو کاٹنے والا کتا

ما لا یقتلہ المحرم جس جانور کا مارنا محرم کو درست نہیں

عن ابن ابی عمار قال سألت جابر بن عبد اللہ عن الضبع فامرنی باکلہا قلت اصید ہی قال نعم قلت اسمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ترجمہ ابن ابی عمار سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا ضبع (کفتار ہندی میں ہنڈار) کو انہوں نے حکم دیا اوسکے کھانے کا میں نے کہا کیا وہ شکار ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے کہا ہاں

الرخصۃ فی النکاح للمحرم محرم کو نکاح کرنے کی اجازت

عن ابن عباس قال تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ احرام باندھے تھے

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکح محرما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ احرام باندھے تھے

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھما محرمان ترجمہ ابن عباس سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور دونوں احرام باندھے تھے عن ابن عباس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ
سے اور آپ احرام باندھے تھے عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم ترجمہ وہی جو اوپر
گزرا النہی عن ذلک محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت عن عثمان بن عفان یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا ینکح المحرم ولا یخطب ولا ینکح ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کرے
محرم نہ پیام بھیجے نکاح کا نہ نکاح کرے کسی کا عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی ان ینکح المحرم او
ینکح او یخطب ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن نبیہ بن وہب قال ارسل عمر بن عبید اللہ بن معمر الی ابان بن عثمان
یسألہ اینکح المحرم فقال ابان ان عثمان بن عفان حدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینکح المحرم
ولا یخطب ترجمہ نبیہ بن وہب سے روایت ہے عمر بن عبید اللہ نے ابان پاس بھیجا کسی کو دریافت کرنے کو کہ محرم نکاح کرے
ابان نے کہا عثمان بن عفان نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ پیام بھیجے نکاح کا الحجامۃ
للمحرم محرم کو پچھنے لگانا عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی اور آپ احرام باندھے تھے عن عمرو بن دینار قال سمعت عطاء قال سمعت
ابن عباس یقول احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم ثم قال بعد اخبرنی طاؤس عن ابن عباس احتجم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا حجامۃ المحرم من علۃ تکون بہ محرم کا کسی بیماری کی
وجہ سے پچھنے لگانا عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم من وثء کان بہ ترجمہ جابر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی احرام میں ایک درد کی وجہ سے حجامۃ المحرم علی ظہر القدم پاؤں پر پچھنے لگانا
عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم علی ظہر القدم من وثء کان بہ ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی پاؤں پر ایک درد کی وجہ سے حجامۃ المحرم وسط رأسہ محرم کو بیچ
چندیا پر پچھنے لگانا کیسا ہے عن عبد اللہ بن بحینۃ یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وسط
رأسہ وھو محرم بلحی جمل من طریق مکۃ ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے
احرام میں لحی جمل ایک مقام کا نام ہے میں مکہ کی راہ میں سر کے بیچ میں ف یہ بسبب ضرورت کے ہوگا اس لئے کہ سر پر پچھنے لگانے
میں بال نکلیں گے اور بال نکالنا احرام میں جائز نہیں ہے مگر جب ضرورت ہو تو نکالے اور فدیہ دے فی المحرم یؤذیہ القمل
فی رأسہ محرم کو اگر جوؤں سے تکلیف ہو عن کعب بن عجرۃ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرما
فآذاہ القمل فی رأسہ فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحلق رأسہ وقال صم ثلاثۃ ایام او اطعم اذی
ستۃ مساکین مدین مدین او انسک شاۃ ای ذلک فعلت اجزأ عنک ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے احرام باندہے ہوئے اون کے سر میں جوئیں پڑ گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا
سر منڈانے کا اور فرمایا تین روزے رکھ یا چھہ مسکینوں کو کھانا کھلا دو ہر ایک مد دو رطل کا یا سوا رطل کا یا ایک بکری کاٹ
جو تو اس میں سے کہیں تجھکو کافی ہو گا عن کعب بن عجرۃ قال احرمت فکثر قمل راسی فبلغ النبی صلی اللہ علیہ ذلک
وسلم فاتانی وانا اطبخ قدرا لاصحابی فمس راسی باصبعہ فقال انطلق فاحلقہ وتصدق علی ستۃ
مساکین ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے میں نے احرام باندہا تو سر میں جوئیں پڑ گئیں بہت یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہونچی آپ میری پاس آئے میں اپنے ساتھیوں کی ہانڈی پکا رہا تہا آپ نے میرے سر اپنی اونگلی سے چہوا پہر فرمایا جا اور منڈا سر کو اور
صدقہ دے چہہ مسکینوں کو غسل المحرم بالسدر اذا مات اگر محرم مر جاوے تو اوسکو بیری کے پانی سے غسل دینا
عن ابن عباس ان رجلا کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقصتہ ناقتہ وھو محرم فمات فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تمسوہ بطیب ولا تخمروا راسہ فانہ یبعث
یوم القیامۃ ملبیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا اوسکی اونٹنی نے
اوسکی گردن توڑ ڈالی اور وہ احرام باندہے تہا وہ مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو غسل دو پانی اور بیری سے
اور کفن دو اوسی دو کپڑوں میں جو پہنے ہے اور مت خوشبو لگاؤ اوسکے اور مت ڈہانپو سر اوسکا اس لیے کہ وہ قیامت کے روز
لبیک کہتا ہوا اوٹہیگا فی کم یکفن المحرم اذا مات محرم جب مر جاوے تو کتنے کپڑوں میں دفن کیا جاوے عن
ابن عباس ان رجلا محرما صرع عن ناقتہ فاوقص ذکر انہ قد مات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ
بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبین ثم قال علی اثرہ خارجا راسہ قال ولا تمسوہ طیبا فانہ یبعث یوم القیامۃ
ملبیا ترجمہ عبید اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص محرم گر اپنی اونٹنی پر سے اوسکی گردن ٹوٹ گئی وہ مر گیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری سے اور کفن دو دو کپڑوں میں پہر اوسکے بعد کہا اوسکا سر باہر رہے
اور مت خوشبو لگاؤ اوسکے اسلیے کہ وہ قیامت میں لبیک کہتا ہوا اوٹہیگا شعبہ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے
پہر حدیث ابو بشر سے دس برس کے بعد پوچہی اونہوں نے اوسی طرح بیان کیا جیسے بیان کرتے تہے اتنا زیادہ کیا کہ چہپاؤ
اوسکا منہ اور سر النہی عن ان یحنط المحرم اذا مات محرم جب مر جاوے تو اوسکی خوشبو نہ لگانا عن ابن عباس
قال بینا رجل واقف بعرفۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ وقع عن راحلتہ فاقعصتہ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تحنطوہ ولا تخمروا راسہ فان اللہ
عز وجل یبعثہ یوم القیامۃ ملبیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ کہڑا تہا اتنے میں اپنے اونٹ پر سے گرا اوسکی گردن ٹوٹ گئی تب آپ نے فرمایا اسکو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو
اور اونہی دو کپڑوں میں جو پہنے ہے دفن کرو اور خوشبو مت لگاؤ اور سر مت ڈہانپو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے روز

اوسکو وہاں دیکھا لبیک کہتا ہوا عن ابن عباس قال أقعصت رجلا محرما ناقته فقتلته فأتي به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اغسلوه وكفنوه ولا تغطوا رأسه ولا تقربوه طيبا فإنه يبعث يهل ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص محرم کی اوسکی اونٹنی نے گردن توڑ ڈالی وہ مرگیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو غسل دو اور کفن دو اور اوسکا سر مت ڈھانپو اور اوسکی خوشبو مت لگاؤ وہ لبیک پکارتا ہوا اٹھیگا

النہی ان یخمر وجه المحرم ورأسه إذا مات محرم جب مر جاوے تو اوسکا منہ اور سر نہ ڈھانپیں

عن ابن عباس أن رجلا كان حاجا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنه نفضته بعيره فمات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسل ويكفن في ثوبيه ولا يغطى رأسه ووجهه فإنه يقوم يوم القيامة ملبيا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص حج میں ساتھ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹنی نے اوسے گرا دیا وہ مرگیا تب آپ نے فرمایا اوسکو غسل دیا جاوے اور کفن دو کپڑوں میں اور اوسکا منہ اور سر نہ ڈھانپا جاوے وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اٹھیگا

النہی عن تخمیر رأس المحرم إذا مات محرم جب مر جاوے تو اوسکا سر نہ ڈھانپا جاوے

عن ابن عباس قال قتل رجل حرام مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فخر من فوق بعيره فوقص وقصا فمات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وألبسوه ثوبيه ولا تخمروا رأسه فإنه يأتي يوم القيامة يلبي ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص احرام باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا وہ اونٹ پر سے گرا اوسکی گردن ٹوٹ گئی اور مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری کے پتوں سے اور پہنا دو اوسکے دونوں کپڑے اور مت ڈھانپو سر اوسکا اسلیے کہ وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اٹھیگا

فیمن أحصر بعدو جو شخص روکا جاوے کسی سبب دشمن کے

عن نافع أن عبيد الله بن عبد الله وسالم بن عبد الله أخبراه أنهما كلما عبد الله بن عمر ليالي نزل الجيش بابن الزبير قبل أن يقتل فقالا لا يضرك أن لا تحج العام إنا نخاف أن يحال بينك وبين البيت قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فحال كفار قريش دون البيت فنحر رسول الله صلى الله عليه وسلم هديه وحلق رأسه وأشهدكم أني قد أوجبت عمرة إن شاء الله أنطلق فإن خلي بيني وبين البيت طفت وإن حيل بيني وبين البيت فعلت ما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا معه فسار ساعة ثم قال إنما شأنهما واحد أشهدكم أني قد أوجبت حجة مع عمرتي فلم يحلل منهما حتى أحل يوم النحر وأهدى ترجمہ نافع سے روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ نے اون سے بیان کیا اون دونوں نے بات چیت کی عبد اللہ بن عمر سے جب لشکر حجاج بن یوسف ظالم کا عبد اللہ بن الزبیر پر آیا (جو مکے کے حاکم تھی) اون کے مارے جانے سے پہلے تو دونوں نے کہا اگر اس سال

آپ حج نہ کرسکیں تو کچھ نقصان نہیں کیونکہ ہم کو ڈر ہے بیت اللہ سے رد کیے جانیکا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے (حج کرنے کو) تو قریش کے کافروں نے آپ کو روکا بیت اللہ سے آپ نے اپنی ہدی کا نحر کیا اور سر منڈایا اور میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج کے ساتھ عمرے کو بھی واجب کر لیا اگر خدا چاہے میں چلتا ہوں اگر مجھے رستہ ملا بیت اللہ جانے کا تو طواف کرونگا اور جو روک ہوگی تو جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ویسا ہی کرونگا میں بھی آپ کے ساتھ تھا پھر تھوڑی دیر چلے بعد اوسکے فرمایا حج اور عمرہ دونوں یکساں ہیں میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی واجب کر لیا پھر آپ نے احرام نہیں کھولا یہانتک کہ دسویں تاریخ ہوئی اسروز احرام کھولا اور ہدی کو نحر کیا **عن الحجاج بن عمرو الانصاری** انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من عرج او كسر فقد حل وعليه حجة اخرى فسألت ابن عباس و ابا هريرة عن ذلك فقالا صدق **ترجمہ** حجاج بن عمرو انصاری سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص لنگڑا ہو جاوے یا اوسکی ہڈی ٹوٹ جاوے تو اوسکا احرام کھل جاویگا اب دوسرے سال حج کرے۔ عکرمہ نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ سے پوچھا اونہوں نے کہا سچ کہا حجاج نے **عن الحجاج بن عمرو** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كسر او عرج فقد حل وعليه حجة اخرى وسألت ابن عباس وابا هريرة فقالا صدق وقال شعيب في حديثه وعليه الحج من قابل **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

دخول مكة

مکے میں داخل ہونیکا بیان

عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينزل بذي طوى يبيت به حتى يصلي صلوة الصبح حين يقدم الى مكة ومصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك على اكمة غليظة ليس في المسجد الذي بني ثم ولكن اسفل من ذلك على اكمة خشنة غليظة **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے کے قریب پہونچے ذی طوی (ایک مقام کا نام ہے حرم کے حد کے اندر) میں رات کو ٹھہرتے پھر صبح کی نماز پڑھ کر مکے میں جاتے اور آپ کی نماز کی جگہہ وہ مسجد نہیں ہے جو اب بن گئی ہے وہاں بلکہ اوس سے نیچے ایک سخت ٹیلے پر

دخول مكة ليلا

رات کو مکے میں داخل ہونا

عن محرش الكعبي ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج ليلا من الجعرانة حين مشى معتمرا فاصبح بالجعرانة كبائت حتى اذا زالت الشمس خرج عن الجعرانة في بطن سرف حتى جامع الطريق طريق المدينة من سرف **ترجمہ** محرش کعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نکلے جعرانہ (جو ایک مقام ہے عرفات کے پاس) میں سے عمرہ کر لیں (پھر مکے میں رات کو آئے اور عمرہ ادا کیا اور رات ہی کو چلے گئے) اور صبح کی جعرانہ میں جیسے رات کو وہیں سے جب دوپہر ڈھلی تو جعرانہ سے نکلکر بطن سرف میں پہونچے اور وہاں مدینے کی راہ میں ملگئے **عن محرش الكعبي** ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج من الجعرانة ليلا كانه سبيكة فضة فاعتمر ثم اصبح بها كبائت **ترجمہ** محرش کعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جعرانہ میں سے نکلے جیسے کھری چاندی دودھیا (یعنی ایسا آپکا رنگ چمکتا تھا) اور عمرہ کیا پھر صبح کو وہیں آگئے جیسے رات کو وہیں تھے

من این یدخل مكة

مکہ میں کدھر سے آوے

عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله

عليه وسلم دخل من الثنية العليا التي بالبطحاء وخرج من الثنية السفلى ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوتے ثنیہ علیا کی طرف سے یعنی بطحا کی طرف سے اور نکلتے ثنیہ سفلیٰ سے **دخول مكة**
عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة ولواؤه ابيض ترجمہ جابر سے روایت ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور نشان آپکا سفید تہا **دخول مكة بغير احرام** مکہ میں بغیر احرام کے
عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة وعليه المغفر فقيل ابن خطل متعلق باستار الكعبة
فقال اقتلوه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے اور آپکے سر پر خود تہا (اس سے معلوم ہوا احرام
نہ تہا) لوگوں نے کہا ابن خطل کعبے کی پردوں سے لپٹا ہوا ہے آپنے فرمایا مار ڈالو اوس کو (اور قصہ اوسکا یہہ تہا کہ مسلمان ہوکر پہر اسلام
سے پہر گیا تہا اور زکوۃ کا مال لیکر بہاگ گیا اور اپنے خادم کو ناحق قتل کیا) عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة
عام الفتح وعلى راسه المغفر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپکے
سر پر خود تہا عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل يوم فتح مكة وعليه عمامة سوداء بغير
احرام ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے جسدن مکہ فتح ہوا اور آپکے سر پر عمامہ تہا سیاہ بغیر
احرام کے **الوقت الذي دخل فيه النبي صلى الله عليه وسلم مكة** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں کب داخل ہوئے
عن ابن عباس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه لصبح رابعة وهم يلبون بالحج فامرهم رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان يحلوا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ذیحجہ کی چوتہی
تاریخ صبح کو مکے میں آئے اور وہ لبیک پکارتے تہے حج کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا (عمرہ کرکے احرام کہول ڈالنے
کا) عن ابن عباس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم لاربع مضين من ذي الحجة وقد اهل بالحج فصلى الصبح
بالبطحاء وقال من شاء ان يجعلها عمرة فليفعل ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیحجہ کے چار دن
گزر گئی تہی جب مکے میں آئے اور فجر کی نماز بطحا میں پڑہی اور حج کا احرام باندہا تہا پہر فرمایا جسکا جی چاہے وہ حج کو عمرہ کر دیوے عن
جابر قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة صبيحة رابعة مضت من ذي الحجة ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں چوتہی ذیحجہ کی صبح کو آئے **انشاد الشعر في الحرم والمشي بين يدي الامام** حرم میں شعر پڑہنا
اور امام کے آگے چلنا عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة في عمرة القضاء وعبد الله بن رواحة
يمشي بين يديه وهو يقول ـ خلوا بني الكفار عن سبيله + اليوم نضربكم على تنزيله + ضربا يزيل الهام عن
مقيله + ويذهل الخليل عن خليله + فقال له عمر يا ابن رواحة بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم و
في حرم الله عز وجل تقول الشعر قال النبي صلى الله عليه وسلم خل عنه فلهو اسرع فيهم من نضح النبل ترجمہ
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے عمرۃ القضا کے سال میں (جو سنہ سات ہجری میں ہوا) اور عبد اللہ بن رواحہ

آپ کے آگے چلتی تھی اور کہتی جاتی تھی یہہ شعرین (جنکی معنے یہ ہین) کافرون کے لڑکو سر کو راہ سے * ہم تحقیق ماریں گے اوس کے حکم سے
جس سے سر گردن سے ہووےگا جدا * دوست اپنے دوست کو بہولے سدا * حضرت عمرؓ نے کہا ای ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے اللہ کے حرم مین تم شعرین پڑہتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چہوڑدو اوسکو ای عمر یہہ شعرین کافرون کو اون
مین تیر مارنے سے زیادہ جلد اثر کرتی ہین **حرمۃ مکۃ** مکے کی تعظیم کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح هذا البلد حرمه الله يوم خلق السموات والارض فهو حرام بحرمة الله الى
يوم القيامة لا يعضد شوكه ولا ينفر صيده ولا يلتقط لقطته الا من عرفها ولا يختلى خلاه قال العباس
يا رسول الله الا الاذخر فذكر كلمة معناها الا الاذخر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا یہہ شہر وہ ہے جسکو اللہ نے حرام کیا جسدن آسمان اور زمین پیدا کیا تو یہہ حرام ہے اللہ کے
حرمت سے قیامت تک یہان کا کانٹا نہ کاٹا جاوے یہان کا شکار نہ بہگایا جاوے یہان کی پڑی ہوئی چیز نہ اوٹہائی جاوے
مگر جو اپنی چیز پہچانے اور یہان کی گہانس نہ کاٹی جاوے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنے کی اجازت دیجیے
(جو ایک خوشبودار گہانس ہے کام مین آتی ہے) آپ نے کچہہ ایسا فرمایا جسکا مطلب یہی تہا یعنی اذخر کاٹنے کی اجازت دی **تحریم
القتال فیہ** مکے مین لڑائی حرام ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة
ان هذا البلد حرام حرمه الله عز وجل لم يحل فيه القتال لاحد قبلي واحل لي ساعة فهو حرام بحرمة
الله عز وجل ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا یہہ شہر حرام ہے
اللہ نے اسکو حرام کیا اس مین لڑائی کیسکو درست نہین ہوئی مجہہ سے پہلے اور میری لیے صرف ایک گہڑی لڑنا درست ہوا
پہر یہہ حرام ہے اللہ کی حرمت سے قیامت تک **عن** ابی شریح انه قال لعمرو بن سعيد وهو يبعث البعوث الى مكة
ائذن لي ايها الامير احدثك قولا قام به رسول الله صلى الله عليه وسلم الغد من يوم الفتح سمعته
اذناي ووعاه قلبي وابصرته عيناي حين تكلم به حمد الله واثنى عليه ثم قال ان مكة حرمها
الله ولم يحرمها الناس ولا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر ان يسفك بها دما ولا يعضد
بها شجرا فان ترخص احد لقتال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها فقولوا ان الله اذن لرسوله و
لم ياذن لكم وانما اذن لي فيها ساعة من نهار وقد عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالامس وليبلغ
الشاهد الغائب ترجمہ ابو شریح سے روایت ہے اونہون نے عمرو بن سعید بن العاص سے کہا (جو امیر تہا مدینے کا معاویہ کی
طرف سے) جب وہ لشکر بہیج رہا تہا مکے کو ای امیر مجہکو اجازت دو مین تجہہ سے وہ بات کہتا ہون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مکے کی فتح کے دوسرے روز فرمائی تہی مین نے کانون سے سنا اور دل سے یاد رکہا اور آنکہون سے دیکہا جب آپنے
فرمایا آپ نے اللہ کی تعریف اور ثنا کی پہر فرمایا مکے کو اللہ نے حرام کیا اور لوگون نے اوس کی حرمت نہ کی جو شخص یقین کرے

اللہ نے روز قیامت پر اوسکو درست نہیں کیے میں خون کرنا یا درخت کا ٹنا اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہاں لڑنے کی اجازت ہوئی تھی تو تم کہو اللہ نے اپنے رسول کو اجازت دی اور تم کو اجازت نہیں دی اور مجھ کو بھی صرف دن
میں ایک گھڑی کے لیئے اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت ایسی ہوئی جیسی کل تھی یہ بات جو حاضر ہے وہ غائب کو پہونچا دیوے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ سے لڑنے ایک لشکر آویگا پھر وہ دہنس جاویگا بیدا
میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَهِي الْبُعُوثُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتَّى يُخْسَفَ
بِجَيْشٍ مِنْهُمْ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی باز نہ آویگی لشکر اس گھر
لڑنے سے یہانتک کہ ایک لشکر اون میں سے دہنس جاویگا) عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيُبْعَثَنَّ جُنْدٌ إِلَى هٰذَا الْحَرَمِ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ
قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ قَالَ يَكُونُ لَهُمْ قُبُورًا ترجمہ حفصہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایک لشکر بھیجا جاویگا اس حرم کیطرف جب بیدا میں پہونچیں گے تو لشکر کا پہلا اور پچھلا حصہ دہنس جاویگا اور بیچ کا
حصہ نہ بچیگا میں نے کہا یا رسول اللہ اوس لشکر میں مسلمان بھی ہوں گے آپنے فرمایا اون کے لیے قبریں ہو جاوینگی (اور
کافروں کے لیئے عذاب) عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا
بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوْسَطِهِمْ فَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمْ فَيُخْسَفُ بِهِمْ وَلَا يَنْجُو إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ
عَنْهُمْ ترجمہ ام المومنین حفصہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر کا قصد کریگا ایک لشکر جب بیدا
میں پہونچیگی تو بیچ کا حصہ دہنس جاویگا وہ پہلی اور پچھلی کو پکارین گے وہ بھی دہنس جاوینگے کوئی اون میں سے نہ بچیگا مگر ایک
جو بھاگ کر خبر لاویگا ف ایک شخص نے اس حدیث کے راوی امیہ صفوان سے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے اپنے دادا پر
جھوٹ نہیں بولا اور اونہوں نے حفصہ پر جھوٹ نہیں بولا اور اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں بولا
عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ
وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ موذی
جانور قتل کیے جاویں حل اور حرم میں ایک کوا دوسری چیل تیسری کاٹنے والا کتا چوتھی بچھو پانچویں چوہا فَقُتِلَ الْحَيَّةَ فِي الْحَرَمِ
حرم میں سانپ کو مارنا عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ
الْحَيَّةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ بری چیزوں کو مار ڈالیں حل اور حرم میں سانپ اور کاٹنے والا کتا اور کوا جیت کیلا اور چیل اور چوہا
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى حَتَّى نَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَخَرَجَتْ

حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَدَخَلَتْ فِي جُحْرِهَا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے
روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفے کی رات کو جو عرفے کے روز سے پہلے ہوتی ہے ایک ہی ایکا سانپ کی
آہٹ معلوم ہوئی آپ نے فرمایا مار ڈالو اوسکو وہ سوراخ میں گھس گیا ہم نے لکڑی ڈالکر کچھ سوراخ کریدا پھر لکڑیاں لیکر سوراخ میں
(رکھ دیں) اور میں آگ لگادی آپ نے فرمایا اللہ نے اوس کو تم سے بچایا اور تم کو اوس سے بچایا **قتل الوزغ** گرگٹ کو مارنا عن
أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ ترجمہ ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا گرگٹ کے مارنے کا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَزَغُ الْفُوَيْسِقُ
ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرگٹ جانور ہے **قتل العقرب** بچھو کا مارنا
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ
الْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پانچ بد جانور ہیں جو مارے جاویں حل اور حرم میں کتا کاٹنے والا اور کوا اور چیل اور بچھو اور چوہا **قتل
الفارة في الحرم** چوہے کو حرم میں مارنا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ
كُلُّهَا فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور اون میں سب کے سب بری ہیں ماری جاویں حرم میں کوا اور چیل اور کاٹنے والا
کتا اور چوہا اور بچھو عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ
لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ترجمہ ام المومنین حفصہ رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں جنکو مار ڈالنے میں کچھ حرج نہیں ایک بچھو دوسرے کوا تیسرے چیل چوتھے
چوہا پانچویں کاٹنے والا کتا **قتل الحدأة في الحرم** چیل کو حرم میں مارنا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ترجمہ وہی جو اوپر
گزرا **قتل الغراب في الحرم** کوے کو مارنا حرم میں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ
فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَأَةُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **النهي
ان ينفر صيد الحرم** حرم کے شکار کو بھگانے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهِ
مَكَّةُ حَرَّمَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي
سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَهِيَ سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا
وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا مُجَرَّبًا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِبُيُوتِنَا
وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مکہ ہے حرام کیا اس کو اللہ جل جلالہ

نے جسدن پیدا کیا آسمان اور زمین کو نہیں حلال ہوا کسی کے لیے مجھ سے پہلے اور نہ میرے بعد حلال ہوگا کسی کے لیے میرے لیے بھی ایک گھڑی
حلال ہوا اسی گھڑی پھر حرام ہے اللہ کی حرمت سے قیامت تک یہاں کی گھانس نہ کاٹی جاوے اور درخت نہ کاٹا جاوے شکار نہ بھگایا جاوے
یہاں کی پڑی ہوئی چیز کسی کو لینا درست نہیں مگر اوسکو ڈھونڈھنے والے کو یہ سنکر عباس کھڑے ہوئے اور وہ تجربہ کار آدمی تھے انہوں
نے کہا مگر اذخر (اوسکے کاٹنے کی اجازت دیجیے) کیونکہ وہ ہماری گھروں اور قبروں میں کام آتی ہے آپ نے فرمایا مگر اذخر استقبال
الحج حج میں امام کو آگے جانا عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ
يَقُولُ خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ + اَلْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَأْوِيلِهِ + ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ + وَيُذْهِلُ
الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ + قَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فِي حَرَمِ اللّٰهِ وَبَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ الشِّعْرَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَلَامُهُ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْعِ النَّبْلِ ترجمہ انس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے عمرۃ القضا میں اور عبد اللہ بن رواحہ آپکے سامنے چلتے تھے یہ شعر پڑھتے
ہوئے - کافروں کے لڑکو سر کو راہ سے ہم تمہیں ماریں گے اوسکے حکم سے - جس سے گردن سے ہووے گا جدا - دوست اپنے دوست کو بھولے
سدا - حضرت عمرؓ نے کہا اے ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کے حرم میں تم شعر پڑھتے ہو آپ نے فرمایا چھوڑ دے
اوس کو اے عمر قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اسکا کلام تیر مارنے سے زیادہ کافروں پر سخت ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ اُغَيْلِمَةُ بَنِي هَاشِمٍ قَالَ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے میں آئے تو بنی ہاشم کے بچے آپکے سامنے آئے آپ نے ایک کو اپنے
سامنے بٹھا لیا اور دوسرے کو اپنے پیچھے رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ کعبے کو دیکھکر ہاتھ اٹھانا عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ
سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ اَيَرْفَعُ يَدَيْهِ قَالَ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا اِلَّا الْيَهُودَ حَجَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ ترجمہ مہاجر مکی سے روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے سوال ہوا ایک شخص
کعبے دیکھے کیا ہاتھ اٹھاوے جابر نے کہا میں تو نہیں سمجھتا ایسا کوئی کرتا ہو سوا یہودیوں کے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ حج کیا لیکن ہاتھ نہیں اوٹھاتے تھے اَلدُّعَاءُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ کعبے کو دیکھتے وقت دعا کرنا عَنْ اُمِّ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ طَارِقِ بْنِ عَلْقَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَاءَ مَكَانًا فِي دَارِ يَعْلٰى اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَدَعَا ترجمہ
ام عبد الرحمن بن طارق سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دار یعلی کے مکان میں آتے (یعنی مکے کے قریب جہاں سے بیت اللہ
دکھائی دیتا ہے) تو قبلے کیطرف منہ کرتے اور دعا کرتے فَضْلُ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ
صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری
مسجد یعنی مدینے کی مسجد میں نماز پڑھنا اور مسجدوں کے ہزار نماز کے برابر ہے سوا مسجد حرام کے عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا مَسْجِدَ الْکَعْبَۃِ **ترجمہ** ام المومنین میمونہ رض سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میری اس مسجد میں نماز پڑھنا اور مسجدوں کی ہزار نماز سے بہتر ہے مگر کعبہ کی مسجد وہان نماز پڑھنا میری مسجد سے بھی بہتر ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْکَعْبَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

بِنَاءُ الْکَعْبَۃِ کعبہ کے بنانے کا بیان

عن عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَیْ اِنَّ قَوْمَکِ حِیْنَ بَنَوُا الْکَعْبَۃَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَرُدُّھَا عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِکِ بِالْکُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ کَانَتْ عَائِشَۃُ سَمِعَتْ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰی تَرْکَ اسْتِلَامِ الرُّکْنَیْنِ اللَّذَیْنِ یَلِیَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَیْتَ لَمْ یُتَمَّمْ عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری قوم نے جب کعبہ کو بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی پایوں سے کم بنایا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ ان کے پایون پر بنا دیجیے آپنے فرمایا میں بناتا اگر تیری قوم کا کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا (اب اگر بناؤن تو ڈر ہے فساد کا لوگ کہیں محمد نے کعبہ کو توڑا اور جاہل گمراہ ہو جاویں) عبد اللہ بن عمر نے کہا اگر حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے تو میں خیال کرتا ہوں اسی وجہ سے آنحضرت نہیں چھوتے تھے اون دو رکنوں کو جو نزدیک ہیں حجر اسود کے (یعنی رکن شامی اور عراقی کو) اس لیے کہ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پایوں پر نہ تھا رکن عراقی اور شامی کی طرف سے کیونکہ حطیم کعبہ میں داخل تھا حضرت ابراہیم کی بنا کے موافق اور اب خارج ہے **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدَاثَۃُ عَھْدِ قَوْمِکِ بِالْکُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَیْتَ فَبَنَیْتُہٗ عَلٰی اَسَاسِ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَجَعَلْتُ لَہٗ خَلْفًا فَاِنَّ قُرَیْشًا لَمَّا بَنَتِ الْبَیْتَ اسْتَقْصَرَتْ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو توڑتا اور بناتا ابراہیم علیہ السلام کے پایے پر اور میں اوس میں پیچھے ایک دروازہ رکھتا (سامنے کے دروازے کے مقابل اب ایک ہی دروازہ ہے دو دروازوں میں یہ آرام تھا کہ ایک دروازے سے آدمی اندر جاتے اور دوسرے دروازے سے نکلتے اور ہوا آتی اور نکلتی رہے) اسلیے کہ قریش نے جب کعبہ کو بنایا تو اوس میں کمی کی **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ قَوْمِیْ وَفِیْ حَدِیْثِ مُحَمَّدٍ قَوْمَکِ حَدِیْثُ عَھْدٍ بِجَاھِلِیَّۃٍ لَھَدَمْتُ الْکَعْبَۃَ وَجَعَلْتُ لَھَا بَابَیْنِ فَلَمَّا مَلَکَ ابْنُ الزُّبَیْرِ جَعَلَ لَھَا بَابَیْنِ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری یا تیری قوم کے جاہلیت کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں کعبہ کو گراتا اور اوس میں دو دروازے کرتا پھر عبد اللہ بن زبیر رض نے اپنی حکومت میں کعبہ کے دو دروازے کر دیے (جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا تھا لیکن حجاج بن یوسف نے جب عبد اللہ بن زبیر کو شہید کیا تو کعبہ کو بھی تعصب سے اوسی طرح کر دیا جیسے جاہلیت میں تھا) **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا یا عائشۃ لولا ان قومک حدیث عھد بجاھلیۃ لامرت بالبیت فھدم فادخلت فیہ ما اخرج منہ والزقتہ بالارض وجعلت لہ بابین بابا شرقیا وبابا غربیا فانھم عجزوا عن بنائہ فبلغت بہ اساس ابراھیم علیہ السلام قال فذلک الذی حمل ابن الزبیر علی ھدمہ قال یزید وقد شھدت ابن الزبیر حین ھدمہ وبناہ وادخل فیہ من الحجر وقد رأیت اساس ابراھیم حجارۃ کاسنمۃ الابل متلاحکۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عائشہ اگر تیری قوم کی جاہلیت کا زمانہ نزدیک ہوتا تو مین حکم دیتا کعبے کے گرانیکا پہر جو اوسمین سے نکالا گیا ہی اوسکو شریک کرتا اور زمین کی برابر اوسکو کردیتا اور اوسکے دو دروازی رکہتا ایک شرق رویہ دوسرا غرب رویہ قریش اوس کے بنانے سے عاجز ہو گئی (اونکو مال حلال نہ ملا) مین ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر تک پہونچا دیتا راوی نے کہا یہی جب سے عبد اللہ بن زبیر نے کعبے کو گرایا یزید نے کہا مین اوسوقت موجود تہا جب عبد اللہ ابن الزبیر نے اوسکو گرایا اور بنایا اور حطیم کو اوسمین شریک کیا مین نے ابراہیم علیہ السلام کی بنا کی پتہر دیکہی اونٹونکی کوہان کیطرح تہی نرم اور ملائم ایک دوسری سے ملی ہوی) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرب الکعبۃ ذو السویقتین من الحبشۃ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراب کریگا کعبے کو دو چہوٹی پنڈلیون والا حبشی ف یعنی اخیر زمانے مین قیامت کی قریب مکہ تباہ ہو جاویگا اور کعبے کو حبش کے کافر لوگ خراب کرین گے

دخول البیت کعبے کی اندر جانا عن عبد اللہ بن عمر انہ انتھی الی الکعبۃ وقد دخلھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبلال واسامۃ بن زید واجاف علیھم عثمان بن طلحۃ الباب فمکثوا فیھا ملیا ثم فتح الباب فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورکبت الدرجۃ ودخلت البیت فقلت این صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا ھھنا ونسیت ان اسألھم کم صلی بالبیت ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی وہ کعبے کی پاس گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے اندر تشریف لیگئے تہے اور بلال اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ نے دروازہ بند کر لیا تہا بڑی دیر تک یہہ لوگ اندر رہی پہر دروازہ کہولا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور مین سیڑہی پر چڑہا اور بیت اللہ مین داخل ہوا مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہان نماز پڑہی لوگون نے کہا یہان لیکن مین بہول گیا پوچہنا کتنی رکعتین پڑہین عن ابن عمر قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت ومعہ الفضل بن عباس واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ وبلال فاجافوا علیہ الباب فمکث فیہ ماشاء اللہ ثم خرج قال ابن عمر کان اول من لقیت بلالا قلت این صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بین الاسطوانتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ مین داخل ہوی اور آپکے ساتہہ فضل بن عباس اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ اور بلال تہے اونہون نے دروازہ بند کر لیا آپ اندر رہی جبتک اللہ کو منظور تہا پہر باہر نکلے سب سے پہلے مجہکو بلال ملے مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہان پڑہی اونہون نے کہا دو ستونکے بیچ مین

موضع الصلوۃ فی البیت بیت اللہ مین کسجگہہ نماز پڑہنا عن ابن عمر

قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ وَدَنَا خُرُوجُهُ وَجَدْتُ شَيْئًا فَذَهَبْتُ وَجِئْتُ سَرِيعًا
فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ
قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لیگیے
جب آپ نزدیک ہوئے نکلنے کے مجھے خیال آیا میں گیا اور جلدی آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اندر سے نکلتا ہوا میں نے
بلال سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑہی اونہوں نے کہا ہان درمیان دو ستونوں کے عَنْ
مُجَاهِدٍ يَقُولُ أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا عَلَى الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ أَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ
قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ ترجمہ مجاہد
سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر اپنے مکان میں آئے لوگون نے کہا دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گئے کعبے کے اندر میں آیا تو آپ
کو نکلتے ہوئے پایا اور بلال دروازے پر کہڑے تہے میں نے کہا اے بلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑہی اونہوں
نے کہا ہان میں نے کہا کہان اونہون نے کہا ان دو ستونون کے بیچ میں دو رکعتیں باہر نکلکر کعبے کے سامنے دو رکعتیں پڑہیں عَنْ
أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَسَبَّحَ فِي نَوَاحِيهَا وَكَبَّرَ وَلَمْ يُصَلِّ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى
خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لیے
گئے اوس کے کونون میں تسبیح کہی اور تکبیر اور نماز نہیں پڑہی پہر باہر نکلے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑہیں پہر فرمایا
یہ قبلہ ہے **الْحِجْرِ** حطیم کا بیان عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ
بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّينِي لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابًا يَدْخُلُ مِنْهُ النَّاسُ
وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگون کے کفر کا زمانہ
نزدیک نہ ہوتا اور میرے پاس خرچ زیادہ ہوتا اوس سے جو مجھکو قوت دے البتہ میں حطیم پانچ گز کعبے کے اندر داخل کرتا اور ایک دروازہ
اندر جانے کو اور ایک دروازہ نکلنے کے لیے بناتا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَدْخُلُ الْبَيْتَ قَالَ ادْخُلِي
الْحِجْرَ فَإِنَّهُ مِنَ الْبَيْتِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بیت اللہ میں داخل ہون آپ نے فرمایا
حطیم میں جا۔ وہ بیت اللہ ہی میں ہی حطیم اوس جگہ کا نام ہی جو بیت اللہ کے مغربی جانب میزاب رحمت کے تلے واقع ہی وہان ایک دیوار تہا
دی ہی درحقیقت حطیم میں نماز پڑہنا گویا بیت اللہ میں پڑہنا ہے **الصَّلٰوةُ فِي الْحِجْرِ** حطیم میں نماز پڑہنا عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ فَقَالَ
إِذَا أَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ فَصَلِّي هٰهُنَا فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوا حَيْثُ بَنَوْهُ ترجمہ ام المومنین
عائشہؓ سے روایت ہی میں بیت اللہ کے اندر جانا پسند کرتی تہی اور وہان نماز پڑہنا چاہتی تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ

پکڑا اور مجہو حطیم مین لیگیر فرمایا جب بیت اللہ کے اندر جانا چاہو تو یہان کہڑے ہو کر نماز پڑہ لی یہہ بہی ایک بیت اللہ کا ٹکڑا ہی لیکن تیری
قوم نے بناتی وقت کمی کی (کہ اسکو بیت اللہ سی باہر ہنو دیا ورنہ شریک کرنیکا تہا) **اَلتَّكْبِيْرُ فِيْ نَوَاحِي الْكَعْبَةِ** کعبہ کے
کونون مین تکبیر کہنا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يُصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ وَلٰكِنَّهٗ كَبَّرَ فِيْ نَوَاحِيْهِ
ترجمہ ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز نہین پڑہی لیکن تکبیر کہی اوسکے کونون مین
اَلذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ فِي الْبَيْتِ بیت اللہ کے اندر اللہ کا ذکر کرنا اور دعا کرنا **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ دَخَلَ هُوَ وَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتُ اِذْ ذَاكَ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ فَمَضٰى حَتّٰى
اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهٗ وَاسْتَغْفَرَهٗ ثُمَّ قَامَ
حَتّٰى اَتٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهٗ وَخَدَّهٗ عَلَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهٗ وَاسْتَغْفَرَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ
اِلٰى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ اَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهٗ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالْمَسْاَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ
خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ **ترجمہ** اسامہ بن زید
سی روایت ہی وہ اور رسول اللہ صلعم خانہ کعبہ کے اندر گئی اونہون نی بلال کو حکم کیا اونہون نی دروازہ بند کرلیا اوسوقت خانہ کعبہ مین چہہ ستون
تہی آپ چلیگئی جب ان دو ستونون کے بیچ مین پہونچی جو دروازی کے نزدیک ہین تو بیٹھی اور اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی اور اوس سے
مانگا اور استغفار کیا پہر کہڑی ہوئی اور کعبہ کی پشت پر جو سامنے تہی منہ کہا اور رخسارہ اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور سوال اور استغفار کیا
پہر کعبہ کے ایک کونی کیطرف گئی اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح کہی اور ثنا کی اللہ کی اور سوال کیا اور استغفار پہر نکلی اور دو رکعتیں پڑہین کعبہ کیطرف
منہ کر کے پہر فارغ ہوکر چلی اور فرمایا قبلہ یہی ہی یہ قبلہ ہی **وَضْعُ** الْوَجْهِ وَالصَّدْرِ عَلٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ کعبے کی دیوار
پر منہ اور سینہ رکہنا **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَجَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى
عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ مَالَ اِلٰى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهٗ عَلَيْهِ وَخَدَّهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا
فَعَلَ ذٰلِكَ بِالْاَرْكَانِ كُلِّهَا ثُمَّ خَرَجَ فَاَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ **ترجمہ** اسامہ بن زید
سی روایت ہی مین رسول اللہ صلعم کے ساتہ کعبے کے اندر گیا آپ بیٹھی اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور تکبیر و تہلیل کے پہر جو سامنی دیوار
تہی کعبہ کی اوسطرف جہکی اور اپنا سینہ اوس پر رکہا اور گال اور دونون ہاتہ پہر اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ اور دعا کی چارون کونون
مین ایسا ہی کیا پہر نکلے دروازی پر آکر کعبے کیطرف منہ کیا اور فرمایا یہ قبلہ ہی یہ قبلہ ہی یعنی نماز مین اسطرف منہ کرنا چاہیے **مَوْضِعُ**
الصَّلٰوةِ مِنَ الْكَعْبَةِ کعبے مین نماز کس جگہ پڑہی **عَنْ** اُسَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
قُبُلَ الْكَعْبَةِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ **ترجمہ** اسامہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ سی نکلی اور دو رکعتین کعبے کے سامنے
پڑہین پہر فرمایا یہہ قبلہ ہے **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا
وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ **ترجمہ** اسامہ بن زید سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ

خانہ کعبہ کے اندر گئے اور چاروں کونوں میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ باہر نکلے جب نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں کعبہ کے سامنے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْدُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَيُقِيْمُهُ عِنْدَ الشُّقَّةِ الثَّالِثَةِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِيْ يَلِي الْحَجَرَ مِمَّا يَلِي الْبَابَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اُنْبِئْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ هٰهُنَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ ترجمہ عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے وہ ابن عباسؓ کو کھینچ کر لاتے تھے جب بوڑھے ہو گئے تھے اور ان کی بینائی جاتی رہی تھی اور کھڑا کر دیتے تھے تیسری کنارے پر حجر اسود کے پاس سے دروازہ کعبہ کے قریب ابن عباسؓ نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں نماز پڑھتے تھے وہ کہتے تھے ہاں پھر آگے بڑھتے اور نماز پڑھتے

ذِكْرُ الْفَضْلِ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

خانہ کعبہ کے طواف کی فضیلت

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اَرَاكَ تَسْتَلِمُ اِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطَّانِ الْخَطِيْئَةَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ سَبْعًا فَهُوَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ ترجمہ عبید اللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے ایک شخص نے کہا اے ابی عبد الرحمن (کنیت ہے عبد اللہ بن عمرؓ کی) میں دیکھتا ہوں تم نہیں چھوتے مگر ان دو رکنوں کو (یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کو) اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ان کا چھونا مٹاتا ہے گناہ کو اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص سات بار طواف کرے گویا اوس نے ایک بردہ آزاد کیا

اَلْكَلَامُ فِي الطَّوَافِ

طواف میں باتیں کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ يَقُوْدُهُ اِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِيْ اَنْفِهِ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَقُوْدَهُ بِيَدِهِ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف کر رہے تھے ایک آدمی کو دیکھا وہ دوسرے آدمی کو کھینچ رہا ہے اوسکی ناک میں نکیل ڈالکر آپ نے اپنے ہاتھ سے نکیل کاٹ دی اور فرمایا ہاتھ پکڑ کر کھینچ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُوْدُهُ رَجُلٌ بِشَيْءٍ ذَكَرَهُ فِيْ نَذْرٍ فَتَنَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ اِنَّهُ نَذْرٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کھینچ رہا ہے ایک شخص کو کسی چیز سے اوس نے نذر کی تھی آپ نے اوسکو کاٹ دیا اور فرمایا یہ نذر ہے (یعنی نذر اس طرح بھی ادا ہو جاوے گی)

اِبَاحَةُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں باتیں کرنا درست ہے

عَنْ رَجُلٍ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلٰوةٌ فَاَقِلُّوْا مِنَ الْكَلَامِ ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا طواف بیت اللہ کا نماز ہے (یعنی مثل نماز کی ہے) تو اوس میں باتیں کم کرو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَقِلُّوا الْكَلَامَ فِي الطَّوَافِ فَاِنَّمَا اَنْتُمْ فِي الصَّلٰوةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا کم باتیں کرو طواف میں تم نماز میں ہو (یعنی طواف بھی نماز ہے)

اِبَاحَةُ الطَّوَافِ فِيْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ

ہر وقت طواف درست ہے

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد مناف کے

بیشوست منع کرو کسی کو اس گھر کے طواف کرنی یا یہان نماز پڑہنی سی جسوقت چاہی رات اور دن مین کیف طواف
المریض بیمار کیونکر طواف کری عن ام سلمۃ قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال
طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ فطفت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الی جنب البیت وھو یقرأ
بالطور وکتاب مسطور ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی مین بیمار
ہون آپنے فرمایا طواف کر لوگون کے پیچھے سوار ہو کر مین نی طواف کیا اور آپ بیت اللہ پاس نماز پڑہ رہی تہی سورہ والطور پڑہتی
تہی طواف الرجال مع النساء مردونکا طواف کرنا عورتون کے ساتہہ عن ام سلمۃ قالت یا رسول اللہ
واللہ ما طفت طواف الخروج فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فطوفی علی بعیرک من وراء
الناس ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے عرض کیا مین نی طواف نہین کیا رخصت
کا آپنے فرمایا جب نماز ہونی لگے تو اپنی اونٹ پر سوار ہو کر لوگون کی پیچھے طواف کر لے عن ام سلمۃ انہا قدمت مکۃ
وھی مریضۃ فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال طوفی من وراء المصلین وانت راکبۃ
قالت فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو عند الکعبۃ یقرأ والطور ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رض مکہ مین
آئین اور وہ بیمار تہین انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا نمازیون کے پیچھے سے طواف کر لی سوار
ہو کر انہون نے کہا مین نے سنا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے پاس والطور پڑہ رہی تہی الطواف بالبعیر
علی الراحلۃ اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنا عن عائشۃ قالت طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع
حول الکعبۃ علی بعیر یستلم الرکن بمحجنہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
طواف کیا کعبے کے گرد اونٹ پر سوار ہو کر چومتی تہی آپ حجر اسود کو چھڑی سی طواف من افرد الحج جو شخص تنہا حج کرے
اوسکا طواف عن عبد اللہ بن عمر وسألہ رجل اطوف بالبیت وقد احرمت بالحج قال وما یمنعک قال رأیت
عبد اللہ بن عباس ینہی عن ذلک وانت اعجب الینا منہ قال رأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرم بالحج
فطاف بالبیت وسعی بین الصفا والمروۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے ایک شخص نے پوچھا کیا مین بیت اللہ کا طواف کرون
مین صرف حج کا احرام باندہا ہی انہون نے کہا کیون نہین کرتا وہ بولا مین نے عبد اللہ بن عباس کو اس سے منع کرتے دیکھا لیکن
تمہارا کہنا ہم کو اون سے زیادہ پسند ہی انہون نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے حج کا احرام باندہ کر طواف
کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ مین طواف من اہل بعمرۃ جو شخص عمرہ کا احرام باندہی اوسکا طواف عن
عمرو قال سمعت ابن عمر وسألناہ عن رجل قدم معتمرا فطاف بالبیت ولم یطف بین الصفا والمروۃ ایأتی
اہلہ قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطاف سبعا وصلی خلف المقام رکعتین وطاف بین
الصفا والمروۃ وقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ترجمہ عمرو سے روایت ہی مینی عبد اللہ بن عمر رض سے پوچھا

صفا اور مروہ کے بیچ میں کیا وہ اپنی عورت سے جماع کرے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے تو سات پھیرے کیے بیت اللہ
کے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروہ کے بیچ میں دوڑے اور تم کو رسول اللہ کی پیروی کرنا چاہیے (یعنی
جب تک سعی نہ کرے صفا اور مروے کی اپنی بیبی سے صحبت نہ کرے) **کیف** یفعل من اهل بالحج والعمرة
ولم یسق الهدی جو شخص قران کرے لیکن ہدی ساتھ نہ لاوے وہ کیا کرے **عن** انس قال خرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم وخرجنا معه فلما بلغ ذا الحليفة صلى الظهر ثم ركب راحلته فلما استوت به على البيداء اهل بالحج
والعمرة جميعا فاهللنا معه فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة وطفنا امر الناس ان يحلوا
فهاب القوم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا ان معي الهدي لاحللت فحل القوم حتى حلوا الى النساء
ولم يحل رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يقصر الى يوم النحر ترجمہ انس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے
اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے جب ذو الحلیفہ میں پہنچے تو آپ نے ظہر پڑھی اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب بیدا میں پہنچے تو حج
اور عمرے دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا ہم نے بھی احرام باندھا آپ کے ساتھ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے
اور ہم نے طواف کیا آپ نے حکم کیا لوگوں کو احرام کھول ڈالنے کا سب لوگ ڈرے آپ نے فرمایا اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی
احرام کھول ڈالتا پھر سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور اپنی عورتوں تک کے پاس گئے اور رسول اللہ صلعم نے احرام نہ کھولا نہ بال
کترے دسویں تاریخ تک ذی الحجہ کے **طواف** القارن قران کرنیوالا کیسے طواف کرے **عن** نافع ان ابن عمر قرن
الحج والعمرة فطاف طوافا واحدا وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله ترجمہ نافع سے روایت ہے
عبد اللہ بن عمر رض نے قران کیا حج اور عمرے میں تو ایک ہی طواف کیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا
ہوئے **ف** یعنی قران میں ایک ہی طواف اور سعی کافی ہے حج اور عمرے دونوں کی لیکن ابو حنیفہ رح کے نزدیک دو طواف اور دو سعی
کرنا چاہیے **عن** نافع قال خرج عبد الله بن عمر فلما اتى ذا الحليفة اهل بالعمرة فسار قليلا فخشي ان يصد عن البيت فقال
ان صددت صنعت كما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال والله ما سبيل الحج الا سبيل العمرة اشهدكم
اني قد اوجبت مع عمرتي حجا فسار حتى اتى قديدا فاشترى منها هديا ثم قدم مكة فطاف بالبيت سبعا وبين
الصفا والمروة وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نکلے
جب ذو الحلیفہ میں آئے تو عمرہ کا احرام باندھا تھوڑی دور چلے پھر ان کو ڈر ہوا مکے سے روکے جانے کا (بوجہ فساد حجاج اور عبد اللہ
بن الزبیر کے) انہوں نے کہا اگر میں روکا جاؤں گا تو ویسی طرح کروں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پھر کہا کہ حج کی
بھی وہی راہ ہے جو عمرے کی ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے حج واجب کر لیا اپنے عمرے کے ساتھ پھر چلے یہاں تک کہ قدید
ایک مقام کا نام ہے میں آئے اور ہدی خریدی پھر مکے میں آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور صفا مروہ دوڑے
اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی دیکھا کرتے ہوئے **عن** جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طواف کیا

ذِكْرُ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حجر اسود کا بیان عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود (یعنی پتھر جو کعبے کے مشرقی جانب میں نصب ہے) جنت کا پتھر ہے

اِسْتِلَامُ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حجر اسود کا چومنا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر رض نے بوسہ دیا حجر اسود کو اور چمٹ گئے اس سے اور فرمایا میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھ پر مہربان دیکھا

تَقْبِيلُ الْحَجَرِ حجر اسود کو چومنا عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ دَنَا مِنْهُ فَقَبَّلَهُ ترجمہ عابس بن ربیعہ سے روایت ہے میں نے دیکھا حضرت عمر رض کو حجر اسود پاس آئے اور کہا میں جانتا ہوں تو پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھے بوسہ دیتے ہوئے میں بھی بوسہ دیتا پھر نزدیک ہوئے اوس سے اور چوما اوس کو

كَيْفَ يُقَبِّلُ کسطرح بوسہ دیوے عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ طَاوُسًا يَمُرُّ بِالرُّكْنِ فَإِنْ وَجَدَ عَلَيْهِ زِحَامًا مَرَّ وَلَمْ يُزَاحِمْ وَإِنْ رَآهُ خَالِيًا قَبَّلَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ حنظلہ سے روایت ہے میں نے طاؤس کو دیکھا وہ حجر اسود کے سامنے سے جاتے اگر ہجوم ہوتا تو چلے جاتے اور جو ہجوم نہ ہوتا تو تین بار اوسکو بوسہ دیتے پھر کہتے میں نے ابن عباس کو ایسا ہی کرتے دیکھا ابن عباس نے کہا میں نے حضرت عمر کو دیکھا اونہوں نے ایسا ہی کیا پھر کہا تو پتھر ہے نہ فایدہ دے سکتا ہے نہ نقصان اور جو میں نے رسول اللہ صلعم کو نہ دیکھا ہوتا تجھکو چومتے ہوئے میں بھی نہ چومتا پھر حضرت عمر رض نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایسا ہی کرتے ہوئے

كَيْفَ يَطُوفُ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ وَعَلَى أَيِّ شِقَّيْهِ يَأْخُذُ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ طواف کیونکر شروع کرے اور حجر اسود کو بوسہ دیکر کدھر چلے عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے میں آئے تو مسجد میں گئے اور حجر اسود کو چوما پھر داہنی طرف چلے (باب کعبہ کی طرف) تین پھیروں میں ذرا دوڑ کر چلے مونڈھے ہلاتے ہوئے (یعنی رمل کیا) پھر اپنی چال سے چلے چار پھیروں میں پھر مقام ابراہیم پاس آئے اور فرمایا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی پھر دو رکعتیں پڑھیں اور مقام ابراہیم آپ کے اور کعبے کے بیچ میں تھا پھر خانہ کعبہ پاس آئے دو رکعتیں پڑھ کر اور حجر اسود کو چوما پھر صفا کی طرف نکلے

كَمْ يَسْعَى کتنے پھیروں میں دوڑے عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ

عمر كان يرمل الثلث ويمشي الأربع ويزعم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك ترجمہ نافع
روایت ہے عبداللہ بن عمر پہلے تین پھیروں میں رمل کرتے اور چار پھیروں میں اپنی چال چلتے [illegible]
اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے کی تین پھیروں میں بیچ سعی کے عن ابن عمر أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان إذا طاف في الحج والعمرة أول ما يقدم فإنه يسعى ثلاثة أطواف ويمشي أربعا
ثم يصلي سجدتين ثم يطوف بين الصفا والمروة ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب طواف کرتے حج یا عمرے میں آتے ہی تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلتے پھر دو
رکعتیں پڑھتے پھر صفا مروہ دوڑتے **الخبب في الثلاثة من السبع** پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلنا عن ابن
عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم حين يقدم مكة يستلم الركن الأسود أول ما يطوف يخب
ثلاثة أطواف من السبع ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے میں آتے تو حجر اسود کو بوسہ دیتے
طواف کے شروع میں پھر تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے **الرمل في الحج والعمرة** حج اور عمرے میں رمل کرنا رمل
کہتے ہیں جلدی جلدی چلنے کو مونڈھے ہلا کر جیسے سپاہی میدان جنگ میں اکڑ کر چلتا ہے عن نافع أن عبد الله
بن عمر كان يخب في طوافه حين يقدم في حج أو عمرة ثلاثا ويمشي أربعا قال وكان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يفعل ذلك ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر جب حج یا عمرے میں پہلا طواف کرتے تو تین پھیروں میں
دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے **الرمل من الحجر
إلى الحجر** حجر اسود سے لیکر حجر اسود تک رمل کرنا عن جابر بن عبد الله قال رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم رمل من الحجر إلى الحجر حتى انتهى إليه ثلاثة أطواف ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو رمل کرتے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پھیروں میں **العلة التي من أجلها سعى النبي
صلى الله عليه وسلم بالبيت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیوں کیا عن ابن عباس قال لما قدم النبي
صلى الله عليه وسلم وأصحابه قال المشركون وهنتهم حمى يثرب ولقوا منها شرا فأطلع الله نبيه صلى
الله عليه وسلم على ذلك فأمر أصحابه أن يرملوا وأن يمشوا ما بين الركنين وكان المشركون من ناحية
الحجر فقالوا لهؤلاء أجلد من كذا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب
مدینے میں آئے تو مشرکوں نے کہا ان کو دبا دیا ان لوگوں کو بخار نے اور انہوں نے مدینے جا کر بڑی خرابی اٹھائی جب خبر اللہ جل جلالہ
نے اپنے پیغمبر کو دی آپ نے حکم کیا اپنے اصحاب کو رمل کرنے کا اور دونوں رکنوں (یعنی رکن یمانی اور حجر اسود) کے بیچ میں اپنی چال چلنے کا اور
[illegible] وہاں سے وہ نہیں دیکھتے تھے مسلمانوں کو رکن یمانی اور حجر اسود کے بیچ میں) وہ بولے یہ تو زور آور ہیں
[illegible] قال سأل رجل ابن عمر عن استلام الحجر فقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم

يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ عَلَيْهِ وَغُلِبْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ ترجمہ زبیر بن عربی سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا
حجر اسود کے چومنے کو اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود کو چھوتے اور چومتے وہ بولا اگر لوگ ہم
ہجوم کریں اور میں مغلوب ہو جاؤں ابن عمر نے کہا اگر مگر وہیں یمن میں رکھو (یہ پوچھنے والا یمن کا رہنے والا تھا) میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود کو چھوتے ہوئے اور چومتے ہوئے **اسْتِلَامُ الرُّكْنَيْنِ فِي كُلِّ طَوَافٍ** رکن یمانی
اور حجر اسود کو ہر پھیرے میں چھونا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي
كُلِّ طَوَافٍ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر پھیرے میں چومتے **عَنِ** ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوتے تھے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو **مَسْحُ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ** حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ ترجمہ عبداللہ
بن عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا چھوتے ہوئے مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو **تَرْكُ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ**
الْآخَرَيْنِ اور دو رکنوں کا نہ چھونا **عَنْ** عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا هَذَيْنِ
الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ إِلَّا هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُخْتَصَرٌ ترجمہ عبید
بن جریج نے کہا میں نے ابن عمر سے کہا تم نہیں چھوتے ہو مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی
نہیں چھوتے تھے مگر ان کو (یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوتے تھے کعبہ کے رکنوں (دیوار کے کناروں) میں سے کسی رکن کو مگر حجر اسود کو اور جو رکن اسکے پاس ہے جمحی
لوگوں کے گھر کی طرف **عَنْ** نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے ان
دونوں رکنوں کا یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کا چومنا نہیں چھوڑا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ان کو چومتے ہوئے نہ
میں نے آسانی میں (یعنی ہجوم میں بھی سختی اوٹھا کر چوما) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ فِي رَخَاءٍ وَلَا شِدَّةٍ مُنْذُ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ ترجمہ ابن عمر نے کہا میں نے حجر اسود کا چومنا نہ چھوڑا آسانی اور سختی میں جب سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اوسے چومتے ہوئے **اسْتِلَامُ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ** لکڑی سے حجر اسود کو چھونا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر چومتے تھے حجر اسود کو ایک لکڑی سے (یعنی لکڑی پتھر سے

کرتو لے جاؤ سی تہی عن ابن عمر قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فطاف بالبيت سبعا وصلى خلف
المقام ركعتين وطاف بين الصفا والمروة وقال لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں
صفا مروہ دوڑے پھر کہا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی پیروی کرنا چاہیے **القول بعد ركعتي الطواف**
طواف کا دوگانہ پڑھ کر کیا کہے عن جابر قال طاف رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبيت سبعا رمل منها
ثلثا ومشى اربعا ثم قام عند المقام فصلى ركعتين ثم قرأ واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى ورفع
صوته يسمع الناس ثم انصرف فاستلم ثم ذهب فقال نبدأ بما بدأ الله به فبدأ بالصفا فرقي عليها
حتى بدا له البيت فقال ثلث مرات لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت
وهو على كل شيء قدير فكبر الله وحمده ثم دعا بما قدر له ثم نزل ماشيا حتى تصوبت قدماه
في بطن المسيل فسعى حتى صعدت قدماه ثم مشى حتى اتى المروة فصعد فيها ثم بدا له البيت فقال لا
اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير قال ذلك ثلث مرات ثم
ذكر الله وسبحه وحمده ثم دعا عليها بما شاء الله فعل هذا حتى فرغ من الطواف ترجمہ جابر رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا بیت اللہ کا سات بار تین پھیروں میں رمل کیا اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلے
پھر مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر اس آیت کو پڑھا۔ واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى یعنے مقام ابراہیم
کو نماز کی جگہ بناؤ اور بلند آواز سے پڑھا لوگوں کو سنایا پھر فارغ ہو کر حجر اسود کو چوما اور چلے کہتے ہوئے ہم شروع کرتے ہیں اس سے
جس سے اللہ نے شروع کیا یعنی قرآن میں اللہ نے پہلے صفا کو بیان فرمایا ان الصفا والمروة من شعائر الله تو ہم بھی
صفا سے شروع کرتے ہیں (صفا پر آپ چڑھے یہانتک کہ بیت اللہ دکھائی دیا تین بار فرمایا لا اله الا الله وحده لا شريك له الملك
وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير تکبیر کہی اور اللہ کی تعریف کی اور دعا مانگی جو اللہ نے تقدیر میں لکھی تہی پھر سیل آئے
یہانتک کہ آپ کے دونوں پاؤں جھک گئے نالے کی بیچ میں (وہ جو میلین کے پاس ہے یعنی جگہہ) دوڑے یہانتک کہ پاؤں
بلندی پر چڑھے پھر اپنی چال سے چلے یہانتک کہ مروہ کے پاس آئے اور سپر چڑھے یہانتک کہ بیت اللہ دکھلائی دیا تین بار
فرمایا لا اله الا الله وحده لا شريك له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير پھر اللہ کا ذکر کیا اور تسبیح کہی اور تعریف کی اور دعا
کی جو اللہ نے منظور تہی ہر بار ایسا ہی کیا یہانتک کہ فارغ ہوئے سعی سے عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
طاف سبعا رمل ثلثا ومشى اربعا ثم قرأ واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى فصلى سجدتين وجعل المقام
بينه وبين الكعبة ثم استلم الركن ثم خرج فقال ان الصفا والمروة من شعائر الله فابدؤا بما بدأ الله به
ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات پھیرے کیے ان میں سے تین میں رمل کی اور چار میں اپنی

چال سے چلے پھر یہ آیت پڑھی - واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی بعد اسکے دو رکعتین پڑھین اور مقام آپکے اور کعبے کے بیچ مین
تھا پھر حجر اسود کو چوما اور نکلے یہ آیت پڑھتے ہوئے ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یعنی صفا اور مروہ دونون اللہ کے
نشانیان ہین تو شروع کرو اوس سے جس سے اللہ نے شروع کیا **القراءۃ فی رکعتی الطواف** طواف کی دوگانے مین
کون سی سورتین پڑھے **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما انتہی الی مقام ابراہیم
قرأ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی فصلی رکعتین فقرأ فاتحۃ الکتاب وقل یا ایہا الکافرون و
قل ہو اللہ احد - ثم عاد الی الرکن فاستلمہ ثم خرج الی الصفا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب مقام ابراہیم مین پہنچے تو یہ آیت پڑھی - واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی پھر دو رکعتین پڑھین اون مین
الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا پھر حجر اسود پاس آئے اوسکو بوسہ دیا پھر صفا کیطرف نکلے **الشرب**
من ماء زمزم زمزم کا پانی پینا **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب من ماء زمزم و
ہو قائم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا **الشرب من**
زمزم قائما زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا **عن** ابن عباس قال سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زمزم
فشرب وہو قائم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپنے کھڑے
ہو کر پیا **ذکر خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الصفا من الباب الذی یخرج منہ** صفا کیطرف اوسی
دروازے سے نکلنا جہان سے حرم سے نکلتے ہین **عن** ابن عمر یقول لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ طاف
بالبیت سبعا ثم صلی خلف المقام رکعتین ثم خرج الی الصفا من الباب الذی یخرج منہ فطاف بالصفا
والمروۃ قال شعبۃ واخبرنی ایوب عن عمرو بن دینار عن ابن عمر انہ قال سنۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین آئے تو سات بار طواف کیا بیت اللہ کا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتین
پڑھین پھر صفا کیطرف نکلے اوس دروازے سے جہان سے نکلا کرتی ہین اور دوڑے درمیان صفا اور مروہ کے عبد اللہ بن عمر نے
کہا یہ سنت ہے **ذکر الصفا والمروۃ** صفا اور مروہ کا بیان **عن** عروۃ قال قرأت علی عائشۃ فلا جناح
علیہ ان یطوف بہما قلت ما ابالی ان لا اطوف بہما فقالت بئسما قلت انما کان ناس من اہل الجاہلیۃ
لا یطوفون بینہما فلما کان الاسلام ونزل القرآن ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ الآیۃ فطاف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطفنا معہ فکانت سنۃ ترجمہ عروہ سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ رض کو سنائی
یہ آیت پڑھی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما یعنی صفا اور مروہ دونون نشانیان
ہین اللہ کی سو جو کوئی حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے تو اوسپر گناہ نہین ہے پھرنا اندونون کے بیچ مین مین نے کہا اب مجھے پرواہ نہین
چاہوے نہ پھرون صفا اور مروہ مین (کیونکہ اللہ جل جلالہ نے صفا مروہ پھرنے کو واجب نہین کیا بلکہ فرمایا نہ گناہ نہین ہے

إِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُو وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب صفا پر کھڑے ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے اور فرماتے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء
قدیر تین بار اور دعا مانگتے پھر مروہ پر ایسا ہی کرتے التھلیل علی الصفا صفا پر لا الٰہ الا اللہ کہنا عن جعفر بن
محمد أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا يُهَلِّلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُو بَيْنَ ذٰلِكَ ترجمہ امام جعفر صادق رضی نے سنا اپنے والد امام محمد باقر رضی سے
انہوں نے جابر رضی سے حج کی حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے صفا پر لا الٰہ الا اللہ کہتے تھے اور دعا کرتے
تھے الذکر والدعاء علی الصفا صفا پہاڑ پر اللہ کا ذکر اور دعا کرنا عن جابر قال طاف رسول اللہ صلی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ فِيهَا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا
مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ
اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ وَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَكَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ
نَزَلَ مَاشِيًا حَتَّى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ فَسَعَى حَتَّى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ
فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتَّى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ترجمہ
اس حدیث کا بھی گزر چکا باب القول بعد رکعتی الطواف الطواف بین الصفا والمروة
علی الراحلة اونٹ پر چڑھ کے صفا مروہ دوڑنا عن جابر بن عبد اللہ یقول طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ إِنَّ النَّاسَ
غَشُوهُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر چڑھ کے سعی کی صفا مروہ
میں اور طواف کیا بیت اللہ کا سوار ہو کر تاکہ لوگ آپکو دیکھیں اور آپ لوگوں پر اونچے رہیں اور لوگ آپ سے پوچھیں اسلیے لوگوں
نے آپکو ڈھانپ لیا تھا المشی بینھما صفا اور مروہ کی بیچ میں چلنا عن کثیر بن جمھان قال رأیت ابن
عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ إِنْ أَمْشِ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَإِنْ أَسْعَ فَقَدْ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى ترجمہ کثیر بن جمھان سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا چلتے
ہوئے اپنی چال سے صفا اور مروہ کے بیچ میں انہوں نے کہا اگر میں چلوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی چلتے تھے
اور جو دوڑوں تو آپ بھی دوڑتے تھے عن سعید بن جبیر قال رأیت ابن عمر وذکر نحوہ الا انہ قال وانا

شی تھی کہ نبیؐ ترجمہ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے انہوں نے کہا میں تجدید ہوں تو میری جینا ہی بہتر ہے) الرمل
بینھما صفا اور مروہ کے بیچ میں رمل کرنا عن الزهري قال سألوا ابن عمر هل رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
رمل بين الصفا والمروة فقال كان في جماعة من الناس فرملوا فلا أراهم رملوا إلا برمله ترجمہ زہری سے روایت
ہے لوگوں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کیا تم نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا صفا اور مروہ کے بیچ میں
انہوں نے کہا آپ لوگوں کے ساتھ تھے مگر لوگوں نے رمل کیا تھا میں سمجھتا ہوں آپ کو دیکھ کر کیا ہوگا السعي بين الصفا و
المروة صفا اور مروہ کے بیچ میں دوڑنا عن ابن عباس قال إنما سعى النبي صلى الله عليه وسلم بين الصفا و
المروة ليري المشركين قوته ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ کے درمیان
مشرکوں کو اپنا زور بتلانے کے لئے دوڑے کہ ہم بھی چنگے طاقت ور ہیں) السعي في بطن المسيل نالے کے اندر دوڑنا عن
امرأة قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسعى في بطن المسيل ويقول لا يقطع الوادي إلا شدا ترجمہ
ایک عورت سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نالے کے اندر دوڑتے ہوئے اور فرماتے تھے نالے کو دوڑ کر طے
کرنا چاہیے (اب اس نالے کا ان دو نشان کر دیے ہیں دو سبز پتھر لگے ہیں اون کے بیچ میں دوڑتے ہیں) موضع المشي کس مقام پر آ
ہستہ چال سے چلے عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا نزل من الصفا مشى حتى إذا
انصبت قدماه في بطن الوادي سعى حتى يخرج منه ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب صفا سے اترتے تو چلتے یہاں تک کہ پاؤں آپ کے جب نالے میں جھکتے دوڑتے نالے سے نکلنے تک موضع الرمل رمل کی جگہ عن
جابر قال لما انصبت قدما رسول الله صلى الله عليه وسلم في بطن الوادي رمل حتى خرج منه ترجمہ جابرؓ سے روایت
ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم نالے کے اندر جھکے تو آپ دوڑے اوس میں سے نکلنے تک عن جابر أن رسول الله صلى الله
عليه وسلم نزل يعني عن الصفا حتى إذا انصبت قدماه في الوادي رمل حتى إذا صعد مشى ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا سے اترے جب آپ کے پاؤں نالے میں جھکے تو دوڑے جب اوپر چڑھنے لگے تو پھر اپنی چال سے چلنے لگے
موضع القيام على المروة مروہ پر کس مقام پر کھڑا ہو عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
أتى المروة فصعد فيها ثم بدا له البيت فقال لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد و
هو على كل شيء قدير قال ذلك ثلاث مرات ثم ذكر الله وسبحه وحمده ثم دعا عليها ما شاء الله فعل هذا حتى فرغ
من الطواف ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروہ پر آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت
اللہ آپ کو دکھلائی دینے لگا پھر فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تین بار پھر اللہ کا ذکر کیا اوس کی
تسبیح اور تحمید کی (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ کہا) پھر دعا کی جو اللہ نے چاہا ہر بار ایسا ہی کیا یہاں تک کہ سعی سے فارغ ہوئے
التكبير عليها مروہ پر تکبیر کہنا عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب إلى الصفا

فرقی علیہا حتی بدا له البیت ثم وحد الله عز وجل وکبره وقال لا اله الا الله وحده لا شریک له له
الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شیء قدیر ثم مشی حتی اذا انصبت قدماه سعی حتی اذا
صعدت قدماه مشی حتی اتی المروة ففعل علیها کما فعل علی الصفا حتی قضی طوافه ترجمہ جابر رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر گئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ دکھلائی دیا پھر اللہ کی توحید بیان کی اور تکبیر کہی اور فرمایا
لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شیء قدیر پھر چلے جب نالے میں آپ کے پاؤں جھکے تو دوڑے
جب پاؤں اوپر چڑھے تو اپنی چال سے چلنے لگے یہاں تک کہ مروہ پر آئے وہاں بھی ایسا ہی کیا جیسا صفا پر کیا تھا یہاں تک کہ طواف
سے فارغ ہوئے **کم طواف القارن والمتمتع بین الصفا والمروة** قران اور تمتع میں کتنی بار سعی کرے
عن جابر یقول لم یطف النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه بین الصفا والمروة الا طوافا واحدا ترجمہ جابر رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے صفا اور مروہ میں سعی نہیں کی مگر ایک بار ف جیسے طواف بیت اللہ
کا قران میں ایک ہی کافی ہے ویسے ہی سعی بھی مگر ابو حنیفہ کے نزدیک قران والے کو دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیے ۔
این یقصر المعتمر عمرہ کرنیوالا بال کہاں کتراوے عن معاویة انه قصر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمشقص
فی عمرته علی المروة ترجمہ معاویہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے تیر کے پیکان سے مروہ
پر جب آپ عمرہ کر چکے عن معاویة قال قصرت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المروة بمشقص اعرابی ترجمہ
معاویہ رض نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے ایک اعرابی کے تیر سے **کیف یقصر** کس طرح بال
کترے عن معاویة قال اخذت من اطراف شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم بمشقص کان معی بعد ما
طاف بالبیت وبالصفا والمروة فی ایام العشر قال قیس والناس ینکرون هذا علی معاویة ترجمہ معاویہ رض سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کناروں سے لیے ایک تیر سے جو میرے ساتھ تھا جب آپ طواف اور سعی
کر چکے حج کے دس دنوں میں قیس نے کہا لوگ انکار کرتے تھے معاویہ پر اس حدیث کی روایت میں ف کیونکہ وہ حج کے دنوں
میں عمرہ کرنا برا جانتے تھے **ما یفعل من اهل بالحج واهدی** جو شخص حج کا احرام باندھے اور ہدی ساتھ لیجاوے وہ کیا
کرے عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نری الا الحج قالت فلما ان طاف بالبیت
وبین الصفا والمروة قال من کان معه هدی فلیقم علی احرامه ومن لم یکن معه هدی فلیحلل ترجمہ ام
المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کی نیت سے جب آپنے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی
کی تو فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ احرام پر قائم رہے اور جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے **ما یفعل من اهل
بالعمرة واهدی** جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہو اور ہدی لایا ہو وہ کیا کرے عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی حجة الوداع فمنا من اهل بالحج ومنا من اهل بعمرة واهدی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم

مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَهْدَى فَلَا يَحِلَّ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ
وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع میں بعضوں
نے ہم میں سے حج کا احرام باندھا اور بعضوں نے عمرہ کا اور ہدی ساتھ لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے
عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی نہیں لایا وہ تو احرام کھول ڈالے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا لیکن ہدی لایا ہے وہ احرام نہ کھولے اور جس
نے حج کا احرام باندھا وہ اپنا حج پورا کرے عائشہ رض نے کہا میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ
قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلَى إِحْرَامِهِ قَالَتْ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ
فَأَقَامَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَلَمْ يَكُنْ مَعِي هَدْيٌ فَأَحْلَلْتُ فَلَبِسْتُ ثِيَابِي وَتَطَيَّبْتُ مِنْ طِيبِي ثُمَّ جَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ
فَقَالَ اسْتَأْخِرِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ آئے حج کا لبیک پکارتے ہوئے جب نزدیک پہونچے مکے کے تو آپ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے
اور جسکے ساتھ ہدی ہو وہ احرام باندھے رہے۔ اسماء نے کہا زبیر (میرے خاوند) کے ساتھ ہدی تھی وہ احرام باندھے رہے اور میرے ساتھ
ہدی نہ تھی تو میں نے احرام کھول ڈالا اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی پھر زبیر کے پاس بیٹھی انہوں نے کہا مجھ سے الگ رہ میں نے کہا تم ڈرتے
ہو کہ میں تم پر کود پڑوں گی ف اور تمہارا احرام خراب کر دوں گی یہ خیال نہ کرو

الْخُطْبَةُ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ آٹھویں تاریخ سے پہلی (ساتویں تاریخ خطبہ پڑھنا)

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعِرَّانَةِ بَعَثَ
أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْعَرْجِ ثُوِّبَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اسْتَوَى لِيُكَبِّرَ فَسَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ
فَوَقَفَ عَلَى التَّكْبِيرِ فَقَالَ هَذِهِ رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ لَقَدْ بَدَا لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصَلِّيَ مَعَهُ فَإِذَا عَلِيٌّ
فِيهَا فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرٌ أَمْ رَسُولٌ قَالَ لَا بَلْ رَسُولٌ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ أَقْرَؤُهَا عليها
عَلَى النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ أَبُو بَكْرٍ رض فَخَطَبَ النَّاسَ
فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ رض فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا
كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ
حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَفَضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ إِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ
وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْأَوَّلِ قَامَ أَبُو بَكْرٍ
فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ وَكَيْفَ يَرْمُونَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بَرَاءَةَ
عَلَى النَّاسِ حَتَّى خَتَمَهَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جعرانہ کے عمرہ سے لوٹے تو ابوبکر کو لوگوں کا

ابوبکر کو حج پر مقرر کیا ہم لوگ اون کے ساتھ آئے جب عرج (ایک مقام کا نام ہے) میں پہونچے تو صبح کی اذان ہوئے
ابوبکر کھڑے ہوئے نماز کی تکبیر کہنے کو اتنے میں اونٹ کی آواز پیچھے کو سنی انہون نے توقف کیا اور کہا یہ تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی آواز ہے جسکا نام جدعا ہے شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلا معلوم ہوا حج میں آنا تو
شاید آپ ہی ہون ہم آپکے ساتھ نماز پڑھین گے اتنے میں علی رض اوس اونٹنی پر سوار ہوئے ابوبکر صدیق نے کہا تم امیر
ہوکے آئے ہو یا پیغام لیکر انہون نے کہا پیغام لیکر مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہو سورہ برات سنانے
کو حج کے جلسون میں **ف** اگرچہ پہلے آپنے سورہ برات سنانا بھی ابوبکر صدیق کے سپرد کیا تھا لیکن بعد کو خیال آیا کہ
عہد توڑنے کے لئے کوئی شخص عزیز چاہیے کیونکہ عرب ایسی امور میں اقارب ہی کی بات قبول کرتے ہیں اس لیے پیچھے سے حضرت
علی کو روانہ کیا **ف** پھر ہم مکے میں آئے یوم الترویہ سے ایکدن پہلے (یعنی ساتوین تاریخ) تو ابوبکر کھڑے ہوئے اور
خطبہ سنایا لوگونکو اور حج کے ارکان بیان کئے جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی رض کھڑے ہوئے اور لوگون کو سورہ برات
سنائی شروع کی یہانتک کہ ختم کیا اوسکو پھر ہم ابوبکر صدیق کے ساتھ نکلے جب عرفے کا دن ہوا (نوین تاریخ) تو ابوبکر کھڑے
ہوئے اور خطبہ سنایا لوگونکو اور بیان کیے حج کے طریقے جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی کھڑے ہوئے اور سورہ برات سنائی
یہانتک کہ ختم کیا اوسکو پھر جب یوم النحر ہوا (دسوین تاریخ) تو ہم لوٹے منا کو عرفات سے جب ابوبکر لوٹ کر آئے تو انہون نے
خطبہ سنایا لوگونکو اور لوٹنے کے اور قربانی کرنے کے احکام بتلائے اور ارکان پھر جب فارغ ہوئے تو حضرت علی کھڑے ہوئے اور
سورہ برات سنائی یہانتک کہ ختم کیا اوسکو پھر جب پہلا دن کوچ کا ہوا (یعنی بارھوین تاریخ) تو ابوبکر کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا
اور بیان کیا کیونکر کوچ کرنا چاہیے اور کسطرح کنکریاں مارنا چاہیے پھر سب ارکان سکھلائے جب فارغ ہوئے تو حضرت علی رض
کھڑے ہوئے اور سورہ برات لوگونکو سنائی یہانتک کہ ختم کیا اوسکو **اَلْمُتَمَتِّعُ مَتٰى يُهِلُّ بِالْحَجِّ** تمتع کرنیوالا حج کا احرام
کب باندھے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوْا وَاجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَضَاقَتْ بِذٰلِكَ صُدُوْرُنَا وَكَبُرَ عَلَيْنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَحِلُّوْا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِي لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي تَفْعَلُوْنَ فَأَحْلَلْنَا
حَتّٰى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ ترجمہ جابر
سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے (مکے کو) جب ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا احرام کھول ڈالو اور حج کو عمرہ کر دو یہ سنکر ہمارے دل تنگ ہوئے اور ہم پر شاق گزرا جب یہ خبر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا اے لوگو احرام کھول ڈالو اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا اور جیسا تم نے
کیا کرتا پھر ہم نے احرام کھول ڈالا یہانتک کہ جماع کیا اپنی عورتون سے اور جو کام بغیر احرام والا کرتا ہے وہ کیا جب یوم الترویہ
(آٹھوین تاریخ) ہوا تو مکے سے نکلکر ہم نے لبیک پکاری حج کی **مَا ذُكِرَ فِي مُتْعَةِ مِنًى** منا کا بیان **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عُمَيْرٍ

الأنصاري عن أبيه قال عدل إلي عبد الله بن عمر وأنا نازل تحت سرحة بطريق مكة فقال ما أنزلك تحت
هذه الشجرة فقلت أنزلني ظلها فقال عبد الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كنت بين الأخشبين
من منى ونفخ بيده نحو المشرق فإن هناك واديا يقال له السربة وفي حديث الحارث يقال له السرر
به سرحة سر تحتها سبعون نبيا ترجمہ محمد بن عمران انصاری سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے میری طرف
مڑے عبد اللہ بن عمر اور میں ایک درخت کے تلے اترا تھا مکے کی راہ میں اونہوں نے کہا تم اس درخت کے تلے کیوں ٹھہرے ہو میں
نے کہا سایہ کے لیے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو دو پہاڑوں کے بیچ میں ہو منا کے اور اشارہ کیا
مشرق کیطرف تو وہاں ایک وادی (راہ دو پہاڑوں کی بیچ میں) ہے جس کو سربہ یا سرر کہتے ہیں وہاں ایک درخت ہے اوس کے
تلے ستر پیغمبروں کی آنول کاٹی گئی ہے عن عبد الرحمن بن معاذ قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى
ففتح الله أسماعنا حتى إن كنا لنسمع ما يقول ونحن في منازلنا فطفق النبي صلى الله عليه وسلم يعلمهم
مناسكهم حتى بلغ الجمار فقال بحصى الخذف وأمر المهاجرين أن ينزلوا في مقدم المسجد وأمر الأنصار أن
ينزلوا في مؤخر المسجد ترجمہ عبد الرحمن بن معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا منا میں تو ہمارے
ہماری کان کہول دیئے جو آپ فرماتے تھے وہ ہم سنتے تھے اپنے اپنے ٹھکانوں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا انکو
بتلانا حج کا طریقہ یہاں تک کہ جمروں کے پاس پہنچے تو چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنا انگلیوں سے اور حکم کیا مہاجرین کو مسجد میں آگے
اترنیکا اور انصار کو پیچھے اترنے کا **أين يصلي الإمام الظهر يوم التروية** آٹھویں تاریخ کو امام ظہر کی نماز کہاں پڑھے
عن عبد العزيز بن رفيع قال سألت أنس بن مالك فقلت أخبرني بشيء عقلته عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم أين صلى الظهر يوم التروية قال بمنى قلت أين صلى العصر يوم النفر قال بالأبطح
ترجمہ عبد العزیز بن رفیع سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا تم مجھ سے وہ بات بیان کرو جو تم کو یاد ہو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی آپ نے ظہر کہاں پڑھی آٹھویں تاریخ اونہوں نے کہا منا میں پھر کہا کوچ کے دن عصر کہاں پڑھی اونہوں نے
کہا ابطح میں (یعنی محصب میں جو ایک مقام ہے مکہ سے ایک میل کے فاصلے پر) **الغدو من منى إلى عرفة** منا سے
عرفات کو جانا عن ابن عمر قال غدونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من منى إلى عرفة فمنا الملبي ومنا
المكبر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے منا سے عرفے کو کوئی ہم میں سے
تکبیر کہتا اور کوئی لبیک کہتا عن ابن عمر قال غدونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى عرفات فمنا الملبي
ومنا المكبر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **التكبير في المسير إلى عرفة** عرفات کو جاتے ہوے تکبیر کہنا عن
محمد بن أبي بكر الثقفي قال قلت لأنس ونحن غاديان من منى إلى عرفات ما كنتم تصنعون في التلبية مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا اليوم قال كان الملبي يلبي فلا ينكر عليه ويكبر المكبر

فَلَا یُنْکَرُ عَلَیْهِ ترجمہ محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہی مین نے انس سے کہا اور ہم دونوں چلے آتے تھے عرفات کو
منا سے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آج کے دن لبیک مین کیا کرتے تھے انہوں نے کہا کوئی لبیک کہتا تو برا
نہ جانتے اور جو تکبیر کہتا تو برا نہ جانتے (کیونکہ مقصود اللہ کا ذکر ہی) اَلتَّلْبِیَةُ فِیْهِ عرفات کو جاتی ہوئی لبیک
کہنا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ وَهُوَ الثَّقَفِیُّ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُوْلُ فِی التَّلْبِیَةِ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ
قَالَ سِرْتُ هٰذَا الْمَسِیْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَکَانَ مِنْهُمُ الْمُهِلُّ وَمِنْهُمُ الْمُکَبِّرُ
فَلَا یُنْکِرُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَلٰی صَاحِبِهٖ ترجمہ محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہی مین نے انس سے کہا نوین تاریخ صبح کو تم
لبیک مین کیا کہتی ہو آج کے روز انہوں نی کہا مین آج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ
چلا ہون کوئی ان مین سے لبیک پکارتا کوئی تکبیر کہتا اور دونوں مین کوئی دوسری پر اعتراض نہ کرتا ذِکْرُ
فِیْ یَوْمِ عَرَفَةَ عرفے کے دن کی فضیلت عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ یَهُوْدِیٌّ لِعُمَرَ لَوْ عَلَیْنَا اُنْزِلَتْ
هٰذِهِ الْاٰیَةُ لَاتَّخَذْنَاهُ عِیْدًا۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ۔ قَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ الْیَوْمَ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ فِیْهِ
وَاللَّیْلَةَ الَّتِیْ اُنْزِلَتْ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ ترجمہ طارق بن شہاب سے
روایت ہی ایک یہودی نے حضرت عمر سی کہا اگر ہمارے اوپر یہہ آیت اترتی - الیوم اکملت لکم دینکم - یعنی آج مین نے تمہارا
دین پورا کیا تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سی) حضرت عمر نے کہا مین جانتا ہون جس دن یہ آیت اتری اور جس رات
اتری وہ جمعے کی رات تھی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفات مین عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْهِ عَبْدًا اَوْ اَمَةً مِّنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ
عَرَفَةَ وَاِنَّهٗ لَیَدْنُوْ ثُمَّ یُبَاهِیْ بِهِمُ الْمَلَائِکَةَ وَیَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن اتنے غلام اور لونڈی اللہ آزاد نہین کرتا جہنم سے جتنے عرفے کے دن (یعنی نوین
تاریخ ذیحجہ کی) آزاد کرتا ہے مقرر حق تعالے اس دن نزدیک ہوتا ہی (اپنی بندون سے) پھر فخر کرتا ہے اپنے بندون سی فرشتون
پر اور فرماتا ہے (عنایت سی) یہہ لوگ کیا چاہتے ہین (مین نے ان کو بخشدیا مراد وہ بندہ ہین جو حج کو جاتے ہین اور عرفات
مین جمع ہوتے ہین اَلنَّهْیُ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ عرفے کے دن روزہ رکہنے کی ممانعت عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ یَوْمَ عَرَفَةَ وَیَوْمَ النَّحْرِ وَاَیَّامَ التَّشْرِیْقِ عِیْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ
وَهِیَ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک عرفے کا دن اور بقر
عید کا دن اور ایام تشریق (یعنی ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ذیحجہ کے) یہ ہماری مسلمانوں کے عید کے دن ہین اور یہ دن کہانے پینے
کے ہین (لیکن عرفے کے دن روزہ رکہنا حرام نہین ہی اور باقی دنوں مین حرام ہی اور بعضون کے نزدیک حاجی کو عرفے
کے دن روزہ رکہنا مکروہ ہی تا کہ ارکان حج مین خلل نہ پڑے اور جو حاجی نہ ہو اس کو درست ہی) اَلرَّوَاحُ یَوْمَ عَرَفَةَ

عرفے کے دن جلدی عرفات پر پہونچنا عن سالم بن عبد الله قال كتب عبد الملك بن مروان الى الحجاج بن يوسف يأمره ان لا يخالف ابن عمر في امر الحج فلما كان يوم عرفة جاءه ابن عمر حين زالت الشمس وانا معه فصاح عند سرادقه اين هذا فخرج اليه الحجاج وعليه ملحفة معصفرة فقال له ما لك يا ابا عبد الرحمن قال الرواح ان كنت تريد السنة فقال له هذه الساعة فقال له نعم قال افيض على ماء ثم اخرج اليك فانتظره حتى خرج فسار بيني وبين ابي فقلت ان كنت تريد ان تصيب السنة فاقصر الخطبة وعجل الوقوف فجعل ينظر الى ابن عمر كيما يسمع ذلك منه فلما راى ذلك ابن عمر قال صدق

ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے عبد الملک بن مروان نے (جو خلیفہ بنی امیہ میں سے تھا) حجاج بن یوسف کو لکھا اور حجاج حاکم تھا مکہ کا عبد الملک کیطرف سے) کہ مخالفت نکرے عبد اللہ بن عمر رض کی حج کے کاموں میں جب عرفہ کا دن ہوا تو عبد اللہ بن عمر دوپہر ڈھلتے ہی اوس کے پاس آئے میں بھی ان کے ساتھ تھا اور اوسکی پردی کے پاس آنکر پکارا کہاں ہے یہ حجاج نکلا ایک کسم کے رنگ کا تہبند باندھے ہوئے اور کہنے لگا کیا کہتے ہو اے ابا عبد الرحمن اونہوں نے کہا چلو اگر سنت کی پیروی چاہتے ہو حجاج نے کہا ابھی سے اونہوں نے کہا ہاں کہا پانی ڈال لون اپنے اوپر پھر نکلتا ہوں عبد اللہ بن عمر اوسکا انتظار کرتے رہے یہانتک کہ نکلا اور میرے اور باپ کے بیچ میں چلا میں نے کہا اگر تو سنت کی پیروی چاہتا ہے تو خطبہ چھوٹا پڑھ اور عرفات میں جلدی کر ٹھرنے کے لیے وہ ابن عمر کیطرف دیکھنے لگا اون سے سننے کے لیے اونہوں نے کہا سچ کہتا ہے

التلبية بعرفة عرفات میں لبیک کہنا عن سعيد بن جبير قال كنت مع ابن عباس بعرفات فقال ما لي لا اسمع الناس يلبون قلت يخافون من معاوية فخرج ابن عباس من فسطاطه فقال لبيك اللهم لبيك لبيك فانهم قد تركوا السنة من بغض علي ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عباس کے ساتھ تھا عرفات میں اونہوں نے کہا کیا سبب ہے جو لبیک کی آواز نہیں آتی میں نے کہا لوگ معاویہ سے ڈرتے ہیں (اونہوں نے لبیک کہنے سے منع کیا ہے) یہ سنکر عبد اللہ بن عباس اپنے ڈیرے سے نکلے اور کہا لبیک اللہم لبیک لبیک لوگوں نے سنت کو چھوڑ دیا حضرت علی کی عداوت میں (اور معاویہ کی محبت میں)

الخطبة بعرفة قبل الصلوة عرفات میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا عن سلمة بن نبيط عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب على جمل احمر بعرفة قبل الصلوة ترجمہ سلمہ بن نبیط سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے عرفات میں ایک لال اونٹ پر نماز سے پہلے

الخطبة يوم عرفة على الناقة عرفات کے دن اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ پڑھنا عن سلمة بن نبيط عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب يوم عرفة على جمل احمر ترجمہ اوپر گزر چکا

قصر الخطبة بعرفة عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا عن سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر جاء الى الحجاج بن يوسف يوم عرفة حين زالت الشمس وانا معه فقال

الرواح ان كنت تريد السنة فقال هذه الساعة قال نعم قال سالم فقلت للحجاج ان كنت تريد ان تصيب
اليوم السنة فاقصر الخطبة وعجل الصلوة فقال عبد الله بن عمر صدق ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن عمر حجاج بن یوسف کے پاس آئے اور کہا چل اگر سنت کی پیروی چاہتا ہے اوس نے کہا ابھی عبد اللہ بن عمر
نے کہا ہان سالم نے کہا مین حجاج سے بولا اگر تو آجکے دن سنت پر چلنا چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھ اور نماز جلدی پڑھ
عبد اللہ بن عمر نے کہا سچ کہتا ہے الجمع بين الظهر والعصر بعرفة عرفات مین ظہر اور عصر ملا کر پڑھنا عن
عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الصلوة لوقتها الا بجمع وعرفات ترجمہ عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو اپنے وقت پر پڑھتے مگر مزدلفہ اور عرفات مین (عرفات
مین ظہر اور عصر دونون ظہر کے وقت پڑھ لیتے اور مزدلفہ مین مغرب اور عشا دونون عشا کے وقت پڑھتے) باب رفع
اليدين في الدعاء بعرفة عرفات مین ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا عن اسامة بن زيد قال كنت رديف النبي صلى الله
عليه وسلم بعرفات فرفع يديه يدعو فمالت به ناقته فسقط خطامها فتناول الخطام باحدى يديه وهو
رافع يده الاخرى ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا عرفات مین اپنے دونون
ہاتھ اوٹھائے دعا مانگتے تو اتنے مین اونٹنی مڑ سے تو اوسکی نکیل چھوٹ پڑی اپنے ایک ہاتھ سے نکیل تھامی اور ایک ہاتھ اوٹھائے
رہے عن عائشة قالت كانت قريش تقف بالمزدلفة ويسمون الحمس وسائر العرب تقف بعرفة فامر الله
تبارك وتعالى نبيه صلى الله عليه وسلم ان يقف بعرفة ثم يدفع منها فانزل الله عز وجل ثم افيضوا
من حيث افاض الناس ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے قریش کے لوگ مزدلفہ مین ٹھہرتے اور باقی عرب کے لوگ عرفات
مین ٹھہرتے اور قریش کو حمس کہتے (کیونکہ حمس احمس کی جمع ہے اور احمس قریشی کو کہتے ہین اسلیے کہ وہ اپنے دین مین سخت تھا ہے)
اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا عرفات مین ٹھہرنیکا پھر عرفات سے لوٹنے کا اور فرمایا لوٹو جہان سے لوٹتے ہین لوگ عن
جبير بن مطعم قال اضللت بعيرا لي فذهبت اطلبه بعرفة يوم عرفة فرايت النبي صلى الله عليه وسلم واقفا
فقلت ما شان هذا انما هذا من الحمس ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے میرا ایک اونٹ کھو گیا مین اوسکو ڈھونڈھنے چلا گیا
عرفات پر عرفے کے دن مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا وہان ٹھہرے ہوئے مینے کہا ان کو یہ کیا ہوا یہ تو حمس مین
سے ہین (یعنی قریش کے لوگون مین سے انکو تو مزدلفہ مین ٹھہرنا تھا جو حرم کے اندر ہے نہ عرفات مین قریش کہتے ہم اللہ کے لوگ
ہین تو اللہ کے حرم سے باہر نہ ٹھہرینگے) عن يزيد بن شيبان قال كنا وقوفا بعرفة مكانا بعيدا من الموقف فاتانا
ابن مربع الانصاري فقال اني رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم اليكم يقول كونوا على مشاعركم
فانكم على ارث من ارث ابيكم ابراهيم عليه السلام ترجمہ یزید بن شیبان سے روایت ہے ہم عرفات مین ٹہرنے کی
جگہ سے دور تھے اتنے مین ابن مربع ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہون آپ فرماتے ہین

اپنی اپنی جگہوں پر رہو اگلے زمانے سے مقرر ہیں) رہو اس لیے کہ تم وارث ہو اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے **عن** جعفر
بن محمد حدثني أبي قال أتينا جابر بن عبد الله فسألناه عن حجة النبي صلى الله عليه وسلم فحدثنا أن
النبي صلى الله عليه وسلم قال عرفة كلها موقف **ترجمہ** امام جعفر صادق سے روایت ہے میں نے اپنے باپ سے سنا وہ
کہتے تھے میں جابر بن عبد اللہ انصاری پاس گیا اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو انہوں نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے **فرض** الوقوف بعرفة عرفات میں ٹھہرنا فرض
ہے **عن** عبد الرحمن بن يعمر قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتاه ناس فسألوه عن الحج فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الحج عرفة فمن أدرك ليلة عرفة قبل طلوع الفجر من ليلة جمع فقد تم
حجه **ترجمہ** عبد الرحمن بن یعمر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھا اتنے میں کچھ لوگ آئے اور حج کو پوچھنے
لگے آپ نے فرمایا حج عرفات میں ٹھہرنا ہے جس شخص نے عرفے کی رات پائی مزدلفہ کی رات کی صبح ہونے سے پہلے (یعنی دسویں تاریخ
کی صبح سے پہلے) اوسکا حج پورا ہو گیا (اگرچہ ایک ساعت ہی اوس وقت کی اندر عرفات میں ٹھہرا) **عن** الفضل بن عباس قال أفاض
رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفات وردفه أسامة بن زيد فجالت به الناقة وهو رافع يديه لا
تجاوزان رأسه فما زال يسير على هينته حتى انتهى إلى جمع **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور آپ کے ساتھ اسامہ بن زید سوار تھے تو اونٹنی آپ کو لیکر چلی اور آپ اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے تھے (دعا
کے لیے) لیکن سر سے اونچے نہ تھے پھر اسی حالت سے آپ چلتے رہے یہانتک کہ مزدلفہ میں پہونچے **عن** ابن عباس أن أسامة
بن زيد قال أفاض رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفة وأنا رديفه فجعل يكبح راحلته حتى أن ذفراها
ليكاد يصيب قادمة الرحل وهو يقول يا أيها الناس عليكم بالسكينة والوقار فإن البر ليس في إيضاع
الإبل **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے اسامہ بن زید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے عرفات سے اور میں آپ کے ساتھ
سوار تھا آپ اپنی اونٹنی کی نکیل کھینچنے لگے (آہستہ چلانے کے لیے) یہانتک کہ اوسکی کانوں کی جڑیں پالان کے برابر آنے لگیں اور
آپ فرماتے تھے اے لوگو لازم کر لو اپنے اوپر آہستگی اور نرمی کو (یعنی سہولت سے چلو) کیونکہ اونٹ دوڑانا کچھ نیکی نہیں ہے (بلکہ دوڑانے
میں خوف ہے لوگوں کو ایذا پہونچنے کا اس لیے کہ ہجوم بہت ہوتا ہے) **الأمر بالسكينة في الإفاضة من عرفة**
عرفات سے لوٹتے وقت آہستہ چلنے کا حکم **عن** ابن عباس يقول لما دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم شنق ناقته
حتى أن رأسها ليمس واسطة رحله وهو يقول للناس السكينة السكينة عشية عرفة **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے تو آپ نے اپنی اونٹنی کے مہار کھینچی یہانتک کہ سر اوسکا پالان کی لکڑی
سے چھونے لگا اور آپ فرماتے تھے لوگوں سے آہستہ آہستہ چلو عرفے کی شام کو **عن** الفضل بن عباس وكان رديف رسول
الله صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في عشية عرفة وغداة جمع للناس حين دفعوا

عليكم السكينة وهو كاف ناقته حتى اذا دخل محسرا وهو من منى قال عليكم بحصى الخذف الذي
يرمى به فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى الجمرة العقبة ترجمہ فضل بن عباس سے روایت
ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپنے فرمایا عرفے کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو جب لوگ چلے اے لوگو
آرام پکڑو اور آپ کے تھے اپنی اونٹنی کو یہانتک کہ بطن محسر میں آئے جو منا میں ہے فرمایا لازم پکڑو چھوٹی چھوٹی کنکریاں
پھر آپ لبیک کہتے رہے یہانتک کہ جمرہ عقبہ کو مارا اوسوقت سے لبیک موقوف کی عن جابر قال افاض رسول
الله صلى الله عليه وسلم وعليه السكينة واوضع في وادي محسر وامرهم ان يرموا الجمرة بمثل حصى الخذف
ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اطمینان سے اور جلدی چلایا اونٹ کو بطن محسر میں
(وہ ایک وادی ہے درمیان منا اور مزدلفہ کے) اور حکم کیا لوگوں کو چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنیکا عن جابر ان
النبي صلى الله عليه وسلم افاض من عرفة جعل يقول السكينة عباد الله يقول بيده هكذا واشار
ايوب بباطن كفه الى السماء ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹی فرماتے تھے
اطمینان سے چلو اے بندو اللہ کے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔ ایوب نے جو راوی ہے اس حدیث کا اپنی ہتیلی سے اشارہ
کیا آسمان کیطرف **کیف السیر من عرفة** عرفات سے کیونکر چلنا چاہیے عن اسامة بن زيد انه
سئل عن سير النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع قال كان يسير العنق فاذا وجد فجوة نص
والنص فوق العنق ترجمہ اسامہ بن زید سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کیونکر چلتے تھے اونہوں نے
کہا عنق سے (جو ایک متوسط چال ہے نہ جلدی نہ دیر) جب جگہ پاتے تو نص کرتے اور نص عنق سے زیادہ ہے عن
اسامة بن زيد ان النبي صلى الله عليه وسلم حيث افاض من عرفة مال الى الشعب قال فقلت له الصلاة
المغرب قال المصلى امامك ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے لوٹے تو پہاڑ
کی گھاٹی کیطرف چلے میں نے کہا میں مغرب کی نماز پڑھ لوں آپنے فرمایا نماز کی جگہہ آگے ہے عن اسامة بن زيد قال ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل الشعب الذي ينزله الامراء فبال ثم توضأ وضوءا خفيفا فقلت
يا رسول الله الصلاة قال الصلاة امامك فلما اتينا المزدلفة لم يحل آخر الناس حتى صلى ترجمہ اسامہ بن
زید رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم اوس گھاٹی میں اترے جہاں سردار اترتے ہیں اور پیشاب کیا پھر ایک ہلکا وضو
کیا میں نے کہا یا رسول اللہ نماز آپ نے فرمایا نماز آگے ہے جب ہم مزدلفہ میں آئے تو ابھی اخیر کے لوگ اوترے ہی نہ تھے
آپنے نماز پڑھ لی **الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة** مزدلفہ میں دو نمازیں ملاکر پڑھنا عن ابي ايوب ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم جمع بين المغرب والعشاء بجمع ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جمع کیا مغرب اور عشا کو مزدلفہ میں (یعنی دونوں نمازیں عشا کے وقت پڑھیں) عن ابن مسعود ان النبي صلى الله عليه

وسلم جمع بين المغرب والعشاء بجمع ترجمہ ابن مسعود سے بھی یہ روایت ہے عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم جمع بين المغرب والعشاء بجمع باقامة واحدة لم يسبح بينهما ولا على اثر كل واحدة منهما
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مغرب اور عشا کو ایک تکبیر سے مزدلفہ میں اور ان کے بیچ میں
نفل نہیں پڑھے اور نہ ہر ایک کے بعد نفل پڑھا عن عبيد الله بن عبد الله ان اباه قال جمع رسول الله صلى الله
عليه وسلم بين المغرب والعشاء ليس بينهما سجدة صلى المغرب ثلث ركعات وصلى العشاء ركعتين و
كان عبد الله بن عمر يجمع كذلك حتى لحق بالله عز وجل ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
انکے باپ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مغرب اور عشا کو ان دونوں کے بیچ میں کوئی نماز نہیں پڑھی مغرب کی
تین رکعتیں پڑھیں پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں اور عبد اللہ بن عمر بھی اسیطرح جمع کرتے رہے یہانتک کہ اللہ جل جلالہ سے
ملے عن ابن عمر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم المغرب والعشاء بجمع باقامة واحدة ترجمہ ابن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کو مزدلفہ میں پڑھی ایک تکبیر سے عن كريب قال سألت اسامة بن زيد
وكان ردف رسول الله صلى الله عليه وسلم عشية عرفة فقلت كيف فعلتم قال اقبلنا نسير حتى بلغنا المزدلفة
فاناخ فصلى المغرب ثم بعث الى القوم فاناخوا في منازلهم فلم يحلوا حتى صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء
الآخرة ثم حل الناس فنزلوا فلما اصبحنا انطلقت على رجلي في سباق قريش وردفه الفضل ترجمہ کریب سے
روایت ہے میں نے اسامہ بن زید سے پوچھا اور وہ سوار تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفے کی شام کو میں نے کہا تم نے کیا کیا انہوں
نے کہا ہم چلتے رہے عرفات سے یہانتک کہ مزدلفہ میں آئے وہاں آپ نے اونٹ بٹھایا پھر مغرب کی نماز پڑھی اور لوگوں کو کہلا بھیجا
ان سب نے اپنے اپنے ٹھکانوں میں اونٹ بٹھائے پر وہ سب اوترے نہیں جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑھ لی
پھر لوگ اوترے جب صبح ہوئی تو میں پیدل چلا قریش کے آگے چلنے والوں کے ساتھ اور فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سوار ہوئے تقديم النساء والصبيان الى منازلهم بمزدلفة عورتوں اور بچوں کو آگے اپنے ٹھکانے بھیجدینا
مزدلفہ میں تاکہ ہجوم میں انکو تکلیف نہو عن ابن عباس يقول انا ممن قدم النبي صلى الله عليه وسلم ليلة
المزدلفة في ضعفة اهله ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں ان لوگوں میں تھا جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے لوگوں میں سے ضعیف سمجھکر آگے بھیجدیا تھا مزدلفہ کی رات کو عن ابن عباس قال كنت فيمن قدم النبي صلى الله
عليه وسلم ليلة المزدلفة في ضعفة اهله ترجمہ وہی جو گزرا عن الفضل ان النبي صلى الله عليه وسلم امر ضعفة
بني هاشم ان ينفروا من جمع بليل ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم کے ضعیف
لوگوں کو یعنی عورتوں بچوں کو حکم کیا مزدلفے سے رات ہی کو چلے جانے کا منا کو تاکہ ان میں ہجوم سے تکلیف نہو عن ام
حبيبة ان النبي صلى الله عليه وسلم امرها ان تغلس من جمع الى منى ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے انکو حکم کیا مزدلفہ چلے جانیکا اندھیرے منہ منا کو **عن** ام حبیبۃ قالت کنا نغلس علی عھد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من المزدلفۃ الی منی ترجمہ ام المومنین ام حبیبہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مزدلفہ سے
اندھیرے منہ منا کو چلے آتے تھے **الرخصۃ** للنساء فی الافاضۃ من جمع قبل الصبح عورتون کو مزدلفہ سے لوٹنے کی اجازت
فجر ہونے سے پہلے **عن** عائشۃ قالت انما اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لسودۃ فی الافاضۃ قبل الصبح من جمع
لانھا کانت امراۃ ثبطۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سودہ کو
مزدلفہ سے لوٹنے کی فجر ہونے سے پہلے اس لیے کہ وہ موٹی عورت تہین **الوقت** الذی یصلی فیہ الصبح بالمزدلفۃ
مزدلفہ مین فجر کی نماز کسوقت پڑہی **عن** عبد اللہ قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوۃ قط الا
لمیقاتھا الا صلوۃ المغرب والعشاء صلاھما بجمع وصلوۃ الفجر یومئذ قبل میقاتھا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود
سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہین دیکھا کسی نماز کو بے وقت پڑھتے ہوے مگر مغرب اور عشا کی نماز
مزدلفہ مین اور فجر کی نماز بھی اسدن وقت سے پہلے پڑہی **ف** یعنی جو وقت مقرر تہا اس سے پہلے پڑہی نہ یہ کہ طلوع فجر سے
پہلے پڑہی اور حنفیہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے فجر کو دیر سے پڑھنے کا حالانکہ یہ استدلال اس حدیث سے تام نہین ہوتا کیونکہ
حدیث مین تصریح نہین ہے کہ ہمیشہ آپ فجر کی نماز روشنی مین پڑھا کرتے **فیمن** لم یدرک صلوۃ الصبح مع الامام
بالمزدلفۃ جس شخص کو مزدلفہ مین فجر کی نماز امام کے ساتھ نہ ملے **عن** عروۃ بن مضرس قال رأیت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم واقفا بالمزدلفۃ فقال من صلی معنا صلاتنا ھذہ ھھنا ثم اقام معنا وقد وقف قبل ذلک
بعرفۃ لیلا او نھارا فقد تم حجہ ترجمہ عروہ بن مضرس سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مزدلفہ
مین کھڑے ہوے آپنے فرمایا جس نے ہماری ساتھ یہ نماز (فجر کی) اس جگہ پڑہی پھر ہماری ساتھ ٹھہرا رہا اور اس سے پہلے رات یا
دن مین (نوین تاریخ کو) عرفات مین ٹھہرا اوسکا حج پورا ہوگیا **عن** عروۃ بن مضرس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من ادرک جمعا مع الامام والناس حتی یفیض منھا فقد ادرک الحج ومن لم یدرک مع الناس والامام
فلم یدرک ترجمہ عروہ بن مضرس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مزدلفہ امام اور لوگون کے ساتھ
پایا وہان سے لوٹنے تک اوس نے حج پایا اور جسنے امام اور لوگون کے ساتھ نہ پایا اوس نے حج نہ پایا **عن** عروۃ بن مضرس قال اتیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجمع فقلت یا رسول اللہ انی اقبلت من جبلی طی لم ادع حبلا الا وقفت علیہ فھل
لی من حج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی ھذہ الصلوۃ معنا وقد وقف قبل ذلک بعرفۃ لیلا
او نھارا فقد تم حجہ وقضی تفثہ ترجمہ عروہ بن مضرس سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مزدلفہ مین
آیا اور مینے کہا یا رسول اللہ مین طے کے پہاڑون سے آتا ہون مین نے کوئی ٹیلہ نہین چھوڑا جسپر نہ ٹھہرا ہون تو کیا حج میرا ہوگیا
آپنے فرمایا جس شخص نے ہماری ساتھ یہ نماز (یعنی فجر کی نماز) پڑہی اور اس سے پہلے وہ عرفات مین (دسوین) یا نوین ※

دن بھر اتو اوسکا حج پورا ہوگیا اور اوس نے اپنا میل کچیل صاف کیا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ اَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ هَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةَ مَعَنَا وَوَقَفَ هٰذَا الْمَوْقِفَ
حَتّٰى يُفِيضَ وَاَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ الطَّائِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ اَكْلَلْتُ
مَطِيَّتِي وَاَتْعَبْتُ نَفْسِي مَا بَقِيَ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الْغَدَاةِ هٰهُنَا مَعَنَا
وَقَدْ اَتٰى عَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضٰى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں طی کے پہاڑوں سے آیا
میں نے اپنی اونٹنی کو تھکایا اور اپنی جان کو تھکایا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَاَتَاهُ نَاسٌ مِنْ نَجْدٍ فَاَمَرُوْا رَجُلًا فَسَاَلَهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ
فَقَدْ اَدْرَكَ حَجَّهُ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ مَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَجُلًا
فَجَعَلَ يُنَادِي بِهَا فِي النَّاسِ ترجمہ عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا عرفے میں کچھ
لوگ نجد کے آئے تھے اونہوں نے ایک شخص سے کہا آپ سے پوچھے حج کو آپنے فرمایا حج کیا ہے عرفات میں ٹھہرنا جو شخص دسویں رات تک
بھی فجر نکلنے سے پہلے عرفات میں آجاوے اوس نے حج پالیا اور منا میں رہنے کے تین دن ہیں جو جلدی کرے دو دن میں چلا جاوے
اوس پر گناہ نہیں اور جو دیر کر کے جاوے اوس پر بھی گناہ نہیں پھر آپنے ایک شخص کو اپنی ساتھ سوار کر لیا کہ لوگوں میں اوسکو پکار دیوے
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدلفہ تمام ٹھہرنے کی جگہ ہے **اَلتَّلْبِيَةُ** بِمُزْدَلِفَةَ مزدلفہ میں لبیک کہنا
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ
فِي هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا اور ہم مزدلفہ میں تھے
میں نے سنا اوس شخص سے جن پر سورہ بقرہ اوتری اس جگہ فرماتے تھے لبیک اللہم لبیک **وَقْتُ** الْاِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ مزدلفہ سے
کس وقت لوٹے عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى
تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ اَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے میں حضرت عمرؓ کے ساتھ موجود تھا مزدلفہ میں اونہوں نے کہا جاہلیت کے لوگ مزدلفہ سے نہیں لوٹتے
تھے جبتک آفتاب نہ نکلتا اور کہتے چمک جا اے ثبیر (جو ایک پہاڑ کا نام ہے مزدلفہ میں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا
خلاف کیا آپ لوٹے آفتاب نکلنے سے پہلے **اَلرُّخْصَةُ** لِلضَّعَفَةِ اَنْ يُصَلُّوْا يَوْمَ النَّحْرِ الصُّبْحَ بِمِنًى ضعیف لوگوں کو اجازت
ہے کہ (مزدلفہ سے رات ہی کو لوٹ جاویں) صبح کی نماز منا میں آنکر پڑھیں دسویں تاریخ کو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَرْسَلَنِي
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ اَهْلِهِ فَصَلَّيْنَا الصُّبْحَ بِمِنًى وَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی ضعیف لوگوں کے ساتھ (یعنی عورتوں بچوں کے) روانہ کر دیا تو ہم نے صبح کی نماز
منا میں پڑھی اور کنکریاں ماریں ۔ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَۃَ قَالَتْ وَدِدْتُ اَنِّیْ اسْتَأْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کَمَا اسْتَأْذَنَتْہُ سَوْدَۃُ فَصَلَّیْتُ الْفَجْرَ بِمِنًی قَبْلَ اَنْ یَّأْتِیَ النَّاسُ وَکَانَتْ سَوْدَۃُ امْرَاَۃً ثَقِیْلَۃً ثَبِطَۃً
فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَھَا فَصَلَّتِ الْفَجْرَ بِمِنًی وَرَمَتْ قَبْلَ اَنْ یَّأْتِیَ النَّاسُ ترجمہ ام
المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہی میں نے چاہا کہ میں بھی اجازت لیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے اجازت لی تھی سودہ نے
اور فجر کی نماز منا میں پڑھتی لوگوں کے آنے سے پہلے اور سودہ تو ایک بھاری بھر کم عورت تھیں انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی انہوں نے فجر کی نماز منا میں پڑھی اور لوگوں کے آنے سے پہلے کنکریاں
ماریں ۔ عَنْ مَوْلًی لِاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ جِئْتُ مَعَ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ مِنًی بِغَلَسٍ فَقُلْتُ لَھَا لَقَدْ جِئْنَا مِنًی بِغَلَسٍ
فَقَالَتْ قَدْ کُنَّا نَصْنَعُ ھٰذَا مَعَ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْکَ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر کے ایک غلام سے روایت ہی میں اسماء کے ساتھ
منا میں آیا اندھیری میں میں نے کہا ہم منا میں پہونچے اندھیری رات میں (حالانکہ دن کو آنا چاہیے) اسماء نے کہا ہم ایسا
ہی کرتے تھے اوس شخص کے ساتھ جو تجھ سے بہتر تھا ۔ عَنْ عُرْوَۃَ قَالَ سُئِلَ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ وَاَنَا جَالِسٌ مَعَہٗ کَیْفَ
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ حِیْنَ دَفَعَ قَالَ کَانَ یَسِیْرُ نَاقَتَہٗ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَۃً
نَصَّ ترجمہ عروہ سے روایت ہی میں نے اسامہ بن زید سے پوچھا اور میں اون کے ساتھ بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع
میں کیونکر چلتے تھے مزدلفہ سے لوٹتی وقت انہوں نے کہا آپ چلاتی تھے اونٹنی کو لیکن جب جگہ پاتے تو دوڑاتے ۔ عَنْ
الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ حِیْنَ دَفَعُوْا عَشِیَّۃَ عَرَفَۃَ وَغَدَاۃَ جَمْعٍ عَلَیْکُمْ
بِالسَّکِیْنَۃِ وَھُوَ کَافٌّ نَاقَتَہٗ حَتّٰی اِذَا دَخَلَ مِنًی فَھَبَطَ حِیْنَ ھَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ عَلَیْکُمْ بِحَصَی الْخَذْفِ الَّذِیْ
تُرْمٰی بِہِ الْجَمْرَۃُ قَالَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِیَدِہٖ کَمَا یَخْذِفُ الْاِنْسَانُ ترجمہ فضل بن عباس سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفے کی شام کو لوٹے اور مزدلفے کی صبح کو تو فرمایا ای لوگو اطمینان سے چلو اور آپ
روکے ہوئے تھے اونٹنی کو جب منا میں آئے اور بطن محسر میں اوترے تو فرمایا چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارو جمرے پر اور اپنی ہاتھ سے
اشارہ کیا جیسے آدمی کنکری مارتا ہے ۔ **الایضاع فی وادی محسر** (بطن محسر میں اونٹ جلدی دوڑانا) عَنْ جَابِرٍ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِیْ وَادِیْ مُحَسِّرٍ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی
اونٹ دوڑایا وادی محسر میں (جو ایک مقام ہی قریب منا کی مزدلفی سے آتے ہوئے اوسکو محسر اسلیے کہتے ہیں کہ وہاں اصحاب الفیل
کا ہاتھی تھک کر گر گیا تھا) ۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ حَجَّۃِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَفَعَ مِنَ الْمُزْدَلِفَۃِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ
اَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰی اَتٰی مُحَسِّرًا حَرَّکَ قَلِیْلًا ثُمَّ سَلَکَ الطَّرِیْقَ الْوُسْطٰی الَّتِیْ تُخْرِجُکَ عَلَی الْجَمْرَۃِ

الکبری حتی رمی الجمرۃ التی عند الشجرۃ فرمی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ منھا حصی الخذف رمی من بطن الوادی **ترجمہ** امام جعفر صادق سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ امام محمد باقر رضی سے کہا ہم جابر بن عبد اللہ پاس گئے اور پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال انہون نے کہا رسول اللہ صلعم مزدلفہ سے لوٹے آفتاب نکلنے سے پہلی اور فضل بن عباس کو اپنے ساتھ بٹھا لیا جب محسر مین آئے تو اونٹ کو ذرا تیز کیا پھر بیچ کے رستے سے چلے جہان سے جمرہ کبریٰ پر نکلتے ہین یہانتک کہ اس جمرے کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے اور سات کنکریان اس پر ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی چھوٹی چھوٹی کنکریان وادی کے اندر کی طرف سے

التلبیۃ فی السیر چلتے وقت لبیک کہنا **عن** الفضل بن عباس انہ کان ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل یلبی حتی رمی الجمرۃ **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپ لبیک کہتے رہے یہانتک کہ جمرہ کو مارا۔

التقاط الحصی کنکریان چننا **عن** ابی العالیۃ قال قال ابن عباس قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ العقبۃ وھو علی راحلتہ ھات القط لی فلقطت لہ حصیات ھن حصی الخذف فلما وضعتھن فی یدہ قال بامثال ھؤلاء وایاکم والغلو فی الدین فانما اھلک من کان قبلکم الغلو فی الدین **ترجمہ** ابو العالیہ رضی سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان مارنے کی صبح کو فرمایا اور آپ اپنی اونٹنی پر تھے لا میرے لیے کنکریان چن مین نے کنکریان چنین چھوٹی چھوٹی (جنکو دو انگلیون سے پھینکتے ہین) جب مین نے وہ کنکریان آپ کے ہاتھ مین رکھین تو آپ نے فرمایا ہان اسیطرح کی کنکریان مارو اور دین مین سختی کرنے سے بچو تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے دین مین تشدد (سختی اور حد سے زیادہ بڑھانے) سے

من این یلقط الحصی کنکریان کہان سے چنی جاوین **عن** الفضل بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للناس حین دفعوا عشیۃ عرفۃ وغداۃ جمع علیکم بالسکینۃ وھو کاف ناقتہ حتی اذا دخل منی فھبط حین ھبط محسرا قال علیکم بحصی الخذف الذی ترمی بہ الجمرۃ قال والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یشیر بیدہ کما یخذف الانسان **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ عرفے کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو لوٹے اے لوگو ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے جب منیٰ مین آئے اور وادی محسر مین اترے تو فرمایا لازم کرو اپنے اوپر چھوٹی چھوٹی کنکریان جن سے جمرے کو مارتے ہین اور آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے جیسے انسان کنکری پھینکتا ہے

قدر حصی الرمی کتنی بڑی کنکریان مارے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ العقبۃ وھو واقف علی راحلتہ القط لی فلقطت لہ حصیات ھن حصی الخذف فوضعتھن فی یدہ وجعل یقول بھن فی یدہ ووصف یحیی تحریکھن فی یدہ بامثال ھؤلاء **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان مارنے کے دن صبح کو مجھ سے فرمایا آپ اونٹ پر تھے کنکریان چن میرے لیے مین نے کنکریان چنین چھوٹی چھوٹی اور آپ کے ہاتھ مین رکھین آپ ان کو ہاتھ مین ہلاتے تھے کہتے

نے جو راوی ہیں اس حدیث کا بیان کیا اسطرح ہلاتے تھے) اور فرماتے تھے ان اسیطرح کی کنکریاں مارو **الرکوب**
الی الجمار واستظلال المحرم سوار ہو کر کنکریاں مارنا اور محرم پر سایہ کرنا **عن** ام حصین قالت حججت فی حجة
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرایت بلالا یقود بخطام راحلته واسامة بن زید رافع علیه ثوبه یظلله من الحر
وهو محرم حتی رمی جمرة العقبة ثم خطب الناس فحمد اللہ واثنی علیه وذکر قولا کثیرا ترجمہ ام حصین سے روایت ہے
میں نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو بلال کو دیکھا وہ آپ کی اونٹنی کی مہار ہاتھ میں کھینچ رہے تھے اور اسامہ بن زید اپنی
کپڑے سے آپ پر سایہ کیے تھے آپ احرام باندھے تھے یہانتک کہ آپ نے کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ کو پھر خطبہ سنایا لوگوں کو اور
اللہ کی تعریف اور ثنا کی اور بہت باتیں فرمائیں **عن** قدامة بن عبد اللہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم یرمی جمرة العقبة یوم النحر علی ناقة له صهباء لاضرب ولا طرد ولا الیک الیک ترجمہ قدامہ بن
عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نحر کے جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارتے ہوئے آپ ایک
اونٹنی پر سوار تھے جو سرخ اور سفید تھی نہ مارتے تھے نہ ہانکتے تھے نہ ہٹو ہٹو کہتے تھے **عن** جابر بن عبد اللہ یقول رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیه وسلم یرمی الجمرة وهو علی بعیره وهو یقول یا ایها الناس خذوا مناسککم فانی لا
ادری لعلی لا احج بعد عامی هذا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جمرہ
کو مارتے تھے اونٹ پر سوار فرماتے تھے اے لوگو اپنے حج کے کام سیکھ لو اس لیے کہ شاید اس سال کے بعد پھر میں حج نہ کروں (ایسا ہی
ہوا پھر آپ کی وفات ہو گئی) **وقت** رمی جمرة العقبة یوم النحر جمرہ عقبہ دسویں تاریخ کس وقت مارے **عن**
جابر قال رمی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الجمرة یوم النحر ضحی ورمی بعد یوم النحر اذا زالت الشمس ترجمہ
جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ کنکریاں ماریں آفتاب نکلنے کے بعد اور بعد دسویں تاریخ کے (
گیارہویں بارہویں کو) دوپہر ڈھلے **النهی** عن رمی جمرة العقبة قبل طلوع الشمس آفتاب نکلنے سے پہلے کنکریاں مارنے
کی ممانعت **عن** ابن عباس قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اغیلمة بنی عبد المطلب علی حمرات یلطخ
افخاذنا ویقول ابینی لا ترموا جمرة العقبة حتی تطلع الشمس ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم لڑکوں کو عبد المطلب کے گدہوں پر سوار کرکے روانہ کیا ہماری رانوں پر مارتے تھے اور فرماتے تھے اے بیٹو
مت مارو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مار تا یہانتک کہ آفتاب نکلے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قدم اهله
وامرهم ان لا یرموا الجمرة حتی تطلع الشمس ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
گھر کے لوگوں کو آگے بھیج دیا اور حکم کیا کہ کنکریاں نہ ماریں جبتک آفتاب نہ نکلے **الرخصة** فی ذلک للنساء
عورتوں کو آفتاب نکلنے سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت **عن** عائشة ام المؤمنین ان رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم امر احدی نسائه ان تنفر من جمع لیلة جمع فتاتی جمرة العقبة فترمیها وتصبح فی منزلها وکان

ثم یفعلہ حتی مات ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بی بی کو حکم کیا تر لینے
سے کوچ کر جانیکا اوسی رات کو اور جمرہ عقبہ پر اندہیرے میں رمی کرنیکا پھر اپنی جگہ پر آنیکا عطا بھی ایسا ہی کرتے تھے یہانتک کہ مر گئے
الرمی بعد المساء شام ہوئی پر رمی کرنا عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل ایام
منی فیقول لا حرج فسألہ رجل فقال حلقت قبل ان اذبح قال لا حرج فقال رجل رمیت بعد ما امسیت
قال لا حرج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ پوچھتے تھے منا کے دنون مین حج کے مسائل
آپ فرماتے تھے کچھ حرج نہین ایک شخص نے کہا مین نے سر منڈایا قربانی سے پہلے آپ نے فرمایا کچھ حرج نہین دوسرا بولا مین نے کنکریان
ماریں شام ہوئی پیچھے آپ نے فرمایا کچھ حرج نہین رمی الرعاۃ اونٹ چرانیوالون کی رمی کا بیان عن ابی البداح بن عاصم
عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للرعاء ان یرموا یوما ویدعوا یوما ترجمہ ابو البداح بن عدی
سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اونٹ چرانیوالون کو ایک دن رمی کر
کی (اس لیے کہ وہ ہر روز منی مین نہین آسکتے اپنے اونٹون کو دور لیجاتے تھے چرانے کے لیے) عن عاصم بن عدی ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للرعاء فی البیتوتۃ یرمون یوم النحر والیومین اللذین بعدہ یجمعونہما
فی احدہما ترجمہ عاصم بن عدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرواہون کو منا مین رات کو نہ رہنے کی
دو رمی کرلین دن نحر کے یعنی دسوین تاریخ پھر دو دن کی ایک دن کرلین المکان الذی ترمی منہ جمرۃ
العقبۃ جمرہ عقبہ کی رمی کہان سے کرین عن عبد الرحمن یعنی ابن یزید قال قیل لعبد اللہ بن مسعود ان
ناسا یرمون الجمرۃ من فوق العقبۃ قال فرمی عبد اللہ من بطن الوادی ثم قال من ہہنا والذی لا الہ
غیرہ رمی الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا لوگ جمرہ
کی رمی گہاٹی کے اوپر سے کرتے ہین عبد اللہ نے گہاٹی کے اندر سے رمی کی اور کہا قسم اوسکی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہین ہے
یہین سے رمی کی اوس شخص نے جسپر سورہ بقرہ اوتری یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن عبد الرحمن بن یزید
قال رمی عبد اللہ الجمرۃ بسبع حصیات جعل البیت عن یسارہ وعرفۃ عن یمینہ وقال ہہنا مقام الذی
انزلت علیہ سورۃ البقرۃ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کنکریان ماریں سات خانہ کعبہ اون کے
بائین طرف تہا اور عرفات داہنی طرف اور کہا یہ مقام ہے اوسکا جس پر سورہ بقرہ اوتری عن عبد الرحمن بن یزید قال رایت
ابن مسعود رمی جمرۃ العقبۃ من بطن الوادی ثم قال ہہنا والذی لا الہ غیرہ مقام الذی انزلت علیہ سورۃ
البقرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن الاعمش سمعت الحجاج یقول لا تقولوا سورۃ البقرۃ قولوا السورۃ التی یذکر
فیہا البقرۃ فذکرت ذلک لابراہیم فقال اخبرنی عبد الرحمن بن یزید انہ کان مع عبد اللہ حین رمی جمرۃ
العقبۃ فاستبطن الوادی واستعرضہا یعنی الجمرۃ فرماہا بسبع حصیات وکبر مع کل حصاۃ فقلت ان اناسا

يَتَقَدَّمُ فِي الْجَبَلِ فَقَالَ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ رَأَيْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَمٰى ترجمہ اعمش نے
کہا مین نے حجاج سے سنا اونہون نے کہا مت کہو سورہ بقر لیکن یون کہو وہ سورت جسمین بقر کا ذکر ہے مین نے ابراہیم سے
بیان کیا اونہون نے کہا مجھسے عبد الرحمن بن یزید نے کہا وہ عبد اللہ بن مسعود کے ساتھہ تھے جب اونہون نے رمی کی جمرہ
عقبہ کی وہ وادی کے اندر آئے اور جمرہ کو سامنے کیا اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھہ تکبیر کہی مین نے کہا بعضے
لوگ پہاڑ پر چڑھتے ہین (کنکریاں مارنے کو) اونہون نے کہا قسم ہے اوس کی جسکے سوا کوئی معبود برحق نہین ہے مین نے اوس
شخص کو دیکھا جسپر سورہ بقر اوتری یہین سے رمی کی ف تو عبد اللہ بن مسعود نے سورہ بقر کہا بس معلوم ہوا کہ سورہ
بقر کہنا درست ہے اور حجاج کا خیال غلط تھا عَنْ جَابِرٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى
الْخَذْفِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ ترجمہ جابر سے روایت
ہے مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارتے تھے عَدَدُ الْحَصَى الَّتِي يُرْمٰى بِهَا الْجِمَارُ
کتنی کنکریاں مارے عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ
أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ
الشَّجَرَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ
ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہے مین نے جابر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال اونہون نے کہا آپنے چھوٹی
چھوٹی سات کنکریاں ماریں اوس جمرے پر جو درخت کے پاس ہے ہر کنکرے مارتے وقت تکبیر کہی وادی کے اندر سے پھر قربانی کیجگہ
پر آئے اور قربانی کی عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَعْدٌ رَجَعْنَا فِي الْحَجَّةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ
بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ بِسِتٍّ فَلَمْ يَعِبْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے سعد نے کہا ہم لوٹے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حج کر کے کوئی کہتا تھا مین نے سات کنکریاں ماریں کوئی کہتا تھا مین نے چھہ کنکریاں
ماریں اور کسی نے دوسرے پر عیب نہ کہا عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجِمَارِ فَقَالَ مَا أَدْرِي رَمَاهَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتٍّ أَوْ بِسَبْعٍ ترجمہ ابو مجلز نے کہا مین نے ابن عباس سے کنکریوں کو پوچھا اونہون نے کہا
مجھے یاد نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھہ کنکریاں ماریں یا سات اَلتَّكْبِيرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ہر کنکری کے ساتھہ
تکبیر کہنا عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ
فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار
تہا آپ لبیک کہتے رہے یہانتک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر سات ہر کنکر سے تکبیر کہی قَطْعُ الْمُحْرِمِ التَّلْبِيَةَ إِذَا رَمٰى جَمْرَةَ
الْعَقَبَةِ کنکریاں مارتے ہی لبیک موقوف کرنا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زِلْتُ أَسْمَعُهُ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَلَمَّا رَمٰى قَطَعَ التَّلْبِيَةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے

فضل بن عباس نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا میں سنتا رہا آپ لبیک کہتے جاتے تھے یہاں تک کہ
کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر اوس وقت لبیک موقوف کی عن ابن عباس ان الفضل اخبرہ انہ کان ردیف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لم یزل یلبی حتی رمی الجمرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن الفضل بن عباس انہ کان
ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا الدعاء
بعد رمی الجمار کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا عن الزہری قال بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
اذا رمی الجمرۃ التی تلی المنحر منحر منی رماہا بسبع حصیات یکبر کلما رمی بحصاۃ ثم تقدم امامہا فوقف
مستقبل القبلۃ رافعا یدیہ یدعو وکان یطیل الوقوف ثم یاتی الجمرۃ الثانیۃ فیرمیہا بسبع حصیات یکبر
کلما رمی بحصاۃ ثم ینحدر ذات الشمال فیقف مستقبل القبلۃ رافعا یدیہ یدعو ثم یاتی الجمرۃ التی
عند العقبۃ فیرمیہا بسبع حصیات ولا یقف عندہا قال الزہری سمعت سالما یحدث بہذا عن
ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان ابن عمر یفعلہ ترجمہ ابن شہاب زہری سے روایت ہے ہمکو پہونچا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب رمی کرتے اوس جمرہ کی جو منا سے نزدیک ہے تو سات کنکریاں اوسپر مارتے ہر کنکری مارتے وقت
تکبیر کہتے پھر آگے بڑھتے اور قبلہ کیطرف منہ کرکے کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اوٹھاتے دعا کو لیے بڑی دیر تک کھڑے رہتے
پھر دوسرے جمرہ پاس آتے اوسکو سات کنکریاں مارتے ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر بائیں طرف مڑتے اور قبلہ کو سامنے منہ کرکے
کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اوٹھا کر دعا کرتے پھر جمرہ عقبہ پاس آتے (جو سب کے آخر میں ہے منا سے) اوسپر سات کنکریاں مارتے وہاں
نہیں ٹھہرتے زہری نے کہا میں نے یہ حدیث سالم سے سنی وہ اپنی باپ ابن عمر سے نقل کرتے تھے ابن عمر ایسا ہی کرتے
تھے (یہ گیارہویں بارہویں کے رمی کا بیان ہے کیونکہ دسویں تاریخ صرف جمرہ عقبہ کی رمی کرتے ہیں) باب ما یحل
للمحرم بعد رمی الجمار محرم جب کنکریاں مار چکے تو اوسکو کیا درست ہوگا عن ابن عباس قال اذا رمی الجمرۃ
فقد حل لہ کل شیء الا النساء قیل والطیب قال اما انا فقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یتضمخ بالمسک افطیب ہو ترجمہ ابن عباس نے کہا جب کنکریاں مار لیں تو سب چیزیں درست ہو گئیں (جو
احرام میں منع تھیں) مگر عورتوں سے صحبت کرنا (وہ بعد طواف الزیارۃ کے درست ہوگا) ایک شخص نے کہا خوشبو
درست ہے اونہوں نے کہا میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مشک لتھیڑتے تھے مشک خوشبو کیا ہے

آخر المناسک جسکے احکام تمام ہوئے ۔ الحمد للہ خدا کے فضل اور امداد سے ربع ثانی پورا ہو گیا کتاب مقدس سنن
نسائی شریف کا یعنی نصف اول تمام ہوا اب خدا سے امید ہے کہ وہ اسی طرح نصف ثانی کو بھی تمام کرادیگا بفضل و احسان کے

واللہ المستعان وعلیہ التکلان

تم النصف الاول من کتاب النسائی ویتلوہ النصف الثانی ان شاء اللہ تعالی